الفقہ الاحوط

تصنیف

غوث المتاخرین سید العارفین فقیہ اہل بیت

حضرت امام سید محمد نوربخش نوراللہ مرقدہ

پیر طریقت صوفیہ امامیہ نوربخشیہ

ولادت ۷۹۵ھ وفات ۸۶۹ھ

اردو ترجمہ

مولانا اعجاز حسین غریبیؔ

ایم اے بین الاقوامی تعلقات عامہ، بی او ایل، بی ایڈ، فاضل عربی، شہادۃ الفراغیہ

ناشر

انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) کریس بلتستان

شناسنامۂ کتاب

جملہ حقوق بحق مترجم و ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... الفقہ الاحوط عربی اردو

تصنیف ..... حضرت امام سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ ..... مولانا اعجاز حسین غریبیؔ

کمپوزنگ و فنی تعاون ..... مولانا محمد حسن شادؔ

اشاعت اول ..... اپریل ۲۰۱۷ء

اشاعت دوم ..... ستمبر ۲۰۱۸ء

تعداد ۱۰۰۰

صفحات ۳۶۰

ہدیہ ..... ۴۰۰ روپے

ناشر ..... انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) کریس بلتستان

ملنے کے پتے:

۱۔ صفہ لائبریری جامعۃ الصفہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ کریس بلتستان

۲۔ عون علیؑ لائبریری جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی

۳۔ المعصوم لائبریری جامعہ آل رسولؐ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ خپلو گانچھے بلتستان

۴۔ فیض بخشؒ لائبریری جامع مسجد فیض بخشؒ علی پور اسلام آباد

۵۔ میر دانیال شہیدؒ لائبریری جامع مسجد کوئٹہ بلوچستان

۶۔ سید الاخیارؒ لائبریری جامعہ باب العلم سکردو بلتستان

۷۔ میر عارفؒ لائبریری نزد خانقاہ معلی اسکردو بلتستان

۸۔ میر یحییٰؒ لائبریری نزد خانقاہ معلی شگر خاص بلتستان

۹۔ ولایت امام حسنؑ لائبریری گلاب پور شگر بلتستان

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	xix
2	مقدمہ مترجم	xx
3	فقیہ اہلبیت امام نور بخش ؒ کی مختصر حالات زندگی	xxxv
4	حمد الٰہی و مقصد تصنیف	۱
5	**باب الطہارت "طہارت کا بیان"**	۳
6	طہارت کی اقسام	۳
7	وضو کے واجبات	۴
8	وضو کی سنتیں	۵
9	غسل کے واجبات	۷
10	غسل کی سنتیں	۸
11	وضو و غسل سے قبل استنجاء و استبراء کا حکم	۸
12	بیت الخلاء کے واجبات	۸
13	بیت الخلاء کی سنتیں	۹
14	موزوں پر مسح	۱۰
15	تیمم کے احکامات	۱۱
15	تیمم کے واجبات	۱۱
17	تیمم کی سنتیں	۱۲
18	تیمم کا وقت	۱۲
19	وضو واجب کرنے والی چیزیں	۱۲
20	غسل واجب کرنے والی چیزیں	۱۳
21	غسل جنابت	۱۴
22	غسل حیض	۱۵
23	غسل استحاضہ	۱۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
24	غسل نفاس	۱۶
25	حیض اور نفاس کے لئے احکامات	۱۶
26	استحاضہ کے احکامات	۱۶
27	تیمم واجب کرنے والی چیزیں	۱۷
28	ناپاک چیزیں	۱۸
29	پاکیزگی کی مختلف صورتیں	۲۰
30	پانی کی اقسام	۲۰
31	صاف پانی	۲۹
32	قلتین	۲۱
33	رکا ہوا پانی	۲۲
34	بچوڑا ہوا پانی	۲۲
35	جوٹھے کا حکم	۲۲
36	گرم حمام کا پانی	۲۳
37	کنویں میں نجاست کا مسئلہ	۲۳
38	چلتا ہوا پانی	۲۴
39	پاک پانی میں قضائے حاجت کی ممانعت	۲۴
40	قیمتی برتنوں کا استعمال	۲۵
41	**باب الصلوۃ "نماز کا بیان"**	۲۶
42	نمازوں کے اوقات	۲۶
43	نماز صبح کا وقت	۲۶
44	نماز ظہر کا وقت	۲۶
45	نماز عصر کا وقت	۲۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
46	نماز مغرب کا وقت	۲۷
47	نماز عشاء کا وقت	۲۷
48	مشترک اوقات	۲۷
49	درمیانی نماز کی تعریف	۲۸
50	مکروہ اوقات	۲۸
51	مرتد کا حکم	۲۹
52	بچوں کو بنیادی دینی تعلیم دینے کا حکم	۲۹
53	وجوب نماز کی مختلف صورتیں	۲۹
54	قضاء اور اس کی صورتیں	۳۰
55	اشتباہ وقت	۳۰
56	قضاء کی ادائیگی کا حکم اور اس کی صورتیں	۳۰
57	اذان اور اقامت کا مسئلہ	۳۱
58	کلمات اذان	۳۱
59	موذن کیسا ہونا چاہئے؟	۳۲
60	اذان سننے والوں کے لئے مسنون افعال	۳۲
61	دعائے اذان	۳۳
62	اذان دینے کی اہمیت	۳۳
63	قبلہ رخ ہونے کا حکم	۳۴
64	دائرہ ہندیہ	۳۵
65	سمت قبلہ کا مسئلہ	۳۷
66	نماز کی شرائط	۴۰
67	سجدہ گاہ کا پاک ہونا	۴۰
68	نماز کیلئے مکروہ مقامات	۴۰
69	مقام پردہ کا چھپانا	۴۱
70	پردہ کیسا ہو	۴۲
71	بدن و کپڑوں کا پاک ہونا	۴۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
72	نماز واجب کرنے والی چیزیں	۴۳
73	نماز کے ارکان	۴۳
74	نیت	۴۳
75	نیت کے واجبات	۴۳
76	نیت کی مختلف صورتیں	۴۴
77	تکبیر تحریمہ	۴۵
78	تکبیر تحریمہ کی سنتیں	۴۵
79	قیام	۴۶
80	قیام کی مختلف صورتیں	۴۶
81	آداب نماز	۴۷
82	قرأت	۴۸
83	قرأت کے واجبات و دیگر مسائل	۴۸
84	تامین کا مسئلہ	۴۹
85	قرأت کی سنتیں	۵۰
86	رکوع	۵۱
87	رکوع کی سنتیں	۵۲
88	قنوت کا مسئلہ	۵۲
89	سجود اور سجدے کے واجبات	۵۴
90	سجدے کی سنتیں	۵۵
91	تشہد	۵۶
92	تشہد کے واجبات	۵۶
93	تشہد کی سنتیں	۵۶
94	سلام	۵۷
95	ترتیب	۵۸
96	سلام کی سنتیں	۵۸
97	تعقیبات	۵۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
98	نماز کو باطل کرنے والے امور	۵۹
99	نماز کو مکروہ بنانے والے امور	۶۰
100	نماز توڑنے کا مسئلہ	۶۰
101	سہو کا مسئلہ	۶۱
102	مزید دو سجدے	۶۲
103	سجدۂ تلاوت	۶۲
104	سجدۂ شکر	۶۲
105	سنن راتبہ	۶۳
106	نافلۂ رمضان	۶۳
107	جماعت کے احکام	۶۴
108	نماز جماعت کی اہمیت	۶۴
109	آداب جماعت	۶۵
110	امام جماعت کی صفات	۶۵
111	کم ترین درجہ	۶۵
112	اعلیٰ درجہ	۶۵
113	مقتدیوں کے لئے احکام	۶۶
114	عورتوں کی امامت کا مسئلہ	۶۷
115	اقتداء کی مختلف صورتیں	۶۷
116	جماعت کے آداب	۶۸
117	صفات امام کی درجہ بندی	۶۹
118	قیام جماعت کی اہمیت	۶۹
119	امامت کیلئے بہترین لوگ	۶۹
120	وہ جن کی امامت جائز نہیں	۷۰
121	قصر کے احکامات	۷۰
122	جمع بین الصلوتین کا جواز	۷۱
123	جمعہ اور اس کے احکام	۷۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
124	جمعہ کب ساقط ہو جاتا ہے؟	۷۲
125	جمعہ کے مسنون افعال	۷۳
126	جمعہ کی شرائط	۷۳
127	صفات امامت سے متصف امام	۷۳
128	جمعہ کی جگہ	۷۴
129	جمعہ بغیر جماعت جائز نہیں	۷۴
130	وقت معین کا ہونا	۷۵
131	جمعہ کے دو خطبے	۷۵
132	خطبہ جمعہ کی سنتیں	۷۶
133	عیدین کی نماز	۷۷
134	عیدین کے مسنون افعال	۷۸
135	تکبیر	۷۸
136	خطبہ عیدین	۷۹
137	عیدین کے روز سفر کی حرمت	۷۹
138	نماز خوف	۸۰
139	چاند گرہن، سورج گرہن، زلزلہ اور دیگر آسمانی خوف کے دوران کی نمازیں	۸۱
140	نماز خوف کی مختلف صورتیں	۸۲
141	نماز استسقاء	۸۲
142	تسبیح کی نماز	۸۴
143	نماز رغائب	۸۵
144	نماز شب برات	۸۵
145	نماز استخارہ	۸۶
145	نماز چاشت	۸۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
147	نماز رضوان	۸۷
148	جنازہ اور اس کے احکام	۸۸
149	کسی کی موت کے وقت مسنون افعال	۸۸
150	غسل میت کے احکام	۸۹
151	کفن کا مسئلہ	۹۰
152	کفن کے واجبات و مسنونات	۹۱
153	نماز جنازہ کے احکام	۹۱
154	کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں	۹۴
155	شہید کون ہے؟	۹۵
156	باغی اور رہزنوں پر نماز جائز نہیں	۹۵
157	قبر کے احکامات	۹۵
158	مردے کو قبر میں اتارنے کا مرحلہ	۹۶
159	تعزیت کا حکم	۹۶
160	مستحب امور	۹۷
161	نماز چھوڑنے والے کا حکم	۹۷
162	**باب الزکوٰۃ "زکوٰۃ کا بیان"**	۹۹
163	زکوٰۃ دینے والے کے لئے شرائط	۹۹
164	مستحقین زکوٰۃ	۱۰۰
165	فقراء اور مساکین	۱۰۰
166	عاملین	۱۰۱
167	دلوں کی تالیف والے	۱۰۱
168	غلام آزاد کرانا	۱۰۱
169	قرضدار	۱۰۱
170	فی سبیل اللہ	۱۰۱
171	مسافر	۱۰۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
172	مستحقین صدقہ کی شرط	۱۰۲
173	ادائیگی کا طریقہ	۱۰۲
174	صدقہ تمام حقداروں میں تقسیم کرنا لازمی نہیں	۱۰۲
175	جانوروں پر زکوٰۃ	۱۰۳
176	اونٹ پر زکوٰۃ	۱۰۳
177	گائے پر زکوٰۃ	۱۰۴
178	بھیڑ بکریوں پر زکوٰۃ	۱۰۴
179	جانور کی زکوٰۃ کی مختلف صورتیں	۱۰۵
180	نباتات پر زکوٰۃ	۱۰۵
181	نباتات پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟	۱۰۶
182	معدنیات پر زکوٰۃ	۱۰۶
183	سونے پر زکوٰۃ	۱۰۶
184	چاندی پر زکوٰۃ	۱۰۷
185	مسنون زکوٰۃ	۱۰۷
186	خمس کا حکم	۱۰۸
187	خمس کے مصارف کا بیان	۱۰۸
188	اللہ کے حصے کا مصرف	۱۰۸
189	رسول اللہؐ کے حصے کا مصرف	۱۰۹
190	قرابتداروں کے حصے کا مصرف	۱۰۹
191	یتیموں کے حصے کا مصرف	۱۱۰
192	مساکین کے حصے کا مصرف	۱۱۰
193	مسافروں کے حصے کا مصرف	۱۱۰
194	مال غنیمت کا حکم	۱۱۰
195	جزیہ کا مسئلہ	۱۱۰
196	مہلت کی شرائط کیا تھیں؟	۱۱۱
197	جزیہ کی اقسام	۱۱۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
198	بیت المال کی اشیاء کے احکام	۱۱۳
199	مال تجارت پر زکوٰۃ	۱۱۳
200	زکوٰۃ افطر کا مسئلہ	۱۱۳
201	فطرہ کب واجب ہوگا؟	۱۱۳
202	فقیر کا فطرہ	۱۱۴
203	فطرہ میں کیا چیز دی جائے؟	۱۱۴
204	فطرہ کے مصارف	۱۱۴
205	فطرہ کسی اور شہر میں نہ دیا جائے	۱۱۴
206	فطرہ کب ادا کیا جائے؟	۱۱۵
207	**باب الصوم "روزے کا بیان"**	۱۱۶
208	روزہ کی اقسام	۱۱۶
209	واجب روزے	۱۱۷
210	مستحب روزے	۱۱۷
211	مکروہ روزے	۱۱۷
212	روزہ توڑنے والی چیزیں	۱۱۷
213	عمداً روزہ توڑنا	۱۱۸
214	روزہ واجب کرنے والی چیزیں	۱۱۸
215	روزے کے واجبات	۱۱۸
216	نیت کا وقت	۱۱۹
217	حالت روزہ میں مکروہ امور	۱۲۰
218	کفارہ کی تفصیل	۱۲۰
219	مسنون افعال	۱۲۱
220	ضعیف العمر کیلئے حکم	۱۲۱
221	مریض کے لئے حکم	۱۲۱
222	بچوں کو روزے کا حکم	۱۲۱
223	خواتین کے لئے حکم	۱۲۲
224	حیض ونفاس والی خواتین کے لئے حکم	۱۲۲
225	مسافر کا روزہ	۱۲۲
226	مسنون روزے	۱۲۲
227	قضاء کی ادائیگی	۱۲۳
228	روزے کے دوران معاف امور	۱۲۳
229	**باب الاعتکاف "اعتکاف کا بیان"**	۱۲۵
230	اعتکاف کی قسمیں	۱۲۵
231	شرائط اعتکاف	۱۲۵
232	اعتکاف کے ارکان	۱۲۶
233	اعتکاف مقبول	۱۲۸
234	معتکف محرم حج کی طرح ہے	۱۲۸
235	اعتکاف توڑنے کا مسئلہ	۱۲۸
236	شرائط وارکان جاننا ضروری ہے	۱۲۸
237	روزہ توڑنے والے کی سزا	۱۲۹
238	**باب الحج "حج کا بیان"**	۱۳۰
239	اقسام حج	۱۳۰
240	حج واجب کرنے والی چیزیں	۱۳۰
241	حرام ومکروہ حج	۱۳۱
242	عورت محرم کے بغیر حج نہیں کرسکتی	۱۳۱
243	میقات	۱۳۱
244	احرام سے پہلے	۱۳۲
245	حج کی نیتیں	۱۳۲
246	تلبیہ	۱۳۲
247	محرم کے لئے حرام امور	۱۳۳
248	عازم حج کے لئے مکروہ امور	۱۳۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
249	مکہ مکرمہ میں کیسے داخل ہوں؟	۱۳۴
250	طواف کا طریقہ	۱۳۵
251	صفا و مروہ میں سعی	۱۳۵
252	تلبیہ کے صیغے	۱۳۶
253	عرفات کو روانگی	۱۳۶
254	شیطان کو کنکریاں مارنا	۱۳۷
255	قربانی کا حکم	۱۳۷
256	طواف زیارت	۱۳۸
257	عمرہ کی ادائیگی	۱۳۹
258	خواتین کے لئے خصوصی احکام	۱۴۰
259	حج کی قسمیں	۱۴۰
260	حج افراد کی نیت	۱۴۰
261	حج قران کی نیت	۱۴۰
262	حج تمتع کی نیت	۱۴۲
263	احصار کیا ہے؟	۱۴۲
264	نائب بنا کر حج کروانا کن پر واجب ہے؟	۱۴۳
265	کونسا حج افضل ہے؟	۱۴۳
266	حج کے ارکان	۱۴۴
267	عمرہ کے ارکان	۱۴۴
268	ارکان کی ادائیگی میں بگاڑ	۱۴۴
269	حرام امور بجالانے کی صورت میں فدیہ	۱۴۵
270	قربانی کا حکم	۱۴۷
271	روضہ رسولؐ کی زیارت	۱۴۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
272	**باب الجہاد "جہاد کا بیان"**	۱۴۹
273	جہاد کی اقسام	۱۴۹
274	جہاد اکبر و اصغر کیلئے امام کی مشترکہ شرائط	۱۵۰
275	جہاد اکبر کیلئے امام کی اضافی خصوصیات	۱۵۰
276	امام کیلئے کم از کم صفات	۱۵۱
277	سلسلہ طریقت بھی لازمی ہے	۱۵۱
278	جہاد اصغر کے واجب ہونے کی شرائط	۱۵۲
279	جہاد اکبر کے واجب ہونے کی شرائط	۱۵۲
280	جہاد سے انکار کفر ہے	۱۵۲
281	دونوں جہادوں میں فرق	۱۵۳
282	جہاد کن سے واجب ہے؟	۱۵۳
283	اہل کتاب کا مسئلہ	۱۵۴
284	جنگی مشقوں کا جواز	۱۵۵
285	فتح سے قبل اسلام قبول کرنے والوں، خواتین و بچوں کا مسئلہ	۱۵۵
286	باغیوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟	۱۵۵
287	پناہ لینے والوں کا مسئلہ	۱۵۵
288	مال غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ	۱۵۶
289	اموال مسلمین اور مسلمان بچے غنیمت میں شامل نہیں	۱۵۷
290	کافروں سے حاصل کردہ زمین کا مسئلہ	۱۵۷
291	امام کو تصرف کا اختیار	۱۵۸
292	باغیوں کا مسئلہ	۱۵۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
293	باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر "نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کا بیان"	۱۵۹
294	محتسب کے لئے شرائط	۱۵۹
295	اخلاقی مسائل اور عالم ربانی	۱۶۰
296	پاگل کا مسئلہ	۱۶۰
297	باب النکاح "نکاح کا بیان"	۱۶۱
298	نکاح کرنے کا قرآنی حکم	۱۶۱
299	نکاح کا حکم حدیث نبویؐ سے	۱۶۱
300	نکاح کی قسمیں	۱۶۲
301	نکاح واجب	۱۶۲
302	نکاح مستحب	۱۶۲
303	نکاح حرام	۱۶۲
304	نکاح مکروہ	۱۶۲
305	کفو کا مسئلہ	۱۶۲
306	ہمسری کی صفات	۱۶۲
307	پیشوں میں فرق کی تاثیر	۱۶۳
308	اضطراری حالت میں ہمسری لازمی نہیں	۱۶۳
309	نکاح کے مسنون آداب	۱۶۴
310	بابرکت ساعت کے اختیار کرنے کی اہمیت	۱۶۴
311	محرم افراد میں نگاہ کا فرق	۱۶۵
312	بلاضرورت اجنبیوں پر نگاہ جائز نہیں	۱۶۵
313	ولیمہ	۱۶۵
314	مکروہ امور	۱۶۵
315	ایجاب وقبول کا مسئلہ	۱۶۶
316	مکروہ خواستگاری	۱۶۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
317	مہر کی تقرری کا مسئلہ	۱۶۷
318	اقسام مہر	۱۶۷
319	سرپرستی	۱۶۸
320	نکاح کے لئے سرپرستوں یا گواہوں کی موجودگی	۱۶۹
321	اعلان کرنے میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے	۱۶۹
322	وہ خواتین جن سے نکاح حرام ہے	۱۶۹
323	کنیز سے جنسی تعلق کی صورتیں	۱۷۰
324	غلام اور کنیز کا نکاح	۱۷۱
325	مسلمان خاتون کا غیر مسلم سے نکاح حرام ہے	۱۷۱
326	اہل کتاب سے نکاح	۱۷۱
327	بدکاروں کا نکاح	۱۷۱
328	نسبی ورضائی رشتوں کی تاثیر	۱۷۲
329	رضاعت کیا ہے؟	۱۷۲
330	نکاح کیلئے طرفین کی رضامندی ضروری	۱۷۲
331	غیر مسلم باپ مسلمان بیٹی کا سرپرست نہیں	۱۷۳
332	عاقلہ بالغہ خود سرپرست ہے	۱۷۳
333	حق مہر کا معاملہ	۱۷۳
334	نکاح شغار	۱۷۴
335	مالک کا اختیار	۱۷۴
336	عزل کا جواز	۱۷۴
337	حقوق کا مسئلہ	۱۷۴
338	شوہر کی ازدواجی ذمہ داریاں	۱۷۵
339	بیوی کی ازدواجی ذمہ داریاں	۱۷۵
340	ازدواجی زندگی کے مزید احکامات	۱۷۶
341	نکاح میں دھوکہ دہی سے کام لینا	۱۷۷
342	حق مہر کے مزید احکام	۱۷۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
343	نکاح متعہ	۱۷۷
344	اجماع کیا ہے؟	۱۷۸
345	حرمت کی مزید صورتیں	۱۷۸
346	ولادت کے وقت واجب امور	۱۷۹
347	نومولود کے لئے مسنون افعال	۱۷۹
348	عقیقہ کا حکم	۱۷۹
349	نام رکھنے کا مسئلہ	۱۸۰
350	ختنہ کرانا	۱۸۰
351	دودھ پلانے کا مسئلہ	۱۸۰
352	رضاعت کی مدت	۱۸۰
353	ماں رضاعت کی زیادہ حقدار ہے	۱۸۰
354	بچے کی پرورش کا مسئلہ	۱۸۱
355	نان ونفقہ کا مسئلہ	۱۸۱
356	بیوی کا نفقہ	۱۸۱
357	نفقہ میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں	۱۸۱
358	آباء واولاد کا نفقہ	۱۸۲
359	غلام وکنیزوں کا نفقہ	۱۸۲
360	پالتو جانوروں کا نفقہ	۱۸۲
361	اضطرار کے شکار شخص کا نفقہ	۱۸۲
362	**باب الطلاق "طلاق کا بیان"**	۱۸۳
363	طلاق دینے والے کے لئے شرائط	۱۸۳
364	طلاق دی جانے والی عورت کے لئے شرائط	۱۸۳
365	جن کے لئے شرائط کی ضرورت نہیں	۱۸۳
366	طلاق کیسے واقع ہوتی ہے؟	۱۸۴
367	طلاق بذریعہ وکالت	۱۸۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
368	طلاق کے لئے نیت لازم ہے	۱۸۵
369	طلاق کی قسمیں	۱۸۵
370	طلاق بائن	۱۸۵
371	طلاق رجعی	۱۸۶
372	عدت کا مسئلہ	۱۸۷
373	طلاق خلع	۱۸۹
374	طلاق مبارات	۱۸۹
375	**باب الظہار "ظہار کا بیان"**	۱۹۰
375	ظہار کیا ہے؟	۱۹۰
377	ظہار کا کفارہ	۱۹۱
378	**باب الایلاء "ایلا کا بیان"**	۱۹۳
379	ایلاء کیا ہے؟	۱۹۳
380	قسم کھانے کا کفارہ	۱۹۴
381	**باب اللعان "لعان کا بیان"**	۱۹۵
382	جھوٹی تہمت کی سزا	۱۹۵
382	لعان کیا ہے؟	۱۹۶
383	**باب العتاق "آزاد کرنے کا بیان"**	۱۹۷
384	آزاد کرنے والے کے لئے شرائط	۱۹۷
385	غلام کے لئے شرائط	۱۹۷
386	آزادی کے لئے نیت ضروری ہے	۱۹۷
387	آزادی کی مختلف صورتیں	۱۹۸
388	**باب التدبیر "غلام کو مشروط آزاد کرنے کا بیان"**	۲۰۰
389	مدبر (مالک) کے لئے شرائط	۲۰۰
390	مدبر (غلام) کے لئے شرائط	۲۰۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
391	باب المکاتبہ "مکاتبہ کا بیان"	۲۰۲
392	ام ولد کا مسئلہ	۲۰۳
393	سریتی کا مسئلہ	۲۰۳
394	باب الایمان والنذور والعہود "قسم، نذور اور وعدوں کا بیان"	۲۰۴
395	اقسام یمین	۲۰۴
396	یمین منعقدہ	۲۰۴
397	قسم کے الفاظ	۲۰۵
398	یمین غیر منعقدہ	۲۰۵
399	غیر مؤثر قسمیں	۲۰۶
400	نذر کا مسئلہ	۲۰۶
401	واجب نذر	۲۰۶
402	حرام نذر	۲۰۷
403	مکروہ نذر	۲۰۷
404	عہد کا مسئلہ	۲۰۷
405	باب الحدود "حدود کا بیان"	۲۰۸
406	حد زنا	۲۰۸
407	زنا کیسے ثابت ہو؟	۲۰۸
408	اقرار کی شرائط	۲۰۹
409	حاملہ خاتون پر حد کیسے جاری ہو؟	۲۰۹
410	زانی مریض پر حد کیسے جاری ہو؟	۲۰۹
411	حد کا اجراء کب، کہاں اور کیسے؟	۲۱۰
412	لواطہ کی حرمت اور اس کی حد	۲۱۱
413	لواطہ، امام کا اختیار	۲۱۱
414	ثبوت کیسے ہو؟	۲۱۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
415	غیر محرم لڑکے کو بوسہ دینا	۲۱۲
416	شادی شدہ کون ہے؟	۲۱۲
417	حدود کا قیام	۲۱۲
418	کوڑے مارنے کی سزا	۲۱۲
419	سنگساری کی سزا	۲۱۳
420	جلاوطنی کی سزا	۲۱۳
421	مجنونہ اور کم سن بچی کیساتھ بدفعلی کی سزا	۲۱۳
422	محرم خواتین کیساتھ بدفعلی کی سزا	۲۱۳
423	زنا بالجبر	۲۱۴
424	کافر کا مسلمان خاتون سے زیادتی	۲۱۴
425	امام کا اختیار	۲۱۴
426	حد کب ساقط ہو جاتی ہے؟	۲۱۴
427	عورتوں کی آپس میں بدفعلی کی سزا	۲۱۴
428	دلال کی سزا	۲۱۵
429	مردے کے ساتھ بدفعلی کی سزا	۲۱۵
430	جانوروں کیساتھ بدفعلی کی سزا	۲۱۵
431	استمناء کرنے والے کی سزا	۲۱۶
432	باب فی حد القذف "تہمت لگانے کی حد کا بیان"	۲۱۷
433	حد قذف اور اس کا ثبوت	۲۱۷
434	ہتک عرت پر تعزیر واجب ہے	۲۱۸
435	قاذف اگر کم سن یا اعمی ہو	۲۱۸
436	قاذف کی تشہیر کا حکم	۲۱۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
437	حد ساقط ہونے کی صورتیں	۲۱۸
438	حضور پاک ﷺ کو سب وشتم کی سزا	۲۱۹
439	**باب فی حد السرقۃ** **"چوری کی حد کا بیان"**	۲۲۰
440	ہاتھ کاٹنے کا حکم ثبوت سے مشروط ہے	۲۲۰
441	چوری جن میں سزا نافذ نہیں ہوتی	۲۲۰
442	بچے اور پاگل کی چوری	۲۲۱
443	ڈاکہ زنی	۲۲۱
444	دفاعی تدابیر اختیار کرنا واجب ہے	۲۲۲
445	حملہ آور اگر جانور ہو	۲۲۲
445	**باب فی شرب الخمر** **"شراب نوشی کا بیان"**	۲۲۳
447	نشہ آور اشیاء حرام ہیں	۲۲۳
448	شراب نوشی کی حد	۲۲۳
449	شراب نوشی کا ثبوت کیسے ہو؟	۲۲۴
450	علانیہ شراب نوشی کی سزا	۲۲۴
451	حد کب ساقط ہوگی	۲۲۴
452	**باب المرتد "مرتد کا بیان"**	۲۲۵
453	کافر کا اسلام کے بعد مرتد ہوجانا	۲۲۵
454	عورت کا مرتد ہوجانا	۲۲۵
455	ارتداد فعلی	۲۲۶
456	ارتداد قولی	۲۲۶
457	بچوں کا حکم	۲۲۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
458	**باب القصاص** **"قصاص کا بیان"**	۲۲۸
459	قتل کی اقسام اور ان کی سزائیں	۲۲۹
460	قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا)	۲۲۹
461	اثبات قتل کے بعد	۲۳۰
462	امام کا اختیار	۲۳۰
463	قصاص کب ساقط ہوگا؟	۲۳۰
464	قتل کی مختلف صورتیں	۲۳۱
465	اجتماعی قتل	۲۳۱
466	کس کی ایماء پر قتل	۲۳۱
467	آزاد شخص کے ہاتھوں غلام کا قتل	۲۳۱
468	عورت کا قتل	۲۳۱
469	رشتہ دار کا قتل	۲۳۱
470	غلام کے ہاتھوں آزاد شخص کا قتل	۲۳۲
471	بیٹوں کے ہاتھوں والدین کا قتل	۲۳۲
472	پاگل کا قتل	۲۳۲
473	حراست میں قتل	۲۳۲
474	ملحد کا قتل	۲۳۲
475	عمد محض	۲۳۳
476	خطاء محض (غلط فہمی میں قتل کرنا)	۲۳۳
477	شبیہ عمد وخطا کا بیان	۲۳۳
478	دیت کا مسئلہ	۲۳۳
479	قتل عمد کی دیت	۲۳۳
480	قتل شبیہ کی دیت	۲۳۴
481	قتل خطاء محض کی دیت	۲۳۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
482	سنگین قتل کا مسئلہ	۲۳۵
483	مجرم حرم پاک میں پناہ لے تو؟	۲۳۵
484	دیت کی دیگر مختلف صورتیں	۲۳۵
485	جسمانی زخموں کا معاملہ	۲۳۶
486	زخم کی اقسام	۲۳۹
487	زخم موضحہ تک قصاص جائز ہے	۲۴۰
488	زخم حارصہ اور دامیہ کی دیت	۲۴۰
489	زخم دامعہ کی دیت	۲۴۰
490	زخم باضعہ اور متلاحمہ کی دیت	۲۴۰
491	زخم سمحاق کی دیت	۲۴۱
492	زخم موضحہ کی دیت	۲۴۱
493	زخم ہاشمہ کی دیت	۲۴۱
494	زخم منقلہ کی دیت	۲۴۱
495	زخم ہامومہ کی دیت	۲۴۱
496	زخم دامغہ کی دیت	۲۴۱
497	زخم جائفہ کیا ہوتا ہے؟	۲۴۲
498	زخموں کی دیت میں عورت اور فرد مملوک کا حکم	۲۴۲
499	جن کا کوئی سرپرست نہ ہو اس کا وارث امام	۲۴۳
500	جنین (پیٹ میں موجود بچے) کی دیت	۲۴۳
501	عاقلہ (خاندان والے)	۲۴۳
502	عاقلہ پر دیت کی تفصیل	۲۴۴
503	قتل خطا کا کفارہ	۲۴۴
504	میدان جنگ میں مسلمان کا قتل	۲۴۵
505	قتل کا کفارہ	۲۴۵
506	جانوروں کو زخمی کرنے کا مسئلہ	۲۴۵
507	جانور کو غصب کے بعد ہلاک کرنا	۲۴۶
508	جانور سے کھیتی کو نقصان	۲۴۶
509	قسامہ کیسے ثابت ہو؟	۲۴۷
510	**باب التجارت "تجارت کا بیان"**	۲۴۸
511	اقسام تجارت	۲۴۸
512	واجب تجارت	۲۴۸
513	مستحب تجارت	۲۴۸
514	حرام تجارت	۲۴۸
515	حرمت ملکیت	۲۴۹
516	ممنوع خرید وفروخت	۲۴۹
517	شراب کی خرید وفروخت	۲۴۹
518	کتے کی خرید وفروخت	۲۵۰
519	مکروہ تجارت	۲۵۰
520	نامعلوم چیز کی فروخت	۲۵۰
521	اندازے سے فروخت	۲۵۱
522	مباح اور مشترک اشیاء کی فروخت جائز نہیں	۲۵۱
523	ملکیت کی مختلف صورتیں	۲۵۱
524	خرید وفروخت کی مختلف صورتیں	۲۵۱
525	قبضہ سے قبل مال مملوک کی فروخت	۲۵۲
526	ایجاب وقبول کا مسئلہ	۲۵۳
527	خرید وفروخت کرنے والوں کیلئے شرائط	۲۵۳
528	تجارت کے آداب	۲۵۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
529	مکروہ افعال	۲۵۴
530	خرید وفروخت کی ممنوع صورتیں	۲۵۵
531	بیع حبل حبلہ	۲۵۵
532	بیع حجر	۲۵۵
533	بیع ملاقیح	۲۵۵
534	بیع عسب فحل	۲۵۵
535	بیع مضامین	۲۵۵
536	بیع ملامسہ	۲۵۵
537	بیع منابذہ	۲۵۵
538	بیع حصات	۲۵۶
539	ذخیرہ اندوزی کرنا	۲۵۶
540	درست خرید وفروخت کی اقسام	۲۵۶
541	بیع مرابحہ	۲۵۶
542	بیع مواضعہ	۲۵۷
543	بیع تولیہ	۲۵۷
544	قیمت اور منافع کا تعین ضروری ہے	۲۵۷
545	خرید وفروخت کی مختلف صورتیں	۲۵۷
546	اقالہ کا مسئلہ	۲۵۸
547	سود کا مسئلہ	۲۵۸
548	سود سے بچنا واجب ہے	۲۵۸
549	ایک ہی جنس کی اشیاء میں اضافی وصولی حرام ہے	۲۵۹
550	زیورات کی خرید وفروخت	۲۵۹
551	جانوروں کے گوشت کی خرید وفروخت	۲۵۹
552	سود کی مزید وضاحت	۲۶۰
553	فریقین کو حاصل اختیارات کا مسئلہ	۲۶۰
554	خیار مجلس	۲۶۰
555	خیار رویت	۲۶۱
556	خیار شرط	۲۶۱
557	خیار عیب	۲۶۱
558	خیار تدلیس	۲۶۲
559	صفت کے نہ ہونے پر بیع ختم کرنے کا اختیار	۲۶۲
560	بیع سلم	۲۶۳
561	بیع سلم کی شرائط	۲۶۳
562	**باب القرض "ادھار کا بیان"**	۲۶۶
563	کونسا قرض درست ہے؟	۲۶۶
564	رہن کیا ہے؟	۲۶۶
565	راہن ومرتہن کیلئے شرائط	۲۶۷
566	رہن کی مختلف صورتیں	۲۶۸
567	**باب الحجر "پابندی کا بیان"**	۲۶۹
568	اسباب حجر	۲۶۹
569	کم سنی	۲۶۹
570	علامات بلوغ	۲۶۹
571	ایسے بچے کا سرپرست کون ہوگا؟	۲۷۰
572	پاگل	۲۷۰
573	نادان	۲۷۰
574	مملوک شخص	۲۷۱
575	مریض	۲۷۱
576	مفلس	۲۷۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
577	باب الضمان والکفالہ "ضمان وکفالہ کا بیان"	۲۷۴
578	ضمانت اور کفالت	۲۷۴
579	حوالہ کیا ہے؟	۲۷۵
580	باب الصلح "صلح کا بیان"	۲۷۶
581	صلح کہاں جائز ہے؟	۲۷۶
582	درست صلح کونسی ہے؟	۲۷۷
583	گلی والے کون ہیں؟	۲۷۷
584	مشترکہ دیوار اور چھت کا مسئلہ	۲۷۸
585	صلح کی مختلف صورتیں	۲۷۸
586	باب الودیعۃ "امانت کا بیان"	۲۸۰
587	امانت کی حفاظت کا حکم	۲۸۰
588	امانت کی واپسی سے انکار کی ممانعت	۲۸۱
589	امانتدار کب ضامن ہوگا؟	۲۸۱
590	باب العاریۃ "عاریتی استعمال کا بیان"	۲۸۲
591	نقصان اور اس کی ضمانت	۲۸۲
592	عاریت کیلئے شرائط	۲۸۲
593	باب اللقطۃ "گرے پڑے انسان وغیرہ کا بیان"	۲۸۴
594	گمشدہ بچے کا اٹھانا	۲۸۴
595	بچے کی دیکھ بھال کا مسئلہ	۲۸۵
596	لقیط کیساتھ پائی جانیوالی اشیاء کا حکم	۲۸۵
597	باب الضالۃ "گمشدہ حیوان کا بیان"	۲۸۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
598	باب اللقطۃ "گری پڑی چیزوں کا بیان"	۲۸۸
599	باب الجعالہ "مزدوری وانعام کا بیان"	۲۹۰
600	جعالہ کی تعریف	۲۹۰
601	مزدور کو مزدوری دینا واجب ہے	۲۹۰
602	باب الغصب "غصب کا بیان"	۲۹۱
603	غصب کی حرمت	۲۹۱
604	غصب کی تعریف اور اس کی صورتیں	۲۹۱
605	ظالموں کے لئے وعید	۲۹۱
606	غصب کی چیزوں کی واپسی ہمیشہ واجب ہے	۲۹۲
607	غصب کی مختلف صورتیں اور احکام	۲۹۲
608	غصب شدہ مال سے تجارت	۲۹۳
609	غلہ غصب کرنا	۲۹۴
610	باہم ایک کسی جوڑے کو غصب کرنا	۲۹۴
611	باب رد المظالم "مال مغصوب کی واپسی کا بیان"	۲۹۵
612	غصبی مال کی واپسی کا حکم	۲۹۵
613	ظالموں کے دیئے گئے انعامات کا مسئلہ	۲۹۵
614	باب المفقود "انسان کے گم ہونے کا بیان"	۲۹۷
615	مفقود کون ہے؟	۲۹۷
616	باب الشرکۃ "شرکت کا بیان"	۲۹۸
617	درست شرکت	۲۹۸
618	شرکت کے ارکان	۲۹۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
519	شرکت عنان	۲۹۹
520	شرکت ابدان	۲۹۹
521	شرکت الوجوہ	۲۹۹
522	شرکت مفاوضہ	۳۰۰
523	باب القراض "قراض کا بیان"	۳۰۱
524	قراض کی تعریف	۳۰۱
525	قراض یا مضاربت کے ارکان	۳۰۱
526	فریقین کو حاصل اختیارات	۳۰۲
527	باب المزارعہ "کاشت کاری کا بیان"	۳۰۴
528	کاشتکاری کی شرائط	۳۰۴
529	کاشتکاری کی اقسام	۳۰۵
530	باب المساقات "آب پاشی کا بیان"	۳۰۶
531	آب پاشی کیا ہے؟	۳۰۶
532	مساقات کے ارکان	۳۰۶
533	باب الاجارۃ "اجارہ کا بیان"	۳۰۸
534	اجارہ کیا ہے؟	۳۰۸
535	اجارہ کے ارکان	۳۰۸
535	اجرت پر دینے والا	۳۰۸
537	اجرت پر کام کرنے والا	۳۰۸
538	معاہدہ	۳۰۸
539	اجارہ کہاں جائز ہے؟	۳۰۹
540	اجرت اور اس کی مختلف	۳۰۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
541	منفعت	۳۱۰
542	اجارہ پر لینے والے کی ذمہ داریاں	۳۱۰
543	اجارہ سے متعلق دیگر احکام	۳۱۱
544	خاتون کو رضاعت کیلئے اجارہ پر لینا	۳۱۲
545	مکان کرایہ پر لینا	۳۱۲
546	مزدوری اقسام	۳۱۳
547	کاریگر کی غفلت کا مسئلہ	۳۱۳
548	اجارہ کی دیگر عام صورتیں	۳۱۳
549	اجارہ کی چیز کی زمانی ومکانی مقدار کا تعین	۳۱۴
550	اجارہ کی چیز کی حفاظت	۳۱۴
551	اجارہ کی اقسام	۳۱۴
552	جانوروں و درختوں کو اجارہ پر لینا	۳۱۶
553	کنواں یا چشمہ اجارہ پر لینا	۳۱۶
554	میت کے اعمال کی بجا آوری کیلئے کسی کو اجارہ پر لینا	۳۱۶
555	باب الشفعہ "شفعہ کا بیان"	۳۱۷
556	حق شفعہ کی تعریف	۳۱۷
557	شفعہ کے ارکان اور شرائط	۳۱۷
558	حق شفعہ کی جگہ کیسی ہو؟	۳۱۷
559	دوسرا رکن: شفعہ مانگنے والا	۳۱۸
560	شفعہ کب ساقط ہو جاتا ہے؟	۳۱۸
561	باب احیاء الموات "بنجر کی آبادکاری کا بیان"	۳۱۹
562	بنجر کی اقسام: ا۔ زمین	۳۱۹
563	جن چیزوں سے اختصاص لازم آتا ہے	۳۱۹
564	تعمیر کرنا	۳۱۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
555	قبضہ کرنا	۳۲۰
556	آبادی کا حریم	۳۲۰
557	حریم کا تعین	۳۲۰
558	مقامات مقدسہ	۳۲۱
559	چار دیواری	۳۲۱
570	امام کے مختصات	۳۲۲
571	نجر کی دوسری قسم: نفع مند مقامات	۳۲۳
572	راستے کی منفعت	۳۲۳
573	مسجد کی منفعت	۳۲۳
574	مدارس اور مسافر خانوں کی منفعت	۳۲۳
575	تیسری قسم: ذخائر	۳۲۴
576	ظاہری ذخائر	۳۲۴
577	زیر زمین ذخائر	۳۲۵
578	نجروں کی چوتھی قسم: پانی اور اس کی اقسام	۳۲۵
579	باب الوکالۃ "نیابت کا بیان"	۳۳۰
580	ارکان وکالت	۳۳۰
581	معاہدہ	۳۳۰
582	معلق وکالت درست نہیں	۳۳۱
583	موکل اور اس کی شرائط	۳۳۱
584	وکیل اور اس کی شرائط	۳۳۲
585	جس کام کیلئے وکیل مقرر کیا جائے	۳۳۳
586	باب الوقوف والصدقات "وقوف اور صدقات کا بیان"	۳۳۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
587	وقف کے ارکان	۳۳۶
588	معاہدہ	۳۳۶
589	مال وقف	۳۳۶
590	وقف کنندہ	۳۳۷
591	فقیر کی تعریف	۳۳۸
592	مسلمان کی تعریف	۳۳۸
593	مؤمن کی تعریف	۳۳۸
594	علماء کی تعریف	۳۳۸
595	شیعہ کی تعریف	۳۳۹
596	سادات کی تعریف	۳۳۹
597	وقف کے بعد رجوع جائز نہیں	۳۳۹
598	فی سبیل اللہ کی تعریف	۳۴۰
599	وقف شدہ مال کی نگہبانی	۳۴۰
700	باب الصدقہ "صدقہ کا بیان"	۳۴۱
701	باب السکنیٰ "سکونت اختیار کرنے کا بیان"	۳۴۲
702	سکنیٰ کیا ہے؟	۳۴۲
703	باب الھبہ "ہبہ کا بیان"	۳۴۴
704	ہبہ کی تعریف	۳۴۴
705	ایجاب وقبول کی صورت	۳۴۴
706	واہب کے لئے شرط	۳۴۵
707	موہوب لہ کے لئے شرط	۳۴۵
708	موہوب کے لئے شرط	۳۴۵
709	ہبہ کے بعد رجوع جائز نہیں	۳۴۵
710	قبضہ کیلئے شرط	۳۴۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
711	باب السبق والرماية "مسابقت اور تیراندازی کا بیان"	۳۴۷
712	مقابلے کی تفصیل	۳۴۷
713	تیروں کی اقسام	۳۴۸
714	شرعی جائز مقابلے	۳۴۹
715	ایجاب و قبول کی ضرورت	۳۴۹
716	گھڑدوڑ اور اس کی شرائط	۳۴۹
717	تیراندازی اور اس کی شرائط	۳۵۰
718	مال انعام جیتنے والے کی ملکیت ہوگا	۳۵۲
719	باب الفرائض "وراثت کا بیان"	۳۵۳
720	میت کا کفن دفن مقدم رکھا جائے	۳۵۴
721	کون حصے سے محروم رہے گا؟	۳۵۴
722	وراثت میں ملت کا عمل دخل	۳۵۵
723	باب السهام "منصوص حصوں کا بیان"	۳۵۶
724	سہام منصومہ	۳۵۶
725	آدھا حصہ	۳۵۶
726	چوتھائی حصہ	۳۵۶
727	آٹھواں حصہ	۳۵۶
728	دو تہائی حصہ	۳۵۶
729	تہائی حصہ	۳۵۷
730	چھٹا حصہ	۳۵۷
731	نصف کن حصوں کیساتھ جمع ہوتا ہے؟	۳۵۷
732	ایک چوتھائی کن حصوں کے ساتھ جمع ہوتا ہے	۳۵۸
733	آٹھواں حصہ کن حصوں کے ساتھ جمع ہوسکتا ہے	۳۵۸
734	ایک تہائی حصہ	۳۵۸
735	باب الحجب عن الارث "میراث سے روکنے کا بیان"	۳۵۹
735	میراث روکنے کا قاعدہ کلیہ	۳۵۹
737	کون کس کو میراث سے روکتا ہے؟	۳۵۹
738	وہ جنہیں وراثت سے نہیں روکا جاسکتا	۳۶۰

اللهم صل على محمد وآل محمد

عرض ناشر

انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) کریس بلتستان نوربخشی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ جامعۃ الصفہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ کے ذریعے نوربخشی تعلیمات نئی نسل تک پہنچانے سمیت عصری علوم کے فروغ کے لئے بھی انجمن کافی اقدامات اٹھارہی ہے۔ تعلیمات نوربخشؒ کے فروغ کے سلسلے میں اس پلیٹ فارم سے اب تک متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

واضح رہے کہ غوث المتاخرین، سید العارفین حضرت شاہ سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مکتب صوفیہ امامیہ نوربخشیہ کے ہر فرد کی ضرورت ہے۔ ترجمہ کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر انجمن ہذا نے یہ گراں بار اپنے کندھوں پر لیا۔ انجمن کی خصوصی اپیل پر جناب مولانا اعجاز حسین غریبیؔ نے معرکہ آراء کتاب کو اردو کا جامہ پہنایا۔

انجمن ہذا فاضل مترجم کا انتہائی مشکور ہے کہ انہوں نے اس اہم فریضے کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر لاکھوں نوربخشی پیروکاروں پر احسان عظیم فرمایا گو کہ اس سے قبل بھی اس ضخیم کتاب کے متعدد فارسی، اردو تراجم موجود ہیں تاہم انہوں نے انتہائی سلیس اردو زبان میں ترجمہ کر کے عربی زبان سے نابلد افراد کو فقہ احوط کا سمجھنا آسان بنایا۔

یہ بات باعث مسرت ہے کہ انجمن ہذا کو الفقہ الاحوط کے اردو ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اس سے قبل طبع اول نے توقعات سے بڑھ کر عوامی پذیرائی حاصل کی اور اس کے تمام نسخے مختصر مدت میں ختم ہو گئے۔ چنانچہ عوام الناس کے بے حد اصرار اور عام ضرورت کے پیش نظر انجمن نے طبع دوم کی اشاعت کا فیصلہ کیا۔

تمام تر کوششوں کے باوجود طباعتی سقم کا ہر حال میں احتمال رہتا ہے۔ قارئین سے بالعموم اور علمائے کرام سے بالخصوص گزارش ہے کہ کتاب میں جہاں کہیں سقم یا لغزش نظر آئے تو مترجم یا ناشر کو آگاہ فرمائیں تا کہ اگلے ایڈیشن میں درستی کی جاسکے۔ خدا ہم سب کو نیک کام کرنے اور ان کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تعاون کی طلبگار

انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ رجسٹرڈ کریس بلتستان

۱۸ ذی الحجہ ۱۴۳۹، بمطابق 30 اگست 2018

یوم عید غدیر، اعلان ولایت امیر المومنین علیہ السلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ مترجم

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ کَرَّمَ بَنِیۡ اٰدَمَ بِالنَّفۡسِ النَّاطِقَۃِ لِلۡکُلِّیَّاتِ وَ فَضَّلَھُمۡ بِالۡعُلُوۡمِ النَّافِعَۃِ وَ الۡاَعۡمَالِ الصَّالِحَۃِ الۡحَاکِیَۃِ مِنَ الۡاَخۡلَاقِ الۡحَمِیۡدَۃِ عَلٰی سَائِرِ الۡکَائِنَاتِ وَ الصَّلٰوۃُ عَلَی الَّذِیۡنَ شَرَّفَھُمۡ بِالۡعُقُوۡلِ الۡکَامِلَۃِ وَ النُّفُوۡسِ الزَّاکِیَۃِ وَ الۡقُلُوۡبِ الصَّافِیَۃِ الۡقَابِلَۃِ لِلۡعُکُوۡسِ التَّجَلِّیَاتِ وَ اصۡطَفَاھُمۡ مِنۡ نَّوۡعِ الۡاِنۡسَانِ بِالتَّاۡیِیۡدَاتِ السَّمَاوِیَّۃِ کَالۡوَحۡیِ وَ الۡاِلۡھَامِ وَ مُشَاھَدَاتِ الۡمُغَیَّبَاتِ خُصُوۡصًا عَلٰی مُکَمِّلِ الشَّرَائِعِ وَ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ وَ مُفَصِّلِ الۡحَقَائِقِ وَ جَامِعِ الۡوِلَایَاتِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیۡنَ۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ(۱)

ترجمہ: اور (ہمیشہ کیلئے) مسلمانوں کو یہ (بھی) نہ چاہئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم کے پاس واپس آئیں تو انہیں ڈرائیں تاکہ وہ (برے کاموں سے) بچے رہیں۔

فقہ کی تعریف

لغوی اعتبار سے فقہ، تفقہ، فقاہت سمجھ بوجھ ہے اور اصطلاحاً فقہ شریعت کے مسائل کے جاننے کو کہتے ہیں۔

ابتداء میں علم فقہ اکبر جو تمام اسلامی علوم یعنی اصول وفروع کا احاطہ کرتا تھا۔ اب جوں جوں اس علم نے ترقی کی ہے نئے علوم دریافت ہوتے گئے اور اب فقہ کا موضوع صرف فروعات رہ گیا ہے جسے فقہ اصغر کہا جاتا ہے۔

شریعت محمدیہ

شریعت محمدیہ ﷺ اصول وفروع کا مجموعہ ہے۔ اصول سے مراد عقائد ہے۔ اس عنوان کے ذیل میں عقائد ونظریات یعنی اللہ، محمد ﷺ کی ختم نبوت ورسالت سمیت انبیاء ومرسلینؑ کی نبوت ورسالت، فرشتوں، قرآن پاک سمیت آسمانی کتابوں، یوم آخرت اور ان کے متعلقات کو ماننے سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ جبکہ فروعات میں عبادات ومعاملات یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور مناکحات، مبایعات وغیرہ پر عقیدہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عمل کرنے کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ قرآن، حدیث، اجماع، عقل اور

(۱) سورۃ التوبہ آیہ ۱۲۲

کشف وشہود مآخذ فقہ ہیں اور فقہ فقیہ ومجتہد کا ان مآخذ فقہی کی روشنی میں حاصل کردہ احکام شرعی کا مجموعہ ہے۔

مآخذ فقہ کا اجمالی جائزہ

کسی بھی حکم کا بنیادی مرجع قرآن وسنت ہی ہے کیونکہ یہ دونوں اسلامی احکامات کا اصل سرچشمہ و بنیاد ہیں۔ جو حکم قرآن وسنت کی تعلیمات سے متصادم ہو وہ حکم شرعی نہیں۔ چنانچہ اسلامی احکامات کو قرآن وسنت نبوی ﷺ سے مطابقت کو یقینی بنانے کیلئے جو علم وجود میں آیا اسے علم اصول فقہ کہا جاتا ہے اس علم میں ایسے قواعد وضوابط کو ترتیب دیئے گئے کہ قرآن وسنت سے اصل حکم شرعی کو حاصل کیا جاسکے۔ یہ علم ہر دور میں ترقی کے منازل طے کرتا رہا۔ اسلام میں فقہ کے مآخذ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قرآن پاک

قرآن مجید فقہ اسلامی کا بنیادی ماخذ ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی۔ چونکہ یہ سلسلۂ ہدایت کی آخری کتاب ہے اس لیے اس کی جملہ تعلیمات وتفہیمات کا ہر زمانہ میں یکسانیت کے ساتھ پایا جانا لازمی تھا اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن تھا کہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے خطوط متعین کر دیے جائیں اور اس میں زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق واضح احکامات موجود ہیں۔ قرآن مجید اللہ کا کلام اور دلائل اجتہادی میں سے ہے۔ اس مآخذ سے جو حکم حاصل ہوتا ہے وہ قطعی اور یقینی ہے۔ قرآن مجید امت اسلامیہ کے اتفاقی منبع احکام ہیں۔ اصولاً وفروعاً اور باقی مآخذ کو بھی اسی کتاب کے احکامات سے مطابقت کے بغیر کوئی حکم قابل عمل نہیں۔ اسی نکتہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں واضح کر دیا ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ۔ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ اور صاحبان امر کی بھی اطاعت کرو۔

۲۔ احادیث مبارکہ

فقہ اسلامی کا دوسرا ماخذ سنت ہے۔ سنت کے لغوی معنی راستہ اور طریقۂ عمل کے ہیں۔ اصطلاح میں سنت رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح حضور پاک ﷺ کے بعد آنے والے ان کے جانشین ائمہ معصومین علیہم السلام کے فرامین بھی اسی سنت کا حصہ ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی اطاعت کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔

حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ درحقیقت احکام الٰہیہ پر مشتمل آخری آسمانی کتاب قرآن پاک ہی کی تفسیر ہیں۔ سنت رسولؐ کی حجیت بھی قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے گفتار پیغمبر ﷺ کو اپنا کلام قرار دیدیا۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (۲)

---

(۱) سورہ نساء، آیت ۵۹ (۲) سورہ نجم، آیت ۳،۴

ترجمہ: وہ (نبی ﷺ) اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، مگر وہ تو وحی ہے جو ان پر کی جاتی ہے۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ جو کچھ تمہیں دیدے انہیں لے لو اور جس سے منع کرے اس سے اجتناب کرو۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (۲)

ترجمہ: تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (۳)

ترجمہ: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔

تائید وحمایت ایزدی نے سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کی ضرورت اور اسکی اہمیت کو واضح کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید وحی متلو اور حدیث رسول ﷺ وحی غیر متلو قرار پائے۔ قرآن ضابطہ کلیہ ہے جو ناقابل تبدیل اور ناقابل تحریف ہے جبکہ احادیث نبی ختمی المرتبت ﷺ اور ان کے بعد آنیوالے ائمہ معصومینؑ کے فرامین اس کی تشریح اور عملی شکل ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ سے ائمہ معصومین علیہم السلام، اہل بیت اطہار علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، صحابیات رضی اللہ عنہن نے جو احادیث مبارکہ روایت کی ہیں یہ احادیث پیامبر سے صدور کی قطعیت اور معنی روشن ہونے کے بعد حجت ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ حضرت امام علی مرتضیٰ علیہ السلام سے لے کر حجت حق حضرت امام محمد مہدی علیہ التحیۃ والسلام تک کے فرامین بھی حجت ہیں کیونکہ یہ ہستیاں رسول اللہ ﷺ کے علمی وارث ہیں اور ان کے اقوال و کردار قرآن و حدیث نبوی ﷺ کی قولی و عملی تشریح ہیں۔ یہ تمام ائمہ علیہم السلام معصوم من اللہ ہیں اور ان کی امامت نبوت کا لازم بین ہے۔ چنانچہ علامہ بشیر مرحوم کتاب الاعتقادیہ کے آغاز سخن میں لکھتے ہیں کہ امامت کو نبوت کے لازم بین ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ دیکھئے ص ۱۴۔

مزید لکھتے ہیں کہ علوم نبوت کی وراثت لینے والی امامت یقینی طور پر نبوت کی لازم بین کی حیثیت رکھتی ہے۔ دیکھئے ص ۱۵۔

مزید لکھتے ہیں کہ ائمہ کرام علیہم السلام علی الترتیب یہ ہیں۔ آدم الاولیا علی علیہ السلام۔۔۔۔ مہدی آخر الزمان۔ دیکھئے ص ۱۷۔

۳۔ اجماع

فقہ اسلامی کا تیسرا ماخذ اجماع ہے۔ اجماع کے لغوی معنی کسی بات پر متفق ہو جانا کے ہیں۔ اجماع کا محل یہ ہے کہ کسی مسئلے کے بارے میں قرآن و حدیث سے کوئی دلیل قطعیہ نہ ملے تو علمائے کرام اس مسئلے پر اپنی علمی بساط کے مطابق بالاتفاق کوئی حکم قائم کر لیتے ہیں۔ اسے اجماع کہا جاتا ہے۔

---

(۱) سورۂ حشر آیت ۷ (۲) سورۂ آل عمران آیت ۳۱

(۳) سورۂ نساء آیت ۸۰

حضرت شاہ سید محمد نور بخشؒ کے نظریہ کے مطابق وہی اجماع حجت ہے جس پر پوری امت اسلامیہ کا اتفاق ہو اور اختلاف سے بری ہو کسی خاص گروہ یا فرقے کی اتفاق رائے کو اجماع نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ آپؒ نے نکاح متعہ کی بحث میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

وَالْاِجْمَاعُ حَقِيْقَتُهُ مَا كَانَ بَرِيْئًا مِنَ الْخِلَافِ فَاِذَا حَكَمَ حَاكِمٌ ذُوْشَوْكَةٍ بِاَمْرٍ وَلَمْ يَقْدِرْ اَحَدٌ عَلٰى خِلَافِهٖ خَوْفًا مِنَ الْقَتْلِ اَوِالْعِرْضِ لَمْ يَكُنْ اِجْمَاعًا وَاَنَا مَامُوْرٌ بِرَفْعِ الْبِدَعِ عَنِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَاِحْيَاءِ مَا فِيْ زَمَانِهٖ (۱)

حقیقی اجماع وہ ہے جو اختلاف سے بری ہو۔ تاہم اگر کوئی رعب و دبدبہ والا حاکم کسی چیز کا حکم دے جبکہ دوسرے لوگ قتل یا ہتک عزت کے خوف سے مخالفت نہ کر پائیں تو اسے اجماع نہیں کہا جا سکتا۔ میں شریعت محمدیہ سے بدعتوں کے خاتمے اور ان احکام کی احیاء پر مامور ہوں جو آپؐ کے زمانے میں رائج تھی۔

۴۔ عقل

عقل وشعور اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جو انسان و حیوان کے درمیان ایک واضح فرق ہے۔ دیگر مخلوقات سے انسان کو جو چیز افضل اور ممتاز بناتی ہے وہ یہی عقل ہے۔ اسی کے ذریعے سے انسان بڑے چھوٹے، صحیح وغلط اور اچھے برے کی تمیز کرتا ہے۔ اسی عقل کی بنیاد پر انسان کو شرعی احکام کا مکلف بنایا گیا ہے۔ چنانچہ غیر ذوی العقول جیسے جمادات و نباتات، چرند و پرند، احجار و اشجار یہ سب شریعت کے مکلف نہیں۔ بلکہ یوں کہئے کہ اگر انسان کی بھی عقل زائل ہو جائے تو وہ بھی شرعی احکامات کا مکلف نہیں رہتا، جیسا کہ جنون، غشی، بے ہوشی وغیرہ۔ قرآن مجید میں عقل کے استعمال اور اس کے فوائد کے حوالے سے متعدد آیات مبارکہ موجود ہیں۔ چنانچہ قرآنی آیات صرف پڑھنے کے لیے نہیں ہیں بلکہ سمجھنے اور ادراک کے لیے نازل ہوا ہے۔ آیات کی تلاوت انہیں سمجھنے کی تمہید ہے۔ عقل سلیم کے ذریعے تذکر و تدبر کر کے ہی انسان اللہ کی ذات کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اسی عقل کے ذریعے ہی وہ حدیث رسول ﷺ پر غور کرتا ہے۔ حدیث ائمہ معصومین علیہم السلام کے بارے میں جانکاری حاصل کرتا ہے۔ احکام کے استنباط میں بنیادی کردار عقل ہی کا ہے۔ چنانچہ عقل قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتی بلکہ عقل کا حکم قرآن اور سنت صحیحہ کے عین مطابق ہوتا ہے اور عقل سلیم کا حتمی حکم شرعی دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

(۱) کتاب بداباب النکاح ص ۱۷۸

۵۔ کشف و شہود

اس میں کوئی شک نہیں کہ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ تاہم اسے اپنے بندگان خاص کو اس علم سے سرفراز فرمانا ناممکن نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاؑ و ائمہ کرامؑ، اولیاء عظامؒ کے علاوہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنے اسرار سے مطلع کیا ہے اسی اطلاع کو کشف و شہود کہا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے بھی خاصان خدا آیات و احادیث میں اختلاف درپیش ہو تو کشف و شہود سے صحیح حکم تک پہنچ سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ کشف و شہود ہر وقت اور ہر ایک کیلئے ماٰخذ فقہ نہیں ہے۔ چنانچہ جہاں قرآن، سنت، اجماع اور عقل کے ذریعے حکم کے حصول کا امکان موجود ہو وہاں کشف و شہود کی کوئی علیحدہ حیثیت نہیں۔ اسی طرح ہر فقہ کا علم رکھنے والا کشف و شہود سے احکامات کا اجراء نہیں کر سکتا۔ یہ صرف انبیاء علیہم السلام، ائمہ اطہار علیہم السلام اور سلسلہ طریقت کے روحانی پیشواؤں سمیت اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم کیساتھ خاص ہے۔ کشف و شہود اسی بندے کے لئے خاص ہے جس طرح قطاع کا قطع صرف اسی کیلئے حجت ہے۔

اسلامی فقہی مکاتب

بدقسمتی سے مسلمان استنباط حکم کے حوالے سے اختلافات کا شکار ہے۔ انہی فقہی استنباط کے طریقہ میں اختلاف کے باعث اسلام چھ مختلف مکاتب فکر میں تقسیم ہے۔ اگرچہ اکثر معاملات میں طریقہ استنباط اور حکم مشترک ہے تاہم سینکڑوں مسائل میں ہر مکتب فکر کی اپنی اپنی رائے موجود ہے۔

۱۔ فقہ حنفی: اس فقہ کے بانی امام ابوحنیفہؒ ہیں اور پیروکار حنفی کہلاتے ہیں۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔

۲۔ فقہ مالکی: امام مالکؒ سے منسوب ہے۔ آپ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔

۳۔ فقہ حنبلی: امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک، پیروکار حنبلی کہلاتے ہیں۔ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

۴۔ فقہ شافعی: امام شافعیؒ کا مکتب فکر پیروکار شافعی کے نام سے مشہور ہے، آپ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

۵۔ فقہ جعفریہ: یہ مکتب فکر شیعہ اثناء عشریہ کے نام سے مشہور ہے۔

۶۔ فقہ نوربخشیہ: امام سید محمد نوربخشؒ کے پیروکار اور فقہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ سے منسلک ہے، یہ عمومی طور پر فقہ نوربخشیہ کے نام سے مشہور ہے۔ امام سید محمد نوربخشؒ ۷۹۵ھ میں قائن مشہد میں پیدا ہوئے اور ۸۶۹ھ میں رے میں انتقال فرما گئے۔

حضرت شاہ سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ آخر الذکر مکتب فکر کے فقہی امام ہیں اسلئے انہیں "امام نوربخشؒ" کہنا اور لکھنا زیادہ مناسب ہے تاکہ فقہ سے متعلق ان کی عظمت و قدر کو واضح کیا جا سکے۔ اسی وجہ سے کتاب تحفۃ الاحباب کے مصنف کا کہنا ہے کہ حضرت میر محمد عراقی بت شکنؒ ہمیشہ شاہ سید محمد نوربخشؒ کو "امام نوربخشؒ" کے نام سے پکارتے تھے۔

فقہ احوط کا تعارف

امام نور بخشؒ کی شہرۂ آفاق کتاب "الفقہ الاحوط" کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ سلسلۂ تصوف سے وابستہ عظیم صوفی بزرگ کی لکھی گئی ایسی کتاب اور فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس کی مثال سلسلۂ تصوف کے کسی قرن میں نہیں ملتی۔ راہ سلوک کے پیران طریقت نے اگرچہ سالکان راہ کیلئے تصوف، صدق وصفا اور دیگر موضوعات پر ہزاروں کتابیں لکھی ہیں لیکن فقہ کے میدان میں موجود تشنگی کو بجھا کر عظیم صوفی بزرگ فقیہ اہلبیت شاہ سید محمد نور بخشؒ نے اپنے پیروکاروں کی بہترین رہنمائی فرمائی اسلامی بلکہ دنیا کے اختلافات کا شافی حل بتاتے ہوئے فقہی ضروریات کو بھی پورا کر دیا گویا آپ فقہی میدان میں مجتہد اعظم ہیں تو راہ تصوف میں مرشد اعظم ہیں۔

نور بخشی مکتب فکر کے پیروکاروں کے لئے یہ انتہائی مسرت کی بات ہے کہ سلسلۂ ذہب کے بزرگان دین نے سالکان راہ سلوک کیلئے دینی و دنیوی زندگی کے تمام مسائل کا بہترین حل فراہم کیا ہے۔ چنانچہ شاہ سید محمد نور بخشؒ سمیت دیگر اکابرین صوفیہ امامیہ نوربخشیہ نے راہ تصوف کے سلاسل میں سے اس راستہ کو درست قرار دیا ہے جو تعلیمات محمدؐ و آل محمدؐ سے منسلک ہو کیونکہ راہ تصوف کے ذریعے سالکین کی اپنے خالق و مالک تک رسائی حضور ﷺ اور انکے حقیقی جانشینوں کی رہنمائی کے بغیر ناممکن ہے۔

فقہ احوط کی وجہ تسمیہ

فقہ احوط کو احوط کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ احوط کے معنی مکمل احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ فقہ احوط کے استنباط کا ماٰخذ قرآن کریم، افعال و اقوال و تقاریر نبویؐ و ائمہ اہلبیتؑ، حکم عقل اور کشف و شہود سے ماوراء نہیں۔ مسائل کے استنباط میں احتیاط اور مسائل کی وضاحت میں اعتدال کے پہلو کو مدنظر رکھنا بھی فقہ احوط کی وجہ تسمیہ ہے۔

تالیف کے اسباب

یقیناً ایسی عظیم کتاب لکھنے کی وجہ سطحی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مؤلف بزرگ نے خود وجوہات بیان کی ہیں:

۱۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی مسئولیت سے عہدہ برآ ہونا۔

۲۔ امت اسلامیہ کیلئے فروعی مسائل کو آسان انداز میں بیان کرنا۔

۳۔ ان وجوہات میں سے ایک رفع اختلاف ہے۔ فقہ احوط اور کتاب الاعتقادیہ لکھنے کا مقصد امت محمدیہؐ کے درمیان موجود اصولی وفروعی اختلافات اور ادیان عالم میں موجود اصولی اختلافات کو دور کرنا ہے۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں۔

اَنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَرْفَعَ الْإِخْتِلَافَ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلًا فِي الْفُرُوْعِ وَ اُبَيِّنُ الشَّرِيْعَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ كَمَا كَانَتْ فِيْ زَمَانِهٖ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ وَّثَانِيًا فِي الْأُصُوْلِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَ كَافَّةِ أَهْلِ الْعَالَمِ فَشَرَعْتُ فِيْهِ بِالتَّسْهِيْلِ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ (۱)

(۱) کتاب ہذا، مقدمہ مصنف ص ۱

ترجمہ: بیشک اللہ نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس امت کے درمیان اختلافات کو دور کروں۔ سب سے پہلے فروعی اختلافات کو اور کسی زیادتی وکمی کے بغیر اسی شریعت محمدیہ کو واضح کروں جو آپؐ کے زمانے میں تھی۔ ثانیاً مختلف امتوں اور اہل عالم کے اصولی اختلافات کو دور کروں۔ پس میں نے آسانی سے اس کام کا آغاز کیا اور وہی ذات باری تعالیٰ میرے لئے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

۴۔ فقہ احوط کے عمیق مطالعے سے آپؒ کا یہ فرمان بالکل برمحل نظر آتا ہے کہ آپؒ نے رفع اختلاف کیلئے راہ اعتدال کو اختیار فرمایا اور اختلافی امور میں راہ وسط کی تعلیم دی

راہ نور بخشی است راہ اعتدال دور از افراط و تفریط جہال

۵۔ وجوہات میں سے ایک وجہ دفع بدعات ہے۔ چنانچہ باب النکاح میں آپؒ نے فرمایا!

وَاَنَّهَا مُؤَيِّدَةٌ لِرَفْعِ الْبِدَعِ عَنِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَاِحْيَاءٌ لِمَا فِيْهَا

میں شریعت محمدیہؐ سے بدعتوں کے خاتمے پر مامور ہوں اور اس چیز کے احیاء پر مامور ہوں جو آپ ﷺ کے زمانے میں رائج تھی۔

فقہ احوط کی چند ممتاز خصوصیات

۱۔ عام فہم، سلیس اور ادبی سادگی

امام نور بخشؒ ایک مکمل علمی و ادبی شخصیت ہیں وہ اپنے مدعا کے اظہار کیلئے علم و ادب کا مشکل ترین طریقہ استعمال کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں تاہم فقہ احوط میں انہوں نے انتہائی سلیس اور عام فہم زبان استعمال کی ہے تاکہ ہر قاری کو شرعی امور میں آسانی سے جانکاری ملے اور کسی بھی مرحلے پر کوئی دقت پیش نہ آئے۔

۲۔ مآخذ کے یقینی اصولوں کو لینا

فقہ احوط کے فتاویٰ کا ماٰخذ یہ ہیں: (۱) قرآن پاک، (۲) اقوال، افعال و تقریر ختم مرتبتؐ و چہاردہ معصومین علیہم السلام، (۳) اجماع امت، (۴) حکم عقل، (۵) کشف و شہود تاہم آخر الذکر ماخذ عمومی نہیں اس کا تعلق امام، نائب امام یا دیگر اولیاء اللہ کیساتھ خاص ہیں۔

۳۔ اتحاد اسلامیہ کی دعوت

امام نور بخشؒ نے فقہ احوط میں عالم اسلام کو نکات افتراق کو بالائے طاق رکھ کر نکات اتحاد پر ایک دوسرے کے ساتھ دینے کی تلقین کی ہے اور باب امر بالمعروف والنہی عن المنکر میں فرمایا!

وَاَنْ لَّا یَجْتَرِیَ فِیْمَا لَا یَجْتَمِعُ عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ الْاِسْلَامِیَۃُ وَفِیْمَا لَا یَعْرِفُ حَقِیْقَتَہٗ بِالْیَقِیْنِ بَلْ یَرْجِعُ فِیْ تَحْقِیْقِہٖ اِلٰی عَالِمٍ رَبَّانِیٍّ عَامِلٍ صَمَدَانِیٍّ مُتَخَلِّقٍ بِالْاَخْلَاقِ الْحَمِیْدَۃِ مُتَبَرِّیٍ عَنِ الْاَخْلَاقِ الذَّمِیْمَۃِ لَا جَاہِلٍ نَفْسَانِیٍّ بِمَا طِلٍ غَضْبَانِیٍّ مُتَقَیِّدٍ بِتَقْلِیْدِ الْقِشْرِیَّۃِ مُتَعَصِّبٍ بِتَقْلِیْدِ الرَّسْمِیَّۃِ (۱)

"احتساب کرنے والا ان امور میں زیادہ دلیری نہ دکھائے جن میں اُمت اسلامیہ کا اتفاق نہ ہو اور ان امور میں بھی جن کی اصلیت کے بارے میں علم یقینی نہ ہو۔ بلکہ ایسے امور کی تحقیق کے لئے ایسے عالم ربانی کی طرف رجوع کرے جو عمل گزار ہو، اپنے عمل میں بے غرض اور مخلص ہو، نیک اخلاق کا مالک ہو، بُرے اخلاق سے دور ہو، خواہشات کا شکار جاہل نہ ہو، بلا وجہ غصہ والا نہ ہو کسی ظاہری بندش میں بندھ ہونے والا نہ ہو (بلکہ صاحب کشف و کرامات والا ہو) ظاہری تقلید کی بناء پر تعصب کرنے والا نہ ہو"۔

۴۔ فقہاء کا احترام اور تنقید سے احتراز

امام نور بخشؒ عالم اسلام کے تمام فقہاء کے احترام کو بھی اپنی فقہی روش کا حصہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تمام علمی، عملی مہارت اور کاوشوں کے باوجود اہل علم کی علمیت و شخصیت کا لحاظ رکھا ہے اور فقہ احوط سمیت کسی بھی کتاب یا دوسری تحریر میں کسی فقیہ کی شان میں اختلاف کی بنیاد پر توہین و تحقیر آمیز الفاظ یا تنقیدی رویے کا اظہار نہیں کیا۔

۵۔ احتیاط کا بہترین پہلو اختیار کرنا

امام نور بخشؒ شرعی احکام کے اجراء کے سلسلے میں ماٰخذ شریعت سے قطعی حکم نہ ملنے کی صورت میں دلائل فقہ کا بہترین راستہ احتیاط سے متمسک نظر آتے ہیں۔

۶۔ اہل بدعت پر بالواسطہ تنقید

اختلافات سے متعلق امام نور بخشؒ کا نظریہ یہی ہے کہ کسی بھی حکم میں اختلاف فقہاء کے اختلاف کا نتیجہ ہے تاہم جن معاملات میں اہل بدعت کا کوئی کردار موجود ہو وہاں پر بھی بالواسطہ تنقید کر کے مذمت اور حوصلہ شکنی کی جائے۔

۷۔ سائنسی علوم کی جھلک

امام نور بخشؒ کو علم فلکیات سمیت سائنسی علوم پر بھی مہارت حاصل تھی انہوں نے فقہ احوط، کتاب الاعتقاد یہ سمیت کئی تصانیف میں علوم فلکیات و سائنس کے دیگر معاملات پر گفتگو کی ہے۔

۸۔ معاشی مہارت کا اظہار

امام نور بخشؒ نے معاشی مسائل (تجارت، شراکت) کے علاوہ فرائض، وراثتوں کی تقسیم جیسے معاملات میں اپنی بہترین علمی و معاشی مہارت کا مظاہرہ کیا ہے۔

---

(۱) کتاب ہدایۃ الباب امر بالمعروف والنہی عن المنکر ص ۱۴۰

۹۔ تعلیمات اہل بیتؑ کا مجموعہ

تصوف سالکین راہ طریقت کیلئے تزکیہ نفس کے ذریعے حق و حقیقت تک رسائی کا راستہ ہے۔ امام نور بخشؒ اس تصوف کو درست مانتے ہیں جو چہاردہ معصومین علیہم السلام کی سیرت طیبہ سے ماخوذ ہو۔ فقہ احوط میں موجود احکامات بھی قرآن و سنت نبویؐ، فرامین ائمہ علیہم السلام کے علاوہ دیگر منابع شریعت سے ماخوذ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہدایت کے روشن ستارے اول علی علیہ السلام اور آخر محمد مہدی علیہ السلام ہیں۔ (۱)

فقہ احوط کے اولین اردو مترجم علامہ محمد بشیر (مرحوم) رقمطراز ہیں کہ جناب سید العارفین سید محمد نور بخشؒ کی جملہ تعلیمات اور نظریات چہاردہ معصومین علیہم السلام کی تعلیمات کا آئینہ دار ہیں۔ (۲)

۱۰۔ تکفیر سے احتراز

امام نور بخشؒ اسلامی فرقوں میں تناؤ اور کشیدگی سے نالاں ہیں کیونکہ یہ کشیدگی آپس کی تکفیری و ارتدادی فتاویٰ کی وجہ سے ہے۔ اور ان فتاویٰ کی وجہ سے اختلاف حد پار کر کے افتراق کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں جس کا نتیجہ فرقہ وارانہ تعصب، غیر اعلانیہ جنگ کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ امام نور بخشؒ نے باب صلوٰۃ میں اس رویئے سے یوں برأت کا اظہار کیا ہے۔

وَالَّذِیْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ اِنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَصَامَ شَھْرَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَیْتَ اِنْ کَانَ مُسْتَطِیْعًا فَلَا یَجُوْزُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّکَفِّرَہٗ بِسَبَبِ شَیْءٍ یَّعْتَقِدُہٗ وَلَا یَعْلَمُ حَقِیْقَۃَ الْاَمْرِ وَیَزْعُمُ اَنَّ مَنْ لَّا یَعْتَقِدُ ھٰذَا الْعَقِیْدَۃَ کَافِرٌ بِھٰذِہِ الْعَقِیْدَۃِ کَافِرٌ بِالْجُمْلَۃِ۔ (۳)

ترجمہ: ”جو شخص اللہ، اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام اللہ کے ولی ہیں، وہ نماز پڑھتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو بشرطیکہ صاحب مال ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور استطاعت پر بیت اللہ کا حج کرتا ہو تو کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کو ایسی چیز کی وجہ سے کفر کی طرف نسبت دے جس پر وہ عقیدہ رکھتا ہو اور وہ حقیقت امر سے بے خبر ہو اور وہ یہ گمان کرتا ہو کہ جس نے بھی یہ عقیدہ نہ رکھا وہ کافر ہے، یہ جاہلوں کا عقیدہ ہے۔“

دوسری جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا!

وَلَوْ وَقَفَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ انْصَرَفَ اِلٰی مَنْ صَلّٰی مُتَوَجِّھًا اِلَی الْقِبْلَۃِ۔ (۴)

---

(۱) کتاب الاعتقادیہ باب الولایت (۲) فقہ احوط اردو ترجمہ علامہ بشیر طبع اول، دیباچہ صفحہ ۷

(۳) کتاب ہذا باب صلوٰۃ صفحہ ۹۴ (۴) کتاب ہذا باب وقوف والصدقات صفحہ ۳۳۹

ترجمہ: اگر کوئی مسلمانوں کیلئے وقف کرے تو وقف کی چیز ان لوگوں کی طرف پھیر دے جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔

۱۱۔ شریعت، طریقت اور حقیقت لازم و ملزوم قرار دینا

امام نور بخشؒ کا نظریہ ہے کہ شریعت پر مکمل عمل پیرا ہوئے بغیر طریقت اور حقیقت میں اعلیٰ مدارج کا حصول ناممکن ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا ہے کہ طریقت و حقیقت کے مراحل میں کسی کو بھی شرعی حدود پھلانگنے کی اجازت نہیں۔

۱۲۔ راہ اعتدال کی تبلیغ

امام نور بخشؒ نے موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے فتاویٰ دیئے ہیں۔ اور فتویٰ دیتے وقت افراط و تفریط سے حتی الامکان گریز کیا ہے اور حد اعلیٰ اور حد امکان ہر دو حالت کو بیان کیا ہے۔

۱۳۔ حاکم وقت سے متعلق واضح تصور

امام نور بخشؒ فرماتے ہیں کہ وقت کا حاکم صرف وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو زمانے کے صالح اور حکمت والے ہوں نہ کہ فاسق و فاجر۔ ان کی یہ بات عصر حاضر کے لوگوں کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ آتی ہے کیونکہ حکمرانوں کے صالح اور حکیم نہ ہونے کی وجہ سے پورا معاشرہ بدامنی، بدنظمی اور بربادی کا شکار ہے۔

۱۴۔ حبل اللہ کی جانب ترغیب

امام نور بخشؒ فرماتے ہیں کہ اختلافات کا خاتمہ "حبل اللہ" سے متمسک ہو کر ہی ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ کی رسی سے مراد قرآن و تعلیمات محمد ﷺ و آل محمد علیہم السلام اور ائمہ اطہار کی تابعداری ہے اور یقیناً یہ ایسے وسیلے ہیں جو رضائے الٰہی، محبت رسول ﷺ اور عشق آل محمد علیہم السلام کی راہ متعین کرتے ہیں۔

علامہ بشیر (مرحوم) لکھتے ہیں کہ ہم نور بخشی تو صحیح معنوں میں حقیقی صوفیوں کے طریقے پر چلنے والے ہیں۔ ہمارا سلسلہ کسی قسم کے انقطاع کے بغیر چہاردہ معصومین علیہم السلام سے متصل ہے۔(۱)

۱۵۔ کشف و شہود

امام نور بخشؒ دیگر فقہاء کے برعکس کشف و شہود سے استنباط کو روا سمجھتے ہیں۔ فقہ احوط میں کئی مقامات پر امام اور نائب کو مصلحت پر مبنی فیصلوں کا اختیار رکھا گیا ہے۔ ایسے مقام پر امام یا نائب امام دیگر منابع فقہ کے صریح حکم کی عدم دستیابی پر اپنے مقام کشف و شہود سے فیصلہ کرنے میں مدد لے۔

---

(۱) فقہ الاحوط اردو طبع اول مقدمہ صفحہ ۷

۱۶۔ عرفان وتصوف کا آئینہ دار

امام نور بخشؒ عرفان وتصوف کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المؤمنین میں آپؒ کو غوث المتاخرین کا لقب دیا ہے۔ چنانچہ امام نور بخشؒ پہلے تصوف کے پیشوا ہیں جنہوں نے فقہ کے موضوع پر جامع کتاب لکھی۔ علامہ بشیر (مرحوم) لکھتے ہیں کہ ہم نور بخشیوں کے نزدیک جناب شاہ سید محمد نور بخش موسوی علیہ الرحمہ کا وہی مقام ہے جو اہل سنت کے ہاں امام ابوحنیفہ و غیرہ کا اور اہل تشیع کے ہاں اپنے ہر زمانے کے مجتہدی کا ہے۔ (۱)

۱۷۔ حقیقی تصوف کی تصویر کشی

امام نور بخشؒ نے فقہ احوط میں اس تصوف حقیقی کی تصویر کشی کی ہے جس پر ائمہ معصومین علیہم السلام نے عمل کیا۔ آپؒ نے ایسے صوفیانہ طریقوں کو یکسر مسترد کیا ہے جو تعلیمات محمد ﷺ وآل محمد علیہم السلام سے متصادم اور خود ساختہ ہوں۔ ہم نور بخشیوں کا تعلق ان رنگین گروہوں سے نہیں جو صوفیائے کرام کا لبادہ اوڑھ کر اسلامی تعلیمات کو مسخ کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ ہمارا سلسلہ کسی انقطاع کے بغیر چہاردہ معصومین علیہم السلام سے متصل ہے۔۔۔۔۔ ہمیں روحانیت چہاردہ معصومین علیہم السلام سے ورثے میں ملی ہے۔ (۲)

فقہ احوط کے نسخے

اہل علم واہل قدر کے ہاں فقہ احوط کی کتنی اہمیت اور کتنی قدر تھی اس بات کا اندازہ لگانے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ فقہ احوط کے سینکڑوں قلمی نسخے کئی شخصیات کے پاس اور متعدد لائبریریوں کی زینت ہیں۔ غربت کے اس دور میں اہل علم کا اس کتاب کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اسے قلمی شکل میں محفوظ کرنا فقہ کی علمی سربلندی کو ثابت کرتا ہے۔

جناب سید علی کاظمی مرچھا چھورہٹ کے مطابع ان کے پاس چھبیس قلمی نسخے موجود ہیں۔ جن میں سے کچھ فوٹو کاپیاں ہیں اور اکثر اصلی نسخے ہیں۔ حقیر کے پاس بھی تقریباً ان تمام نسخوں کی اوریجنل سافٹ کاپی موجود ہے۔ یہ کاپیاں جناب سید صاحب نے جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نور بخشیہ کراچی کو عطا کی تھیں۔

محققین کے مطابع فقہ احوط کے خالص عربی متن پر مشتمل چودہ، بین السطور ترجمہ والے سولہ، منظوم ترجمہ کے دو نسخے اور آٹھ شرحیں موجود ہیں جبکہ فارسی ترجمہ وشرح کیساتھ دو دفعہ اور اردو ترجمہ کے ساتھ متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ کئی نسخے ایران اور دیگر ممالک کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں جن کے حصول کی کوششیں جاری ہیں۔

اگر ان تمام نسخوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو نسل نو کیلئے فقہ احوط پر تحقیق کیلئے مواد کا ایک بہت بڑا ذخیرہ میسر آسکتا ہے ساتھ ہی فقہ پر موجب نزاع بننے والے انفرادی تجزیوں کے بجائے اجتماعی اور متفق علیہ نظریہ قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس مقصد

---

(۱) فقہ الاحوط اردو طبع اول مقدمہ صفحہ ۹

(۲) فقہ الاحوط اردو طبع اول مقدمہ صفحہ ۷

کے حصول کیلئے نور بخشی مسلک کی تعلیمات کو عام کرنے میں کوشاں علماء اور انجمنوں کو کردار ادا کرنا چاہئے۔ فقہ احوط کے نسخوں کو الماریوں، چھتوں، صندوقوں اور بھجوں سے نکال کر نئی نسل کے دسترس میں لانے، مسلک کے باشعور اور پڑھے لکھے طبقے کو بھی دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملنا چاہئے۔

اذان کے حوالے سے وہم کا ازالہ

اذان و اقامت کے کلمات کے حوالے سے فقہ احوط کے قلمی نسخوں میں سے بہت سے ایسے نسخے ہیں جس میں یہ کلمات مقدسہ موجود ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱..... قلمی نسخہ میر سید عبداللہ ۱۱۶۸ھ مملوکہ پیر طریقت سید محمد شاہ نورانی ۲..... قلمی نسخہ ۱۱۵۶ھ بطابق ۱۷۴۳ء مملوکہ سید محمد شاہ تحلوی

۳..... قلمی نسخہ سید عبداللہ مملوکہ پروفیسر سید حسن شاہ شگری ۴..... قلمی نسخہ سید جلال الدین مملوکہ سید علی کاظمی چھوربٹ

۵..... قلمی نسخہ مملوکہ سید علی شاہ گلشن کبیر ۶..... فقہ احوط سراج الاسلام ناشر سید قاسم شاہ چھوربٹ

۷..... قلمی نسخہ میر سلطان علی ۱۲۱۰ھ مملوکہ سید محمد علی کورو۔ ۸..... قلمی نسخہ مملوکہ سید حبیب اللہ سلینگ

۹..... فقہ احوط اردو ترجمہ علامہ محمد بشیر طبع دوم ص ۳۰

ایک قلمی نسخہ جو میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ میر واعظ سرمیک سے منسوب ہے جو شگر میں موجود ہے، اس میں غیر نور بخشی اذان کی ہیئت موجود ہے۔ اس نسخہ کے بارے میں مندرجہ ذیل حقائق کی بنیاد پر واضح ہوتا ہے کہ وہ نسخہ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں بلکہ کسی اور نے ان کے نام منسوب کیا ہے۔

۱۔ حقیر نے نسخہ میر علی رضاؒ کو منسوب اس لئے کہا کیونکہ میر علی رضاؒ کے خاندان کے چشم و چراغ جناب سید محمد صاحب بقید حیات ہیں جو اسی خانقاہ معلیٰ کے میر واعظ بھی ہیں۔ ان سے جب مذکورہ نسخہ کے بارے میں حقیر نے پوچھا تو سید صاحب نے فرمایا کہ میر علی رضاؒ کے نام سے ایسا کوئی نسخہ میں نے دیکھا ہے اور نہ ہی مجھے اپنے آباء و اجداد سے وراثت میں ملا ہے۔ اگر میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا کوئی نسخہ ہوتا تو یقیناً ان کے علمی وارثین کو اس کا علم ہوتا۔

۲۔ جناب سید محمد صاحب کے مطابق جس شخص کے پاس یہ نسخہ موجود ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس کیسے پہنچا تو وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔

۳۔ یہ نسخہ "نسخہ بلغار" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اور یہ نسخہ بلغار کے گاؤں "یونپوا" سے ملا ہے۔ یونپوا گاؤں مولوی خلیل بلغاری کا گاؤں ہے ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ نسخے لکھ کر کسی نور بخشی بزرگ کے نام منسوب کر دیتے تھے۔ اس کی زندہ مثال مشجر الاولیاء منسوب بہ شاہ سید محمد نور بخشؒ ہے۔

۴۔ آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ کا یہ نسخہ سرمیک سے بلغار اور وہاں سے شگر کیسے پہنچا۔

۵۔ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ میر مختار اخیار رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ہیں۔ میر مختارؒ نے جتنے نسخے اپنے شاگردوں اور فرزندان سے

لکھوائے سب میں نور بخشی اذان موجود ہے۔ یہ نسخہ واحد نسخہ ہے جس میں نور بخشی اذان کے برعکس ہیئت موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ ایسی اذان کو اپنے فقہ کا حصہ بنالیں جبکہ ان کے والد گرامی کے لکھے گئے تمام نسخوں میں نور بخشیوں کے ہاں رائج اذان موجود ہے۔

۶۔ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت میر واعظ سرمیک میں سکونت اختیار کی تھی۔ تاریخ سرمیک گواہ ہے کہ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ نے سرمیک میں کوئی غیر نور بخشی اذان رائج نہیں کی۔ ابتداء سے ہی یہاں نور بخشی اذان رائج ہے۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ میر علی رضا خانقاہ معلیٰ میں نور بخشی اذان رائج کرے اور کتاب میں غیر نور بخشی اذان لکھے۔

۷۔ تمام نور بخشی خانقاہوں، جامع مساجد اور مسجدوں سے بالاتفاق ایک ہی اذان دی جاتی ہے جس کا تذکرہ دعوات اور فقہ کے مختلف نسخوں میں موجود ہے۔ لیکن اس نسخے میں موجود اذان کی ہیئت صدیوں سے رائج اذان سے یکسر مختلف ہے جو کسی بھی صورت درست نہیں ہوسکتی۔

۸۔ ہمارے علمائے کرام کے ہاں دستیاب نسخوں میں وہی اذان موجود ہے جو نور بخشیوں کے ہاں رائج ہے۔ ماسوائے اس نسخہ کے، چنانچہ اس نسخے کے منسوب ہونے یا قلم زنی کے امکان سے یکسر انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۹۔ کسی کتاب پر مولف کا نام یا تاریخ تحریر ابتدائی صفحات میں یا آخر میں لکھی ہوتی ہے لیکن حیرت انگیز طور اس نسخہ میں غیر نور بخشی اذان والے صفحے پر لکھا ہے کہ یہ نسخہ میر علی رضا رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے جو ایک طفل مکتب کو بھی سمجھنے کیلئے کافی ہے۔ ڈاکٹر انجینئر نذیر حسین کے مطابق یہ نسخہ محرف ہے ساتھ ہی میر علی رضاؒ سے منسوب کیا گیا ہے۔ دیکھئے سراج الاسلام عمومی تبصرہ ص ۳۲۔

۱۰۔ قلمی نسخوں میں مستند ترین نسخہ میر عبداللہؒ فرزند میر مختار اخیارؒ کا نسخہ ہے جو سراج الاسلام کے نام سے کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ اصل کتاب پیر طریقت حضرت الحاج سید محمد شاہ نورانی مدظلہ العالی کے ہاں محفوظ ہے۔ میر عبداللہ کے تمام قلمی اور عکسی نسخوں میں نور بخشی اذان کی موجودہ ہیئت موجود ہے۔

۱۱۔ علامہ بشیر مرحوم نے اپنے تمام مطبوعہ نسخوں میں نور بخشیوں کے ہاتھ مورجہ اذان کو درست قرار دیا ہے اور اسے متن کا حصہ تسلیم کیا ہے۔ اپنے مترجم فقہ کے طبع دوم کے افتتاحیہ میں وہ رقمطراز ہیں کہ "۱۱۵۶ھ میں لکھے گئے ایک قدیم قلمی نسخے میں مندرج کلمات اذان کی تفصیل کو اس دوسرے ایڈیشن میں بھی درج کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں چند دیگر قلمی نسخوں میں کلمات اذان کی مذکورہ تفصیل موجود ہے"۔ دیکھئے ص "ب" طبع دوم۔

۱۲۔ فقہ احوط پر خصوصی تحقیق میں مصروف جناب سید علی کاظمی ابن سید جلال الدین میر واعظ مرحوم اس نسخہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس نسخے کی شگر گلاب پور سے اسکین کاپی حاصل کی ہے اور دوران تصویر کشی اس کے صفحات پر Made in Pakistan لکھا ہوا تھا۔ روشنی کے سامنے صفحات کو رکھ کر دیکھا جائے تو یہ الفاظ واضح نظر آتے ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ نسخہ قیام پاکستان کے بعد تیار کیا گیا ہے۔

۱۳۔ نور بخشی اذان کے کلمات کے حوالے سے یہ سوال نہیں اٹھایا جاسکتا کہ یہ کلمات درست ہیں یا نہیں، کیونکہ یہ مقدس کلمات دعوات صوفیہ امامیہ کے تمام قلمی و عکسی نسخوں سمیت فلاح المومنین، رسالہ امامیہ، مصابیح اسلام اور دیگر مستند کتابوں میں موجود ہیں۔ البتہ صرف یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ فقہ احوط کے بعض نسخوں میں یہ کلمات موجود ہیں اور بعض میں نہیں۔

زیر نظر ترجمہ

زیر نظر ترجمہ حقیر نے ۲۰۰۹ء میں مکمل کیا تھا تاہم عجلت میں اشاعت کی بجائے پہلے متعدد قدیم اور مستند قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر فقہ احوط کے عربی متن کو محفوظ کیا گیا جو انجمن فلاح و بہبودی نور بخشی بلتستانیاں (رجسٹرڈ) کراچی کے زیر اہتمام نور بخشی مدارس میں تدریس کیلئے شائع ہوا۔ اسی دوران ترجمہ پر عمیق نظر سے دیکھنے کا عمل بھی جاری رہا۔ قلمی نسخوں میں نسخہ میر مختار اخیارؒ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ یہ نسخہ "نسخہ میر عبداللہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی کتابت پیر طریقت حضرت میر جلال الدین محمد معصوم ؒ کے حکم پر پیر طریقت حضرت میر مختار اخیارؒ کے فرزند ارجمند میر عبداللہؒ نے کی تھی۔ وہ اپنے وقت کے اچھے خوشنویسوں میں سے تھے۔ ترجمہ اور شرح میر مختار اخیارؒ کی ہے لیکن حاشیہ لکھنے والے کے بارے میں تصریح موجود نہیں۔ اصلی قلمی نسخہ جناب پیر طریقت حضرت الحاج سید محمد شاہ نورانی مدظلہ العالی کے ہاں محفوظ ہے۔ اس قیمتی ترین اثاثے کو محفوظ بنانے کیلئے انجمن فلاح و بہبودی نور بخشی بلتستانیاں (رجسٹرڈ) کراچی نے اسے اسکین جیسے مشکل ترین مرحلے سے گزار کر اپریل ۲۰۱۴ء میں کراچی سے شائع کیا ہے۔ مندرجہ ذیل وجوہات کے باعث اس ترجمہ و شرح کی اہمیت زیادہ ہے۔

۱۔ یہ کتاب اول و آخر مکمل ہے، ماسوائے شروع کے دو صفحات کے اور بعض افتادہ ہیں۔

۲۔ ارباب طریقت کے طور پر ہر پیر طریقت سے مابعد کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہے۔

۳۔ وقت کے پیر طریقت کی حفاظت میں ہے جو نور بخشیت کے سب سے بڑا محافظ ہیں۔

۴۔ ترجمہ و تشریح پیر طریقت حضرت میر مختار اخیارؒ کا ہے جو سلک کے پیر ہونے کے علاوہ جلیل القدر علمائے ربانی میں سے تھے۔

۶۔ حضرت پیر طریقت میر جلال الدین محمد معصومؒ نے اس کی کتابت کا حکم دے کر اس کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

۷۔ حضرت میر مختار اخیارؒ کے فرزند نے خود کتابت کی ہے اس میں تحریف یا قلم زنی خارج از امکان ہے۔

۸۔ ڈاکٹر انجینئر نذیر حسین کا کہنا ہے کہ نو پیران طریقت سمیت ۱۶ جید علمائے کرام اس کی صحت کی تصدیق کر چکے ہیں۔

اس نسخہ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے آٹھ اصلی قلمی نسخے موجود ہیں ساتھ ہی تین بار سراج الاسلام کے نام سے ہندوستان اور کراچی سے بھی شائع ہو چکا ہے۔

اس نسخہ میں ترقیمہ کی عبارت یوں ہے۔

حسب الامر موید الاسلام و المسلمین عماد الدین، خلف الصدق مختار سعداء السالکین، حضرت میر جلال الدین میر عظیم الدین سلمه الله ملک یوم الدین فقه الله اعمال المحسنین و المطیعین بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین، و بحق محمد ﷺ و آله الطاهرین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مزید لکھتے ہیں۔

بتاریخ ہشتم دہم شہر جمادی الاخری ۱۱۶۸ ہجری نبوی روز چہارشنبہ الخ

مزید لکھتے ہیں

کتبه العاصی الفقیر الحقیر کثیر التقصیر المحتاج الی رحمة الله میر عبدالله غفر الله و لوالدیه و لاستاذه و لجمیع المومنین و المومنات، و المسلمین و المسلمات، الاحیا منهم و الاموات برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ایک قلمی نسخہ مفتی اعظم نور بخشیہ علامہ سید محمد شاہ تھلوی صاحب کے پاس موجود ہے۔ جس کی ترقیمہ میں یوں لکھا ہے۔

تمت الکتاب بعون الملک ـــــ (افتاده) ـ و السلام علی سید المرسلین ـــــ تسلیما کثیراً ۱۱۵۶ ـ

اس ترجمے کی خصوصیات

۱۔ ترجمہ انتہائی سادہ اور سلیس ہے، مشکل الفاظ کے استعمال سے ممکنہ احتراز کیا گیا ہے۔

۲۔ عربی عبارتوں کو موضوع کے اعتبار سے ہر باب میں مسائل کو خاص عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ عربی عبارات پر اعراب لگایا گیا ہے اور کلمات کی درستگی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

۴۔ ترجمہ اور متن کا موازنہ آسان بنانے کیلئے پیراگراف میں تقسیم کر کے ترجمہ سامنے لکھ دیا گیا ہے۔

۵۔ مضامین کی فوری تلاش اور اجمالی معلومات کیلئے ابتداء میں عنوانات کی تفصیلی فہرست شامل کی گئی ہے۔

۶۔ حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ عربی الفاظ کو اردو ترجمہ میں دہرانے کے بجائے مناسب اصطلاح استعمال کی جائے۔

۷۔ مطالب کو دیدہ زیب بنانے کیلئے خوبصورت عنوان بھی لگائے گئے ہیں جو بعض مقامات پر متن کا حصہ نہیں ہیں۔

۸۔ فقہ احوط میں استدلال کیلئے نقل کی گئی آیات قرآنیہ اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

۹۔ عربی متن اور اردو کو جاذب نظر بنانے کیلئے جدید ترین کمپیوٹر فونٹس استعمال کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ بعض تشریح طلب الفاظ اور مسائل کی توضیح کی خاطر ضروری حاشیئے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔

۱۱۔ جناب پیر طریقت سید عون علی عون المومنین رحمہ کی سرپرستی میں علمائے کرام کے قابل طبع تصحیحات کو شامل کیا گیا ہے۔ اور ان تصحیحات میں بھی متن عربی کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا ہے۔

فقہ کا ترجمہ عام کرنا وقت کی ضرورت

فقہ احوط ایک آفاقی نظریہ کی حامل کتاب ہے۔ کسی بھی کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس کے تراجم و تشریحات سے لگایا جاتا ہے۔ مثلاً قرآن پاک کے دنیا کی سینکڑوں زبانوں میں تراجم و تفاسیر لکھی جاچکی ہیں۔ اسی طرح احادیث کی کتابوں کی بھی درجنوں زبانوں میں تراجم آچکے ہیں یہ قرآن و حدیث کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ اسی طرح علماء کا فقہ احوط کے کسی ایک ترجمے پر اکتفا کر کے قلم روک لینا درست نہیں۔ اس آفاقی کتاب کا زیادہ سے زیادہ ترجمہ کرنا اور عام کرنا اس کتاب سے محبت اور لگاؤ کی دلیل ہے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ فقہ احوط کا جتنا زیادہ ترجمہ ہوگا، تعلیمات شاہ سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ ہی کو فروغ ملے گا۔ کیونکہ ہر نور بخشی عالم دین پر غوث المتاخرین کی تعلیمات پھیلانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

علمائے کرام کی ذمہ داریاں

فقہ احوط شریعت محمدیہ کا مجموعہ ہے۔ ہمارے لئے محض یہ دعویٰ کافی نہیں۔ علمائے کرام کو آگے بڑھ کر اس کی حقانیت کو ثابت کرنے کیلئے کام کرنا ہوگا۔ چنانچہ علماء زیادہ سے زیادہ اس کا ترجمہ کریں، تحقیق کریں اور اس کے فتاویٰ کو قرآن و سنت سے ثابت کرنے کیلئے عملی اقدام کریں، فقہ احوط قرآن و سنت کے عین مطابق ہے اس میں کوئی شک نہیں تاہم اسے صفحۂ قرطاس پر آج تک کسی نے جمع نہیں کیا۔ باہمی اختلافات اور بے بنیاد چپقلش کی وجہ سے مسلک کی آبیاری کیلئے جو کام ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہوا۔ نور بخشی علماء کو جناب پیر صاحب کی سرپرستی میں اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کام کرنا چاہئے۔ اب باہمی دست و گریباں کی صورتحال سے نکل کر اس اساسی ذمہ داری کی طرف آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مسلک کو علم کی دولت سے نوازا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ دولت منتشر بلکہ باہمی ریشہ دوانیوں پر صرف ہو رہی ہے۔ یہ منتشر علمی دولت ایک جگہ جمع ہوگی تبھی ہم اس مسلک حقہ کی کماحقہ خدمت کرسکیں گے۔

خصوصی اپیل

بحیثیت انسان مرکب خطا و نسیان، میرا کوئی دعویٰ نہیں کہ یہ ترجمہ ہر طرح کی غلطیوں سے پاک ہے۔ عین ممکن ہے کہ کہیں ترجمہ یا تشریح میں کوئی لغزش سہواً یا اپنی کم علمی کی وجہ سے ہوگئی ہو یا جہاں مزید اچھائی کی گنجائش ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ علمائے کرام اور دوسرے علم دوست شخصیات ہدف تنقید بنانے کے بجائے میری لغزشوں سے مجھے یا ناشر کو اس نیت سے اطلاع فرمائیں گے کہ ان کی تصحیح ہو جائے۔ کیونکہ غلطیوں کی نشاندہی علماء کی شرعی ذمہ داری ہے اور علمائے کرام کی رہنمائی کو بصد احترام قبول کرنا اور اگلی طباعت میں انہیں درست کرنا حقیر کی ذمہ داری ہوگی۔

عوام الناس اس مسلک کا اصل سرمایہ ہیں، جتنے بھی نشریاتی اقدامات کئے جارہے ہیں وہ سب عوام الناس تک بزرگان دین کی تعلیمات پہنچانے کی کاوشیں ہیں۔ علماء عوام کے تعاون کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے۔ یہ عوام الناس ہی ہیں جن کی بھرپور مالی امداد سے

نوربخشیوں کے کئی مدارس علمی تشنگی مٹانے میں مصروف ہیں اور سینکڑوں مکاتب نونہالوں کو ابتدائی دین شناسی کا موقع فراہم کر رہے ہیں۔ میری عوام الناس سے بھی گزارش ہے کہ میری لغزشوں کی نشاندہی کرنے کیساتھ ساتھ علمائے کرام کا مثبت کاموں میں بھرپور ساتھ دیں اور منفی کاموں کی حوصلہ شکنی کریں تاکہ مسلک کیلئے صرف اور صرف مثبت کام ہو سکے اور غیر مخلص عناصر کو موقع نہ مل سکے۔

اظہار تشکر

نسخوں کے عربی متن کی کمپوزنگ، کتاب کو جاذب نظر، پرکشش اور خوبصورت پیرائے میں ترتیب دینے کے لئے میرے ساتھ بھرپور تعاون کرنے والوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً ان علماء حضرات کا جن سے میں نے ترجمہ کے دوران مشکل اصطلاحات کو گہرائی سے سمجھنے اور کئی معاملات پر شاہ سید محمد نوربخشؒ کی تعلیمات کی روشنی میں درست علمی رائے کیلئے رہنمائی لی۔ برادرم جناب مولانا محمد حسن شاد خصوصی طور پر اظہار تشکر کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے اس غیر معمولی کام کی انجام دہی اور مشکل مراحل سے ہمکنار ہونے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کمپیوٹر سے متعلق جملہ امور کو سہل بنانے میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے قلیل مدت میں کتاب کی اشاعت کو ممکن بنایا میں آپ کی گراں قدر دینی خدمات اور عقیدت پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کو اجر عظیم کی دولت سے مالا مال کرے اور ان کی توفیقات میں شب و روز اضافہ فرمائے۔

اس انمول کتاب کی اشاعت کیلئے سب سے مشکل مرحلہ مالی انتظام تھا جو انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) کریس بلتستان نے پورا کیا۔ یہ فراخدلانہ خدمت انجمن کے عہدیداروں و ذمہ داران کی مسلک حقہ کیساتھ خصوصی لگاؤ اور محبت کا واضح ثبوت ہے۔ یہ دوسری انجمنوں کیلئے بھی مشعل راہ ہے۔ اس عظیم خدمت پر میں انجمن صوفیہ امامیہ نوربخشیہ کریس کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ختم المرتبت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل اطہار علیہم السلام کے صدقے میں کریس انجمن کے تمام عہدیداروں، ذمہ داروں، معاونین اور کارکنوں کو اس خدمت کے صلہ میں دین و دنیا میں سرخرو رکھے اور قیامت کے دن انہی ہستیوں کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے اور مستقبل میں اسی طرح خدمت دین میں اپنا حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الداعی الی الخیر

اعجاز حسین غریبیؔ

ایم اے، بی ایڈ، بی او ایل، فاضل عربی، شہادۃ الفراغیہ

۱۱ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ، 26 جولائی 2018ء

یوم ولادت باسعادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

فقیہ اہل بیتؒ
حضرت امام سید محمد نور بخشؒ کی مختصر حالات زندگی

ابتدائی زندگی

نام: سید محمد، لقب: نور بخش، والد: عبداللہ، بروز جمعرات ۱۴ شعبان ۷۹۵ھ ہجری قصبہ ایران کے شہر قائن میں پیدا ہوئے۔ آپ سترہ واسطوں سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے جاملتے ہیں، آپکے والد بزرگوار ایک مصلح دیندار عالم تھے۔ آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ مختصر مدت میں علوم ظاہری و باطنی میں متبحر ہو گئے۔ علوم شریعت ظاہری علوم وقت کے بزرگ عالم دین حضرت شیخ احمد ابن فہد حلیؒ سے حاصل کیئے سلوک طریقت میں حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی جو کہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

مرید کے مرشد بننے کا انوکھا واقعہ

قلیل مدت میں طریقت، حقیقت و معرفت کی منزلیں طے کیں اور اپنی قابلیت و استعداد کی بناء پر واصلین حق کی صف میں شامل ہو گئے۔ آپؒ کے مرشد حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خواب کی بناء پر آپ کو "نور بخش" کا لقب دے دیا۔ شیخ محمد لاہجیؒ نے اسرار الشہود میں یوں بیان کیا ہے۔

آمدہ از غیب نامش نور بخش بود چوں خورشید ذاتش نور بخش

ترجمہ: یعنی آپ کا لقب غیبی اشارے کے تحت نور بخش رکھا گیا۔ اس لئے کہ آپ کی ذات سورج کی طرح نور بخشنے والی تھی۔

حضرت خواجہ اسحاقؒ نے نور بخش کا لقب دینے کے بعد حضرت میر نور بخش کی بیعت کی۔ اپنے شاگردوں اور مریدوں کو بیعت کرنے کا حکم دیا اور سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری خرقہ خود اپنے ہاتھ سے پہنا کر مسند ارشاد پر بٹھایا۔ امور خانقاہ و سالکین کو ان کے حوالے کر دیا اور فرمایا کہ جس کو دعویٰ سلوک ہو وہ حضرت میر نور بخشؒ سے رجوع کرے۔ اگرچہ وہ ظاہراً ہمارے مرید ہیں لیکن حقیقتاً وہ ہمارے پیر ہیں۔

تبلیغ و ارشاد کی ابتداء

جمعہ ۸۴۶ھ کو شہر ختلان کے کوہ تبری پر آپؒ نے طریقت کی رسم کے مطابق مخصوص لباس پہنا، سیاہ عمامہ باندھا اور دعوت حق دی لوگوں سے بیعت لینا شروع کی۔ ذکر و اذکار، ریاضت و مجاہدات کی تبلیغ کرنے لگے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مرزا شاہ رخ بن تیمور اپنے باپ کی وسیع سلطنت کے ایک حصہ پر کئی برس سے قابض ہو چکا تھا۔ آپؒ کے ہزاروں مریدین نے بیعت لینے کے بعد مرزا شاہ رخ کا رخ کیا اور انہیں دعوت حق دیدی۔

مرزا شاہ رخ کی معاندانہ کارروائیاں

ختلان کا حاکم سلطان بایزید کو جب حضرت خواجہ اسحاق ختلانیؒ اور سید محمد نوربخشؒ کی جانب سے بیعت لینے کی اطلاع ہوئی تو آپؒ کو ایک جماعت سمیت گرفتار کر کے ہرات روانہ کر دیا، اسی دوران گرفتاری اور روانگی سے مرزا شاہ رخ کو بھی صورتحال سے آگاہ کر دیا گیا۔ اس نے قاصد کو یہ حکم دے کر روانہ کیا کہ جہاں بھی کاروان سے ملاقات ہو جائے۔ حضرت خواجہ اسحٰق ختلانیؒ، ان کے بھائی اور حضرت میر نوربخشؒ تینوں کو اسی جگہ قتل کیا جائے۔ اس حکم کے ساتھ ہی اس کے پیٹ میں ایک پراسرار درد پیدا ہوا۔ قتل کے ارادے کو بھانپ کر آپؒ کاروان سے بوجوہ الگ ہوئے اور مسلسل کئی دن تک پہاڑوں کا سفر کرنے کے بعد آبادان پھر خلخال پہنچے جہاں سے وقت کے گورنر نے دوبارہ گرفتار کر کے مرزا شاہ رخ کے پاس روانہ کر دیا۔ حکم ہوا کہ جناب نوربخشؒ کو تنگ و تاریک کنویں میں قید کیا جائے۔ ۵۳ دن کے بعد کنویں سے باہر نکالا اور قید کر کے لایا گیا۔ ہرات پہنچے تو حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن منبر سے سر عام حکومت کے حصول سے اظہار برأت کرے۔ چنانچہ حضرت میر نوربخشؒ اسی طرح پابہ زنجیر منبر پر آئے اور فصاحت و بلاغت کیساتھ خطبہ دیا اور فرمایا کہ لوگ اس فقیر کے متعلق کچھ باتیں منسوب کرتے ہیں۔ اگر میں نے کہی ہیں تو بھی اگر نہیں تو بھی میں اللہ سے رحم کی درخواست کرتا ہوں۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر اتر آئے۔ آپ کے پاؤں سے بیڑیاں اتار دی گئیں اور حکم دیا گیا کہ آج کے بعد: (۱) اپنے پاس لوگوں کو جمع ہونے نہ دے۔ (۲) آپ سیاہ عمامہ (پگڑی) نہیں باندھ سکتے۔ (۳) درس کی مجالس میں طریقت کی تلقین نہیں کر سکتے۔ (۴) آپ صرف رسمی علم دے سکتے ہیں۔ لیکن ان احتیاطی تدابیر کے باوجود حضرت میر نوربخشؒ کا اثر و رسوخ روز بروز بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ آدمی آپ کی صحبت میں پہنچ گئے۔ مرزا شاہ رخ کو پھر ان سے اندیشہ پیدا ہوا تو غرہ رمضان المبارک میں تیسری بار گرفتار کر کے پابہ زنجیر تبریز بھیج دیا۔ والی تبریز کو روم روانہ کرنے کا حکم دیا، تبریز پہنچ کر جناب امام نوربخشؒ نے مرزا شاہ رخ کو ایک خط لکھا اور یہ آیت مبارکہ تحریر کی کہ "یہ لوگ اللہ کے چراغ کو پھونک کر بجھانا چاہتے ہیں تاہم اللہ تعالیٰ اپنے نور اور روشن کریگا اگر مشرک نہ بھی چاہیں" آپؒ تبریز سے روم کی بجائے شیروان تشریف لے گئے۔ وہاں سے گیلان جا کر مقیم ہوئے ایک مدت عبادات میں مشغول رہے اور کئی تصانیف کو مکمل کیا۔ اسی دوران مرزا شاہ رخ مر گیا آپؒ گیلان سے رے تہران تشریف لائے۔ وہاں ایک نفیس بستی سولقان آباد کی، باغ بنایا اور ایک مسجد تعمیر کی۔ بقیہ زندگی یہاں عبادات و ہدایت اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ ۷۳ سال کی عمر میں بروز جمعرات بوقت چاشت ۱۴ ربیع الاول ۸۶۹ھ کو اس دار فانی سے دار البقاء کی طرف رخصت ہو گئے اور اسی باغ میں مدفون ہوئے۔ جہاں آپؒ کی زیارت گاہ اپنے ہاتھوں آباد شدہ باغ میں مرجع خلائق بنی ہوئی ہے۔

امام نور بخشؒ بحیثیت فقیہ

مجتہد العصر غوث المتاخرین سید العارفین حضرت شاہ سید محمد نور بخشؒ قرن نہم کے عظیم فقہاء میں سے ہیں۔ بلکہ جن القابات سے آپؒ کو نوازا گیا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فقہ و عرفان میں آپؒ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ یہ عکس کتاب فقہ احوط اور کتاب الاعتقادیہ سمیت آپؒ کی دوسری سینکڑوں کتابوں میں جھلکتا ہے۔ فقہ بظاہر شرعی احکام کا مجموعہ ہونے کا تاثر ملتا ہے تاہم یہ اعتقادات، معاشرات، اقتصادیات، شماریات، فلکیات، ملکوت، لاہوت، جبروت، تصوف و عرفان، عشق رحمانی و محبت الٰہی سمیت دیگر علوم و فنون کا خزانہ نظر آتی ہے۔

مؤرخین کہتے ہیں کہ سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ سترہ سال کی عمر میں تمام علوم سے بہرہ مند ہو چکے تھے اور اسی عمر میں ہی وہ اپنے تمام ہم عصر فقہاء پیچھے چھوڑ چکے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ تصوف و عرفان کے اس مقام پر فائز ہو گئے کہ ان کے مرشد حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو اپنا مرشد تسلیم کیا اور انہیں "نور بخش" کے لقب سے نوازا۔ چنانچہ آپؒ اسم با مسمی ثابت ہوئے اور رہتی دنیا کیلئے علم و عرفان کا نور خوب برسا گئے۔

امام نور بخشؒ کے خلفاء و شاگرد

نور بخشؒ کے خلفاء و شاگردوں میں آپ کے فرزند ارجمند حضرت شاہ قاسم فیض بخشؒ و شیخ شمس الدین محمد لاہجیؒ کے علاوہ برہان الدین بغدادی، محمد سمرقندی، شیخ محی الدین اندلسی، مولانا حسن، سید محمد ہمدانی، شیخ محمد الوندی، حسین کوکبی، عماد الدین، شیخ محمد بحری، خلیل اللہ بغلانیؒ، شیخ محمد غیبی و دیگر شامل ہیں آپؒ کا سلسلہ طریقت حضرت شاہ قاسم فیض بخش رحمۃ اللہ علیہ سے چلا آرہا ہے جسے سلسلہ نوربخشیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ قاسمؒ علوم ظاہری و باطنی میں باکمال اور زہد و تقویٰ سے مزین تھے۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار اور مشائخ و اصلین سے معنوی کمالات حاصل کیئے۔ حضرت شاہ سید محمد نور بخشؒ نے اپنی زندگی ہی میں ان کو مسند ارشاد پر بٹھا کر اپنی جانشینی سے سرفراز کیا، میر سید محمد نور بخشؒ کی اولاد میں تین بیٹے سید جعفرؒ، سید قاسمؒ اور سید معد الحقؒ اور دو بیٹیاں خیر النساء اور فخر النساء شامل ہیں۔

مہدویت کے دعوے کا بے بنیاد الزام

بعض مؤرخین نے حضرت شاہ سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ پر یہ بہتان تراشی کی ہے کہ آپؒ نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یا یہ کہ نور بخشی لوگ انہیں مہدی موعود مانتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں لغو اور باطل ہیں شاہ سید محمد نور بخشؒ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی مہدی موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ آپؒ نے نائب امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ آپؒ نے مرزا شاہ رخ گورگانی کے نام ایک

خط لکھا تھا اس وقت کے بدخواہوں نے اس خط میں تحریف کی یعنی لفظ "نائب" کو حذف کر کے یہ اعلان کیا گیا کہ سید محمد نور بخشؒ نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ڈاکٹر سید اسد اللہ مصطفوی کے بیان کے مطابق یہ تحریف شدہ خط اب تک کتاب خانہ مجلس شمارہ ۴۔۴ میں موجود ہے آپؒ کی تصانیف اس لغو الزام کی کھلے طور پر تردید کرتی ہیں کاش اگر اس قسم کی چہ میگوئیاں کرنے والے آپؒ کی کتابوں کا بغور مطالعہ کرتے تو ان کے دلوں میں کبھی بھی کسی قسم کا شائبہ تک نہ ہوتا۔

امام نور بخش رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت

امام نور بخش رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ ذہب کے ۲۸ ویں مرجع ہیں۔ان کا سلسلہ طریقت یہ ہے:۱۔سید محمد نور بخشؒ ۲۔حضرت خواجہ اسحاق ختلانیؒ ۳۔حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ ۴۔حضرت شیخ محمود مزدقانیؒ ۵۔حضرت شیخ علاو الدولہ سمنانیؒ ۶۔حضرت شیخ عبد الرحمن اسفرائنیؒ ۷۔حضرت شیخ احمد ذاکر جرجانیؒ ۸۔حضرت شیخ علی لالہ غزنویؒ ۹۔حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ ۱۰۔حضرت شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ ۱۱۔حضرت شیخ ابو نجیب سہروردیؒ ۱۲۔حضرت شیخ احمد غزالیؒ ۱۳۔حضرت شیخ ابو بکر نساجیؒ ۱۴۔حضرت شیخ ابو القاسم گورگانیؒ ۱۵۔حضرت شیخ ابو عثمان مغربیؒ ۱۶۔حضرت شیخ ابو علی کاتبیؒ ۱۷۔حضرت شیخ ابو ذرروبداریؒ ۱۸۔حضرت شیخ جنید بغدادیؒ ۱۹۔حضرت شیخ سری سقطیؒ ۲۰۔حضرت شیخ معروف کرخیؒ ۲۱۔حضرت امام علی رضا علیہ السلام ۲۲۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۲۳۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ۲۴۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ۲۵۔حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ۲۶۔حضرت امام حسین علیہ السلام ۲۷۔حضرت امام حسن علیہ السلام ۲۸۔آدم الاولیاء حضرت علی علیہ السلام ۲۹۔خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

امام نور بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک

امام نور بخش رحمۃ اللہ علیہ مسلک صوفیہ امامیہ کے عظیم صوفیانہ فقیہ تھے۔وہ ایک ساتھ ولی فقیہ، مجتہد اعظم اور مرشد اعظم کے عظیم مناصب پر فائز تھے۔انہوں نے فقہ احوط، کتاب الاعتقادیہ سمیت سینکڑوں کتابیں لکھیں جن میں عقائد اسلامیہ، محبت اہلبیتؑ، تصوف اور فقہ کو موضوع بنایا۔ان کی تعلیمات کی روشنی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ تصوف کے اس راہ کو درست سمجھتے ہیں جو تعلیمات ائمہ معصومین علیہم السلام سے مطابقت رکھتا ہو۔

تصنیفات امام نور بخش رحمۃ اللہ علیہ

امام نور بخش رحمۃ اللہ علیہ درس و تدریس اور تبلیغ و ارشاد کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے کام میں بھی مصروف رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

عربی اور فارسی کی چھوٹی بڑی کتابیں ایک سو سے زیادہ ہیں۔ بعض رسالے خطوط کے ساتھ ہیں۔ اکثر کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ بعض کتابیں قلمی نسخے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ آپؒ کی کتب رسائل کے موضوعات تصوف عقائد و ایمان، پند و نصیحت، فتوت و جوان مردی پر شامل ہے اور قرآن و حدیث نبویؐ کی تعلیمات ہیں۔ فقہ احوط میں امت محمدیہؐ کے درمیان فروعی اختلافات کو دور کر کے اتحاد بین المسلمین پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تصنیفات میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ تفسیر مزرعۃ الاولیاء، ۲۔ تفسیر آیت فمن کان یرجو القاء ربہ ۳۔ تفسیر منظوم، ۴۔ تفسیر سورۃ فاتحہ، ۵۔ شرح حدیث عما، ۶۔ رسالہ اربعینہ ۷۔ رسالہ در بیان یک حدیث، ۸۔ رسالہ معراجیہ، ۹۔ الفقہ الاحوط، ۱۰۔ کتاب رفع الاختلاف، ۱۱۔ کتاب الاعتقادیہ، ۱۲۔ رشحات۔، ۱۳۔ کشف الحقیقت فی بیان عوالم الکثرت والوحدت، ۱۵۔ مکارم الاخلاق، ۱۶۔ صحیفہء اولیاء، ۱۷۔ حدائق السیاحہ، ۱۸۔ سلسلۃ الاولیاء، ۱۹۔ غزلیات سید محمد نور بخشؒ، ۲۰۔ معاش السالکین، ۲۱۔ کتاب نوریہ، ۲۲۔ انسان نامہ، ۲۳۔ کشف الحقائق، ۲۴۔ واردات نور بخش، ۲۵۔ نور الیقین، ۲۶۔ دیوان فنائی، ۲۷۔ رسالہ نفس شناسی، ۲۸۔ بوستان اسرار، ۲۹۔ اسرار نوریہ، ۳۰۔ ریاض اعظم، ۳۱۔ شمس الضحیٰ، ۳۲۔ کشف و ریاضت، ۳۳۔ رباعیات اوراد فتحیہ، ۳۴۔ فراست نامہ، ۳۵۔ رسالہ اقسام دل۔، ۳۶۔ ارشاد نامہ۔، ۳۷۔ رموز نوربخشیہؒ، ۳۸۔ نالہ ہائے نوربخشیہ، ۳۹۔ رسالہ نفس ناطقہ، ۴۰۔ رسالہ وجود مطلق، ۴۱۔ رسالہ قدم و حدوث، ۴۲۔ ریاض نوربخشیہ، ۴۳۔ کلیات در مدح عطارؒ، ۴۴۔ تلویحات، ۴۵۔ رسالہ عرفانی، ۴۶۔ سلسلہء نوربخشیہ، ۴۷۔ کتاب نوربخشیہ، ۴۸۔ مصائب عترت طاہرہ، ۴۹۔ سرور صوفیانی النور بخشیہ ۵۰۔ رسالہ اربعینہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

افتتاحیہ
حمد الٰہی و مقصد تصنیف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ الْاَنْبِیَآءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِلْاُمَمِ وَخَتَمَهُمْ بِنَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے انبیاءؑ و مرسلین کو امتوں کو خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لیے بھیجا اور اس سلسلے کو ہمارے نبی اور ہمارے رسول حضرت محمد ﷺ پر اختتام فرمایا۔

اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمْ اَیُّهَا الْوَلَدُ الْقَابِلُ الْعَادِلُ الْعَالِمُ الْفَاضِلُ الْمُکَاشِفُ الْوَاصِلُ الْمُرْشِدُ الْکَامِلُ رَزَقَكَ اللّٰهُ کَمَالَ الْمَعْرِفَةِ فِیْ حَقَائِقِ الْاَشْیَاءِ شَرِیْعَةً وَّطَرِیْقَةً وَّحَقِیْقَةً

حمد و ثناء کے بعد جان لو! اے میرے قابل، عادل، عالم فضیلت والے، رموز کے کھولنے والے، حق تک پہنچنے والے، راہ راست دکھانے والے، کمال والے بیٹے(۱) اللہ تجھے شریعت، طریقت اور حقیقت میں اشیاء کے حقائق کی مکمل معرفت عطا کرے۔

اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَرْفَعَ الْاِخْتِلَافَ مِنْ بَیْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلًا فِی الْفُرُوْعِ وَاُبَیِّنَ الشَّرِیْعَةَ الْمُحَمَّدِیَّةَ کَمَا کَانَتْ فِیْ زَمَانِهٖ مِنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ وَّثَانِیًا فِی الْاُصُوْلِ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَکَافَّةِ اَهْلِ الْعَالَمِ فَشَرَعْتُ فِیْهِ بِالتَّسْهِیْلِ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

بے شک اللہ نے مجھے حکم (۲) دیا گیا ہے کہ میں اس امت کے درمیان اختلافات کو دور کروں۔ سب سے پہلے فروعی اختلافات کو اور کسی زیادتی و کمی کے بغیر اسی شریعت محمدیہ کو واضح کروں جو آپؐ کے زمانے میں تھی۔ ثانیاً مختلف امتوں اور اہل عالم کے اصولی اختلافات کو دور کروں۔ پس میں نے آسانی سے اس کام کا آغاز کیا اور وہی ذات باری تعالیٰ میرے لیے کافی اور بہترین کارساز ہے۔

۱۔ اس ولد کا اشارہ اور خطاب خصوصی طور پر اپنے فرزند شاہ قاسم فیض بخشؒ اور عمومی طور پر سلسلہ طریقت کے ماننے والے اور پیروکاروں کی جانب ہے۔

۲۔ ہر عاقل مسلمان فرد بشر اپنی سماجیت کے مطابق فلاح انسانیت اور اصلاح معاشرے کیلئے کام کرنے پر مامور من اللہ ہے۔ جس طرح قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران ۱۱۰)

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (النحل ۹۰)

بَابُ الطَّهَارَتِ

طہارت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۝(۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک رہنے والوں کو چاہتا ہے"۔

قَدَّمَ التَّوْبَةَ عَلَى التَّطَهُّرِ لِأَنَّهَا طَهَارَةٌ بَاطِنِيَّةٌ حَقِيْقِيَّةٌ وَهٰذِهِ طَهَارَةٌ ظَاهِرِيَّةٌ مَجَازِيَّةٌ فَعَبَّرَ بِالتَّطَهُّرِ عَنْهَا۔(۲)

(اس آیت مبارکہ میں) اللہ نے توبہ کو طہارت پر مقدم رکھا کیونکہ توبہ اندرونی حقیقی طہارت ہے اور یہ مجازی وظاہری پاکی ہے اس لئے اسے طہارت سے تعبیر کیا۔

وَقَالَ اَیْضًا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝(۳)

اسی طرح فرمایا کہ"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اپنے چہرے اور کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھو لیا کرو اور اپنے سروں اور ٹخنوں سمیت پیروں پر مسح کیا کرو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو طہارت کیا کرو۔ اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم رفع حاجت سے فراغت پا کر آؤ یا عورتوں سے ہم بستری کرو اور پھر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کیا کرو اور اسی مٹی سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا کرو اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں چاہتی کہ تم پر کوئی تکلیف ڈال دے بلکہ وہ تمہیں پاک کرنا اور اپنی نعمتیں تم پر مکمل کرنا چاہتی ہے تاکہ تم شکر گزار بنو"۔

طہارت کی اقسام

فَالطَّهَارَةُ الظَّاهِرِیَّةُ عَلٰى نَوْعَیْنِ صُغْرٰى وَ كُبْرٰى۔

پس ظاہری پاکی کی دو قسمیں ہیں۔ چھوٹی طہارت (وضو)، بڑی طہارت (غسل)

---

(۱) سورۂ بقرہ، آیت ۲۲۲۔

(۲) اندرونی پاکی کو توبہ اور ظاہری پاکی کو طہارت کا نام دیا گیا۔

(۳) سورۂ مائدہ، آیت ۶۔

وضو کے واجبات

فَفِي الصُّغْرٰى وَجَبَتِ النِّيَّةُ وَهِيَ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ قَلْبِكَ ..اَتَوَضَّؤُ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللهِ .. وَاِنْ جَرَتْ عَلٰى لِسَانِكَ مَعَ الْقَلْبِ فَصَوَابٌ۔

۱۔ نیت: وضو میں نیت واجب ہے۔ نیت کی صورت یہ ہے کہ اپنے دل میں کہے کہ "میں اللہ کی قربت کے لیے ناپاکی کو دور کرنے اور نماز کو جائز بنانے کے لیے واجب ہونے کی بناء پر وضو کرتا ہوں"۔ اگر نیت دل کیساتھ زبان پر بھی جاری ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

وَغَسْلُ الْوَجْهِ وَهُوَ مِنْ بِدَايَةِ الْجَبْهَةِ اِلٰى نِهَايَةِ الذَّقَنِ وَمَا بَيْنَ الْأُذُنَيْنِ مِنْ مَنْبَتِ شَعْرِ اللِّحْيَةِ اِلٰى مَنْبَتِ اٰخَرَ بِأَيِّ طَرِيْقٍ تُرِيْدُ غَسْلَهُ بِيَدٍ أَوْ بِيَدَيْنِ اَوْ بِاِفَاضَةِ الْمَاءِ مِنْ وِعَاءٍ اَوْ غَيْرِهٖ

۲۔ چہرے کا دھونا۔ یہ پیشانی کی ابتدا سے لیکر ٹھوڑی کے اختتام تک اور دونوں کانوں کے درمیان داڑھی کے بال اگنے کی جگہ سے لیکر بال اگنے کی دوسری جگہ تک جس طرح چاہے دھونا ہے، ایک ہاتھ سے یا دونوں ہاتھوں سے یا کسی برتن وغیرہ سے پانی انڈیل کر دھوئے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ تَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ لِاسْتِيْعَابِهَا فَاِنْ تَيَقَّنْتَ بِالْاِسْتِيْعَابِ فَلَا حَاجَةَ اِلٰى تَخْلِيْلِهَا۔

جان لو! داڑھی میں خلال کرنا اسے مکمل طور پر پانی پہنچانے کے لیے ہے، اگر تمہیں یقین ہو کہ پانی ہر بال کے نیچے پہنچ چکا ہے تو خلال کی ضرورت نہیں۔

وَغَسْلُ الْيَدَيْنِ بِأَيِّ طَرِيْقٍ تُرِيْدُ مِنْ رُءُوْسِ الْأَصَابِعِ اِلَى الْمَرَافِقِ اَوْ بِالْعَكْسِ مَعَ اِدْخَالِ الْمَرَافِقِ فِيْهِ۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ جس طرح سے چاہے انہیں انگلیوں کے سروں سے لیکر کہنیوں تک یا کہنی شامل کر کے برعکس طریقے سے دھو ڈالے۔

وَمَسْحُ الرَّأْسِ بِأَيِّ قَدْرٍ كَانَ مَرَّةً وَاحِدَةً

۴: سر کا مسح۔ جتنی مقدار میں ہو ایک دفعہ سر کا مسح کرے

وَمَسْحُ الرِّجْلَيْنِ

۵: دونوں پاؤں کا مسح کرنا ہے۔

وَ غَسْلُهُمَا اِلَى الْكَعْبَيْنِ لِعُمُوْمِ بَلْوَى الْمُسْلِمِيْنَ لِتَعَسُّرِ صِيَانَةِ الرِّجْلِ مِنَ الرَّشَاشِ

دھونے کا حکم مسلمانوں کیلئے استنجا وغیرہ کی چھینٹوں سے پیروں کو بچانا مشکل اور عموم بلوی کی صورت میں

الْاِسْتِنْجَاءِ وَغَيْرِهٖ۔

ہے (اصل حکم مسح ہے)۔(۱)

وَالتَّرْتِيْبُ كَمَا وَرَدَ فِي النَّصِّ مُتَضَمِّنًا لِلتَّيَامُنِ۔

۶: ترتیب ہے۔ دائیں طرف کو مقدم رکھتے ہوئے قرآنی نص کے ترتیب پر عمل کرنا۔

وَالْمُوَالَاتُ بِلَا اِفْرَاطٍ وَتَفْرِيْطٍ اَعْنِيْ اِذَا اشْتَغَلْتَ فِيْ اَثْنَاءِ الْوُضُوْءِ بِاَمْرٍ اَجْنَبِيٍّ بِلَا ضَرُوْرَةٍ تَنَاهٰى ثُمَّ تَرْجِعُ اِلَى الْوُضُوْءِ فَيَجِبُ الْاِسْتِيْنَافُ وَاِلَّا فَلَا۔

۷: موالات: کسی کمی و بیشی کے بغیر پے در پے بجالانا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم وضو کے دوران بلا ضرورت کسی اجنبی کام میں مشغول ہوجائے اور وقفہ آجائے پھر وضو کی طرف پلٹے تو وضو کی از سر نو بجا آوری واجب ہے، ورنہ نہیں۔

وضو کی سنتیں

وَاَمَّا سُنَنُهَا فَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِغُرْفَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَيَجُوْزُ الْمُبَالَغَةُ فِيْهِمَا لِمَنْ غَيْرِ الصَّوْمِ۔

وضو کی سنتیں ۱۔ کلی کرنا، ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا دونوں میں سے ہر ایک چلو بھر پانی سے ایک یا دو مرتبہ کرے، کلی کرتے ہوئے روزہ نہ ہو تو مبالغہ کرنا جائز ہے۔

وَتَكْرَارُ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَلَا يَتَجَاوَزُ مِنْ ثَلَاثٍ

۳۔ چہرہ اور ہاتھوں کا دو بار دھونا اور تین سے زائد نہ ہو۔

وَالسِّوَاكُ طُوْلًا وَعَرْضًا اِنْ وَسِعَ الْوَقْتُ وَاِنْ ضَاقَ فَاَحَدُهُمَا وَيَجُوْزُ بِكُمِّ ثَوْبٍ اَوْ خَشِنٍ اَوْ بِالْاَصَابِعِ اِنْ لَّمْ يَحْضُرِ الْخَشِنُ۔

۴۔ وقت کی گنجائش کی صورت میں دانتوں کا لمبائی اور چوڑائی میں مسواک کرنا اور اگر وقت تنگ ہو تو صرف ایک پر اکتفا کرے۔ مسواک کے لیے لکڑی نہ ملنے کی صورت میں کھردرے کپڑے اور انگلیوں سے کرنا بھی جائز ہے۔

---

(۱) عام حالت میں اعضائے وضو پر کہیں نجاست لگ جائے تو وضو سے پہلے دھونا چاہئے کیونکہ مسح کا حکم مطلق ہے اور دھونے کا حکم تعسر، بلوی وغیرہ کی صورت میں حکم مقید ہے، شرعاً مطلق پر عمل کر سکنے کی صورت میں مقید پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

فقہ احوط میں مندرجہ ذیل احکامات سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ناپاکی کی صورت میں اعضاء کو وضو غسل سے پہلے ہی دھو لینا چاہئے۔

۱)۔ وضو اور غسل سے پہلے جسم سے ناپاک چیزوں کو دور کرنا واجب ہے۔ کتاب ہذا صفحہ ۸

۲)۔ وضو اور غسل کیلئے استعمال شدہ پانی پاک ہے اگر استنجاء کی نجاست مسح کی جگہ دھولی جائے تو یہ حکم مجروح ہوجاتا ہے کیونکہ یہ پانی مستعمل ناپاک ہے۔ کتاب ہذا صفحہ ۲۱

۳)۔ مسح کا حکم الی الکعبین (دونوں ٹخنوں تک) کی شرط ہے لیکن دھونے کے حکم سے یہ حکم بھی متاثر ہوتا ہے۔ کتاب ہذا صفحہ ۴

۴)۔ نجاست دور کرنے کیلئے اطمینان قلبی شرط ہے۔ چنانچہ دھونے کی صورت میں اگر اطمینان قلبی کیلئے یہ تعداد تین سے تجاوز کر جائے تو وضو باطل ہوگا۔ کتاب ہذا صفحہ ۱۹

ان حقائق کی روشنی میں یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اضطراری حالت کی وجہ سے مسح یا امکان نہ ہونے کی صورت میں پاؤں کو دھویا بھی جاسکتا ہے۔

وَ الْبَسْمَلَةُ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَ اِنْ نَّسِيْتَ فَفِي الْاَثْنَاءِ

۵۔ وضو کی ابتدا میں بسم اللہ کا پڑھنا۔ اگر بھول جائے تو درمیان میں پڑھے۔

وَاسْتِيْعَابُ الرَّأْسِ بِالْمَسْحِ فِي الْاَزْمِنَةِ وَ الْاَمْكِنَةِ الْحَارَّةِ

۶۔ گرم مقامات اور گرم موسم میں مسح کی صورت میں پورے سر کا مسح کرنا۔

وَ مَسْحُ ظَاهِرِ اُذُنَيْكَ وَ تَخْلِيْلُ بَاطِنِهِمَا وَ مَسْحُ الرَّقَبَةِ فِي الرِّيَاحِ لِدَفْعِ الْغُبَارِ بِبَلَلِ مَا تَقَدَّمَ

۷۔ تیز ہواؤں کے چلنے کی صورت میں گرد و غبار ہٹانے کے لئے کان کے ظاہری حصوں اور اندرونی حصوں اور گردن کا سابقہ تری سے ہی مسح کرنا۔

وَ اَنْ لَّا تَسْتَعِيْنَ فِي الْوُضُوْءِ بِغَيْرِكَ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ

۸۔ ضرورت کے بغیر کسی دوسرے سے وضو کی بجا آوری کے لیے مدد نہ لینا۔

وَ تَرْكُ التَّمَنْدُلِ اِنْ لَّمْ تَخَفْ مِنَ الْغُبَارِ وَ لُصُوْقِ مَا لَمْ تَتَيَقَّنْ بِطَهَارَتِهِ مِنَ الْاَرْضِ وَ الْحَصِيْرِ وَ الْبَوَارِيْ لِاَنَّ يُبْسَهَا طُهْرُهَا وَ اِلَّا فَتَمَنْدَلْ۔

۹۔ رومال استعمال نہ کرنا اگر گرد و غبار یا کسی ایسی چیز کے لگ جانے کا خوف نہ ہو جس کے پاک ہونے کا یقین نہ ہو مثلاً زمین، چٹائیاں اور بوریاں، کیونکہ ان کا خشک ہونا انکی پاکی کی مانند ہے ورنہ رومال استعمال کرے

وَاَنْ تَقُوْلَ بَعْدَ النِّيَّةِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ ..اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ يَوْمَ تُبَيِّضُ وُجُوْهَ اَوْلِيَائِكَ وَتُسَوِّدُ وُجُوْهَ اَعْدَائِكَ..

۱۰۔ نیت کے بعد چہرہ دھوتے وقت اس دعا کو پڑھنا۔ پروردگار! اپنی نور معرفت سے میرا چہرہ منور فرما جس دن تو دوستوں کے چہروں کو منور اور دشمنوں کے چہروں کو سیاہ کر دے گا۔

وَ عِنْدَ الْيَدِ الْيُمْنٰى ..اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا..

۱۱۔ دایاں ہاتھ دھوتے وقت اس دعا کو پڑھنا۔ پروردگار! میرے نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا کر اور میرا حساب آسان فرما۔

وَ عِنْدَ الْيَدِ الْيُسْرٰى..اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔

۱۲۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ اے میرے پروردگار میرے نامہ اعمال کو میرے بائیں ہاتھ میں نہ دے نہ ہی پیٹھ کی طرف سے۔

وَ عِنْدَ مَسْحِ الرَّأْسِ ..اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ رَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَظَلِّلْنِيْ تَحْتَ ظِلَالِ عَرْشِكَ..

۱۳۔ سر کا مسح کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا۔ پروردگار اپنی مہربانی اور رحمت سے میرے سر کا سایہ فرما اور عرش کے سائے تلے مجھے چھاؤں عطا فرما۔

وَ عِنْدَ الرِّجْلَيْنِ ..اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تُثَبِّتُ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَتُزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ..

۱۵۔ پاؤں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ پروردگار! پل صراط پر میرے دونوں قدم کو ثابت رکھ جس دن تو بہت سے قدموں کو ثابت اور بہت سوں کو پھسلا دیگا۔

وَ غَيْرِهَا مِنَ الْاَدْعِيَةِ الْمُنَاسِبَةِ الَّتِيْ تُرِيْدُ

اگر چاہے تو انکے علاوہ دیگر مناسب دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

غسل کے واجبات

وَ فِي الْكُبْرٰى وَجَبَتِ النِّيَّةُ وَ هِيَ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ قَلْبِكَ

اَغْتَسِلُ لِرَفْعِ حَدَثِ الْجَنَابَةِ وَاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ

۱۔ غسل میں نیت واجب ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دل میں اس طرح سے کہے کہ

"میں اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لیے جنابت کی ناپاکی دور کرنے اور نماز کو جائز بنانے کے لیے واجب ہونے کی بناء پر غسل کرتا/کرتی ہوں"۔

وَاِنْ جَرَتْ عَلٰى لِسَانِكَ مَعَ الْقَلْبِ فَصَوَابٌ

اگر دل کیساتھ زبان پر بھی جاری ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

وَغَسْلُ جَمِيْعِ بَدَنِكَ بِالْاِسْتِيْعَابِ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ

۲۔ پورے جسم کا دھونا۔ اس طرح کہ جسم کے ہر ایک بال کے نیچے پانی پہنچے۔

وَالتَّرْتِيْبُ وَهُوَ اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ عَلَى الرَّأْسِ ثُمَّ عَلٰى جَانِبِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ عَلٰى جَانِبِ الْاَيْسَرِ

۳: ترتیب ہے اسکی صورت یہ ہے کہ پہلے سر پر پانی ڈالے پھر دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پانی ڈالے۔

وَالْمُوَالَاتُ وَاِنْ غَمَسْتَ فِي الْمَاءِ مُسْتَوْعِباً تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ سَقَطَ التَّرْتِيْبُ وَ حَصَلَتِ الْمُوَالَاتُ بِلَا كُلْفَةٍ۔

۴: پے در پے بجالانا۔ اگر پانی میں اس طرح ڈبکی لگائی جائے کہ جسم کے ہر بال تک پانی پہنچ جائے تو ترتیب ساقط اور کسی عمل کے بغیر موالات حاصل ہو جاتا ہے۔

غسل کی سنتیں

وَسُنَنُهَا فِي الْاَوَّلِ غَسْلُ الْيَدَيْنِ اِلَى الرُّسْغَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالْبَسْمَلَةُ وَفِي الْاَثْنَاءِ تَخْلِيْلُ بَاطِنِ الْاُذُنَيْنِ وَغَسْلُ الْاَعْضَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالدَّلْكُ فِيْ كُلِّ عُضْوٍ تَقْدِيْرُ يَدِكَ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِي الْاٰخِرِ تَخْلِيْلُ اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ۔

۱۔ غسل کی سنتوں میں شروع میں دونوں ہاتھوں کا کلائیوں تک تین مرتبہ دھونا۔

۲۔ کلی کرنا۔ ۳۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ۴۔ بسم اللہ کا پڑھنا۔ ۵۔ غسل کے دوران کانوں کے اندرونی حصے کا خلال کرنا۔ ۶۔ جسم کے اعضاء کو تین بار دھونا۔ ۷۔ جہاں جہاں ہاتھ سے ملنے کی قدرت ہو ان کو خوب ملنا۔ ۸۔ آخر میں پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

وضو و غسل سے قبل استنجا و استبرا کا حکم

وَاَمَّا قَبْلَ الطَّهَارَةِ الصُّغْرٰى وَالْكُبْرٰى وَجَبَتِ الْاِسْتِنْجَاءُ وَالْاِسْتِبْرَاءُ بِالْمَاءِ وَاعْلَمْ اَنَّ اسْتِعْمَالَ الْمَدَرِ وَالْحَجَرِ قَبْلَ الْمَاءِ سُنَّةٌ لِتَخْفِيْفِ اللَّوْثِ لَا لِلتَّنْظِيْفِ وَلَا لِلتَّطْهِيْرِ وَلَا يَنْحَصِرُ عَلٰى عَدَدٍ

وَاِنْ كَانَ عَلٰى ظَاهِرِ بَدَنِكَ لَوْثٌ وَجَبَتْ اِزَالَتُهٗ

۱۔ وضو اور غسل سے پہلے پانی سے استنجا اور استبراء واجب ہے، واضح رہے کہ پانی کے استعمال سے قبل ڈھیلے اور پتھر کا استعمال ناپاکی کو ہلکا کرنے کے لیے سنت ہے اس سے صفائی حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ استعمال کسی تعداد پر منحصر نہیں ہے۔

۲۔ (وضو اور غسل سے پہلے) جسم پر کوئی ناپاکی ہو تو اس کا دور کرنا واجب ہے۔

بیت الخلا کے واجبات

وَوَجَبَتْ فِي الْخَلَاءِ اَنْ لَّا تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرَهَا

وَاَنْ لَّا تَقْضِيَ الْحَاجَةَ فِي الْمَاءِ جَارِيًا كَانَ اَوْ رَاكِدًا اِلَّا فِي الْبَحْرِ فَاِنَّهٗ ضَرُوْرَةٌ

وَاَنْ تَسْتُرَ الْعَوْرَةَ مِنَ النَّاسِ۔

۱۔ بیت الخلا میں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرنا واجب ہے۔

۲۔ پانی میں رفع حاجت جائز نہیں چاہے پانی رکا ہوا ہو یا جاری ہو مگر سمندر میں یہ حکم نہیں کیونکہ یہاں مجبوری ہے۔

۳۔ لوگوں سے شرمگاہ کو چھپائے۔

بیت الخلا کی سنتیں

وَسُنَنُهٗ اَنْ لَّا تَقْضِيَ الْحَاجَةَ عَلٰى شَفِيْرِ بِئْرِ الْمَاءِ وَلَا عَلٰى طَرَفِهَا۔

وَلَا عَلٰى نَهْرٍ يُشْرَبُ مِنْهُ وَلَا عَلٰى طَرَفِهٖ

وَلَا تَحْتَ شَجَرَةٍ تَسْتَظِلُّ وَلَا شَجَرَةٍ مُثْمِرَةٍ۔

وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ وَلَا فِي الطُّرُقِ
وَالسِّكَكِ وَلَا عَلٰى طَرَفِهَا
وَلَا فِي النَّادِيْ وَلَا فِي الْجُحْرَةِ
وَاَنْ لَّا تَسْتَقْبِلَ الرِّيَاحَ وَلَا الضَّحِيْحَ
وَلَا الصُّلْبَ مِنَ الْاَرْضِ لِئَلَّا يَنْتَضِحَ اِلَيْكَ وَ لَا يَتَرَشَّشَ۔

وَاَنْ تَحْفِرَ الْاَرْضَ وَتُلَيِّنَهَا بِقَدْرِ الْحَاجَةِ
وَ اَنْ لَّا تَسْتَقْبِلَ الشَّمْسَ وَ لَا الْقَمَرَ وَ لَا الْكَوَاكِبَ الْمُتَعَيِّنَةَ اِنْ كُنْتَ فِي الْفِضَاءِ وَتَيَسَّرَ وَاِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ فَتَحْجُبُ الْعَوْرَةَ بِسَاتِرٍ مِنْ ثَوْبٍ وَنَحْوِهٖ وَاَمَّا فِي الْجُدْرَانِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ
وَ اَنْ تَصُبَّ الْمَاءَ بِالْيَدِ الْيُمْنٰى وَ تَغْسِلَ الْعَوْرَةَ بِالْيَدِ الْيُسْرٰى لِلضَّرُوْرَةِ
وَاَنْ تَمْشِيَ قَبْلَ الْاِسْتِبْرَاءِ خُطُوَاتٍ اَوْ اَكْثَرَ اِنْ تَيَسَّرَ وَاَنْ تَنْتَحِنَحَ
وَاَنْ لَّا تَصُبَّ الْمَاءَ فِي مَوْضِعِ قَضَاءِ الْحَاجَةِ۔
وَ اَنْ تُقَدِّمَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ وَالْيُمْنٰى عِنْدَ الْخُرُوْجِ

اس کی سنتوں میں ۱۔ پانی کے کنویں کے کنارے رفع حاجت کرے نہ ہی اسکے اطراف میں۔

۲۔ ایسی نہر پر نہ کرے جس سے پانی پیا جاتا ہو نہ ہی اس کی اطراف پر۔

۳۔ ایسے درخت کے نیچے جہاں لوگ سایہ کیلئے بیٹھتے ہوں نہ ہی پھلدار درختوں کے نیچے (قضائے حاجت) کرے۔

۴) قبرستان میں نہ کرے۔ ۵۔ راستے میں نہ کرے۔ ۶۔ گلیوں اور اس کی اطراف میں نہ کرے۔ ۷۔ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ نہ کرے۔ ۸۔ بلوں میں نہ کرے۔ ۹۔ ہوا کی طرف رخ کر کے نہ کرے۔ ۱۰۔ اونچی جگہ پر نہ کرے ۱۲۔ سخت زمین کی طرف نہ کرے تاکہ تمہاری طرف آئے نہ ہی چھینٹیں پڑیں۔

۱۳۔ حاجت کے مطابق زمین کو کھود کر نرم کرے۔

۱۴۔ رفع حاجت کے دوران سورج، چاند اور معین ستاروں کی طرف رخ نہ کرے بشرطیکہ فضا میں ہو اور ایسا ممکن ہو۔ تاہم ممکن نہ ہو تو کسی پردے سے مقام پردہ کو ان کے نور سے چھپائیں اور اگر چاردیواری میں ہو تو حرج نہیں۔

۱۵۔ دائیں ہاتھ سے پانی ڈالے ۱۶۔ مجبوری نہ ہو تو بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو دھوئے۔

۱۷۔ استبراء سے پہلے چند قدم یا زیادہ چلے بشرطیکہ آسانی ہو۔ ۱۸۔ کھنکارنا

۱۸۔ رفع حاجت کی جگہ پر پانی نہ ڈالے۔

۲۰۔ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت بایاں پیر پہلے رکھے ۲۱: نکلتے وقت دائیں کو پہلے نکالیں۔

وَاَنْ تَقُوْلَ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

۲۲۔ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ پروردگار میں ضرر دینے والوں اور نقصان پہنچانے والیوں اور شیطان رجیم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وَعِنْدَ الْخُرُوْجِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اَوْ مِثْلَهَا

۲۳۔ نکلتے وقت یہ پڑھے: تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز یں نکال دیں اور مجھے عافیت بخشی۔ یا اس جیسی کوئی دعا۔

وَاَنْ لَّا تَسْتَصْحِبَ شَيْئًا عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ اَوِ الْاَدْعِيَةُ اَوْ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ مَكْشُوْفًا وَاِنْ كَانَ مَسْتُوْرًا بِشَيْءٍ مِّنَ الْجِلْدِ اَوِ الْمُشَمَّعِ اَوْ غَيْرِهِمَا وَفِیْ فَكِّهٖ تَعَسُّرٌ فَعُفِیَ۔

۲۴۔ کوئی ایسی چیز کھلی حالت میں لیکر نہ جائے جس پر قرآن یا دعاؤں میں سے یا اللہ کے اسماء میں سے کوئی اسم لکھا ہوا ہو تاہم اگر کسی مضبوط چمڑے یا موم وغیرہ کے ذریعے ڈھانپا گیا ہو اور اس کے الگ کرنے میں دشواری ہو تو معاف ہے۔

وَ اَنْ لَّا تَغْفُلَ فِیْ قَلْبِكَ مِنَ الْاَدْعِيَةِ الْمُنَاسِبَةِ لِهٰذَا الْمَحَلِّ

۲۵۔ اپنے دل کو اس مقام کے مناسب دعاؤں کے پڑھنے سے غافل نہ رکھے۔

وَاَنْ تَقُوْلَ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ وَالْاِسْتِبْرَاءِ: اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ مِنَ النَّارِ اَوْ مِثْلَهَا مِنَ الْاَدْعِيَةِ

۲۶۔ اور استنجا استبرا کے بعد یہ دعا پڑھے۔ پروردگار! میری شرم گاہ کی حفاظت فرما اور جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت فرما۔ اور اس جیسی دیگر دعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

موزوں پر مسح

وَاَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِی الْخُفَّيْنِ فَيَكْفِیْ وَلَا حَاجَةَ اِلٰی غَسْلِهِمَا وَذٰلِكَ بِاَنْ كَانَ الْخُفُّ وَسِيْعًا بِحَيْثُ تَقْدِرُ اَنْ تُدْخِلَ يَدَيْكَ فِی الْخُفَّيْنِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ وَسِيْعًا يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا وَعَلٰی كُلِّ مَا فِیْ مَعْنَاهُ مِنَ الرِّجْلَيْنِ تَعَسُّرٌ كَالْجَوْرَبِ اِذَا كَانَ فِیْ جِلْدٍ وَ الْجُرْمُوْقِ وَ غَيْرِهِمَا لِضَرُوْرَةٍ عَظِيْمَةٍ كَالْقَيْدِ وَخَافَ التَّخَلُّفَ عَنِ الرُّفَقَاءِ وَ غَيْرِهِمَا اِلَّا الْمَحْظُوْرَاتِ۔

موزوں میں پاؤں کا مسح کرنا کافی ہے اور دونوں پیروں کو دھونے کی ضرورت نہیں یہ اس صورت میں ہے جب موزہ کشادہ ہو کہ دونوں ہاتھ موزوں میں داخل ہو جائیں۔ اگر موزے کشادہ نہ ہوں تو انہی دونوں پر ہی مسح جائز ہے۔ اور (پیروں کی جگہ) ہر اس چیز پر مسح کرنا جائز ہے کہ جن کے اتارنے میں دشواری ہو مثلاً جراب اگر چمڑے کا ہو یا جرموق یا کسی اور مجبوری کی صورت میں قید ساتھیوں سے پیچھے رہ جانے کا خوف ہو وغیرہ۔ کیونکہ مجبوریاں ممنوع چیزوں کو جائز بنا دیتی ہیں۔

فَإِنْ تَمَسَّحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا لَا يَتَجَاوَزُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا فِي السَّفَرِ وَمِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فِي الْحَضَرِ إِنْ تَقَيَّدَ وَإِنْ لَّمْ تَقَيَّدْ فَلَا يَنْحَصِرُ عَلَى مِقْدَارٍ مِنَ الْأَزْمِنَةِ

اگر دونوں موزوں وغیرہ پر مسح کرنا پڑ جائے سفر میں تین دن اور راتوں سے تجاوز نہیں کرنا چاہے اور حضر میں ایک رات یا ایک دن سے زیادہ نہ ہو بشرطیکہ ممکن ہو۔ اگر ایسا ممکن نہیں تو یہ زمانے کی کسی مقدار پر منحصر نہیں۔

وَمَتَى تَخَلَّعَ الْخُفَّيْنِ وَتَمَسَّحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَ تَغْسِلُهُمَا بِلَا تَرَاخٍ وَأَنْتَ عَلَى الْوُضُوْءِ يُغْنِيكَ عَنِ اسْتِيْنَافِ الْوُضُوْءِ لِأَنَّ عَدَمَ التَّرَاخِيْ يَنُوْبُ مَنَابَ الْمُوَالَاتِ۔

جب بھی وضو کے دوران موزوں کو اتارنے کا موقعہ ملے اور بلا تاخیر پاؤں پر مسح کرے یا دھولے تو یہ صورت وضو کی از سر نو بجا آوری سے بے نیاز کر دیتی ہے کیونکہ تاخیر نہ ہونا موالات کے قائم مقام ہے۔

تیمم کے احکامات

أَمَّا التَّيَمُّمُ عِنْدَ فَقْدِ الْمَاءِ أَوْ تَعَسُّرِ اسْتِعْمَالِهِ فَهُوَ يَعْدِلُ الطَّهَارَتَيْنِ

تیمم پانی کے نہ ملنے یا دشواری کی صورت میں وضو اور غسل کا بدل ہے۔

وَ ذَالِكَ بِأَنْ تَضْرِبَ يَدَيْكَ عَلَى التُّرَابِ الطَّاهِرِ إِنْ تَجِدْهُ وَإِنْ لَّمْ تَجِدْهُ فَعَلَى مَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ مِنَ الْمَعْدَنِيَّاتِ الْقَرِيْبَةِ إِلَى التُّرَابِ كَالرَّمْلِ وَالْحَجَرِ وَالْجِصِّ وَالنَّوْرَةِ وَالزَّرْنِيْخِ وَالْمِلْحِ وَغَيْرِهَا أَوْ ثَوْبٍ يَابِسٍ فِيْهِ غُبَارٌ أَوْ غَيْرِهِ

طریقہ یہ ہے کہ ا۔ دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارا جائے بشرطیکہ یہ دستیاب ہو اگر نہ ملے تو اسکے قائم مقام معدنیات جو مٹی کے قریب ہوں، پر ہاتھ مارے مثلاً ریت، پتھر، پلاسٹر، چونا، ہڑتال اور نمک یا ایسا سوکھا کپڑا وغیرہ جس میں کچھ گرد و غبار ہو۔

وَتَمْسَحُ بِوَجْهِكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الزَّنْدَيْنِ أَوْ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَفِي الصُّغْرٰى تَكْفِيْ ضَرْبَةٌ وَ تَجُوْزُ ضَرْبَتَانِ وَفِي الْكُبْرٰى ضَرْبَتَانِ وَتَجُوْزُ ضَرْبَةٌ۔

۲۔ منہ اور ہاتھوں کا کلائیوں یا کہنیوں تک مسح کرے وضو میں ہاتھوں کا ایک دفعہ مارنا کافی ہے اور دو دفعہ مارنا جائز ہے اور غسل میں دو دفعہ واجب جبکہ ایک دفعہ جائز ہے

تیمم کے واجبات

وَوَجَبَتْ فِيْهِ النِّيَّةُ وَهِيَ أَنْ تُضْمِرَ فِيْ قَلْبِكَ أَوْ تَقُوْلَ بِلِسَانِكَ أَيْضًا أَتَيَمَّمُ بَدَلَ الْوُضُوْءِ وَاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِوُجُوْبِهِ قُرْبَةً إِلَى اللهِ

تیمم میں ا۔ نیت واجب ہے یہ دل میں تصور کرے یا زبان سے کہے" میں اللہ کی قربت اور نماز کو جائز بنانے کیلئے واجب ہونے پر وضو کے بدلے تیمم کرتا ہوں" اگر وضو کے بدلے ہو"

اِنْ كَانَ بَدَلَ الْوُضُوْءِ اَوْ اَتَيَمَّمُ بَدَلَ غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اِنْ كَانَ بَدَلَ الْغُسْلِ

میں اللہ کی قربت کے لیے نماز کو جائز بنانے کی خاطر واجب ہونے کی بناء پر غسل جنابت کے بدلے تیمم کرتا ہوں اگر غسل کے بدلے ہو۔

وَمَسْحُ الْوَجْهِ وَمَسْحُ الْيَدَيْنِ وَالتَّرْتِيْبُ وَالْمُوَالَاتُ وَ لَاحَاجَةَ فِيْ مَسْحِ الْوَجْهِ اِلَى الْاِسْتِيْعَابِ وَ لَا اِلَى الْحَذَرِ مِنَ التُّرَابِ الْمُسْتَعْمَلِ فِيْ مَسْحِ الْوَجْهِ لِمَسْحِ الْيَدَيْنِ۔

۲۔ چہرے کا مسح کرنا ،۳۔ دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا، ۴۔ ترتیب۔ ۵۔ موالات۔ چہرے کا مسح کرتے وقت پورے چہرے کو ڈھانپنے اور ہاتھوں کے مسح کیلئے چہرے پر مسح میں استعمال شدہ مٹی بچانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تیمم کی سنتیں

وَ سُنَنُهُ الْبَسْمَلَةُ وَ تَخْفِيْفُ التُّرَابِ الْمَأْخُوْذِ وَ يَجُوْزُ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ اَنْ تُصَلِّيَ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ مَا شِئْتَ لِاَنَّهُ كَالطَّهَارَةِ بِالْمَاءِ فِيْ اِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

تیمم کی سنتیں ا۔ بسم اللہ کا پڑھنا ۔ ۲۔ ہاتھوں میں لگی مٹی کو کم کرنا ہے ایک ہی تیمم سے فرائض اور نفل نمازیں جتنی چاہیں پڑھ سکتے ہیں کیونکہ تیمم پانی سے طہارت کرنے کی طرح ہے نماز کو جائز وغیرہ بنانے کیلئے۔

تیمم کا وقت

وَ التَّيَمُّمُ يَجُوْزُ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ وَقَبْلَ الْوَقْتِ وَاٰخِرِ الْوَقْتِ لٰكِنْ فِيْ تَاْخِيْرٍ بِزِيَادَةِ اِحْتِيَاطٍ

تیمم نماز کے اول وقت ،وقت داخل ہونے سے پہلے اور آخر وقت میں جائز ہے لیکن زیادہ احتیاطی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے تاخیر سے کرے۔

وَاِنْ صَلَّيْتَ مُتَيَمِّمًا ثُمَّ وَجَدْتَ الْمَاءَ وَالْوَقْتُ بَاقٍ بِالطَّهَارَةِ وَالصَّلٰوةِ الْفَرِيْضَةِ الَّتِيْ اَنْتَ بِصَدَدِهَا وَ لَا مَانِعَ فَتَجِبُ الْاِعَادَةُ وَالَّا فَلَا۔

اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے کے بعد پانی دستیاب ہو جائے اور طہارت اور حاضر نماز کے لیے وقت بھی کافی ہو اور نماز کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو دوبارہ پڑھنا واجب ہے ورنہ نہیں۔

وضو واجب کرنیوالی چیزیں

اَمَّا مُوْجِبَاتُ الطَّهَارَةِ الصُّغْرٰى فَالْبَوْلُ وَ الْغَائِطُ وَالرِّيْحُ وَالْوَدِيُّ وَ اَمَّا الْمَذِيُّ فَكَانَ مِنْ عُمُوْمِ الْبَلْوٰى لِاَنَّ لِلذَّوِي الْاَمْزِجَةِ الْحَارَّةِ فِي الشَّبَابِ وَالْعُزُوْبَةِ اَلْحَذَرَ مِنْهُ كَذَوِي الْقُرُوْحِ السَّائِلَةِ مِنْ رَّشَاشِهَا وَ ذَالِكَ فِيْ غَايَةِ التَّعَسُّرِ فَلِذَا لِكَ مَعْفُوٌّ لَا يَقْدَحُ فِي الْوُضُوْءِ

طہارت صغریٰ واجب کرنے والی چیزیں:

۱۔ پیشاب ۲۔ پاخانہ ۳۔ (ریح) ہوا کا نکلنا، ۴۔ ودی، تاہم مذی کا نکلنا عام لوگوں میں پایا جاتا ہے، کیونکہ گرم مزاج لوگوں کے لیے جوانی اور کنوارہ پنی کی حالت میں مذی سے بچنا اس طرح ہے کہ رستے زخم والوں کو پیپ کے قطروں سے بچنا۔ یہ انتہائی مشکل کام ہے اس لئے معاف ہے اور وضو میں قباحت کا باعث نہیں۔

وَكَانَ فِي الطُّهْرِ كَالْمَنِيِّ فَالثَّوْبُ اِذَا تَلَوَّثَ بِهٖ يَجُوْزُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ۔

ناپاک ہونے میں مذی منی کی طرح ہے (۱) اگر کپڑے اس سے آلودہ ہوجائے تو اس میں نماز کی ادائیگی جائز ہے۔

وَ لَوْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ فِي الْوُضُوْءِ وَ مُتَيَقِّناً بِالْحَدَثِ فَتَوَضَّاْ وَلَوْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ فِي الْحَدَثِ

اگر باوضو ہونے میں شک اور وضو ٹوٹ جانے کا یقین ہو تو وضو کرے اور اگر وضو ٹوٹنے میں شک اور باوضو ہونے

---

(۱) فی الطھر کا مضاف محذوف ہے یعنی فی حکم الطھر ہے۔ نجاسات کے لحاظ سے منی کی طرح ہے۔ یہاں مذی کو منی کے ساتھ تشبیہ اصلیت اور حکم دونوں لحاظ سے دی گئی ہے۔ مذی کی اصلیت منی کی طرح ہے تو جس طرح منی نجس ہے مذی بھی نجس ہے۔ مذی کے لئے معفوٌ یعنی معاف قرار دینے کا حکم بھی اس کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے۔ حکم کے لحاظ سے جس طرح منی دھونا واجب ہے اسی طرح مذی کا حکم بھی ہے۔ تاہم گرم مزاج والوں کیلئے جوانی اور کنوارے کی حالت میں مذی سے بچنا بہتے زخم والوں کیلئے زخم کے چھینٹوں سے بچنے کی طرح بہت مشکل کام ہے۔ جس کی وجہ سے شریعت نے معاف کیا ہے۔ یوں مذکورہ بالا علتوں کی وجہ سے مذی کے خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ پاک ہونے میں منی کی طرح ہے یعنی منی اصلاً نجاست میں شمار کیا گیا ہے مذی بھی اسی طرح ہے۔ کیونکہ منی کے نجس ہونے کا ثبوت فقہ احوط میں تین جگہوں پر موجود ہے۔

۱): مترجم فقہ اردو پہلا ایڈیشن عربی صفحہ نمبر ۱۲۶ اردو صفحہ ۱۷۰ پر نجاسات پر نمبر ۱ کرکے منی کو ساتویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔

۲)۔ وان کان علی ظاھر بدنک لوثۃ وجبت ازالتہ یعنی اگر جسم کے ظاہری حصے پر کوئی ناپاکی ہو تو اس کو وضو یا غسل سے پہلے دور کرنا واجب ہے تو ظاہر بات ہے کہ غسل سے پہلے جسم سے جس چیز کو دھو کر دور کرنا واجب ہے وہ منی ہی ہے جو کہ ناپاک ہے تو اگر منی پاک ہوتا تو غسل سے پہلے دھونا واجب قرار دینے کا حکم بے محل ہوتا۔

۳): لفظ معفوٌ سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی حکم معاف کیا ہے تو یہاں مذی کا حکم منی جیسا ہونے کی وجہ سے مذی بھی نجس اور اس کا دھونا واجب تھا مگر دشواری کی وجہ سے معاف کیا گیا ہے وگرنہ اصل میں مذی پاک ہو دھونے کا حکم نہ ہو تو معاف کیا کیا؟ اور "معفو" کا جملہ لغو اور فضول ہوجائے گا حاشا و کلا۔ الفقہ الاحوط مجموعہ شریعت محمدیہ اس سے مبرا ہے۔

وَ مُتَيَقِّناً بِالْوُضُوْءِ يَجُوْزُ بِذَالِكَ الصَّلٰوةُ وَ مَا يَلِيْقُ بِحَالِ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

کا یقین ہو اس حالت میں نماز پڑھنا تو جائز ہے تاہم یہ پاک رہنے والوں کے لیے سزاوار نہیں ہے۔

وَمِنْهَا زَوَالُ الْعَقْلِ بِجُنُوْنٍ اَوْ اِغْمَاءٍ اَوْ سُكْرٍ يَحْصُلُ مِنَ الْمُسْكِرَاتِ الظَّاهِرَةِ لِاَنَّ السُّكْرَ اِذَا حَصَلَ مِنَ الْمُسْكِرَاتِ الْبَاطِنَةِ كَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَاءِ اللّٰهِ وَ مَحَبَّتِهٖ يَزِيْدُ طَهَارَةَ الظَّاهِرِ بِطَهَارَةِ الْبَاطِنِ وَلٰكِنَّ هٰذَا السُّكْرَ يُخْتَصُّ بِاَوْلِيَاءِ اللّٰهِ وَ لَا تُمَيِّزُهٗ عُقُوْلُ اَهْلِ الظَّاهِرِ فَلِذَالِكَ لَا يَجُوْزُ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ لِلْاَرَاذِلِ عَلَى الْاَفَاضِلِ۔

۵۔ان میں سے ایک عقل کا زائل ہونا، جنونیت کی وجہ سے، بے ہوشی کی وجہ سے یا ظاہری نشہ آور اشیاء سے، تاہم جو نشہ باطنی نشہ آور چیزوں سے حاصل ہو جائے مثلاً اللہ سے ملاقات اور اسے محبت کے شوق کا نشہ تو یہ نشہ باطنی پاکی کی وجہ سے ظاہری پاکی کو بڑھاتا ہے۔لیکن یہ نشہ اللہ کے ولیوں کے ساتھ خاص ہے اور اہل ظاہر کی عقل اس میں تمیز نہیں کر سکتی۔اسی وجہ سے کم درجے کے لوگوں کیلئے جائز نہیں کہ اعلیٰ درجے کے لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

اَوْ نَوْمٍ ثَقِيْلٍ لَا سِنَةٍ وَ لَا غَيْبَةٍ تَحْصُلُ لِلْمُرْتَاضِيْنَ وَ هُمْ قَاعِدُوْنَ بِالْاَدَبِ مُتَمَكِّنُوْنَ مُتَوَجِّهُوْنَ بِالظَّاهِرِ اِلَى الْقِبْلَةِ وَ بِالْبَاطِنِ اِلَى الْحَقِّ فَاِذَا غَابُوْا عَنِ الْمَحْسُوْسَاتِ بِسَبَبِ رَوْحٍ فَاضَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغَيْبِ وَ رَكِدَتْ حَوَاسُّهُمْ فِيْ خُلُوِّ الْمِعْدَةِ فَهٰذَا لَا يَقْدَحُ فِي الْوُضُوْءِ

یا گہری نیند سے جو نہ اونگھ ہو نہ مدہوشی جو ریاضت کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو باادب اطمینان سے بیٹھتے ہیں اور ظاہراً وہ قبلہ رخ ہوتے ہیں اور حقیقت میں وہ حق کی طرف ہوتے ہیں جب وہ غیب سے ان کے دل پر ضوہ فشانی کرنے والی کسی خوشی کی وجہ سے مدہوش ہو جاتے ہیں اور ان کے ظاہری حواس پیٹ خالی ہونے سے رک جاتے ہیں یہ صورت وضوہ کیلئے باعث قباحت نہیں۔

وَاَمَّا اِذَا نِمْتَ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا وَمِعْدَتُكَ مُمْتَلِئَةٌ فَاسْتَيْقَظْتَ فَتَوَضَّأْ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ لَا يَجُوْزُ اِلَّا بِالْوُضُوْءِ۔

تاہم اگر تم بیٹھ کر یا لیٹ کر سو جاؤ اور پیٹ بھی بھرا ہوا ہو پھر تو جاگ جانے کے بعد وضو کر لیا کرو کیونکہ نماز وضو کے بغیر جائز نہیں۔

غسل واجب کرنے والی چیزیں

اَمَّا مُوْجِبَاتُ الطَّهَارَةِ الْكُبْرٰى فَالْجَنَابَةُ وَالْحَيْضُ وَالنِّفَاسُ وَغُسْلُ الْمَيِّتِ۔

طہارت کبریٰ (غسل) کو واجب کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔جنابت، حیض، نفاس اور میت کو دھونا۔

غسل جنابت

فَالْجَنَابَةُ تَحْصُلُ بِإِنْزَالِ الْمَنِيِّ بِأَيِّ حَالٍ كَانَ فِي النَّوْمِ أَوِ الْيَقْظَةِ بِالْاِخْتِيَارِ أَوْ بِغَيْرِ الْاِخْتِيَارِ وَعَلَامَتُهُ التَّدَفُّقُ شَيْئًا فَشَيْئًا وَ التَّلَذُّذُ بِخُرُوْجِهِ وَكَانَتْ رَائِحَتُهُ مُتَمَيِّزَةً عَنْ سَائِرِ مَا خَرَجَ مِنْ سَبِيْلِهِ عِنْدَ الْمُمَيِّزِ الْمُجَرِّبِ وَتُشْبِهُهُ الْمُجَرِّبُوْنَ بِرَائِحَةِ بَيَاضِ الْبَيْضِ إِذَا كَانَ يَابِسًا۔

۱۔ پس جنابت منی نکل آنے سے واجب ہوجاتا ہے جس حال میں بھی ہو، نیند میں ہو یا بیداری میں، اختیار سے ہو یا بے اختیاری سے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اچھل کر یکے بعد دیگرے نکلے اور نکلتے وقت لذت محسوس ہوتی ہے۔ صاحب تمیز اور تجربہ کار کے مطابق اس کی بو اسی راستے نکلنے والی دیگر چیزوں سے مختلف ہوتی ہے اور تجربہ کار لوگ اس کی بو کو انڈے کی سفیدی کی بو سے تشبیہ دیتے ہیں جب وہ خشک ہوجائے۔

أَوْ بِإِيْلَاجِ الْحَشَفَةِ فِي فَرْجٍ مِنَ الْفُرُوْجِ بِلَا إِنْزَالٍ فَالنَّائِمُ إِذَا اسْتَيْقَظَ وَأَحَسَّ رُطُوْبَةً مُتَّصِفَةً بِهٰذِهِ الْعَلَامَاتِ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِلَّا فَيَكُوْنُ وَدِيًّا أَوْ مَذِيًّا۔

۲۔ آلۂ تناسل کا سرا کسی بھی شرم گاہ میں داخل کیا جائے اگرچہ منی کا انزال نہیں ہوا ہو۔ پس کوئی سو کر اٹھے اور وہ ان علامات کی حامل رطوبت محسوس کرے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اگر یہ علامتیں نہ پائی جائیں تو وہ ودی ہے یا مذی۔

غسل حیض

وَأَمَّا الْحَيْضُ فَهُوَ دَمٌ ذُوْ ثُخْنٍ وَنَتْنٍ وَيُمْكِنُ أَنْ يَقَعَ لِبِنْتٍ لَهَا تِسْعُ سِنِيْنَ قَمَرِيَّةٌ فَإِنْ ظَهَرَ دَمٌ قَبْلَ تِسْعِ سِنِيْنَ فَلَيْسَ بِحَيْضٍ إِمَّا لِمَرَضٍ كَانَ أَوْ لِأَمْرٍ آخَرَ

حیض یہ وہ خون ہے جو گاڑھا اور بدبودار ہوتا ہے، یہ اس لڑکی کو آسکتا ہے جس کی عمر قمری لحاظ سے نو سال ہو۔ اگر یہ نو سال کی عمر سے پہلے آجائے تو یہ حیض کا نہیں بلکہ کسی مرض یا کسی اور سبب سے ہے۔

وَكَانَ أَقَلُّ مُدَّةِ الْحَيْضِ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَأَكْثَرُهَا عَشَرَةُ أَيَّامٍ عَلَى الْأَكْثَرِيَّةِ وَخَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً عَلَى النُّدْرَةِ

حیض کی کم از کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے، اور زیادہ سے زیادہ عام طور پر عام خواتین کے لئے دس دن ہے اور کبھی کبھار پندرہ دن کی مدت بھی ہوتی ہے۔

غسل استحاضہ

وَ لَوْ تَجَاوَزَ الدَّمُ مِنْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ فَاسْتِحَاضَةٌ۔

اگر ماہواری پندرہ دن کی مدت سے بھی گزر جائے تو یہ استحاضہ ہے۔

غسل نفاس

وَاَمَّا النِّفَاسُ فَهُوَ دَمُ الْوِلَادَةِ وَاَقَلُّ مُدَّةِ النِّفَاسِ لَحْظَةٌ وَ اَكْثَرُهَا اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا عَلَى الْاَكْثَرِ يَسْتَوِيْ فِيْهِ الْاُوْلٰى وَغَيْرُهَا وَقَدْ يَكُوْنُ سِتِّيْنَ يَوْمًا عَلَى النُّدْرَةِ

نفاس پیدائش کے وقت کا خون ہے اس کی کم از کم مدت ایک لحظہ اور زیادہ سے زیادہ عام طور پر چالیس دن ہے اور کبھی کبھار ساٹھ دنوں تک ہو سکتی ہے۔

حیض اور نفاس کے احکامات

وَيَحْرُمُ عَلَى الْحَوَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ اَلْمُجَامَعَةُ وَالصَّلَاةُ فَلَا قَضَاءَ وَالصَّوْمُ يُقْضَاءُ

حیض اور نفاس والی عورت کیلئے ہمبستری اور نماز پڑھنا حرام ہے تاہم قضا نہیں، روزہ حرام ہے قضا واجب ہے۔

وَمَسُّ الْمُصْحَفِ وَقِرَاءَتُهُ يَحْرُمُ عَلَى الْجُنُبِ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْعُبُوْرُ وَالْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بِلَا ضَرُوْرَةٍ وَيَجُوْزُ الْمُلَاعَبَةُ بِاَعْضَائِهَا اِلَّا مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ وَاِذَا انْقَطَعَ الْحَيْضُ اَوِ النِّفَاسُ وَوَقَعَ بَيْنَهُمَا مُجَامَعَةٌ بَعْدَ غَسْلِ الْعُضْوِ قَبْلَ الْغُسْلِ التَّامِّ لَمْ يَاْثَمَا وَاِنْ كُرِهَ۔

قرآن پاک کو چھونا اور ہر وہ چیز پڑھنا حرام ہے جو جنابت والے پر حرام ہے، قرآن پڑھنا، بغیر کسی مجبوری کے مسجد سے گزرنا یا ٹھہرنا۔ مردوں کیلئے عورتوں کے اعضاء سے کھیلنا جائز ہے، فرج کا استعمال جائز نہیں۔ اگر حیض یا نفاس کا خون رک جائے اور اور اعضاء دھونے کے بعد مکمل غسل سے پہلے جنسی رابطہ ہو جائے تو گنہگار نہیں اگرچہ یہ امر مکروہ ہے۔

استحاضہ کے احکامات

وَاَمَّا الْمُسْتَحَاضَةُ فَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا وَ يَجِبُ عَلَيْهَا اَنْ تَضَعَ خِرْقَةً بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَ تَتَوَضَّاَ قُبَيْلَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ اَوْ فَرِيْضَتَيْنِ اِنْ تَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَتُصَلِّيْ وَتَصُوْمُ وَ تَقْرَءُ مَا شَاءَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَحْرُمُ الْمُجَامَعَةُ وَلَا شَيْءٌ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ الَّتِيْ تَحْرُمُ عَلٰى ذَاتِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ فَيَجِبُ عَلٰى صَاحِبِ الدِّيَانَةِ التَّمْيِيْزُ بَيْنَ هٰذِهِ الثَّلَاثِ

استحاضہ والی عورت پر وہ امور حرام نہیں جو حیض اور نفاس والی عورت پر حرام ہیں۔ تاہم اس عورت پر واجب ہے کہ استبراء کے بعد وہ کوئی کپڑا رکھے اور ہر فرض یا دو فرض نمازوں سے کچھ پہلے وضو کرے اگر دونوں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر نماز پڑھے، روزہ رکھے اور قرآن پاک وغیرہ سے جو چاہے پڑھ لے۔ اس عورت سے ہمبستری بھی حرام نہیں نہ ایسا کوئی کام حرام ہے جو حیض اور نفاس والی پر ہے پس دیندار پر لازم ہے کہ ان تینوں میں امتیاز کرے۔

وَاَمَّا غَسْلُ الْمَيِّتِ اَعْنِيْ يَجِبُ عَلٰى غَاسِلِ الْمَيِّتِ اَنْ يَّغْتَسِلَ كَالْجُنُبِ

غسل میت یعنی میت کو غسل دینے والے پر بھی جنابت والے کی طرح غسل کرنا واجب ہے(۱)

وَيَحْرُمُ بِالْجَنَابَةِ مَا لَمْ يَجُزْ اِلَّا بِالطَّهَارَةِ كَالصَّلٰوةِ وَالطَّوَافِ وَمَسِّ الْمُصْحَفِ وَقِرَائَةِ الْقُرْاٰنِ خُصُوْصًا السُّوَرِ الَّتِيْ يَجِبُ فِيْهَا السَّجْدَةُ كَالٓمٓ السَّجْدَةِ وَحٰمٓ السَّجْدَةِ وَالنَّجْمِ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاِنْ قُرِئَ شَيْئٌ يَسِيْرٌ لِضَرُوْرَةٍ لَا لِلْوِرْدِ التِّلَاوَةِ فِي الْمَحَاكَاتِ وَالْمَوَاعِظِ لِلْاِسْتِشْهَادِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ بَاْسَ بِهٖ وَالْعُبُوْرُ وَالْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بِلَا ضَرُوْرَةٍ۔

جنابت کے لاحق ہونے سے ہر وہ کام حرام ہو جاتا ہے جو طہارت کے بغیر جائز نہیں مثلاً نماز، طواف، قرآن پاک کو چھونا، قرآن پاک کی تلاوت خصوصاً ان سورتوں کی تلاوت جن میں واجبی سجدے ہیں۔ مثلاً الم سجدہ حم سجدہ، والنجم اور علق۔ اگر کسی ضرورت کی بناء پر وظیفہ تلاوت کی وجہ سے نہیں بلکہ حکایتوں اور وعظ کے دوران ثبوت کے لیے کچھ پڑھی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، بلاضرورت مسجد سے گزرنا اور ٹھہرنا بھی جنابت والے کے لئے جائز نہیں۔

تیمم واجب کرنے والی چیزیں

وَاَمَّا مُوْجِبَاتُ التَّيَمُّمِ فَفَقْدُ الْمَاءِ فَاِنْ تَيَقَّنَتْ فِيْ طَرِيْقٍ مِّنَ الطُّرُقِ الْمَعْلُوْمَةِ بِعَدَمِ الْمَاءِ وَتَيَقَّنَتْ بِاَنْ لَّا تَصِلَ اِلَى الْمَاءِ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰى طَلَبِ الْمَاءِ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ اَوْ غَيْرِهٖ

تیمم واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک پانی کا دستیاب نہ ہونا ہے پس اگر یقین ہو کہ راستوں میں سے معلوم راستے پانی موجود نہیں نہ ہی نماز کے وقت پانی تک پہنچنا ممکن ہے تو پانی کی تلاش ضروری نہیں، پس تیمم کیا جائے اور نماز اول وقت یا دیگر اوقات میں ادا کی جائے۔

---

(۱) کیونکہ میت کے جسم کو غسل دینے سے پہلے چھونے والے پر بھی غسل واجب ہے۔

عن الامام جعفر الصادق: یغتسل من غسل المیت من مس میتا قعلیہ الغسل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو میت کو غسل دے گا وہ غسل کرے گا اور جو میت کو چھوئے گا اس پر بھی غسل واجب ہے۔

(نور المومنین بحوالہ مجمع البحرین ص ۲۳۵)۔

یہی حکم اس کی نیت سے بھی مترشح ہوتا ہے۔

اَغْتَسِلُ غُسْلَ رَفْعِ الْحَدَثِ لِمَسِّ الْمَيِّتِ وُجُوْبًا بِقُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ

میں میت کو چھونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی نجاست کو دور کرنے کی غسل کرتا ہوں

(دعوات صوفیہ امامیہ، رسالہ امامیہ)

وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذَالِكَ فَاطْلُبْ بِقَدْرِ مَا يَلِيْقُ بِحَالِكَ وَحَالِ رُفَقَائِكَ اَعْنِيْ لَا يَجُوْزُ الْمُبَالَغَةُ فِي الطَّلَبِ فِي الْمَوَاقِعِ الْمَخُوْفَةِ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَالسِّبَاعِ اَوِ الْحَرِّ الشَّدِيْدِ اَوِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ اَوْ فِيْ مَحَلٍّ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّقَعَ ضَرَرٌ مَّا وَ الطَّلَبُ يَكُوْنُ بِالنَّظْرِ وَبِالْمَشْيِ وَبِاِرْسَالِ الْغَيْرِ وَبِالتَّفَحُّصِ مِنَ الْخَبِيْرِ اَوِ الْخَفِيْرِ اَوْ غَيْرِهِمَا۔

اگر صورت حال ایسی نہیں تو اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حالت کو مدنظر رکھ کر پانی تلاش کیا جائے۔ یعنی اس معاملے میں مبالغہ سے کام لینے کی ضرورت نہیں جب دشمنوں سے خوف کا مقام ہو یا درندوں سے خوف ہو، یا سخت گرمی ہو یا سخت سردی ہو یا ایسی جگہ جہاں سے کسی بھی قسم کے نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو۔ پانی کی تلاش نظر سے کی جا سکتی ہے یا چل کر یا کسی اور کو بھیج کر یا کسی خبر رکھنے والے یا راہ گیر وغیرہ سے پوچھ کر تلاش ممکن ہے۔

اَوْ تَعَسُّرُ اِسْتِعْمَالِهٖ وَ ذٰلِكَ بِاَنْ تَخَافَ مِنْ عَطْشِكَ اَوْ عَطْشِ رَفِيْقِكَ اَوْ مَرْكُوْبِكَ حَالًا اَوْ مَالًا اَوْ مِنَ الْمَرَضِ الَّذِيْ يَضُرُّهُ الْمَاءُ اَوْ مِنَ الْجِرَاحَةِ الَّتِيْ يَضُرُّهَا الْمَاءُ اَوْ غَيْرِهَا مِنَ الْمَوَانِعِ فَفِيْ مِثْلِ هٰذِهِ الْمَوَاقِعِ الصَّوَابُ هُوَ التَّيَمُّمُ لَا الْوُضُوْءُ۔

یا پانی کا استعمال مشکل ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کہ آپ کا اور آپ کے ساتھی یا سواری کے ابھی یا بعد میں پیاسا رہ جانے یا پانی کے استعمال سے نقصان کا خطرہ ہو یا کسی زخم کی وجہ سے کہ پانی اسے نقصان پہنچائے یا دیگر موانع میں سے کوئی صورت ہو تو ان صورتوں میں بہتر طریقہ تیمم ہے وضو نہیں۔

ناپاک چیزیں

وَاَمَّا غَيْرُ الطَّاهِرِ الَّذِيْ اِنْ تَلَوَّثَ بِهٖ غَيْرُهٗ صَارَ مِثْلَهٗ فِيْ عَدَمِ الطُّهْرِ وَ يَجِبُ اِزَالَتُهٗ عَنِ الْبَدَنِ وَ الثَّوْبِ وَ الْمَسْجِدِ فَهُوَ الْغَائِطُ وَ الْبَوْلُ وَالْوَدِيُّ وَالْمَذِيُّ وَ رَوْثُ الْبَوْلِ وَ الْمَيْتَةُ اِلَّا السَّمَكَ وَالْجَرَادَ وَالدَّمُ وَ الْكَلْبُ وَالْخِنْزِيْرُ وَ الْقَيْحُ وَ الْقَيْءُ الْغَلِيْظَانِ لٰكِنِ الْخَفِيْفَانِ مِنْهُمَا وَالْمَنِيُّ

ناپاک چیز یہ ہے کہ اگر کوئی دوسری چیز اس سے آلودہ ہو جائے تو ناپاک ہونے میں اسی جیسی ہو جاتی ہے اور ان کا بدن، کپڑا اور مسجد سے دور کرنا واجب ہے۔ وہ نجاسات یہ ہیں ۱۔ پاخانہ، ۲۔ پیشاب ۳۔ ودی پیشاب کیساتھ آنے کی وجہ سے ۴۔ مردار، مگر مچھلی اور ٹڈی نہیں ۵۔ خون ۔ ۶ کتا ۷۔ خنزیر ۸ پیپ، اور ۹۔ قے اگر دونوں گاڑھا ہوں، مگر دونوں خفیف ہوں (تو نجس نہیں) ۱۰۔ منی۔

وَالْمَذِيُّ مَعْفُوٌّ۔ وَالْخَمْرُ مَادَامَ خَمْرًا فَإِنِ اسْتُحِيلَ خَلًّا بِنَفْسِهِ أَوْ بِأَنْ تَمَزَّجَ بِهِ غَيْرُهُ كَالْخَلِّ وَالْمِلْحِ وَغَيْرِهِمَا صَارَ طَاهِرًا

مذی معاف ہے۔(۱) شراب جب تک شراب رہے اور اگر خود ہی سرکہ میں بدل جائے یا اس میں کوئی دوسری چیز ملا دی جائے مثلاً سرکہ یا نمک وغیرہ تو یہ پاک ہو جاتی ہے۔

فَمَا تَلَوَّثَ بِهٰذِهِ الْأَنْجَاسِ يَجِبُ أَنْ تُغْسَلَ حَتّٰى يَظْمَئِنَّ قَلْبُكَ بِطَهَارَتِهِ وَ لَا يَنْحَصِرُ غَسْلُهُ عَلٰى عَدَدٍ وَّلَا مِقْدَارٍ

پس اگر کوئی چیز ان ناپاک اشیاء سے آلودہ ہو جائے تو اس نجاست کو دھونا واجب ہے یہاں تک کہ پاک ہونے کا اطمینان قلب حاصل ہو جائے اور آلودہ چیز کو دھونا کسی تعداد یا مقدار پر منحصر نہیں ہے۔

وَجِلْدُ الْمَيْتَةِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْإِبِلِ وَالْفَرَسِ وَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَالْوَحْشِيِّ وَ كَثِيرٍ مِّنَ الْوُحُوشِ وَالسِّبَاعِ الْمُنْتَفَعِ بِهَا إِذَا دُبِغَ صَارَ نَظِيفًا ثُمَّ إِذَا غُسِلَ صَارَ طَاهِرًا۔

مردہ گائے، مردہ بھیڑ بکری، مردہ اونٹ، مردہ گھوڑا مردہ خچر، مردہ گدھے کی کھال و پالتو ہو یا جنگلی ان کے علاوہ دیگر وحشی جانور اور درندوں کی کھال جس سے استفادہ کیا جاتا ہو۔ اگر اس کی دباغت کی جائے تو صاف ہو جاتی ہے پھر جب اسے پانی سے دھولیا جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

وَفِي تَطْهِيرِ الشَّعْرِ وَالْعَظْمِ وَالظُّفْرِ وَمَا شَاكَلَهَا يَكْفِي الْغَسْلُ وَ فِي الْغَسْلِ مِنَ اللَّوْثِ إِذَا بَالَغْتَ بِالدَّلْكِ أَوِ الْعَصْرِ أَوْ مَا يَلِيقُ بِهِ مِنَ الصَّابُونِ وَ الْأُشْنَانِ وَ الْقَلِيِّ وَ غَيْرِهَا وَ لَمْ يَنْمَحِ لَوْنُهُ وَ الْمَاءُ الْمَصْبُوبُ صَارَ صَافِيًا غَيْرَ مُتَغَيِّرٍ رِيحُهُ وَ لَوْنُهُ وَ طَعْمُهُ فَالْمَصْبُوبُ عَلَيْهِ صَارَ طَاهِرًا لَا بَأْسَ بِأَثَرِهِ بَعْدَ الْمُبَالَغَةِ۔

بال، ہڈی، ناخن اور ان جیسی دوسری اشیاء کو پاک کرنے کے لیے صرف دھونا کافی ہے۔ ناپاک چیز سے آلودہ اشیاء کو اچھی طرح ملنے یا نچوڑنے یا اس طرح دوسرے طریقوں مثلاً صابون یا اشنان اور قلی وغیرہ کے ذریعے خوب دھونے کے بعد نشان رہ بھی جائے تب بھی پاک ہو جاتا ہے اور ڈالے ہوئے پانی کی بو، رنگ اور ذائقہ متغیر نہ ہو تو صاف ہے اور اس سے دھوئی ہوئی چیز پاک ہے اور خوب دھونے کے بعد اثر رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱) والمذی معفو میں المذی مبتدا اور معفو خبر ہے، جب خبر مشتق ہو تو اپنے مبتدا سے موافقت ضروری ہے۔ اس محل پر یہی قانون تطبیق آتا ہے۔ مذی معاف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناپاک ہے تاہم مشکلات کے باعث معافی دی گئی ہے اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

پاکیزگی کی مختلف صورتیں

وَاِذَا ابْتُلِیَ شَخْصٌ بِاَلْوِیَۃِ رَوْثٍ مَایُؤْکَلُ لَحْمُہٗ وَبَوْلِہٖ کَالزُّعَاقِ وَالْحَفَظَۃِ وَغَیْرِھِمْ یَجُوْزُ صَلَاتُہٗ وَلَا حَاجَۃَ اِلٰی اِعَادَتِھَا۔

وَیَجُوْزُ تَنْظِیْفُ الْمَلْوِیِّ بِکُلِّ مَایَطْھُرُ کَالْخَلِّ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَمَاءِ الشَّجَرِ وَمَاءِ الْقُوَاکِہِ وَغَیْرِہٖ وَبَعْدَ التَّنْظِیْفِ یَکْفِیْ تَضْحِیَۃٌ عَلَیْہِ لِاَنَّ التَّطَھُّرَ یَحْصُلُ بَعْدَ التَّنْظِیْفِ بِھٰذَا الْقَدْرِ وَعِنْدَ عِزَّۃِ الْمَاءِ یَجُوْزُ الْاِکْتِفَاءُ بِالْمَایِعِ

وَالْاَرْضُ وَالْحَصِیْرُ وَالْبَوَارِیُّ اِذَا لَمْ یُرَ عَلَیْھَا اَثَرٌ اِنْ تَلَوَّثَتْ یَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ عَلَیْھَا لِاَنَّ یُبْسَھَا طُھْرُھَا۔

وَالْخُفُّ اِذَا تَلَوَّثَ فَالتُّرَابُ الطَّاھِرُ یُنَظِّفُہٗ بِالدَّلْکِ وَنَظَافَتُہٗ تُنَوِّبُ مَنَابَ طَھَارَتِہٖ

اگر کوئی شخص حلال گوشت جانور کے گوبر یا پیشاب سے آلودہ ہوجائے مثلاً چرواہے یا جانوروں کے محافظ وغیرہ تو اسی حالت میں نماز جائز ہے اور از سر نو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

ناپاک چیز کو صاف کرنے کے لیے ہر مائع چیز کا استعمال جائز ہے مثلاً سرکہ، گلاب کا پانی، درخت کا پانی اور میوہ جات کا رس وغیرہ۔ صفائی کے بعد پانی بہانے سے وہ پاک ہوجائیگی کیونکہ اتنی مقدار میں صفائی کے بعد پانی سے پاکی حاصل ہوجاتی ہے۔ پانی کی تنگی کی صورت میں مائع چیز پر اکتفا کرنا جائز ہے۔

زمین، چٹائی اور بوریاں جو کسی ناپاکی سے آلودہ ہوجائے اور ان پر کوئی اثر موجود نہ ہو تو ان پر نماز جائز ہے کیونکہ ان کا خشک ہونا ان کی پاکی کی طرح ہے۔

اگر موزے آلودہ ہوجائیں تو پاک مٹی رگڑنے سے صاف ہوجائیں گے اور ان کا صاف ہونا ہی پاکی کے قائم مقام ہے

پانی کی اقسام

صاف پانی

وَاَمَّا الْمِیَاہُ فَکُلُّ مَاءٍ قَرَاحٍ لَمْ یَتَغَیَّرْ لَوْنُہٗ وَرِیْحُہٗ وَطَعْمُہٗ جَارِیًا کَانَ اَوْ رَاکِدًا اَوْ لَاثَرٰی فِیْہِ غَیْرُ طَاھِرٍ فَھُوَ طَاھِرٌ وَمُطَھِّرٌ لَا یُنْظَرُ اِلٰی قِلَّتِہٖ وَالْمَاءُ الْجَارِیْ اِنْ وَقَعَ فِیْہِ غَیْرُ طَاھِرٍ وَلَمْ یُغَیِّرْ لَوْنَہٗ وَرِیْحَہٗ وَطَعْمَہٗ یَجُوْزُ الطَّھَارَۃُ بِہٖ عَلَی الْکَرَاھَۃِ وَالْمَاءُ الرَّاکِدُ اِنْ کَانَ عَظِیْمًا حُکْمُہٗ حُکْمُ الْجَارِیْ۔

ہر وہ تازہ پانی جس کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل نہ ہوا ہو چاہے رکا ہوا ہو یا جاری ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز بھی دکھائی نہ دے تو وہ پاک ہے اور پاک کرنیوالا ہے اس وقت اس کی قلت کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔ چلتے ہوئے پانی میں اگر کوئی ناپاک چیز پڑ جائے جبکہ اس کا رنگ، بو اور ذائقہ بھی تبدیل نہ ہوا ہو تو اس پانی سے طہارت مکروہ طور پر جائز ہے۔ رکا ہوا پانی اگر کافی مقدار میں ہو تو اس کا حکم چلتے پانی کی طرح ہے۔

قلتین

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَعْنِيْ خَمْسَمِائَةِ رَطْلٍ بِالْعِرَاقِيِّ اَوْ مِائَتَيْنِ بِالسُّلْطَانِيَّةِ تَقْرِيْبًا وَوَقَعَ فِيْهِ رَوْثُ مَا كُوْلِ اللَّحْمِ وَلَمْ يُغَيِّرْ اَوْصَافَهُ الثَّلَاثَةَ وَلَا يُوْجَدُ غَيْرُهُ يَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِهٖ وَاِنْ وَقَعَ فِيْهِ غَيْرُ طَاهِرٍ سِوَى الْاَرْوَاثِ اَوِ اسْتَنْجٰى فِيْهِ اَحَدٌ لَمْ يَجُزِ الطَّهَارَةُ بِهٖ لِاَنَّهُ تَغَيَّرَ اَوْ لَمْ يَتَغَيَّرْ كَانَ نَجِسًا اَمَّا الَّذِيْ عَشْرَةُ اَذْرُعٍ فِيْ عَشْرَةِ اَذْرُعٍ طُوْلًا وَّ عَرْضًا وَ وَقَعَ فِيْهِ غَيْرُ طَاهِرٍ فَيَتَحَرَّى طَرَفَهُ الطَّاهِرَ اِنْ لَّمْ يَتَحَرَّكْ طَرَفُهُ النَّجِسُ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ لَوْنُهُ وَرِيْحُهُ وَطَعْمُهُ يَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِهٖ عَلَى الْكَرَاهَةِ۔

وَفِي الْقِيْعَانِ وَ الْبَوَادِيْ اِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ رَوْثُ مَا كُوْلِ اللَّحْمِ وَيُغَيِّرْهُ وَلَا يُوْجَدُ غَيْرُهُ يَجُوْزُ شُرْبُهُ وَ اِسْتِعْمَالُهُ اِضْطِرَارًا وَ يَجُوْزُ التَّيَمُّمُ وَتَرْكُهُ

وَالْمَاءُ اِذَا اسْتُعْمِلَ فِيْ غَيْرِ اٰلَةِ النَّجَاسَةِ اَعْنِيْ لِرَفْعِ الْحَدَثِ الْحُكْمِيِّ فِي الطَّهَارَتَيْنِ فَهُوَ طَاهِرٌ غَيْرُ مُطَهِّرٍ وَاِنْ جُمِعَ حَتّٰى بَلَغَ قُلَّتَيْنِ مَشُوْبًا بِمَا عَرَاجَ قَلَّ اَوْ كَثُرَ صَارَ مُطَهِّرًا۔

اگر پانی کی مقدار قلتین ہو(۱) یعنی عراقی حساب سے پانچ سو(۵۰۰) رطل اور سلطانی حساب سے تقریباً سو من ہوں اور اس میں حلال گوشت جانور کا گوبر پڑ جائے اور پانی کے تینوں اوصاف بھی تبدیل نہ ہوئے ہوں اور اس کے علاوہ مزید پانی دستیاب بھی نہ ہو تو اس پانی سے طہارت جائز ہے تاہم اگر اس پانی میں گوبر کے سوا کوئی ناپاک چیز پڑ جائے یا کوئی شخص استنجاء کرے تو پانی سے طہارت جائز نہیں کیونکہ پانی تبدیل ہوا ہو یا نہ ہو ناپاک ہوگیا ہے وہ پانی جو لمبائی اور چوڑائی دس دس گز اور اس میں کوئی ناپاک چیز پڑ جائے تو پاک جانب سے اگر حرکت دینے پر ناپاک جانب تک حرکت نہ پہنچے اور اس پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ بھی تبدیل نہ ہوا ہو تو مکروہ طور پر اس پانی سے طہارت جائز ہے۔

میدانوں اور جنگلوں کے پانی میں اگر حلال گوشت جانور کا گوبر پڑ جائے اور (اس کا اوصاف ثلاثہ بھی) تبدیل ہوا ہو جبکہ اس کے علاوہ دوسرا پانی نہ ملے تو مجبوراً اسکا پینا اور تیمم کرنا اور چھوڑ دینا بھی جائز ہے۔

پانی جو ناپاکی کو دور کرنے کے سوا کسی دوسری چیز کے ازالے کیلئے یعنی طہارتین کے حدث حکمی کو دور کرنے میں استعمال ہوا ہو وہ پاک ہے اور پاک کرنیوالا نہیں اگر اس میں اتنی مقدار میں تازہ پانی ملا دیا جائے کہ قلتین بن جائے چاہے تازہ پانی کم ہو یا زیادہ تو یہ پانی پاک کرنیوالا بن جائیگا۔

---

(۱) قلتین وزن کا نام ہے تثنیہ نہیں، قلتین کا مجموعہ تقریباً ۲۰۱ کلوگرام یا ۲۱۳ سیر بنتا ہے۔

رکا ہوا پانی

وَالْمَاءُ الرَّاكِدُ اِنْ لَّمْ يُسْتَعْمَلْ وَ تَغَيَّرَ بِطُوْلِ الْمُكْثِ كَانَ طَاهِرًا وَ مُطَهِّرًا وَ يُكْرَهُ اِسْتِعْمَالُ الْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فِي الْاَوَانِي لِاَنَّهُ يُمْكِنُ اَنْ يُّوْرِثَ الْبَرَصَ وَالْمُغَيِّرُ لِلْمَاءِ اِنْ كَانَ طَاهِرًا كَالصَّابُوْنِ وَ الْاُشْنَانِ وَ الزَّعْفَرَانِ وَغَيْرِهِ لَايَقْدَحُ فِي الْمُطَهِّرِيَّةِ مَا لَمْ يَقْدَحْ فِي مَيْعِهِ۔

رکا ہوا پانی جسے استعمال نہ کیا گیا ہو اور زیادہ پڑے رہنے سے تبدیل ہوجائے تو یہ پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا بھی ہے برتنوں میں دھوپ سے گرم ہونیوالا پانی کا استعمال مکروہ ہے۔ کیونکہ ایسے پانی سے سفید کوڑھ کی بیماری لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ پانی کو تبدیل کرنیوالی چیز اگر پاک ہو مثلاً صابون، اشنان اور زعفران وغیرہ تو اس کی پاکیزگی میں کوئی قباحت پیدا نہیں کرتی جب تک اسکے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔

نچوڑا ہوا پانی

وَ الْمَاءُ الْمُعْتَصَرُ مِنَ الشَّجَرِ اَوِ الثَّمَرِ اَوْ غَيْرِهِمَا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهُ فِيْ اِزَالَةِ النَّجَاسَةِ لِلتَّنَظُّفِ لَا لِلطَّهَارَةِ لِتَحَصُّلِ الطَّهَارَةِ بَعْدَهُ بِيَسِيْرٍ مِّنَ الْمَاءِ وَ ذٰلِكَ فِيْ عِزَّةِ الْمَاءِ وَ قِلَّتِهِ۔

درختوں اور میوہ جات سے نچوڑا ہوا پانی صفائی کی غرض سے نجاست کے ازالے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ طہارت کیلئے نہیں تاکہ طہارت نجاست کے ازالے کے بعد تھوڑا پانی ڈالنے سے حاصل ہوجائے یہ صورت اس وقت ہے جب پانی مہنگا اور کم ہو۔

جوٹھے کا حکم

وَ سُؤْرُ الْمُسْلِمِ وَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ وَ مُطَهِّرٌ وَسُؤْرُ الْكَلْبِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْكَافِرِ نَجِسٌ وَّ مُنَجِّسٌ وَسُؤْرُ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مَكْرُوْهٌ وَلَوْ كَانَ اٰكِلَ الْجِيَفِ لٰكِنْ لَّا يَظْهَرُ عَلٰى فَمِهِ غَيْرُ طَاهِرٍ اَشَدُّ كَرَاهَةً وَاِنْ ظَهَرَ لَا تَخْفٰى نَجَاسَتُهُ۔

مسلمانوں اور حلال گوشت جانوروں کا جوٹھا پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ کتا، خنزیر اور کافر کا جوٹھا ناپاک اور ناپاک کرنے والا ہے اور حرام گوشت جانوروں کا جھوٹا باعث کراہت ہے۔ اگر حرام گوشت جانور مردار خور ہو تاہم اسکے منہ پر کوئی ناپاکی کے آثار نظر نہ آئے تو شدید کراہت کا حامل ہے۔ اگر اس کے منہ پر ناپاک چیز کا اثر نظر آئے تو اسکی نجاست یقینی ہے۔

وَ اِنْ مَاتَ فِی الْمَاءِ حَیَوَانٌ مَوْلِدُهُ الْمَاءُ کَالسَّمَکِ وَالسَّرَطَانِ وَغَیْرِهِمَا اَوْ مِنَ الْهَوَامِ مَا لَانَفْسَ لَهَا سَائِلَةٌ کَالْبَقِ وَ الذُّبَابِ وَ الزَّنْبُوْرِ وَالْعَقْرَبِ لَمْ یَنْجُسْ۔

اگر پانی میں کوئی ایسا جانور مردہ پڑا ہو جس کی پیدائش کی جگہ ہی پانی ہو مثلاً مچھلی، کیکڑا وغیرہ یا وہ کیڑے مکوڑے جن کے بہنے والا خون نہ ہو مثلاً مکھی، مچھر، بھڑ اور بچھو تو وہ پانی نجس نہیں ہے۔

گرم حمام کا پانی

وَمَاءُ الْحَمَّامِ الْمُسَخَّنِ وَلَوْ کَانَ بِالْاٰثَارِ وَالْعَذِرَاتِ طَاهِرٌ وَ مُطَهِّرٌ وَ مَاءُ الْقُلَّتَیْنِ فِی الْحَمَّامِ الَّذِیْ یَغُوْصُ فِیْهِ ذُوالْجُذَامِ وَذُوالْبَرَصِ وَ ذُوالْجَرَبِ نَجِسٌ یَضُرُّ النَّاسَ سِوٰی سَائِرِ النَّجَاسَاتِ فَلَا یَجُوْزُ اسْتِعْمَالُ مَاءِ الْقُلَّتَیْنِ فِی الْحَمَّامَاتِ اَلْبَتَّةَ لِاَنَّ الْحَذَرَ مِنَ الْاَمْرَاضِ السَّارِیَةِ وَاجِبٌ وَفَرْشُ الْحَمَّامِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ عَلَیْهِ اَثَرُ لَوْنٍ غَیْرِ لَوْنِ الْفَرْشِ وَ لَایَتَبَیَّنُ عِنْدَ التَّحَرِّیْ یَطْهُرُ بِالْغَسْلِ وَ یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِ بِالْکَرَاهَةِ

حمام کا گرم کیا ہوا پانی بھی پاک اور پاک کرنے والا ہے اگرچہ اسے گوبر یا دوسری گندی چیزوں سے گرم کیوں نہ کیا گیا ہو، غسل خانے کا وہ پانی جو مقدار میں قلتین ہوں اس میں جذام، برص اور خارش زدہ افراد ڈبکی لگائے تو یہ پانی ناپاک ہے۔ یہ دوسری نجاستوں کے برعکس لوگوں کو نقصان بھی پہنچاتا ہے۔ غسل خانوں میں موجود ایسے پانی کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ سرایت کرنے والی بیماریوں سے بچنا واجب ہے۔ غسل خانے کے فرش پر اگر اس پر فرش کے رنگ کے علاوہ اور کسی رنگ کا نشان نہ ہو اور رگڑنے کے باوجود بھی کوئی دوسرا رنگ ظاہر نہ ہو تو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تاہم اس پر مکروہ طور پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

کنویں میں نجاست کا مسئلہ

وَ الْبِئْرُ اِذَا وَقَعَ فِیْهَا نَجَسٌ اُنْزِحَ عَیْنُ النَّجَسِ وَمَا یُمَاحُ حَتّٰی یَصِیْرَ غَیْرَ مُتَغَیِّرِ اللَّوْنِ وَ الرِّیْحِ وَالطَّعْمِ وَلَایَتَعَیَّنُ مِقْدَارٌ اَوْلًا عَدَدًا وَاِنْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ مَا لَایُدْرِکُهُ الطَّرْفُ مِنَ الدَّمِ یَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِهٖ اِنْ لَّمْ یُوْجَدْ غَیْرُهٗ وَلَوْ نَجِسَ اَحَدُ الْاِنَائَیْنِ لَاتَعَیُّنَ لَایَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِهِمَا۔

کنوئیں میں اگر کوئی نجاست پڑ جائے تو اصل نجاست اور اسمیں موجود پانی کو نکالا جائیگا تاوقتیکہ اس پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ غیر متغیر ہو جائے یہ عمل کسی مقدار اور تعداد پر منحصر نہیں ہے۔ اگر پانی میں خون کا ایسا قطرہ پڑ جائے جسے آنکھ نہ دیکھ سکے تو اس پانی میں وضو جائز ہے بشرطیکہ دوسرا پانی دستیاب نہ ہو اگر دو برتنوں میں سے ایک ناپاک ہو جائے ان میں سے کوئی متعین نہ ہو تو دونوں سے طہارت جائز نہیں۔

چلتا ہوا پانی

وَالْمَاءُ الْجَارِيْ إِذَا كَانَ ضَعِيْفًا وَيَطُوْفُ فِي الْبُلْدَانِ وَكَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ فِيْهِ وَيَتَغَيَّرُ لَوْنُهُ أَوْ رِيْحُهُ أَوْ طَعْمُهُ فَشُرْبُهُ حَرَامٌ وَ اسْتِعْمَالُهُ مُنَجِّسٌ لِلْأَوَانِيْ وَ الْأَبْدَانِ وَ الْأَثْوَابِ وَ مُسْتَعْمِلُهُ آثِمٌ فَكَيْفَ يَرْجُوْ الثَّوَابَ

چلتا پانی جو کم ہو اور شہروں میں گھومتا ہو اور لوگ اس پانی سے استنجا کرتے ہوں اور اس پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل ہو چکا ہو تو اسے پینا حرام ہے۔ اس کا استعمال برتنوں، جسموں اور کپڑوں کو ناپاک کر دیتا ہے اور اس کا استعمال کرنے والا گنہگار ہے پس کیسے ثواب کی امید رکھی جائے۔

وَلَا يَجُوْزُ غَسْلُ نَجِسٍ وَلَا الْإِسْتِنْجَاءُ وَلَا الْإِسْتِبْرَاءُ فِي الْمَاءِ الَّذِيْ يَطُوْفُ فِي الْبُلْدَانِ فَوَجَبَ أَنْ يَّأْخُذُوْا الْمَاءَ بِالْأَوَانِيْ وَيَسْتَعْمِلُوْنَهُ فِي إِزَالَةِ النَّجَاسَةِ ثُمَّ يَتَمُّوْا الطَّهَارَتَيْنِ.

شہروں میں گھومنے والے پانی سے کسی ناپاک چیز کو دھونا، اس میں استنجاء واستبراء کرنا جائز نہیں ہے۔ پس واجب ہے کہ برتن سے پانی اٹھائے اور نجاست کو دور کرنے کے لیے استعمال کرے پھر دونوں کو مکمل کرے۔

پاک پانی میں قضائے حاجت کی ممانعت

وَالَّذِيْنَ يَقْضُوْنَ الْحَاجَةَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالْجَارِيْ إِلَّا الْبَحْرَ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ فَوَجَبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يَّجْتَنِبُوْا قَبَائِحَ الْأَفْعَالِ وَهٰذَا مِنْ أَقْبَحِ الْقَبَائِحِ وَإِنْ لَّمْ يَجْتَنِبُوْا وَجَبَ عَلَى حُكَّامِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ وَإِنْ لَّمْ يَمْنَعُوْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُعَاقَبُوْنَ فِي الْقِيَامَةِ الْعُظْمٰى فَعَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ بِصِيَانَةِ الْمَاءِ مِنَ الْأَنْجَاسِ لِأَنَّ بِنَاءَ جَمِيْعِ الْعِبَادَاتِ عَلَى الطَّهَارَةِ وَبِنَاءَ الطَّهَارَةِ عَلَى الْمَاءِ وَمَا كَانَ التَّهَاوُنُ فِي ذَالِكَ الْأَمْرِ إِلَّا مِنْ ضُعْفِ الْإِيْمَانِ وَاسْتِيْلَاءِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ.

وہ لوگ جو رکے ہوئے یا چلتے ہوئے پانی میں رفع حاجت کرتے ہیں سوائے سمندر کے، ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔ پس مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے برے کاموں سے اجتناب کرے اور یہ برے کاموں میں سب سے برا فعل ہے۔ اگر لوگ باز نہ آئیں تو حکام اسلام کے ذمے انکو اس برے فعل سے روکنا واجب ہے۔ اگر حکام ایسا نہ کریں تو قیامت عظمیٰ کو ان کو عذاب دیا جائیگا۔ پس اے مسلمانو! پانی کو ناپاک ہونے سے بچانا تم پر لازم ہے کیونکہ تمام عبادات کی بنیاد طہارت پر ہے اور طہارت کی بنیاد پانی پر ہے اور اس معاملے میں سستی کا مظاہرہ ایمان کی کمزوری اور نفس وشیطان کے غلبے کی وجہ سے ہے۔

قیمتی برتنوں کا استعمال

وَ كُلُّ اِنَاءٍ طَاهِرٍ يَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِهٖ لٰكِنْ اِسْتِعْمَالُ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ حَرَامٌ وَّ الْمُذَهَّبُ وَالْمُفَضَّضُ مَكْرُوْهٌ وَّمُسْتَعْمِلُهَا اٰثِمٌ اِنْ وَّجَدَ غَيْرَهَا وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَ كُلُّ اِنَاءٍ مِنَ الْجَوَاهِرِ النَّفِيْسَةِ كَالْيَاقُوْتِ وَالزُّمُرُّدِ وَ غَيْرِهِمَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لِخَاصِيَةٍ شَرِيْفَةٍ يَطَّلِعُ عَلَيْهَا الْحُكَمَاءُ وَالْعُرَفَاءُ وَكَانَ لِمُجَرَّدِ زِيْنَةٍ وَّتَكَاثُرٍ حَرَامٌ وَاِنْ كَانَ لِخَاصِيَةٍ مِّنَ الْخَوَاصِ الشَّرِيْفَةِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ۔

ہر پاک برتن سے طہارت جائز ہے تاہم سونا اور چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے۔ اور سونے و چاندی سے ملمع شدہ برتنوں کا استعمال مکروہ ہے اور ان کو استعمال کرنے والا گنہگار ہے بشرطیکہ دوسرا ملے۔ اگر دوسرا برتن نہ ملے تو کوئی گناہ نہیں۔ قیمتی جواہرات مثلاً یاقوت زمرد وغیرہ سے بنے برتن اگر اچھے مقصد کے لئے نہ ہو جسے حکماء اور عارفین جانتے ہیں۔ بلکہ صرف زینت اور تفاخر کے لئے ہو تو ایسے برتنوں کا استعمال بھی حرام ہے۔ اگر کسی اچھے مقصد کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

{۲} بَابُ الصَّلٰوةِ — نماز کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۔ (۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۔ (۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نمازوں کی اور درمیانی نماز کی پابندی کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔

نمازوں کے اوقات

نماز صبح کا وقت

فَيَجِبُ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ طُلُوْعُ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَهُوَ الضَّوْءُ الْمُمْتَدُّ عَلَى الْاُفُقِ الْمُتَزَايِدُ لَحْظَةً فَلَحْظَةً اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا قُبَيْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

یہ جاننا واجب ہے کہ صبح کی نماز کا ابتدائی وقت صبح صادق کا طلوع ہونا ہے۔ یہ افق پر پھیلنے والی اس روشنی کو کہا جاتا ہے جو آہستہ آہستہ سورج طلوع ہونے تک بڑھتی ہے اور اس کا آخری وقت سورج کے طلوع سے کچھ وقت پہلے تک ہے۔

نماز ظہر کا وقت

وَ اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ زَوَالُ الشَّمْسِ عَنْ وَسْطِ السَّمَاءِ بِعَاشِرَةٍ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا صَيْرُوْرَةُ ظِلِّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ سِوٰى مَا تَجِدُهُ عِنْدَ الْاِسْتِوَاءِ فِي الْاٰفَاقِ الْحَمَائِلِيَّةِ وَفِي الْاٰفَاقِ الذُّوْلَابِيَّةِ مِثْلَيْهِ فَقَطْ لِاَنَّ الظِّلَّ مَا يُوْجَدُ عِنْدَ الْاِسْتِوَاءِ فِيْهَا۔

ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت سورج کا وسط آسمان سے دس درجے ڈھلنا ہے اور اس کا آخری وقت یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کا دگنا ہو جائے۔ اس سائے میں وہ سایہ شمار نہیں ہوگا جو خط استواء سے دور علاقوں میں استواء کے وقت پایا جاتا ہے اور خط استواء پر موجود علاقوں میں سائے کا صرف دگنا ہونا ہے کیونکہ ان علاقوں میں استواء کے وقت سایہ نہیں پایا جاتا۔

نماز عصر کا وقت

وَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ خُرُوْجُ وَقْتِ الظُّهْرِ لَا فَاصِلَةَ بَيْنَهُمَا وَاٰخِرُ وَقْتِهَا قُبَيْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

عصر کی نماز کا ابتدائی وقت ظہر کے وقت کا ختم ہو جانا ہے ان دونوں میں کوئی فاصلہ نہیں۔ آخری وقت سورج کے غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ہے۔

---

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۲۳۸۔ (۲) سورۂ نساء آیت ۱۰۳۔

نماز مغرب کا وقت

وَاَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ غُرُوْبُ الشَّمْسِ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا قُبَيْلَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ الْاَحْمَرِ فِي الْاٰفَاقِ الْمُتَبَيِّنَةِ وَ الْاَبْيَضِ فِي الْاٰفَاقِ الْمُحْتَجَبَةِ بِالْجِبَالِ الشَّامِخَةِ

مغرب کا ابتدائی وقت سورج کا غروب ہونا ہے اور آخری وقت کھلے میدان والے افق میں سرخ شفق کے غروب سے کچھ دیر پہلے تک ہے اور بلند پہاڑوں سے ڈھکے افق والے علاقوں میں سفید شفق کے غروب سے کچھ دیر پہلے تک ہے۔

نماز عشاء کا وقت

وَاَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ غُرُوْبُ الشَّفَقِ لَا فَاصِلَةَ بَيْنَهُمَا وَاٰخِرُ وَقْتِهَا قُبَيْلَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ فَاِنْ وَقَعَ تَاْخِيْرًا اِلٰى قَرِيْبِ الصُّبْحِ ضَرُوْرَةً كَانَتْ اَدَاءً لَا قَضَاءً اَمَّا التَّاْخِيْرُ لَا لِضَرُوْرَةٍ فَكَانَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ بَلْ اِلٰى ثُلُثِهِ

عشاء کا ابتدائی وقت شفق کا غروب ہے دونوں میں کوئی فاصلہ نہیں اور اس کا آخری وقت صبح صادق کے طلوع سے کچھ دیر پہلے تک ہے اگر اس کی ادائیگی میں کسی مجبوری کی بناء پر صبح سے کچھ دیر پہلے تک تاخیر ہو جائے تو ادا ہوگی قضاء نہیں۔ عشاء کی نماز کسی ضرورت کے بغیر تاخیر کرنا نصف رات بلکہ تہائی رات تک درست ہے۔

مشترک اوقات

وَ فِي السَّفَرِ وَ الْمَطَرِ وَ الْمَرَضِ اَوْ اَمْرٍ اٰخَرَ يُشَاكِلُهَا فِي الْعُسْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ وَسْطِ السَّمَاءِ يَخْتَصُّ الْوَقْتُ بِالظُّهْرِ بِمِقْدَارِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَيَشْتَرِكُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ الظُّهْرُ مُقَدَّمَةٌ اِلٰى اَنْ يَّبْقٰى الْوَقْتُ بِمِقْدَارِ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْغُرُوْبِ فَهٰذَا الْوَقْتُ يَخْتَصُّ بِالْعَصْرِ وَبَعْدَ الْغُرُوْبِ بِمِقْدَارِ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَخْتَصُّ بِالْمَغْرِبِ فَيَشْتَرِكُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ وَ الْمَغْرِبُ مُقَدَّمَةٌ حَتّٰى يَبْقَى الْوَقْتُ مِقْدَارَ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قُبَيْلَ الصُّبْحِ فَهُوَ يَخْتَصُّ بِالْعِشَاءِ۔

سفر بارش یا مرض کے دوران اور اس جیسے کسی اور مشکل موقع پر جب سورج وسط آسمان سے ڈھل جائے تو چار رکعت کی مقدار تک وقت ظہر کی نماز کے لئے مختص ہے۔ پھر ظہر اور عصر کا وقت مشترک ہے تاہم ظہر مقدم ہے تاوقتیکہ غروب آفتاب میں صرف چار رکعت کی مقدار کا وقت رہ جائے یہ وقت عصر کیلئے مختص ہے۔ غروب آفتاب کے بعد تین رکعت کی مقدار کا وقت مغرب کی نماز کے لیے مختص ہے اس کے بعد مغرب اور عشاء کا وقت مشترک ہوتا ہے مغرب کو مقدم رکھا جائے گا یہاں تک کہ صبح صادق سے کچھ دیر پہلے چار رکعت کی مقدار کا وقت رہ جائے پس وہ وقت عشاء کیساتھ خاص ہے۔

وَفِي الْاَوْقَاتِ الْمَشْكُوْكِ بِالْغَيْمِ تَاخِيْرُ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ وَالْمَغْرِبِ وَتَقْدِيْمُ الْعِشَاءِ وَالْعَصْرِ ضَوَابُّ وَفِي الْاَزْمِنَةِ وَالْاَمْكِنَةِ الْحَارَّةِ الْاِبْرَادُ بِالظُّهْرِ

بادلوں کے باعث مشکوک اوقات میں صبح، ظہر اور مغرب کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا اور عشاء اور عصر کی نمازوں کی ادائیگی میں قدرے جلدی کرنا بہتر ہے۔ گرم موسم اور گرم جگہوں پر موسم ٹھنڈا ہونے پر ظہر پڑھی جائے۔

درمیانی نماز کی تعریف

وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَاَصْوَبُ الْاَوْقَاتِ اَوْسَطُهَا فَاِنْ كُنْتَ تُصَلِّي الْفَرَائِضَ فِيْ اَوْسَاطِ الْاَوْقَاتِ بِلَا تَعْجِيْلٍ مُخِلٍّ وَّلَا تَطْوِيْلٍ مُمِلٍّ اَصَبْتَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى بِلَا رَيْبٍ وَّلَا عَيْبٍ۔

اگر ایسا نہیں ہے تو نماز کا درمیانی وقت ہی بہترین وقت ہے۔ اگر تم نماز اسکے درمیانی وقت میں کسی خلل دینے والی جلدی یا کسی سستی پیدا کرنے والی طوالت کے بغیر پڑھتا رہے تو تجھے کسی شک وشبہ کے بغیر نماز وسطیٰ حاصل ہوگئی۔

مکروہ اوقات

وَالْاَوْقَاتُ الْمَكْرُوْهَةُ لِلصَّلٰوةِ فِيْ اَيِّ بُقْعَةٍ مِّنَ الْبِقَاعِ حِيْنَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ حِيْنَ الْغُرُوْبِ وَحِيْنَ الْاِسْتِوَاءِ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ غَيْرَ الْمِلَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ يَتَعَبَّدُوْنَ الْاَصْنَامَ فَالْكَرَاهَةُ لِتَشَابُهِهِمْ

نماز کے لئے مکروہ اوقات زمین کے کسی بھی حصے میں عین سورج کے طلوع، غروب اور عین استواء کا وقت ہے کیونکہ ان اوقات میں غیر مسلم اپنے بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ہمیں کراہت کا حکم ان غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ہے۔

وَبَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ غَيْرُ الْفَرَائِضِ مَكْرُوْهَةٌ اَيْضًا وَاِنْ كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ اَوْ تَغْرُبُ فَمَا كَانَ قَبْلَ الطُّلُوْعِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اَدَاءٌ وَ مَا كَانَ بَعْدَ الطُّلُوْعِ وَبَعْدَ الْغُرُوْبِ قَضَاءٌ وَ ذٰلِكَ اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ فَلَا حَاجَةَ اِلٰى تَكَلُّفٍ وَّتَعَسُّفٍ۔

نماز صبح اور عصر کے فرض کی ادائیگی کے بعد غیر فرائض نمازیں بھی مکروہ ہیں۔ اگر تم نماز میں ہو اور اسی دوران سورج طلوع یا غروب ہوجائے تو نماز کا وہ حصہ جو طلوع یا غروب سے قبل ادا ہوا ہو وہ ادا ہوگا اور جو طلوع یا غروب کے بعد ادا ہوا ہو وہ قضاء ہوگا یہ بات سورج سے زیادہ روشن ہے اس میں کسی تکلیف یا مشقت میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

وَكُلُّ مُسْلِمٍ بَالِغٍ عَاقِلٍ مُكَلَّفٌ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْعِبَادَاتِ وَ غَيْرُهٗ غَيْرُ مُكَلَّفٍ بِالْعِبَادَاتِ لِاَنَّ الْعِبَادَاتِ تُبْتَنٰى عَلَى الْاِيْمَانِ فَاِذَا لَمْ يُوْجَدِ الْمَبْنٰى لَمْ يُمْكِنِ الْمَبْنٰى عَلَيْهِ۔

ہر بالغ، عاقل، مسلمان شخص نماز و دیگر عبادات کا مکلف ہے دیگر لوگ عبادت کے مکلف نہیں کیونکہ عبادات کی بنیاد ایمان پر رکھی گئی ہے اگر بنیاد ہی موجود نہ ہو اس پر کسی چیز کا رکھا جانا ممکن نہیں۔

مرتد کا حکم

اَمَّا الْمُرْتَدُّ اِذَا رَجَعَ اِلَى الْاِسْلَامِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ قَضَاءُ مَا فَاتَ مِنَ الْاَحْكَامِ كَالصَّلٰوةِ وَ غَيْرِهَا سِيَاسَةً وَّحِمَايَةً لِحِمَى الْاِسْلَامِ بِخِلَافِ سَائِرِ الْكَفَرَةِ۔

واضح رہے کہ (اگر کوئی) مرتد اسلام کی طرف لوٹ آئے تو اس پر دیگر کافروں کے برخلاف اسلامی حدود کی پاسداری کرتے ہوئے حسن مروت اور تعاون کے پیش نظر چھٹے ہوئے احکام مثلاً نماز وغیرہ کی قضاء واجب ہے۔

بچوں کو بنیادی دینی تعلیم دینے کا حکم

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤْمَرَ الصَّبِيُّ بِتَعَلُّمِ الطَّهَارَةِ وَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْفَرَائِضِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤْمَرَ بِالصَّلٰوةِ وَ الصِّيَامِ لِاَنَّ التَّكْلِيْفَ عَلَيْهِمْ مِمَّا لَا يُكَلِّفُهُمُ اللّٰهُ ظُلْمٌ وَ تَعْلِيْمُ الْفَرَائِضِ يَلِيْقُ لِلذَّكَرِ قَبْلَ اثْنَتَيْ عَشَرَ قَسَنَةً وَّلِلْاُنْثٰى قَبْلَ تِسْعِ سِنِيْنَ۔

بچے کو بلوغت سے پہلے طہارت، نماز، روزہ اور دیگر فرائض کی تعلیم دینی چاہئے ان کو نماز اور روزہ کی ادائیگی کا حکم دینا جائز نہیں کیونکہ جن امور کا اللہ نے انہیں مکلف نہیں بنایا ان کو تکلیف دینا ان پر ظلم ہے۔ لڑکوں کیلئے فرائض کی تعلیم دینے کا مناسب وقت بارہ سال سے پہلے اور لڑکیوں کے لیے نو سال کی عمر سے پہلے ہے۔

وجوب نماز کی مختلف صورتیں

وَالْمَجْنُوْنُ اِذَا بَرِئَ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَالْاِغْمَاءُ كَالْمَجْنُوْنِ بِخِلَافِ السُّكْرَانِ فَاِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْحَدُّ۔ فَالْمَجْنُوْنُ اِذَا بَرِئَ وَالْمُغْمٰى عَلَيْهِ اِذَا اَفَاقَ وَالْحَائِضُ اِذَا طَهُرَتْ وَبَقِيَ مِنَ الْوَقْتِ مِقْدَارُ الصَّلٰوةِ الْحَاضِرَةِ يَعْنِيْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِقْدَارَ رَكْعَتَيْنِ وَجَبَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ مِقْدَارُ ثَمَانِيْ رَكَعَاتٍ وَجَبَتِ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ وَمِقْدَارُ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اَلْعَصْرُ فَقَطْ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ مِقْدَارُ سَبْعِ رَكَعَاتٍ وَجَبَتِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَمِقْدَارُ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اَلْعِشَاءُ وَحْدَهَا

مجنون اگر ٹھیک ہوجائے تو اس پر (عبادات) کی قضاء نہیں ہے بیہوش ہونیوالے کی مثال مجنون جیسی ہے نشے کا حکم اس کے برعکس ہے کیونکہ اس پر قضاء اور حد دونوں واجب ہے۔ جب پاگل، پاگل پنی سے نکل آئے بیہوش ہوش میں آئے اور حائضہ پاک ہوجائے اور موجود نماز کے لیے وقت ہو یعنی طلوع آفتاب ہونے سے پہلے دو رکعت کا وقت موجود ہو تو صبح کی نماز واجب ہے غروب آفتاب سے پہلے آٹھ رکعت کا وقت ہو تو ظہر و عصر واجب ہے۔ صرف چار رکعت کا وقت ہو تو صرف عصر واجب ہے۔ صبح صادق کے طلوع سے قبل سات رکعت کا وقت موجود ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز واجب ہے۔ صرف چار رکعت کے لیے وقت ہو تو صرف عشاء کی نماز واجب ہے۔

قضاء کی مختلف صورتیں

وَ اِنْ وَقَعَ الْحَیْضُ وَ الْجُنُوْنُ وَ الْاِغْمَاءُ وَ قَدْ مَضٰی مِنْ اَوَّلِ الْوَقْتِ مِقْدَارُ اَدَائِهَا وَجَبَ الْقَضَاءُ یَعْنِیْ اِذَا مَضٰی مِنْ زَوَالِ الشَّمْسِ عَنْ وَسْطِ السَّمَاءِ مِقْدَارُ ثَمَانِیْ رَكَعَاتٍ قَضَاءُ الظُّهْرَیْنِ

وَمِقْدَارُ سَبْعِ رَكَعَاتٍ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَضَاءُ الْعِشَائَیْنِ وَمِنْ طُلُوْعِ الصُّبْحِ مِقْدَارُ رَكْعَتَیْنِ قَضَاءُ الصُّبْحِ وَالَّا فَلَا۔

اگر حیض یا جنونیت یا بے ہوشی طاری ہو جائے اور اول وقت سے نماز کی ادائیگی کا وقت گزر چکا ہو تو قضاء واجب ہے۔ یعنی آسمان کے وسط سے سورج ڈھلنے کے بعد آٹھ رکعت کی مقدار کا وقت گزر جائے تو ظہرین کی قضاء واجب ہے۔

غروب آفتاب کے بعد سات رکعات کی مقدار کا وقت گزر چکا ہو تو مغرب اور عشاء کی قضاء واجب ہے۔ صبح صادق کے طلوع کے بعد دو رکعت کی مقدار کا وقت گزر جائے تو صبح کی نماز قضاء ہے اگر ایسا نہیں تو قضاء بھی نہیں۔

اشتباہ وقت

وَلَوْ اشْتَبَهَ الْوَقْتُ وَصَلَّیْتَ فِیْهِ ثُمَّ تَبَیَّنَ اَنَّهٗ وَقَعَتْ فِی الْوَقْتِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا قَضَاءَ عَلَیْكَ وَ اِنْ وَقَعَتْ قَبْلَ الْوَقْتِ وَجَبَتِ الْاِعَادَةُ اَدَاءً اَوْ قَضَاءً۔

اگر وقت میں مغالطہ ہو جائے اور تم نے مشکوک وقت میں نماز پڑھ لی۔ پھر واضح ہو جائے کہ نماز وقت پر یا بعد میں ادا ہو گئی ہے تو کوئی قضاء واجب نہیں لیکن اگر وقت سے پہلے پڑھ لی ہو تو دوبارہ پڑھنا واجب ہے ادا یا قضاء کے طور پر۔

قضاء کی ادائیگی کا حکم اور اس کی صورتیں

وَ یَنْبَغِیْ اَنْ تُبَادِرَ اِلٰی قَضَاءِ الْفَوَائِتِ وَ تُقَدِّمَهَا عَلَی الْحَاضِرَةِ اِنْ لَّمْ یَضِقْ وَقْتُ الْحَاضِرَةِ وَلَا یَجِبُ التَّرْتِیْبُ فِی الْفَوَائِتِ

قضاء نمازوں کی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے اور اگر وقت تنگ نہ ہو تو موجودہ نمازوں پر قضاء کو مقدم رکھے۔ فوت شدہ نمازوں میں ترتیب واجب نہیں۔

وَ یَجُوْزُ اَنْ تَقْضِیَ صَلٰوةَ النَّهَارِ فِی اللَّیْلِ وَ صَلٰوةَ اللَّیْلِ فِی النَّهَارِ وَتُقَدِّمَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی وَاِنْ لَّمْ تَجْهَرْ فِی الْجَهْرِیَّةِ الْفَائِتَةِ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

دن کی فوت شدہ نمازوں کی قضاء رات کو اور رات کی نمازیں دن کو بجالانا جائز ہے اور ان میں ہر ایک کو دوسری نماز پر مقدم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر جہری قضاء نمازوں میں خاموشی سے پڑھے تو مضائقہ نہیں۔

اذان اور اقامت کا مسئلہ

اَمَّا الْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ فِی الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ الْمَفْرُوْضَۃِ الْحَاضِرَۃِ بِالْجَمَاعَۃِ لِلرِّجَالِ فَفَرْضُ كِفَايَۃٍ وَلِلْمُنْفَرِدِ مُسْتَحَبٌّ اَدَاءً كَانَ اَوْ قَضَاءً وَالْاِقَامَۃُ اَشَدُّ اسْتِحْبَابًا وَلَا يَجُوْزُ لِلنِّسَاءِ الْاِقَامَۃُ دُوْنَ الْاَذَانِ فِيْ صَلٰوتِهِنَّ بِالْاِنْفِرَادِ وَالْجَمَاعَۃِ۔

پانچوں حاضر فرض نمازوں کی جماعت کیساتھ ادائیگی کی صورت میں اذان اور اقامت مردوں پر فرض کفایہ ہے(۱) انفرادی صورت میں مستحب ہے ادا ہو یا قضاء اقامت تاکیدی مستحب ہے۔ خواتین کیلئے انکی انفرادی اور باجماعت نماز میں اذان کے بغیر اقامت پڑھے تو جائز ہے۔

وَالْاَذَانُ تَكْبِيْرَاتُهُ الْاُوَلُ رُبَاعٌ وَالْبَاقِيْ لَا يَجُوْزُ اِلَّا مَثْنٰى وَالْاِقَامَۃُ يَجُوْزُ مَثْنٰى اِلَّا التَّهْلِيْلَ الْاٰخِرَ مِنْهُ وَيَجُوْزُ فُرَادٰى اِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ التَّكْبِيْرَاتُ

اذان کی پہلی تکبیرات چار ہیں باقی تمام کلمات دو دو مرتبہ سے زیادہ جائز نہیں۔ اقامت میں تمام کلمات کا دو دو مرتبہ پڑھنا جائز ہے سوائے آخری تہلیل کے اور قدقامت الصلوٰۃ تکبیرات کے علاوہ ایک ایک دفعہ بھی جائز ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ الْاَذَانُ قَبْلَ دُخُوْلِ الْوَقْتِ اِلَّا لِلصُّبْحِ وَاِنْ اَعَادَ بَعْدَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ كَانَ اَفْضَلَ وَيَجِبُ فِيْهِمَا التَّرْتِيْبُ وَالْمُوَالَاتُ

نماز صبح کے علاوہ وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دینا جائز نہیں، اگر صبح طلوع کے بعد اعادہ کیا جائے تو افضل طریقہ ہے۔ اذان اور اقامت میں ترتیب و موالات واجب ہے۔

کلمات اذان

چار مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ مُحَمَّدٌ وَّعَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ(۲)

اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ اللہ کے ولی ہیں۔ نماز کی طرف آؤ، نیکی کی طرف آؤ، کار خیر کی طرف آؤ محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

---

(۱) فرض کفایہ یعنی ایک یا بعض کی طرف سے ادائیگی سے باقی اس فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔

(۲) کلمات اذان کی ترتیب درج ذیل قلمی و مکمی نسخوں میں موجود ہے۔

۱۔۔۔۔ قلمی نسخہ میر سید عبداللہ ۱۱۶۸ھ مملوکہ پیر طریقت سید محمد شاہ نورانی
۲۔۔۔۔ قلمی نسخہ ۱۱۵۶ھ بمطابق ۱۷۴۳ء مملوکہ مفتی اعظم سید محمد شاہ تھلوی
۳۔۔۔۔ قلمی نسخہ میر عبداللہ مملوکہ پروفیسر سید حسن شاہ شکری
۴۔۔۔۔ قلمی نسخہ میر جلال الدین الموسوی مملوکہ سید علی کاظمی سرچما چھور بٹ
۵۔۔۔۔ قلمی نسخہ مملوکہ سید حبیب اللہ مرحوم میر داد حافظ معلمی سلیمنگ
۶۔۔۔۔ قلمی نسخہ مملوکہ سید علی شاہ گھن کبیر مکسی نسخہ جون علی لائبریری کراچی
۷۔۔۔۔ فتاوی سراج الاسلام فارسی ناشر ریاض سمہ شاہ چھور بٹ
۸۔۔۔۔ قلمی نسخہ میر سلطان علی ولد میر علی ۱۲۱۰ھ مملوکہ سید محمد علی کورو
۹۔۔۔۔ فتاوی طحطاوی مترجم علامہ محمد خیر طبع دوم ص ۳۰

وَالصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِيْ خِلَالِ الْاَذَانِ بِدْعَةٌ فَاِنْ قِيْلَ قَبْلَ اَذَانِ الصُّبْحِ اَوْ بَعْدَهٗ لِتَنْبِيْهِ الْغَافِلِيْنَ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

اذان کے دوران الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنا بدعت ہے تاہم اگر اذان صبح سے پہلے یا بعد میں غفلت کے شکار لوگوں کو جگانے کے لیے پڑھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

موذن کیسا ہونا چاہیے؟

وَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُؤَذِّنُ اِلَّا رَجُلًا مُسْلِمًا عَاقِلًا عَادِلًا مُمَيِّزًا رَشِيْدًا وَلَا يُشْتَرَطُ الْبُلُوْغُ عَارِفًا بِالْاَوْقَاتِ مُهْتَمًّا بِتَحَقُّقِهَا حَافِظًا لَّهَا صَيِّتًا صَبِيْحًا حَسَنَ الصَّوْتِ اَوْ لَيْسَ بِقَبِيْحِ الصَّوْتِ قَائِمًا مَعَ الْقُدْرَةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُتَاَنِّيًا مُّرَتِّلًا فِي الْاَذَانِ حَادِرًا فِي الْاِقَامَةِ مُتَطَهِّرًا عَنِ الْجَنَابَةِ فِيْهِمَا مُتَوَضِّيًا فِي الْاِقَامَةِ مُبْطِيًا بَيْنَهُمَا بِقَدْرِ رَكْعَتَيْنِ تَقْرِيْبًا اِلَّا فِي الْمَغْرِبِ وَالْاَذَانُ يَجُوْزُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُتَوَضِّيًا بِالْكَرَاهَةِ وَ الْاِقَامَةُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا مِمَّنْ يَّجُوْزُ لَهُ الصَّلٰوةُ۔

موذن کیلئے ضروری ہے کہ مرد ہو، مسلمان ہو، عادل ہو، عقلمند ہو تمیز دار ہو اور پختہ عقل کا مالک ہو، بالغ ہونا شرط نہیں، اوقات کا جاننے والا ہو یقینی وقت کے بعد اذان کا اہتمام کرنیوالا ہو، اوقات کا خیال رکھنے والا ہو، بلند آواز کا مالک ہو، نیک کردار ہو، خوش آواز ہو یا کم از کم خراب آواز کا مالک نہ ہو۔ قدرت سے کھڑا ہونیوالا ہو۔ دوران اذان قبلہ رخ ہو، اذان کو ترتیل کے ساتھ رک رک کر پڑھنے والا ہو، اقامت کو جلدی جلدی پڑھنے والا ہو۔ دونوں صورتوں میں جنابت سے پاک ہو۔ اقامت کیلئے باوضو ہو، مغرب کے علاوہ دونوں میں تقریباً دو رکعت نماز کا وقفہ دینے والا ہو۔ اگر باوضو نہ ہو تو کراہت کیساتھ اذان دی جاسکتی ہے لیکن اقامت صرف وہ شخص پڑھ سکتا ہے جو نماز پڑھ سکتا ہو۔

اذان سننے والوں کیلئے مسنون افعال

وَسُنَّ لِلسَّامِعِ الْاِنْصَاتُ اَوْ اَنْ يَّتَابِعَهٗ فِي التَّكْبِيْرَاتِ وَفِي الشَّهَادَتَيْنِ وَفِي الْحَيْعَلَةِ(۱) اَنْ يَّقُوْلَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

سننے والوں کیلئے سنت ہے کہ خاموش رہیں، یا تکبیرات میں پیروی کریں اور ہر دو شہادت اور ہر حیعلہ کے دوران یہ دعا "کوئی قدرت اور طاقت نہیں سوائے عظمت اور بلندی والی ذات پاک کے" پڑھے۔

---

(۱) قدیم قلمی نسخوں میں سے بعض متن میں ثنوث شہادات اور بعض میں شہادتین کا لفظ موجود ہے۔ معروف محقق سید علی کاظمی میرواعظ مرحوم چھور بٹ کے پاس کل چونیس قلمی نسخے موجود ہیں ان میں سے دو نسخوں میں ثنوث شہادات جبکہ باقی نسخوں میں شہادتین کا لفظ ہے چونکہ اس نسخہ عربی کو پیر طریقت میر مختار اخیارؒ کے قلمی نسخہ سراج الاسلام کے مطابق تیار کیا گیا ہے جس میں موجود شہادتین کو برقرار رکھا گیا ہے۔ شہادتین سے اذان کی ہیئت متاثر نہیں ہوتی کیونکہ اس سے مراد شہادت عددی ہے نوعی نہیں یعنی اس سے مراد تینوں شہادتوں یعنی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ اور اشہد ان علیا ولی اللہ کو دو دو بار پڑھنا ہے۔ چنانچہ متن میں شہادتین ہو یا ثنوث شہادات، مقصد ایک ہی ہے۔ باقی اگلے صفحہ پر

دعائے اذان

وَبَعْدَ الْاَذَانِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اذان کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔ اے اس دعوت کاملہ اور اس کے نتیجے میں قائم ہونیوالی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ، فضیلت اور اعلیٰ درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت عطا فرما۔ اے اللہ تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔

وَاِنْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْاَدْعِيَةِ وَالصَّلٰوتِ لَا يُمْنَعُ وَلَا يَجُوْزُ لِلْمُؤَذِّنِ اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ كَثِيْرٍ فِيْ اَثْنَائِهِمَا اَوْ يَسْكُتَ سُكُوْتًا فَاحِشًا وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ يَسِيْرٍ بِالْخُفْيَةِ وَالسُّرْعَةِ فِيْ اَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ يَفُوْتُ اِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ لَا حَاجَةَ اِلَى الْاِسْتِيْنَافِ وَاِلَّا فَلْيَسْتَأْنِفْ۔

اگر اس دعا پر اپنی چاہت کے مطابق دعاؤں اور درود کا اضافہ کرے تو ممانعت نہیں ہے۔ موذن کے لیے جائز نہیں کہ اذان اور اقامت کے دوران لمبی باتیں کرے یا بہت دیر تک خاموش رہے۔ اگر ہاتھ سے نکل جانے والے کسی ضروری کام کیلئے آہستہ اور جلدی سے کچھ بات کرلے تو اذان کو دہرانے کی ضرورت نہیں ورنہ دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

اذان دینے کی اہمیت

وَفِيْ كُلِّ سَوَادٍ مِّنَ الْقُرٰى وَالْبُلْدَانِ وَالْاَخْشَامِ وَاَرْبَابِ الْخِيَامِ اِنْ لَّمْ يُؤَذِّنُوْا قَطُّ وَجَبَتْ مُقَاتَلَتُهُمْ عَلَى الْاِمَامِ حَتّٰى يَفِيْئُوْا اِلٰى شَعَائِرِ الْاِسْلَامِ۔ وَلَا خِفَاءَ اَنَّ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ وَالْجَمَاعَةَ مِنَ الشَّعَائِرِ الْعِظَامِ فِي الْاِسْلَامِ۔

دیہاتوں، شہروں، کھلے میدانوں میں رہنے والوں اور خانہ بدوشوں کی بستی میں اگر لوگ بالکل ہی اذان نہیں دیتے ہوں تو امام پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ جنگ کرے حتیٰ کہ وہ شعائر اسلام کی طرف واپس آئیں۔ یہ کوئی مخفی بات نہیں، بے شک اذان و اقامت اور جماعت اسلام کی بڑی نشانیوں میں سے ہیں۔

گزشتہ صفحہ سے: ثانیاً تین شہادتوں کیساتھ اذان دعوت امیر کبیر میں واضح حجت کیساتھ موجود ہے۔ ثالثاً نور بخشیوں کے یہاں تسلسل کیساتھ کسی اختلاف کے بغیر تین شہادات اور تین جیعلات کے ساتھ ہی اذان رائج ہے۔ رابعاً امام نور بخش یہاں اذان کی ترتیب نہیں، اذان سننے والوں کیلئے مسنون افعال بیان فرمارہے ہیں۔ چنانچہ اس تذکرے میں آخری کلمات محمد و علی خیر البشر. اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ بھی موجود نہیں۔ اگر یہاں ترتیب اذان بیان کی گئی ہے تو ہمیں ان تینوں نورانی کلمات سے بھی انکار لازم آئے گا جس کی کسی بھی صورت میں گنجائش نہیں۔

حیعلہ بماسوائے چند ایک کے تمام دستیاب قلمی نسخوں میں "حیعلہ" کا لفظ موجود ہے چنانچہ یہاں بھی اسی لفظ کو برقرار رکھا گیا ہے ساتھ ہی بہت سے نسخوں میں نور بخشیوں کے ہاں مروجہ اذان کی پوری حجت موجود ہے تاہم بعض نسخوں میں کلمات اذان موجود نہیں۔ بعض محققین کا گمان ہے کہ "حیعلتین" والا نسخہ مولوی خلیل بلخاری کا لکھا ہوا نسخہ ہے اور یہ ہنوز نقطہ تحقیق ہے۔

قبلہ رخ ہونے کا حکم

اَمَّا اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ فَشَرْطٌ فِيْ صِحَّةِ الصَّلٰوةِ مَعَ الْقُدْرَةِ اِلَّا لِلْمُسَايِرِ الْمُتَنَفِّلِ وَالْخَائِفِ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَغَيْرِهِمْ اِنْ كَانُوْا رَاكِبِيْنَ اَوْ رَاجِلِيْنَ فَاِنَّ صَوْبَ الطَّرِيْقِ يَدُلُّ عَنِ الْقِبْلَةِ فِيْ حَقِّهِمْ وَاِنْ تَيَسَّرَ فِي الْاِحْرَامِ التَّوَجُّهُ اِلَى الْقِبْلَةِ كَانَ اَفْضَلَ وَعِنْدَ شِدَّةِ الْخَوْفِ يَجُوْزُ اَدَاءُ الْفَرَائِضِ فِي السَّيْرِ بِالْاِيْمَاءِ كَالنَّوَافِلِ وَلَا يَجِبُ الْقَضَاءُ وَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّقْضِيَ كَانَ اَفْضَلَ وَيَنْبَغِيْ اَنَّ الْاِيْمَاءَ لِلسُّجُوْدِ كَانَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ.

قبلہ رخ ہونا نماز کی صحت کے لیے شرط ہے، بشرطیکہ قدرت ہو تاہم یہ شرط مسافر نفل گزاروں اور دشمن سے خوفزدہ افراد وغیرہ کیلئے نہیں، چاہے وہ سوار ہوں یا پیدل۔ ایسے افراد کے لیے ان کے سفر کا رخ ہی انکے حق میں قبلہ کا بدل ہے۔ اگر نیت کے لیے قبلہ رخ ہوسکیں تو افضل ہے۔ شدید خوف کے وقت فرائض کو بھی نوافل کی طرح چلتے ہوئے اشارے سے پڑھنا جائز ہے اور قضاء بھی واجب نہیں ہے اور اگر قضاء بجالانے کا ارادہ ہو تو افضل ہے۔ مناسب ہے کہ سجدہ کے لیے اشارے رکوع کی نسبت زیادہ جھکاؤ کا حامل ہو۔

وَفِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ يَجُوْزُ الْاِسْتِقْبَالُ اِلٰى اَيِّ جِدَارٍ وَقَعَ وَاِلَى الْبَابِ اِنْ كَانَ مَسْدُوْدًا اَمَّا اِلَى الْبَابِ الْمَفْتُوْحِ وَعَلٰى سَطْحِهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ شَاخِصَةً بَيْنَ يَدَيْهِ فَكُرِهَتْ وَاِنْ تَحَيَّرَ فِيْ سَمْتِ الْقِبْلَةِ وَلَمْ يُمْكِنِ التَّفَحُّصُ مِنَ الْخَبِيْرِ اَوِ الْخَفِيْرِ اَوْ غَيْرِهِمَا وَجَبَ التَّفَحُّصُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَبِاجْتِهَادٍ وَاِنْ بَقِيَ الْوَقْتُ وَتَحَقَّقَ اَنَّ الصَّلٰوةَ وَقَعَتْ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَجَبَتِ الْاِعَادَةُ وَاِلَّا فَلَا.

کعبہ شریف کے اندر کسی بھی دیوار کی طرف منہ کرنا جائز ہے اور دروازے کی طرف بھی بشرطیکہ دروازہ بند ہو۔ دروازہ کھلا ہوا ہو یا کعبہ کی چھت پر نماز پڑھے اور سامنے کوئی چیز کھڑی نہ ہو تو مکروہ ہے۔ اگر قبلہ کے رخ سے متعلق پریشانی کی صورت میں کسی باخبر سے یا راہ گیر وغیرہ سے تحقیق کرنا ممکن ہو تو کھوج لگانا واجب ہے اگر ایسا ممکن نہیں تو کوشش سے کام لے۔ اگر وقت باقی ہو اور واضح ہوجائے کہ نماز غیر قبلہ کی طرف پڑھی گئی ہے تو دہرانا واجب ہے ورنہ نہیں۔

وَيَنْبَغِيْ لِلْمُتَحَيِّرِ اِذَا تَوَجَّهَ بِالْاِجْتِهَادِ اِلٰى جِهَةٍ اَنْ لَّا يَتَشَوَّشَ قَلْبُهُ وَيُثَبِّتَهُ وَيَقُوْلَ فِيْ قَلْبِهِ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ وَهِيَ الْكَعْبَةُ الْحَقِيْقِيَّةُ لِاَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَصِحُّ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

اجتہاد سے سمت قبلہ کے تعین کے بعد پریشانی کا شکار شخص کا دل کسی تشویش میں نہ پڑے۔ بلکہ اسے مضبوط رکھے اور اپنے دل میں کہے "تم جس طرف بھی منہ کرو وہاں اللہ کی رضا موجود ہے" اور یہی کعبہ حقیقی ہے کیونکہ نماز حضور قلب کے بغیر نہیں ہوتی۔

فَبَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ لَا يَجُوْزُ الْاِجْتِهَادُ لٰكِنْ اِنْ تَيَقَّنَ بِسَبَبٍ مِّنَ الْاَسْبَابِ تَحَقُّقَ الْقِبْلَةِ فِيْ اَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ يَجُوْزُ التَّحَوُّلُ اِلَيْهَا وَالْاِسْتِئْنَافُ اَفْضَلُ وَيَجُوْزُ التَّحَوُّلُ بِاجْتِهَادٍ ثَانٍ فِيْ اَثْنَائِهَا وَبِهٰذَا الْبَيَانِ لَمْ تَتَحَقَّقِ الْقِبْلَةُ وَ

تکبیرۃ الاحرام باندھنے کے بعد پھر اجتہاد جائز نہیں۔ لیکن دوران نماز کسی بھی سبب سے قبلے کا رخ متعین ہونے کا یقین ہوجائے تو اس جانب رخ موڑنا جائز ہے۔ تاہم نماز کو دہرانا افضل ہے۔ نماز کے دوران اجتہاد ثانی کے ذریعے قبلہ رخ تبدیل کرنا جائز ہے۔ اس بیان سے بھی قبلہ کا تعین نہ ہو اور نہ ہی زوال کے

لِاَوَّلِ فَيْءِ الزَّوَالِ فَلَا بُدَّ مِنَ الدَّائِرَةِ الْهِنْدِيَّةِ فِيْ مَعْرِفَةِ اَوَّلِ الْوَقْتِ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَسَمْتِ الْقِبْلَةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِي الْبِلَادِ الْبَعِيْدَةِ عَنِ الْكَعْبَةِ اَدَامَ اللّٰهُ بَرَكَتَهُمَا لِاَنَّهُمَا لَا يَتَحَقَّقَانِ اِلَّا بِهَا

سائے کی ابتداء معلوم ہوا تو کعبہ (دام اللہ برکتھا) سے دور شہروں کے اہل اسلام کے لیے ظہر کی ابتدائی وقت معلوم کرنے اور سمت قبلہ کے تعین کے لیے دائرہ ہندیہ کا جاننا ضروری ہے کیونکہ یہ دونوں دائرہ ہندیہ کے بغیر متحقق نہیں ہو سکتے۔

دائرہ ہندیہ

وَطَرِيْقُ تَحْصِيْلِهَا اَنْ تُسَوِّيَ مَوْضِعًا بِمِسْطَرٍ تَهُ صَحَّةً بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى فِيْهِ تَقْعِيْرٌ وَّ لَا تَحْدِيْبٌ وَ لَوْ صُبَّ فِيْهِ مَاءٌ لَسَالَ اِلٰى جَوَانِبِهٖ عَلَى السَّوَاءِ ثُمَّ تَرْسُمُ عَلَيْهِ دَائِرَةً بِاَيِّ بُعْدٍ شِئْتَ وَ تُقِيْمُ عَلٰى مَرْكَزِهَا مِقْيَاسًا مُخَرْوَطًا مُحَدَّدَ الرَّأْسِ مُسَاوِيًا لِرُبُعِ قُطْرِهَا اَوْ اَقَلَّ مِنَ الرُّبُعِ وَ تُجَرِّبُ الْمِقْيَاسَ فِيْ اِسْتِقَامَتِهٖ بِاَنْ تُقَدِّرَ مِنْ رَّأْسِ الْمِقْيَاسِ ثَلَاثَةَ جَوَانِبَ مِنَ الْمُحِيْطِ فَاِنْ كَانَ الْمِقْدَارُ مُسَاوِيًا مِنَ الْجَوَانِبِ لَاخِفَاءَ اَنَّهُ اسْتَقَامَ عَلٰى زَوَايَا قَائِمَةٍ

دائرہ ہندیہ کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ کسی صحیح مسطر سے ایک مقام کو اس طرح برابر کر دیں کہ اس میں کسی قسم کا نشیب و فراز نہ رہے۔ اگر مقام پر پانی ڈالا جائے تو پانی اس کے اطراف میں برابری کے ساتھ پھیل جائے۔ پھر اپنی ضرورت کے مطابق کسی بھی جگہ پر ایک دائرہ بنائیں پھر اس دائرے کے عین مرکزی نقطہ پر ایسا مخروطی صورت کا نوکدار پیمانہ کھڑا کر دیں جو اس دائرے کے قطر کے چوتھائی حصہ یا اس سے کم کے برابر ہو۔ پیمانہ کے برابر کھڑا ہونے کا اس طرح تجربہ کریں کہ پیمانہ کے سرے سے تینوں اطراف کا اندازہ لگایا جائے اگر تینوں اطراف کا اندازہ برابر ہو تو واضح ہوا کہ وہ پیمانہ زاویہ قائمہ پر قائم ہے۔

وَتَرْصُدُ دُخُوْلَ ظِلِّ الْمِقْيَاسِ فِي الدَّائِرَةِ بِاَنْ تُعْلِمَ عَلَى الْمُحِيْطِ عَلَامَةً لِمَدْخَلِهٖ مِنْ جَانِبِ الْمَغْرِبِ وَتَرْصُدُ خُرُوْجَهُ مِنْهَا وَتُعْلِمُ اَيْضًا عَلَى الْمُحِيْطِ عَلَامَةً لِمَخْرَجِهٖ مِنْ جَانِبِ الْمَشْرِقِ ثُمَّ تَصِلُ بِخَطٍّ مُسْتَقِيْمٍ بَيْنَ عَلَامَتَيِ الْمَدْخَلِ وَ الْمَخْرَجِ لِيَظْهَرَ قَوْسٌ كَالْوَتْرِ فَتُنَصِّفُ هٰذَا الْقَوْسَ وَتُعْلِمُ عَلٰى مُنْتَصَفِهٖ عَلَامَةً وَتَصِلُ مِنْ هٰذِهِ الْعَلَامَةِ اِلَى الْمَرْكَزِ بِخَطٍّ مُسْتَقِيْمٍ وَ تُخْرِجُهُ عَلَى اسْتِقَامَتِهٖ مِنْ رَّأْسِهٖ اِلَى الْمُحِيْطِ فَذٰلِكَ الْخَطُّ الَّذِيْ صَارَ قُطْرَ الدَّائِرَةِ هُوَ خَطُّ نِصْفِ النَّهَارِ يَعْنِيْ اِذَا انْطَبَقَ ظِلُّ الْمِقْيَاسِ

پھر اس دائرہ میں مقیاس کے سائے کے دخول پر نظر رکھیں اور مغرب کی جانب سے محیط پر سائے کے داخل ہونے کے مقام پر نشان لگائیں اور پھر اس سائے کے خروج پر نظر رکھیں اور محیط سے مشرق کی جانب اس سائے کے خروج کے مقام پر نشان لگائیں پھر اس سائے کے مقام دخول اور خروج کے دونوں نشانات کو ایک لکیر کی مدد سے ملائیں تاکہ وتر کی طرح ایک قوس نمودار ہو۔ اس قوس کو دو حصوں میں تقسیم کریں اور اس کے مقام تقسیم پر نشان لگائیں اور اس کو مرکز سے سیدھی لکیر کے ذریعے ملائیں اور اس کو سرے سے محیط تک سیدھا لے جائیں پس یہ لکیر جو دائرہ کا قطر بن گئی تو نصف النہار کی خط ہے یعنی اگر پیمانے کا سایہ

عَلٰى ذٰلِكَ الْخَطِّ كَانَ وَقْتَ الْاِسْتِوَاءِ الَّذِيْ يَكْرَهُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ فَاِذَا زَالَ الظِّلُّ عَنْهُ جَازَ وَاِلَّا فَلَا تَفْتَرِضُ الصَّلٰوةُ بِالْعُرُوْضِ فَاِنَّهُ اِلَى الزَّوَالِ وَقْتُ كَرَاهَةٍ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ لِلْمُمَيِّزِيْنَ وَقْتَ الْكَرَاهَةِ لَا الْاِفْتِرَاضِ۔

ثُمَّ تُنَصِّفُ اَحَدَ نِصْفَيِ الدَّائِرَةِ شَرْقِيًّا كَانَ اَوْ غَرْبِيًّا بِاَلْفِ جَارٍ اَوْ بِمَا شِئْتَ مِنَ الْمَقَادِيْرِ وَتُعْلِمُ عَلَيْهِ عَلَامَةً فَتُخْرِجُ مِنْ هٰذِهِ الْعَلَامَةِ خَطًّا مُسْتَقِيْمًا مَارًّا عَلَى الْمَرْكَزِ مُنْتَهِيًا اِلَى الْمُحِيْطِ۔

وَهُوَ خَطُّ الْاِعْتِدَالِ يَعْنِيْ خَطَّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَقْتَ حُلُوْلِ الشَّمْسِ فِيْ اَوَّلِ نُقْطَتَيِ الْحَمَلِ وَالْمِيْزَانِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَى الْمُحِيْطِ اَرْبَعُ عَلَامَاتٍ عَلٰى نُقْطَةِ الشَّمَالِ وَالْجَنُوْبِ وَالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَعْنِيْ عَلٰى رَأْسِ الْقُطْرَيْنِ الَّذَيْنِ صَيَّرَا الدَّائِرَةَ اَرْبَاعًا بِهِمَا فَتُقَسِّمُ كُلَّ رُبُعٍ بِتِسْعِيْنَ جُزْءًا لِيَنْقَسِمَ تَمَامُهَا بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كَاُمِّ الْاُسْطُرْلَابِ وَهٰذِهِ صُوْرَةُ الدَّائِرَةِ الْهِنْدِيَّةِ۔

اس خط پر پہنچ جائے تو یہ وقت استوا کا وقت ہے جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جب سایہ اس لکیر سے تھوڑا سا زوال پذیر ہو جائے تو نماز فرض ہو جاتی ہے۔ پس مکروہ اور وقت فرضیت میں تمیز کرنے والوں کیلئے اس وقت کی پہچان فرض کفایہ ہے۔

پھر دائرے کے دونوں حصوں میں سے کسی ایک کو چاہے مشرق ہو یا مغرب کسی پرکار اور اپنی خواہش کے مطابق کسی بھی پیمانے کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم کریں اور اس مقام تقسیم پر ایک نشان لگائیں۔ پھر اس نشان سے ایسا خط کھینچیں جو مرکز سے گزرتا ہوا محیط کے آخر تک پہنچ جائے۔

یہ خط، خط اعتدال کہلاتا ہے۔ یعنی یہ مشرق اور مغرب کو ظاہر کرنے والا خط ہے جب سورج حمل یا میزان میں ابتدائی حصے میں داخل ہو رہا ہو۔ اس محیط پر شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی جانب چار علامتیں ہونی چاہئیں یعنی دونوں قطر کے سروں پر جو اس دائرہ کو چار حصوں میں تقسیم کر دے۔ اور ہر حصے کو مزید نوے حصوں میں تقسیم کر دیں تو مکمل طور پر ام اسطرلاب کی طرح تین سو ساٹھ حصے ہو جائیں یہی دائرہ ہندیہ کی صورت ہے۔

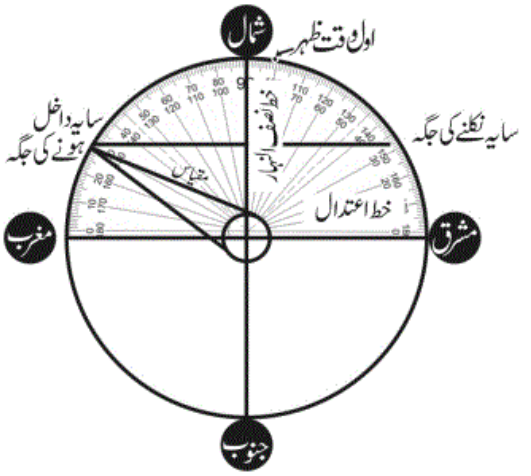

سمت قبلہ کا مسئلہ

اَمَّا سَمْتُ الْقِبْلَةِ فَنُقْطَةٌ مِّنَ الْاُفُقِ اِذَا وَاجَهَهَا الْمُصَلِّیْ كَانَ مُوَاجِهًا لِلْقِبْلَةِ وَهِیَ نُقْطَةُ التَّقَاطُعِ بَیْنَ دَائِرَةِ الْاُفُقِ وَبَیْنَ دَائِرَةٍ عَظِیْمَةٍ تَمُرُّ بِسَمْتِ رُؤُوْسِ اَهْلِ الْبَلَدِ وَمَكَّةَ وَالْقَوْسِ الَّذِیْ بَیْنَ نُقْطَةِ هٰذَا التَّقَاطُعِ وَبَیْنَ خَطِّ نِصْفِ النَّهَارِ مَعَ الْمُحِیْطِ وَ هُوَ قَوْسُ الْاِنْحِرَافِ وَ یُسَمُّوْنَهَا اَیْضًا بِسَمْتِ الْقِبْلَةِ لٰكِنَّ الْمُرَادَ هٰهُنَا تِلْكَ النُّقْطَةُ لَا الْقَوْسُ فَاِنْ كَانَ طُوْلُ بَلَدٍ وَ طُوْلُ مَكَّةَ مُتَسَاوِیَیْنِ فَسَمْتُ الْقِبْلَةِ رَأْسُ خَطِّ نِصْفِ النَّهَارِ الْمُتَقَاطِعِ مَعَ دَائِرَةِ الْاُفُقِ اَمَّا نُقْطَةُ الْجُنُوْبِ اِنْ كَانَ عَرْضُ الْبَلَدِ اَكْثَرَ مِنْ عَرْضِ مَكَّةَ وَاَمَّا نُقْطَةُ الشِّمَالِ اِنْ كَانَ اَقَلَّ۔

وَفِیْ غَیْرِ ذٰلِكَ لَا بُدَّ مِنَ الْاِنْحِرَافِ عَنْ نُقْطَتَیِ الشِّمَالِ وَ الْجُنُوْبِ وَ لِمَعْرِفَةِ سَمْتِ الْقِبْلَةِ الْمُنْحَرِفِ فِیْ هٰذِهِ النُّقْطَتَیْنِ وُجُوْهٌ سَهْلُهَا وَاَشْمَلُهَا اَنَّ الشَّمْسَ تَمُرُّ بِسَمْتِ رَأْسِ مَكَّةَ فِیْ نِصْفِ نَهَارِهَا اِذَا حَلَّتْ فِی الثَّامِنِ مِنَ الْجَوْزَاءِ وَالثَّالِثَةِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنَ السَّرَطَانِ فَضَعْ وَاحِدَةً مِّنْهَا تَیْنِ الدَّرَجَتَیْنِ عَلٰی خَطِّ وَسَطِ السَّمَاءِ فِی الْاُسْطُرْلَابِ الْمَعْمُوْلِ لِعَرْضِ الْبَلَدِ فَاعْلَمْ عَلَامَةً عَلَی الْجُزْءِ الَّذِیْ وَصَلَ اِلَیْهِ الْمُرِّیْ مِنْ اَجْزَاءِ الْحُجَرِ تَوَاَدِرِ الْعَنْكَبُوْتِ بِقَدْرِ مَا بَیْنَ الطُّوْلَیْنِ اِلَی الْمَغْرِبِ اِنْ كَانَتْ مَكَّةُ غَرْبِیَّةً عَنِ الْبَلَدِ وَ اِلٰی جَانِبِ الْمَشْرِقِ اِنْ كَانَتْ شَرْقِیَّةً عَنْهُ۔ ثُمَّ انْظُرْ اَنَّ هٰذِهِ الدَّرَجَةَ عَلٰی اَیِّ مُقَنْطَرَةٍ انْطَبَقَتْ فَمَا كَانَ فَهُوَ نِصْفُ النَّهَارِ بِمَكَّةَ وَ الشَّمْسُ مُسَامِتَةٌ بِسَمْتِ رَأْسِهَا فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ فَانْصِبْ مِقْیَاسًا عَلٰی سَطْحٍ مُسْتَوٍ عَلٰی زَوَایَا قَائِمَةٍ وَ

قبلہ کی سمت: یہ افق کا وہ نقطہ ہے جس کی طرف جب نمازی رخ کر کے نماز ادا کرے تو وہ قبلہ رو ہو جاتا ہے۔ یہ افقی دائرہ اہل بلد اور اہل مکہ کے سروں سے گزرنے والے بہت بڑے دائرے کو آپس میں تقسیم کرتا ہے اور اس تقسیم اور خط نصف النہار کے درمیان موجود قوس ہے۔ اس کو قوس انحراف کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ اسے سمت قبلہ کہتے ہیں تاہم یہاں اس قوس سے مراد مذکورہ نقطہ ہے قوس نہیں۔ پھر اگر مکہ کی لمبائی اور طول بلد برابر ہوں تو سمت قبلہ اس خط نصف النہار کا سرا ہے جو دائرہ افق کو تقسیم کرتا ہے۔ اگر عرض بلد عرض مکہ سے زیادہ ہو تو یہ نقطۂ جنوب ہوگا۔ اور اگر یہ کم ہو تو نقطہ شمال ہوگا۔

اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں شمال اور جنوب کے دونوں نقطوں سے انحراف لازمی ہوگا۔ دونوں نقطوں سے انحراف والے سمت قبلہ کی پہچان کی کئی صورتیں ہیں ان میں سے سب سے آسان اور جامع صورت یہ ہے کہ سورج نصف نہار کے وقت شہر مکہ کے عین اوپر سے گزرتا ہے جب برج جوزا آٹھویں درجے اور برج سرطان تیئسویں درجے پر ہو۔ پس اسطرلاب میں وسط سماء سے گزرنے والے خط عرض بلد پر ان دونوں میں سے کسی ایک درجے کو لیں۔ پھر اجزائے حجرہ میں سے اس جزء پر نشان لگائیں جہاں مری پہنچے اور مکہ مغرب میں ہونے کی صورت میں مغرب کی جانب دونوں لمبائی کے اندازے کے مطابق عنکبوت کو گھمائیں اور مشرق کی جانب گھمائیں اگر مکہ مشرق کی جانب ہو۔ پھر دیکھیں کہ یہ درجہ کس دائرے سے مل رہا ہے۔ جونہی ہو یہی مکہ میں نصف النہار کا وقت ہے اور اس صورت میں سورج مکہ کے بالکل اوپر سے ضوفشاں ہو رہا ہوتا ہے۔ پھر زاویہ قائمہ کے برابر سطح پر ایک پیمانہ نصب کریں اور پیمانے کے سائے پر مرکز

اَخُطَّ عَلٰى ظِلِّهٖ مِنَ الْمَرْكَزِ اِلٰى رَأْسِ الظِّلِّ فَذٰلِكَ الْخَطُّ الَّذِيْ اِنْ تُنْفِذْهُ عَلٰى اسْتِقَامَتِهٖ يَصِلُ اِلَى الْكَعْبَةِ الْمُكَرَّمَةِ فَهَا اللّٰهُ قَابِنِ عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ وَالْمَسْجِدَ عَلٰى زَوَايَا قَائِمَةٍ لِيَصِحَّ رُكْنٌ عَظِيْمٌ مِنْ اَرْكَانِ الدِّيْنِ شَيَّدَهُ اللّٰهُ بِالْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ اِلَى الْيَقِيْنِ الْمُبَرَّئِيْنَ مِنْ ظَنِّ الظَّنِيْنِ وَلٰكِنَّ هٰذَا الْوَجْهَ اِنْ كَانَ يَعُمُّ مَكَانًا فَلَا يَعُمُّ زَمَانًا لِاخْتِصَاصِهٖ بِمُدَّةٍ مِنْ سَنَةٍ بَيْنَ يَوْمٍ مِنْ اَوَاخِرِ الرَّبِيْعِ وَيَوْمٍ مِنْ اَوَائِلِ الصَّيْفِ فَلِذٰلِكَ احْتَجْتَ اِلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ يَعُمُّ زَمَانًا وَّمَكَانًا اَيْضًا اِلَّا مَكَانًا لَيْسَا وَيُفْرَضُ عَرْضُ مَكَّةَ اِنْ تَهَا اِذَا تَسَاوَيَا كَانَا تَحْتَ مَدَارٍ وَّاحِدٍ يَوْمِيٍّ فَيُعْرَفُ سَمْتُ الْقِبْلَةِ بِالْوَجْهِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ الْوَجْهَ الثَّانِيَ الَّذِيْ اَذْكُرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَخْتَصُّ بِالْبُلْدَانِ الَّتِيْ تَخْتَلِفُ مَعَ مَكَّةَ طُوْلًا وَعَرْضًا فَالْمُتَّفِقُ مَعَ مَكَّةَ طُوْلًا اِمَّا شَمَالِيَّةٌ اَوْ جَنُوْبِيَّةٌ وَعَرْضًا اِمَّا شَرْقِيَّةٌ وَاِمَّا غَرْبِيَّةٌ وَالْمُخْتَلِفُ اِمَّا شَرْقِيَّةٌ شَمَالِيَّةٌ اَوْ شَرْقِيَّةٌ جَنُوْبِيَّةٌ اَوْ غَرْبِيَّةٌ شَمَالِيَّةٌ اَوْ غَرْبِيَّةٌ جَنُوْبِيَّةٌ فَاِذَا كَانَ الْبَلَدُ شَرْقِيَّةً شَمَالِيَّةً فَسَمْتُ قِبْلَتِهٖ يَتَحَقَّقُ بِاَنْ تَعُدَّ مِنْ اَجْزَاءِ الْمُحِيْطِ مُبْتَدِيًا مِنْ نُقْطَةِ الْجَنُوْبِ بِقَدْرِ فَضْلِ طُوْلِ الْبَلَدِ عَلٰى طُوْلِ مَكَّةَ اِلٰى جَانِبِ الْمَغْرِبِ وَتَعُدَّ مِنْ نُقْطَةِ الشَّمَالِ اِلٰى جَانِبِ الْمَغْرِبِ اَيْضًا بِقَدْرِ فَضْلِ عَرْضِ الْبَلَدِ عَلٰى عَرْضِ مَكَّةَ

سے لے کر سائے کے سرے تک ایک خط کھینچیں، چنانچہ یہ وہ خط ہوگا جسے اگر براہ راست پار نکالا جائے تو کعبہ مکرمہ (شرفہا اللہ) تک پہنچتا ہے۔ پس اس زاویہ قائمہ پر محراب اور مسجد کی بنیاد رکھیں تاکہ دین کا ایک عظیم رکن درست ہو جسے اللہ نے ان ائمہ علیہم السلام کے ذریعے مضبوط بنایا جو مقام یقین تک ہدایت یافتہ ہیں اور بدگمانوں کی بدگمانی سے پاک ہیں۔ لیکن یہ طریقہ مکان کے اعتبار سے عام ہے تاہم سال میں صرف دو دنوں موسم بہار کے اواخر اور موسم گرما کے ابتدائی ایام کیساتھ مخصوص ہونے کی وجہ سے زمانہ کے اعتبار سے عام نہیں لہٰذا ایک ایسے طریقے کی ضرورت ہوئی جو زمانہ اور وقت دونوں کیلئے عام ہو تاہم یہ ان مقامات کیلئے نہیں جس کا عرض مکہ کے عرض کے برابر ہو کیونکہ اگر دونوں برابر ہو تو دونوں دن کے ایک مدار کے ماتحت ہونگے۔ اس طرح سمت قبلہ کی پہچان پہلے طریقہ کار کے مطابق ہوگی۔ کیونکہ دوسرے طریقہ کار جس کا ذکر عنقریب انشاء اللہ میں کرونگا مکہ شریف کے طول اور عرض میں مختلف ہے مکہ کے طول کے برابر شہر یا شمالی ہوگا یا جنوبی اور عرض سے برابر شہر شرقی ہوگا یا غربی۔ مکہ سے مختلف شہر یا اس کا شمال مشرقی ہوگا یا جنوب مشرقی، یا شمال مغربی ہوگا یا جنوب مغربی۔ اگر شہر شمال مشرقی ہو تو اس کی سمت قبلہ اس طرح واضح ہوگی کہ جنوبی نقطے سے ابتدا کرتے ہوئے مغرب کی جانب مکہ کے طول پر طول بلد کے اضافی اندازے سے محیط کے اجزائی گنتی کریں۔ اور اسی اندازے سے شمال سے مغرب کی جانب تک گنتی کریں اور دونوں کے انتہائی عددوں کو سیدھی لکیر کے ذریعے ملائیں جو خط نصف النہار کے برابر ہو اور مغرب سے ابتدا کرتے ہوئے جنوب تک مکہ کے عرض پر عرض بلد کے اضافی اندازے کے مطابق اجزائی گنتی کریں۔

وَتَعُدُّ مِنْ نُقْطَةِ الْمَشْرِقِ اِلٰى جَانِبِ الْجَنُوْبِ اَيْضًا بِقَدْرِ مَا تَصِلُ بَيْنَ نِهَايَتَيِ الْعَدَدِ بِخَطٍّ مُسْتَقِيْمٍ يُوَازِيْ خَطَّ الْاِعْتِدَالِ فَيَتَقَاطَعُ هٰذَانِ الْخَطَّانِ لَا مُحَالَةَ عَلٰى نُقْطَةٍ غَيْرِ الْمَرْكَزِ فَتُخْرِجُ مِنْ مَرْكَزِ الدَّائِرَةِ خَطًّا مُسْتَقِيْمًا اِلٰى نُقْطَةِ تَقَاطُعِهِمَا وَتُنْفِذُهُ اِلَى الْمُحِيْطِ فَرَأْسُ ذَالِكَ الْخَطِّ الْمُنْتَهِيْ اِلَيْهِ سَمْتُ قِبْلَتِهٖ۔

مشرق سے جنوب کی جانب اسی اندازے سے گنتی کریں اور ان دونوں کے انتہائی عددوں کو سیدھی لکیر کے ذریعے ملائیں جو خط اعتدال کے برابر ہو۔ اس طرح یہ دونوں لکیریں مرکزی خط کے سوا کسی اور مقام پر آپس میں لازمی طور پر مل جائیں گی اور پھر مرکز سے ایک خط اسی نکتہ انقطاع تک کھینچیں اور اس کو محیط کے پار تک لے جائیں محیط کے آخر تک جانے والا یہ خط سمت قبلہ ہے۔

وَاِذَا كَانَ الْبَلَدُ غَرْبِيًّا جَنُوْبِيًّا فَاعْمَلْ عَلٰى عَكْسِ مَا ذَكَرْنَا وَاِذَا كَانَ الْبَلَدُ شَرْقِيًّا جَنُوْبِيًّا يَنْبَغِيْ اَنْ تَعُدَّ مِنْ نُقْطَةِ الْجَنُوْبِ اِلَى الْمَغْرِبِ بِقَدْرِ فَضْلِ طُوْلِ الْبَلَدِ عَلٰى طُوْلِ مَكَّةَ وَمِنْ نُقْطَةِ الشِّمَالِ اِلَى الْمَغْرِبِ اَيْضًا مِثْلَهٗ كَمَا سَبَقَ وَالْبَاقِيْ كَمَا عَمِلْتَ ثُمَّ تَعُدُّ مِنْ نُقْطَةِ الْمَغْرِبِ اِلٰى جَانِبِ الشِّمَالِ بِقَدْرِ فَضْلِ عَرْضِ

اگر جنوب مغربی ہو تو مذکورہ طریقہ کار کے معکوس طریقے پر عمل کریں اگر شہر جنوب مشرقی ہو تو جنوب کے نقطے سے مغرب تک مکہ کے طول پر طول بلد کے اضافی اندازے کے مطابق محیط کے اجزا کی گنتی کریں۔ اور شمال کے نقطہ سے مغرب تک پہلے کی طرح گنتی کریں۔

باقی طریقہ کار وہی ہے جس پر آپ نے عمل کیا۔ پھر مغرب کی جانب سے شمال تک مکہ کے عرض پر عرض بلد کے اضافی

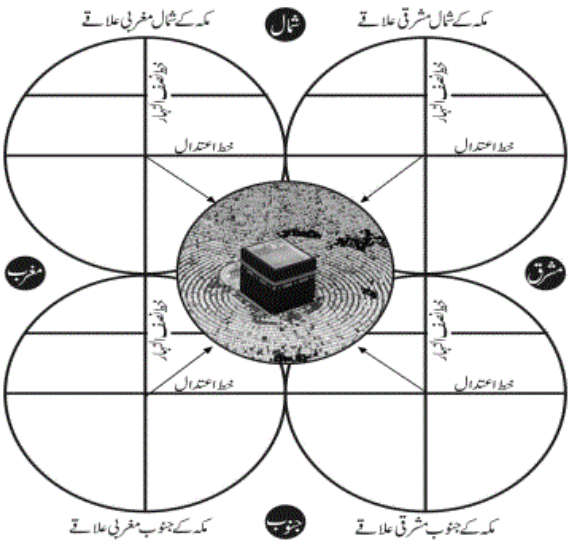

مَكَّةَ عَلٰى عَرْضِ الْبَلَدِ وَمِنْ نُقْطَةِ الْمَشْرِقِ اِلٰى جَانِبِ الشِّمَالِ اَيْضًا مِثْلَهٗ وَتَصِلُ بَيْنَهُمَا بِخَطٍّ مُسْتَقِيْمٍ بِوَازِيْ خَطَّ الْاِعْتِدَالِ۔

اندازے کے مطابق محیط کے اجزا کی گنتی کریں اور مشرق سے شمال تک بھی ایسے ہی کریں اور ان دونوں کو خط مستقیم کے ذریعے باہم ملائیں جو خط اعتدال کے برابر ہو۔

فَيَتَقَاطَعُ الْخَطَّانِ قَطْعًا عَلٰى نُقْطَةٍ غَيْرِ الْمَرْكَزِ فَاَخْرِجْ مِنَ الْمَرْكَزِ خَطًّا اِلٰى مَوْضِعِ التَّقَاطُعِ وَاَنْفِذْهُ اِلَى الْمُحِيْطِ فَرَأْسُ هٰذَا الْخَطِّ الْمُتَّجِهِ بِالْمُحِيْطِ سِمْتُ قِبْلَتِهٖ وَاِذَا كَانَ الْبَلَدُ غَرْبِيًّا شِمَالِيًّا فَبِعَكْسِ ذٰلِكَ وَهٰذِهِ الْقَوَاعِدُ فِيْ مَعْرِفَةِ سَمْتِ الْقِبْلَةِ تَكْفِيْ فِي الْجِهَاتِ الْاَرْبَعِ بَعْدَ مَعْرِفَةِ الْاَطْوَالِ وَالْعُرُوْضِ مِنَ الزِّيْجَاتِ۔

یہ دونوں لکیریں مرکزی نقطہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر باہم مل جائیں گی چنانچہ مرکزی نقطے سے اس نقطے تک ایک خط کھینچیں اور اس کو محیط کے پار لے جائیں۔ پس محیط سے ملے اس خط کا سرا سمت قبلہ ہے۔ اور اگر شہر شمال مغربی ہو تو طریقہ اس کے برعکس ہوگا۔ نقشوں کے طول و عرض کی معرفت کے بعد یہی قواعد سمت قبلہ کی پہچان کیلئے کافی ہیں۔

نماز کی شرائط

۱۔ سجدہ گاہ کا پاک ہونا

وَ مِنْ شَرَائِطِ الصَّلٰوةِ مَسْجِدٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَغْصُوْبٍ

سجدہ گاہ کا پاک ہونا اور غصب شدہ نہ ہونا نماز کی شرائط میں سے ہے۔

نماز کیلئے مکروہ مقامات

وَاِنْ لَّمْ تَجِدْ غَيْرَ مَغْصُوْبٍ وَضَاقَ الْوَقْتُ يَجُوْزُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ وَاِنْ كُرِهَتْ وَتُكْرَهُ اَيْضًا فِي الْحَمَّامِ عَلٰى فَرْشِهٖ اَمَّا اِنْ تُصَلِّيْ فِي الْحَمَّامِ عَلٰى لَوْحٍ مِنَ الْخَشَبِ اَوِ الْحَجَرِ سِوَى الْفَرْشِ فَلَا تُكْرَهُ وَتُكْرَهُ اَيْضًا فِيْ مَكَانٍ عِنْدَ الْمَزْبَلَةِ وَلَوْ كَانَ طَاهِرًا۔

اگر وقت کم ہو اور اسی غصب شدہ جگہ کے علاوہ دوسری جگہ نہ ملے تو مکروہ طور پر اس پر نماز جائز ہے۔ غسل خانے کے فرش پر بھی مکروہ ہے تاہم اگر ایسے غسل خانوں میں فرش کے سوا لکڑی یا پتھر کے تختے پر نماز پڑھے تو مکروہ نہیں۔ کچرے کے ڈھیر کے قریب بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے اگرچہ وہ جگہ پاک ہی کیوں نہ ہو۔

وَ تَكْرَهُ فِي الْاَرْضِ السَّبِخَةِ وَ فِي مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ مَسَاكِنِ الْبَقَرِ وَ الْخَيْلِ وَ الْبِغَالِ وَ الْحَمِيْرِ وَ النَّمْلِ وَ الْاَوْدِيَةِ مَخَافَةَ السَّيْلِ وَ اِنْ لَّمْ تَخَفْ فَلَا كَرَاهَةَ وَ عَلَى الثَّلْجِ اِنْ لَّمْ يَتَمَكَّنْ جَبْهَتُكَ فِي السُّجُوْدِ۔ وَ بَيْنَ الْمَقَابِرِ وَ لَمْ يَكُنْ حَائِلٌ اِلَّا الْمَشَاهِدَ الْمُتَبَرَّكَةَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْاَوْلِيَاءِ وَ فِيْ بُيُوْتِ نِيْرَانِ الْمَجُوْسِ وَ بُيُوْتِ الْاَصْنَامِ وَ بُيُوْتِ اَوْسَاطِ الشَّوَارِعِ وَ مُحَاذَاتِ النَّيْرَانِ الْمُشْتَعِلَةِ وَ الْبَابِ الْمَفْتُوْحِ اِلَى الْاِنْسَانِ الْمُوَاجِهِ۔

شورزدہ زمین پر مکروہ ہے۔ اونٹوں کے خوابگاہوں میں نماز مکروہ ہے بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں مکروہ ہے۔ گائے، گھوڑا، خچر، گدھا رہنے کی جگہوں، چیونٹیوں کے بلوں اور سیلاب کے خطرے کے مقام پر بھی مکروہ ہے۔ اگر خدشہ نہیں ہے تو مکروہ نہیں۔ برف پر مکروہ ہے جب تک پیشانی سجدے میں مکمل طور پر نہ جمے۔ اگر کوئی پردہ درمیان میں نہ ہو تو قبور کے درمیان مکروہ ہے مگر انبیاء و اولیاء کے مزارات مستثنیٰ ہیں۔ آتش پرستوں کے آتش کدوں اور بت خانوں اور شاہراہوں کے درمیان موجود گھروں، شعلے مارتی آگ کے سامنے، کھلے دروازے کے سامنے اور انسان کے روبرو نماز مکروہ ہے۔

وَ اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَكَانًا طَاهِرًا يَسَعُكَ قِيَامًا وَّ سُجُوْدًا فَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ طَاهِرًا وَ بَاقِي الْمَكَانِ اِنْ كَانَ يَابِسًا لَا يَنْفُذُ بَلَلُهُ بِبَدَنِكَ وَ ثَوْبِكَ وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ طَاهِرًا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ ضَرُوْرَةً وَ اِنْ لَّمْ تَجِدْ هٰذَا الْقَدْرَ فَصَلِّ بِالْاِيْمَاءِ۔

اگر کوئی ایسی پاک جگہ نہ ملے جہاں قیام و سجود آسانی سے ادا ہو سکے تو (کم از کم) سجدہ گاہ کا پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ اگر خشک ہو اور ان کی تری جسم، کپڑا تک نہ پہنچے تو (ایسی صورت میں) ناپاک ہوتے ہوئے بھی ضرورت کی بناء پر نماز جائز ہے۔ اگر اتنی مقدار میں بھی پاک جگہ نہ ملے تو نماز اشارے سے ادا کی جائے۔ (۱)

۲۔ مقام پردہ کا چھپانا

وَ مِنْ شَرَائِطِهَا سَتْرُ الْعَوْرَةِ وَ هِيَ بِالْحَقِيْقَةِ الْقُبُلُ وَ الدُّبُرُ وَ تَكْمِيْلُهَا مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَ الرُّكْبَةِ لِلرِّجَالِ وَ الْاِمَاءِ وَ لِلْحُرَّةِ جَمِيْعُ بَدَنِهَا اِلَّا الْيَدَيْنِ اِلَى الزَّنْدَيْنِ وَ الْوَجْهَ وَ الْقَدَمَيْنِ

مقام پردہ کا چھپانا نماز کی شرائط میں سے ہے یہ درحقیقت اگلہ اور پچھلا حصہ ہے مردوں اور کنیزوں کیلئے مکمل پردہ ناف اور گھٹنوں کا درمیانی حصہ اور آزاد خاتون کیلئے کلائیوں تک دونوں ہاتھوں، چہرہ اور دونوں پیروں کے علاوہ اس کا پورا بدن ہے۔

(۱) فصل بالایماء سے مراد ساری نماز نہیں صرف سجدہ اشارے سے کرنا ہے باقی نماز اصل ہیئت پر پڑھنی ہے۔

پردہ کیسا ہو؟

وَالسَّاتِرُ لَا يَجُوْزُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ حَرِيْرٍ لِلرِّجَالِ وَلَوْ كَانَ مِنْ خَشَبٍ اَوْ وَرَقٍ لَابَاْسَ بِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ يَجُوْزُ بِالتِّبْنِ وَالثَّوْبُ اِذَا لَمْ يَسْتُرْ عَوْرَتَهُ لِقِصَرٍ فَتِهٖ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ تَجِدْ غَيْرَ الْحَرِيْرِ فِيْ ضِيْقِ الْوَقْتِ اَوِ الْغَزَاءِ يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ. وَلَوِ انْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ مِنْ غَيْرِ اِخْتِيَارٍ وَتَقْصِيْرٍ فَيَسْتُرُهَا لَا تَرَاخِيْ لَا تَبْطُلُ صَلٰوتُهُ.

پردے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ مردوں کے لئے ریشم کا پردہ جائز نہیں، اگر پردہ لکڑی یا پتوں سے بنا ہو تو کوئی حرج نہیں اگر ایسا پردہ نہ ملے تو گھاس سے پردہ بھی جائز ہے، کپڑے اگر باریک ہونے سے مقام پردہ کو نہ چھپا سکے تو اس میں نماز جائز نہیں۔ اگر وقت کی تنگی یا جنگ کے دوران ریشم کے علاوہ کوئی پردہ نہ ملے تو اس میں نماز جائز ہے۔ اگر اس کا مقام ستر بغیر اختیار یا کوتاہی کے کھل جائے تو فوری طور پر اس کو چھپائے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

۳۔ بدن و کپڑوں کا پاک ہونا

وَمِنْ شَرَائِطِهَا طَهَارَةُ الْبَدَنِ وَالثَّوْبِ وَلَوِ اشْتَبَهَ ثَوْبٌ طَاهِرٌ بِثَوْبٍ نَجِسٍ وَجَبَ تَرْكُهُمَا فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى يَغْسِلَهُمَا وَفِيْ ضِيْقِ الْوَقْتِ يَجُوْزُ التَّحَرِّيْ كَمَا اِذَا تَيَقَّنَ بِنَجَاسَةِ مَوْضِعٍ مِنْ بَدَنِهٖ اَوْ ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَعْرِفْهُ بِعَيْنِهٖ وَجَبَ غَسْلُ الْجَمِيْعِ وَفِيْ قِلَّةِ الْمَاءِ اِنْ غَسَلَ الْبَعْضَ الْمَظْنُوْنَ بِهٖ يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ.

اور نماز کی شرائط میں سے جسم اور کپڑے کا پاک ہونا ہے اگر کوئی پاک کپڑا نجس کپڑے سے مشتبہ ہو جائے تو نماز پڑھنے کیلئے دونوں کو دھونے تک چھوڑ دینا واجب ہے اور وقت کی تنگی کی صورت میں احتیاط سے عمل کرے جیسا کہ کسی کپڑے کا یا جسم کا کوئی نجس ہونے کا یقین ہو جائے اور معین جگہ معلوم نہ ہو تو پورے کا دھونا واجب ہے۔ پانی کی کمی کی صورت میں اگر ناپاکی کے گمان والی جگہ کو دھولے تو نماز پڑھنا درست ہے۔

اَمَّا طِيْنُ الشَّوَارِعِ اِنْ تَعَسَّرَ الْحَذَرُ مِنْهُ فَقَلِيْلُهُ مَعْفُوٌّ وَلَوْ كَانَ نَجِسًا وَكَذَا دَمُ الْبَرَاغِيْثِ وَالْبَقِّ وَالْقُمَّلِ وَالْبُثُرَاتُ وَوَنِيْمُ الذُّبَابِ وَكَثِيْرُهَا يَعْنِيْ اَكْثَرُ مِنْ دِرْهَمٍ رُؤْيَةً لَا زِنَةً اِنْ عَلِمَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ وَصَلّٰى فِيْهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كَضِيْقِ الْوَقْتِ وَفَقْدِ الْمَاءِ وَمَخَافَةِ الْعَدُوِّ وَالسَّبُعِ وَتَخَلُّفِ الرُّفَقَاءِ وَغَيْرِهَا وَجَبَ

شاہراہوں کے کیچڑ سے اگر بچنا مشکل ہو تو قلیل مقدار تک معاف ہے اگرچہ وہ ناپاک ہی کیوں نہ ہو اسی طرح پسو، مچھر اور جوں کا خون، پیپ اور مکھیوں کی گندگی زیادہ ہو یعنی دیکھنے کے اعتبار سے ایک درہم سے زیادہ ہو، وزن سے نہیں، اس کا علم بھی ہو، وقت کی تنگی پانی کی عدم دستیابی، دشمن اور درندوں کے خوف اور ساتھیوں کا ساتھ چھٹنے وغیرہ جیسی مجبوریوں کے بغیر اسی میں نماز پڑھ لی جائے تو اس گندگی کو

غَسْلُهَا وَ قَضَاءُ الصَّلٰوةِ الْوَاقِعَةِ فِيْهَا اِلَّا الْبُثُرَاتِ السَّائِلَةَ فَكَثِيْرُهَا كَقَلِيْلِهَا مَعْفُوٌّ۔

دھونا اور نماز کی قضاء واجب ہے، سوائے بہتے پیپ کے کیونکہ اس کی زیادتی بھی کمی کی طرح معاف ہے۔

نماز واجب کرنے والی چیزیں

اَمَّا مُوْجِبَاتُ الصَّلٰوةِ فَالْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَ الْاِسْلَامُ وَالْوَقْتُ الْمُتَعَيَّنُ لَهَا۔

نماز واجب کرنیوالی چیزیں۔(۱) بالغ ہونا۔(۲) عقلمند ہونا۔(۳) مسلمان ہونا۔(۴) اور اس کا مقررہ وقت کا ہونا۔

نماز کے ارکان

ا۔ نیت

وَ اَمَّا وَاجِبَاتُهَا فَمِنْهَا النِّيَّةُ وَ هِيَ قَصْدٌ بِالْقَلْبِ وَ اِنْ جَرَتْ عَلٰى لِسَانِكَ يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اُصَلِّيْ فَرْضَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ اَوِ الْمَغْرِبِ اَوِ الْعِشَاءِ اَوِ الصُّبْحِ اَدَاءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اَوْ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ اَوْ نَوَيْتُ اَدَاءَ فَرْضِ الظُّهْرِ اَوْ اُؤَدِّيْ فَرْضَ الظُّهْرِ لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ۔

نیت نماز کے واجبات میں سے ہے۔ یہ دل میں ارادے کا نام ہے۔ اگر اسے زبان پر جاری کیا جائے تو چاہیے کہ ان الفاظ میں ہو "میں اللہ کی قربت حاصل کرنے کیلئے واجب ہونے کی بناء پر ادا کے طور پر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی فرض نماز پڑھتا / پڑھتی ہوں"۔ یا یوں نیت کرے "میں قربت الٰہی کے لئے واجب ہونے کی بناء پر ادا کے طور پر نماز کی نیت، یا فرض ظہر کی ادائیگی کی نیت کرتا ہوں، یا فرض ظہر ادا کرتا ہوں۔

نیت کے واجبات

يَعْنِيْ وَجَبَ فِي الْفَرَائِضِ تَعْيِيْنُ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ اَوْ غَيْرِهِمَا وَذِكْرُ الْفَرْضِيَّةِ وَالْقُرْبَةِ اِلَى اللّٰهِ كَمَا ذُكِرَ فِيْ صُوْرَةِ النِّيَّةِ وَلَا يَلْزَمُ ذِكْرُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَا ذِكْرُ الْعَدَدِ وَفِيْ غَيْرِ الْفَرَائِضِ لَا بُدَّ مِنْ ذِكْرِ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ لِاَنَّهَا لَا تَنْحَصِرُ عَلٰى عَدَدٍ وَ لَا يَجُوْزُ اَنْ تَنْوِيَ اِلَّا مُتَخَافِتًا وَاِنْ تَجْهَرَ بِهَا لَا تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ وَلٰكِنْ كَانَ قَبِيْحًا۔

(۱) یعنی فرائض میں وقت کا تعین ضروری ہے مثلاً ظہر، عصر وغیرہ۔(۲) فرضیت اور (۳) قُرْبَةً اِلَى اللّٰه کا ذکر کرنا بھی واجب ہے، جس طرح نیات کی صورتوں میں ذکر کر دیا گیا۔ قبلہ رو ہونے کا ذکر اور تعداد رکعات کا ذکر لازم نہیں۔ فرائض کے علاوہ دیگر نمازوں میں رکعات کی تعداد کا ذکر ضروری ہے کیونکہ غیر فرائض میں یہ کسی تعداد پر منحصر نہیں۔ نیت خاموشی سے کرنی چاہیے اگر بلند آواز سے کرے تو نماز باطل نہیں ہوگی تاہم برا طریقہ ہے۔

وَ هِيَ شَرْطٌ لِوُقُوْعِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَ رُكْنٌ لِسِرَايَتِهَا فِيْ جَمِيْعِ اَجْزَاءِ الصَّلٰوةِ كَالدَّمِ فِيْ اَعْضَاءِ الْاِنْسَانِ كَمَا اَنَّ كُلَّ عُضْوٍ يَخْلُوْ مِنَ الدَّمِ كَانَ نَاقِصًا وَ كَذَا كُلُّ جُزْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِنْ يَّخْلُ مِنَ النِّيَّةِ كَانَ نَاقِصًا فَالنِّيَّةُ فِيْهَا بِمَنَابَةِ الدَّمِ وَ الصِّدْقُ فِيْهَا هُوَ حُضُوْرُ الْقَلْبِ بِمَنَابَةِ الْحَرَارَةِ الْغَرِيْزِيَّةِ۔

نیت نماز سے کچھ دیر قبل وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے شرط قرار دی گئی ہے تاہم نماز کے تمام حصوں میں جاری ہونے کی وجہ سے رکن بھی ہے۔ اس کی حیثیت انسانی اعضاء میں خون کی سی ہے اور خون سے خالی ہر حصہ ناقص ہے اسی طرح اگر نماز کا کوئی حصہ نیت سے خالی ہو تو وہ بھی ناقص ہے۔ پس نماز میں نیت خون کا درجہ رکھتی ہے۔ نماز میں سچائی جو کہ حضور قلب ہے وہ حرارت غریزا (ہضم طعام کی طاقت) کی مانند ہے۔

وَالْاِخْلَاصُ فِيْهَا بِمَنَابَةِ الْحَيٰوةِ فَلَا تَجُوْزُ بِهَا لِاَنَّ الدَّمَ مَا لَمْ يَظْهَرْ لَمْ يُحْكَمْ بِنَجَاسَتِهٖ فَكَذٰلِكَ النِّيَّةُ مَا لَمْ تَجْهَرْ لَمْ يُحْكَمْ بِقَبَاحَتِهَا

نماز میں خلوص زندگی کی مانند ہے۔ لہٰذا نیت بلند آواز سے نہ کی جائے کیونکہ خون جب تک ظاہر نہ ہو اس پر نجاست کا حکم نہیں لگایا جاتا۔ اسی طرح نیت بھی ہے کہ جب تک اونچی آواز میں نہ کی جائے اس پر قباحت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

نیت کی مختلف صورتیں

وَ يَنْبَغِيْ اَنْ تَقُوْلَ فِي الْحَاضِرَةِ اَدَاءً وَ فِي الْفَائِتَةِ قَضَاءً وَ يَصِحُّ بِالْعَكْسِ وَ فِيْ غَيْرِ الْفَرَائِضِ يَنْبَغِيْ اَنْ تَنْوِيَ بِهٰذِهِ الصُّوْرَةِ اُصَلِّيْ سُنَّةَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوْ رَكْعَتَيْنِ اَوِ الْعَصْرِ اَوِ الْمَغْرِبِ اَوِ الْعِشَاءِ اَوِ الصُّبْحِ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ۔

حاضر وقت نمازوں کی ادائیگی کیلئے اداء اور فوت شدہ نمازوں کی بجا آوری کیلئے قضا پڑھنا مناسب ہے۔ اس کے برعکس صورت بھی روا ہے۔ فرائض کے علاوہ دیگر نمازوں میں یوں نیت کی جائے۔ میں اللہ کی قربت کیلئے چار یا دو رکعت ظہر کی سنت یا دو رکعت سنت عصر یا مغرب یا عشاء یا صبح کی پڑھتا ہوں۔

وَفِي التَّهَجُّدِ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ تَهَجُّدًا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَ فِي الْوِتْرِ اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْوِتْرِ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ اَوْ رَكْعَةً قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَفِي النَّوَافِلِ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ نَافِلَةً اَوْ شَفْعًا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَ اِنْ لَّمْ تَقُلْ سُنَّةً اَوْ تَهَجُّدًا اَوْ وِتْرًا اَوْ نَافِلَةً اَوْ شَفْعًا كَمَا تَقُوْلُ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ اَوْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ لَا بَأْسَ بِهٖ لٰكِنَّ التَّعْيِيْنَ اَفْضَلُ۔

تہجد کیلئے "میں اللہ کی قربت کیلئے دو رکعت نماز تہجد پڑھتا/پڑھتی ہوں"۔ وتر کے لئے "میں اللہ کی قربت کیلئے تین رکعت یا ایک رکعت وتر کی نماز پڑھتا/پڑھتی ہوں۔ دیگر نوافل کیلئے۔ میں اللہ کی قربت کیلئے نفل یا شفع کے طور پر دو رکعت نماز پڑھتا/پڑھتی ہوں۔ سُنَّۃً۔ تَہَجُّداً۔ وِتراً۔ نَافِلَۃً یا شفعًا نہ بھی کہے مثلاً یوں نیت کرے۔ میں اللہ کی قربت کیلئے دو یا تین یا چار رکعت نماز پڑھتا/پڑھتی ہوں۔ تو بھی کوئی حرج نہیں تاہم تعین کرنا بہتر ہے۔

۲۔ تکبیرۃ الاحرام

وَمِنْهَا تَكْبِيْرَةُ الْاِحْرَامِ وَهِيَ مِنَ الْاَرْكَانِ الْعِظَامِ وَصُوْرَتُهَا اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مُقَارِنَةً بِالنِّيَّةِ وَلَوْ وَقَعَ فِيْ لَفْظِهٖ تَفَاوُتٌ مَّا وَيَصِحُّ مَعْنَاهُ لَا تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ وَمَنْ كَانَ عَاجِزًا اِنْ تَلَفَّظَ بِمَا فِيْ مَعْنَاهُ لَا بَأْسَ بِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الْفَصْلُ بَيْنَ النِّيَّةِ وَالتَّكْبِيْرِ بِغَفْلَةٍ وَغَيْرِهَا لِاَنَّ الْغَفْلَةَ تُبْطِلُ ثَمَرَةَ الصَّلٰوةِ اَبَدًا فَلِذَا لِكُلِّ اَحَدٍ يُصَلِّيْ عَامًّا اَوْ خَاصًّا مِنْ اَنْ يُّحْضِرَ قَلْبَهٗ وَ يَجْتَنِبَ عَنِ الْغَفْلَةِ عِنْدَ النِّيَّةِ وَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَهٰذَا اَدْنَى الْاَحْوَالِ وَاَعْلَاهَا اَنْ يُّحْضِرَ قَلْبَهٗ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا لِاَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَلِذَا لِكَ يَجُوْزُ التَّكْرَارُ فِي التَّكْبِيْرِ اِلٰى سَبْعِ تَكْبِيْرَاتٍ لِاِحْضَارِ الْقَلْبِ وَلَا يَجُوْزُ اَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ اِنْ حَضَرَ وَاِنْ لَّمْ يَحْضُرْ فَيُصَلِّيْ صَلٰوةً ضَرُوْرِيَّةً ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِمُعَالَجَةِ الْقَلْبِ وَ مَنْعِ الْوَسَاوِسِ وَالْهَوَاجِسِ وَقَطْعِ الْعَلَائِقِ الْحِسِّيَّةِ وَدَفْعِ الْعَوَائِقِ النَّفْسِيَّةِ وَتَرْكِ الدُّنْيَا وَهُوَ رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَطَلَبِ طَبِيْبٍ جَنَانِيٍّ وَحَكِيْمٍ رُوْحَانِيٍّ لِمُعَالَجَةِ الْقُلُوْبِ وَدَاوِيْ الْعُيُوْبِ۔

ارکان میں سے ایک تکبیرۃ الاحرام ہے یہ نماز کے بڑے ارکان میں سے ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نیت کیساتھ ہی اللہ اکبر کہے۔ اگر اللہ اکبر کے تلفظ میں کوئی فرق آجائے جبکہ معنی صحیح ہو تو نماز باطل نہیں ہوگی۔ جو شخص اللہ اکبر نہیں پڑھ سکتا اور وہ اسکا معنی ادا کرے تو کوئی حرج نہیں۔ سستی وغیرہ کرکے نیت اور تکبیر احرام میں وقفہ دینا جائز نہیں۔ کیونکہ کاہلی ہمیشہ نماز کے فائدوں کو زائل کردیتی ہے لہذا ہر خاص یا عام نمازیوں کیلئے نماز میں حضور قلب ضروری ہے اور نیت اور تکبیرہ احرام کے وقت کاہلی سے بچے۔ یہ اس کی ادنیٰ حالت ہے اور اعلیٰ صورت یہ ہے کہ پوری نماز میں حضور قلب رکھے۔ کیونکہ حضور قلب کے بغیر نماز فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی۔ اسی لئے حضور قلب کی خاطر سات دفعہ تک تکبیرۃ الاحرام کو دہرانا جائز ہے۔ اس کے بعد حضور قلب ہو یا نہ ہو مزید تکبیر پڑھنا جائز نہیں۔ ایسی صورت میں مجبوری کی ہی نماز پڑھ لے۔ پھر دل کے علاج، وساوس اور خواہشات کو روکنے اور تعلقات محسوسہ کے خاتمے اور نفسانی مشکلات کو دور کرنے اور دنیا ترک کرنے میں لگ جائے اور یہ ہر عبادت کی جڑ ہے۔ ایسے دل کے ڈاکٹر اور روحانی حکیم کی تلاش میں لگ جائے جو دلوں کا علاج اور عیوب کا مداوا کرتے ہوں۔

تکبیرۃ الاحرام کی سنتیں

وَالسُّنَّةُ فِيْهَا اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ بِحَيْثُ تُحَاذِيْ رُءُوْسُ اَصَابِعِكَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْكَ وَاُذُنَيْكَ وَ اَنْ تَجْهَرَ بِهَا اِمَامًا اَوْ مَاْمُوْمًا لَا مُنْفَرِدًا۔

تکبیر احرام میں مسنون یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے کہ انگلیوں کے سرے کندھوں اور کانوں کے درمیان ہوں۔ تکبیر آواز کیساتھ پڑھے امام ہو یا ماموم منفرد کیلئے نہیں۔

۳۔قیام

وَمِنْهَا الْقِيَامُ وَهُوَ يَجِبُ فِي الْفَرَائِضِ مَعَ الْقُدْرَةِ وَكَانَ مِنَ الْأَرْكَانِ الْعِظَامِ الْوَاجِبَةِ۔

قیام ارکان میں سے ہے اور قدرت ہو تو فرض نمازوں میں واجب ہے۔ یہ بڑے واجب ارکان میں سے ہے۔

قیام کی مختلف صورتیں

وَيَجُوْزُ لِلْعَاجِزِ أَنْ يَّقُوْمَ مُعْتَمِدًا أَوْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَوْ عَجَزَ عَنْهُمَا أَيْضًا أَوْمٰى لَهُمَا وَلَوْ عَجَزَ عَنِ الْقُعُوْدِ صَلّٰى مُضْطَجِعًا عَلٰى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ مُسْتَلْقِيًا مَادًّا رِجْلَيْهِ إِلَى الْقِبْلَةِ مُوْمِيًا لَهُمَا وَإِنْ تَعَسَّرَ فَكَيْفَ اتَّفَقَ وَالْإِيْمَاءُ بِالرَّأْسِ وَبِالْعَيْنَيْنِ وَبِالْحَاجِبَيْنِ وَبِالْقَلْبِ وَكُلَّمَا لَبِقِيَا مُنِعَا لَهُمْ إِذَا كَانَ قِيَامُهُ كَالرُّكُوْعِ يَكْفِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا يَلْزَمُ لَهُ الْقِيَامُ فَهُوَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ۔

کھڑا ہونے سے عاجز شخص کیلئے سہارے سے کھڑا ہونا یا بیٹھ کر نماز پڑھنا رکوع کرنا اور سجدہ کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو دونوں کیلئے اشارہ سے کام لے۔ بیٹھنے سے عاجز ہو تو دائیں کروٹ قبلہ رو ہو کر یا بیٹھ کے بل لیٹ کر دونوں پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر دونوں کو اشارے سے ادا کرے۔ یہ بھی مشکل ہو تو جو آسان لگے۔ اشارہ سر، دونوں آنکھ، ابروؤں اور دل سے ہوگا۔ ان تمام صورتوں میں قیام ضروری ہے۔ کمر خمیدہ کا قیام رکوع کی طرح ہو تو اس کیلئے کافی ہے۔ جو شخص رکوع اور سجود کی قدرت نہیں رکھتا اس پر قیام لازم نہیں، اسے اختیار ہے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے یا بیٹھ کر۔

وَالْعَاجِزُ مِنَ الْقُعُوْدِ وَإِحْضَارِ الْقَلْبِ فِي إِقْرَاطِ الْأَمْرَاضِ الْمُصَدِّعَةِ أَوْ جَاعِ الْمُوْلِمَةِ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّلٰوةِ بِالْإِيْمَاءِ وَبَيْنَ تَأْخِيْرِهَا إِلٰى أَنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهَا قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا وَفِيْ كُلِّ حَالَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الْحَالَاتِ لَوْ صَلّٰى لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْإِعَادَةُ لَا أَدَاءً وَلَا قَضَاءً وَلَوْ أَعَادَ كَانَ أَفْضَلَ۔

تکلیف دہ مرض یا درد والی بیماریوں کے بڑھنے سے بیٹھنے اور حضور قلب سے عاجز شخص کو اشارے سے نماز پڑھنے یا تاخیر سے کام لینے میں اختیار ہے یہاں تک کہ اسے بیٹھنے یا کھڑا ہونے کی قدرت حاصل ہو۔ تاہم مذکورہ تمام حالات میں سے کسی حالت میں اس نے نماز پڑھ لی تو ادا یا قضا کے طور پر دہرانا واجب نہیں اگر اعادہ کیا جائے تو افضل صورت ہے۔

وَفِي الْقُعُوْدِ الَّذِيْ يَنُوْبُ الْقِيَامَ التَّرَبُّعُ اَوْلٰى اِنْ تَيَسَّرَ وَ اِلَّا فَكَيْفَ اتَّفَقَ وَ يَجُوْزُ بَعْضُ الصَّلٰوةِ بِالْقِيَامِ وَبَعْضُهَا بِالْقُعُوْدِ وَلَوْ عَجَزَ الْقَوِيُّ اَوْ قَوِيَ الْعَاجِزُ مُتَرَقِّيًا كَانَ اَوْ مُتَنَزِّلًا لِحَاجَةٍ اِلَى الْاِسْتِيْنَافِ فِيْ كِلْتَيْهِمَا۔ وَاَمَّا الصَّلٰوةُ النَّافِلَةُ يَجُوْزُ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ۔

قیام کے قائم مقام قعود کیلئے چار زانو ہو کر بیٹھنا بہتر ہے۔ اگر آسانی ہو ورنہ جو صورت آسان لگے۔ نماز کا بعض حصہ بیٹھ کر اور بعض کھڑے ہو کر ادا کرنا جائز ہے۔ اگر طاقت میں کمی یا اضافے کی وجہ سے طاقتور آدمی کھڑا ہونے سے عاجز آجائے یا عاجز آدمی طاقتور ہو جائے تو ان صورتوں میں نماز کو دہرانا ضروری نہیں۔ نفل نمازوں میں قیام اور قعود کی طاقت ہوتے ہوئے بھی بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھنا جائز ہے۔

آداب نماز

وَ اَمَّا اٰدَابُ الْيَدَيْنِ حَالَ الْقِيَامِ فَيَجُوْزُ اِرْسَالُهُمَا حِذَاءَ الْفَخِذَيْنِ وَيَجُوْزُ عَقْدُهُمَا بِاَنْ يَّضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى اِمَّا تَحْتَ السُّرَّةِ اَوْ فَوْقَهَا تَحْتَ الصَّدْرِ وَ الْاَوْلٰى فِي الصَّيْفِ اِرْسَالُهُمَا وَفِي الشِّتَاءِ عَقْدُهُمَا وَفِي الْقُعُوْدِ الَّذِيْ يَنُوْبُ الْقِيَامَ اِنْ لَّمْ يَتَرَبَّعْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّضَعَهُمَا تَحْتَ الصَّدْرِ لِئَلَّا يَلْتَبِسَ هٰذَا الْقُعُوْدُ بِالتَّشَهُّدِ۔

حالت قیام میں دونوں ہاتھوں کا ادب یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو رانوں کے مقابل میں کھول کر رکھنا جائز ہے اور باندھنا بھی جائز ہے صورت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور ناف کے نیچے یا اوپر سینے کے نیچے باندھے۔ بہتر یہ ہے کہ گرمی کی صورت میں ہاتھ کھول کر اور سردی کی صورت میں ہاتھ باندھ لے۔ قیام کے قائم مقام قعود میں اگر چار زانو ہو کر نہ بیٹھے تو ہاتھوں کو سینے کے نیچے باندھنا مناسب ہے تاکہ یہ قعود سے مشتبہ نہ ہو جائے۔

وَاَدَبُ الرِّجْلَيْنِ فِي الْقِيَامِ اَنْ لَّا يُلْصِقَهُمَا وَلَا يُفَرِّجَهُمَا اَكْثَرَ مِنْ شِبْرٍ وَالْاَقَلُّ اَوْلٰى وَاَدَبُ الْعَيْنَيْنِ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى مَسْجِدِهَا لِلْجَبْهَةِ فِي الْقِيَامِ وَ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ وَاِلٰى طَرَفِ الْاَنْفِ فِي السُّجُوْدِ وَ بَيْنَ الرُّكْبَتَيْنِ فِي الْقُعُوْدِ وَ اَدَبُ الْقِيَامِ اَنْ لَّا تَمِيْلَ اِلَى الْيَمِيْنِ اَوِ الْيَسَارِ اِلَّا لِوَجَعٍ اَوْ عُذْرٍ اٰخَرَ وَاَدَبُ الْوَجْهِ فِي الْقِيَامِ اَنْ لَّا يَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى الْقِبْلَةِ۔

قیام میں پیروں کا ادب یہ ہے کہ نہ دونوں کو ملا کر رکھے اور نہ ایک بالشت سے زیادہ کھول کر رکھے۔ اس سے کم مقدار میں کھول کر رکھنا بہتر ہے۔ دونوں آنکھوں کا ادب سجدہ گاہ پر، رکوع میں دونوں پیروں کے درمیان، سجدوں میں ناک کے دونوں اطراف اور قعدہ میں دونوں گھٹنوں کے درمیان دیکھنا ہے۔ قیام کا ادب یہ ہے کہ شرعی عذر اور تکلیف کے بغیر دائیں بائیں جھکاؤ نہ ہو۔ قیام میں چہرہ کا ادب یہ ہے کہ قبلہ کے علاوہ کہیں اور مائل نہ ہو۔

۴۔ قرأت

اَمَّا الْقِرَاءَةُ فَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَسُوْرَةٌ مَعَهَا كَانَتْ وَاجِبَةً فِيْ رَكْعَتَيْ فَرْضِ الصُّبْحِ وَالْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْفَرَائِضِ كُلِّهَا۔

قرأت سورہ فاتحہ اور اس کیساتھ کسی ایک مکمل سورہ پڑھنے کا نام ہے یہ صبح کی دونوں رکعتوں اور دیگر فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں واجب ہے۔

قرأت کے واجبات و دیگر مسائل

وَيَجِبُ فِيْهَا التَّرْتِيْلُ وَالتَّرْتِيْبُ وَالْمُوَالَاتُ وَلَا خِفَاءَ أَنَّهَا مِنْ عِظَامِ الْأَرْكَانِ فَلَوْ كَانَ الصَّحِيْحُ الْقَادِرُ فِيْ سَعَةِ الْوَقْتِ تَرَكَهَا أَوْ تَرَكَ بَعْضَهَا عَمْدًا بَطَلَتْ صَلٰوتُهُ وَلَوْ تَرَكَ بَعْضَهَا جَهْلًا لَمْ تَبْطُلْ صَلٰوتُهُ النَّاقِصَةُ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْبَسْمَلَةَ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَمِنْ كُلِّ سُوْرَةٍ إِلَّا الْبَرَاءَةَ وَلَوْ كَانَ يَقْرَأُهَا كَانَتْ صَلٰوتُهُ نَاقِصَةً وَّلَا تُثْمِرُ ثَمَرَةَ كَامِلَةً أُخْرَوِيَّةً۔

قرأت میں درست مخارج کیساتھ ادائیگی، ترتیب اور موالات واجب ہے۔ یہ بات مخفی نہیں کہ قرأت بڑے ارکان میں سے ہے۔ پس اگر وقت کی وسعت کے باوجود قادر صحتمند شخص قرأت یا آدھی قرأت کو عمداً چھوڑ دے تو اسکی نماز باطل ہے اور اگر اسے جہالت کی بناء پر چھوڑا ہو تو اسکی ناقص نماز باطل نہیں ہوگی اور جو شخص بسم اللہ کو فاتحہ اور ماسوائے برأت کے ہر سورہ کا حصہ نہ سمجھتا ہو اور وہ اسے پڑھے تو اسکی نماز ناقص ہے اور آخروی مکمل ثمرہ نہیں ملے گا۔

وَفِي الْعِجْزِ أَوْ ضِيْقِ الْوَقْتِ لَوْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ مُنْفَرِدًا كَفَتْهُ أَوْ قَرَأَ بَعْضَهَا أَوْ سُوْرَةً أُخْرٰى أَوْ آيَةً طَوِيْلَةً أَوْ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَصِيْرَةً أَوْ سَبَّحَ أَوْ حَمِدَ وَهَلَّلَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ وَقَفَ بِمِقْدَارِ قِرَاءَتِهَا يَكْفِيْهِ۔

کسی مجبوری یا وقت کی تنگی میں اگر صرف فاتحہ پڑھے تو کافی ہے۔ یا اس کا کچھ حصہ یا کوئی اور سورہ یا لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں، یا تسبیح یا حمد یا تہلیل یا تکبیر پڑھے یا قرأت کی مقدار توقف کرلیا جائے تو اس کیلئے کافی ہے۔

اَمَّا لَوْ أَمْكَنَهُ التَّعَلُّمُ وَتَغَافَلَ وَتَكَاسَلَ فَعَصٰى وَيَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ وَسَائِرِ حُكَّامِ الْإِسْلَامِ أَنْ يُّعَلِّمُوْهُ زَجْرًا وَّسِيَاسَةً۔ وَعَلَى الْأَخْرَسِ أَنْ يُّحَرِّكَ لِسَانَهُ وَيَعْقِدَ بِهَا قَلْبَهُ إِنْ أَمْكَنَهُ وَإِنْ لَّمْ يُمْكِنْهُ فَلَا يُكَلَّفُ۔

اگر کسی کو سیکھنے کا موقع ملے اور اس نے غفلت اور کاہلی کا مظاہرہ کیا تو وہ گنہگار ہے۔ امام اور اسلام کے تمام حکام پر واجب ہے کہ اس کو تنبیہ اور سیاسی حربوں سے سکھائے۔ گونگے کیلئے مناسب ہے کہ اپنی زبان ہلاتا رہے۔ اگر ممکن ہو تو دل میں اس پر عقیدہ رکھے اگر ایسا ممکن نہیں تو مکلف نہیں۔

وَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا تَقْرَءَ فِي الْفَرَائِضِ سُوْرَةً تَجِبُ السَّجْدَةُ فِيْهَا مِثْلُ الٓمٓ السَّجْدَةِ وَحٰمٓ السَّجْدَةِ وَالنَّجْمِ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَلَا سُوْرَةً تُفَوِّتُ الْوَقْتَ وَلَا سُوْرَتَيْنِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ اِلَّا وَالضُّحٰى وَاَلَمْ نَشْرَحْ اَوْ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ وَلِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ فَاِنَّ كُلًّا مِّنْهُمَا بِمَنْزِلَةِ سُوْرَةٍ وَاحِدَةٍ لِاِرْتِبَاطِ الْمَعْنٰى وَلَوْ قَرَأَ لَا تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِقِرَاءَتِهِمَا فِي الرَّكْعَاتِ الْبَاقِيَةِ لٰكِنْ لَا يَلْزَمُ اَنْ تَقْرَءَ مَعَ الْفَاتِحَةِ شَيْئًا اٰخَرَ۔

فرض نماز میں ایسی سورہ نہ پڑھی جائے جس میں سجدہ واجب ہو مثلاً الم سجدہ، حم سجدہ والنجم۔ اقرأ باسم ربك الذی۔ نہ ہی ایسی (لمبی) سورہ پڑھے جس سے وقت نکل جائے اور نہ ہی ایک ہی رکعت میں الحمد کے بعد دو سورتیں پڑھے۔ ماسوائے سورۂ والضحیٰ اور الم نشرح یا الم تر کیف اور لایلف قریش کے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر دو سورتیں مربوط معانی کے باعث ایک ہی سورہ کی مانند ہیں اگر پڑھ لے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ دیگر رکعتوں میں فاتحہ کیساتھ کوئی اور چیز پڑھنا ضروری نہیں۔

وَيَجُوْزُ فِي الصِّحَّةِ وَالْقُدْرَةِ وَسِعَةِ الْوَقْتِ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْهَا بَدَلَ الْفَاتِحَةِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مَرَّةً اَوْ مِرَارًا وَيَجِبُ اَنْ تَجْهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ لِلرِّجَالِ فِي الْاِمَامَةِ وَالْوَحْدَةِ وَفِي النَّوَافِلِ بِالَّيْلِ اِلَّا الْاِسْرَارَ وَلِلْمَرْاَةِ لَا يَجُوْزُ الْجَهْرُ اِلَّا اِذَا اَمَّتْ۔

صحت، قدرت اور وقت کی کشادگی کے باوجود سورۂ فاتحہ کے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ایک یا کئی مرتبہ پڑھنا بھی جائز ہے صبح اور مغرب وعشاء کی دو رکعتوں میں قرأت کو آواز کیساتھ پڑھنا مردوں کیلئے امامت اور انفرادی دونوں صورت میں واجب ہے اور خواتین کیلئے جہر یعنی آواز نکال کر قرأت جائز نہیں مگر امامت کر رہی ہو تو جائز ہے۔

تامین کا مسئلہ

وَيُكْرَهُ اَنْ تَقُوْلَ اٰمِيْنَ فِيْ اٰخِرِ الْفَاتِحَةِ اِمَامًا اَوْ مَاْمُوْمًا اَوْ مُنْفَرِدًا لِاَنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهَا مِنَ الْفَاتِحَةِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَيَجِبُ تَرْكُهَا لِرَفْعِ هٰذَا الْاِلْتِبَاسِ وَلَا اِثْمَ فِيْ اِعْمَالِكَ اَمَّا التَّامِيْنُ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْمَغْفِرَةَ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّصِيْرَ الْاِمَامُ اٰمِيْنًا وَّلَا يَسْرِقُ مِنَ الصَّلٰوةِ شَيْئًا لِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّلسَّارِقِ مِنَ الصَّلٰوةِ

امام، ماموم اور انفرادی نماز پڑھنے والے کے لئے فاتحہ کے بعد "آمین" کہنا مکروہ ہے کیونکہ لوگوں کی اکثریت لفظ "آمین" کو سورۂ فاتحہ کا حصہ خیال کرتی ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ اس گمان کو دور کرنے کیلئے اس کو ترک کرنا واجب ہے ایسا ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ واضح رہے کہ وہ آمین جو امام کی مغفرت کا باعث ہو کہ امام امین بن جائے اور وہ نماز سے کوئی چیز نہ چرائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں چوری کرنے والے کیلئے افسوس ہے۔

وَاِنْ تُوَافِقُهُ الْمَامُوْمُ وَ لَمْ يَسْبِقْهُ فِيْ اَفْعَالِهٖ وَ اِنْتِقَالَاتِهٖ يُرْجٰى اَنْ يَّتَقَبَّلَ اللّٰهُ صَلٰوتَهُمْ وَغَفَرَ لَهُمْ اَمَّا مَازَعَمَ الْمُرْجِيَةُ فِي التَّامِيْنِ فَخَطَأٌ صَرِيْحٌ لِاَنَّ وَعْدَ الْمَغْفِرَةِ لَمْ يَرِدْ فِيْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فَكَيْفَ بِرَدِّفِيْ قَوْلِ اٰمِيْنَ وَهُوَ فِي الْفَضِيْلَةِ مَا كَانَ مِثْلَ الْفَاتِحَةِ فَمِنْ ذَالِكَ يَعْرِفُ الْفَهِيْمُ اَنَّ قَوْلَهُمْ لِطِيْبِ خَوَاطِرِ الْمُتَكَاسِلِيْنَ مِنْ كَلِمَاتِ الْغَافِلِيْنَ۔

اگر ماموم امام کی تابعداری کریں اور اسکی کسی نقل وحرکت سے سبقت نہ کریں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نمازوں کو قبول فرمائے لیکن "آمین" کے بارے میں فرقہ مرجیہ کا گمان واضح غلطی ہے کیونکہ فاتحہ پڑھنے پر مغفرت کا وعدہ نہیں تو صرف لفظ "آمین" کہنے سے کیسے مغفرت وارد ہو سکتی ہے۔ حالانکہ لفظ "آمین" کہنا فاتحہ سے افضل نہیں۔ اس لیے صاحب فہم جانتا ہے کہ انکا یہ نظریہ سستی کے شکار لوگوں کے دل بہلانے کیلئے غافل لوگوں کی باتوں کے سوا کچھ نہیں۔

قرأت کی سنتیں

وَالسُّنَّةُ اَنْ يَّقْرَأَ بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ دُعَاءَ الْاِسْتِفْتَاحِ جَهْرًا قَوِيًّا بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ

وَلِلضُّعَفَاءِ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(۱) تکبیر احرام کے بعد دعائے استفتاح پڑھنا سنت ہے۔ (روحانی) طاقتور اسطرح پڑھیں "میں خلوص کیساتھ اس ذات کی متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمانوں وزمین کو خلق کیا اور میں مشرکوں سے نہیں۔ کہہ دیجئے کہ میری نماز، قربانی، زندگی اور میری موت خالص پروردگار عالم کیلئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلے مسلمان ہوں"۔

روحانی طور پر کمزور یوں پڑھے "پروردگار تو پاک ہے ہم تیری حمد بجالاتے ہیں۔ تیرا اسم بابرکت ہے اور تیری عظمت بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

وَ تَسْتَعِيْذُ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مُتَخَافِتًا فِي الدُّعَاءِ وَ الْاِسْتِعَاذَةِ اَبَدًا۔ فَتَشْرَعُ فِي الْقِرَاءَةِ وَمَحَلُّهُمَا بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ تَخْفِيْفًا كَمَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ وَلَوْ قَرَأَهُمَا قَبْلَ الْاِحْرَامِ جَازَ۔

(۲) ان الفاظ میں تعوذ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ دعا اور تعوذ دونوں ہمیشہ خاموشی سے پڑھے۔ اس کے بعد قرأت شروع کرے۔ دونوں کو آہستگی سے پڑھنے کا مقام تکبیرۃ الاحرام اور قرأت کا درمیانی وقت ہے۔ جیسے نبی ﷺ نے یہی طریقہ اختیار فرمایا۔ اگر دونوں کو تکبیرۂ احرام سے پہلے بھی پڑھ لیا جائے تو بھی روا ہے۔

وَفِی الصُّبْحِ سُوْرَةً طَوِیْلَةً وَفِی الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَ الْمَغْرِبِ قَصِیْرَةً وَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَسِیْطَةً وَ فِی الْجُمُعَةِ سُوْرَتَهَا فِی الْاُوْلٰی وَ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الثَّانِیَةِ وَ تَخْفِیْفُ الْقِرَاْةِ اِنْ کَانَ اِمَامًا وَ لٰکِنْ یُکْرَهُ اِتِّخَاذُ سُوْرَةٍ مُعَیَّنَةٍ فِیْ صَلٰوةٍ مُعَیَّنَةٍ بِحَیْثُ لَا یَتْرُکُ قَطُّ فَالْاَصْوَبُ اَنْ تَقْرَاَ هَا مَرَّةً مَرَّةً وَ تَقْرَءَ غَیْرَهَا مَرَّةً لِئَلَّا یَزْعُمَ النَّاسُ اَنَّهَا فِیْهَا وَاجِبَةٌ کَامِیْنَ فِیْ اٰخِرِ الْفَاتِحَةِ وَیَجُوْزُ فِی التَّخَافُتِ اَنْ یُّسْمِعَ الْاِمَامُ قِرَاْتَهٗ وَ الشَّهَادَتَیْنِ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّجْهَرَ کَمَا یُسْمِعُ نَفْسَهٗ مَهْمُوْسَةً۔

(۳) صبح کی نماز میں قدرے لمبی سورہ ظہر، عصر اور مغرب میں چھوٹی اور عشاء میں درمیانی سورہ پڑھنا جبکہ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھنا سنت ہے۔ اگر امام ہو تو ہلکی قرأت پڑھنا مسنون ہے۔ تاہم کسی مخصوص نماز میں ایک مخصوص سورہ اسطرح سے پڑھنا کہ اسے ترک ہی نہ کیا جائے تو مکروہ ہے۔ ہر نماز میں باری سے کبھی کوئی سورہ پڑھنا اور کبھی کوئی اور سورہ پڑھنا بہتر ہے تاکہ لوگ یہ گمان نہ کرے کہ یہی سورہ نماز میں واجب ہے جس طرح فاتحہ کے آخر میں آمین سے متعلق گمان کیا گیا۔ سری نمازوں میں امام کیلئے اپنی قرأت اور شہادتین اپنے قریبی ماموم کو کسی آواز کے بغیر سنا دینا جائز ہے جس طرح اپنے آپ کو آہستہ سے سناتے۔

۵۔رکوع

وَمِنْهَا الرُّکُوْعُ وَهُوَ مِنَ الْاَرْکَانِ الْعِظَامِ الْوَاجِبَةِ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ مَرَّةً اِلَّا فِی الْخُسُوْفَیْنِ وَ الزَّلَازِلِ وَ صُوْرَتُهٗ اَنْ یَّنْحَنِیَ بِقَدْرِ اَنْ تَصِلَ کَفَّاهُ اِلٰی رُکْبَتَیْهِ وَلَوْ عَجَزَ عَنْ اِیْصَالِهِمَا اِلٰی رُکْبَتَیْهِ اِکْتَفٰی بِالْمَقْدُوْرِ وَلَوْ کَانَ اِیْمَاءً وَیَجِبُ فِیْهِ الطُّمَاْنِیْنَةُ وَ تَسْبِیْحَةٌ وَاحِدَةٌ وَ اَکْمَلُ الصِّیَغِ لَهَا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ جَازَ کُلُّهَا وَرَفْعُ الرَّاْسِ مِنْهُ اِلٰی حَدِّ الْقِیَامِ التَّامِّ وَ الطُّمَاْنِیْنَةُ فِیْ هٰذَا الْاِعْتِدَالِ وَ التَّسْمِیْعُ وَ التَّکْبِیْرُ لِهُوِیِّ الرُّکُوْعِ وَلِهُوِیِّ السُّجُوْدِ۔

رکوع بڑے واجب ارکان میں سے ہے۔ یہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ ہے ماسوائے چاند گرہن، سورج گرہن اور زلزلے کی نمازوں کے، رکوع کی صورت یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچیں۔ اگر دونوں گھٹنوں تک پہنچنے سے قاصر ہوں تو جتنی قدرت ہو اسی پر اکتفا کرے اگرچہ اشارے سے ہی کیوں نہ ہو۔ رکوع میں طمانینہ، ایک مرتبہ تسبیح واجب ہے۔ تسبیح کا مکمل صیغہ یہ ہے۔ سبحان ربی العظیم وبحمدہ یا سبحان اللہ العظیم یا سبحان اللہ و بحمدہ یا سبحان اللہ سب روا ہیں۔ رکوع سے مکمل قیام کی حد تک سر کو اٹھانا اور اس اعتدال میں طمانینہ کا سانس لینا، سمعلہ (سمع اللہ لمن حمدہ کا پڑھنا)، رکوع اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

رکوع کی سنتیں

وَالسُّنَّةُ اَنْ يَّرْفَعَ الْيَدَيْنِ مَعَ هٰذَيْنِ التَّكْبِيْرَيْنِ كَرَفْعِهِمَا مَعَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَ اَنْ يُّفَرِّجَ الْاَصَابِعَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ رَاكِعًا وَّاَنْ يُّجَافِيَ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَ لِلنِّسَاءِ ضَمُّهُمَا بِهِمَا وَاَنْ يُّحَمِّدَ بَعْدَ السَّمْعَلَةِ اِمَّا بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَهْلِ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلِ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ اَوْ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا دَائِمًا مُّبَارَكًا فِيْهِ اَوْ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ حَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ كُلُّنَا لَكَ عَبِيْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(۱) رفع یدین: سنتیں یہ ہیں کہ دونوں تکبیروں کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھائے جس طرح تکبیر احرام میں انکے اٹھانے کا حکم ہے۔ (۲) رکوع میں گھٹنے پر ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلی رکھنا، (۳) کہنیوں کو پسلیوں سے الگ رکھنا، عورتوں کیلئے دونوں کو ملا کر رکھنا سنت ہے۔ (۴) سمع اللہ کے بعد ان الفاظ میں حمد پڑھنا سنت ہے "تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے جو جہانوں کا پروردگار ہے، بلندی، عظمت، سخاوت اور ہیبت والا ہے۔ یا یوں پڑھے "ہمارے پروردگار تمام تعریفیں تیرے لیے، جو بہت پاک ہے ہمیشہ پاک رہنے والی اور برکت سے بھری ہے" یا یوں پڑھے "اے ہمارے رب تمام آسمانوں، زمینوں اور ان دونوں میں بھری تعریفیں اور جو تیری منشا بھری تعریفیں صرف تیرے لیے ہیں۔ اس بندے نے سچ کہا کہ ہم سب تیرے بندے ہیں تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں۔ جو تو نے روکا اسے عطا کرنیوالا کوئی نہیں۔ تیرے فیصلوں کو رد کرنے والا نہیں کسی بزرگ کو اسکی بزرگی تیرے بغیر فائدہ نہیں دیتی۔

قنوت کا مسئلہ

اَمَّا الْقُنُوْتُ فَيَجُوْزُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَانِيَةٍ مِّنَ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ الْوَاجِبَةِ وَ اِذَا وَقَعَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ كَانَ اَوْلٰى لِاَنَّ الْمُكْثَ الطَّوِيْلَ يُكْرَهُ فِي الْاِعْتِدَالِ الَّذِيْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَ عَلٰى كِلَا التَّقْدِيْرَيْنِ يَجُوْزُ اَنْ تَقْرَاَ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ۔

قنوت پنجگانہ واجب نمازوں کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے یا بعد میں پڑھنا جائز ہے۔ تاہم اگر رکوع سے پہلے وقوع پذیر ہو جائے تو بہتر صورت ہے کیونکہ رکوع کے بعد کے اعتدال میں زیادہ رکنا مکروہ ہے۔ دونوں صورتوں میں ان الفاظ میں پڑھنا جائز ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور جو ان میں موجود ہیں، ان کے اوپر ہیں اور جو ان کے نیچے ہیں سب کا پروردگار ہے۔ وہ عظمت والے عرش کا رب ہے میرے رب میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، ہم سے ہونیوالے وہ گناہ جن کا تجھے علم ہے ان سے درگزر فرما۔ بے شک تو طاقت اور کرم والی ذات ہے۔

اَوْ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔

یا یوں پڑھے "اے پروردگار! ہمیں ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت دی اور ہمیں آرام یافتہ لوگوں کی طرح عافیت دے اور اپنے چاہنے والوں کیساتھ ہم سے بھی دوستی رکھ، تیری عطا کردہ نعمتیں بابرکت بنا ہمارے رب ہمیں اپنی تقدیر کے نقصانات سے بچالے کیونکہ تو ہی فیصلہ ساز ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ بے شک جو تجھ سے محبت کرتے ہیں وہ رسوا نہیں ہوسکتے۔ ان کی کوئی عزت نہیں جس نے تجھ سے دشمنی رکھے۔ اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور تو بلند ہے اے جلالت شان اور کرم والے تو محمد اور ان کی اولاد پر سلامتی و رحمت نازل فرما۔

اَوْ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ فِي الصُّبْحِ

صبح میں ان الفاظ میں پڑھے۔ "اللہ کسی نفس کو اسکی قدرت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتا۔ اس کیلئے وہی اچھائیاں ہیں جو اس نے حاصل کی ہیں اور وہی وبال جو اس نے کسب کیا ہے۔ پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا کوئی غلطی کر بیٹھیں تو مواخذہ نہ فرما۔ پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر جو بوجھ ڈالا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ بھی نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو ہمیں معاف فرما، بخش دے، ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا سرپرست ہے اور کافروں کیخلاف ہماری مدد فرما"۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

وَفِي الْمَغْرِبِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

مغرب میں "ہمارے رب ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما ہمیں اپنی جانب سے رحمت عطا فرما بیشک تو زیادہ عطا کرنے والا ہے۔ اے رب! بیشک تو اس دن سب کو جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں بیشک اللہ وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

اَوْ صِيْغَةٍ اُخْرٰى فِيْهَا الدُّعَاءُ وَالثَّنَاءُ وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاَنْ يُّكَبِّرَ التَّسْبِيْحَ فِي الرُّكُوْعِ ثَلَاثًا اَوْ سَبْعًا وَاِنْ وَقَعَ تِسْعًا اَوْ اِحْدٰى عَشْرَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَاَنْ يَّدْعُوَ فِيْهِ قَبْلَ التَّسْبِيْحِ اَوْ بَعْدَهٗ وَالْاَوْلٰى فِي الْفَرَائِضِ الْاِكْتِفَاءُ بِالتَّسْبِيْحِ وَفِي النَّوَافِلِ ضُمَّهُ بِهٖ وَصِيْغَةُ الدُّعَاءِ بِهٰذِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَمَا اسْتَقَلَّ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَوْ صِيْغَةٌ اُخْرٰى تَدُلُّ عَلَى الْخُشُوْعِ۔

یا دوسرے الفاظ میں قنوت پڑھے جس میں دعا، ثناء جہانوں کے رب کی عظمت اور بڑائی بیان ہو۔

۶۔ رکوع میں تسبیح کو تین بار یا سات بار دہرانا اگر یہ تعداد نو یا گیارہ بھی ہو جائے تو حرج نہیں۔ ۷۔ تسبیح سے پہلے یا بعد میں دعا مانگنا۔ تاہم فرائض میں صرف تسبیح پر اکتفا کیا جائے تو بہتر ہے اور نفلوں میں تسبیح کیساتھ دعا بھی پڑھے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں "پروردگار! میں نے تمہارے لیے رکوع کیا اور تجھ سے ہی ڈرا تیرے سامنے سر تسلیم خم کیا تجھ پر ہی ایمان لایا میرے کان، بصارت، ہڈیاں، رگیں، بال اور میری کھال اور ہر وہ چیز جس سے میرے قدم برقرار ہیں سب اس رب کے حضور عاجزی کرتے ہیں یا اور کسی الفاظ میں جن میں خشوع کا ذکر ہو۔"

۶۔ سجود اور سجدے کے واجبات

وَمِنْهَا السُّجُوْدُ وَهُوَ مِنَ الْاَرْكَانِ الْعِظَامِ الْوَاجِبَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مَرَّتَيْنِ وَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّضَعَ بَعْضَ جَبْهَتِهٖ اَوْ تَمَامَهَا عَلٰى مُصَلًّا هُ مَكْشُوْفًا وَيَجِبُ فِيْهِ اَنْ يَّضَعَ كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاِبْهَامَيْ رِجْلَيْهِ عَلٰى مُصَلًّا هُ مُسْتَقْبِلًا اَعَالِيَهُنَّ اَسَافِلَهٗ وَمُسْتَثْقِلًا بِرَأْسِهٖ عَلٰى مَسْجِدِهٖ وَكَانَ مَوْضِعُ سُجُوْدِهٖ مُسَاوِيًا لِمَوْضِعِ قِيَامِهٖ اَوْ اَنْزَلَ وَاِنْ وَقَعَ اَرْفَعَ بِقَدْرِ لَبِنَةٍ لَا بَاْسَ بِهٖ وَفِي الْعِجْزِ يَجُوْزُ اَنْ يَّرْفَعَ شَيْئًا فَيَسْجُدَ عَلَيْهِ اَوْ يُوْمِيَ۔

سجود بھی بڑے واجب ارکان میں سے ہے ہر رکعت میں دو مرتبہ واجب ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشانی کا کچھ حصہ یا پوری پیشانی کھلی حالت میں مصلی پر رکھے۔ یہ بھی واجب ہے کہ دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگوٹھیوں کو بھی جائے نماز پر رکھے اس طرح کہ نیچے کے اعضاء سے اوپر کے اعضاء کو مستقل رکھے اور سجدہ گاہ پر سر پر زیادہ وزن رکھے۔ سجدہ گاہ قیام کی جگہ کی سطح کے برابر ہو یا نیچی ہو اگر ایک اینٹ کے برابر اونچی ہو جائے تو حرج نہیں مجبوری میں کسی چیز کو سجدہ گاہ سے بلند رکھنا اور اس پر سجدہ کرنا یا اشارہ کرنا جائز ہے۔

وَيَجِبُ فِيْهِ الطُّمَانِيْنَةُ وَتَسْبِيْحَةٌ وَاحِدَةٌ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَ بِحَمْدِهٖ اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰى اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ اَوْ اَللّٰهُ وَرَفْعُ الرَّأْسِ مِنْهُ اِلٰى حَدِّ الْقُعُوْدِ وَالتَّكْبِيْرُ عِنْدَ الرَّفْعِ وَالطُّمَانِيْنَةُ فِيْ هٰذِهِ الْقَعْدَةِ لَخْفِيْفَةٍ وَ التَّكْبِيْرُ عِنْدَ الْهُوِيِّ لِلسَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ وَالطُّمَانِيْنَةُ وَتَسْبِيْحَةٌ وَاحِدَةٌ كَمَا فِي الْاُوْلٰى وَ التَّكْبِيْرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهَا۔

سجدے میں اطمینان کا سانس لینا ایک دفعہ ان الفاظ میں تسبیح پڑھنا واجب ہے "پاک ہے میرا رب جو بلند ہے، تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں یا پاک ہے میرا رب جو بلند ہے یا پاک ہے میرا رب تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں یا صرف اللہ کہے۔ قعدے کی حد تک سر کا اٹھانا، سر اٹھاتے وقت تکبیر پڑھنا، قعدۂ خفیفہ میں طمانینہ، دوسرے سجدے کیلئے تکبیر پڑھنا، پہلے سجدے کی طرح طمانینہ، ایک بار تسبیح اور دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر پڑھنا واجب ہے۔

سجدے کی سنتیں

وَسُنَنُهَا وَضْعُ الْاَنْفِ عَلَى الْاَرْضِ وَزِيَادَةُ التَّسْبِيْحِ كَمَا فِي الرُّكُوْعِ وَالدُّعَاءُ فِيْهِمَا وَ صِيْغَتُهُ هٰذِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَالدُّعَاءُ بَيْنَهُمَا وَصِيْغَتُهُ هٰذِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَاعْفُ عَنِّيْ وَمَا قَرَبْ مِنْهُ وَتَجَافِ فِي الْمِرْفَقَيْنِ مِنَ الْجَنْبَيْنِ وَ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ لِلرِّجَالِ وَلِلنِّسَاءِ الْاِنْضِمَامُ وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِذَاءَ الْاُذُنَيْنِ بَاسِطًا يَدَيْهِ غَيْرَ مُنْفَرِجِ الْاَصَابِعِ وَ جَلْسَةٌ خَفِيْفَةٌ بَعْدَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ وَالْاِعْتِمَادُ عَلَى الْيَدَيْنِ اِذَا اَرَادَ الْقِيَامَ لِرَكْعَةٍ اُخْرٰى وَ رَفْعُ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْاَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ لِاَنَّهٗ اَقْرَبُ اِلَى التَّوَاضُعِ وَالْعِجْزِ۔

سجدے کی سنتیں

سجدے کی سنتوں میں سے (۱) ناک کو زمین پر رکھنا۔ (۲) رکوع کی طرح تسبیح کو دہرانا۔ (۳) سجدوں میں دعا کا پڑھنا ہے اور دعا ان الفاظ میں ہو "پروردگار میں نے تمہارے لئے سجدہ کیا تیری خاطر تسلیم کیا اور تجھ پر ایمان لایا میرے چہرے نے اس ذات کے سامنے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اس کو صورت بخشی اس کو سماعت و بصارت عطا کی۔ پس بہتر خلق کرنے والی ذات نہایت ہی بابرکت ہے۔ (۴) دونوں سجدوں کے درمیان دعا پڑھنا ان الفاظ میں "پروردگار! میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے مجھے عافیت عطا کر اور مجھ سے درگزر کر، یا اس جیسی دیگر دعا پڑھی جائیں۔ (۵) مردوں کے حق میں دونوں کہنیوں کو پسلیوں سے الگ رکھنا اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا جبکہ عورتوں کیلئے سمیٹ رکھنا ہے۔ (۶) دونوں سجدوں میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھولے بغیر ہاتھوں کو کھول کر کان کے برابر رکھنا۔ (۷) دوسرے سجدہ کے بعد مختصر قعدہ کرنا۔ (۸) قیام کیلئے اٹھتے وقت ہاتھوں کا سہارا لینا اور زمین سے دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے اٹھانا کیونکہ یہ صورت تواضع اور عاجزی کے زیادہ قریب ہے۔

۷۔ تشہد

وَمِنْهَا الْقُعُوْدُ لِلتَّشَهُّدِ وَهُوَ مِنَ الْاَرْكَانِ الْعِظَامِ الْوَاجِبَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً فِي الزَّائِدِ عَلَيْهِمَا مَرَّتَيْنِ

انہی میں ایک رکن تشہد کیلئے بیٹھنا ہے۔ یہ نماز کے بڑے واجب ارکان میں سے ایک ہے جو ہر دو رکعت میں ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں دو مرتبہ واجب ہیں۔

تشہد کے واجبات

وَيَجِبُ فِيْهِ الشَّهَادَةُ بِوَحْدَانِيَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالشَّهَادَةُ بِرِسَالَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَكْمَلُ الصِّيَغِ فِيْهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَيَجُوْزُ اِعَادَةُ حَرْفِ الْجَرِّ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى اٰلِهٖ۔

(۱) قعدے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا۔ (۲) محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا۔ (۳) محمد ﷺ پر درود بھیجنا۔ (۴) محمد ﷺ کی آل علیہم السلام پر درود بھیجنا واجب ہے۔ تشہد کی مکمل صورت یہ ہے "میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد علیہم پر رحمت نازل فرما اگر درود شریف میں آل پر حرف جر (علیٰ) کا اضافہ کرے تو بھی جائز ہے۔

تشہد کی سنتیں

وَسُنَنُهٗ اَنْ يَّثْنِيَ رِجْلَيْهِ كَجُلُوْسِ الْمُتَاَدِّبِيْنَ اِمَّا مُفْتَرِشًا وَاِمَّا مُتَوَرِّكًا كَيْفَ اتَّفَقَ وَاَنْ يُّلْحِقَ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَالصَّلٰوتَيْنِ مِنَ الدُّعَاءِ وَالْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ مَا شَاءَ اِمَّا بِهٰذِهِ الصِّيَغِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَقَرِّبْ وَسِيْلَتَهٗ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۱) اس کی سنتوں میں باادب لوگوں کی طرح دونوں پیروں کو تہہ کر کے رکھنا یا دونوں کو بچھا کر رکھنا جس میں آسانی ہو۔ (۲) شہادتوں اور درود کیساتھ دعا، حمد الٰہی اور ثناء وغیرہ جو چاہے پڑھنا یا ان الفاظ میں "شروع اللہ کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور تمام اچھے نام سب اللہ کیلئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور رسول ہیں۔ اللہ نے انہیں قیامت تک کیلئے حق کیساتھ خوشخبری اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ پروردگار تو محمد ﷺ اور آل محمد علیہم پر رحمت نازل فرما اور امت میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما ان کا درجہ بلند فرما ان کا وسیلہ قریب کردے۔ بیشک تو لائق حمد اور بزرگی والا ہے۔

وَلَوْ اَلْحَقَ بِهٖ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ جَازَ كَمَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ ارْحَمْنِيْ وَ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَ اِمَّا بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّ اِمَّا بِصِيْغَةٍ اُخْرٰى تَتَقَارَبُ اِلٰى هٰذِهِ الصِّيَغِ وَ مَنْ عَجَزَ عَنْ هٰذِهِ الصِّيَغِ يَجُوْزُ لَهُ التَّرْجَمَةُ بِاَيِّ لِسَانٍ شَاءَ۔

اگر اس دعا کیساتھ اپنے لئے والدین اور جملہ مومنین کیلئے مغفرت کی دعا بھی شامل کرے تو بھی جائز ہے۔ مثلاً یوں کہے "پروردگار ہمیں بخش دے ہمارے والدین کو بھی بخش دے اور تمام مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات کو بھی بخش دے اور مجھ پر اور میرے والدین پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپنے میں میری تربیت کی۔ یا ان الفاظ میں کہے "تمام عبادتیں اللہ کیلئے ہیں اور پاک وصاف بابرکت عبادتیں صرف اللہ کیلئے ہیں۔ اے اللہ کے نبی ﷺ تجھ پر سلامتی اللہ کی رحمت اور برکات رہے۔ ہم پر اور اللہ کے بندوں پر رحمت نازل ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ان پر برکت اور سلامتی نازل فرما۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس کی آل پر رحمت برکت اور سلامتی نازل کی بیشک تو حمد کے قابل اور بزرگی والا ہے یا دوسرے الفاظ میں پڑھی جا سکتی ہے جس میں یہ دعائیں شامل ہوں۔ اگر کوئی ایسی دعائیں پڑھنے سے عاجز آجائے تو اس کا ترجمہ ادا کرنا جائز ہے چاہے کسی بھی زبان میں بھی ہو"۔

۸۔ سلام

وَمِنْهَا السَّلَامُ وَهُوَ مِنَ الْاَرْكَانِ الْعِظَامِ الْوَاجِبَةِ مَرَّةً فِيْ اِخْتِتَامِ الصَّلٰوةِ وَالْخُرُوْجُ عَنْهَا وَاَكْمَلُ الصِّيَغِ فِيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ مُلْتَفِتًا اِلَى الْيَمِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ مُلْتَفِتًا اِلَى الْيَسَارِ۔

ارکان میں سے سلام ہے۔ یہ بڑے واجب ارکان میں سے ہے۔ نماز کے اختتام اور اس سے باہر نکلتے وقت ایک بار واجب ہے۔ دائیں جانب سلام پھیرتے وقت ان الفاظ میں کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اور بائیں جانب منہ پھیرتے ہوئے یوں پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

وَلَوْقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ جَازَ وَلَوِ اكْتَفٰى بِوَاحِدَةٍ مِّنْ هَاتَيْنِ الصِّيغَتَيْنِ يَمِيْنًا كَانَ يَسَارًا جَازَ۔

اگر بغیر الف لام کے سلام علیکم یا سلام علینا بھی پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔ اگر دائیں یا بائیں سلام پھیرتے وقت دونوں صیغوں میں سے کسی ایک پر اکتفاء کرے تو بھی جائز ہے۔

۹۔ ترتیب

وَمِنْهَا التَّرْتِيْبُ فِي الْأَرْكَانِ الْمَذْكُوْرَةِ

نماز کے ارکان میں سے ایک رکن سابقہ ارکان میں ترتیب ہے۔

سلام کی سنتیں

وَسُنَنُهُ التَّكْرَارُ وَفِي الْجَمَاعَةِ آكَدُ وَالتَّرْتِيْبُ فِي تَقْدِيْمِ الْيَمِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ وَالْأَدَبُ فِيْهِ أَنْ لَّا يُفْرِطَ وَلَا يُفَرِّطَ فِي الْإِلْتِفَاتِ كَالْجُهَّالِ وَيُرَاعِيْ فِيْهِ حَدَّ الْإِعْتِدَالِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ لَّا يَكُوْنَ مُقْمَحًا كَالْمَغْلُوْلِ وَلَا يُلْقِفَ عُنُقَهُ فَيَتَوَجَّعَ كَالْمَغْلُوْلِ۔

(۱) سلام کا دو بار پھیرنا سنت ہے۔ (۲) جماعت کی صورت میں تاکید ہے۔ (۳) ترتیب یعنی دائیں کو بائیں پر مقدم رکھنا۔ سلام میں ادب یہ ہے کہ گردن پھیرنے میں جاہلوں کی طرح افراط وتفریط سے کام نہ لے اور درمیانی صورت کی رعایت کرے۔ چنانچہ مناسب ہے کہ گردن میں طوق لگے آدمی کی طرح سر کو اوپر اٹھائے اور نہ ہی اس طرح گردن موڑے کہ مریض کی طرح تکلیف پیدا ہو رہی ہو۔

تعقیبات

وَالتَّعْقِيْبُ سُنَّةٌ غَيْرُ يَفُوْرُ وَثَقُلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَرِثُهَا إِلَّا الصَّالِحُوْنَ وَأَقَلُّهُ أَنْ يُّسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَلَا حَصْرَ لِأَكْثَرِهِ فِيْ عَقِيْبِ كُلِّ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَكَانَ فِي الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ أَشَدَّ تَأْكِيْدًا۔

نماز کے بعد اوراد پڑھنا نبی ﷺ سے وراثت میں ملی ہوئی شرافت سے بھری سنت ہے اور نیک بندوں کے علاوہ کوئی اور اسکے وارث نہیں ہو سکتے۔ تعقیبات کی کم از کم مقدار سبحان اللہ تینتیس مرتبہ پڑھنا اور الحمد اللہ تینتیس مرتبہ پڑھنا اللہ اکبر تینتیس مرتبہ پڑھنا ہے اور تعقیبات کی کثرت کی کوئی حد مقرر نہیں ہر پنجگانہ نماز کے بعد اور خاص کر نماز صبح اور عصر کے بعد تعقیبات تاکیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ (۱)

---

(۱) شاہد محمد نور بخش نے چونکہ بعد از نماز تعقیبات کی کوئی حد مقرر نہیں کی اس لئے تمام نور بخشی پیر وکار نماز صبح کے بعد تجدید ایمان کے طور پر گلریطیہ کے ورد کے بعد اوراد فتحیہ پڑھتے ہیں۔ بعض علاقوں میں تمام نمازوں کے بعد اس پاک کلمہ کا ورد کیا جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں نماز کے بعد گلریطیہ کے ورد کا تذکرہ ملتا ہے۔ سلف صالحین کا طریقہ اور نور بخشی دنیا میں جاری اس عملی ثبوت سے واضح ہوا کہ نماز کے بعد گلریطیہ پڑھنے کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ اگر یہ طریقہ رواج ہو تا صبح کی نماز کے بعد نور بخشی اس کو رواج سمجھتے۔ اگر صبح کی نماز کے بعد باعث ثواب ہے تو دیگر نمازوں کے بعد پڑھنے میں بھی ثواب ہے۔

نماز کو باطل کرنے والے امور

اَمَّا مُبْطِلَاتُ الصَّلٰوةِ فَمِنْهَا نَوَاقِضُ الطَّهَارَتَيْنِ كُلُّهَا وَاِنْ كَانَ سَهْوًا اَوْ تَعَمُّدًا وَالْاِلْتِفَاتُ اِلَى الْوَرَاءِ وَالنُّطْقُ بِحَرْفٍ مُفْهِمٍ اَوْ حَرْفَيْنِ فَصَاعِدًا اِنْ فُهِمَ وَاِنْ لَّمْ يُفْهَمْ حَتّٰى لَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْاَدْعِيَةِ وَالْفِعْلُ الْكَثِيْرُ الْخَارِجُ عَنْ اَفْعَالِ الصَّلٰوةِ كَثَلَاثِ خُطُوَاتٍ اَوْ ضَرَبَاتٍ اَوْ حَرَكَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ وَ الْوَثْبَةُ الْفَاحِشَةُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً۔

نماز باطل کرنیوالی چیزیں یہ ہیں۔(۱) وضو اور غسل کو توڑنے والی تمام چیزیں، چاہے بھول سے ہو یا جان بوجھ کر۔(۲) اپنے پیچھے دیکھنا۔(۳) بامفہوم ایک حرف بولنا یا دو یا زیادہ حروف کا بولنا جو قابل فہم ہوں یا نہ ہوں تاہم وہ قرآن مجید اور دیگر دعاؤں میں سے نہ ہو۔(۴) نماز کے افعال کے علاوہ زیادہ امور بجالانا مثلاً تین قدم چلنا، تین دفعہ مارنا یا پے در پے حرکتیں کرنا(۵) بری طرح اچھلنا اگرچہ یہ ایک مرتبہ ہی کیوں نہ ہو۔

وَالْقَهْقَهَةُ وَالْبُكَاءُ اِنْ لَّمْ يَكُوْنَا مِنْ غَلَبَةِ ذَوْقِ الشَّرَابِ الطَّهُوْرِ فِيْ جَنَانِهٖ اَوْ سَطْوَةِ شَوْقِ مُشَاهَدَةِ النُّوْرِ مِنْ تَجَلِّيَاتِهٖ وَتَرْكُ رُكْنٍ عَمْدًا اَوْ زِيَادَةُ رُكْنٍ عَمْدًا وَ تَرْكُ التَّرْتِيْبِ عَمْدًا وَ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ اَمَّا مَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ الْمَلْمُوْجَةِ فَيَسْتَرْخِيْ بِالتَّدْرِيْجِ وَيَبْتَلِعُ فِيْ اَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ عَفْوٌ

(۶) ہنسنا۔(۷) رونا اگر یہ دونوں نمازی کے دل میں شراب طہور کا ذوق غالب آنے سے نہ ہو یا اللہ کی تجلیات میں سے کسی نور کے مشاہدے کا شوق بڑھنے سے نہ ہو۔(۸) کسی رکن کو جان بوجھ کر ترک کرنا۔(۹) کسی رکن کا عمداً اضافہ کرنا۔(۱۰) عمداً ترتیب کا ترک کرنا۔(۱۱) کھانا۔(۱۲) پینا تاہم اگر چبائے ہوئے کھانے کا کچھ ریزہ منہ میں ہو اور وہ آہستہ نرم ہو جائے اور نماز کے دوران پیٹ میں چلا جائے تو معاف ہے۔

وَكُلُّ مَا نُهِيَ عَنْهُ اَوْ اُمِرَ بِهٖ فِيْهَا لَوْ فَعَلَهُ اَوْ تَرَكَهُ عَمْدًا بَطَلَتْ صَلٰوتُهٗ اَوْ سَهْوًا فَوَجَبَ عَلَيْهِ التَّدَارُكُ وَسَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَهُمَا وَاجِبَتَانِ فِيْ سَهْوِ الْوَاجِبَاتِ وَسُنَّتَانِ فِيْ سَهْوِ الْمَسْنُوْنَاتِ وَيَجُوْزُ اَدَاؤُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَبَعْدَ السَّلَامِ وَالْاَوْلٰى فِيْ سَهْوِ الْوَاجِبَاتِ قَبْلَ السَّلَامِ وَفِيْ سَهْوِ الْمَسْنُوْنَاتِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

(۱۳) جس کا نماز میں نہ کرنے یا کرنے کا حکم ہوا گر اسے کرے یا ترک کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔ تاہم اگر بھول ہوئی ہو تو اس پر تدارک اور تشہد کے بعد سہو کے دو سجدے بھی واجب ہیں۔ یہ دونوں سجدے واجبات کے بھول جانے پر واجب اور مسنونات کے بھول جانے پر مسنون ہیں۔ ان دونوں کی ادائیگی سلام سے قبل اور سلام کے بعد بھی جائز ہے بہتر طریقہ یہ کہ واجبات کے سہو کیلئے سلام سے پہلے اور مسنونات کے سہو کیلئے سلام کے بعد بجالائے۔

فَلَوْ وَقَعَتَا قَبْلَ السَّلَامِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّكَبِّرَ وَ يَسْجُدَ سَجْدَتَيْنِ كَمَا فِي الصَّلٰوةِ مَعَ الْقَعْدَةِ بَيْنَهُمَا وَالطَّمَانِيْنَةُ فِيْهِمَا وَالتَّسْبِيْحُ وَالدُّعَاءُ فِيْهِمَا كَمَا فِيْ سُجُوْدِ الصَّلٰوةِ وَلَوْ وَقَعَتَا بَعْدَ السَّلَامِ فَيَزِيْدُ بِاَنْ يَّنْوِيَ وَ يَرْفَعَ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيْرِ وَيَتَشَهَّدَ خَفِيْفًا وَيُسَلِّمَ ثَانِيًا۔

اگر یہ دونوں سلام سے پہلے واقع ہوں تو تکبیر پڑھ کر نماز کی طرح دو سجدے کرے، دونوں کے درمیان میں قعدہ، دونوں میں طمانینہ، تسبیح واجب ہے۔ نماز کے سجدوں کی طرح دونوں سجدوں میں دعا پڑھے۔ اگر یہ دونوں سلام کے بعد واقع ہوں تو نیت کا اضافہ کرے، تکبیر کیساتھ ہاتھوں کو اٹھائے تشہد خفیف پڑھے(۱) اور دوسری بار سلام پھیرے۔

نماز کو مکروہ بنانیوالے امور

اَمَّا مُكْرُوْهَاتُ الصَّلٰوةِ فَمِنْهَا الْاِلْتِفَاتُ يَمِيْنًا اَوْ يَسَارًا وَنَفْخُ مَوْضِعِ السُّجُوْدِ وَ الْعَبَثُ وَ الْفُرْقَعَةُ وَ عَقْصُ الشَّعْرِ وَ تَنْقِيَةُ الْاَنْفِ وَ الْبُصَاقُ وَحَبْسُهٗ فِيْهِ وَالتَّنَحْنُحُ وَاِغْمَاضُ الْعَيْنَيْنِ لَوْ تَمَادٰى وَ لُبْسُ الْخُفِّ الضَّيِّقِ وَ التَّمَطِّيْ وَمُدَافَعَةُ الْاَخْبَثَيْنِ وَالتَّاَوُّهُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْ حَرَقِ النَّارِ اِنِ الْمَحَبَّةِ الْاِلٰهِيَّةِ اَمَّا تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَالدُّعَاءُ فِيْ غَيْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ لَا يَخْلُوْا عَنْ كَرَاهَةٍ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ۔

نماز کے مکروہات میں سے: (۱) دائیں بائیں دیکھنا۔ (۲) سجدہ گاہ کو پھونک مارنا۔ (۳) داڑھی سے کھیلنا (۴) انگلیاں چٹخانا۔ (۵) بالوں کا گٹھا لگانا۔ (۶) ناک صاف کرنا۔ (۷) تھوکنا یا اسے منہ میں روکے رکھنا۔ (۸) کھنکارنا۔ (۹) دیر تک آنکھیں بند رکھنا۔ (۱۰) تنگ موزہ پہننا۔ (۱۱) انگڑائی لینا۔ (۱۲) بول و براز کو روکے رکھنا۔ (۱۳) آہ آہ کرنا بشرطیکہ یہ آہ عشق الٰہی کی آگ میں جلنے سے نہ ہو۔ (۱۴) چھینکنے والے کو دعا دینا (۱۵) سلام کا جواب دینا (۱۶) عدم ممانعت کی صورتوں میں دعا کرنا بھی کراہت سے خالی نہیں تاہم نماز باطل نہیں ہوتی۔

نماز توڑنے کا مسئلہ

وَيَحْرُمُ قَطْعُ الصَّلٰوةِ بِغَيْرِ عُذْرٍ وَرَةٍ عَظِيْمَةٍ وَ يَجِبُ لِدَفْعِ الْمَضَرَّةِ مِنْ نَّفْسِهٖ اَوْ مِنْ غَيْرِهٖ كَتَخْلِيْصِ اِنْسَانٍ اَوْ حَيَوَانٍ مُّحْتَرَمٍ مِّنَ الْهَلَاكِ بِغَرْقٍ اَوْ اِحْتِرَاقٍ اَوْ سَبُعٍ اَوْ عَدُوٍّ وَغَيْرُهٗ غَافِلٌ عَنْهُ وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ وَلَا يَسَعُ التَّاخِيْرُ وَيُسَاوِيْ فِيْهِ ضَيْقُ الْوَقْتِ وَسِعَتُهٗ لِلصَّلٰوةِ وَيَجُوْزُ لِقَضَاءِ الدَّيْنِ وَرَدِّ الْمَظَالِمِ وَالْوَدَائِعِ مَعَ سِعَةِ الْوَقْتِ

کسی بڑی مجبوری کے بغیر نماز توڑنا حرام ہے۔ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو نقصان مثلاً کسی انسان اور قیمتی جانور کو ہلاکت یا غرق، جلنے یا درندوں یا دشمن وغیرہ سے بچانا ہو جبکہ دیگر غافل ہوں اور نمازی اس سے آگاہ ہو اور تاخیر کی گنجائش نہ ہو تو نماز توڑنا واجب ہے۔ ایسے موقع پر نماز کیلئے وقت کی کشادگی اور تنگی برابر ہے۔ وقت میں کشادگی ہو تو قرض کی ادائیگی، ظلم کا مال اور امانتوں کی واپسی کیلئے نماز توڑنا جائز ہے۔

---

(۱) یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

وَلَوْ عَدَّ رَكَعَاتِهِ بِالْحَصٰى أَوْ بِعَقْدِ الْأَصَابِعِ أَوْ بِالْخَطِّ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ عَلَى الْجِدَارِ أَوْ سَوّٰى عِمَامَتَهُ وَلَوْ بِثَلَاثِ عَقَدَاتٍ أَوْ دَفَعَ مَا يَشْغَلُهُ بِغَيْرِ كَثِيرٍ لَا بَأْسَ بِهِ۔

اگر نماز کی رکعتوں کو کنکروں یا ہاتھوں کی انگلیوں کے جوڑوں، زمین یا دیوار پر لکیر کھینچ کر گنتی کرے یا اپنا عمامہ ٹھیک کرے چاہے تین گرہ ہی کیوں نہ ہوں یا نماز سے توجہ ہٹانے والی کسی چیز کو زیادہ کام کئے بغیر ہٹائے تو کوئی حرج نہیں۔

سہو کا مسئلہ

اَمَّا السَّهْوُ فَلَوْ تَرَكَ وَاجِبًا مَتٰى يَذْكُرُ فِي الصَّلٰوةِ يَجُوْزُ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَيْهِ وَيَتَدَارَكَهُ وَمِنْهُ عَلَى التَّرْتِيْبِ بِتَمَّ صَلٰوتَهُ وَيَسْجُدُ لِلسَّهْوِ وَلَوْ زَادَ وَاجِبًا فَيَذْكُرُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَّسْجُدَ لِلسَّهْوِ وَلَوْ سَهٰى عَنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ إِنْ يَّذْكُرْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُّحَاسِبَ مَا تَيَقَّنَ بِهِ وَ يُتِمَّهَا وَيَسْجُدُ لِلسَّهْوِ وَفِيْ سَهْوِ السُّنَنِ زِيَادَةً أَوْ نُقْصَانًا إِنْ سَجَدَ فَمُسْتَحَبٌّ وَإِنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَ لَوْ سَهٰى فِي السَّهْوِ فَلَا حَاجَةَ إِلٰى تَلَافِيْهِ وَمَنْ كَثُرَ سَهْوُهُ كَذَالِكَ۔

سہو یہ ہے کہ کسی واجب کو چھوڑ دے تو جب بھی نماز میں یاد آجائے تو اس کی طرف لوٹنا اور اس کا تدارک جائز ہے اور پھر اسی واجب سے ترتیب کیساتھ نماز پوری کرے پھر سجدۂ سہو کرے۔ لیکن اگر نمازی سے کسی واجب کا اضافہ ہوا ہو اور پھر یاد آجائے تو اس پر سجدہ سہو کے علاوہ کوئی واجب نہیں۔ اگر رکعات کی تعداد بھول جائے اور نماز میں یاد آجائے تو اس پر لازم ہے کہ یقینی تعداد کو شمار کرے اور نماز پوری کرے اور پھر سجدہ سہو کرے۔ سنت افعال کی بھول کی صورت میں چاہے کم ہو یا زیادہ اگر سجدہ سہو بجالائے تو مستحب ہے اگر سجدہ نہ کرے تو حرج نہیں۔ اگر سجدہ سہو میں بھی بھول چوک ہو جائے تو اس کی تلافی کی ضرورت نہیں۔ اکثر بھول کا شکار ہونیوالے کا حکم بھی یہی ہے۔

وَاَحْسَنُ الْوُجُوْهِ إِنِ اخْتَلَّتْ صَلٰوتُهُ الْوَاجِبَةُ بِخَلَلٍ مَّا أَنْ تُعِيْدَهَا صَحِيْحَةً وَيُحَاسِبَ صَلٰوتَهُ الْمُخْتَلَّةَ بِالنَّوَافِلِ الرَّاتِبَةِ وَغَيْرِهَا إِلَّا أَنَّ أَكْثَرَ الْمُصَلِّيْنَ يَتَشَبَّثُوْنَ بِالنَّوَافِلِ فَلَا كُلْفَةَ عَلَيْهِمْ بِإِعَادَةِ صَلٰوةٍ أَكْثَرُهَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ۔ وَفِيْ بَدَاءِ الْإِسْلَامِ لَيْسَ كَذَالِكَ فَإِنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ اسِّهِمْ لِئَلَّا يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَأَمَّا فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا لِقُوَّةِ الْإِسْلَامِ فِيْهِمْ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ تَرْقِيْعِهِمْ مُدَّرَعَةَ الصَّلٰوةِ بِالرُّقَعَاتِ السَّهْوِيَّةِ وَ كَثْرَةُ الْإِسْتِيْنَافِ أَسْهَلُ مِنْ هٰذِهِ الْحِيَلِ۔

ان تمام میں بہترین صورت یہ ہے کہ کسی بھی واجب نماز میں ذرا سا بھی خلل پیدا ہو جائے تو اس نماز کو صحیح طریقے سے دوبارہ بجا لایا جائے اور خلل شدہ نماز کو سنن راتبہ وغیرہ میں شمار کرے۔ کیونکہ اکثر نوافل میں مشغول رہنے والے نمازیوں کیلئے زیادہ سے زیادہ چار رکعت کی نماز دہرانا باعث تکلیف نہیں۔ اسلام کی ابتدا میں ایسی صورتحال نہیں تھی۔ رسول ﷺ ان کیساتھ مدارت فرماتے تھے تاکہ وہ حلقہ آپ ﷺ سے الگ نہ ہو مگر موجودہ دور میں انکے اسلام مضبوط ہونے کے باعث سہو کے بکھوں سے نماز کی پیوندکاری پر تعجب کرینگے۔ اس طرح کے حیلوں کی بجائے نماز کو دہرانا زیادہ آسان ہے۔

مزید دو سجدے

وَ كَانَ وَرَاءَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ سَجْدَتَانِ سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ وَسَجْدَةُ الشُّكْرِ

سہو کے دو سجدوں کے علاوہ دو سجدے اور ہیں تلاوت کا سجدہ اور شکر کا سجدہ۔

۱۔ سجدۂ تلاوت

اَمَّا سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ فَسَجْدَةٌ وَّاحِدَةٌ وَلَهَا النِّيَّةُ وَالتَّكْبِيْرُ وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ مَعَهُمَا وَالتَّسْبِيْحُ وَ الدُّعَاءُ فِيْهَا وَ التَّكْبِيْرُ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهَا وَ السَّلَامُ وَهِيَ وَاجِبَةٌ فِيْ صِيَغِ الْاَمْرِ بِالسُّجُوْدِ دُوْنَ الرُّكُوْعِ كَمَا فِيْ سُوْرَةِ حٰمٓ السَّجْدَةِ وَفِيْ سُوْرَةِ النَّجْمِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْعَلَقِ اَوْ مَا فِيْ مَعْنَى الْاَمْرِ كَمَا فِيْ سُوْرَةِ الٓمٓ السَّجْدَةِ وَمُسْتَحَبَّةٌ فِيْ صِيَغِ الْاَخْبَارِ مِنَ السَّاجِدِيْنَ كَمَا فِيْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ وَ سُوْرَةِ الرَّعْدِ وَسُوْرَةِ النَّحْلِ وَ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَ سُوْرَةِ مَرْيَمَ وَ فِيْ مَوْضِعَيْنِ مِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ وَسُوْرَةِ الْفُرْقَانِ وَسُوْرَةِ النَّمْلِ وَ سُوْرَةِ صٓ وَسُوْرَةِ الْاِنْشِقَاقِ۔

سجدہ تلاوت ایک ہی سجدہ ہے۔ اس سجدے میں نیت، تکبیر، تکبیر کیساتھ دونوں ہاتھوں کا اٹھانا، تسبیح، سجدے میں دعا پڑھنا، سر اٹھاتے وقت تکبیر پڑھنا اور سلام پھیرنے کا حکم ہے۔ اگر سجدہ کیلئے صیغہ امر استعمال ہوا ہو تو سجدہ واجب ہے۔ رکوع نہیں مثلاً سورہ الحم، سورہ علق، جم سجدہ، یا صیغہ امر کے معنی میں استعمال ہوا ہو تو بھی واجب ہے مثلاً سورہ الم سجدہ میں ہے۔ سجدہ تلاوت ان مقامات پر مستحب ہے جہاں سجدہ کرنے والوں میں سے کسی کی خبر دی گئی ہو مثلاً سورۂ اعراف، سورۂ نحل، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ مریم، سورہ حج کے دو مقامات، سورۂ فرقان، سورۂ نمل، سورۂ صٓ اور سورۂ انشقاق میں ہے۔

۲۔ سجدۂ شکر

وَاَمَّا سَجْدَةُ الشُّكْرِ فَسَجْدَةٌ وَّاحِدَةٌ مُجَرَّدَةٌ عَنِ التَّكْبِيْرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَغَيْرِهِمَا وَهِيَ اِمَّا لِشُكْرٍ نِعْمَةٍ تَصِلُ اِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اَوْ لِدَفْعِ بَلِيَّةٍ مِنْهَا يَجْتَنِبُ فَيَقُوْلُ مَا يَشَاءُ مِنَ الشُّكْرِ وَالدُّعَاءِ كَمَا يَلِيْقُ بِحَالِهٖ اَوْ وَرَدَ فِيْ مَقَالِهٖ۔

سجدہ شکر ایک ہی سجدہ ہے جو تکبیر اور ہاتھوں کو اٹھانا اور دیگر امور سے خالی ہے۔ یہ سجدہ یا تو کسی ایسی نعمت الٰہی کے ملنے پر شکر کے طور پر کیا جاتا ہے جس کی توقع نہ تھی۔ یا کسی آفت کے دور ہونے کی وجہ سے، جس سے بچا جاتا ہے۔ اس سجدے میں کلمات تشکر اور دعا میں سے جو چاہے پڑھے جو اس کے حال کے مطابق ہو یا اس کی زبان سے جو بھی جاری ہو جائے۔

سنن راتبہ

اَمَّا الصَّلٰوتُ الْمَسْنُوْنَةُ الرَّاتِبَةُ فَكَانَتْ لِلصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْوَاجِبَةِ وَبَعْدَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَلَوْ وَقَعَتَا قَبْلَ الصُّبْحِ الصَّادِقِ لَا بَأْسَ بِهٖ وَلِلظُّهْرِ اَكْثَرُهَا ثَمَانِ رَكْعَاتٍ وَيَجُوْزُ تَقْدِيْمُ بَعْضِهَا عَلَى الْوَاجِبَةِ وَتَاْخِيْرُهَا مِنْهَا وَتَقْدِيْمُ بَعْضِهَا وَتَاْخِيْرُ بَعْضِهَا وَلِلْعَصْرِ مِثْلُهَا وَ الْاَرْبَعُ اَكَّدُ وَلَا يَجُوْزُ تَاْخِيْرُهَا مِنَ الْوَاجِبَةِ وَلِلْمَغْرِبِ اَرْبَعًا وَلِلْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهُمَا الْوِتْرُ وَ الشَّفْعُ وَ التَّهَجُّدُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اِلٰى قُبَيْلِ الصُّبْحِ وَالْاَوْلٰى فِي السُّنَنِ وَ النَّوَافِلِ اَنْ يُّصَلِّيَ كُلَّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيْمَةٍ اِلَّا اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ بِالْقِيَامِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ وَ الشَّفْعُ رَكْعَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثُ رَكْعَاتٍ بِتَسْلِيْمَةٍ وَ كُلُّهَا الْوِتْرُ وَ بَقِيَّ ثَمَانُ التَّهَجُّدِ وَ الْقُنُوْتُ سُنَّةٌ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ مِنَ الْوِتْرِ اِنْ شِئْتَ فِيْ جَمِيْعِ السَّنَةِ وَاِنْ شِئْتَ فِي النِّصْفِ الْاَخِيْرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِاَنَّهٗ شُنَّتَا كِيْدًا فِيْهِ۔

روزمرہ پڑھی جانیوالی سنتوں میں صبح کیلئے فرض نماز سے پہلے اور صبح صادق کے طلوع کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ اگر یہ دونوں صبح صادق کے طلوع سے پہلے واقع ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ظہر کی سنتوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہے اسے فرض سے پہلے یا بعد میں پڑھنا یا بعض کو فرض سے پہلے اور بعض کو بعد میں بجا لانا جائز ہے۔ عصر کی سنتیں ظہر کی طرح ہی ہیں تاہم ان میں سے چار رکعت تاکیدی ہیں اور اسے فرض کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ مغرب کی سنتیں چار رکعت ہیں اور عشاء کی دو، ان دونوں کے بعد وتر، شفع اور تہجد گیارہ رکعتوں پر مشتمل ہیں جو صبح صادق سے کچھ پہلے تک پڑھی جا سکتی ہیں۔ ظہر سے قبل پڑھی جانیوالی چار رکعت کے علاوہ سنت اور نفل نمازوں میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا اور عشاء کی دو رکعتوں کے علاوہ تمام سنتیں کھڑے ہو کر پڑھنا سب سے بہتر ہے۔ وتر ایک اور شفع دو رکعتوں پر مشتمل ہیں یا دونوں ایک سلام کیساتھ تین رکعات ہیں جو پوری وتر کہلائیگی۔ باقی آٹھ رکعات تہجد کی ہیں۔ پورا سال یا چاہے تو رمضان المبارک کے آخری نصف میں وتر کی آخری رکعت میں قنوت پڑھنا سنت ہے۔ کیونکہ وتر میں قنوت کی شدید تاکید ہے۔

نافلہ رمضان

وَاَمَّا نَوَافِلُ الشُّهُوْرِ وَ الْاَيَّامِ وَ اللَّيَالِيْ فِيْ تَمَامِ السَّنَةِ فَكَثِيْرَةٌ اَشْهَرُهَا نَافِلَةُ رَمَضَانَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً وَالْجَمَاعَةُ فِيْهَا بِدْعَةٌ يَا لَيْتَ كُلَّ بِدْعَةٍ كَانَتْ مِثْلَهَا۔ فَاِنْ شِئْتَ تُصَلِّهَا مُنْفَرِدًا وَاِنْ شِئْتَ بِالْمُوَافَقَةِ مَعَ الْمُصَلِّيْنَ

سال میں مہینوں، دنوں اور راتوں کی نوافل تو بہت ہیں ان میں زیادہ مشہور نافلہ رمضان ہے یہ نماز ہر رات میں بیس رکعتوں پر مشتمل ہے۔ اس میں جماعت بدعت ہے۔ کاش تمام بدعتیں اس جیسی ہوتیں۔ لہٰذا چاہے تو انفرادی پڑھ لے یا چاہے دیگر نمازیوں کیساتھ موافقت سے پڑھے۔

وَاِنْ لَّمْ تَنْوِ الْاِمَامَ لَا بَأْسَ بِهٖ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ فِعْلُهَا اَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهَا لِاَنَّهَا شِعَارٌ فِي الْاِسْلَامِ وَ تَعْظِيْمٌ لِشَهْرِ الصِّيَامِ وَ فِيْهَا حِكْمَةٌ لِلْعَوَامِ فِيْ هَضْمِ الطَّعَامِ۔

باجماعت پڑھنے کی نیت نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں۔ بہرحال اسکی ادائیگی چھوڑنے سے بہتر ہے کیونکہ یہ اسلام کی بڑی نشانیوں میں سے ہے اور ماہ صیام کی تعظیم بھی ہے اور اس میں عوام الناس کیلئے کھانے ہضم ہونے کی حکمت بھی ہے۔

جماعت کے احکام

اَمَّا صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ فَهِيَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ لِلرِّجَالِ

باجماعت نماز کی ادائیگی مردوں کیلئے فرض کفایہ ہے۔

نماز جماعت کی اہمیت

فَفِيْ كُلِّ سَوَادٍ مِّنَ الْبُلْدَانِ وَ الْقُرٰى وَ الْاَحْشَامِ وَ اَرْبَابِ الْخِيَامِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا اِقَامَةُ الْجَمَاعَةِ كُلُّهُمْ عَصَوْا وَاِنْ اَفْرَطُوْا فِيْ تَرْكِهَا وَجَبَ عَلَى الْاِمَامِ وَسَائِرِ الْحُكَّامِ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ اَنْ يُّقَاتِلُوْهُمْ فَاِنْ لَّمْ يَمْتَنِعُوْا فَيَقْتُلُوْهُمْ

پس شہروں، دیہات اور صحرانشینوں اور خانہ بدوشوں کی بستیوں میں اگر جماعت قائم کرنے کا اہتمام نہ کیا جاتا ہو تو وہ سب گنہگار ہیں۔ اگر وہ ترک جماعت میں حد سے بڑھ جائیں تو امام اور مملکت اسلامیہ کے حکام پر واجب ہے کہ ان کیخلاف جنگ کرے اگر پھر بھی وہ باز نہ آئے تو ان کو قتل کر دیا جائے۔

وَصَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ بِفَضَائِلَ كَثِيْرَةٍ عَلٰى صَلٰوةِ الْمُنْفَرِدِ فَيَجِبُ عَلَى الْمَامُوْمِ اَنْ يُّزَيِّنَ فِيْ نِيَّةِ الصَّلٰوةِ الْاِلْتِزَامَ اَوِ الْاِقْتِدَاءَ اَوِ الْجَمَاعَةَ اَوْ مَامُوْمًا كَمَا اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ يَقْصِدُ بِهٰذِهِ الصِّيَغِ اُصَلِّيْ فَرْضَ الظُّهْرِ بِالْجَمَاعَةِ اَوْ مَامُوْمًا اَوْ مُقْتَدِيًا اَدَاءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَيَجُوْزُ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّقَيِّدَ فِيْ نِيَّتِهٖ اِمَامًا وَاَنْ لَّا يُقَيِّدَ۔

باجماعت نماز کو انفرادی طور پر پڑھی جانیوالی نماز کے مقابلے میں زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ پس باجماعت ادائیگی کی صورت میں ماموم پر لازم ہے کہ نماز کی نیت میں التزام یا اقتداء یا جماعۃ یا ماموماً کا اضافہ کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز پڑھے تو یوں نیت کرے۔ میں اللہ کی قربت کیلئے واجب ہونے کی بنا پر ظہر کی نماز باجماعت یا ماموم یا مقتدی بن کر ادا کے طور پر پڑھتا ہوں۔ امام کیلئے اپنی نیت میں اماماً کی قید لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہیں۔

آداب جماعت

وَيَجِبُ اَنْ لَّا يَتَقَدَّمَ عَقِبُ رِجْلِهٖ عَلٰى عَقِبِ رِجْلِ الْاِمَامِ فِي الصَّفِّ بَلْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّتَاَخَّرَ وَلَوْ تَسَاوَيَا لَمْ تَبْطُلِ الْجَمَاعَةُ وَيَجِبُ عَلَى الْمَامُوْمِ اَنْ يُّحِسَّ اِنْتِقَالَاتِ الْاِمَامِ اَوِ الْمَامُوْمِيْنَ اَوْ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِالْبَصَرِ اَوِ السَّمْعِ وَلَوْ كَانَ بَعِيْدًا بِحَيْثُ لَا يُحِسُّ الْاِنْتِقَالَاتِ اَوِ التَّكْبِيْرَاتِ لَمْ تَنْعَقِدِ الْجَمَاعَةُ۔

ماموم پر واجب ہے کہ صف میں اپنے پیروں کی ایڑی امام کے پاؤں کی ایڑی سے آگے نہ رکھے بلکہ پیچھے رکھنا مناسب ہے۔ اگر برابر رکھے تو جماعت باطل نہیں ہوگی مقتدیوں پر واجب ہے کہ وہ امام یا مقتدیوں یا ان میں کسی کی بھی نقل وحرکت دیکھ کر یا سن کر محسوس کرے۔ اگر وہ ان سے اتنا دور ہو کہ نقل وحرکت یا تکبیرات محسوس نہ کر سکے تو جماعت منعقد نہیں ہوگی۔

وَيُسَاوِيْ فِي الْجَمَاعَةِ الْمَسْجِدُ الْجَامِعُ وَسَائِرُ الْمَسَاجِدِ وَالصَّحَارِيْ لِاَنَّ الْاَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِخِلَافِ الْمِلَلِ الْمَاضِيَةِ۔

جماعت کے قیام کیلئے جامع مسجد اور دیگر مساجد اور صحرائیں سب برابر ہیں۔ کیونکہ پوری زمین سابقہ ملتوں کے برخلاف مسلمانوں کیلئے نماز کی جگہ ہے۔ (۱)

امام جماعت کی صفات

کم ترین درجہ

وَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ مُوَاظِبًا عَلَى الصَّلٰوةِ صَالِحًا بِالظَّاهِرِ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا فِي الْبَاطِنِ وَلَا يَجُوْزُ الْاِقْتِدَاءُ بِالْفَاسِقِ الظَّاهِرِ فِسْقُهُ اِلَّا لِمِثْلِهٖ وَكَانَ ذٰلِكَ اَقَلَّ الْمَرَاتِبِ

(۱) واجب ہے کہ امام نماز کی پابندی کرنے والا ہو۔ (۲) ظاہراً نیک ہو اگرچہ اندرونی طور پر گنہگار ہی کیوں نہ ہو۔ اس امام کی اقتدا جائز نہیں جو کھلے عام گناہ کرتا ہو مگر اسی جیسے لوگوں کیلئے جائز ہے۔ یہ کم ترین درجہ ہے۔

اعلیٰ درجہ

وَالْاَوْلٰى اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ صَالِحًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَعَدْلًا وَلَوْ وُجِدَ اِمَامٌ وَرِعٌ فَقِيْهٌ قَارِئٌ فَطُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَهٗ۔ وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدْ لَا يَجُوْزُ تَرْكُ الْجَمَاعَةِ اِلَّا لِعُذْرٍ كَالْمَرَضِ اَوْ خِدْمَةِ الْمَرِيْضِ بِالضَّرُوْرَةِ اَوِ الْمَطَرِ اَوِ الْوَحْلِ وَالْجَمَاعَةُ

اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ امام ظاہری اور باطنی لحاظ سے صالح اور عادل ہو۔ اگر ایسا امام مل جائے جو پرہیزگار ہو، فقہ کا عالم ہو، قاری ہو تو اسے پانیوالوں کی بہت ہی خوش قسمتی ہے۔ اگر ایسا امام نہ ملے تو کسی عذر کے بغیر جماعت چھوڑنا جائز نہیں، مثلاً بیماری، ضرورتمند مریض کی خدمت، بارش یا کیچڑ ہو اور

(۱) مسجد سے مراد سجدہ کرنے کی جگہ ہے، مسجد کے اصطلاحی معنی مراد نہیں۔

بَعِيْدٌ وَهَا اَوِ الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ الشَّدِيْدَيْنِ اَوِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ الشَّدِيْدَيْنِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ عَدُوٍّ وَمَنْ اَكَلَ مُنْتِنًا نِيًّا كَالْفُوْمِ وَالْبَصَلِ وَغَيْرِهِمَا وَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَائِحَتِهِ بِاٰكِلِ مَا يَمْحُوْهَا وَمَنْ لَّهُ عُرْقٌ مُنْتِنٌ وَلَمْ يَقْطَعْ رَائِحَتَهُ فَيَحْرُمُ عَلَيْهِ الْحُضُوْرُ بِالْجَمَاعَةِ۔

جماعت کی جگہ دور ہو یا شدید بھوک اور پیاس یا سخت گرمی یا سردی یا دشمن کا خوف لاحق ہو۔ اگر کوئی بدبودار کچی چیز کھالے مثلاً لہسن اور پیاز وغیرہ اور ان کی بدبو روکنے والی کوئی چیز کھا کر بدبو ختم کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا جس شخص کو بدبودار پسینہ آتا ہو جبکہ وہ بو کو ختم نہیں کرتا اس شخص پر جماعت میں حاضر ہونا حرام ہے۔

مقتدیوں کیلئے احکام

وَيَجِبُ لِلْمَامُوْمِ اَنْ يَّقْرَأَ الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةً مَعَهَا خَلْفَ الْاِمَامِ فِي التَّخَافُتِ

ماموم پر واجب ہے کہ سری نمازوں میں امام کے پیچھے فاتحہ کیساتھ کوئی بھی سورہ پڑھ لے۔

وَيَجُوْزُ فِي الْجَهْرِيَّةِ اِمَّا مُتَابَعَتُهُ كَلِمَةً كَلِمَةً بَعْدَ كَلِمَةٍ بِغَيْرِ صَوْتٍ مَّا اَوْ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْاِمَامِ اِنْ تَوَقَّفَ الْاِمَامُ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ وَالسُّوْرَةِ تَوَقُّرَ اَدْعِيَةٍ مُتَخَافِتَةٍ لِيَقْرَءَ الْمَامُوْمُ الْفَاتِحَةَ وَالسُّوْرَةَ

اور جہری نمازوں میں کسی آواز کے بغیر امام کی قرأت کی کلمہ بہ کلمہ تابعداری کرنا یا امام کے سورہ فاتحہ کے بعد پڑھنا جائز ہے جبکہ امام فاتحہ اور سورہ پڑھ کر وقفہ لے اور خاموشی سے کوئی بھی دعا پڑھتا رہے تاکہ مقتدی فاتحہ و سورہ پڑھ سکیں۔

وَيَجُوْزُ فِيْمَا يَجْهَرُ بِهِ الْاِمَامُ اَنْ لَّا يَقْرَأَ الْمَامُوْمُ الْفَاتِحَةَ وَالسُّوْرَةَ تَوَسُّمًا لِاَنَّ الْاِمَامَ بِالْاُذُنِ الْوَاعِيَةِ لَوْ كَانَ الْاِمَامُ صَالِحًا وَمَوَاظِبًا عَلَى الصَّلٰوةِ فِي الْمَلَاءِ الْخَلْوَاتِ۔

جن نمازوں میں امام آواز کے ساتھ قرأت کرتا ہو اور امام صالح ہو، خلوت و جلوت میں نمازوں کی پابندی کرتا ہو تو ماموم کیلئے جائز ہے کہ فاتحہ اور سورہ نہ پڑھے اور امام کی قرأت کو دل کے کان سے سنے۔

فَالْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأِ الْقِرَاءَةَ وَلَمْ يَكُنِ الْاِمَامُ صَالِحًا بَلْ ظَاهِرَ الْفِسْقِ فَحَبِطَتْ صَلٰوتُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

افسوس ہی افسوس ہے اس کیلئے جو قرأت نہ پڑھے جبکہ امام بھی نیک نہ ہو بلکہ کھلا گناہگار ہو تو اس کی نماز ضائع ہوگی اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

وَلَوْ وَجَدَ الْمَامُوْمُ رُكُوْعَ الْاِمَامِ كَانَ كَمَنْ وَجَدَهُ فِي الْقِيَامِ الرَّكْعَةَ وَلَوْ وَجَدَهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ لَمْ تُحْسَبْ هٰذِهِ الرَّكْعَةُ۔

اگر کوئی نمازی امام کے رکوع کو پالے تو وہ اس ماموم کی طرح ہے جس نے پوری رکعت کو پالیا اور اگر رکوع کے بعد پالے تو رکعت شمار نہیں ہوگی۔

عورتوں کی امامت کا مسئلہ

وَلَا يَجُوْزُ اِمَامَةُ النِّسَاءِ اِلَّا لِلنِّسَاءِ وَلَا اِمَامَةُ الْخُنْثٰى وَيَجُوْزُ اِمَامَةُ غَيْرِ الْبَالِغِ اِنْ كَانَ رَشِيْدًا مِنْ اَوْلَادِ الصَّالِحِيْنَ وَلَا يَوْجَدُ اَحَقُّ مِنْهُ۔

عورت (امام) کی اقتداء صرف عورتوں کیلئے جائز ہے۔(۱) ہیجڑے کی اقتدا جائز نہیں۔ اگر غیر بالغ لڑکا پختہ عقل والا ہو اور صالح لوگوں کی اولاد میں سے ہو اور اس سے اچھا امامت کا حقدار کوئی نہ ملے تو اس کی اقتدا جائز ہے۔

اقتداء کی مختلف صورتیں

وَلَوِ اقْتَدٰى بِظَنِّ اَنَّ صَلٰوتَهُ كَانَتْ صَلٰوتَهُ فِي الْوُجُوْبِ اَوِ الْوَقْتِيَّةِ فَيَظْهَرُ بَعْدَهُ اَنَّ صَلٰوتَهُ كَانَتْ غَيْرَ صَلٰوتِهِ لَا حَاجَةَ اِلَى الْاِعَادَةِ

وَ اَمَّا بِالْاِخْتِيَارِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ الصَّلٰوتَانِ مُوَافِقَتَيْنِ فِي الْوَقْتِ وَالْوُجُوْبِ اِلَّا لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَيَجُوْزُ فِيْهِ لِمَنْ يُّصَلِّيْ الظُّهْرَ الْاِقْتِدَاءُ بِمَنْ يُّصَلِّي الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِمَنْ يُّصَلِّي الْعِشَاءَ كَالْمَسْبُوْقِ فَيُتِمُّ صَلٰوتَهُ كَمَا هِيَ۔

اگر کوئی کسی امام کی اس گمان پر اقتداء کرے کہ اس کی اور امام کی نماز وجوب اور وقت کے لحاظ سے ایک ہیں پھر معلوم ہو جائے کہ اسکی نماز امام والی نماز نہیں تھی تو دہرانا ضروری نہیں

اختیار کے وقت مناسب ہے کہ دونوں کی نماز وجوب اور وقت کے لحاظ سے ایک ہی ہوں مگر دو نمازوں کو ساتھ پڑھنے والے کیلئے یہ حکم نہیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز پڑھنے والے کیلئے عصر پڑھنے والے کی اقتداء اور مغرب پڑھنے والے کیلئے عشا پڑھنے والے کی اقتداء مسبوق کی طرح جائز ہے۔ وہ اپنی نماز کو اسی طرح مکمل کریگا جیسا کہ وہ ہے(۲)

---

(۱) یہ شرط امامت کرنے والی خاتون کیلئے ہے مقتدی کے لیے نہیں چنانچہ خواتین کے لیے مرد امام کے پیچھے اقتداء جائز ہے تاہم عورت مرد مقتدیوں کی امامت نہیں کر سکتی۔

(۲) مسبوق سے مراد امام کی آخری رکعت میں پہنچنے والا نہیں۔ اس مفہوم کے ساتھ فقہ احوط کے درج ذیل احکام کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ ۱۔ الفقہ الاحوط کے مطابق تمام نمازیوں کیلئے پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی بھی سورہ کے پڑھنے کا حکم آیا ہے اگر ہم حکم مسبوق کے قانون پر عمل کرے اور ماموم امام کی پیروی میں اپنی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے تو اپنے اختیار میں ہوتے ہوئے اس حکم صریح کی مخالفت لازم آتی ہے۔ ۲۔ الفقہ الاحوط کی رو سے نمازی کیلئے آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا واجب قرار دیا ہے اگر نمازی امام کی پیروی میں ان آخری رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے تو اس حکم صریح کی دوسری بار مخالفت لازم آتی ہے۔

۳۔ کالمسبوق کے بعد کی عبارت فیتم صلوٰته کما هی معنی خیز ہے کہ مقتدی کیلئے جماعت میں امام کے ساتھ امکانی حد تک اپنی نماز کی ہیئت اصلی یعنی اصل ترتیب کا خیال رکھنا ہے لہذا امام کی دوسری یا تیسری رکعت ملنے کی صورت میں ترتیب اصلی کو نہ چھوڑتے ہوئے سورہ حمد پر سورہ پڑھ کر دو رکعت بجالائے اس کے بعد سورہ حمد پڑھ کر باقی رکعت پوری کرے اسطرح فقہ احوط کے کسی بھی حکم سے ٹکراؤ کی شکل پیش نہیں آتی ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا قمت خلف امام فاجعل اول صلاتک اول صلاته ولا تجعل اول صلاتک آخرها۔

یعنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم سے امام کے پیچھے کوئی چیز رہ جائے تو جو تم پالو اسے اپنی نماز کی ابتدا قرار دو اور اپنی نماز کی ابتدا کو آخر نہ بناؤ۔

وَيَجُوْزُ اقْتِدَاءُ الْمُتَنَفِّلِ بِالْمُفْتَرِضِ وَيُكْرَهُ بِالْعَكْسِ وَلَا يَجُوْزُ التَّقَدُّمُ وَلَا التَّأَخُّرُ عَنِ الْإِمَامِ بِرُكْنَيْنِ وَلَا يَجُوْزُ مُتَابَعَتُهُ فِي السَّهْوِ إِنْ كَانَ مُتَيَقِّنًا بِسَهْوِهِ وَيَجُوْزُ اِعَادَةُ الْفَرَائِضِ إِنْ صَلَّاهَا مُنْفَرِدًا فَيَنَالُ جَمَاعَةً وَكُلَّمَا كُرِّرَ الصَّلٰوةُ كُرِّرَ الثَّوَابُ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهِ وَمَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ فِي التَّشَهُّدِ نَالَ مِنْ ثَوَابِ الْجَمَاعَةِ بِقَدْرِ مَا نَالَ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔

نفل پڑھنے والے کو فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرنا جائز ہے، برعکس صورت مکروہ ہے۔ امام سے آگے جانا جائز نہیں نہ ہی دو رکن کی حد تک پیچھے رہنا جائز ہے۔ بھول چوک میں امام کی پیروی جائز نہیں اگر ماموم کو امام کی بھول کا یقین ہو۔ انفرادی طور نماز پڑھنے کے بعد جماعت میسر آجائے تو دوبارہ پڑھنا جائز ہے اور جب بھی نماز تکرار سے پڑھی جائے تو ثواب بھی بار بار ملتا ہے بشرطیکہ امام ہم عقیدہ ہو۔ جو کوئی امام کو تشہد کی حالت میں پالے تو اسے جماعت کا جتنا حصہ حاصل ہوگا اتنا ہی جماعت کا ثواب ملے گا۔

جماعت کے آداب

اَمَّا اٰدَابُ الْجَمَاعَةِ فَمِنْهَا تَسْوِيَةُ الصُّفُوْفِ وَلُصُوْقُهُمْ مِنْ غَيْرِ ضِيْقٍ وَّلَوْ حَالَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ أَوْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ شَارِعٌ أَوْ نَهْرٌ صَغِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ لَا بَأْسَ بِهِ مِنْهَا أَنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ وَمِنْهَا أَنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَأْمُوْمُ فِي الطَّبَقَةِ السُّفْلٰى وَالْإِمَامُ فِي الْعُلْيَا وَبِالْعَكْسِ لَا بَأْسَ بِهِ۔

جماعت کے آداب میں سے صفوں کو سیدھی کرنا اور کسی تنگی کے بغیر آپس میں ملے رہنا۔ اگر امام اور مقتدیوں یا دو صفوں کے درمیان کوئی شاہراہ یا چھوٹی یا بڑی نہر حائل ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔ دو صفوں کے درمیان تین ہاتھ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ مقتدی نچلی منزل میں اور امام اوپر کی منزل میں نہ ہو۔ اس کی برعکس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَمِنْهَا أَنْ لَّا يَجُرَّ الْمَأْمُوْمُ الْمُنْفَرِدُ مَنْ فِي خِلَالِ الصُّفُوْفِ إِلٰى نَفْسِهِ إِلَّا لِمَصْلَحَةٍ وَلَا يُكْرَهُ فِي آخِرِهَا وَلَا حَاجَةَ إِلٰى جَرِّ مَنْ فِي الصَّفِّ إِلٰى جَنْبِهِ لِأَنَّ قُبْعَةً كَثِيْرٌ مِنْ نَفْعِهِ وَيُكْرَهُ الْقُعُوْدُ فِي الْإِمَامَةِ لِلْقَائِمِيْنَ وَإِمَامَةُ الْمُتَيَمِّمِ لِلْمُتَوَضِّئِيْنَ وَلَا يُكْرَهُ إِمَامَةُ الْأَعْمٰى وَلَا الْمَرِيْضِ إِنْ قَدَرَ عَلَى اسْتِيْفَاءِ الْأَرْكَانِ وَالْوَاجِبَاتِ۔

ان آداب میں سے یہ ہے کہ اکیلا مقتدی صفوں سے کسی مقتدی کو اپنی طرف بلاضرورت نہ کھینچے۔ صفوں کے آخر میں مکروہ نہیں ہے۔ صف میں کھڑے کسی مقتدی کو اپنے پہلو کی جانب کھینچنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکی قباحت فائدے سے زیادہ ہے۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے مقتدیوں کیلئے بیٹھ کر اور باوضو مقتدیوں کیلئے تیمم کر کے امامت کرانا مکروہ ہے۔ اندھے کی امامت مکروہ ہے نہ ہی مریض کی بشرطیکہ وہ واجبات اور ارکان کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہو۔

وَيُكْرَهُ إِمَامَةُ مَنْ تَكْرَهُهُ الْجَمَاعَةُ إِمَامَتَهُ وَالْمَظْنُوْنُ بِهِ الْفِسْقُ۔

جس شخص کی امامت لوگوں کو پسند نہ ہو اور جس کے گناہگار ہونے کا گمان ہو، دونوں کی اقتداء مکروہ ہے۔

صفات امام کی درجہ بندی

وَيَنْبَغِيْ أَنْ يَّكُوْنَ الْإِمَامُ مُؤْمِنًا عَاقِلًا عَادِلًا بَالِغًا وَلَدَ النِّكَاحِ تَائِبًا وَرَعًا قَارِئًا فَقِيْهًا نَسِيْبًا بَلْ هَاشِمِيًّا حَسَنَ الصَّوْتِ صَبِيْحَ الْوَجْهِ طَيِّبَ الْأَخْلَاقِ مَقْبُوْلَ الْخَلَائِقِ وَالْخَلَّاقِ فَإِنْ لَّمْ يُوْجَدْ فَالْأَقَلُّ أَنْ لَّا يَكُوْنَ ظَاهِرَ الْفِسْقِ تَارِكَ الصَّلٰوةِ وَمُتَكَاسِلًا فِيْهَا۔

ضروری ہے کہ امام مومن ہو، عقلمند ہو، عادل ہو، بالغ ہو، ولد نکاح ہو، توبہ گزار ہو، پرہیزگار ہو، اچھی قرأت والا ہو، شرعی احکام جاننے والا ہو، نسبی ہو بلکہ ہاشمی ہو، اچھی آواز کا مالک ہو، چہرہ خوبصورت ہو، اچھے اخلاق رکھتا ہو، خالق ومخلوق میں مقبول ہو۔ اگر ایسا نہ ملے تو کم از کم کھلے عام گناہ کرنیوالا، نماز ترک کرنیوالا اور نماز میں سستی کرنیوالا نہ ہو۔

قیام جماعت کی اہمیت

فَمَنْ أَرَادَ أَنْ لَّا يَكُوْنَ مَغْضُوْبًا وَمَبْغُوْضًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ بِإِقَامَةِ الْجَمَاعَةِ بِإِمَامَةٍ كَيْفَمَا تَّفَقَ وَلَا يَتْرُكُهَا بِالْحِيَلِ الْمَبْنِيَّةِ عَلٰى أَقَاوِيْلِ الْجُهَّالِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ هُمُ الْفُقَهَاءُ

پس جو چاہتا ہو کہ اللہ اور رسول ﷺ کے حضور غضب کا شکار یا بغض کا شکار نہ ہوں تو اس کیلئے جماعت کا قیام ضروری ہے۔ چاہے جس طرح کی امامت ملے۔ جماعت کو محض ان جاہلوں کی باتوں کی بنیاد پر حیلوں سے نہ چھوڑے جو سمجھتے ہیں کہ وہ ہی فقیہ ہیں۔

امامت کیلئے بہترین لوگ

وَالْأَوْلٰى بِالْإِمَامَةِ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَوْلِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الْقُرَّاءُ وَمِنْ كُلِّ مِنْهُمْ أَكْمَلُهُمْ فَضِيْلَةً فَأَنْسَبُهُمْ قَبِيْلَةً فَأَحْسَنُهُمْ صَوْتًا فَأَصْبَحُهُمْ وَجْهًا فَأَسَنُّهُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ هِمًّا أَوْ لَا سِنَّ لَهُ۔

امامت کیلئے بہترین انبیاء علیہم السلام پھر اولیاء رحمہم اللہ پھر علماء اور پھر اچھی قرأت والے ہیں۔ ان میں ہر گروہ کا وہ ہستی امامت کا زیادہ حقدار ہے جو کمال فضیلت رکھتا ہو پھر نسبی طور پر اچھے قبیلے کا ہو، پھر آواز خوبصورت ہو اور پھر خوبرو ہو پھر جس کی عمر زیادہ ہو بشرطیکہ وہ بوڑھا نہ ہو یا جس کے دانت نہ ہوں۔

وہ جن کی امامت جائز نہیں

وَ لَا یَجُوْزُ اِمَامَةُ الْمَفْضُوْلِ اِلَّا بِاِرَادَةِ الْفَاضِلِ وَ الْاُمِّیِّ لِلْقَارِیْ وَ الْاُمِّیُّ مَنْ لَّا یُقَدِّرُ عَلٰی تَرْتِیْلِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ اِمَّا لِعَدَمِ التَّعَلُّمِ اَوْ عَدَمِ تَصَرُّفِ لِسَانِهٖ فِیْ مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَ تَجْوِیْدِهَا فَمَنْ یَّقْرَأُ الْفَاتِحَةَ مُرَتِّلًا وَّاِنْ لَّمْ یَقْرَءِ الْخَطَّ وَلَمْ یَکْتُبْ لَیْسَ بِاُمِّیٍّ فِیْ هٰذَا الْمُقَامِ وَ کَثْرَةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ قِلَّتِهَا وَتُکْرَهُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ قَبِیْحِ الصَّوْتِ۔

افضل شخص کی اجازت کے بغیر اس سے کم درجہ والے کی امامت جائز ہے نہ قاری کیلئے ان پڑھ کی امامت۔ یہاں ان پڑھ وہ شخص ہے جو نہ سیکھنے یا حروف کے مخارج اور تجوید میں زبان پر تصرف نہ ہونے کی وجہ سے فاتحہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ پس جو شخص فاتحہ کو ترتیل کے ساتھ پڑھ لے جبکہ وہ کسی تحریر کو پڑھ سکے نہ لکھ سکے وہ شخص اس مقام پر ان پڑھ نہیں ہے۔ جماعت میں نمازیوں کی کثرت، قلت کے مقابلے میں زیادہ افضل ہے ناپسند آواز والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

قصر کے احکامات

اَمَّا صَلٰوةُ الْمُسَافِرِیْنَ فَلَوْ کَانَ السَّفَرُ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا کُلُّ فَرْسَخٍ ثَلَاثَةُ اَمْیَالٍ وَ کُلُّ مِیْلٍ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ خُطْوَةٍ مُعْتَدِلَةٍ وَلَوْ کَانَ الْمُسَافِرُ یُرِیْدُ اَنْ یَّرْجِعَ بِلَا مُکْثٍ طَوِیْلٍ فَاِرْتِحَالُهٗ وَ رُجُوْعُهٗ مَحْسُوْبٌ فِیْ مَسَافَةِ الْقَصْرِ۔

(۱) اگر مسافرین کا سفر سولہ فرسخ پر مشتمل ہو ہر فرسخ تین میل کا ہوتا ہے ایک میل چار ہزار درمیانی قدموں کا ہوتا ہے اگر مسافر اپنے سفر سے زیادہ رکے بغیر واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی روانگی اور آمد دونوں کی مسافت قصر میں شمار ہوگی۔

وَمِنْ شَرَائِطِهٖ اَنْ یَّکُوْنَ السَّفَرُ اِمَّا وَاجِبًا کَالْحَجِّ اَوْ مُسْتَحَبًّا کَزِیَارَةِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ الْاَمْوَاتِ وَالْاَحْیَاءِ اَوْ طَلَبِ الْعِلْمِ شَرِیْعَةً اَوْ طَرِیْقَةً اَوْ حَقِیْقَةً اَوْ مُبَاحًا کَالتِّجَارَةِ وَ کَسْبِ الْمَعَاشِ وَمِثْلُهٗ یَجُوْزُ الْقَصْرُ۔

(۲) اس کی شرائط یہ ہیں کہ سفر واجبی ہو مثلاً حج (۳) مستحب سفر ہو مثلاً انبیاء علیہم السلام اور رحلت کر جانے والے یا زندہ اولیاء رحمہم اللہ کی زیارت کرنا یا شریعت، طریقت یا حقیقت کے حصول علم کیلئے ہو۔ (۴) سفر مباح ہو مثلاً تجارت کسب معاش وغیرہ ان تمام صورتوں میں قصر جائز ہے۔

وَ مَا لَمْ یَکُنْ هٰکَذَا بَلْ حَرَامًا کَقَطْعِ الطَّرِیْقِ اَوْ جُنْدِ الظَّلَمَةِ اَوْ غَیْرِهِمْ مِنَ الْمَعَاصِیْ الشَّنِیْعَةِ فَلَا یَجُوْزُ لَهُ الْقَصْرُ وَلَا لِمَنْ سَفَرُهٗ اَکْثَرُ مِنْ حَضَرِهٖ وَلَا لِمَنْ لَّا یَتَعَیَّنُ مَقْصَدُهٗ فِی السَّفَرِ۔

اگر ایسا نہ ہو بلکہ حرام ہو مثلاً راہزنی، ظالموں کے لشکر میں شامل ہونے کیلئے ہو یا اس طرح دوسرے شرعاً گناہوں کا سفر ہو قصر جائز نہیں ہے اور نہ اس کیلئے جس کا سفری مدت گھر میں رہنے کی مدت سے زیادہ ہو اور نہ اس کیلئے قصر جائز ہے جس کے سفر کا کوئی مقصد معین نہ ہو۔

فَالَّذِیْ یَجُوْزُ لَهُ الْقَصْرُ یَجُوْزُ لَهُ الْاِتْمَامُ فَالْمُسَافِرُ مُخَیَّرٌ بَیْنَ الْاِتْمَامِ وَالْقَصْرِ وَالْجَمْعِ بَیْنَ الظُّهْرَیْنِ وَالْعِشَائَیْنِ اِمَّا تَقْدِیْمًا اَوْ تَاْخِیْرًا وَلَا حَاجَةَ لِلْمُسَافِرِ اِلٰی نِیَّةِ الْقَصْرِ اِنْ شَاءَ قَصَرَ فِی الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ یَلِیْقُ الْقَصْرُ بِهَا لِضِیْقِهَا وَاَتَمَّ فِی الْاَوْقَاتِ الْوَاسِعَةِ وَاِنْ اَلْزَمَ الْقَصْرَ مُدَّةً وَاَرَادَ الْاِتْمَامَ فَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْ نِیَّةِ الْاِقَامَةِ فِیْ مَنْزِلٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَکْثَرَ وَاِنْ لَّمْ یُلْزِمِ الْقَصْرَ فَلَا حَاجَةَ اِلٰی نِیَّةِ الْاِقَامَةِ۔

پس جس کیلئے قصر جائز ہے اس کیلئے پوری نماز پڑھنا بھی جائز ہے لہٰذا مسافر کو پوری نماز پڑھنے اور قصر میں اختیار حاصل ہے۔ وہ ظہرین عشائین کو ایک ساتھ مقدم یا موخر کر کے پڑھ سکتا ہے۔ مسافر کیلئے قصر کی نیت ضروری نہیں اگر وہ چاہے تو وقت کی تنگی کے باعث جہاں مناسب ہو قصر کرے اور جب وقت ہو تو نماز پوری پڑھ لے اگر کوئی اپنے اوپر کسی مدت کیلئے قصر لازم قرار دے اور پھر پورا کرنا چاہے تو ایک منزل پر تین دن یا زائد رکنے کی نیت ضروری ہے اگر قصر کو اپنے لئے لازمی قرار نہیں دیا ہو تو رکنے کی نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔

جمع بین الصلاتین کا جواز

وَاَمَّا الْجَمْعُ بِلَا قَصْرٍ فَیَجُوْزُ فِیْ مَوَاضِعَ کَثِیْرَةٍ کَالْمَرَضِ وَالْمَطَرِ وَالْوَحْلِ وَالشُّوَاغِلِ الضَّرُوْرِیَّةِ وَالسَّفَرِ الْبَعِیْدِ وَالْقَرِیْبِ وَغَیْرِهٖ وَالْمُقِیْمُ اِنِ اقْتَدٰی بِمُتِمٍّ یَجُوْزُ لَهُ الْاِتْمَامُ وَیَجُوْزُ لَهُ الْقَصْرُ وَالسَّلَامُ قَبْلَ الْاِمَامِ فِیْ اٰخِرِ رَکْعَتَیْهِ وَفِی الْجَمْعِ لَا یَجُوْزُ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَهُمَا بِصَلٰوةٍ اَوْ دُعَاءٍ کَثِیْرٍ اَوْ تِلَاوَةٍ کَثِیْرَةٍ وَلَا یَجُوْزُ التَّکَلُّمُ بَیْنَهُمَا اِلَّا اِذَا اضْطُرَّ فَتَفُوْتُ اِنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فَبِقَلِیْلٍ ضَرُوْرِیٍّ مِنَ الْکَلَامِ بِکَلِمَةٍ اَوْ کَلِمَتَیْنِ مِنَ الْاَدْعِیَةِ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

قصر کے بغیر نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا بھی مواقع پر جائز ہے مثلاً بیماری، بارش، کیچڑ اور ضروری کاموں، دور یا قریب کا سفر وغیرہ۔ قصر کرنیوالا کسی مکمل نماز پڑھنے والے کی اقتداء کرے تو پوری نماز پڑھنا جائز ہے اور قصر کرنا بھی اور امام سے پہلے اپنی دو رکعتوں کے آخر میں سلام پھیرنا جائز ہے۔ جمع کی صورت میں دونوں کے درمیان کسی نماز، زیادہ دعاؤں یا زیادہ تلاوت کے ذریعے وقفہ دینا جائز نہیں نہ ہی دونوں کے درمیان گفتگو جائز ہے تاہم اضطراری حالت میں اگر بات نہ کی جائے تو کسی نقصان کا سامنا ہو تو مختصر کلام کرنا یا دعاؤں میں ایک یا دو الفاظ کہنے میں مضائقہ نہیں۔

وَلَوْ اَرَادَ مَنَ النَّوَافِلِ فِی الظُّهْرَیْنِ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَدِّمَهَا وَفِی الْعِشَائَیْنِ اَنْ یُّؤَخِّرَهَا وَلَوْ اَرَادَ فِی السَّفَرِ الَّذِیْ یَجُوْزُ الْقَصْرُ فِیْهِ اَنْ یُّتِمَّ صَلٰوتَهٗ فِیْ اَوْقَاتِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنِ اقْتَضَی الْوَقْتُ۔

اگر جمع بین الصلوتین کرنیوالا سنتوں کی ادائیگی کا ارادہ کرے تو ظہرین سے پہلے اور عشائین کے بعد نوافل پڑھے۔ اگر کوئی قصر جائز ہونیوالے سفر میں نمازوں کو ان کے اوقات میں سنن راتبہ سمیت پڑھنا چاہے۔ اگر وقت میں گنجائش ہو تو کوئی حرج نہیں۔

جمعہ کے احکام

اَمَّا الْجُمُعَةُ فَكَانَتْ مِنْ اَعَاظِمِ شَعَائِرِ الْاِسْلَامِ وَهِيَ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ بَالِغٍ عَاقِلٍ حُرٍّ مُقِيْمٍ وَهِيَ خُطْبَتَانِ وَرَكْعَتَانِ تَقُوْمُ مَقَامَ الظُّهْرِ وَكَانَ وَقْتُهَا مِنْ اَوَّلِ الزَّوَالِ اِلٰى اَنْ يَّصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهٗ وَلَوْ صَارَ مِثْلَيْهِ لَمْ تَبْطُلِ الْجُمُعَةُ وَمَنْ اَدْرَكَ مَعَ الْاِمَامِ الرُّكُوْعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعِ الْخُطْبَةَ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّتِمَّ رَكْعَتَيْهِ جُمُعَةً وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ هٰذَا الْقَدْرَ مَعَ الْاِمَامِ وَجَبَ عَلَيْهِ الظُّهْرُ وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ اِلَّا التَّشَهُّدَ وَاَتَمَّهَا جُمُعَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْاِعَادَةُ۔

جمعہ اسلام کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔ یہ ہر مسلمان، مرد، بالغ، عقلمند، آزاد اور مقیم پر واجب ہے۔ جمعہ دو خطبوں اور دو رکعت نماز پر مشتمل ہے جو نماز ظہر کے قائم مقام ہے اس کا پہلا وقت زوال سے لیکر ہر چیز کا سایہ اس جیسا ہونے تک ہے۔ اگر دگنا ہو جائے تو بھی جمعہ باطل نہیں ہوتا اگر کسی نے امام کو آخری رکعت کے رکوع میں بھی پالیا تو اس نے جمعہ کو پالیا، اگر چہ اس نے خطبہ نہ بھی سنا ہو۔ پس اس کو چاہیے کہ دونوں رکعت کو جمعہ کے طور پر مکمل کرے اگر امام کے ساتھ اس قدر بھی نہ پاسکے تو اس پر ظہر پڑھنا واجب ہے اگر کسی نے تشہد کو پالیا تو وہ جمعہ کے طور پر پورا کرے اور ظہر کا اعادہ کرنا اس پر واجب ہے۔

جمعہ کب ساقط ہو جاتا ہے؟

وَيَسْقُطُ وُجُوْبُهَا بِالْمَرَضِ وَالْعَمٰى وَالْعَرَجِ وَهٰؤُلَاءِ لَوْ حَضَرُوْا كَفَتْهُمُ الْجُمُعَةُ مِنَ الظُّهْرِ وَالْهِمُّ كَالْمَرِيْضِ وَيَسْقُطُ اَيْضًا بِخِدْمَةِ الْمَرِيْضِ وَحِفْظِ النَّفْسِ لِمَنْ خَافَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَالْاَمْوَالِ وَالْاَمْلَاكِ وَالدَّوَابِّ وَالْمَوَاشِيْ وَالدَّكَاكِيْنِ وَالْبَسَاتِيْنِ وَكُلُّ شَيْءٍ اِنْ غَابَ عَنْهُ يُمْكِنُ اَنْ يَّتْلَفَ فَلِذَالِكَ لَا يَتَيَسَّرُ اَنْ تَجْتَمِعَ كُلُّ اَهْلِ بَلَدٍ لِلْجُمُعَةِ وَلَا تَجُوْزُ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ فَمَنْ لَّمْ يَحْضُرْ فِيْهَا فَعَلَيْهِ الظُّهْرُ ۔ وَلَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ اَنْ يَّاْكُلَ فِيْ لَيْلَتِهَا وَيَوْمِهَا مُنْتِنًا نِيًّا كَالْفُوْمِ وَالْبَصَلِ وَغَيْرِهِمَا وَلَوْ اَكَلَ لَمْ يَجُزْ اَنْ يَّحْضُرَ فِي الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کا وجوب بیماری، اندھاپن اور لنگڑا پن سے ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ اگر جمعہ میں حاضر ہو جائے تو جمعہ ظہر کی جگہ کافی ہے بڑھاپے کا حکم بیمار جیسا ہے۔ اسی طرح مریض کی تیمارداری، دشمن سے خائف شخص کو جان و مال، املاک، چوپائے اور مویشیوں یا دکانوں اور باغات غرض ہر وہ چیز جس کو چھوڑ دیا جائے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہو، ان کو بچانے والوں کیلئے جمعہ ساقط ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسا ممکن نہیں کہ تمام اہل شہر جمعہ کیلئے جمع ہو جائیں، جمعہ جماعت کے بغیر جائز نہیں لہٰذا جس نے جمعہ کی جماعت کو نہ پایا اس پر ظہر واجب ہے، جس پر جمعہ واجب ہے اس کیلئے جمعہ کی رات یا دن کو کچی بدبودار چیز مثلاً لہسن اور پیاز وغیرہ کھانا جائز نہیں لیکن اگر اس نے ایسی چیز کھالی تو جمعہ میں حاضر ہونا جائز نہیں۔

جمعہ کے مسنون افعال

وَمِنْ مُؤَكَّدَاتِ السُّنَنِ فِيْهَا الْغُسْلُ وَوَقْتُهُ مِنَ الصُّبْحِ اَلْاَوَّلِ اِلَى الزَّوَالِ وَاِنْ وَقَعَ فِيْ لَيْلَتِهَا كَفَاهُ وَقَطْعُ الرَّوَائِحِ الْكَرِيْهَةِ وَقَلْمُ الْاَظْفَارِ وَ اَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الرَّأْسِ وَالْمَشْيُ بِسَكِيْنَةٍ وَ وَقَارٍ وَالتَّنْظِيْفُ وَالتَّطْيِيْبُ وَلُبْسُ اَنْظَفِ ثِيَابِهٖ وَالْمُبَادَرَةُ اِلَيْهَا وَاَنْ تَمْشِيَ رَاجِلًا اِنْ لَّمْ يَمْنَعْ مَانِعٌ كَالْوَحْلِ وَلَوْثِ الثَّوْبِ وَ طُوْلِ الْمَسَافَةِ اِنْ كَانَ شَاقًّا عَلَيْهِ وَغَيْرِهَا وَالْمُبَادَرَةُ اِلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ مَعَ خُلُوِّ سَبِيْلِهٖ عَنِ الْاِزْدِحَامِ وَ فِي الْاِزْدِحَامِ تَكْرَهُ وَيَجُوْزُ الْجُمُعَةُ فِيْ غَيْرِ الْمَسَاجِدِ فِيْ فَضَاءٍ فِيْ وَسْطِ الْمَعْمُوْرَةِ فِعْلُ الْاَعْيَادِ۔

(۱) تاکیدی سنتوں میں سے غسل کرنا ہے۔ اس کا وقت صبح اول سے لے کر زوال تک ہے۔ اگر رات کو غسل واقع ہو جائے تو کافی ہے۔ (۲) ناپسندیدہ بو کو ختم کرنا۔ (۳) ناخن تراشنا۔ (۴) مونچھیں ٹھیک کرنا۔ (۵) سر مونڈنا۔ (۶) سکون اور وقار کیساتھ جمعہ کیلئے جانا۔ (۷) صفائی کرنا۔ (۸) خوشبو لگانا۔ (۹) صاف ستھرا کپڑا پہننا۔ (۱۰) جمعہ کیلئے جلدی کرنا۔ (۱۱) پیدل جمعہ کے لیے جانا بشرطیکہ رکاوٹ نہ ہو مثلاً زیادہ کیچڑ، راستے کی گندگی اور لمبا سفر اگر وہ سفر وغیرہ اس پر گراں ہو۔ (۱۲) پہلی صف میں جانے کے لیے جلدی کرنا بشرطیکہ راستہ ہجوم سے خالی ہو۔ ہجوم کی صورت میں مکروہ ہے۔ جمعہ مساجد کے علاوہ کھلے میدان میں عید کیلئے بنائی گئی عیدگاہوں میں بھی پڑھنا جائز ہے۔

جمعہ کی شرائط

ا۔ صفات امامت سے متصف امام

وَ لَهَا شَرَائِطُ مِنْهَا الْاِمَامُ الْمُتَّصِفُ بِصِفَاتِ الْاِمَامَةِ وَهِيَ الذُّكُوْرَةُ وَ الْحُرِّيَّةُ وَ الْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَالْاِسْلَامُ وَالْعَدْلُ وَالْعِلْمُ وَ الْوَرَعُ وَ الشَّجَاعَةُ وَ السَّخَاوَةُ وَ اَشْرَفُ الْاَنْسَابِ فِي الْمِلَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَهٰذِهِ الْخَصَائِلُ كَالشَّرَائِطِ وَالْاَرْكَانِ لِلْاِمَامَةِ۔

(۱) جمعہ کی کئی شرائط ہیں ان میں سے جملہ صفات کا حامل امام کا ہونا ہے: مرد ہو، آزاد ہو، بالغ ہو، عقلمند ہو، مسلمان ہو، عادل ہو، علم والا ہو، پرہیزگار ہو، شجاع ہو، سخی ہو، امت محمدیہ میں اعلیٰ نسب والا ہو یہ صفات امامت کے لئے شرائط وارکان کی طرح ہیں۔

وَلَوْ كَانَ مَعَ هٰذِهٖ وَلِيًّا مُّرْشِدًا كَامِلًا مُّكَمِّلًا مُّتَبَحِّرًا فِيْ عُلُوْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ جَامِعًا لِّشُعَبِ الْوِلَايَةِ الْاَطْوَارِ الْقَلْبِيَّةِ وَالْاَنْوَارِ الْغَيْبِيَّةِ الْمُكَاشِفًا لِلْمَلَكُوْتِيَّةِ الْمُشَاهِدًا تِ الْجَبَرُوْتِيَّةِ التَّجَلِّيَاتِ اللَّاهُوْتِيَّةِ فَانِيًا فِي اللّٰهِ بَاقِيًا بِاللّٰهِ مَظْهَرًا لِّجَمِيْعِ صِفَاتِهٖ وَاَسْمَائِهٖ كَاَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَائِهٖ كَانَ نُوْرًا عَلٰى نُوْرٍ۔

اگر وہ ان صفات کیساتھ ولی ہو، مرشد ہو، کامل ہو، مکمل کرنیوالا ہو، شریعت طریقت اور حقیقت کے علوم میں مہارت رکھتا ہو۔ ولایت کے تمام شعبوں کا مجموعہ ہو مثلاً دل کے سات اطوار اور غیبی انوار، عالم ملکوت کے مکاشفات، عالم جبروت کے مشاہدات، عالم لاہوت کی تجلیات کا حامل ہو۔ فنا فی اللہ اور اللہ کیلئے باقی رہنے والا ہو۔ آدم الاولیاء (جناب علی علیہ السلام) کی طرح اللہ کے جملہ اسماء وصفات کا مظہر ہو تو نوری نور ہوگا (۱)

(۱) مجتہد علیہ الرحمہ نے واضح فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام امامت کی جملہ صفات سے متصف تھے۔

وَ اِنْ لَّمْ یُوْجَدْ فَلَا بُدَّ مِنَ الْخَصَائِلِ الَّتِیْ كَانَتْ كَالشَّرَائِطِ وَ الْاَرْكَانِ وَاِنْ لَّمْ یُوْجَدْ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّكُوْنَ مُسْلِمًا لَا یَمْنَعُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَكَانَ كَالتَّیَمُّمِ۔ وَوَجَبَتِ الْجُمُعَةُ فِیْ كُلِّ بَلْدَةٍ اَوْ قَرْیَةٍ تُمْكِنُ فِیْهَا الصَّلٰوةُ بِالْجَمَاعَةِ۔ فَتَنْعَقِدُ الْجُمُعَةُ فِیْهَا بِاَیِّ عَدَدٍ كَانُوْا اِمَّا ثَلٰثًا اَوْ اَكْثَرَ مَعَ الْاِمَامِ اَوْ مَعَ مَنْ نَصَبَهُ الْاِمَامُ لِجَمَاعَةٍ لِاَنَّ مَنْ لَّا یَنْصِبُهُ الْاِمَامُ یُمْكِنُ اَنْ یَّكُوْنَ فَاسِقًا غَیْرَ طَاهِرٍ فَصَلٰوتُهُ بَاطِلَةٌ وَهِیَ الْمَبْنٰی اِنْ كَانَ بَاطِلًا فَالْمَبْنِیُّ عَلَیْهِ كَانَ بَاطِلًا وَكَانَ ذَالِكَ حَقًّا وَاِنْ لَّمْ تَطِبْ بِهٖ خَوَاطِرُ الْفَسَقَةِ بِهَا۔

اگر ایسا امام نہ ملے تو کم از کم ان صفات کا حامل ہونا چاہئے جو شرائط و ارکان کی طرح ہیں۔ اگر ایسا بھی نہ پایا جائے تو کم از کم مسلمان ہو اور مسلمانوں کو نماز سے نہ روکتا ہو۔ یہ تیمم کی طرح ہے۔ جمعہ کی نماز ہر اس شہر اور گاؤں میں واجب ہے جہاں باجماعت نماز ممکن ہو۔

پس وہاں جمعہ قائم ہوگا چاہے تعداد میں جتنے بھی لوگ ہوں چاہے امام یا جماعت کیلئے متعین نائب امام سمیت تین یا زائد ہوں، کیونکہ امام جسے مقرر نہ کرے وہ فاسق اور ناپاک ہوسکتا ہے، اسکی نماز باطل ہے یہ بنیاد ہے اگر یہ باطل ہو تو جو چیز بنیاد پر رکھی جائے وہ بھی باطل ہے۔ یہ حق ہے اگرچہ فاسقوں کے دلوں کو ان باتوں سے خوشی نہ بھی ملے۔

۲۔ جمعہ کی جگہ

وَمِنْهَا دَارُ الْاِقَامَةِ كَالْبُلْدَانِ وَالْقُرٰی فَلَا تَجِبُ عَلَی الظَّاعِنِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْخِیَامِ وَالْاَحْشَامِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ قَرْیَةٍ اِلٰی قَرْیَةٍ ذَاتِ اَبْنِیَةٍ وَّبُیُوْتٍ لِلْحَرِّ اَوِ الْبَرْدِ فِیْ مُدَّةٍ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ لَا یَسْقُطُ عَنْهُمُ الْجُمُعَةُ۔

جمعہ قائم کرنے کی جگہ: مثلاً شہر اور گاؤں۔ چنانچہ ہمیشہ سفر میں رہنے والے خانہ بدوشوں اور صحرانشینوں کیلئے جمعہ کا وجوب نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو سال کی مدت میں ایک یا دو بار علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہوتے رہتے ہیں اور یہ لوگ سردی یا گرمی کیلئے متعدد مکانوں اور عمارتوں کے مالک ہیں ایسے لوگوں سے جمعہ کا وجوب ساقط نہیں ہوجاتا۔

۳۔ جمعہ بغیر جماعت جائز نہیں

وَمِنْهَا الْجَمَاعَةُ لِاَنَّهَا لَا تَجُوْزُ اِلَّا بِالْجَمَاعَةِ وَمَنْ لَّمْ یَحْضُرْ اِلَی الْجَمَاعَةِ فَلَا جُمُعَةَ لَهٗ وَیُحْرَمُ لِمَنْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْجُمُعَةُ السَّفَرُ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَیُكْرَهُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ تَفُوْتُ۔

شرائط میں سے ایک جماعت ہے کیونکہ یہ نماز جماعت کے بغیر جائز نہیں، پس جو شخص جماعت میں حاضر نہ ہو اس کیلئے جمعہ نہیں۔ جس پر جمعہ واجب ہو اسے طلوع آفتاب کے بعد سفر کرنا حرام ہے طلوع صبح صادق کے بعد مکروہ ہے لیکن اگر کسی کام کے فوت ہونے کی مجبوری ہو تو ایسا نہیں۔

۴۔ وقت معین کا ہونا

وَمِنْهَا الْوَقْتُ الْمُتَعَيِّنُ مِنْ اَوَّلِ فَيْءِ الزَّوَالِ اِلٰى صَيْرُوْرَةِ الظِّلِّ مِثْلَيْهِ وَاِنْ تَجَاوَزَ فَاتَ وَقْتُهَا

شرائط میں سے ایک سورج کے ڈھلنے کے ابتدائی سائے سے لیکر اس کا دوگنا ہونے تک ہے۔ اگر تجاوز کر جائے تو جمعہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

وَالْجُمُعَةُ اِذَا قَامُوْهَا فِيْ سَوَادٍ مِّنَ الْبَلْدَةِ فَمَنْ يَّسْمَعُ النِّدَاءَ مِنْ جَوَانِبِهٖ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُضُوْرُ اِلٰى هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَفِي الْاَبْعَدِ مِنْ هٰذَا الْقَدْرِ يَجُوْزُ اَنْ يُّقِيْمُوْا جُمُعَةً اُخْرٰى وَفِي السَّوَادِ الْاَعْظَمِ يَجُوْزُ اِقَامَةُ جُمُعَتَيْنِ اَوْ جُمُعَاتٍ لِلْاِزْدِحَامِ لِلْاِفْصَالِ نَهْرٌ اَوْ غَيْرُهٗ۔

کثیر عمارتوں والی بستی میں جب لوگ جمعہ قائم کریں تو جو شخص اطراف سے جمعہ کی اذان سن لے اس پر اسی جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہے اگر اس مقدار سے دور ہو تو وہاں ایک اور جمعہ کا قیام جائز ہے بڑے شہروں میں لوگوں کے ہجوم کے باعث کسی نہر وغیرہ کے فاصلہ کے بغیر دو جمعہ یا کئی جمعات کی ادائیگی جائز ہے۔

جمعہ کے دو خطبے

وَاَمَّا الْخُطْبَتَانِ فَفِيْهِمَا خَمْسَةُ اَرْكَانٍ حَمْدُ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْهُدٰى اِلٰى طَرِيْقِ النَّجَاةِ وَالْوَصِيَّةُ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَغَيْرِهِمِنَ الْمَوَاعِظِ اللَّائِقَةِ وَقِرَاءَةُ سُوْرَةٍ خَفِيْفَةٍ اَوْ اٰيَاتٍ اَوْ اٰيَةٍ وَالسُّوْرَةُ الطَّوِيْلَةُ اَوْلٰى اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الْاٰيَةِ فَائِدَةٌ اُخْرٰى وَالدُّعَاءُ بِالْمَغْفِرَةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّقَعَ لَفْظُ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِمَا وَالْوَصِيَّةُ فِي الْاُوْلٰى وَالْقِرَاءَةُ وَدُعَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَا فِيْهِمَا اَوْ فِيْ اِحْدٰهُمَا وَاِنْ وَقَعَ جَمِيْعُهَا فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا لَا خِفَاءَ فِيْ فَضِيْلَتِهٖ وَيَجِبُ تَقْدِيْمُهُمَا عَلَى الصَّلٰوةِ۔ وَاَنْ يَّكُوْنَ الْخَطِيْبُ قَائِمًا مَعَ الْقُدْرَةِ وَاِنْ عَجَزَ يَجُوْزُ الْقُعُوْدُ كَمَا فِي الصَّلٰوةِ وَاَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَهُمَا مُطْمَئِنًّا۔

واضح رہے کہ دونوں خطبوں میں پانچ ارکان ہیں (۱) اللہ کی حمد (۲) نبی رحمت ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر درود بھیجا جو نجات کا راستہ دکھانے والے ائمہ ہیں۔ (۳) اللہ سے ڈرانے وغیرہ جیسے، مناسب وعظ کرنا (۴) مختصر سی سورہ یا کئی آیتیں پڑھنا تاہم اگر آیات پڑھنے میں کوئی فائدہ نہ ہو تو سورہ پڑھنا بہتر ہے (۵)۔ مومن اور مومنات کیلئے مغفرت کی دعا کرنا۔ پس حمد و صلوٰۃ کا لفظ دونوں خطبوں میں ضروری ہے وعظ پہلے خطبے میں اور (سورہ یا آیات کی) قرأت اور مومنین کے لئے دعا دونوں میں یا کسی ایک میں ہوں تو روا ہیں۔ اگر مذکورہ تمام ارکان دونوں خطبوں میں شامل کر لئے جائیں تو ان کی فضیلت کو کوئی مخفی نہیں، خطبوں کو نماز پر مقدم کرنا واجب ہے۔ (۶) خطیب کو قدرت سے کھڑا ہونا چاہیے۔ اگر وہ قاصر ہو تو اسے نماز کی طرح بیٹھ کر خطبہ دینا جائز ہے۔ (۷) دونوں خطبوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

وَ اِنْ وَقَعَتَا قَبْلَ الزَّوَالِ وَ الصَّلٰوةُ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا تَبْطُلُ الْجُمُعَةُ وَلَا يُشْتَرَطُ الطَّهَارَةُ فِيْهِمَا لِاَنَّ الْخَطِيْبَ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ غَيْرَ الْاِمَامِ وَلَا يَجُوْزُ الْفَصْلُ بَيْنَ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ اِلَّا بِالْاِقَامَةِ۔

اگر دونوں خطبے زوال سے قبل اور نماز زوال کے بعد واقع ہو جائے تو جمعہ باطل نہیں خطبوں کی ادائیگی کیلئے طہارت شرط نہیں۔ کیونکہ روا ہے کہ خطبہ دینے والا امام کے علاوہ کوئی دوسرا ہو خطبہ اور نماز کے درمیان اقامت کے علاوہ کوئی اور وقفہ دینا جائز نہیں۔

خطبہ جمعہ کی سنتیں

وَيُسْتَحَبُّ اَنْ تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ بَلِيْغَةً قَرِيْبَةً اِلَى الْاَفْهَامِ خَالِيَةً عَنِ الْاَلْفَاظِ الْغَرِيْبَةِ مَائِلَةً اِلَى الْقِصَرِ وَ اَنْ يَّكُوْنَ الْخَطِيْبُ مُسْتَقْبِلًا عَلَى النَّاسِ وَلَوْ كَانَ مُسْتَدْبِرًا وَّ بَعْضُ الْجَمَاعَةِ يَسْمَعُ صَوْتَهُ تَفْهَمُ مَا كَفَاهُمْ وَاَنْ لَّا يَلْتَفِتَ يَمِيْنًا وَّيَسَارًا وَاَنْ يَّاْخُذَ بِيَدِهٖ سَيْفًا اَوْ عَنَزَةً اَوْ قَوْسًا وَ يَعْتَمِدَ عَلَيْهِ وَ اَنْ يَّكُوْنَ مُتَعَمِّمًا مُرْتَدِيًا وَ الْعِمَامَةُ وَالرِّدَاءُ يَلْتَاهُمَا وَاحِدًا هُمَا سَوْدَاءُ وَ بَرْدًا۔

(۱) سنت ہے کہ خطبہ بلیغ ہو اور سمجھنے کیلئے آسان ہو مشکل الفاظ سے خالی ہو۔ (۲) اختصار کا حامل ہو۔ (۳) خطیب لوگوں کی طرف رخ کیے ہو تاہم اگر پیٹھ کیے ہوئے ہو اور مقتدیوں میں سے بعض ان کے خطبے کو سن کر سمجھ سکتے ہوں تو کافی ہے۔ (۴) دوران خطبہ دائیں بائیں نہ دیکھے۔ (۵) اپنے ہاتھ میں کوئی تلوار، عصا، نیزہ یا کمان رکھے اور اس پر سہارا کیے رکھے۔ (۶) عمامہ باندھے۔ (۷) چادر اوڑھے، عمامہ یا عبا یا دونوں میں سے ایک سیاہ رنگ کی ہو یا بھڑکیلے رنگ کی ہو۔

وَلَوْ سَلَّمَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّسَلِّمَ مَهْمُوْسًا وَاَنْ يَّجْلِسَ بَعْدَ الْاِرْتِقَاءِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقُوْمَ فَيَخْطُبَ فَجْهُوْرَةً وَّاَنْ يَّدْعُوَ عَلَى الظَّالِمِ اِنْ قَدَرَ وَاِلَّا فَلِدَفْعِ الضَّرَرِ وَيَجِبُ الْاِنْصَاتُ اِذَا صَعَدَ الْخَطِيْبُ الْمِنْبَرَ اِنْ سَمِعَ الْخُطْبَةَ اَوْ لَمْ يَسْمَعْ وَ تُكْرَهُ الصَّلٰوةُ فِيْ حَالِ الْخُطْبَةِ وَلَوْ خَطَبَ بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاَلْسِنَةِ الْعَجَمِيَّةِ جَازَ۔

(۸) اگر کوئی سلام کرے تو وہ آہستہ سے جواب دے۔ (۹) منبر پر چڑھنے کے بعد خطبہ سے پہلے تھوڑی دیر کیلئے بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو کر بلند آواز سے خطبہ دے۔ اگر قدرت ہو تو ظالموں کیلئے بددعا کرے ورنہ اس کے شر سے بچنے کی دعا کرے۔ جب خطیب منبر پر چڑھ جائے تو خطبہ سنے یا نہ سنے خاموش رہنا واجب ہے۔ خطبہ کے دوران نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر خطبہ عربی کے علاوہ عجمی زبانوں میں دیا جائے تو جائز ہے۔

عیدین کی نماز

وَاَمَّا الصَّلٰوةُ لِلْعِيْدَيْنِ فَهِيَ وَاجِبَةٌ بِشَرَائِطِ الْجُمُعَةِ اِلَّا دَارَ الْاِقَامَةِ وَ وَقْتُهَا مِنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَدْرَ رُمْحٍ اِلَى الزَّوَالِ وَهِيَ رَكْعَتَانِ وَ يَسْتَحِبُّ فِيْهَا تَكْبِيْرَاتٌ اَقَلُّهَا سِتَّةٌ وَاَكْثَرُهَا اِثْنَا عَشَرَةَ وَهِيَ تَجُوْزُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ تَجُوْزُ بَعْدَهَا وَفِي الْاُوْلٰى قَبْلَهَا وَفِي الثَّانِيَةِ بَعْدَهَا لٰكِنَّ الْاَصْوَبَ اَكْثَرُهَا وَهُوَ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ سَبْعُ تَكْبِيْرَاتٍ وَبَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْقِيَامِ فِي الثَّانِيَةِ خَمْسُ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَائَةِ فِيْهِمَا ۔

وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ وَاَنْ يَّقُوْلَ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَوْ زَادَ عَلَيْهَا دُعَاءً لَا بَاْسَ بِهٖ وَاَنْ يَّقْرَاَ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ قٓ اَوْ سُوْرَةَ الْاَعْلٰى اَوْ سُوْرَةَ الْغَاشِيَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ سُوْرَةَ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اَوْ سُوْرَةَ الشَّمْسِ وَلَوْ قَرَاَ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ غَيْرَ تِلْكَ السُّوَرِ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلَوْ لَمْ يُدْرِكِ الْجَمَاعَةَ يَجُوْزُ اَنْ يُّصَلِّيَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ مُنْفَرِدًا كَمَا فِي الْجَمَاعَةِ بِعَيْنِهَا ۔ وَاِنْ فَاتَتِ الْوَقْتُ وَلَمْ يَقْضِ لَمْ يَقْضِ وَلَوْ اَرَادَ اَنْ يَّقْضِيَ جَازَ وَلَوْ تَرَكَ التَّكْبِيْرَاتِ لَمْ تَبْطُلِ الصَّلٰوةُ ۔

عیدین کی نماز جمعہ کی شرائط کیساتھ واجب ہے تاہم اقامت گاہ کی شرط نہیں۔ اس کا وقت نیزے کی مقدار کے برابر سورج نکلنے سے لیکر زوال تک ہے۔ یہ نماز دو رکعت پر مشتمل ہے۔ اس میں کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ تکبیرات مستحب ہیں۔ یہ تکبیریں قرأت سے پہلے اور قرأت کے بعد اور پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں بعد میں تکبیریں پڑھنا روا ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تکبیریں پڑھنا بہتر ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر احرام کے بعد سات اور دوسری رکعت میں قیام کی تکبیر کے بعد پانچ مرتبہ تکبیر دونوں میں قرأت سے پہلے پڑھی جائیں۔

اور ہر تکبیر کیساتھ ہاتھوں کو اٹھائے اور تمام تکبیروں کے درمیان یوں تسبیح پڑھی جائے "اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ محمد ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما۔ اگر اس پر مزید دعا کا اضافہ کیا جائے تو حرج نہیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ قٓ یا سورہ اعلیٰ یا سورۃ غاشیہ اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعۃ یا سورۃ الشمس پڑھنی چاہئے۔ اگر فاتحہ کے بعد ان سورتوں کے علاوہ کوئی اور سورہ پڑھی جائے تو بھی حرج نہیں۔ اگر کوئی جماعت کو نہ پاسکے تو دونوں نمازوں کی انفرادی طور پر ہو بہو جماعت کی طرح پڑھنا جائز ہے۔ اگر وقت نکل جائے اور قضا بھی نہ پڑھے تو گنہگار نہیں۔ اگر کوئی اس کی قضاء بجالانا چاہے تو بھی جائز ہے۔ اگر تکبیرات کو چھوڑ دیا جائے تو بھی نماز باطل نہیں ہوگی۔

عیدین کے مسنون افعال

وَ یَسْتَحِبُّ فِیْهِمَا مَا یَسْتَحِبُّ فِی الْجُمُعَةِ کَالْغُسْلِ وَقَطْعِ الرَّوَائِحِ الْکَرِیْهَةِ وَالتَّنْظِیْفِ وَالتَّطْیِیْبِ وَلُبْسِ اَنْظَفِ الثِّیَابِ وَاَشْرَفِهَا وَاَنْ یَّمْشِیَ بِالسَّکِیْنَةِ وَالْوَقَارِ وَاَنْ یَّخْرُجَ فِی الصَّحْرَاءِ وَیَسْتَحِبُّ اَیْضًا اَنْ یَّطْعَمَ فِی الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِی الْاَضْحٰی بَعْدَهَا مِنَ الْاُضْحِیَّةِ وَتَاْخِیْرَ الْفِطْرِ لِاِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَتَعْجِیْلَ الْاَضْحٰی لِلذَّبْحِ الْاُضْحِیَّةِ وَاَنْ یُّکَبِّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ مِنْ وَّقْتِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فِیْ لَیْلَتِهِمَا فِی الْمَنَازِلِ الشَّرِیْفَةِ وَالْمَسَاجِدِ وَالطُّرُقِ وَالْاَسْوَاقِ مَعَ رَفْعِ الصَّوْتِ اِلٰی وَقْتِ اِحْرَامِ صَلٰوةِ الْعِیْدِ اِلَّا الْحُجَّاجَ فَلَهُمُ التَّلْبِیَةُ مَقَامَ التَّکْبِیْرِ۔

ان دونوں میں وہ چیزیں سنت ہیں جو جمعہ میں سنت ہے مثلاً غسل کرنا، ناپسندیدہ بو کا ختم کرنا صفائی کرنا، خوشبو لگانا، صاف ستھرا اور قیمتی کپڑے پہننا، سکون اور باوقار طریقے سے نماز کے لیے چلنا اور صحرا کی طرف نکل پڑنا۔ عید الفطر پر نماز سے پہلے کچھ کھانا اور عید الاضحیٰ پر نماز کے بعد قربانی سے کچھ کھانا مستحب ہے۔ فطرے کی ادائیگی کیلئے نماز عید الفطر میں تاخیر اور قربانی ذبح کرنے کیلئے نماز عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ دونوں عیدوں کی رات کو غروب آفتاب کیساتھ ہی پاک مقامات، مساجد، راستے، گلیوں میں نماز عید کی نیت تک بلند آواز سے تکبیر پڑھنا مستحب ہے، مگر حجاج کیلئے نہیں کیونکہ ان کے حق میں تکبیر کے بدلے تلبیہ ہے۔

تکبیر

وَفِی الْفِطْرِ عَقِیْبَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ وَالْعِیْدِ وَفِی الْاَضْحٰی عَقِیْبَ صُبْحِ یَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰی عَصْرِ الثَّالِثِ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَهِیَ فِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ اَشَدُّ تَاْکِیْدًا لِلْمُوَافِقِ الْحُجَّاجَ یَعْنِیْ مِنْ عَقِیْبِ ظُهْرِ یَوْمِ النَّحْرِ اِلٰی عَقِیْبِ صُبْحِ الثَّالِثِ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَ صِیْغَةُ التَّکْبِیْرِ هٰذِهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فِی الْفِطْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَیَجُوْزُ فِی الْاَضْحٰی مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَوْ زَادَ کَبِیْرًا اَوِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا جَازَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

عید الفطر کے موقع پر تکبیریں مغرب، عشاء، صبح اور عید کی نماز کے بعد پڑھی جائیں اور عید قربان پر یوم عرفہ کی نماز صبح کے بعد سے لیکر ایام تشریق کے تیسرے روز کی عصر تک پڑھنی چاہئے اور حجاج کرام سے مشابہت کی وجہ سے یہ تکبیریں پندرہ نمازوں تک پڑھنا زیادہ تاکیدی سنت ہے، یعنی یوم نحر کی ظہر کے بعد سے ایام تشریق کے تیسرے روز کی صبح تک یوں تکبیر پڑھے۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ عید الفطر پر تین مرتبہ پڑھنی چاہیے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر دو یا تین مرتبہ جائز ہے اگر اس پر یہ اضافہ کیا جائے۔ اللہ بڑا ہے ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں صبح و شام ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، تو بھی جائز ہے۔ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھے۔

وَبَعْدَ هٰذِهٖ فِي الْفِطْرِ لَوْ زَادَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا لَحَسُنَ وَفِي الْاَضْحٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اَوْ اَحَلَّ لَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ۔

اس کے بعد اگر عید الفطر میں (عَلٰى مَا هَدَانَا) کا اضافہ کیا جائے اور عید الاضحیٰ کی تکبیروں میں (عَلٰى مَا هَدَانَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اَوْ اَحَلَّ لَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ) کا اضافہ کیا جائے تو بہتر ہے۔

خطبہ عیدین

وَ اَمَّا الْخُطْبَةُ فَهِيَ خُطْبَتَانِ كَالْجُمُعَةِ فِي الشَّرَائِطِ وَالْاَرْكَانِ لٰكِنْ يُّسْتَحَبُّ فِيْ هَاتَيْنِ الْخُطْبَتَيْنِ اَنْ يُّكَبِّرَ قَبْلَ الْاُوْلٰى تِسْعًا وَقَبْلَ الثَّانِيَةِ سَبْعًا وَاَنْ يُّعَلِّمَ النَّاسَ فِي الْفِطْرِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَفِي الْاَضْحٰى اَلْاُضْحِيَّةَ وَتَكْبِيْرَاتِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَاَنْ يَّخْطُبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَلَا يَجِبُ اسْتِمَاعُهُمَا۔

عیدین کے خطبہ میں جمعہ کی طرح شرائط و ارکان کے ساتھ دو خطبے ہیں ان دونوں خطبوں میں مستحب یہ ہے کہ (۱) پہلے خطبے سے قبل نو اور دوسرے خطبے سے قبل سات تکبیریں پڑھی جائیں۔ (۲) عید الفطر کے خطبے میں لوگوں کو فطرہ اور عید قربان کے خطبے میں قربانی اور ایام تشریق تک تکبیر پڑھنے کی تعلیم دی جائے۔ (۳) خطبہ نماز کے بعد دیا جائے۔ ان دونوں خطبوں کو سننا واجب نہیں۔

عیدین کے روز سفر کی حرمت

وَلَا يَجُوْزُ السَّفَرُ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فِي الْعِيْدَيْنِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ وَ يُكْرَهُ بَعْدَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ وَ ذَالِكَ اِنْ لَّمْ يُمْكِنْ اَنْ يَّصِلَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعِيْدِ فِيْ بُقْعَةٍ اُخْرٰى وَلَوْ سَافَرَ وَ وَصَلَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعِيْدِ لَا بَأْسَ بِهٖ وَ لَوْ تَاَخَّرَتِ الصَّلٰوةُ لِمَانِعٍ يَجُوْزُ اَنْ يُّصَلِّيَ غَدًا فِي الْفِطْرِ وَفِي الْاَضْحٰى غَدًا اَوْ بَعْدَ الْغَدِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مَّعَ يَوْمِ الْعِيْدِ وَ يُكْرَهُ اَنْ يَّتَنَفَّلَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا اِلَّا بِمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ خُرُوْجِهٖ۔

بلا ضرورت دونوں عید کے دن طلوع آفتاب کے بعد سفر حرام ہے اور طلوع صبح صادق کے بعد مکروہ ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دوسرے علاقے میں عید کی نماز تک رسائی ناممکن ہو۔ اگر کوئی سفر کرے اور عید کی نماز تک پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر عیدین کی نماز میں کسی مجبوری سے تاخیر ہو جائے تو عید فطر کے دوسرے دن اور عید کا دن سمیت قربانی کے دوسرے اور تیسرے تین دن تک پڑھنا جائز ہے۔ عید کی نماز سے قبل اور بعد میں نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ مسجد نبوی ﷺ سے نکلنے سے پہلے مکروہ نہیں۔

نماز خوف

اَلصَّلٰوةُ الْخَوْفِ مِنَ الْاَعْدَاءِ الْمُحَارِبِيْنَ مِنَ الْكَفَرَةِ اَوِ الظَّلَمَةِ اَوْ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ اَوِ السَّبُعِ اَوِ الْحَرِيْقِ اَوِ الْغَرَقِ اَوْ فِي الْفِرَارِ عَنْ هٰذِهِ الْمَخَاوِفِ فَيَجُوْزُ فِيْ هٰذِهِ الْمَحَالِّ اِنِ اشْتَدَّ الْخَوْفُ الصَّلٰوةُ بِالْاِيْمَاءِ رَاكِبًا كَانَ اَوْ رَاجِلًا وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْاِيْمَاءَ لِغَايَةِ اشْتِدَادِ الْخَوْفِ لَوْ قَالَ عِوَضَ كُلِّ رَكْعَةٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَفَاهُ وَلَوْ اَعَادَ اَدَاءً اَوْ قَضَاءً كَانَ اَفْضَلَ۔

وَاِنْ لَّمْ يَبْلُغِ الشِّدَّةَ اِلَى الْاِمَامُ حَاضِرٌ وَهُوَ كَانَ مُتَوَسِّلًا اِلَيْهِ وَفَضَائِلُ الْاِمَامَةِ فِيْهِ مِنَ الْعِلْمِ وَ الْعَمَلِ وَالْوِلَايَةِ وَ الْكَمَالَاتِ وَ الْكَشْفِ وَ الْكَرَامَاتِ وَاضِحَةٌ يَجُوْزُ اَنْ يُّؤَمَّ لِطَائِفَةٍ فَتَمْشِيْ هٰذِهِ الطَّائِفَةُ اِلٰى مُقَابَلَةِ الْاَعْدَاءِ وَ تَجِيْئُ الْاُخْرٰى فَيُتِمُّوْنَ صَلٰوتَهُمْ فَالْاُخْرٰى يُتِمُّوْنَ صَلٰوتَهُمْ وَفِي الرُّبَاعِيَّةِ رَكْعَتَيْنِ لِطَائِفَةٍ وَّرَكْعَتَيْنِ لِلْاُخْرٰى وَاِنْ كَانَتِ الصَّلٰوةُ مَغْرِبًا فَيُصَلِّيْ بِالْاُوْلٰى رَكْعَتَيْنِ وَ بِالثَّانِيَةِ رَكْعَةً وَ بِالْعَكْسِ۔ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ حَضْرَةِ اِمَامٍ ذِيْ فَضَائِلَ اَوْ كَانَ وَهُوَ يَأْمُرُ طَائِفَةً اَنْ يُّصَلُّوْا خَلْفَ صَالِحٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تَمَامَ صَلٰوتِهِمْ وَطَائِفَةً اُخْرٰى خَلْفَهُ اَوْ خَلْفَ مَنْ نَصَبَهُ كَانَ اَوْلٰى۔

کافروں اور ظالموں جنگجو دشمنوں، رہزنوں، درندوں سے خوف، جلنے، غرق ہونیکا خطرہ یا ان خوفناکیوں سے فرار کی ضرورت درپیش ہو تو اگر خوف کی شدت ہو تو نماز اشارے سے پڑھی جائے چاہے سوار ہو یا پیدل اور خوف کی شدت کی وجہ سے اشارے کی استطاعت نہ ہو تو ہر رکعت کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لے تو بھی کافی ہے اور اگر ادا یا قضاء کے طور پر اعادہ کرے تو بہتر صورت ہے۔

اگر خوف شدت کی حد تک نہ ہو اور امام موجود ہو اور وہ امام تک پہنچا ہوا ہو اور فضائل امامت مثلاً علم، عمل، ولایت، کمالات، کشف اور کرامات اس میں واضح موجود ہوں تو اس کیلئے جائز ہے کہ ایک گروہ کی امامت کرے پھر وہ گروہ دشمنوں کے مقابلے میں چلا جائے اور دوسرا گروہ آئے اور اپنی نماز مکمل کرے پھر دوسرا گروہ اپنی نماز پوری کرے۔ چار رکعتی نمازوں میں دو رکعت ایک گروہ اور دو رکعت دوسرے کیلئے ہے۔ اگر نماز مغرب کی ہو تو پہلے گروہ کیلئے دو رکعت اور دوسرے کیلئے ایک رکعت یا برعکس ادا کرے۔ اگر وہ ایسے صاحب فضیلت امام کے حضور میں نہ ہو یا موجود تو ہو لیکن وہ کسی ایک گروہ کو اپنے کسی نیکوکار ساتھی کے پیچھے اور دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے یا اپنے قائم مقام کے پیچھے پوری نماز پڑھنے کا حکم دے تو یہ صورت بہتر ہے۔

وَكَانَ فِيْ بِدَايَةِ الْاِسْلَامِ حَمِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْتِحْقَافٌ بِجِبِلَّةِ اَكْثَرِهِمْ فَلِذٰلِكَ احْتَاجُوْا اِلٰى مِثْلِ هٰذِهِ التَّكَلُّفَاتِ لِمَرَضٍ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَلَا حَاجَةَ اِلَيْهَا فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ فَالْاَصْوَبُ فِيْ زَمَانِنَا اَنْ يُّصَلُّوْا اِمَّا دَفْعَةً اَوْ دَفْعَتَيْنِ اَوْ دَفَعَاتٍ كُلُّ طَائِفَةٍ قَلِيْلَةٍ اِمَامٌ لِئَلَّا تَتَشَوَّشَ الْقُلُوْبُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَلْيَعْلَمُوْا اَنَّ اَكْثَرَهُمْ مَشْغُوْلُوْنَ بِدَفْعِ مَا يُخَافُ مِنْهُ۔

اسلام کی ابتداء میں لوگوں کے ذہنوں میں جاہلیت کا تعصب مضبوط تھا جس کے باعث ان کے دلوں کی تسلی کیلئے ایسی تکلفات کی ضرورت تھی۔ موجودہ زمانے میں اسکی ضرورت نہیں۔ پس ہمارے زمانے میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر چھوٹے گروہ کے لوگ ایک ہی باری یا دو اور کئی باریوں میں ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تاکہ دشمن کے غلبے کے خوف سے دل میں تشویش پیدا نہ ہو اور یہ خیال باقی رہے کہ ان کی اکثریت ان کو درپیش خطرات کے روکنے میں مشغول ہے۔

چاند گرہن، سورج گرہن، زلزلہ اور دیگر آسمانی خوف کے دوران کی نماز یں

اَمَّا صَلٰوةُ الْخُسُوْفِ وَالْكُسُوْفِ وَالزَّلَازِلِ وَسَائِرِ الْاٰيَاتِ فِي السَّمَاوِيَّةِ فَهِيَ سُنَّةٌ عَظِيْمَةٌ قَرِيْبَةٌ اِلَى الْوُجُوْبِ وَهِيَ رَكْعَتَانِ وَوَقْتُهَا مِنَ الْاِبْتِدَاءِ بِالْاَخْذِ اِلَى الْاِنْجِلَاءِ وَيَمْتَدُّ اِلٰى اٰخِرِ الْاِنْجِلَاءِ اَوْ اِلٰى غُرُوْبِهِمَا مُنْخَسِفَيْنِ اَنْ يَّشْتَغِلَ مِنَ ابْتِدَائِهِمَا اِلٰى انْتِهَائِهِمَا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ غَيْرَ اَنْ يُّطَوِّلَ الْقِرَاءَةَ وَيَرْكَعَ وَيَعْتَدِلَ مِنَ الرُّكُوْعِ بِالتَّكْبِيْرِ فَيَقْرَأَ الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةً قَصِيْرَةً مِنَ الْاُوْلٰى فَيُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ ثَانِيًا وَيَعْتَدِلُ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةً اَقَلَّ مِنَ الثَّانِيَةِ وَيَرْكَعُ ثَالِثًا وَيَعْتَدِلُ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةً قَرِيْبَةً اِلَى الْقِصَرِ وَيَرْكَعُ رَابِعًا وَيَعْتَدِلُ بِالتَّكْبِيْرِ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَسُوْرَةً قَصِيْرَةً وَيَرْكَعُ خَامِسًا وَيَعْتَدِلُ بِالسَّمْعَلَةِ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَيَقُوْمُ وَيَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَيَتَشَهَّدُ وَيُسَلِّمُ۔

چاند گرہن، سورج گرہن، زلزلہ اور دیگر آسمانی خوفناکیوں کے وقت پڑھی جانیوالی نماز ایک عظیم سنت ہے جو واجب کے قریب ہے۔ یہ دو رکعت پر مشتمل ہے اس کا وقت گرہن کی ابتداء سے لیکر گرہن کے ختم ہونے تک ہے یا آفتاب و ماہتاب کے غروب تک ہے۔ چنانچہ نمازی گرہن کی ابتداء سے لیکر دونوں کی انتہا تک نماز میں مشغول رہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی قرأت کو طول دے پھر رکوع کرے اور رکوع سے تکبیر کیساتھ اعتدال میں آئے اور پھر سورہ فاتحہ کیساتھ کوئی بھی لمبی سورہ پڑھے لیکن پہلے سے چھوٹی ہو۔ پھر تکبیر پڑھے دوسری بار رکوع کرے اور تکبیر کیساتھ اعتدال میں آئے اور سورہ فاتحہ کے بعد دوسری کے مقابلے میں چھوٹی سورہ پڑھے پھر تیسری بار رکوع کرے، تکبیر پڑھ کر اعتدال میں آئے اور فاتحہ اور اس کے قریباً مختصر سورہ پڑھے، چوتھی مرتبہ رکوع کرے، تکبیر کیساتھ اعتدال میں آئے۔ سورۂ فاتحہ پڑھے، چھوٹی سورہ پڑھے، پانچویں مرتبہ رکوع کرے اور سمع اللہ کیساتھ اعتدال میں آئے۔ دو سجدے بجالائے، کھڑا ہوجائے، پہلی رکعت کی طرح اعمال بجالائے پھر تشہد کرے اور سلام پھیرے۔

نماز خوف کی مختلف صورتیں

وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْخُسُوْفِ وَالتَّخَافُتُ فِي الْكُسُوْفِ وَالْجَمَاعَةُ مُسْتَحَبَّةٌ وَيَجُوْزُ فُرَادٰى وَلَوْ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ خُطْبَتَيْنِ بِلِسَانِ أَكْثَرِ الْحَاضِرِيْنَ وَخَوَّفَهُمْ كَانَ أَكْمَلَ وَلَوِ اكْتَفٰى فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ كُوْعٍ أَوْ كُوْعٍ وَاحِدٍ كَسَائِرِ الصَّلَوٰتِ جَازَ وَلَوِ اكْتَفٰى بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَخْطُبْ جَازَ لٰكِنْ أَكْمَلُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا بِعَشْرِ رُكُوْعَاتٍ كُلَّ رَكْعَتَيْنِ خَمْسُ رُكُوْعَاتٍ وَيَخْطُبُ بَعْدَهَا وَيُذَكِّرُ النَّاسَ وَيَنْصَحُهُمْ وَيُخَوِّفُهُمْ مِنْ أَحْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُفَسِّرُ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ وَيَجُوْزُ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَشْيِ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ إِلٰى جِهَةٍ اتَّفَقَ

چاند گرہن کی نماز میں قرأت بلند آواز میں اور سورج گرہن کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھے اور جماعت سے ان نمازوں کی ادائیگی مستحب ہے جبکہ انفرادی طور پر بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اگر نماز کے بعد حاضرین میں سے اکثر کی زبان میں دو خطبے دیئے جائیں اور انہیں خوف خدا یاد دلایا جائے تو یہ کامل صورت ہے۔ اگر ہر رکعت میں دو رکوع یا دیگر نمازوں کی طرح ایک رکوع پر اکتفا کیا جائے تو بھی روا ہے۔ اگر صرف نماز پر اکتفا کر کے خطبہ نہ دے تو بھی کافی ہے۔ لیکن مکمل ترین صورت یہ ہے کہ ہر رکعت میں پانچ رکوع یعنی مجموعی طور پر دس رکوع کریں اور اس کے بعد خطبہ دے، لوگوں کو غور و فکر (کی دعوت) دے اور انہیں نصیحت اور قیامت کی خوفناکیوں سے ڈرائے اور سورۃ اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت کی تفسیر کرے۔ یہ نماز بغیر مجبوری کے چلتے ہوئے سوار ہو کر یا پیدل کسی بھی رخ پر پڑھی جاسکتی ہے۔

نماز استسقاء

وَأَمَّا صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ فَهِيَ سُنَّةٌ إِذَا قَحَطَ الْمَطَرُ وَقَلَّ مَاءُ الْعُيُوْنِ الَّتِيْ يَنْتَفِعُ بِهَا النَّاسُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يَأْمُرَ الْإِمَامُ أَوْ مَنْ يَقُوْمُ مَقَامَهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِالتَّوْبَةِ وَرَدِّ الْمَظَالِمِ وَاسْتِحْلَالِ بَعْضِهِمْ عَنِ الْبَعْضِ وَالْخُرُوْجِ إِلَى الصَّحْرَاءِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ أَوِ الرَّابِعِ صَائِمِيْنَ خَاشِعِيْنَ فِيْ ثِيَابٍ بَذْلَةٍ رَاجِلًا حُفَاةً إِنْ كَانَ

جب بارش نہ ہونے سے قحط کا سامنا ہو اور لوگوں کیلئے فائدہ مند چشموں میں پانی کم ہو جائے اور زمین ویران ہو جائے تو نماز استسقاء سنت ہے۔ پس امام یا اس کے نائب کو چاہیے کہ مسلمانوں کو توبہ کرنے اور ظلم سے لی ہوئی چیزیں واپس کرنے، بعض کو بعض سے معافی تلافی کرنے، صدقہ و خیرات دینے، تین دن روزہ رکھنے اور تیسرے یا چوتھے دن صحراء کی طرف روزے کی حالت میں خشوع و خضوع کے ساتھ پھٹے پرانے کپڑے پہن کر ننگے پیر نکلنے کا حکم دے بشرطیکہ

الطَّرِيْقُ طَاهِرًا مَعَ الْاَطْفَالِ الْمُفْرَزِيْنَ عَنْ اُمَّهَاتِهِمْ وَالْبَهَائِمِ الْمُفْرَزَةِ عَنْ نَتَائِجِهَا فَيَتَوَجَّهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَيُكَبِّرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ يَرْفَعُ الصَّوْتَ وَ يُوَافِقُهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ اِلَى الْيَمِيْنِ يُسَبِّحُ كَذٰلِكَ وَاِلَى الْيَسَارِ يُهَلِّلُ كَذٰلِكَ وَاِلَى النَّاسِ يُحَمِّدُ كَذٰلِكَ فَيُصَلِّيْ بِالْجَمَاعَةِ رَكْعَتَيْنِ كَصَلٰوةِ الْعِيْدِ بِعَيْنِهَا فِي التَّكْبِيْرَاتِ وَ غَيْرِهَا اِلَّا الْوَقْتَ فَاِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ تَجُوْزُ فِيْ اَيِّ وَقْتٍ بِاتِّفَاقِ سِوَى الْاَوْقَاتِ الْمَكْرُوْهَةِ فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَالْعِيْدِ اِلَّا اَنَّهُ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تِسْعًا قَبْلَ الْخُطْبَةِ الْاُوْلٰى وَسَبْعًا قَبْلَ الثَّانِيَةِ مَقَامَ التَّكْبِيْرِ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فِي الثَّانِيَةِ وَ يُحَوِّلُ رِدَائَهُ يَعْنِيْ مَا عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ اِلَى الْاَيْسَرِ فَيُوَافِقُهُ الْمُرْتَدُوْنَ وَ يَدْعُوْ فِيْ اٰخِرِ الْخُطْبَةِ الْاُوْلٰى هٰكَذَا۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا هَنِيْئًا مَرِيْئًا مُرْتَعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا سَحًّا مُطْبِقًا دَائِمًا اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا الْغَيْثَ وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ مِنَ اللَّاوَاءِ وَ الضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَ اَسْقِنَا الضَّرْعَ وَ اَسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَ اَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنَّا الْجَهْدَ وَ الْجُوْعَ وَ الْكَشْفَ عَنَّا مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا۔

راستہ پاک ہو بچوں کو اپنی ماؤں سے علیحدہ کر کے، جانوروں کو ان کے بچوں سے دور کر کے قبلہ کی طرف منہ کرے اور امام بلند آواز میں سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے دیگر تمام مسلمان ان کی موافقت کرے اسی طرح دائیں جانب منہ کر کے سو بار سبحان اللہ پڑھے بائیں جانب منہ کر کے سو بار لا الہ الا اللہ پڑھے اور لوگوں کی طرف منہ کر کے ایسے ہی الحمد للہ پڑھے۔ پھر تکبیرات وغیرہ میں نماز عید کی طرح دو رکعت باجماعت نماز ادا کرے سوائے وقت کے کیونکہ یہ نماز اوقات مکروہہ کے علاوہ کسی بھی مناسب وقت میں جائز ہے۔ امام عید کی طرح دو خطبے دے مگر تکبیر کی جگہ پہلے خطبے سے پہلے نو مرتبہ اور دوسرے خطبے سے پہلے سات مرتبہ استغفار کرائے۔ دوسرے خطبے کے وقت قبلہ رخ ہو جائے اور اپنی چادر تحویل کرے یعنی جو سر ادائیں کندھے پر ہو اس کو بائیں پر رکھے دیگر چادر پہننے والے اس عمل کی موافقت کرے اور پہلے خطبہ کے آخر دعا کرے۔ دعا یہ ہے۔

پروردگار! ہمیں ایسی بارش برسا دے جو سیراب کرنیوالی، خوشگوار، سازگار، گھاس پیدا کرنے، پھنے، سبزہ بڑھانے اور نباتات پیدا کرنیوالی اور ہمیشہ فائدہ مند ہو۔ اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما اور مایوس لوگوں میں شامل نہ فرما۔ اے اللہ! بیشک تیرے بندے اور شہر تنگی اور سختی میں ہیں اور ہم صرف تجھ سے ہی شاکی ہیں۔ اے اللہ ہمارے لئے نئی زراعت اگا دے، پستانوں کو بھر دے، ہمیں آسمانی برکات سے سیراب فرما اور زمین کی برکات میں سے پیدا فرما۔ اے اللہ ہم سے تکلیف اور بھوک کو دور کر اور وہ مشکل ہٹا دے جسے تیرے علاوہ کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ اے اللہ ہم تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، بیشک تو غفار ہے، ہم پر آسمان سے مسلسل برسنے والی بارش عطا فرما۔

وَفِيْ اٰخِرِ الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ يَدْعُوْ اهٰكَذَا ... اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَمَرْتَنَا بِدُعَائِكَ وَوَعَدْتَّنَا اِجَابَتَكَ فَقَدْ دَعَوْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَنَا فَاَجِبْنَا كَمَا وَعَدْتَّنَا اَللّٰهُمَّ فَامْنُنْ عَلَيْنَا بِمَغْفِرَةِ مَا قَارَفْنَا وَ اِجَابَتِكَ فِيْ سُقْيَانَا وَسِعَةِ رِزْقِنَا۔

دوسرے خطبے کے آخر میں یوں دعا کرے:
اے اللہ! تو نے ہمیں دعا مانگنے کا حکم دیا اور تو نے ہی قبولیت کا وعدہ بھی فرمایا ہے پس تیرے حکم کے مطابق ہم نے دعا مانگ لی اور اب تو ہم سے کئے وعدے کے مطابق قبول فرما اے اللہ! ہمارے گناہوں کی مغفرت بارش کیلئے دعاؤں کو قبول اور رزق میں وسعت عطا کر کے ہم پر احسان فرما۔

وَيَتَضَرَّعُ وَيَتَخَشَّعُ وَيُبَالِغُ فِي الدُّعَاءِ سِرًّا وَّجَهْرًا وَيَزِيْدُ عَلٰى هٰذِهِ الْاَدْعِيَةِ مَا يُرِيْدُ وَلَوْ تَاَخَّرَتِ الْاِجَابَةُ فَيُكَرِّرُ ثَانِيًا وَّثَالِثًا مُتَوَالِيًا وَّمُتَفَرِّقًا۔

اور خوب گڑگڑائے اور خشوع سے روئے اور بلند آواز اور خفیہ دعا کرنے میں خوب مبالغہ کرے دعاؤں میں جو چاہے مزید اضافہ کرے اور اگر قبولیت میں تاخیر ہو تو یہ عمل دوسری اور تیسری بار پے در پے اور متفرق صورتوں میں دہرائے۔

تسبیح کی نماز

اَمَّا صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ فَهِيَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيْمَةٍ وَتَسْلِيْمَتَيْنِ سُنَّةٌ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ مَرَّةً وَفِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ وَفِي الْاُسْبُوْعِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَتُهَا اَوْلٰى مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلَيَالِيْهَا اَوْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ فِيْ مُدَّةِ الْحَيَاةِ وَفِيْهَا ثَلَاثُ مِائَةِ تَسْبِيْحٍ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

نماز تسبیح ایک سلام یا دو سلام کے ساتھ چار رکعات پر مشتمل ہے۔ روزانہ دن اور رات میں ایک دفعہ یا ہر ہفتے میں ایک بار پڑھنا سنت ہے۔ ہفتے میں جمعہ کے دن اور اس کی رات دیگر دنوں اور راتوں کے مقابلے میں بہتر ہے۔ یا ہر ماہ یا ہر سال یا پوری زندگی میں ایک دفعہ پڑھے۔ اس پوری نماز میں یہ تسبیح تین سو بار پڑھنی ہے۔ "اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب سے بڑا ہے"

فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّقُوْلَ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ وَالسُّوْرَةِ مَعَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً وَفِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ تَسْبِيْحِهٖ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَفِي الْاِعْتِدَالِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَفِي السُّجُوْدِ بَعْدَ تَسْبِيْحِهٖ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَفِي الرَّفْعِ مِنْهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِ الثَّانِيْ بَعْدَ تَسْبِيْحِهٖ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَفِي الرَّفْعِ مِنْهُ قَاعِدًا عَشْرَ مَرَّاتٍ فَيَفْعَلُ وَ يَفْعَلُ فِي الثَّلَاثِ الْبَاقِيَةِ هٰكَذَا حَتّٰى يَصِيْرَ تَمَامُ التَّسْبِيْحَاتِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَلِتِلْكَ الصَّلٰوةِ فَضِيْلَةٌ عَظِيْمَةٌ فَطُوْبٰى لِمَنْ وَّفَّقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهَا۔

پس مناسب ہے کہ حالت قیام میں فاتحہ اور اس کیساتھ ایک سورہ کے بعد پندرہ بار، رکوع میں تسبیح رکوع کے بعد دس بار، حالت اعتدال میں دس مرتبہ، سجدے میں اسکی تسبیح کے بعد دس مرتبہ اور سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ اور دوسرے سجدے میں دس مرتبہ، سجدہ ثانیہ سے سر اٹھا کر قعدہ میں دس مرتبہ اور باقی تینوں رکعات میں بھی اسی طرح یہ عمل دہرائے۔ یہاں تک کہ تسبیحات کی تعداد تین سو ہو جائے۔ اس نماز کی بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ پس وہ شخص خوش قسمت ہے جسے اللہ تعالیٰ اس نماز کی توفیق عطاء فرمائے۔

نماز رغائب

اَمَّا الصَّلٰوةُ الرَّغَائِبِ فَهِيَ سُنَّةٌ مَرْجُوَّةُ الْإِجَابَةِ الدُّعَاءِ وَكَانَتْ اِثْنَتَيْ عَشَرَ رَكْعَةً وَفِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةُ الْقَدْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ اِثْنَتَيْ عَشَرَ مَرَّةً وَاِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ مِنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كُلِّهَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقُوْلُ فِيْهِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَسْجُدُ ثَانِيًا وَيَقُوْلُ كَمَا فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَكَانَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ كَانَتْ اَوَّلَ الْجُمُعِ مِنْ شَهْرِ رَجَبَ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ وَالْاَوْلٰى اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ مَقْرُوْنَةً بِالصَّوْمِ فَيُفْطِرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَيَنَالَ فَضْلَهَا۔

رغائب کی نماز ایسی سنت نماز ہے جس میں دعا کی قبولیت کی (زیادہ) امید ہے۔ یہ نماز بارہ رکعات پر مشتمل ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین بار اور سورۂ اخلاص بارہ بار پڑھی جائے اور جب سلام پھیریں اور پوری نماز سے فارغ ہو جائے تو نماز کے بعد ان الفاظ میں نبی ﷺ پر ستر بار درود بھیجے۔ "اے ہمارے رب! نبی امی محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما۔ پھر سجدہ کرے اور اس سجدے میں یہ دعا ستر مرتبہ پڑھے۔ "ہمارے رب اور فرشتوں و روح الامین کے رب نہایت پاک و پاکیزہ ہے" پھر سجدے سے اپنا سر اٹھائے اور ستر مرتبہ پڑھے۔ پروردگار مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما مجھے ہر گناہ سے درگزر فرما جن کا تجھے علم ہے۔ بیشک تو بہت زیادہ عزت اور کرم والا ہے پھر دوسری بار سجدہ کرے اور پہلے سجدے کی طرح تسبیح پڑھے۔ اس نماز کا وقت ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جمعرات کو روزہ رکھے اور روزہ ہی کی حالت میں نماز پڑھے اور عشاء کے بعد روزہ کھولے اور اسکی فضیلت سے بہرہ مند ہو۔

نماز شب برات

اَمَّا صَلٰوةُ لَيْلَةِ الْبَرَاتِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْخَامِسِ عَشَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَهِيَ كَانَتْ سُنَّةً وَهِيَ مِائَةُ رَكْعَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِيَصِيْرَ فِيْ تَمَامِهَا اَلْفَ مَرَّةٍ

شب برات یعنی پندرہویں شعبان کی رات کی یہ نماز سنت ہے یہ نماز سو رکعتوں پر مشتمل ہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھی جاتی ہے تاکہ پوری نماز میں یہ ایک ہزار ہو جائے۔

وَوَقْتُهَا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قُبَيْلِ الصُّبْحِ وَلَهَا فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً لِيَصِيْرَ تَمَامُهَا مِائَةَ مَرَّةٍ لِئَلَّا يُحْرَمَ مِنْ بَرَكَةِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ۔

اس کا وقت عشاء کے بعد سے لیکر نماز صبح سے کچھ پہلے تک ہے۔ اسکی بہت زیادہ فضیلت ہے اگر کسی کو استطاعت نہ ہو تو صرف چار رکعات پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے تاکہ نماز میں پوری تعداد سو مرتبہ ہو جائے اور نماز گزار اس رات کی برکت سے محروم نہ رہے۔

نماز استخارہ

وَاَمَّا صَلٰوةُ الْاِسْتِخَارَةِ فَهِيَ سُنَّةٌ وَفِيْهَا بَرَكَةٌ عَظِيْمَةٌ وَوَقْتُهَا مَتٰى اتَّفَقَ اَمْرٌ مُّهِمٌّ مِّنَ الْاُمُوْرِ الدِّيْنِيَّةِ اَوِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَيُرِيْدُ اَنْ يَّعْلَمَ خَيْرَ هُوَ مَرَّ اَمْ لَا فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَنْوِيْ هٰكَذَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْاِسْتِخَارَةِ رَكْعَتَيْنِ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَيَوْصِلُهَا اِلٰى تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَيَقْرَأُ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ فِي الْاُوْلٰى سُوْرَةَ الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّانِيَةِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ۔

نماز استخارہ سنت ہے اور اس میں عظیم برکت ہے یہ نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جب کوئی دینی و دنیوی کاموں میں سے اہم کام درپیش ہو اور نمازی اس کی اچھائی یا برائی معلوم کرنا چاہتا ہو تو اس کے لئے مناسب ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور یوں نیت کرے "میں اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لئے دو رکعت نماز استخارہ پڑھتا ہوں" نیت کو احرام کی تکبیر سے ملا دے اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔

وَبَعْدَ السَّلَامِ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ وَيُسَمِّيْهِ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ وَيُسَمِّيْهِ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ۔

سلام کے بعد یوں دعا پڑھے۔ اے اللہ! میں تیرے علم سے آگاہی کا طلبگار ہوں تیری قدرت سے طاقت چاہتا ہوں تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں بیشک تو قدرت رکھتا ہے میری طاقت نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیوب کو بھی بہتر جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام "کام کا نام لے"(۱) میرے دین، دنیا، معیشت اور اختتام کار کیلئے اچھا ہو تو اسے مقدر بنا، مجھے اس میں برکت عطا کر اور اگر تو یہ کام "کام کا نام لے" میرے لئے دین، دنیا اور انجام کار کیلئے نقصاندہ گردانتا ہے تو اسے مجھ سے دور فرما مجھے اس سے بچائے رکھ اور اچھائی جہاں بھی ہو میرا مقدر فرما اور مجھے اسی پر راضی رکھ۔

(۱) یہاں دعا میں لفظ ویسمیہ نہیں پڑھنا ہے بلکہ ان ھذا الامر کہہ کر ویسمیہ کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر کرنا ہے۔

وَبَعْدَ ذٰلِكَ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْكَشْفِ وَ تَصْفِيَةِ الْقُلُوْبِ فَيَتَوَجَّهُ اِلَى اللّٰهِ ذَاكِرًا لِيَرٰى عَاقِبَةَ اَمْرِهِ الْمَنْوِيِّ حَالَةَ الصَّحْوِ اَوِ الْغَيْبَةِ اَوِ النَّوْمِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنَ الْمُكَاشِفِيْنَ فَيَتَفَائَلُ بِالْاُمُوْرِ الْمَحْسُوْسَةِ الَّتِيْ سَنَحَتْ لَهٗ ظَاهِرًا فَاِنَّهٗ عَلَى الْخَيْرِ وَغَيْرِهٖ۔

اس نماز کے بعد اگر نمازی اہل کشف اور پاک دل والوں میں سے ہو تو اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جائے تاکہ وہ اپنے نیت کردہ امر کا انجام بیداری، غیب اور نیند کی حالت میں دیکھ سکے اور اگر وہ مکاشفین میں سے نہ ہو تو محسوس ہونیوالے امور سے اندازہ لگائے جو اسے ظاہری طور پر کام کی اچھائی یا برائی پر دلالت کرے۔

نماز چاشت

وَصَلٰوةٌ تَقَعُ وَقْتَ الضَّحْوَةِ اِنْ كَانَتْ رَكْعَتَيْنِ فَهٰذِهٖ اِنْ كَانَتْ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَقَضَاءُ التَّهَجُّدِ الَّتِيْ فَاتَتْ فِي اللَّيْلَةِ فَمَنْ رَّاٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَقْتَ الضَّحْوَةِ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقِيْقَتَهَا سَمَّاهَا صَلٰوةَ الضَّحْوَةِ وَمَنْ عَرَفَهَا لَمْ يُسَمِّهَا صَلٰوةَ الضَّحْوَةِ لِاَنَّهَا لَا تَتَقَيَّدُ بِهٰذَا الْوَقْتِ اَوْ وَقْتٍ اٰخَرَ وَالنَّوَافِلُ الْمُوَقَّتَةُ بِالْاَوْقَاتِ الشَّرِيْفَةِ وَالْمُقَامَاتِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَثِيْرَةٌ كَلَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَيْلَةِ الْفِطْرِ۔

جو نماز چاشت کے وقت پڑھی جاتی ہے اگر دو رکعت پر مشتمل ہے تو چاشت کی نماز ہی ہے اور اگر آٹھ رکعات پر مشتمل ہے تو تہجد کی قضا ہے جو رات کو فوت ہوئی تھی پس جس نے نبی ﷺ کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا اور اس نماز کی حقیقت کو نہ جان سکا تو اس نماز کا نام چاشت کی نماز رکھا تاہم جو اس کی حقیقت سے آشنا تھا اس نے اس کا نام نماز چاشت نہیں رکھا کیونکہ اس نماز کو وقت چاشت یا کسی اور وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا جاسکتا۔ شرافت اور بابرکت وقتوں اور مقامات کے لئے مخصوص نوافل کی تعداد بہت زیادہ ہے مثلاً رمضان اور عید الفطر کی راتوں کو پڑھی جانے والی نمازیں۔

نماز رضوان

وَاَمَّا صَلٰوةُ الرِّضْوَانِ فَهِيَ رَكْعَتَانِ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اِحْدٰى عَشْرَ مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰى عَشْرَ مَرَّةً وَبَعْدَ السَّلَامِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَغَيْرُهَا مِنَ النَّوَافِلِ وَلَا حَاجَةَ اِلٰى تَعْدَادِهَا لِاَنَّ سَاحَةَ النَّوَافِلِ مُوَسَّعَةٌ۔

نماز رضوان دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی گیارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھی جائے۔ سلام پھیرنے کے بعد حضور ﷺ پر دس مرتبہ درود پڑھا جائے۔ ان کے علاوہ دیگر نوافل بھی ہیں ان کی تعداد کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ نوافل کا میدان انتہائی وسیع ہے۔

جنازہ اور اس کے احکام

وَاَمَّا صَلٰوةُ الْجَنَائِزِ فَهِيَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ وَلَهَا شَرْطَانِ وَاجِبَانِ الْاَوَّلُ الْغُسْلُ لِلْمَيِّتِ وَالثَّانِي التَّكْفِيْنُ وَهٰذَانِ سَاقِطَانِ لِلشَّهِيْدِ وَبَعْدَهُمَا وَاجِبٌ اٰخَرُ وَهُوَ التَّدْفِيْنُ فَيَلْزَمُ اَرْبَعُ وَاجِبَاتٍ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اس نماز کی دو واجبی شرائط ہیں ا۔ مردے کو غسل دینا ۲۔ کفن پہنانا یہ دونوں حکم شہید کیلئے ساقط ہوجاتے ہیں۔ ان دونوں کے بعد ایک اور واجب ہے وہ دفن کرنا ہے پس (نماز جنازہ سمیت) چار واجبات ہوئے۔

اَلْاَوَّلُ الْغُسْلُ وَاَدْنَاهُ اَسْتِيْعَابُ بَدَنِهٖ كُلِّهٖ كَالْجُنُبِ بِالْمَاءِ بَعْدَ زَوَالِ النَّجَاسَةِ عَنْهُ وَالثَّانِي التَّكْفِيْنُ وَاَدْنَاهُ سَتْرُ الْعَوْرَةِ لِلرِّجَالِ وَلِلنِّسَاءِ سَتْرُ جَمِيْعِ اَعْضَائِهَا وَالثَّالِثُ الصَّلٰوةُ وَاَدْنَاهَا النِّيَّةُ وَاَرْبَعُ تَكْبِيْرَاتٍ وَاَعْلَاهَا خَمْسٌ وَبَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ دُعَاءٌ غَيْرُ مُتَعَيِّنٍ وَلَوْ وَقَعَتْ سَبْعُ تَكْبِيْرَاتٍ لَا بَأْسَ بِهٖ وَالرَّابِعُ التَّدْفِيْنُ وَاَدْنَاهُ اَنْ يَّحْفِرَ وَاقَرُّ اٰئِكَتُمُ الرَّائِحَةَ وَيَحْرُسَ عَنِ السِّبَاعِ۔

(۱) پہلا غسل اسکی کم ترین صورت نجاست دور کرنے کے بعد جنابت والے کی طرح اسکے پورے جسم تک پانی پہنچانا ہے (۲) کفن پہنانا: اس کی کم ترین صورت مردوں کیلئے مقام پردہ کا چھپانا ہے اور خواتین کیلئے تمام اعضاء کا چھپانا ہے۔ (۳) نماز جنازہ: اس کی کم از کم صورت نیت اور چار تکبیروں کا پڑھنا ہے اور اعلیٰ صورت پانچ تکبیریں اور ہر دو تکبیروں کے درمیان غیر معین دعائیں پڑھنا ہے اور اگر سات تکبیریں پڑھ لیں تو بھی حرج نہیں۔ (۴) دفن کرنا: اسکی ادنیٰ صورت یہ ہے کہ قبر اتنی کھودے جو بدبو چھپائے اور اسے درندوں سے بچائے۔

کسی کی موت کے وقت مسنون افعال

وَالسُّنَّةُ اَنْ يَّدْعُوَ الْمَرِيْضَ اِلَى التَّوْبَةِ وَاِلَى تَجْدِيْدِهَا اِنْ كَانَ تَائِبًا بِالتَّعْرِيْضِ لَا بِالتَّصْرِيْحِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنَ الْفَسَقَةِ الْمُعْلِنِيْنَ لِفِسْقِهِمْ وَالْاَوْلٰى اَنْ يُّلَقِّنَهُ الْبَيِّنَ يُذَكِّرُهُ وَيَقُوْلُوْا اِنْ حَضَرَ الْمَوْتُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اَنْ يَّاْمُرُوْهُ وَيُتْلُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ اِنْ تَيَسَّرَ وَاَنْ يُّرِيْدَا وَ اَشَارَ وَالَّا فَلَا۔

(۱) مریض کو توبہ کی طرف رہنمائی کرنا اور اگر توبہ گزار ہو تو تجدید کرانا سنت ہے۔ یہ عمل اشارے سے ہو صراحت سے نہیں بشرطیکہ مریض سرعام فسق و فجور کرنیوالا نہ ہو۔ بہتر صورت یہ ہے کہ اس کے سامنے توبہ کی جائے تاکہ اسے توبہ یاد آجائے۔ (۲) جب موت قریب ہو تو یہ کلمہ پڑھے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں" مریض کو پڑھنے کا حکم نہ دیا جائے۔ (۳) سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے بشرطیکہ لوگ بیمار کی چاہت دیکھے یا بیمار اشارہ کرے ورنہ نہیں۔

وَاِذَا فَارَقَتِ الرُّوْحُ فَيُغْمِضُوْا عَيْنَيْهِ وَ يَشُدُّوْا حَنَكَهٗ لِئَلَّا يَتَشَوَّهَ وَيُضْجِعُوْهُ مُتَوَجِّهَ الْقِبْلَةِ اِمَّا عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ اَوْ مُسْتَلْقِيًا وَ رِجْلَاهُ اِلَى الْقِبْلَةِ وَ يُسَوُّوْا يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ مَدُوْدَاتٍ وَلَا يَسْتُرُوْا عَلَيْهِ اِلَّا ثَوْبًا خَفِيْفًا غَيْرَ مُسْخِنٍ وَ يَضَعُوْا عَلٰى بَطْنِهٖ شَيْئًا ثَقِيْلًا اِنْ تَوَقَّفَ الْغُسْلُ وَيَنْزَعُوْا ثَوْبَهٗ بِشِقِّ ثَمَامِهٖ اَوْ بَعْضِهٖ مِنْ جَانِبِ رِجْلَيْهِ وَلَوْ نُزِعَ مِنْ جَانِبِ الرَّأْسِ اِعَادَةً لَا حَيَاءَ لَا بَأْسَ بِهٖ وَالْمَحْرَمُ اَوْلٰى بِنَزْعِهٖ وَاَنْ يُّبَادِرُوْا بِالْغُسْلِ مَعَ تَحَقُّقِ الْمُفَارَقَةِ وَفِى الْمَشْكُوْكِ لَفِيْهِ لَا يَجُوْزُ التَّعْجِيْلُ۔

(۴) جب روح پرواز کر جائے تو اس کی دونوں آنکھوں کو بند کرے۔ اسکے جبڑے کو باندھ دیا جائے تا کہ بدنمائی نہ لگے۔ اور اس کو قبلہ رخ کر کے لٹائے رکھے یا دائیں کروٹ یا پیٹھ کے بل رکھے اور اس کے دونوں پیر قبلہ کی طرف ہوں۔ دونوں ہاتھوں اور پیروں کو کھینچ کر برابر کرے۔ میت پر ہلکا کپڑا ڈال دے جس میں میل نہ ہو۔ اگر غسل میں تاخیر ہو تو اس کے پیٹ پر کوئی بھاری چیز رکھے۔ اس کے کپڑوں کو پورا یا کچھ حصے کو پھاڑ کر پیروں کی طرف سے اتارے اگر زندوں کی طرح سر کی طرف سے اتارے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ میت کا محرم اس کے کپڑے اتارنے کا زیادہ حقدار ہے۔ (۵) غسل دینے میں جلدی کرے بشرطیکہ موت کے واقع ہونے کا یقین ہو جائے۔ اگر موت واقع ہونا مشکوک ہو تو جلد بازی جائز نہیں۔

غسل میت کے احکام

وَيَجِبُ فِىْ غُسْلِهِ النِّيَّةُ وَيَسْتَحِبُّ ثَلَاثُ غُسْلَاتٍ وَ اَنْ يَّكُوْنَ الْاَوَّلُ بِمَاءٍ مُّتَزِجٍ بِالسِّدْرِ وَالثَّانِىْ بِالْكَافُوْرِ اَوِ الْخِطْمِىِّ وَالْاٰخِرُ بِالْمَاءِ الْقَرَاحِ وَاَنْ يُّوَضِّؤُوْهُ قَبْلَ الْغُسْلِ وَ الْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَاِنْ تُرِكَا لَا بَأْسَ بِهٖ وَلَوْ لَفَّ خِرْقَةً عَلٰى يَدِ الْغَاسِلِ لِيُفِيْضَ فِىْ تَمَامِ الْغُسْلِ كَمَا فِى اسْتِنْجَائِهٖ كَانَ اَحْسَنَ۔ وَ يَجُوْزُ اَنْ يُّغْسَلَ بَعْدَ غَسْلِ رَأْسِهٖ بِالْخِطْمِىِّ وَغَيْرِهٖ جَانِبُهُ الْاَيْسَرُ فَالْاَيْمَنُ لِلْبُدَاءَةِ عَلَى الْاَيْمَنِ وَ بِالْعَكْسِ لِيُبْتَدَاَ بِالْاَيْمَنِ كَالْاَحْيَاءِ وَاِجْلَاسُهٗ وَاِمْرَارُ الْيَدِ عَلٰى بَطْنِهٖ اِنْ وَقَعَا اَوْ لَمْ يَقَعَا مُتَسَاوِيَانِ فِى الْجَوَازِ۔

غسل میت میں نیت واجب ہے اور تین مرتبہ غسل سنت ہے پہلا غسل سدرہ ملائے پانی سے۔ دوسرا کافور یا خطمی ملائے پانی سے اور آخری تازہ پانی سے۔ غسل سے پہلے میت کا وضو کرانا سنت ہے۔ (اشارتاً) کلی کرانا، ناک میں پانی ڈالنا اگر ان دونوں کو چھوڑ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اگر غسل دینے والا استنجاء کی طرح غسل کے دوران اپنے ہاتھوں پر کوئی کپڑا لپیٹ کر رکھے تو بہتر طریقہ ہے۔ یہ طریقہ بھی جائز ہے کہ میت کا سر اور داڑھی کو خطمی وغیرہ سے دھونے کے بعد بائیں جانب دھوئے اور پھر دائیں جانب تا کہ دائیں طرف پر ہی غسل کا اختتام ہو جائے۔ اسکی الٹی صورت بھی جائز ہے تا کہ زندوں کی طرح داہنی طرف سے ابتداء ہو۔ میت کو بٹھانا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرنا یہ دونوں واقع ہوں یا نہ ہوں جواز کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔

وَيَجُوْزُ الْغُسْلُ بِالْمَاءِ الْحَارِّ وَالْبَارِدِ وَلَوْ كَانَ الْاَوَّلُ بِالْحَارِّ وَالْاَوْسَطُ بِالْفَاتِرِ وَالْاٰخِرُ بِالْبَارِدِ كَانَ اَصْوَبَ وَلَوْ تَيَسَّرَ الْغُسْلُ فِيْ مَكَانٍ خَالٍ مُسَقَّفٍ كَانَ اَوْلٰى وَلَوْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ الْغُسْلِ تَجِبُ الْاِعَادَةُ لَا الْغُسْلُ وَلَا الْوُضُوْءُ۔

گرم اور ٹھنڈے پانی سے غسل دینا جائز ہے اور اگر پہلا غسل گرم درمیانی نیم گرم اور آخری غسل ٹھنڈے پانی سے ہو تو بہتر ہے۔ اگر غسل کسی چھت والے خالی مکان میں دیا جائے تو افضل ہے اگر غسل کے بعد اس سے کوئی چیز نکل آئے تو اسکا اعادہ واجب ہے غسل اور وضو کا اعادہ نہیں

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّغَسِّلَ الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَيَجُوْزُ اَنْ يُّغَسِّلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الزَّوْجَيْنِ الْاٰخَرَ وَالْاَمَةُ كَالزَّوْجَةِ لٰكِنْ يَتَلَفَّفُ الْخِرْقَةِ عَلٰى اَيْدِيْهِمْ وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدْ لِلرِّجَالِ اِلَّا النِّسَاءُ وَلِلنِّسَاءِ اِلَّا الرِّجَالُ وَلَا مَحْرَمِيَّةَ فَلَا يَجُوْزُ اِلَّا التَّيَمُّمُ وَصِيْغَةُ النِّيَّةِ هٰذِهٖ اُيَمِّمُ هٰذَا الْمَيِّتَ اَوْ هٰذِهِ الْمَيِّتَةَ عِوَضًا عَنْ مَّاءِ السِّدْرِ اَوِ الْكَافُوْرِ اَوِ الْقَرَاحِ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ۔

مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے اور میاں بیوی میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کو غسل دے سکتا ہے، کنیز بھی بیوی کی مانند ہے تاہم وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ لیں۔ اگر مرد مرد کیلئے عورت اور عورت کیلئے مرد کے علاوہ کوئی غسل دینے والا نہ ہو نہ ہی کوئی محرم موجود ہو تیمم کے علاوہ کوئی اور جائز نہیں۔ تیمم کی نیت یہ ہے "میں اللہ کی قربت کیلئے سدرہ، کافور یا تازہ پانی کے بدلے اس مرد یا عورت کو تیمم کراتا/کراتی ہوں"۔

وَلَوِ ازْدَحَمَ كَثِيْرُوْنَ عَلٰى غُسْلٍ وَاحِدٍ فَالْاَوْلَى الْوَلِيُّ اَوِ الْوَارِثُ الْاَقْرَبُ اَوْ مَنْ اَذِنَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا لَهٗ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عِطْرٌ فِي الْكَفَنِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخَلَ فِيْهِ جَازَ اِلَّا لِلْمُحْرِمِ الْحَجِّ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُّسْتَعْمَلَ الْكَافُوْرُ اِنْ وُّجِدَ عَلٰى مَسَاجِدِهٖ وَمَنَافِذِهٖ وَغَيْرِهَا وَلَا حَاجَةَ اِلٰى حَلْقِ الرَّأْسِ وَقَلْمِ الظُّفُرِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ وَشَعْرِ الْاِبْطِ وَالْعَانَةِ وَاسْتِعْمَالُ الْمُشْطِ لِرَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَلَوْ وَقَعَ لَا بَأْسَ بِهٖ وَلَا يَجِبُ غَسْلُ الْغَرِيْقِ۔

اگر کسی ایک کو غسل دینے والوں کا ہجوم ہو جائے تو سرپرست زیادہ حقدار ہے یا قریبی وارث یا وہ شخص جس کو دونوں میں سے کوئی اجازت دے۔ میت کو پہنانے سے پہلے اگر کفن میں خوشبو لگائی جائے تو جائز ہے مگر حج کے محرم کیلئے جائز نہیں، اسکے سجدہ کے مقامات اور سوراخوں وغیرہ پر اگر دستیاب ہو تو کافور لگانا مستحب ہے۔ سر مونڈنے، ناخن تراشنے، مونچھیں کاٹنے، بغل اور ناف کے نیچے بال صاف کرنے، سر اور داڑھی میں کنگھی کرنے کی ضرورت نہیں، اگر ایسا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ڈوبنے والے کو دھونا واجب نہیں۔

کفن کا مسئلہ

وَيُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ التَّكْفِيْنُ بِثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ اِمَّا ثَلَاثُ لَفَائِفَ وَاِمَّا عِمَامَةٌ وَّقَمِيْصٌ وَّلِفَافَةٌ

مردہ مرد کے لئے تین کپڑوں کا کفن پہنانا سنت ہے۔ یا تین اوڑھنیاں پہنائی جائیں یا ایک پگڑی، ایک قمیص اور ایک اوڑھنی

کفن کے واجبات ومسنونات

وَالْوَاجِبُ سَتْرُ الْعَوْرَةِ وَلِلْمَرْأَةِ بِخَمْسَةِ اَثْوَابٍ قَمِيْصٌ وَّ اِزَارٌ وَ خِمَارٌ وَ لِفِيْفَتَانِ وَ الْوَاجِبُ وَاحِدَةٌ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُّبَيَّضَ وَمِنْ اَطْيَبِ الْاَمْوَالِ وَهُوَ عَلٰى مَنْ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ اَوْ مُؤْنَتُهُ وَلَوْ كَانَ نَفْسُهُ اَمَالِ فَمِنْ مَّالِهٖ۔

وَاَنْ تُسَدَّ مَنَافِذُ الْبَدَنِ بِقُطْنَةٍ اَوْ خِرْقَةٍ وَ يُسْتَحَبُّ فِيْ حَمْلِ الْجَنَائِزِ اَرْبَعَةُ رِجَالٍ فَاِنْ لَّمْ يُوْجَدْ فَمَا وُجِدَ وَ اَنْ يَّمْشِيَ الْحَامِلُوْنَ بِالْمَشْيِ الْوَسَطِ لَا مُسْرِعِيْنَ وَلَا مُبْطِئِيْنَ وَالْمُشَايَعَةُ سُنَّةٌ وَالْاَوْلٰى لِمَنْ يَّقْدِرُ عَلَى الْحَمْلِ وَرَاءَهَا وَ لِمَنْ لَّمْ يَقْدِرْ قُدَّامَهَا وَ يَجُوْزُ عَلٰى يَمِيْنِهَا وَ يَسَارِهَا مَعَ سَعَةِ الطَّرِيْقِ وَالَّا فَلَا۔

واجبی حکم مقام پردے کا چھپانا ہے اور عورت کیلئے پانچ کپڑوں کا کفن مستحب ہے۔ قمیص پاجامہ، دوپٹہ اور دو اوڑھنیاں واجب حکم ایک اوڑھنی ہے اور مستحب ہے کہ کفن سفید کپڑے کا ہو اور پاک مال میں سے ہو کفن دینا اس شخص پر واجب ہے جس پر میت کا نفقہ واجب ہو اور اگر میت خود صاحب مال ہو تو اسکے مال سے ہی دیا جائیگا۔

جسم کے سوراخوں کو کپاس یا کپڑے سے بند کیا جائے جنازے کو اٹھانے کے لیے چار آدمیوں کا ہونا سنت ہے، اگر اتنے افراد نہ ہو تو جتنے موجود ہوں وہی اٹھائے میت اٹھانے والے درمیانی قدم سے چلے نہ جلدی کرے اور نہ تاخیر۔ جنازے کے ساتھ چلنا سنت ہے بہتر صورت یہ ہے کہ جو لوگ جنازہ اٹھا سکتے ہیں وہ جنازے کے پیچھے رہیں اور جو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے وہ آگے چلیں اور جنازے کے دائیں بائیں چلنا بھی راستے کی کشادگی کی صورت میں جائز ورنہ نہیں۔

نماز جنازہ کے احکام

وَتَجِبُ فِي الصَّلٰوةِ النِّيَّةُ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْمَيِّتِ اَوِ الْمَيِّتَةِ لِوُجُوْبِهَا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اَوْ صِيْغَةٍ اُخْرٰى تَتَضَمَّنُ مَعْنَاهَا وَلَوْ حَضَرَتْ جَنَائِزُ مُتَعَدِّدَةٌ فَصَلٰوةٌ وَّاحِدَةٌ كَفَتْ بِجَمِيْعِهِمْ لَوْ نَوَوْا هٰكَذَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْاَمْوَاتِ الْحَاضِرَةِ جَمِيْعًا لِوُجُوْبِهَا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اَوْ اُصَلِّيْ لِهٰؤُلَاءِ الْاَمْوَاتِ لِوُجُوْبِهَا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اَوْ مِثْلَهَا۔ وَ التَّكْبِيْرَاتُ وَالْاَدْعِيَةُ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ فَبَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ يَجُوْزُ الشَّهَادَتَانِ وَاَنْ تُحَمِّدَ بِاَيِّ صِيْغَةٍ شَاءَ وَ اَنْ يَّقْرَاَ الْفَاتِحَةَ

۱۔ نماز جنازہ میں نیت ان الفاظ میں کرنا واجب ہے۔ ”میں اللہ کی قربت حاصل کرنے کیلئے واجب ہونے کی بناء پر مردہ مرد یا عورت کی نماز جنازہ پڑھتا ہوں“ یا دیگر الفاظ جس میں نیت کے معانی موجود ہوں۔ اگر ایک ساتھ کئی جنازے جمع ہو جائیں اور یوں نیت کی جائے ”میں اللہ کی قربت کیلئے واجب ہونے پر ان مُردوں کی نماز جنازہ پڑھتا ہوں“ یا ”میں ان تمام مردوں کیلئے واجب ہونے پر جنازہ پڑھتا ہوں“ اس جیسی نیت کرے تو ایک ہی نماز کافی ہے ۲ تکبیرات اور ہر دو تکبیر کے درمیان دعا پڑھنا، تکبیر احرام کے بعد کلمہ شہادتین پڑھنا اور کسی بھی الفاظ میں حمد پڑھنا جائز ہے پھر فاتحہ پڑھے۔

وَبَعْدَ الثَّانِيَةِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَبَعْدَ الثَّالِثَةِ الرَّابِعَةِ دُعَاءٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَدُعَاءٌ لِّلْمَيِّتِ الْحَاضِرِ اَوِ الْاَمْوَاتِ الْحَاضِرِيْنَ وَيَجُوْزُ تَقْدِيْمُ اَيِّهِمَا شَاءَ وَلَوْ كَبَّرَ خَامِسًا وَّسَلَّمَ جَازَ وَلَوِ اكْتَفٰى بِاَحَدِهِمَا جَازَ وَيُسْتَحَبُّ رَفْعُ الْيَدَيْنِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ وَاِنْ لَّمْ يَرْفَعْ لَا بَأْسَ بِهٖ وَالْاِسْرَارُ بِمَا يَقْرَؤُا بَيْنَ التَّكْبِيْرَاتِ لَا غَيْرَ فَدُعَاءُ الْمَيِّتِ هٰكَذَا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رَّوْحِ الدُّنْيَا وَسَعَتِهَا اِلٰى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَكَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ تُرِكَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْ تُرُكَ بِهٖ وَاَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِيْنَ اِلَيْكَ شُفَعَاءَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ وَرِضَاكَ وَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِهٖ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِكَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ حَتّٰى تَبْعَثَهٗ اِلٰى جَنَّتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَحُرِّنَا وَعَبْدِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

دوسری تکبیر کے بعد نبی ﷺ اور انکی آل علیہم السلام پر درود بھیجے۔ تیسری اور چوتھی تکبیر کے بعد مومنین و مومنات اور میت و حاضرین کے مردوں کیلئے دعاء کرے ان دونوں میں جس کو بھی چاہے مقدم کرنا جائز ہے اگر پانچویں تکبیر پڑھے اور سلام پھیرے تو جائز ہے۔ اگر کسی ایک پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے۔ ہر تکبیر کیساتھ ہاتھوں کا اٹھانا مستحب ہے اگر نہ اٹھائیں تو بھی حرج نہیں۔ تکبیرات کے درمیان دعاؤں کو آہستہ پڑھنا چاہئے اور کوئی صورت نہیں۔ میت کیلئے یوں پڑھی جائے

اے اللہ! بیشک تیرا یہ بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے جو دنیا کی راحت اور وسعت سے نکل کر تاریک قبر کی طرف جا رہا ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اس بات کو جانتا ہے۔ اے اللہ! اس کو تیرے ہی سہارے پر چھوڑا گیا ہے اور تو بہترین سہارا ہے یہ تیری رحمت کا طلبگار ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ بیشک ہم تیرے حضور اسکی سفارشی بن کر آئے ہیں۔ اے اللہ! اگر وہ نیک چلن ہے تو اسکی نیکیوں میں اضافہ فرما اگر گناہگار ہے تو اس کی مغفرت فرما اس سے درگزر کر اور اس کو تیری رحمت اور خوشنودی سے ملا دے، اسے قبر کی مشکلات اور عذاب سے بچائے رکھ اس کی قبر کو وسیع کر دے اور زمین کو اس کے پہلو سے دور رکھ اور اپنی رحمت کے ذریعے اس کو تیرے عذاب سے چھٹکارا عطا کر یہاں تک کہ اے سب سے زیادہ رحم والے تو اسے اپنی جنت کی طرف لے جائے۔ اے اللہ! ہمارے زندوں، مُردوں، حاضرین، غائبین، چھوٹوں، بڑوں، آزاد لوگوں، غلاموں، مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے تو اسے ایمان کی موت دے۔

وَيَزِيْدُ لِلطِّفْلِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِّاَبَوَيْهِ وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّشَفِيْعًا وَّثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِيْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰى قُلُوْبِهِمَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ۔

بچے کیلئے یوں اضافہ کرے۔ "پروردگار! اس کو اسکے والدین کیلئے آگے پہنچنے والا اجر، پیشرو، ذخیرہ، نصیحت، عبرت اور باعث شفاعت بنادے اور اسکی بدولت انکے اعمال کے پلڑوں کو بھاری کردے اور انکے دلوں کو صبر عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ رکھ، اسکے بعد ہمیں امتحان میں مبتلا نہ کر ہمیں اور اس کو بخش دے"۔

وَتَجُوْزُ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ بِالْجَمَاعَةِ وَمُنْفَرِدًا وَلَوْ لَحِقَ الْمَسْبُوْقُ اِلٰى بَعْضِ تَكْبِيْرَاتِ الْاِمَامِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّتِمَّهَا وَلَوْ كَانَ بَعْدَ رَفْعِ الْجَنَازَةِ وَدَفْنِهَا وَمَعَ فَقْدِ الرِّجَالِ يَجُوْزُ اَنْ تُصَلِّيَهَا النِّسَاءُ وَيَجِبُ تَقْدِيْمُ الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّفْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَيِّتُ عَارِيًا فَيَجِبُ تَقْدِيْمُ دَفْنِهٖ وَتَاْخِيْرُ الصَّلٰوةِ عَلٰى قَبْرِهٖ۔

یہ نماز جماعت اور انفرادی طور دونوں صورتوں میں جائز ہے اگر بعد میں پہنچنے والا امام کی بعض تکبیرات کو پالے تو اسے چاہئے ان تکبیرات کو مکمل کرے اگرچہ جنازہ اٹھانے اور اسکی تدفین کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ مردوں کے نہ ہونے کی صورت میں عورتوں کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ نماز جنازہ کو تدفین پر مقدم رکھنا واجب ہے بشرطیکہ میت ننگا نہ ہو ورنہ تدفین کو نماز پر مقدم کرنا اور قبر پر ہی نماز واجب ہے۔

وَاِنْ لَّمْ يُصَلُّوْا وَدَفَنُوْهُ فَيَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلٰى قَبْرِهٖ مَعَ كَرَاهَةٍ وَبَعْدَ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الدُّعَاءُ خَيْرٌ مِّنَ الصَّلٰوةِ وَالْاَوْلٰى بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ الْاِمَامُ اَوْ مَنْ نَّصَبَهُ الْاِمَامُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَالْوَلِيُّ اِنْ كَانَ صَالِحًا لِّلْاِمَامَةِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُسْتَحِقًّا لَّهَا فَمَنْ اَذِنَ لَهُ وَالْاَقْرَبُ اَوْلٰى مِنَ الْقَرِيْبِ وَالْقَرِيْبُ اَوْلٰى مِنَ الْبَعِيْدِ وَفِي الْجَمِيْعِ يُلَاحَظُ الصَّلَاحُ

اگر کسی کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا گیا ہو تو دفن کے بعد اسکی قبر پر نماز پڑھنا ایک دن اور ایک رات تک جائز اور کراہت کیساتھ تین دن تک جائز ہے اس کے بعد اس کے لیے نماز سے بہتر دعا کرنا ہے۔ نماز جنازہ کیلئے زیادہ حقدار امام یا نائب امام ہے اگر دونوں موجود نہ ہوں تو میت کا سرپرست حقدار ہے بشرطیکہ امامت کا اہل ہو۔ اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو جس کو اجازت دی جائے۔ قریبی لوگوں میں سب سے زیادہ قریبی شخص حقدار ہے۔ دور کے رشتہ داروں کی نسبت قریبی لوگ حقدار ہیں۔ تمام صورتوں میں اہلیت کا لحاظ رکھا جائے۔

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ مُحَاذِيًا لِوَسْطِ الرَّجُلِ وَصَدْرِ الْمَرْاَةِ وَلَوِ اجْتَمَعَتِ الْجَنَائِزُ فَالْاَوْلٰى اَنْ تَكُوْنَ الْاَقْرَبُ اِلَى الْاِمَامِ الرَّجُلَ ثُمَّ الْمَرْاَةَ ثُمَّ الْخُنْثٰى بِحَيْثُ

امام کے لیے مناسب ہے کہ مرد مرد کی کمر اور مردہ عورت کے سینے کے سامنے کھڑے ہوجائیں۔ اگر کئی جنازے جمع ہوجائیں تو بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب مرد کی میت ہو پھر قبلہ کی طرف عورت کی میت رکھی جائے اس طرح عورت کا

صَدْرُهَا عَلٰى حَاذِيْ وَسْطِ الرَّجُلِ وَفِيْ جَنَائِزِهَا جَازَ تَعْدِيْدُ الصَّلٰوةِ وَجَازَ الْاِقْتِصَارُ عَلٰى صَلٰوةٍ وَّاحِدَةٍ عَلَى الْجَمِيْعِ وَلَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلَى الْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ وَ الزِّنْدِيْقِ وَ الْمُبَاحِيْ وَ عَلٰى مُرْتَكِبِ الْكَبَائِرِ مُسْتَحِلًّا لَّهَا وَ يَجُوْزُ عَلَى الْفَاسِقِ بِدُعَاءٍ يَلِيْقُ بِحَالِهٖ۔

سینہ مرد کی کمر کے برابر آجائے، کئی جنازے جمع ہونے پر کئی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور ایک ہی نماز پر اکتفا بھی جائز ہے کافر حربی، کافر زندیق اور کافر مباحی اور گناہان کبیرہ کو جائز سمجھ کر ارتکاب کرنیوالوں پر نماز جنازہ جائز نہیں، فاسق پر جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے تاہم اس کیلئے اس کے حال کے مناسب دعا کی جائے۔

کسی مسلمان کو کافر کہنا جائز نہیں

وَ الَّذِيْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ (۱) وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ اِنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَصَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ مُسْتَطِيْعًا فَلَا يَجُوْزُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّكَفِّرَهٗ بِسَبَبِ شَيْءٍ يَّعْتَقِدُهٗ وَلَا يَعْلَمُ حَقِيْقَةَ الْاَمْرِ وَ يَزْعُمُ اَنَّ مَنْ لَّا يَعْتَقِدُ فَهُوَ كَافِرٌ هٰذِهٖ عَقِيْدَةُ الْجُهَّالِ۔

جو اللہ اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ اللہ کے ولی ہیں، وہ نماز پڑھتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو بشرطیکہ صاحب مال ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور استطاعت پر بیت اللہ کا حج کرتا ہو تو کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کو ایسی چیز کی وجہ سے کفر کی طرف نسبت دے جس پر وہ عقیدہ رکھتا ہو اور وہ حقیقت امر سے بے خبر ہو اور وہ یہ گمان کرتا ہو کہ جس نے بھی یہ عقیدہ نہ رکھا وہ کافر ہے یہ جاہلوں کا عقیدہ ہے۔

وَيُسْتَحَبُّ الصَّلٰوةُ عَلَى الطِّفْلِ الْمُسْتَهِلِّ وَلَا اسْتِحْبَابَ لِمَا دُوْنَ لِلْجَنِيْنِ۔

نوزائیدہ بچے پر نماز پڑھنا سنت ہے اس سے کم درجے کے بچوں اور رحم مادر سے ہی مردہ پیدا ہونیوالے بچے کیلئے نہیں۔

---

(۱): مندرجہ ذیل نسخوں میں اشھد ان علیا ولی اللہ کی عبارت موجود ہے۔

۱۔ قلمی نسخہ مملوکہ بابو فاکر کریس میں ۲۰۶ ۲۔ قلمی نسخہ مملوکہ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو
۳۔ قلمی نسخہ مملوکہ مدرسہ شاہ ہمدان ۴۔ قلمی نسخہ مملوکہ سید محمد کاظمی سکہ میں ۴۶
۵۔ قلمی نسخہ مملوکہ سید علی خورے ۶۔ قلمی نسخہ مملوکہ حسن علی لائبریری کراچی
۷۔ قلمی نسخہ مملوکہ علی محمد ہادی شگری ۸۔ قلمی نسخہ مملوکہ سید مہدی شاہ بلدی میں ۱۶
۹۔ قلمی نسخہ مملوکہ سید علی الموسوی راولپنڈی ۱۰۔ فقہ احمدیہ مترجم علامہ محمد بشیر طبع اول ص ۱۲۶

شہید کون ہے؟

وَالشَّهِيْدُ مَنْ قَتَلَهُ الْكَافِرُوْنَ فِي الْمَعْرَكَةِ وَ غَيْرِهَا اَوْ قَتَلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ ظُلْمًا اِذَا لَمْ يَشْرَبْ وَ لَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ وَّقْتِ صَلٰوةٍ اِلٰى اٰخَرَ لَا حَاجَةَ اِلَى الْغُسْلِ وَيَكْفِيْ لِكَفَنِهٖ ثَوْبُهُ الْمُلَطَّخُ فَلَا يُنْزَعُ عَنْهُ اِلَّا الْفَرْوُ وَ الْخُفُّ وَ السِّلَاحُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَ يُدْفَنُ مَنْ حَضَرَ وَ قَدَرَ عَلَى الصَّلٰوةِ وَ التَّدْفِيْنِ وَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى الصَّلٰوةِ فَالتَّدْفِيْنُ يَكْفِيْهِ وَاِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرِ التَّدْفِيْنُ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

شہید وہ ہے جس کو کافروں نے جنگ وغیرہ میں مار ڈالا ہو یا مسلمانوں میں سے کسی نے ظلم کی حالت میں قتل کر ڈالا ہو جبکہ اس نے کچھ نہ پیا ہو اور نہ کھایا ہو۔ ایک نماز کے وقت سے دوسرے وقت تک زندہ نہ رہے تو اسکو غسل کی ضرورت نہیں اور اس کے کفن کیلئے اس کا خون آلود کپڑا کافی ہے اس سے نہ اتارا جائے، سوائے پوستین، موزے اور اسلحوں کے۔ پس جو بھی حاضر ہو، جنازہ اور تدفین کی قدرت رکھے اس پر نماز پڑھے اور دفن کرے۔ اگر نماز کی قدرت نہ ہو تو صرف دفن کافی ہے اگر تدفین بھی میسر نہ آئے تو اللہ اسکا درجہ بلند فرمائیگا وہ سب سے زیادہ رحم والا ہے۔

باغی اور رہزنوں پر نماز جائز نہیں

وَمَنْ قُتِلَ مِنَ الْبُغَاةِ وَ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ لَا يَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَيَجِبُ تَدْفِيْنُ جَمِيْعِهِمْ لِدَفْعِ الْاَذٰى عَنِ النَّاسِ۔

باغیوں اور رہزنوں میں سے جسے قتل کیا جائے اس پر نماز جنازہ جائز نہیں مگر ان سب کو دفن کرنا لوگوں کو اذیت سے بچانے کے لئے واجب ہے۔

قبر کے احکامات

وَيُسْتَحَبُّ تَوْسِيْعُ الْقَبْرِ وَ تَعْمِيْقُهٗ بِقَدْرِ قَامَةٍ وَسِيْطَةٍ وَّمَعَ صَلَابَةِ الْاَرْضِ كَفٰى اَقَلُّ مِنْهَا وَيَجُوْزُ الشَّقُّ وَاللَّحْدُ وَالشَّقُّ اَوْلٰى فِيْ مَوْضِعٍ وَ اللَّحْدُ اَوْلٰى فِيْ مَوْضِعٍ لِصَلَابَةِ الْاَرْضِ وَ رِخَاوَتِهَا اَوْ لِمَصْلَحَةٍ اُخْرٰى فَيَنْبَغِيْ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ بِحَيْثُ رَأْسُهٗ عِنْدَ رِجْلِ الْقَبْرِ وَيُدْخِلُهٗ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ بِرِفْقٍ۔

قبر کو وسیع بنانا اور درمیانی قد کے اندازے پر اونچا کھودنا سنت ہے اور اگر زمین سخت ہو تو اس سے کم بھی کافی ہے۔ قبر زمین کو سیدھا کھود کر بنانا اور لحد بنانا دونوں جائز ہیں تاہم زمین سخت ہونے، نرم ہونے یا کسی اور مصلحت کیلئے بعض موقع پر زمین کو سیدھا کھودنا اور بعض موقع پر لحد بنانا بہتر ہے پس مناسب ہے کہ جنازے کو قبر کے دھانے اس طرح سے رکھیں کہ اسکا سر قبر میں پیر رکھنے کی جگہ ہو اور سر کی طرف سے نہایت ہی نرمی کیساتھ قبر میں داخل کریں۔

مردے کو قبر میں اتارنے کا مرحلہ

وَالَّذِیْ یُدْخِلُهُ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلًا اِلَّا مَا الْوَلِیُّ اَوْ مَنْ اَذِنَ لَهُ الْوَلِیُّ وَلِلنِّسَاءِ الْمَحَارِمُ اِنْ کَانُوْا وَاِنْ لَّمْ یَکُوْنُوْا فَرَجُلٌ صَالِحٌ وَلَا یَجُوْزُ لِلْفَسَقَةِ اَنْ یُّدْخِلُوْا النِّسَاءَ فِی الْقُبُوْرِ فَالْمَیِّتُ اِذَا اُدْخِلَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّوْضَعَ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَیُسْنَدَ وَجْهُهٗ اِلٰی جِدَارِهٖ وَقَفَاهُ اِلٰی لِبْنَةٍ اَوْ حَجَرٍ فَبَعْدَ حَلِّ الْعُقَدِ مِنَ الْکَفَنِ وَاِسْنَادِ وَجْهِهٖ اِلٰی جِدَارِ الْقَبْرِ مُتَوَجِّهًا الْقِبْلَةَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّسَدَّ بِاللَّبِنِ اَوِ الْحَجَرِ اَوْ مَا یَقُوْمُ مَقَامَهُمَا وَاَنْ یُّطَیَّنَ بِحَیْثُ لَا یَبْقٰی مَنْفَذٌ فَیَحْثِیْ مِنْ دَنَا ثُمَّ دَنَا ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ مِنَ التُّرَابِ عَلَیْهِ وَیَرْفَعُ مِنَ الْاَرْضِ بِقَدْرِ شِبْرٍ وَیَجُوْزُ لِلْقَبْرِ التَّسْطِیْحُ وَالتَّسْنِیْمُ وَالتَّسْطِیْحُ اَوْلٰی وَلَا یُدْفَنُ مَیِّتَانِ فِیْ قَبْرٍ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ وَاِنْ وَقَعَ فَیُقَدَّمُ اَفْضَلُهُمَا وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّحْتَرَمَ الْقَبْرُ کَاحْتِرَامِ صَاحِبِهٖ اِذَا کَانَ حَیًّا۔

مردے کو قبر میں داخل کرنے والے کا مرد ہونا مناسب ہے چاہے وہ سرپرست ہو یا وہ جسے ولی نے اجازت دی ہو اور مردہ عورت کیلئے اس کے محرم مرد یہ کام سرانجام دے گا اگر وہ موجود نہ ہو تو کوئی نیکوکار شخص یہ کام کرے اور گنہگار لوگوں کیلئے جائز نہیں کہ عورتوں کو قبر میں اتاریں۔ مردے کو جب اتار دیا جائے تو اسے دائیں کروٹ، قبلہ رو رکھا جائے، چہرہ دیوار سے ٹیک دے اور اسے کسی اینٹ یا پتھر کا سہارا دیں۔ کفن سے گرہ کھولنے اور منہ کو قبلہ کی طرف دیوار سے ٹیکنے کے بعد قبر کو اینٹوں، پتھروں یا ان جیسی دوسری چیزوں سے بند کر دیا جائے اور اتنا گارا ڈالا جائے کہ کوئی سوراخ باقی نہ رہے اور مردے کا قریبی شخص پھر دوسرا قریبی شخص مٹھی بھر کر تین دفعہ قبر پر مٹی ڈالے اور قبر کو زمین سے ایک بالشت تک اٹھائیں۔ قبر کی سطح کو برابر کرنا اور کوہان نما بنانا دونوں جائز ہیں تاہم ہموار بنانا بہتر طریقہ ہے۔ مجبوری کے بغیر ایک قبر میں دو مردوں کو دفن نہ کیا جائے اگر ضرورت پیش آئے تو ان میں سے بہتر شخص کو آگے رکھا جائے۔ قبر کا احترام اسی طرح کیا جائے جس طرح اسکی زندگی میں کیا جاتا تھا۔

تعزیت کا حکم

وَالتَّعْزِیَةُ مُسْتَحَبَّةٌ اِلٰی ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ وَیُحْرَمُ النَّدْبُ اِنْ کَانَ کَذِبًا وَهُوَ اَنْ یَّعُدَّ وَا شْمَائِلَهٗ وَالنِّیَاحَةُ وَالْجَزْعُ وَضَرْبُ الصَّدْرِ وَالرَّاْسِ وَشَقُّ الثَّوْبِ وَحَلْقُ الشَّعْرِ وَتَقْصِیْرُهٗ وَسَائِرُ سُنَنِ الْجَاهِلِیَّةِ اِلَّا الْبُکَاءَ فَاِنَّهٗ مِنْ رِقَّةِ الْقَلْبِ وَالرَّحْمَةِ وَالْحُزْنِ الْغَالِبِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ۔

تین دن تک سوگ سنت ہے(۱) اگر جھوٹ پر مشتمل ہو تو ندب حرام ہے۔ ندب یہ ہے کہ اسکے خصلتیں گنی جائیں، نوحہ پڑھنا، جزع وفزع کرنا، سینہ اور سر پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، داڑھی مونڈنا اور اسے چھوٹا کرنا اور دیگر جاہلیت کی رسوم سب حرام ہیں ماسوائے گریہ کے کیونکہ رونا نرم دلی، رحمدلی اور غم کے غلبہ سے ہے اور "اللہ ہر غم زدہ دل کو چاہتا ہے"۔

(۱) تعزیت کے یہ احکام عام مردوں سے متعلق ہے شہدائے اسلام خصوصاً شہدائے کربلا سے نہیں۔

وَ يَسْتَحِبُّ لِلْاَ قَارِبِ وَ الْجِيْرَانِ تَهْيِئَةُ اِطْعَامِ الطَّعَامِ لِاَصْحَابِ التَّعْزِيَةِ وَ اَنْ يُطْعِمُوْهُمْ وَيُلِحُّوْا عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَاْكُلُوْا وَيَشْرَبُوْا۔

وَيُكْرَهُ النِّدَاءُ لِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ۔

عزیز و اقارب و پڑوسیوں کے لیے مستحب ہے کہ سوگ میں بیٹھے افراد کے لیے کھانا کھلانے کا انتظام کرے انہیں کھانا کھلائے اور کھانے پینے کیلئے اصرار کرے۔

نماز جنازہ کے لیے اذان دینا مکروہ ہے۔

مستحب امور

وَ يَسْتَحِبُّ اِطْعَامُ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَالْيَتَامٰى وَالْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَ الْمُسْتَحِقِّيْنَ لِلْمُؤْسِرِيْنَ ثَوَابُهٗ فِيْ اَيِّ وَقْتٍ اِتَّفَقَ اِمَّا فِي اللَّيْلَةِ الْاُوْلٰى اَوْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةٍ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَنَةٍ اَوْ سَنَتَيْنِ وَ كَذَالِكَ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ وَ الصَّلٰوةُ وَ الدُّعَاءُ وَ عِمَارَةُ الْمَسَاجِدِ وَالْمَدَارِسِ وَالْخَوَانِقِ وَالْقَنَاطِرِ وَ الْحِيَاضِ وَوَقْفُ الْمَزَارِعِ وَ الدَّكَاكِيْنِ وَسَائِرِ الْخَيْرَاتِ اِذَا كَانَتِ النِّيَّةُ اِيْصَالَ ثَوَابِهَا اِلٰى رُوْحِهٖ اَوْصَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ لَّمْ يَكُنْ رِيَاءً لِلنَّاسِ وَلَا يَلْزَمُ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْعِمَارَاتُ اَوِ الصَّدَقَاتُ عِنْدَ قَبْرِهٖ بَلْ يَصِلُ ثَوَابُهَا اِلَيْهِ بَعِيْدًا كَانَ اَوْ قَرِيْبًا۔

مالداروں کے لیے جب بھی اتفاق ہو جائے میت کے ایصال ثواب کے لیے فقیروں، مسکینوں، یتیموں، علماء نیکوکاروں اور حقداروں کو کھانا کھلانا مستحب ہے، چاہے پہلی رات کو یا تین دن بعد یا سات دن بعد یا چالیسویں کو یا سال ہونے پر یا دو سال ہونے پر اسی طرح قرآن کی تلاوت کرنا نماز پڑھنا دعا کرنا، مساجد، مدارس، خانقاہیں، پل، تالاب تعمیر کرنا، کھیتوں اور دکانیں وقف کرنا اور دیگر خیرات کرنا سنت ہے۔ اگر ان تمام نیک کاموں کا مقصد اس میت کی روح کو ایصال ثواب کی نیت سے ہو تو اللہ تعالیٰ ان کاموں کا ثواب اس میت کی روح تک پہنچائے گا بشرطیکہ لوگوں کو دکھاوے کے لیے نہ ہو۔ ضروری نہیں کہ یہ عمارات، اور صدقات اس قبر کے قریب ہو بلکہ اسکا ثواب اس کی روح تک پہنچ جائے گا چاہے دور ہو یا قریب۔

نماز چھوڑنے والے کا حکم

اَمَّا تَارِكُ الصَّلٰوةِ فَهُوَ عَلٰى نَوْعَيْنِ عَاقِلٌ وَغَيْرُ عَاقِلٍ فَالْعَاقِلُ اِذَا تَرَكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ مُتَعَمِّدًا بِلَا عُذْرٍ وَجَبَ عَلَى الْاِمَامِ وَسَائِرِ حُكَّامِ الْاِسْلَامِ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ اِنْ لَّمْ يَتُبْ وَاِنْ تَابَ لَا يَجُوْزُ قَتْلُهٗ وَبَعْدَ التَّوْبَةِ اِنْ عَادَ اِلٰى تَرْكِ الصَّلٰوةِ فَيُقْتَلُ وَلَا يَسْمَعُوْا عُذْرَهٗ۔

نماز چھوڑنے والے کی دو قسمیں ہیں۔ عقلمند، غیر عقلمند۔ عاقل شخص جب کسی عذر کے بغیر جان بوجھ کر مسلسل پانچ نمازیں چھوڑ دے تو امام اور اسلامی حکام پر لازم ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اگر وہ توبہ نہ کرے۔ اگر وہ توبہ کرے تو قتل کرنا جائز نہیں۔ توبہ کے بعد اگر وہ دوبارہ ترک نماز کی جانب لوٹ آئے تو اس کو قتل کر دیا جائے اس کے عذر کو نہ سنا جائے۔

وَ غَيْرُ الْعَاقِلِ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَنْ لَّا يُفِيْقُ فِيْ وَقْتٍ مَّا وَمَنْ يُّفِيْقُ فِيْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ وَيَذْهَلُ فِي الْبَعْضِ وَكِلَاهُمَا لَا يُكَلَّفَانِ بِالصَّلٰوةِ وَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ وَسَالِبُ الْعَقْلِ اِمَّا شِدَّةٌ دِمَاغِيَّةٌ مِنْ غَلَبَةِ السَّوْدَاءِ اَوْ نُوْرٌ يُّشْرِقُ مِنْ سُبُحَاتِ جَمَالِ الْمَوْلٰى فَالْاَوَّلُ يُنْتِجُ الْجُنُوْنَ وَالثَّانِي الْجَذْبَةَ الَّتِيْ اَخْبَرَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِهٖ جَذْبَةٌ مِّنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ وَمِنْ هٰذِهِ الْجَذْبَةِ يَتَبَيَّنُ سُكْرٌ وَسُكْرٌ اَنَّهُ مَامُوْرٌ بِتَرْكِ الصَّلٰوةِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ فَاِلٰى لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتَجَرَّئَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ اِلَّا الْاِمَامَ وَخُلَفَائَهُ الَّذِيْنَ يُحِيْطُ عِلْمُهُمْ بِالشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ لِاَنَّهُمْ يَمِيْزُوْنَ بِالْكَشْفِ وَالشُّهُوْدِ بَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ تَهَاوُنًا وَّمَنْ تَرَكَهَا وَهُوَ مُطِيْعٌ۔

غیر عاقل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ شخص جس کو کسی بھی وقت افاقہ نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص جسے کبھی افاقہ ہوجاتا ہے اور کبھی عقل زائل رہتی ہے یہ دونوں افراد نماز اور دیگر عبادات کے مکلف نہیں ہیں۔ عقل سلب یا تو سوداء کی بیماری کی شدت میں دماغی دباؤ کے باعث ہوتی ہے یا اس نور کی وجہ سے ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے جمال کا عکس ہے۔ اول الذکر کا نتیجہ انسان کی دیوانہ پنی ہے اور دوسرے سبب سے وہ جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدیث میں ارشاد فرمایا کہ "یہ اللہ کی یاد میں آنے والے جذبات میں ایک جذبہ ہے جو جن وانس کی عبادت کا ہم پلہ ہے اور اس جذبہ کے باعث ایک نشہ پیدا ہوتا ہے اور اس نشہ میں مبتلا شخص نماز چھوڑنے پر مامور ہے" اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں "جب تم حالت نشہ میں ہو تو نماز کے قریب نہ ہو جب تک تم یہ جانو کہ تم کیا کہہ رہے ہو" اسی وجہ سے ہر کسی کے لئے جائز نہیں کہ ایسے لوگوں کو نیکی کا حکم اور بدی سے روکے سوائے امام اور اس کے ان خلفاء کے جو شریعت، طریقت اور حقیقت کے علوم پر عبور رکھتے ہیں کیونکہ وہ کشف وشہود کے ذریعے جانتے ہیں کہ نماز چھوڑنے والا گنہگار ہے یا نماز چھوڑ کر بھی اطاعت گزار ہے۔

﴿۳﴾ بَابُ الزَّكٰوةِ — زکوٰۃ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔(۱) وَهِيَ عَلٰى نَوْعَيْنِ وَاجِبَةٌ وَّمُسْتَحَبَّةٌ وَالْوَاجِبَةُ تَكُوْنُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ وَ النَّبَاتَاتِ وَ الْمَعْدَنِيَّاتِ فَمِنَ الْحَيَوَانِ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي الْاَنْعَامِ الثَّلَاثِ وَهِيَ الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ وَمِنَ النَّبَاتَاتِ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَمِنَ الْمَعْدَنِيَّاتِ لَا تَكُوْنُ اِلَّا فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "(ایمان والو) تم زکوٰۃ دیا کرو" زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں (۱) واجبی زکوٰۃ۔ (۲) مستحب زکوٰۃ۔ واجبی زکوٰۃ حیوانات، نباتات اور معدنیات پر ہے۔ حیوانوں میں سے صرف تین قسم کے جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ یہ ہیں اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری۔ نباتات میں ان چیزوں کے علاوہ کسی اور پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ گندم، جو، کھجور، کشمش، معدنیات میں سے سونا اور چاندی کے علاوہ کسی اور چیز پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

زکوٰۃ دینے والے کیلئے شرائط

وَفِيْ كُلِّ مَا وَجَبَتْ فِيْهِ الزَّكٰوةُ لَمْ تَجِبْ اِلَّا بِشَرَائِطَ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ وَلِكُلِّ مَنْ وَجَبَتْ لَهُ لَمْ تَجِبْ اِلَّا بِشَرَائِطَ وَاَمَّا مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فَهُوَ كُلُّ بَالِغٍ عَاقِلٍ حُرٍّ مُسْلِمٍ مُتَمَكِّنٍ فِيْ تَصَرُّفِ اَمْوَالِهِ لِاَنَّ اللّٰهَ خَاطَبَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ

زکوٰۃ واجب ہونے والی ہر چیز پر چند شرائط کے بغیر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے اور ہر وہ شخص جس کیلئے زکوٰۃ ہے چند شرائط کے بغیر واجب نہیں ہوجاتی۔ جس پر زکوٰۃ واجب ہو اس کا بالغ، عقلمند، آزاد، مسلمان اور اپنے مال کے تصرف میں بااختیار ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا اور فرمایا "اے مومنو! رکوع کرو، سجدے کرو اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اللہ کی راہ میں ایسا جہاد کرو کہ حق ادا ہو۔ اس نے تمہیں چنا ہے اور وہ تمہیں دین کے معاملے میں کسی تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتا

(۱) پ۱: البقرۃ: آیت: ۸۳۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۝(۱)

تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر ہو انہوں نے تمہیں پہلے ہی مسلمان نام رکھا اور اس وقت بھی تاکہ اللہ کے رسول ﷺ تم پر گواہ رہیں اور تم سب لوگوں پر گواہ رہیں۔ پس تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو تھام لو وہی تمہارا مولا ہے۔ کیا ہی شان والا مولیٰ ہے اور کیا ہی بہتر مددگار ہے۔

فَمِنْ ذَالِكَ الْخِطَابِ يَلْزَمُ الْاِيْمَانُ وَالْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ اَمَّا الْاِيْمَانُ فَلِصَرِيْحِ الْخِطَابِ وَ اَمَّا الْبُلُوْغُ وَ الْعَقْلُ فَلِاَنَّ الْاَمْرَ تَكْلِيْفٌ وَ التَّكْلِيْفُ لَا يَتَعَلَّقُ اِلَّا بِالْبَالِغِ الْعَاقِلِ وَاَمَّا الْحُرِّيَّةُ فَلِاَنَّ الزَّكٰوةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَلٰى ذِيْ مَالٍ وَ الرَّقِيْقُ مَالٌ لَا ذُوْ مَالٍ لِاَنَّ الْعَبْدَ وَمَا فِيْ يَدِهٖ لِمَوْلَاهُ وَاَمَّا الْمُتَمَكِّنُ فِيْ تَصَرُّفِ اَمْوَالِهٖ فَلِاَنَّ اللّٰهَ لَا يُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَغَيْرُ الْمُتَمَكِّنِ لَا يَقْدِرُ عَلٰى اِيْتَاءِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْ تَصَرُّفِهٖ۔

اس خطاب (آیتوں) سے زکوٰۃ دینے والے کیلئے ایمان، بلوغت، عقل لازم ہونا واضح ہوا۔ ایمان کا لزوم خطاب میں صراحت سے ثابت ہے، تاہم بلوغت اور عقل اس لئے کہ حکم تکلیف ہے اور تکلیف کا تعلق صرف بالغ اور عاقل سے ہے۔ آزاد ہونا اسلئے ضروری ہے کہ زکوٰۃ صرف صاحب مال پر واجب ہوتی ہے اور غلام مال ہے، صاحب مال نہیں کیونکہ غلام اور اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اسکے مالک کا ہے مال میں تصرف پر قادر ہونا اسلئے لازم ہے کہ اللہ کسی کو بھی اسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور جو قدرت نہ رکھتا ہو وہ ایسی چیز نہیں دے سکتا جو اس کے تصرف میں نہ ہو۔

مستحقین زکوٰۃ

وَ اَمَّا مَنْ وَجَبَتْ لَهٗ فَالْاَصْنَافُ الثَّمَانِيَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝(۲)

جن کیلئے زکوٰۃ دینا واجب ہے وہ آٹھ اقسام ہیں جو اس فرمان الٰہی میں مذکور ہیں۔ بیشک صدقات فقراء، مساکین، صدقات کیلئے کام کرنیوالے، دلوں میں الفت پیدا کرنے کیلئے، غلام کو آزاد کرنے کیلئے، مقروضوں کا قرض اتارنے کیلئے اللہ کے راستے میں اور مسافروں کیلئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے واجب ہے اور اللہ بہت علم اور حکمت والا ہے۔

۱، ۲۔ فقراء اور مساکین

اَمَّا الْفُقَرَآءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَهُمَا الْمُفْلِسُوْنَ الَّذِيْنَ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ شَيْءٌ اَوْ يَكُوْنُ وَلَا يَفِيْ بِمُؤْنَتِهِمْ وَمُؤْنَةِ عِيَالِهِمْ مُدَّةَ سَنَةٍ۔

فقراء اور مساکین وہ لوگ ہیں جن کے پاس یا تو کوئی چیز موجود نہ ہو اور اگر ہیں بھی اپنے اور اہل وعیال کے سال کے خرچہ کیلئے کافی نہیں۔

(۱) پ۱۷، الحج: آیت ۷۷، ۷۸۔ (۲) سورۃ توبہ آیت ۶۰

۳۔عاملین

وَاَمَّا الْعَامِلُوْنَ فَهُمُ السَّاعُوْنَ فِيْ جَمْعِ الصَّدَقَاتِ وَحِفْظِهَا۔

عاملین وہ لوگ ہیں جو صدقات جمع کرنے اور ان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

۴۔دلوں کی تالیف والے

وَ اَمَّا الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوْبُهُمْ فَهُمُ الَّذِيْنَ يُرْعَايَتِهِمْ يَنْتَفِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَيُقْوَى الْاِسْلَامُ وَبِتَرْكِ الرِّعَايَةِ الْعَكْسُ فَكُلُّ مَنْ كَانَ كَذَالِكَ فَهُوَ مِنْهُمْ كَافِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَهُ۔

دلوں کی تالیف والے وہ ہیں جن کو رعایت دینے سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہو اور اسلام کو تقویت ملتی ہو۔ اگر مدد ترک کردی جائے تو برعکس نتیجہ نکلتا ہو، پس ہر ایسا شخص انہی اصحاب تالیف میں شمار ہوگا، چاہے کافر ہو یا کوئی اور ہو۔

۵۔غلام آزاد کرانا

وَاَمَّا فِي الرِّقَابِ فَكُلُّ مَنْ يَّشْتَرِيْ نَفْسَهُ اَوْ وَلَدَهُ اَوْ زَوْجَتَهُ اَوْ مَنْ بِالْمَشَقَّةِ اِبْتُلِيَ مِنْ مَّوْلَاهُ وَالثَّمَنُ فِيْ ذِمَّتِهِ۔

فی الرقاب سے مراد وہ غلام ہے جو اپنے آپ کو، اپنی اولاد کو یا اپنی بیوی کو خریدے۔ یا وہ شخص جو مالک کی جانب سے مشقت میں مبتلا ہو اور اسکی قیمت اسکے اپنے ذمے ہو۔

۶۔قرضدار

وَاَمَّا الْغَارِمُوْنَ فَكُلُّ ذِيْ قَرْضٍ لَّا يَقْدِرُ عَلٰى اَدَائِهِ لِقِلَّةِ الْمَالِ وَ كَثْرَةِ الْعِيَالِ وَ تَتَاَدَّى الزَّكٰوةُ اِنْ كَانَ لِلْمُتَصَدِّقِ عَلَيْهِ دَيْنٌ بِمِقْدَارِ ذِمَّتِهِ۔

غارموں سے ہر وہ مقروض مراد ہے جو مال کی قلت اور اہل وعیال کی کثرت کے باعث واپسی سے قاصر ہو۔ اگر زکوٰۃ دینے والے کا قرضہ ایسے مقروض کے ذمے واجب ہو تو اس کا ذمہ بری کرنے سے اسکی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

۷۔فی سبیل اللہ

وَاَمَّا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَنْ جَاهَدَ جِهَادًا كَبِيْرًا اَوْ صَغِيْرًا اَوْ بَنٰى مَسْجِدًا فِيْ قَرْيَةٍ لَّا مَسْجِدَ فِيْهَا اَوْ حَوْضًا اَوْ رَبَاطًا فِي الْقِيْعَانِ اَوِ الْبُلْدَانِ وَ يَحْتَاجُ النَّاسُ اِلَيْهَا ضَرُوْرَةً۔

فی سبیل اللہ سے مراد وہ شخص ہے جو جہاد اکبر یا جہاد اصغر کی صورت میں جہاد کرتا ہو یا ایسی بستی میں مسجد بنائے جہاں مسجد نہ ہو یا تالاب بنائے یا بیابانوں اور شہروں میں جہاں لوگوں کو ضرورت ہو، مسافر خانہ بنائے۔

۸۔مسافر

وَاَمَّا ابْنُ السَّبِيْلِ فَكُلُّ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فِيْ سَفَرِهٖ وَلَوْ كَانَ غَنِيًّا فِيْ حَضَرِهٖ وَالضَّيْفُ اَيْضًا مِنْهُمْ۔

مسافر وہ شخص ہے جو سفر میں تنگدست ہو: اگرچہ وہ اپنے گھر میں مالدار ہی کیوں نہ ہو مہمان بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

مستحقین صدقہ کی شرط

وَهٰؤُلَاءِ الْمُسْتَحِقِّيْنَ لِلصَّدَقَةِ يُشْتَرَطُ اَنْ لَّا يَكُوْنُوْا مِنَ الْاَشْرَارِ وَلَوْ كَانُوْا مِنَ الْاَخْيَارِ فَطُوْبٰى لِلْمُتَصَدِّقِ الْمُوَفَّقِ لِذٰلِكَ الْخَبِيْرِ الْخَطِيْرِ۔

صدقہ کے ان تمام مستحقین کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ شریر لوگوں میں سے نہ ہو اور اگر یہ مستحقین اچھے لوگوں میں سے ہوں تو اس عظیم نیکی کی توفیق ہونیوالے زکوٰۃ دہندہ کیلئے خوشخبری ہے۔

ادائیگی کا طریقہ

وَ لَوْ كَانَ يُوْجَدُ اِمَامٌ يُشْتَرَطُ بِشَرَائِطِ الْاِمَامَةِ فَالْاَحَقُّ اَنْ تُجْمَعَ الصَّدَقَةُ فِيْ حَضْرَتِهٖ لِيُوْصِلَهَا اِلٰى مَنِ اسْتَحَقَّ يَقِيْنًا لِاَنَّهٗ يَعْرِفُهُمْ وَ اِنْ لَّمْ يُوْجَدْ يَجُوْزُ لِلْمُتَصَدِّقِ اَنْ يُّؤَدِّيَهَا مَنْ يَّجِدُهٗ مِنَ الْمُسْتَحِقِّيْنَ

اگر کوئی ایسا امام پایا جائے جس میں شرائط امامت موجود ہوں تو یہ صدقات اس امام کے حضور جمع کرائے تاکہ وہ یقینی طور پر اصل مستحقین تک پہنچائیں کیونکہ ایسا وہ مستحقین کی صحیح پہچان رکھتے ہیں۔ اگر ایسا موجود نہ ہو تو زکوٰۃ دینے والے کیلئے جائز ہے کہ مستحقین میں سے جو بھی ملے اس کو دیدے۔

صدقہ تمام حقداروں میں تقسیم کرنا لازمی نہیں

وَلَا يَلْزَمُ اَنْ يُّقَسِّمَ الصَّدَقَةَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَصْنَافِ الْمَذْكُوْرِ قِيْلَ يَجُوْزُ اَنْ يُّؤَدِّيَهَا فَقِيْرًا وَاحِدًا وَلَا بَأْسَ بِاَنْ يَّسْتَغْنِيَ الْفَقِيْرُ بِصَدَقَتِهٖ لٰكِنْ لَّا يَجُوْزُ اَنْ يُّؤَدِّيَهٗ بَعْدَ الْغِنٰى وَلَوْ زَالَ غِنَاهُ يَجُوْزُ

مذکورہ تمام اقسام میں زکوٰۃ کی تقسیم لازمی نہیں بلکہ صرف ایک فقیر کو دینا جائز ہے۔ اگر وہ فقیر اس زکوٰۃ سے امیر ہوجائے تو حرج نہیں تاہم امیر ہونے کے بعد دینا جائز نہیں اگر اسکی تونگری ختم ہوجائے تو جائز ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ لِغَيْرِ السَّادَاتِ اَنْ يُّؤْتُوا السَّادَاتِ اَعْنِي الْهَاشِمِيِّيْنَ وَ الْمُطَّلِبِيِّيْنَ وَ مَوَالِيَهُمُ الصَّدَقَاتِ الْوَاجِبَةَ لِشَرَفِهِمْ وَهٰذَا بِوَسْخِ الْمَالِ

غیر سیدوں کیلئے سادات یعنی ہاشمی، بنی عبدالمطلب اور انکے رشتہ داروں کو ان کی نسبی بلندی کی وجہ سے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے اور یہ مال کا میل ہے۔

وَتَجِبُ النِّيَّةُ لِلزَّكٰوةِ كَمَا فِي الصَّلٰوةِ مَا وَقْتُ الْاِخْرَاجِ مِنْ مَّالِهٖ اَوْ وَقْتُ الْاِيْصَالِ اِلَى الْمُسْتَحِقِّ۔

زکوٰۃ میں نیت کرنا نماز کی طرح واجب ہے۔ اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتے وقت یا مستحقین تک پہنچاتے وقت نیت کرے۔

جانوروں پر زکوٰۃ

اَمَّا الْاَنْعَامُ فَلَا زَكٰوةَ فِيْهَا اِلَّا بِاَرْبَعَةِ شَرَائِطَ اَلنِّصَابُ وَالْحَوْلُ وَالسَّوْمُ وَاَنْ لَّا يَكُوْنَ مِنَ الْعَوَامِلِ۔

چار شرائط پورے ہوں تو جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔(۱) نصاب کو پہنچنا۔(۲) سال گزرنا۔(۳) باہر چرنا۔(۴) کام والے جانوروں میں سے نہ ہونا۔

اونٹ پر زکوٰۃ

اَمَّا الْاِبِلُ فَفِيْهَا اثْنَا عَشَرَ نِصَابًا اَوَّلُ نِصَابِهَا اَنْ تَبْلُغَ اِلٰى خَمْسٍ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى تِسْعٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِلٰى عَشْرٍ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى تِسْعَ عَشْرَةَ۔ فَاِذَا بَلَغَتْ اِلٰى عِشْرِيْنَ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ اِلٰى اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا خَمْسُ شِيَاهٍ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ۔ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَّتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَةً وَّاِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَيَسْتَقِرُّ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ۔

اونٹ کی زکوٰۃ کیلئے بارہ نصاب ہیں۔
(۱) پہلا یہ ہے کہ تعداد پانچ ہو جائے تو نو تک ایک بکری،
(۲) جب دس ہو جائے چودہ ہونے تک دو بکریاں
(۳) جب پندرہ ہو جائے تو انیس تک تین بکریاں،
(۴) جب بیس ہو جائے تو چوبیس تک چار بکریاں،
(۵) جب پچیس ہو جائے تو پانچ بکریاں،
(۶) جب چھبیس ہو جائے تو پینتیس تک ایک سال کی اونٹنی،
(۷) جب چھتیس ہو جائے تو پینتالیس تک دو سال کی اونٹنی،
(۸) جب چھیالیس ہو جائے تو ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی،
(۹) جب اکسٹھ ہو جائے تو پچہتر تک چار سال کی اونٹنی،
(۱۰) جب چھہتر ہو جائے تو نوے تک دو سال کی دو اونٹنیاں،
(۱۱) جب اکیانوے ہو جائے تو ایک سو بیس تک تین سال کی دو اونٹنیاں
(۱۲) اور جب ایک سو اکیس ہو جائے تو دو سال کی تین اونٹیاں بطور زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

یہاں یہ نصاب ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد ہر چالیس پر دو سال عمر والی اونٹنی دیا کرے اور ہر پچاس پر تین سال کی اونٹنی کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

وَكَانَتْ بِنْتُ الْمَخَاضِ ذَاتَ سَنَةٍ وَّبِنْتُ اللَّبُوْنِ ذَاتَ سَنَتَيْنِ وَالْحِقَّةُ ذَاتَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ

بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی، بنت لبون دو سال کی اونٹنی، حقہ تین سال کی اونٹنی جبکہ جذعہ چار سالہ اونٹنی کو

وَالْجَذَعَةُ ذَاتُ اَرْبَعِ سِنِيْنَ وَالْجَذَعَةُ مِنَ الضَّانِ ذَاتُ سَنَةٍ وَالثَّنِيَّةُ مِنَ الْمَعْزِ ذَاتُ سَنَتَيْنِ۔ وَمَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَلَمْ يَجِدْهَا وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ يَجُوْزُ اَنْ يُّخْرِجَهَا مَعَ عَشْرِ يْنَ دِرْهَمًا وَلَوْ كَانَ بِالْعَكْسِ فَبِالْعَكْسِ اَخْرَجَهَا وَاَخَذَ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَالذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ اِلَّا الْمُخْرَجَ وَالْمُخْرَجَ عَنْهُ اَيْضًا۔

جذعہ کو کہا جاتا ہے۔ بھیڑ میں جذعہ ایک سالہ بچے کو جبکہ بکروں میں ثنیہ دو سال کے بچے کو کہا جاتا ہے۔ جس شخص پر دو سال کی اونٹنی کی زکوٰۃ واجب ہو اور وہ اسے نہ پا سکے جبکہ اسکے پاس ایک سال کی اونٹنی ہو تو بیس درہم کیساتھ اسکی زکوٰۃ جائز ہے اگر برعکس ہو تو حکم برعکس ہوگا یعنی بنت لبون کو نکالا جائے اور بیس درہم واپس لے لے۔ جن کو بطور زکوٰۃ نکالا جائے اور جن سے زکوٰۃ نکالی جائے دونوں میں جانور کا نر یا مادہ ہونا برابر ہے۔

گائے پر زکوٰۃ

وَاَمَّا الْبَقَرُ فَفِيْهَا بِصَابَانِ

وَلَا زَكٰوةَ فِيْهَا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا تَبِيْعٌ اَوْ تَبِيْعَةٌ اِلٰى تِسْعٍ وَثَلَاثِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا مُسِنَّةٌ وَالْاَوَّلُ ذُوْ سَنَةٍ وَالثَّانِيْ ذُوْ سَنَتَيْنِ وَلَا زِيَادَةَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْ سِتِّيْنَ تَبِيْعَانِ وَيَسْتَقِرُّ الْحِسَابُ فَفِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنٌّ وَيَتَغَيَّرُ فِيْ كُلِّ عَشْرٍ عَشْرٌ وَالْجَوَامِيْسُ كَالْبَقَرِ۔

گائے کی زکوٰۃ میں دو نصاب ہیں:

(۱) تعداد تیس ہونے تک گائے پر زکوٰۃ واجب نہیں تعداد تیس ہو جائے تو انتالیس تک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی۔

(۲) اور جب چالیس ہو جائے تو دو سالہ ایک بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ پہلا ایک سالہ اور دوسرا دو سالہ ہوتا ہے، تعداد ساٹھ ہونے تک اضافی زکوٰۃ نہیں۔ ساٹھ ہونے پر ایک سالہ بچھڑا واجب ہے اور پھر یہ حساب رک جاتا ہے۔ اب ہر تیس گائے پر ایک سالہ بچھڑا اور ہر چالیس پر ایک دو سالہ بچھڑا واجب ہوگا اور یہ نصاب ہر دس کی تعداد پر تبدیل ہوتا رہے گا بھینسوں کا حکم بھی گائے جیسا ہے۔

بھیڑ بکریوں پر زکوٰۃ

وَاَمَّا الْغَنَمُ فَلَا تَجِبُ فِيْهَا اِلَّا اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى مِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ فَاِنْ كَانَ الْمُخْرَجُ ضَاْنًا لَيْنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ جَذَعَةً وَاِنْ كَانَ مَعْزًا فَثَنِيَّةً فَلَا يَجُوْزُ اَنْ تُخْرَجَ الرُّبّٰى وَلَا الْمَرِيْضَةُ وَلَا الْهَرِمَةُ وَلَا ذَاتُ الْعَوَارِ وَلَا اَنْ تُعَدَّ اللَّاكُوْلَةُ وَفَحْلُ الطِّرَابِ

بھیڑ بکریوں کی تعداد چالیس ہونے تک زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱) چالیس ہو جائے تو تعداد ایک سو بیس ہونے تک ایک بکری واجب ہے۔ زکوٰۃ نکالا جانیوالا بھیڑ ہو تو جذعہ (ایک سالہ) اور بکرا ہو تو دو سال کا ہونا چاہیے۔ بطور زکوٰۃ نکالا جانیوالا جانور کانو زائیدہ، بیمار، عمر رسیدہ اور کانا ہونا جائز نہیں اور نہ ایسا جانور ہو جسے کھانے یا نسل کشی کیلئے رکھا ہو۔

وَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ وَاحِدَى وَعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ وَوَاحِدَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى اَرْبَعِ مِائَةٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعَ مِائَةٍ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ

(۲) جب تعداد ایک سو اکیس ہو جائے تو دو سو تک دو بکری (۳) جب یہ تعداد دو سو ایک ہو جائے تو چار سو تک تین بکریاں (۴) جب یہ تعداد چار سو کو پہنچ جائے تو چار بکریاں بطور زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

وَيَسْتَقِرُّ بَعْدَ ذَالِكَ عَلٰى اَنَّ فِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ بَالِغًا مَا بَلَغَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَعْلُوْفَةَ فِيْ بَعْضِ الْحَوْلِ لَيْسَتْ بِسَائِمَةٍ۔

اس کے بعد نصاب یوں برقرار رہے گا کہ ہر سو پر ایک بکری واجب ہوگی چاہے تعداد جتنی ہو جائے۔ واضح رہے کہ سال کا کچھ حصہ گھر میں پلنے والا جانور باہر چرنے والا جانور شمار نہیں ہوگا۔

جانور کی زکوٰۃ کی مختلف صورتیں

وَيَجُوْزُ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ الْاَنْعَامِ وَغَيْرِهَا مِنْ غَيْرِ جِنْسِ مَا وَجَبَتْ فِيْهِ بِالْقِيْمَةِ السُّوْقِيَّةِ لٰكِنَّ الْجِنْسَ اَفْضَلُ وَاِذَا كَانَتِ الْاَنْعَامُ مَرَاضًا فَلَا يُطَالَبُ بِالصَّحِيْحَةِ وَيَجُوْزُ الْاَدَاءُ مِنْ غَيْرِ غَنَمِ الْبَلَدِ وَلَوْ كَانَتْ اَدْوَنَ وَلَوْ كَانَ شَرِيْكَانِ خَلَطَا اَنْعَامَهُمَا فَكَمُلَ عَدَدُ النِّصَابِ فَلَا تَاثِيْرَ لَهُ فِي النِّصَابِ وَلَا تَجِبُ الزَّكٰوةُ وَلَوْ فَرَّقَ لِلْفِرَارِ مِنَ النِّصَابِ وَحِيْلَ لَمْ تَسْقُطِ الزَّكٰوةُ

جانوروں پر واجب زکوٰۃ کے بدلے اس جنس کے سوا دیگر چیزوں سے بازاری قیمت کی کوئی چیز بطور زکوٰۃ نکالنا بھی جائز ہے تاہم اسی جنس کا ہونا افضل ہے۔ اگر سارے جانور بیمار ہوں تو زکوٰۃ کیلئے تندرست جانور کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ کسی اور شہر کے جانوروں کو زکوٰۃ میں دینا جائز ہے چاہے وہ کمتر کیوں نہ ہو۔ اگر دو شراکت دار مویشوں کو باہم ملا دے اور تعداد نصاب مکمل ہو جائے تو اس کا نصاب پر اثر نہیں ہوگا اور زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اگر کوئی چالباز زکوٰۃ سے بھاگنے کیلئے مویشوں کو باہم جدا کرے تو زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی۔

نباتات پر زکوٰۃ

وَاَمَّا النَّبَاتُ مِنَ الْغَلَّاتِ فَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيْرُ وَمِنَ الثِّمَارِ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ رَطْبُهُمَا وَيَابِسُهُمَا فَلَا زَكٰوةَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهَا اِلَّا بَعْدَ النِّصَابِ وَهُوَ خَمْسَةُ اَوْسُقٍ وَهُوَ بِالْمَنِ الصَّغِيْرِ ثَمَانِ مِائَةِ مَنٍ وَبِالْمَنِ الْكَبِيْرِ الَّذِيْ وَزْنُهُ سِتُّ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتَّةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ مَنًّا وَثُلُثَا مَنٍ تَقْرِيْبًا۔

غلہ جات میں نباتاتی اشیاء میں گندم اور جَو۔ پھلوں میں کھجور اور کشمش، چاہے تر ہو یا خشک دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نصاب کے بعد ہی واجب ہوتی ہے یہ نصاب پانچ وسق کا ہوتا ہے، یہ تعداد من صغیر کے حساب سے آٹھ سو من ہے اور من کبیر جس کا وزن چھ سو درہم کے برابر ہے، کے حساب سے تین سو چھیالیس اور دو تہائی من ہے۔

نباتات پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟

وَتَتَعَلَّقُ الزَّكٰوةُ بِهَا وَقْتَ حُصُوْلِهَا قَبْلَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ بَعْدَ تَنْقِيَتِهِمَا مِنَ التِّبْنِ وَلِلتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَقْتَ الْاِحْمِرَارِ وَالْاِصْفِرَارِ يَعْنِيْ لَا تَأْثِيْرَ لِحَوْلَانِ الْحَوْلِ فِي النَّبَاتَاتِ فَاِنَّهَا اِنْ حَصَلَتْ بِمَاءِ السَّمَاءِ اَوِ الْيَنَابِيْعِ وَالْقَنَوَاتِ فَفِيْهَا الْعُشْرُ وَاِنْ حَصَلَتْ بِالنَّوَاضِحِ اَوِ الدَّوَالِيْ اَوِ الدَّوَالِيْبِ فَفِيْهَا نِصْفُ الْعُشْرِ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُخْرَجَ الْعُشْرُ مِنْهَا اِلَّا بَعْدَ مُؤْنَةِ اَسْبَابِهَا۔

ان چیزوں پر زکوٰۃ ان کے حصول کے وقت کیساتھ لازم ہوگی۔ چنانچہ گندم اور جَو پر انکے بھوسے سے الگ ہوتے ہی اور کھجور اور کشمش پر سرخ اور زرد رنگت کے وقت زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی نباتات میں سال گزرنے کی شرط نہیں۔ یہ اگر بارش یا چشموں یا نہری پانی سے حاصل ہوئی ہو تو دسواں حصہ اور اگر رہٹ' ڈھول یا حیوان کے ذریعے حاصل کردہ پانی سے ہوئی ہو تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہے۔ عشر اسکے اسباب کے اخراجات کے بعد ہی ادا کیا جائے۔(۱)

معدنیات پر زکوٰۃ

وَاَمَّا الْمَعْدِنِيَّاتُ فَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَلَا تَجِبُ الزَّكٰوةُ فِيْهِمَا اِلَّا بَعْدَ النِّصَابِ وَحَوْلَانِ الْحَوْلِ۔

معدنیات میں سونا اور چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ان دونوں پر زکوٰۃ نصاب کی تکمیل اور سال گزرنے کے بعد ہی واجب ہوجاتی ہے۔

ا۔ سونے پر زکوٰۃ

اَمَّا الذَّهَبُ فَنِصَابُهُ اَنْ يَّبْلُغَ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا فَاِذَا بَلَغَ اِلٰى هٰذَا الْقَدْرِ وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَجَبَ فِيْهِ رُبُعُ الْعُشْرِ وَهُوَ نِصْفُ دِيْنَارٍ وَفِيْمَا زَادَ عَلَيْهِ بَعْدَ النِّصَابِ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ يَجِبُ قِيْرَاطَانِ اَعْنِيْ رُبُعَ الْعُشْرِ وَلَا يَجِبُ شَيْءٌ فِيْمَا نَقَصَ عَنْ اَرْبَعَةٍ۔

سونے کا نصاب یہ ہے کہ یہ بیس دیناروں کو پہنچ جائے جب اس مقدار کو پہنچ جائے اور اسی پر سال گزر جائے تو ربع عشر زکوٰۃ واجب ہے اور یہ نصف دینار ہے اور جب مقدار اس نصاب سے زائد ہوجائے تو ہر چار دینار پر دو قیراط یعنی چالیسواں حصہ واجب ہے(۲) اور مقدار جب تک چار دینار سے کم ہو تو اس وقت تک کوئی زکوٰۃ واجب نہیں۔

---

(۱) فالمعنى ان مؤونة الاسباب داخلة في النصاب وخارجة عنه عند الاداء ويستقر العشر فيما بعد النصاب نصاب پہنچنے کے بعد اسباب ضروریہ کے اخراجات نکال کر باقی ماندہ سے زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔

(۲) ایک دینار میں بیس قیراط آتے ہیں۔ (سراج الاسلام)

چاندی پر زکوٰۃ

وَاَمَّا الْفِضَّةُ فَفِيْهَا اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا رُبُعُ الْعُشْرِ اَيْضًا وَهُوَ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَكَانَتْ عَشَرَ قُدَرَاهِمَ بِوَزْنِ سَبْعَةٍ مَثَاقِيْلَ وَمَا زَادَ عَلَيْهَا بَعْدَ النِّصَابِ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا يَجِبُ دِرْهَمٌ وَمَا نَقَصَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَا يَجِبُ فِيْهِ وَلَا زَكٰوةَ فِي الْحُلِيِّ وَلَوْ كَانَ ذَهَبًا اَوْ فِضَّةً وَاِعَارَتُهُ تَقُوْمُ مَقَامَ الزَّكٰوةِ اسْتِحْبَابًا۔

چاندی کا نصاب دوسو درہم تک پہنچتا ہے اور جب یہ دوسو درہم ہوجائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے یعنی پانچ درہم۔ دس درہم کا وزن سات مثقال کے برابر ہے نصاب کے بعد تعداد بڑھنے کی صورت میں ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر چالیس سے کم ہو تو واجب نہیں ہے۔ زیورات سونے کے ہوں یا چاندی کے کوئی زکوٰۃ نہیں اور زیور کسی کو عاریۃً دینا زکوٰۃ استحبابی کے قائم مقام ہوگا۔

وَلَا زَكٰوةَ اَيْضًا فِيْ سَائِرِ الْجَوَاهِرِ النَّفِيْسَةِ كَاللَّاٰلِئِ وَالْيَوَاقِيْتِ وَغَيْرِهَا وَالتَّحَلِّيَةُ بِالذَّهَبِ حَرَامٌ لِلرِّجَالِ اِلَّا الْغُزَاةَ اِنَّ التَّحَلِّيَةَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَسَائِرِ الْجَوَاهِرِ يَجُوْزُ لَهُمْ عَلَى الْاَكْسِيَةِ وَالْاَسْلِحَةِ كَلُبْسِ الْحَرِيْرِ۔

تمام قیمتی جواہرات مثلاً موتی، یاقوت وغیرہ پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ مردوں کیلئے ماسوائے جنگ کے سونے کے زیورات استعمال کرنا حرام ہے کیونکہ جنگجوؤں کیلئے سونا، چاندی اور دیگر جواہرات سے مزین کپڑوں اور اسلحوں کا استعمال ریشمی کپڑا پہننے کی طرح جائز ہے۔

مسنون زکوٰۃ

وَاَمَّا الْمُسْتَحَبَّةُ اَيْضًا مِنَ الْحَيَوَانِ وَالنَّبَاتِ وَالْمَعْدَنِ فَمِنَ الْحَيَوَانِ لَا يَكُوْنُ اِلَّا الْخَيْلَ يُشْتَرَطُ فِيْهَا الْحَوْلَانُ وَالسَّوْمُ وَاَنْ تَكُوْنَ اِنَاثًا فَيُخْرَجُ عَنْ عَشَرَةٍ فِيْهَا دِيْنَارَانِ وَمِنْ سَافِلِهَا دِيْنَارٌ وَمِنَ النَّبَاتِ كُلُّ مَا يَنْبُتُ مِنَ الْاَقْوَاتِ حَتَّى يُكَالَ اَوْ يُوْزَنَ وَلَيْسَ بِحِنْطَةٍ وَلَا شَعِيْرٍ وَلَا تَمْرٍ وَلَا زَبِيْبٍ فَاِذَا بَلَغَ مَبْلَغَ النِّصَابِ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ الْعُشْرُ اَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ اِنْ كَانَ بِشِقِّ الْاَنْفُسِ۔

حیوانات، نباتات اور معدنیات پر بھی زکوٰۃ سنت ہے۔ پس جانوروں میں گھوڑوں پر زکوٰۃ اس شرط پر مسنون ہے کہ سال گزرا ہو، باہر چرا ہوا اور مادہ ہو۔ پس اگر گھوڑا عمدہ نسل کا ہو تو دو دینار اور کم درجے کا ہو ایک دینار زکوٰۃ سنت ہے۔ نباتات میں ہر اس چیز پر زکوٰۃ آتی ہے جو اُگتی ہو اور کھانے کی چیز ہو، ناپنے کی یا وزن کیا جاتا ہو، گندم، جو، کھجور، کشمش نہ ہو۔ جب یہ نصاب کو پہنچے دسواں حصہ (عشر) دینا سنت ہے اور اگر جسمانی محنت و مشقت سے فصل حاصل ہوئی ہو تو نصف عشر یعنی بیسواں حصہ سنت ہے۔

خمس کا حکم

وَمِنَ الْمَعْدَنِيَّاتِ مَا كَانَ خَسِيْسًا كَالْمَغْرَةِ وَ الْقِيْرِ وَ النِّفْطِ وَ الزِّرْنِيْخِ وَ الْكِبْرِيْتِ وَ الشَّبِّ وَ الرَّصَاصِ وَ الْقَلْعِيِّ وَ الْحَدِيْدِ وَ النُّحَاسِ وَ الزِّيْبَقِ وَ مِثْلِهَا وَ فِيْ صَيْدِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ اِذَا بَلَغَ مَبْلَغَ النِّصَابِ بَعْدَ اِخْرَاجِ الْمُؤْنَاتِ يُسْتَحَبُّ فِيْهِ الْخُمُسُ عَلَى الْفَوْرِ

معدنیات میں سے جو چیزیں کم درجے کی ہیں مثلاً سرخ مٹی، کالی مٹی، تارکول، ہڑتال، گندگ، پھٹکری، سیسہ، قلعی، لوہا، تانبا، پارا اور ان جیسی دیگر چیزیں، اور اس کے علاوہ اسی طرح خشکی و سمندر کا شکار۔ یہ تمام چیزیں جب نصاب کو پہنچ جائے تو حصول کے اخراجات نکال کر فوری طور پر پانچواں حصہ نکالنا مستحب ہے۔

وَمَا كَانَ شَرِيْفًا كَالْيَوَاقِيْتِ وَ اَصْنَافِ اللُّعْلِ وَ الزُّمُرُّدِ وَ الْعَقِيْقِ وَ الْفِيْرُوْزَجِ وَ الْكَهْرُبَاءِ وَ الْجَوَاهِرِ الْبَحْرِيَّةِ كَالدُّرِّ وَ اللُّؤْلُؤِ وَ الْعَنْبَرِ وَ الْمِسْكِ وَ الْمَرْجَانِ وَ مِثْلِهَا وَ جَوَاهِرِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الرِّكَازِ وَهِيَ دَفَائِنُ الْكُفَّارِ اِذَا بَلَغَ مَبْلَغَ النِّصَابِ بَعْدَ اِخْرَاجِ الْمُؤْنَاتِ فَفِيْهِ الْخُمُسُ وَاجِبٌ عَلَى الْفَوْرِ كَغَنَائِمِ دَارِ الْحَرْبِ۔

اگر معدنیات میں سے جو قیمتی ہوں مثلاً یاقوت، لعل، زمرد یا عقیق یا فیروزہ اور کہرباء کی اقسام اور سمندری جواہرات مثلاً یاقوت موتی، عنبر، مسک، مرجان اور ان جیسی چیزیں اور سونا چاندی کے جواہر اور رکاز جو کافروں کے پوشیدہ خزانوں کو کہا جاتا ہے اگر یہ چیزیں اخراجات منہا کرنے کے بعد نصاب کو پہنچ جائے تو میدان جنگ کے مال غنیمت کی طرح فوراً خمس کی ادائگی واجب ہے۔

خمس کے مصارف کا بیان

وَ مَصَارِفُهَا كَمَا ذُكِرَ فِي الْقُرْاٰنِ وَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔

خمس کے مصارف وہی ہیں جو قرآن پاک میں مذکورہ ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے! جان لو جو چیز تمہیں مال غنیمت میں مل جائے تو بیشک اس میں اللہ، رسولؐ اور رسولؐ کے قرابتداریتیموں، مساکین اور مسافروں کا پانچواں حصہ ہے۔

۱۔ اللہ کے حصے کا مصرف

فَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَمَصْرَفُهٗ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ وَ هُمْ لَا يُوْجَدُوْنَ فِيْ كُلِّ بُقْعَةٍ مِّنَ الْقُرٰى وَ الْبُلْدَانِ وَ النَّاسُ لَا يَعْرِفُوْنَهُمْ فَاِنْ اَرَدْتَّ اَنْ تَعْرِفَهُمْ

جو حصہ اللہ کا ہے اسکا مصرف اولیاء اللہ ہیں اور وہ تمام دیہات اور شہروں کے ہر حصے میں نہیں پائے جاتے اور لوگ ان کو پہچانتے بھی نہیں اگر تم ان کو پہچاننا چاہے تو

فَاعْرِفْهُمْ بِالْكَرَامَاتِ الَّتِيْ دَلَّ عَلٰى صِحَّتِهَا الْقُرْاٰنُ وَ سِيْرَةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَالْاِخْبَارِ مِنَ الْغَيْبِ لِاَنَّ الْغَيْبَ لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا اَخْبَرَ اَحَدٌ مِّنَ الْغَيْبِ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَهُوَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَ اِنْ لَّمْ يُوْجَدْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ يَجُوْزُ صَرْفُ سَهْمِ اللّٰهِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَ تَعْمِيْرِهَا وَ سَائِرِ بِقَاءِ الْخَيْرِ وَ الْحِيَاضِ وَ الْقَنْوَاتِ وَ الْقَنَاطِرِ وَ سَائِرِ الْخَيْرَاتِ۔

ان کے کرامات سے جان لو جن کے صحیح ہونے پر قرآن پاک اور انبیاء علیہم السلام کی سیرت دلالت کرے مثلاً غیب کی خبر دینا اور غیب سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور اگر کوئی غیب کی خبر دے تو اس کا مطلب ہے کہ اس کا اللہ سے تعلق ہے اور وہ ولی اللہ ہے۔ اگر ایسے لوگ نہ پائے جاتے ہوں تو اللہ کا حصہ مسجد کی بنیاد رکھنے اور اس کی تعمیر اور نیکی کے مقامات، تالابوں، نہروں اور پل کی تعمیر اور دیگر اچھے کاموں کیلئے خرچ کرنا جائز ہے۔

۲۔ رسول ﷺ کے حصے کا مصرف

وَ مَا كَانَ لِلرَّسُوْلِ فَمَصْرَفُهُ اَلْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ وَ بِاَحْكَامِ اللّٰهِ وَ بِطَرِيْقِ الْوُصُوْلِ اِلَى اللّٰهِ لِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ لَا الْجُهَّالُ الْمُتَلَقِّظَةُ الْمُتَرَسِّمَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ اَلْسِنَتُهُمْ بِالْعُلَمَاءِ۔

جو حصہ رسول کا ہے اس کا مصرف وہ علماء ہیں جو اللہ اور اسکے احکامات کو جاننے والے ہیں اور اس راہ پر چلتے ہیں جو اللہ تک پہنچتی ہے۔ جس طرح فرمان نبوی ﷺ ہے کہ کہ علماء انبیاؑ کے وارث ہیں۔ وہ لوگ نہیں جن کی زبانیں لفظی اور رسمی طور پر علماء سے مشابہت رکھتی ہیں۔

۳۔ قرابتداروں کے حصے کا مصرف

وَ مَا كَانَ لِذِي الْقُرْبٰى فَمَصْرَفُهُ السَّادَاتُ وَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا الَّذِيْنَ جُمِعَتْ لَهُمُ الَّا بَنُوْ عَلِيٍّ وَ بَنُوْ جَعْفَرٍ وَ بَنُوْ عَبَّاسٍ فَلَوْ وُجِدَ اِمَامٌ فِي الْعَالَمِ مُتَّصِفٌ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ حَسَبًا وَ نَسَبًا لَا رَيْبَ اَنَّ هٰذِهِ السِّهَامَ الثَّلَاثَةَ تُصْرَفُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ وَلِيُّ اللّٰهِ وَ خَلِيْفَتُهٗ وَ الْعَالِمُ بِاللّٰهِ وَ بِاَحْكَامِهٖ وَ بِطَرِيْقِ الْوُصُوْلِ اِلَيْهِ وَ اَقْرَبُ الْاَقْرَبِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ۔

جو قرابتداروں کا حصہ ہے اس کا مصرف سادات ہیں۔ وہ ہاشم کی اولاد میں ہیں اور موجودہ دور میں ان میں سے بنو علی، بنو جعفر اور بنو عباس کے علاوہ نہیں پائے جاتے۔ اگر کوئی دنیا میں ایسا امام پائے جو حسب و نسب دونوں لحاظ سے اوصاف کمال سے متصف ہوں تو بلا شک یہ تینوں حصے اس امام کو دیئے جائینگے کیونکہ یہ اللہ کا ولی اور اس کا خلیفہ۔ اللہ اور اسکے احکامات کا علم رکھتا ہے اور اس راستے پر ہے جو اللہ تک پہنچتا ہے، اور رسول اللہ کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔

۴۔ یتیموں کے حصے کا مصرف

وَمَا كَانَ لِلْيَتَامٰى فَيُصْرَفُ اِلَى الْاَحْوَجِ يَتَامٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اِنْ وُجِدُوْا وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدُوْا فَيَتَامٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدُوْا فَيَتَامٰى اَوْلَادِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدُوْا فَيَتَامٰى اَوْلَادِ الْاَنْصَارِ وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدُوْا فَيَتَامٰى سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

جو حصہ یتیموں کا ہے اس کا سب سے زیادہ حقدار آل محمد علیہم السلام کے یتیم ہیں اگر وہ پائے جاتے ہوں۔ اگر وہ نہ پائے جائیں تو بنی ہاشم کے یتیم حقدار ہونگے۔ یہ بھی نہ پائے جائیں تو مہاجرین کے یتیم، اگر یہ بھی نہ ملیں تو انصار کے یتیم ہیں۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو مسلمانوں کے تمام یتیم حقدار ہونگے۔

۵۔ مساکین کے حصے کا مصرف

وَمَا كَانَ لِلْمَسَاكِيْنِ فَيُصْرَفُ اِلَى الْاَحْوَجِ مِنْهُمْ فَالْاَحْوَجُ كَالْيَتَامٰى۔

جو حصہ مساکین کا ہے۔ اس کا مصرف یتیموں کی طرح سب سے زیادہ حقدار اور پھر حقدار مساکین ہیں۔

۶۔ مسافروں کے حصے کا مصرف

وَابْنُ السَّبِيْلِ كَذٰلِكَ لِاَنَّ الزَّكٰوةَ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ فَلِذٰلِكَ خَصَّهُمُ الرَّسُوْلُ بِالْخُمُسِ وَالْخُمُسُ لَا يَتَكَرَّرُ بِتَكَرُّرِ الْحَوْلِ بَلْ يَكُوْنُ مَرَّةً وَّاحِدَةً مِّنْ كُلِّ مَا يُخَمَّسُ۔

مسافر بھی اسی طرح (آل محمد کے یتیموں کا) ہے کیونکہ ان پر زکوٰۃ حرام ہے۔ اسی لئے رسول ﷺ نے خمس کو ان کیساتھ مختص فرمایا ہے۔ سال کے تکرار پر خمس دوبارہ واجب نہیں، جن سے خمس نکالا جائے اس پر صرف ایک دفعہ واجب ہے۔

مال غنیمت کا حکم

وَاَمَّا غَنَائِمُ دَارِ الْحَرْبِ فَمَا نُهِبَ مِنَ الْكَفَرَةِ اَوِ الْبُغَاةِ الْمُحَارِبِيْنَ مَعَ الْاِمَامِ اَوْ مَعَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَمَا وُجِدَ مِنَ الْكَفَرَةِ فِي الْمَعْرَكَةِ اَوْ مِنْ بُيُوْتِهِمْ سَوَاءٌ فِي الْغَنِيْمَةِ وَمِنَ الْبُغَاةِ فِي الْمَعْرَكَةِ فَقَطْ۔

میدان جنگ کے مال غنیمت وہ ہیں جو امام یا اہل اسلام کے خلاف جنگ کرنیوالے کافروں اور باغیوں سے لوٹا گیا ہو پس جو چیزیں کافروں سے میدان جنگ سے ملیں یا ان کے گھروں سے غنیمت میں دونوں یکساں ہیں۔ لیکن باغیوں سے صرف میدان جنگ کی چیزیں غنیمت ہونگی۔

جزیہ کا مسئلہ

وَاَمَّا الْجِزْيَةُ فَهِيَ مَا يُؤْخَذُ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَهُمُ الْكَفَرَةُ الْكِتَابِيُّوْنَ وَمَنْ لَّهُ شُبْهَةُ كِتَابٍ كَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِيْنَ وَالْمَجُوْسِ

جزیہ وہ چیز جو اہل ذمی سے لی جاتی ہے یہ وہ کافر ہیں جو اہل کتاب ہیں اور وہ بھی کہ جن کے پاس کتاب جیسی کوئی چیز ہو مثلاً یہود، نصاریٰ، ستارہ پرست، آتش پرست اور ان کے

وَشُقُوْقِهِمُ الَّذِيْنَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ سَنَةٍ شَمْسِيَّةٍ تَمْضِيْ مِنَ الْهِجْرَةِ يَوْمَ اَنْظَرَهُمُ الْاِبْشَرَائِطَ۔

وہ فرقے جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے آٹھ سو شمسی سال تک مہلت دی تھی، یہ مہلت گزر گئی یہ مہلت ان کو بعض شرائط کیساتھ دی گئی تھیں۔ وہ شرائط یہ تھیں۔

مہلت کی شرائط کیا تھیں؟

وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَعْمُرُوْا كَنَائِسَهُمْ وَبِيَعَهُمْ وَ دُيُوْرَهُمْ اِذَا خَرِبَتْ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَرْفَعُوْا اُجُدَرَ اِنَّ بُيُوْتِهِمْ اَرْفَعَ مِنْ بُيُوْتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَرْكَبُوْا عَلَى السُّرُجِ وَاِنْ رَكِبُوْا عَلَى الْخَيْلِ رَكِبُوْا بِالْبَرْذَعَةِ اَوِ الْاِكَافِ وَ اَرْسَلُوْا كِلْتَا رِجْلَيْهِمْ مِنْ جَانِبٍ وَّاحِدٍ وَمِنْهَا اَنْ يُّعْلِمُوْا عَلَامَةً تُمَيِّزُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى لِبَاسِهِمْ فِي الْخَتَمَاتِ بِالْجَلَاجِلِ مِنَ الْجَرْسِ وَ غَيْرِهٖ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ اَوْ عَلٰى اَرْجُلِهِمْ۔

(۱) یہ کہ کفار اپنی عبادتگاہوں، چرچوں اور مندروں کے خراب ہونے کی صورت میں دوبارہ تعمیر نہیں کرائینگے۔ (۲) یہ کہ وہ اپنے مکانوں کی دیواریں مسلمانوں کے مکانوں سے اونچی نہیں کرینگے۔ (۳) یہ کہ زین پر سوار نہیں ہونگے اور اگر گھوڑے پر سوار ہوں تو برذعہ(۱) یا پالان پر سوار ہونگے اور اپنے دونوں پیروں کو ایک طرف لٹکا کر سوار ہونگے۔ (۴) یہ کہ وہ مسلمانوں سے امتیاز کرنے والی کوئی علامت زوردار آواز والی گھنٹیاں وغیرہ اپنے کپڑوں پر حماموں میں استعمال کرینگے مثلاً گلے اور پیروں میں۔

وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَبْعَثُوْا جَاسُوْسًا وَّلَا صَحِيْفَةً وَّ لَا خَبَرًا اِلٰى دَارِ الْحَرْبِ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يُحَارِبُوْا الْمُسْلِمِيْنَ اِنْ تَرَوْا كُفَّارَ اُخَارِبِيْنَ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَشْرَبُوْا الْخَمْرَ بِالْعَلَانِيَةِ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَاْكُلُوْا الْخَمْرَ الْخِنْزِيْرَ كَذٰلِكَ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَقْرَءُوْا كُتُبَهُمْ وَ صُحُفَهُمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ جَهْرًا وَمِنْهَا اَنْ لَّا يُظْهِرُوْا عَقِيْدَتَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَشْتِمُوْا مُسْلِمًا وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَضْرِبُوْا مُسْلِمًا وَ لَوْ اَهَانَهُمْ۔

(۵) یہ کہ وہ میدان جنگ میں کوئی جاسوس، خط یا کوئی خبر نہیں بھیجیں گے۔ (۶) یہ کہ اگر وہ دیگر کافروں کو مسلمانوں سے برسرپیکار دیکھیں تو وہ مسلمانوں سے نہیں لڑینگے۔ (۷) یہ کہ وہ سرعام شراب نہیں پئیں گے۔ (۸) یہ کہ وہ سرعام سور کا گوشت نہیں کھائیں گے۔ (۹) یہ کہ وہ لوگوں کے جم غفیر کے سامنے اپنی کتابیں اور صحیفے بلند آواز کیساتھ نہیں پڑھیں گے۔ (۱۰) یہ کہ وہ مسلمانوں کے درمیان اپنے عقائد کا اظہار نہیں کرینگے۔ (۱۱) یہ کہ وہ مسلمانوں کو گالی نہیں دینگے۔ (۱۲) یہ کہ وہ توہین کے باوجود کسی مسلمان کو نہیں ماریں گے۔

---

(۱) برذعہ کساوبلق علی ظھر الدابۃ (اقرب) یعنی دوپاور جو سواری کی پشت پر ڈالی جاتی ہے۔

جزیہ کی اقسام

وَ مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ عَلٰى نَوْعَيْنِ اَحَدُهُمَا مَا يُؤْخَذُ مِنْ رُؤُوْسِهِمْ فَهُوَ مِنْ كُلِّ رَأْسٍ مِّنْ مُّوْسِرِيْهِمْ ثَمَانِيَةٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا وَ مِنْ اَوْسَطِهِمْ اَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَ مِنْ مُعْسِرِيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ دِرْهَمًا۔ وَيَجُوْزُ اَنْ يُّؤْخَذَ مِنْهُمْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ بِرَأْيِ الْاِمَامِ لِمَصْلَحَةِ الْاِسْلَامِ وَ هٰذَا لَا يُؤْخَذُ مِنَ الصِّبْيَانِ وَ الْمَجَانِيْنِ وَالْمَمَالِيْكِ وَالْهِمِّ وَالزَّمِنِ وَيَجُوْزُ اَخْذُهَا فِيْ اَوَّلِ السَّنَةِ وَفِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ اٰخِرِهَا وَ لَا يَجُوْزُ فِيْ سَنَةٍ مَّرَّتَيْنِ وَمَنْ اَسْلَمَ فِيْ اَيِّ وَقْتٍ مِّنَ السَّنَةِ وَلَوْ كَانَ فِيْ اٰخِرِهَا سَقَطَتْ جِزْيَةُ هٰذِهِ السَّنَةِ عَنْهُ۔

جو جزیہ ان کافروں سے لیا جاتا ہے اس کی دو قسم ہیں۔ (۱) ایک وہ جو ان کے ہر فرد سے لیا جائے۔ یہ اس طرح کہ ہر مالدار کافر سے اڑتالیس درہم، متوسط مالداروں سے چوبیس درہم اور غربت کے شکار کافروں سے بارہ درہم لئے جائیں۔ کافروں سے جزیہ کی مقدار کو اسلام کی مصلحت کو دیکھتے ہوئے امام کی رائے سے کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ جزیہ بچوں، پاگلوں، غلاموں، بوڑھوں اور اپاہج افراد سے نہیں لیا جائیگا۔ جزیہ سال کی ابتداء، درمیان یا آخر تینوں وقتوں میں لینا جائز ہے تاہم ایک سال میں ایک دفعہ سے زیادہ جزیہ کی وصولی جائز نہیں۔ اگر کوئی کافر سال کے کسی بھی وقت میں اسلام قبول کرلے تو اس سے اسی سال کا جزیہ بھی ساقط ہوجائیگا اگرچہ سال کے آخر میں ہی اسلام قبول کیوں نہ کیا ہو۔

وَ اَمَّا مَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالْاِخْتِيَارُ لِلْاِمَامِ اِنْ شَاءَ اَخَذَ كَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ بِمَصْلَحَةٍ اُخْرٰى

(۲) اور جو جزیہ ان کے اموال سے لیا جاتا ہے۔ اس میں امام کو اختیار ہے کہ عام مسلمانوں کی طرح وصول کرے یا کسی اور مصلحت سے۔

اَمَّا فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا فَالْحُكْمُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِاِنْقِضَاءِ مُدَّةِ انْتِظَارِهِمْ وَ هِيَ ثَمَانِمِائَةِ سَنَةٍ شَمْسِيَّةٍ وَعَاهَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ بِاَنَّ بَعْدَ انْقِضَاءِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ اِمَّا الْاِسْلَامُ وَاِمَّا السَّيْفُ فَالْاٰنَ حُكْمُهُمْ حُكْمُ الْحَرْبِيِّيْنَ وَ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ اَنْ يَّدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ مُجَدَّدًا وَيُنْذِرُوْهُمْ بِالْقَتْلِ وَ النَّهْبِ فَاِنْ لَّمْ يُسْلِمُوْا وَجَبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ لَا غَيْرُ۔

تاہم موجودہ زمانے میں ان کو دی جانیوالی مدت آٹھسو ہجری شمسی سال ختم ہوجانے کے باعث حکم ایسا نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کیساتھ یہ معاہدہ کیا تھا کہ یہ مدت گزر جانے کے بعد یا اسلام قبول کیا جائے یا جنگ ہوگی۔ پس اب ان کا حکم بھی کافر حربی کی طرح ہے اور ان کا خون اور مال مسلمانوں کے لئے اسلام کی طرف دوبارہ دعوت دینے اور قتل و غارت سے ڈرانے کے بعد حلال ہے۔ اگر انہوں نے اسلام قبول نہ کیا تو انہیں قتل کرنا واجب ہے کوئی اور صورت نہیں۔

بیت المال کی اشیاء کے احکام

وَ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِبَيْتِ مَالِ الْإِسْلَامِ وَ كَانَ اخْتِيَارُهُ لِلْإِمَامِ قَطَائِعُ مُلُوكِ الْكَفَرَةِ وَ اَمْوَالُهُمْ وَخَزَائِنُهُمْ وَمَالٌ لَّا وَارِثَ لَهُ وَمِنَ الْاَرَاضِيْ وَالْاَوْدِيَةِ وَرُؤُوْسِ الْجِبَالِ الَّتِيْ لَا مَالِكَ لَهَا۔

جن چیزوں کا تعلق بیت المال سے ہے اور امام کو ان اشیاء کا اختیار حاصل ہے وہ یہ ہیں۔(۱) کافر بادشاہوں کی جاگیری زمین (۱)۔(۲)ان کے اموال۔(۳)ان کے خزانے (۴)لاوارث کا مال۔(۵)ایسی زمینیں،وادیاں اور پہاڑوں کی چوٹیاں جن کا کوئی مالک نہ ہو۔

مال تجارت پر زکوٰۃ

اَمَّا مَالُ التِّجَارَةِ فَاِنْ كَانَ بِحَالٍ كَثُرَ مِنْ مُؤْنَةِ الْعِيَالِ وَبَلَغَ النِّصَابَ وَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَكَانَ صَاحِبُهُ مِنَ الْمُتَمَوِّلِيْنَ فَفِيْهِ الزَّكٰوةُ وَاجِبَةٌ وَ اِلَّا فَمُسْتَحَبَّةٌ

تجارت کے مال کے منافع اگر اسکے اہل وعیال کے اخراجات سے زیادہ ہوں اور وہ نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے اور سال بھی گزر جائے اور وہ مالداروں میں سے ہو تو اس مال تجارت کے منافع پر زکوٰۃ واجب ہے ورنہ سنت ہے۔

زکوٰۃ الفطر کا مسئلہ

وَاَمَّا زَكٰوةُ الْفِطْرِ فَوَجَبَتْ عَلٰى كُلِّ بَالِغٍ عَاقِلٍ مُسْلِمٍ حُرٍّ غَنِيٍّ غِنَاهُ يَكْفِيْهِ لِنَفْسِهٖ وَلِعِيَالِهٖ سَنَةً اَنْ يُّخْرِجَهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَعَنْ عِيَالِهٖ مُسْلِمًا كَانَ اَوْ كَافِرًا حُرًّا كَانَ اَوْ عَبْدًا صَغِيْرًا كَانَ اَوْ كَبِيْرًا وَلَوْ كَانَ فَقِيْرًا يُخْرِجُهَا كَانَ تَبَرُّعًا وَتَجِبُ النِّيَّةُ عِنْدَ اِخْرَاجِهَا اَوْ اِيْصَالِهَا اِلَى الْمُسْتَحِقِّ

زکوٰۃ فطر ہر بالغ،عاقل،مسلمان،آزاد،عقلمند،مالدار جس کی مالداری اپنے اور اہل وعیال کے ایک سال کیلئے کافی ہو،اپنے نفس اور اہل وعیال چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر،آزاد ہو یا غلام،چھوٹا ہو یا بڑا سب کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔اگر وہ تنگدست ہو تو اس کیلئے فطرہ کی ادائیگی مستحب ہے۔فطرہ نکالتے وقت یا مستحق کو پہنچاتے وقت نیت کرنا واجب ہے۔

فطرہ کب واجب ہوگا؟

وَهِيَ وَجَبَتْ حِيْنَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ فَلَوْ اَسْلَمَ كَافِرٌ اَوْ بَلَغَ صَبِيٌّ اَوِ اسْتَغْنٰى فَقِيْرٌ قَبْلَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَجَبَتْ هٰذِهِ الزَّكٰوةُ عَلَيْهِمْ وَلَوْ وُلِدَ وَلَدٌ اَوْ تَمَلَّكَ عَبْدًا فَعَلٰى مَنْ وَجَبَتْ نَفَقَتُهُمَا عَلَيْهِ وَجَبَتْ زَكٰوتُهُمَا وَلَوْ كَانَ بَعْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ لَمْ تَجِبْ لٰكِنِ اسْتَحَبَّتْ اِنْ كَانَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ

فطرہ ماہ شوال کا چاند نظر آتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔پس رویت ہلال سے قبل کوئی کافر مسلمان،کوئی بچہ بالغ یا کوئی فقیر امیر ہو جائے تو یہ زکوٰۃ ان پر واجب ہے۔اگر کوئی بچہ پیدا ہو جائے،یا کوئی کسی غلام کا مالک بن جائے تو جس پر ان دونوں کی کفالت واجب ہے اس پر انکا فطرہ واجب ہے۔اگر چاند نظر آنے کے بعد اور نماز عید سے قبل ایسا ہوا ہو تو واجب نہیں البتہ مستحب ہے۔

---

(۱) قطائع جمع قطیعہ ہے جس کے معنی جاگیری زمین ہے لہذا قطائع جمع قطیعہ ہے نہ کہ جمع قطیع جس کے معنی ریوڑ ہے۔(انجم الراہ)

فقیر کا فطرہ

وَيَسْتَحِبُّ لِلْفَقِيْرِ اِخْرَاجُهَا عَنْ نَفْسِهٖ وَعَنْ عِيَالِهٖ مِنْ مَّا قَبِلَهَا وَمَعَ الْحَاجَةِ اَنْ يُّدِيْرَ عَلٰى عِيَالِهٖ صَاعًا ثُمَّ يَتَصَدَّقَ بِهٖ عَلٰى غَيْرِهِمْ۔

تنگدست کیلئے بھیک کے مال سے اپنی اور اہلخانہ کی جانب سے فطرہ نکالنا مستحب ہے ضرورتمندی کی صورت ایک صاع اہلخانہ پر پھرا کر دیگر لوگوں پر صدقہ کرے۔

فطرہ میں کیا چیز دی جائے؟

وَ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْاَقْوَاتِ الْغَالِبَةِ فِي الْبَلَدِ كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيْبِ وَ الْاَرُزِّ وَ الْاِقِطِ وَ اللَّبَنِ وَ التَّمْرُ اَفْضَلُ ثُمَّ الزَّبِيْبُ ثُمَّ مَا يَغْلِبُ عَلٰى قُوْتِ الْبَلَدِ وَهِيَ مِنْ جَمِيْعِ مَا تُخْرَجُ صَاعٌ تَامٌّ وَاَتَمُّ مَقَادِيْرِهٖ تِسْعَةُ اَرْطَالٍ بِالْعِرَاقِيِّ وَيَجُوْزُ ثَمَانِيَةٌ اَوْ اَقَلُّ اِلٰى خَمْسَةِ اَرْطَالٍ وَّ ثُلُثٍ وَهُوَ بِالْوَزْنِ سِتُّمِائَةِ دِرْهَمٍ وَّثَلَاثَةٌ وَّتِسْعُوْنَ دِرْهَمًا وَّثُلُثُ دِرْهَمٍ تَقْرِيْبًا وَيَجُوْزُ اَدَاءُ قِيْمَتِهَا وَالشُّرُوْعُ بِاِخْرَاجِ الْجِنْسِ اَفْضَلُ

یہ صدقہ فطرہ شہر میں زیادہ کھائی جانیوالی اجناس میں سے ہونا چاہئے۔مثلاً گندم، جو، کھجور، کشمش، چاول، پنیر، دودھ۔کھجور سب سے بہتر ہے پھر کشمش اور پھر وہ چیز جو شہر میں زیادہ کھائی جاتی ہو۔فطرہ جس سے بھی نکالا جائے اس کی مقدار ایک مکمل صاع ہے۔ایک صاع کی مکمل مقدار نو عراقی رطل ہے۔تاہم آٹھ رطل بھی جائز ہے اور پانچ اور ثلث رطل سے کم نہ ہو اور یہ مقدار وزن کے حساب سے چھ سو ترانوے (۶۹۳) اور ایک تہائی درہم کے لگ بھگ ہے ان چیزوں کی بازاری قیمت بھی نکالنا جائز ہے تاہم جنس کا نکالنا افضل ہے۔

فطرہ کے مصارف

وَ اَنَّ مُسْتَحِقَّهَا الْاَصْنَافُ الثَّمَانِيَةُ الْمَذْكُوْرَةُ وَ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُّؤْتِيَهَا مَنْ وَّجَبَتْ نَفَقَتُهُ عَلَيْهِ كَالْوَالِدَيْنِ وَالْاَجْدَادِ وَالْاَوْلَادِ وَ الْاَحْفَادِ وَّلَوْ تَوَغَّلُوْا فِي الْعُلُوِّ وَالسِّفْلِ۔

اس کے مصارف مذکورہ آٹھ مستحقین ہیں،فطرہ ان افراد کو دینا جائز نہیں جن کی کفالت اس کی ذمہ داری ہو مثلاً والدین اور اجداد، اولاد، پوتے پوتیاں اگرچہ یہ رشتہ داری جتنی اوپر یا نیچے کو جائے۔

فطرہ کسی اور شہر میں نہ دیا جائے

وَلَا يَجُوْزُ نَقْلُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْعُشْرِ وَالْخُمُسِ وَ سَائِرِهَا اِلٰى بَلَدٍ اٰخَرَ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ كَفَقْدِ الْمُسْتَحِقِّ اَوْ مَصْلَحَةٍ فَقَرَابَةٍ اَوْ حَقِيْقَةٍ اُخْرٰى۔

عشر،خمس یا دیگر میں سے کسی بھی صدقے کو کسی دوسرے شہر کی طرف کسی ضرورت کے بغیر منتقل کرنا جائز نہیں مثلاً مستحق نہ ملے،قرابتداری کی مصلحت ہو یا زیادہ حقدار ہو۔

فطرہ کب ادا کیا جائے

وَكَانَ وَقْتُ اِخْرَاجِهَا مِنْ اَوَّلِ لَيْلَةِ الْعِيْدِ اِلٰى صَلٰوتِهٖ وَيَجُوْزُ تَقْدِيْمُهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا يَجُوْزُ تَاْخِيْرُهَا عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ كَانْتِظَارِ الْمُسْتَحِقِّ وَغَيْرِهٖ وَلَوْ تَاَخَّرَتْ وَجَبَ الْقَضَاءُ وَلَا يُعْطِي الْفَقِيْرَ اَقَلَّ مِنْ صَاعٍ اِلَّا اَنْ يَجْتَمِعَ كَثِيْرٌ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَلَا يَتَّسِعُ لَهُمْ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّخُصَّ بِهَا الْاَقَارِبَ ثُمَّ الْجِيْرَانَ اِنْ كَانُوْا مُسْتَحِقِّيْنَ

فطرہ دینے کا وقت عید کی رات کی ابتدا سے لیکر نماز عید کی ادائیگی تک ہے، عید سے قبل رمضان کے مہینے میں بھی جائز ہے۔ بلا ضرورت نماز عید سے تاخیر جائز نہیں مثلاً کسی مستحق کا انتظار وغیرہ، اگر تاخیر ہو تو قضاء بھی واجب ہے۔ ایک فقیر کو ایک صاع سے کم نہ دیا جائے مگر کئی فقیر جمع ہو جائیں اور اس کی گنجائش نہ ہو۔ فطرہ دینے کے معاملے میں پہلے اپنے رشتہ داروں پھر پڑوسیوں کو مخصوص کرنا مستحب ہے اگر وہ مستحق ہوں۔

❁❁❁❁❁

﴿۴﴾ بَابُ الصَّوْمِ — روزے کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳) اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ وَ عَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗؕ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۱۸۴) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَۖ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۱۸۵) (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! "اے ایمان والو! تم سے پہلے لوگوں کی طرح تم پر چند دنوں کے روزے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ پس تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو بعد کے دنوں میں رکھ لو اور جو لوگ اسکی طاقت نہیں رکھتے وہ ایک مسکین کا کھانا فدیہ دے۔ جس نے نیکی کا کام کیا تو یہ اس کیلئے اچھا ہوگا اور تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کیلئے ہدایت، ہدایات کی واضح نشانی اور (حق و باطل میں) فرق کرنیوالا ہے۔ پس تم میں سے جو اس ماہ میں حاضر ہو وہ روزہ رکھے اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو بعد کے دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا تاکہ اس مدت کو پورا کرو اور تم ہدایت پانے پر اللہ کی بڑائی بیان کرو اور امید ہے کہ تم لوگ شکرگزار بن جاؤ۔"

روزہ کی اقسام

اَمَّا الصَّوْمُ الْمَرْضِیُّ فَعَلٰى نَوْعَیْنِ وَاجِبٌ وَّ مُسْتَحَبٌّ وَ غَیْرُ الْمَرْضِیِّ اَیْضًا عَلٰى نَوْعَیْنِ حَرَامٌ وَّمَكْرُوْهٌ

اللہ کو پسندیدہ روزے کی دو قسمیں ہیں۔ واجب اور مستحب۔ اور اللہ کو ناپسندیدہ روزے کی بھی دو قسمیں ہیں۔ حرام اور مکروہ۔

---

(۱) پ:۲، سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵۔

واجب روزے

فَالْوَاجِبُ سِتَّةٌ اَدَاءُ رَمَضَانَ وَ قَضَائُهُ وَ النَّذْرُ وَمَا فِيْ مَعْنَاهُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالْاِعْتِكَافُ وَدَمُ الْمُتَمَتِّعِ (۱)

واجب روزے چھے ہیں: (۱) رمضان کے روزے (۲) اس کی قضاء (۳) نذر کا روزہ اور اس جیسے روزے (۴) کفارات کا روزہ (۵) اعتکاف کا روزہ (۶) قربانی کے بدلے کا روزہ۔

مستحب روزے

وَالْمُسْتَحَبُّ جَمِيْعُ الْاَيَّامِ اِلَّا مَا يُحَرَّمُ اَوْ يُكْرَهُ۔

حرام اور مکروہ کے علاوہ تمام دنوں کے روزے مستحب ہیں۔

حرام روزے

وَالْحَرَامُ صَوْمُ الْعِيْدَيْنِ وَ صَوْمُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ صَوْمُ يَوْمِ الشَّكِّ بِنِيَّةِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصَوْمُ النَّذْرِ لِمَعْصِيَةٍ۔

حرام روزے: (۱) عیدین کا روزہ۔ (۲) ایام تشریق کا روزہ (۳) ماہ رمضان کی نیت سے شک کے دن کا روزہ۔ (۴) کسی گناہ کیلئے نذر کا روزہ۔

مکروہ روزے

وَالْمَكْرُوْهُ صَوْمُ الْمُتَنَفِّلِ فِي السَّفَرِ كُلْفَةً وَ صَوْمُ مَنْ دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ وَّهُوَ مُتَنَفِّلٌ وَصَوْمُ الضَّيْفِ تَطَوُّعًا بِغَيْرِ اِذْنِ الْمُضِيْفِ وَالْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ الزَّوْجِ وَالرَّقِيْقِ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ۔

مکروہ روزے: (۱) سفر میں تکلیف کیساتھ نفلی روزہ (۲) کھانے پر مدعو شخص کا نفلی روزہ۔ (۳) میزبان کی اجازت کے بغیر مہمان کا نفلی روزہ۔ (۴) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا روزہ۔ (۵) مالک کی اجازت کے بغیر غلام کا روزہ۔

روزہ توڑنے والی چیزیں

وَالصَّوْمُ هُوَ الْكَفُّ عَنِ الْمُفْطِرَاتِ وَهِيَ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ وَمَا فِيْ حُكْمِهِمَا يَعْنِيْ كُلَّ شَيْءٍ يُوْصَلُ اِلَى الْحَلْقِ مُتَعَمِّدًا اِنْ اَمْكَنَ تَعْدِيَتُهُ مِنَ الْحَلْقِ وَ كُلُّ شَيْءٍ يُوْصَلُ اِلَى الْجَوْفِ اِنْ اَمْكَنَ تَعْدِيَتُهُ مِنَ الْبَطْنِ كَالْحُقْنَةِ مِنَ الْمَايِعَاتِ وَ الْجِمَاعُ وَمَا فِيْ حُكْمِهِ يَعْنِيْ كُلَّ فِعْلٍ يُسْتَمْنٰى بِهِ وَالْقَيْءُ مُتَعَمِّدًا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُتَعَمِّدًا اَوْ لَمْ يَرْجِعْ مِنَ الْحَلْقِ اِلَى الْمِعْدَةِ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

روزہ مفطرات سے بچے رہنے کو کہتے ہیں اور روزہ توڑنے والی چیزیں یہ ہیں۔ کھانا، پینا اور اس حکم میں شامل ہر فعل یعنی عمداً کسی چیز کو حلق تک پہنچانا بشرطیکہ اس کا حلق سے گزارنا ممکن ہو اور ہر وہ چیز جسے پیٹ تک پہنچایا جا سکے بشرطیکہ اس کو پیٹ سے گزارنا ممکن ہو۔ مثلاً مائع چیزوں سے حقنہ، ہمبستری اور اس حکم میں شامل ہر کام۔ ہر وہ فعل جس سے منی نکل آئے، جان بوجھ کر قے کرنا، تاہم اگر عمداً نہ کیا ہو اور وہ حلق سے پیٹ میں واپس نہ جائے تو حرج نہیں۔

(۱) دَمُ الْمُتَمَتِّعِ سے مراد حج تمتع میں واجب قربانی نہ کر سکنے کی صورت میں تین روزے ہیں مکہ میں رکھنا اور سات روزے واپس آ کر رکھنا مراد ہے۔

عمداً روزہ توڑنا

وَكُلُّ مُفْطِرٍ إِنِ ارْتَكَبَهُ مُتَعَمِّدًا وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَيَسْتَحِبُّ الْكَفَّارَةُ أَكَلًا كَانَ أَوْ شُرْبًا أَوْ جِمَاعًا أَوْ مَا فِي مَعْنَاهَا وَلَا يَسْتَحِبُّ الْكَفَّارَةُ فِي غَيْرِهِ وَلَكِنْ تَجِبُ الْقَضَاءُ فِي سَائِرِ الْوَاجِبَاتِ۔

عمداً کھا کر، پی کر یا جماع یا اس جیسی کسی بھی شکل میں ہر روزہ توڑنے والی چیز کا ارتکاب کرے جبکہ وہ رمضان میں روزے سے ہو تو اس پر قضا واجب ہے اور کفارہ مستحب ہے۔ رمضان کے علاوہ دیگر روزوں میں کفارہ مستحب نہیں تاہم تمام واجبات میں قضاء واجب ہے۔

روزہ واجب کرنے والی چیزیں

وَأَمَّا مُوجِبَاتُهُ فَالْبُلُوغُ وَالْعَقْلُ وَالْإِسْلَامُ وَإِحَاطَةُ الْعِلْمِ بِهِلَالِ رَمَضَانَ وَهِيَ تَحْصُلُ إِمَّا بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ أَوْ بِشَهَادَةِ عَدْلٍ أَوْ بِإِكْمَالِ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ بِمَعْرِفَةِ بُعْدِ مَا بَيْنَ التَّيِّرَيْنِ وَقْتَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ دَرَجَةً أَوْ أَكْثَرَ وَالنَّقَاءُ مِنَ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ شَرْطُ الصِّحَّةِ الصَّوْمِ لَا لِوُجُوبِهِ

روزہ واجب کرنیوالی چیزیں: (۱) بالغ ہونا (۲) عقلمند ہونا (۳) مسلمان ہونا (۴) رمضان کے ہلال کا مکمل علم ہونا۔ یہ علم خود چاند کو دیکھ کر یا کسی عادل کی گواہی سے حاصل ہوگا یا ماہ شعبان کے تیس دن پورا ہونے یا غروب آفتاب کے وقت نیرین (سورج و چاند) میں بارہ درجے یا زائد فاصلے کی پہچان سے حاصل ہوگا۔ روزے کی صحت کے لئے حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے نہ کہ وجوب کیلئے۔

روزے کے واجبات

أَمَّا وَاجِبَاتُهُ فَالنِّيَّةُ وَالْإِمْسَاكُ عَنِ الْمُفْطِرَاتِ مِنْ طُلُوعِ الصُّبْحِ الصَّادِقِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ وَالنِّيَّةُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ بِهَذِهِ الصِّيغَةِ أَصُومُ غَدًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَدَاءً لِوُجُوبِهِ قُرْبَةً إِلَى اللهِ أَوْ نَوَيْتُ أَنْ أَصُومَ أَوْ بِصِيغَةٍ أُخْرَى تُفِيدُ هَذَا الْمَعْنَى يَعْنِي الْوُجُوبَ وَالْقُرْبَةَ وَالتَّعْيِينَ إِنْ كَانَتْ لِلْحَاضِرِ وَإِنْ كَانَتْ لِلْغَائِبِ فَبِهَذِهِ الصِّيغَةِ أَصُومُ غَدًا قَضَاءَ شَهْرِ رَمَضَانَ لِوُجُوبِهِ قُرْبَةً إِلَى اللهِ وَلِلنَّذْرِ أَصُومُ غَدًا النَّذْرَ لِوُجُوبِهِ قُرْبَةً إِلَى اللهِ

روزے کے واجبات: (۱) نیت کرنا (۲) طلوع صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک مفطرات سے بچے رہنا۔ نیت ان الفاظ میں کی جائے۔ "میں اللہ کی قربت کیلئے واجب ہونے پر رمضان کے کل کا روزہ رکھونگا/گی۔ یا" میں نیت کرتا/کرتی ہوں کہ میں روزہ ۔۔۔ الخ یا دوسرے کسی اور طریقے سے جس میں یہ معانی یعنی وجوب، قربت اور تعین کو واضح کیا گیا ہو بشرطیکہ نیت حاضر روزے کیلئے ہو۔ اگر قضاء روزہ ہو تو یوں نیت کرے۔ "میں اللہ کے قرب کیلئے واجب ہونے پر کل ماہ رمضان کا قضاء روزہ رکھونگا/گی" نذر کیلئے "میں اللہ کے قرب کیلئے واجب ہونے پر کل نذر کا روزہ رکھونگا/گی"۔

وَ لِلْكَفَّارَةِ اَصُوْمُ غَدًا كَفَّارَةً تَعَمُّدًا لِلْاِفْطَارِ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اَوْ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ لِوُجُوْبِهَا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَلِلْاِعْتِكَافِ اَصُوْمُ غَدًا مُعْتَكِفًا اَوْ مُخْتَلِيًا اَوْ مُعْتَزِلًا اَدَاءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَ لِلْبَاقِيْ اَصُوْمُ غَدًا سُنَّةً اَوْ مُسْتَحَبًّا اَوْ نَفْلًا اَوْ تَطَوُّعًا قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ۔

کفارہ کیلئے: ”میں اللہ کی قربت کیلئے کل عمداً روزہ توڑنے کے کفارے کا روزہ رکھونگا/ گی یا ”میں اللہ کی قربت کیلئے واجب ہونے پر کل کفارہ ظہار کا روزہ رکھونگا/ گی۔ اعتکاف کیلئے: ”میں اللہ کی قربت کیلئے واجب ہونے پر کل ادا کے طور پر معتکف/خلوت نشین/عزلت نشین ہو کر روزہ رکھونگا/ گی۔ باقی روزوں کیلئے: ”میں اللہ کی قربت کیلئے کل مسنون یا مستحب یا نفل یا تطوع کے طور پر روزہ رکھونگا/ گی۔

نیت کا وقت

وَ وَقْتُهَا الْمُخْتَارُ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى طُلُوْعِ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَ لَوْ نَسِيَ يَجُوْزُ اِلَى الزَّوَالِ وَ يَجُوْزُ اَنْ يَّنْوِيَ فِي اللَّيْلَةِ الْاُوْلٰى نِيَّةً وَّاحِدَةً لِّتَمَامِ الشَّهْرِ وَ مَعَ هٰذَا لَوْ جَدَّدَهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ كَانَ اَفْضَلَ وَ لَا يَجُوْزُ يَوْمَ الشَّكِّ بِنِيَّةِ الصَّوْمِ الْوَاجِبِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ لَوْ نَوٰى نَفْلًا وَّبَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَفَاهُ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ اِنْ لَّمْ يَنْوِ لَا فِيْ لَيْلِهٖ وَ لَا فِي اللَّيْلَةِ الْاُوْلٰى نِيَّةً وَّاحِدَةً وَهُوَ عَلٰى صِفَاتِ الصَّائِمِيْنَ وَ زَالَتِ الشَّمْسُ يَجُوْزُ لَهُ النِّيَّةُ اِلٰى قُبَيْلِ الْغُرُوْبِ عَلَى الْكَرَاهَةِ۔

نیت کا مناسب وقت غروب آفتاب سے طلوع صبح صادق تک ہے اگر بھول جائے تو زوال تک جائز ہے۔ رمضان المبارک کی پہلی رات کو پورے مہینے کیلئے نیت کرنا بھی جائز ہے ساتھ ہی اگر ہر رات کو نیت دہرائی جائے تو بہتر طریقہ ہے۔ رمضان کی آمد کے حوالے سے مشکوک دن کو رمضان ہی کی نیت سے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے نفل کی نیت سے روزہ رکھا اور بعد میں ظاہر ہوا کہ رمضان کا پہلا دن ہے تو یہی واجب روزہ کے لئے کافی ہے اور اگر کسی نے اسی رات یا رمضان کی پہلی رات کو (پورے مہینے کیلئے) ایک نیت نہ کی ہو جبکہ وہ روزہ داروں کی صفت پر قائم ہو اور سورج زوال سے بڑھ جائے تو مکروہ طور پر غروب آفتاب سے کچھ پہلے تک نیت جائز ہے۔ (۱)

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّحْفَظَ لِسَانَهٗ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالْكِذْبِ وَالْبُهْتَانِ وَالْاِفْتِرَاءِ وَعَيْنَيْهِ مِنْ غَيْرِ الْمَحْرَمِ وَ سَائِرَ الْجَوَارِحِ مِنَ الْقَبَائِحِ لِاَنَّ هٰذِهِ الْاَفْعَالَ تُحْبِطُ الْاَعْمَالَ وَاِنْ لَّمْ تُفْسِدْهَا ظَاهِرًا۔

زبان کو غیبت، جھوٹ، بہتان، افتراء سے اور آنکھوں کو نامحرم کو دیکھنے سے باز رکھنا اور دیگر تمام اعضاء کو بُرے کاموں سے بچائے رکھنا واجب ہے کیونکہ یہ افعال اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں اگرچہ ظاہری طور پر فاسد نہ بھی کریں۔

---

(۱) نیت یوں کی جائے۔ نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَدَاءً لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ

حالت روزہ میں مکروہ امور

وَيُكْرَهُ أَنْ يَّطْلُعَ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ وَأَنْ يَّحْتَقِنَ بِالْحَامِ وَأَنْ يُّدْخِلَ الدُّهْنَ أَوْ شَيْئًا مِّنَ الْأَدْوِيَةِ فِي الْأُذُنِ وَالْأَنْفِ مَعَ أَنَّهَا لَمْ تَتَعَدَّ مِنَ الْحَلْقِ وَأَنْ يَّمْضَغَ طَعَامًا لِلطِّفْلِ وَأَنْ يُّبَاشِرَ النِّسْوَانَ تَقْبِيلًا أَوْ لَمْسًا أَوْ مُلَاعَبَةً۔ وَأَنْ يَّكْتَحِلَ بِمَا فِيهِ مِسْكٌ أَوْ شَيْءٌ نَافِذٌ وَأَنْ يُّخْرِجَ مِنْ جَسَدِهِ دَمًا بِالْفَصْدِ وَغَيْرِهِ لَوْ كَانَ مُضْعِفًا وَدُخُولُ الْحَمَّامِ كَذَالِكَ وَلَا بَأْسَ بِشَمِّ الرَّيْحَانِ وَالتَّرْجِسِ وَالرَّيَاحِينِ وَالْوَرْدِ وَسَائِرِ الْعِطْرِيَاتِ وَلَا بِالْجُلُوسِ فِي الْمَاءِ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى وَلَا بِبَلِّ الثَّوْبِ عَلَى الْجَسَدِ۔

(۱) صبح طلوع ہوجائے اور وہ جنابت کی حالت میں ہو۔ (۲) ٹھوس چیز سے حقنہ کرانا۔ (۳) کان اور ناک میں تیل یا دواؤں میں سے کوئی چیز ڈالنا اگرچہ یہ حلق سے گزر نہ بھی جائے۔ (۴) بچے کے لئے کھانا چبانا۔ (۵) بیوی کو بوسہ دے کر، چھو کر یا کھیل کود کر لطف اندوز ہونا۔ (۶) کستوری یا دوسری نفوذ والی چیزوں سے سرمہ لگانا۔ (۷) فصد وغیرہ کے ذریعے جسم سے خون نکالنا بشرطیکہ یہ کمزور نہ کردے۔ (۸) حمام میں داخل ہونا بھی اسی طرح ہے۔ نرگس، ریحان اور گلاب اور دیگر تمام خوشبوؤں کو سونگھنے میں کوئی حرج ہے نہ ہی پانی میں بیٹھنے میں، مرد ہو یا عورت۔ نہ ہی جسم پر کپڑوں کو گیلا کرکے رکھنے میں کوئی حرج ہے۔

کفارہ کی تفصیل

وَأَمَّا الْكَفَّارَةُ فَفِيهَا عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَفِي الصِّيَامِ لَوْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا بِلَا عُذْرٍ وَجَبَ الْاِسْتِئْنَافُ وَلَوْ أَفْطَرَ لِعُذْرٍ خَرَجَ عَنْ أَنْ يَّكُونَ فَعَلَيْهِ صَوْمُ مَا بَقِيَ كَمَا كَانَ مُتَوَالِيًا وَلَا حَاجَةَ إِلَى الْاِسْتِئْنَافِ أَوْ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا كُلَّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِّنَ الطَّعَامِ وَهُوَ رَطْلٌ وَثُلُثُ رَطْلٍ وَالرَّطْلُ وَزْنُ مِائَةٍ وَثَلَاثُونَ دِرْهَمًا وَكُلُّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ كَانَتْ سَبْعَةَ مَثَاقِيلَ وَكُلُّ مِثْقَالٍ لَا وَزْنَ إِنْ كَانَتْ بِوَزْنِ دِرْهَمِ مَكَّةَ وَمِثْقَالِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي زَمَانِنَا هٰذَا لَا يَخْلُوْنَ عَنْ تَغَيُّرٍ مَّا فَيَنْبَغِي أَنْ تُرَاعَى الْأَزْيَدُ فِي الْمُدِّ وَالرَّطْلِ لِئَلَّا يَفُوتَ مَا شَرَعَهُ الشَّارِعُ وَلَوْ صَارَ زَائِدًا صَارَ الْبِرُّ أَيْضًا۔

کفارہ: (۱) غلام آزاد کرنا۔ (۲) یا مسلسل دو مہینے روزہ رکھنا، روزہ رکھنے کی صورت میں اگر کسی مجبوری کے بغیر توڑ دے تو از سر نو رکھنا واجب ہے۔ اگر کسی عذر کی بنا پر توڑا ہو تو اس پر باقی روزے رکھنا اس طرح واجب ہے جس طرح تسلسل کیساتھ ہے اور دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (۳) یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے کہ ہر مسکین کو ایک مد کھانا دے اور ایک مد ایک رطل اور ایک تہائی رطل ہے۔ ایک رطل کا وزن ایک سو تیس درہم ہے اور ہر دس درہم سات مثقال کے برابر ہیں۔ یہ تمام اوزان رسول اللہ ﷺ کے دور میں مکہ کے درہم اور مثقال کے وزن کے مطابق ہیں تاہم ہمارے اس زمانے میں یہ کسی تبدیلی سے خالی نہیں ہے۔ لہٰذا مد اور رطل میں اضافی مقدار کا لحاظ کیا جائے تاکہ شارع ﷺ نے جو مقدار مقرر کی ہے وہ فوت نہ ہونے پائے کیونکہ اگر زیادہ مقدار ادا کی جائے تو اس کی نیکی میں ہی اضافہ ہوجائے گا۔

مسنون افعال

وَاَمَّا الْمَسْنُوْنَاتُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنْهَا التَّسَحُّرُ وَتَعْجِيْلُ الْفِطْرِ بَعْدَ التَّيَقُّنِ بِالْغُرُوْبِ وَفِي الْغَيْمِ وَالْآفَاقِ الْمُحْتَجَبَةِ التَّاخِيْرُ وَاَنْ يُّفْطِرَ بِالتَّمْرِ اَوِ الْمَاءِ وَاَنْ تَقُوْلَ عِنْدَ الْفِطْرِ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَبِرِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَكَثْرَةُ التِّلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَكْثَرُ مِنْ سَائِرِ الشُّهُوْرِ وَكَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالْاَدْعِيَةِ وَالْاِعْتِكَافُ اِنْ كَانَ فِي الْاَيَّامِ الْبَارِدَةِ فِيْ تَمَامِهٖ وَفِي الْعَشْرِ الْاَخِيْرِ اَكْدٰى وَالسِّوَاكُ الْكُلِّ وَلَوْ كَانَ بِالرُّطْبِ

رمضان میں سنتیں یہ ہیں: (۱) سحری کرنا (۲) غروب آفتاب کے یقین کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔ (۳) بادل اور پہاڑوں سے ڈھکے افق علاقوں میں دیر سے کرنا۔ (۴) کھجور یا پانی سے افطار۔ (۵) افطار کے وقت یہ پڑھنا "اے رب میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے رزق سے افطار کیا اور تجھ پر توکل کیا" (۶) دیگر مہینوں کے مقابلے میں کثرت سے تلاوتِ قرآن (۷) کثرت سے ذکر۔ (۸) کثرت سے دعا۔ (۹) سرد ایام میں پورا مہینہ اعتکاف بیٹھنا۔ آخری عشرے میں زیادہ تاکید ہے۔ (۱۰) مسواک کرنا اگرچہ گیلی لکڑی سے ہی ہو۔

ضعیف العمر کیلئے حکم

اَمَّا الْهِمُّ الَّذِيْ لَا يُطِيْقُهٗ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْطِرَ وَيَتَصَدَّقَ لِكُلِّ يَوْمٍ بِمُدٍّ مِّنَ الطَّعَامِ اِنْ كَانَ غَنِيًّا وَاِنْ كَانَ فَقِيْرًا لَا مُدَّ عَلَيْهِ فِيْ مُدَّةِ فَقْرِهٖ۔

بوڑھا جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ نہ رکھے اور اگر امیر ہے تو ہر دن کیلئے ایک مد کھانا صدقہ کرے۔ اگر تنگدست ہو تو اس کی تنگدستی میں اس پر کوئی مد نہیں۔

مریض کیلئے حکم

اَمَّا الْمَرِيْضُ فَاِنْ كَانَ مَرَضُهٗ مُزْمِنًا اَوْ مِنَ الرُّطُوْبَةِ وَالْبُرُوْدَةِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الشُّبَّانِ وَفِي الزَّمَانِ الْبَارِدِ وَالْمَكَانِ الْبَارِدِ وَاَطَاقَهٗ يَجُوْزُ لَهُ الصَّوْمُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْحَرَارَةِ وَالْيُبُوْسَةِ اَوْ فِي الصَّيْفِ وَفِي الْبِلَادِ الْحَارَّةِ وَهُوَ شَابٌّ لَا يَجُوْزُ لَهُ الصَّوْمُ اَلْبَتَّةَ وَلَوْ صَامَ عَصٰى۔

بیمار کی بیماری اگر پرانی ہو یا رطوبت یا سردی کی وجہ سے لگی ہو اور وہ جوانوں میں سے نہ ہو اور سرد زمانہ اور ٹھنڈی جگہ ہو اور وہ روزہ کی طاقت رکھتا ہو تو اس کیلئے روزہ جائز ہے۔ اگر بیماری گرمی یا خشکی سے لگی ہو اور موسم بھی گرم اور جگہ بھی گرم جبکہ وہ نوجوان ہو تو اس کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اگر وہ روزہ رکھے تو گنہگار ہوگا۔

بچوں کو روزے کا حکم

وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّؤْمَرَ الصَّبِيُّ الْبَعِيْدُ مِنَ الْبُلُوْغِ بِالصَّوْمِ وَلَوْ قَرُبَ بُلُوْغُهٗ وَهُوَ قَوِيٌّ فِيْ بَدَنِهٖ وَالْاَيَّامُ قَصِيْرَةٌ كَالْاَبَارِدَةِ يَجُوْزُ اَنْ يُّؤْمَرَ بِالصَّوْمِ مَرَّةً مَرَّةً۔

بلوغت کی عمر سے دور بچے کو روزہ رکھنے کا حکم دینا جائز نہیں ہے۔ اگر وہ سن بلوغت کے قریب ہو اور جسمانی طور پر طاقتور ہو اور روزے کے دن چھوٹے اور سرد ہوں تو باری باری روزہ رکھنے کا حکم کرنا جائز ہے۔

خواتین کیلئے حکم

وَالْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ لَوْ خَافَتَا عَلَى الْجَنِيْنِ وَالطِّفْلِ يَجُوْزُ لَهُمَا الْإِفْطَارُ وَتَاخِيْرُ الصَّوْمِ إِلَى انْقِضَاءِ مُدَّةِ الْخَوْفِ وَلَوْ تَكَاسَلَتَا مَعَ دَفْعِ مَا يُخَافُ مِنْهُ مِنَ الضَّرَرِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ تُطْعِمَا لِكُلِّ يَوْمٍ تَقْضِيَانِهِ مُدًّا مِنَ الطَّعَامِ مِسْكِيْنًا إِنْ كَانَتَا مُوْسِرَتَيْنِ أَوْ تَحْتَهُمُوْسِرَيْنِ وَمَعَ الْعُسْرِ لَا

حاملہ اور دودھ پلاتی خواتین کو حمل یا شیر خوار بچے کے بارے میں خوف ہو تو دونوں کیلئے خوف کا وقت گزرنے تک روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ تاہم نقصان کا خوف ختم ہونے کے بعد اگر دونوں سستی کریں تو واجب ہے کہ دونوں قضاء کے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو ایک مد کھانا کھلائے بشرطیکہ دونوں مالدار ہوں یا مالدار کے ماتحت ہوں اور اگر تنگدست ہو تو کوئی مد نہیں۔

حیض ونفاس والی خواتین کیلئے حکم

وَالْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ لَا يَجُوْزُ لَهُمَا الصَّوْمُ فَإِذَا طَهُرَتَا تَوَجَّبَ الْقَضَاءُ

حیض اور نفاس میں مبتلا خواتین کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے جب دونوں پاک ہو جائیں تو قضاء واجب ہے۔

مسافر کا روزہ

وَأَمَّا الْمُسَافِرُ الْمُتَّصِفُ بِصِفَاتِ الْقَصْرِ لِلصَّلٰوةِ فَمُخَيَّرٌ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ وَالصَّوْمُ أَوْلٰى لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ سَفَرُهُ بِالْمَشَقَّةِ كَمَنْ كَانَ رَاكِبًا صَحِيْحًا قَوِيًّا فِيْ بَدَنِهٖ مُوْسِرًا غَيْرَ مُتَضَرِّرٍ مِنَ الْحَرِّ وَالْعَطَشِ أَوْ بُعْدِ الْمَنَازِلِ وَالْإِفْطَارُ أَوْلٰى لِلْمُنْعَكِسِ فِي الْجَمِيْعِ أَوِ الْبَعْضِ۔

نماز کیلئے قصر کی صفات سے متصف مسافر کیلئے اختیار ہے کہ وہ روزہ رکھے یا قصر کرے تاہم اگر سفر دشوار نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے مثلاً وہ شخص سوار ہو، تندرست ہو، جسمانی طور پر طاقتور ہو، مالدار ہو، گرمی، پیاس اور منزل کی دوری سے نقصان کا خدشہ نہ ہو۔ اگر مذکورہ تمام یا بعض صورتوں میں صورتحال برعکس ہو تو روزہ توڑنا (قصر کرنا) ہی بہتر ہے۔

مسنون روزے

وَأَمَّا الصَّوْمُ الَّذِيْ فِي الْاِسْتِحْبَابِ فَفِي الْأُسْبُوْعِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَفِي الشَّهْرِ الْأَيَّامَ الْبِيْضَ وَهِيَ يَوْمُ الثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالْخَامِسَ عَشَرَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَفِي السَّنَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَيَوْمَ تَاسُوْعَا وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَسِتَّةَ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنٍ وَّتَوَالٍ وَالتَّوَالِيْ أَفْضَلُ۔

وہ روزے جو سنت ہیں:۔ (۱) ہفتے میں پیر اور جمعرات کے روزے رکھنا۔ (۲) مہینے میں ایام بیض یعنی ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنا۔ (۳) سال میں عاشورہ اور تاسوعا کے روزے رکھنا۔ (۴) یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) اور (۵) ماہ شوال کے چھ روزے رکھنا۔ یہ چھ کسی معین دنوں میں مسنون نہیں ہیں نہ ہی پے در پے رکھنا ضروری ہے تاہم مسلسل رکھنا افضل ہے۔

وَ لَا یَجِبُ الصَّوْمُ الْمُسْتَحَبُّ بِالشُّرُوْعِ وَ یُکْرَہُ الْاِفْطَارُ فِیْہِ بَعْدَ الزَّوَالِ بِغَیْرِ سَبَبٍ وَلَوْ دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ فَالْاِفْطَارُ اَفْضَلُ فَالْمُسَافِرُ وَ الْمَرِیْضُ الْمُطِیْقَانِ لِلصَّوْمِ اِذَا اَفْطَرَ فِی السَّفَرِ وَالْمَرَضِ فَعَلَیْہِمَا الْقَضَاءُ وَاجِبٌ وَلِکُلِّ یَوْمٍ یَقْضِیَانِہٖ یَسْتَحِبُّ لِکُلٍّ مِنْہُمَا فِدْیَۃٌ مُدٌّ مِّنَ الطَّعَامِ لِمِسْکِیْنٍ وَیُکْرَہُ لِلصَّائِمِ الْوِصَالُ بَیْنَ یَوْمَیْنِ وَ لَا یَجُوْزُ التَّسَحُّرُ وَھُوَ شَاکٌّ فِیْ طُلُوْعِ الصُّبْحِ۔

مسنون روزہ شروع ہونے پر واجب نہیں ہوتا تاہم زوال کے بعد کسی عذر کے بغیر توڑنا مکروہ ہے۔ کھانے کی دعوت دی جائے تو نفلی روزہ توڑنا افضل ہے۔ مسافر اور مریض جو روزہ کی طاقت رکھتے ہوں انہوں نے سفر میں یا مرض میں اگر روزہ افطار کیا ہو تو اس کی قضاء واجب ہے اور قضاء کے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو ایک مد کی مقدار کھانا کھلانا مسنون ہے۔ روزہ دار کیلئے لگاتار دو دن (کچھ کھائے بغیر) روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ صبح صادق کے طلوع ہونے میں شک ہو جائے تو سحری کھانا جائز نہیں۔

قضاء کی ادائگی

وَ اَمَّا قَضَاءُ صَوْمِ شَھْرِ رَمَضَانَ فَیَجُوْزُ مُتَوَالِیًا وَّمُتَفَرِّقًا وَالتَّوَالِیْ اَفْضَلُ اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُضْعِفًا وَمَعَ الضُّعْفِ التَّفَرُّقُ اَوْلٰی وَ کُلُّ مَا فَاتَ مِنَ الصَّوْمِ اِنْ کَانَ وَاجِبًا کَانَ قَضَائُہٗ وَاجِبًا وَاِنْ کَانَ تَطَوُّعًا کَانَ قَضَائُہٗ تَطَوُّعًا وَاِنْ لَّمْ یَتَطَوَّعْ فَلَا بَاْسَ بِہٖ۔

رمضان کے قضاء روزے پے در پے رکھنا اور الگ الگ دونوں جائز ہیں۔ بغیر ناغہ بجالانا افضل ہے بشرطیکہ یہ طریقہ کمزور کر نیوالا نہ ہو اور کمزوری کی صورت میں متفرق طریقے سے روزہ رکھنا بہتر ہے۔ فوت شدہ روزے اگر واجب ہوں تو قضاء واجب اور اگر مسنون ہوں تو قضاء بھی مسنون ہے سنت روزے کی قضا بجانہ لائے تو کوئی حرج نہیں۔

روزے کے دوران معاف امور

وَاَمَّا الْمَعْفُوَّاتُ فَمِنْھَا وُصُوْلُ مَاءِ الْمَضْمَضَۃِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَھُوَ غَیْرُ مُبَالِغٍ وَّ لَمْ یَقْدِرْ عَلٰی رَجْعِہٖ وَمِنْھَا مَا بَقِیَ مِنَ الطَّعَامِ بَیْنَ الْاَسْنَانِ یَبْتَلِعُ مَعَ الرِّیْقِ وَھُوَ ذَاھِلٌ عَنْہُ وَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی مَنْعِہٖ وَمِنْھَا اَنْ یُّدْخِلَ عَدُوٌّ اَوْ دُوْشُ کَہٗ بِالْعُنْفِ طَعَامًا فِیْ فِیْہِ فَیَدْخُلُ فِیْ جَوْفِہٖ وَھُوَ مُکْرَہٌ وَمِنْھَا الْاَکْلُ وَالشُّرْبُ اَوْ مُفْطِرًا اٰخَرَ بِالنِّسْیَانِ وَمِنْھَا لَوْ طَلَعَ الصُّبْحُ وَفِیْ

معاف امور یہ ہیں (۱) کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت پانی پیٹ میں چلا جائے جبکہ مبالغہ نہ کرے اور اس کی واپسی پر قادر نہ ہو۔ (۲) کھانے کے بعد کے وہ دانتوں میں رہ جائے اور لعاب کیساتھ پیٹ میں چلا جائے جبکہ وہ اس سے غافل ہو اور اس کو روکنے پر قادر نہ ہو۔ (۳) دشمن یا طاقتور شخص اس کے منہ میں زبردستی کھانا ڈالے اور وہ پیٹ میں چلا جائے اور وہ مجبور ہو۔ (۴) بھول کر کھائے پیئے یا روزہ توڑنے والی کوئی اور حرکت کرے۔ (۵) صبح صادق

فِيْهِ طَعَامٌ فَلَفَظَهُ عَلَى الْفَوْرِ ۔ وَمِنْهَا اَنْ يَّطِيْرَ ذُبَابٌ اَوْ بَقٌّ اِلٰى حَلْقِهٖ وَهُوَ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى مَنْعِهٖ وَمِنْهَا الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ سَحَرًا اَوْ عِشَاءً بِغَلَبَةِ الظَّنِّ عَلٰى اَنَّ الصُّبْحَ لَمْ يَطْلُعْ اَوِ الشَّمْسَ غَرَبَتْ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ وَمِنْهَا ذَوْقُ الطَّعَامِ لِتَعَرُّفِ مِلْحِهٖ اَوْ حُمُوْضَتِهٖ اَوْ حِلَّهٖ وَبِهٖ لَمْ يَتَعَدَّ مِنَ الْحَلْقِ وَمِنْهَا الْاِحْتِلَامُ فِي النَّهَارِ وَهُوَ نَائِمٌ وَمِنْهَا الْاِحْتِلَامُ بِنَظْرَةٍ اَوْ خَطْرَةٍ وَهُوَ لَمْ يُبَالِغْ فِيْهِمَا وَمِنْهَا وُصُوْلُ الْغُبَارِ اِلَى الْحَلْقِ وَهُوَ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى دَفْعِهٖ وَمِنْهَا بُلُوْغُ الرِّيْقِ مُتَعَيِّدًا اَوْ مِنْهَا تَعَدِّي الْبَلْغَمِ الْغَلِيْظِ مِنْ حَلْقِهٖ وَهُوَ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى لَفْظِهٖ اَوْ غَفَلَ عَنْ لَفْظِهٖ وَمِنْهَا النَّوْمُ فِي النَّهَارِ قَلِيْلًا كَانَ اَوْ كَثِيْرًا وَمِنْهَا اِمْرَاَةٌ لَّوْ جُوْمِعَتْ وَهِيَ نَائِمَةٌ وَلَمْ تَتَيَقَّظْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا اِلَّا الْغُسْلُ مَتٰى تَعْلَمُ وَوَجَبَ عَلٰى هٰذَا الْمُجَامِعِ الْغُسْلُ وَالتَّوْبَةُ وَالتَّعْزِيْرُ وَالْقَضَاءُ وَلَوْ كَانَ مُسْتَحِلًّا اَلْقَتْلُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ السَّيِّئَةِ لَمْ يَقَعْ مِنَ الْمُسْلِمِ اِلَّا عَلَى النُّدْرَةِ۔

طلوع ہو اور اسکے منہ میں لقمہ ہو اور وہ اس کو فوراً نکال پھینکے۔(۶) کوئی مکھی یا مچھر اڑ کر اس کے گلے تک پہنچے جبکہ وہ اسے روکنے پر قادر نہ ہو۔(۷) صبح صادق طلوع نہ ہونے اور غروب آفتاب کے گمان پر صبح یا شام کو کچھ کھائے حالانکہ ایسا نہ ہوا ہو۔(۸) کھانے میں نمک، کھٹاس یا مٹھاس دیکھنے کیلئے تھوڑا سا چکھ لے جبکہ وہ گلے سے نیچے نہ جائے۔(۹) دن کو سوتے میں احتلام ہو جائے۔(۱۰) نظر یا سوچ کی وجہ سے احتلام ہو جائے جبکہ اس نے ان دونوں میں کسی مبالغہ آرائی سے کام نہ لیا ہو۔(۱۱) گرد و غبار حلق تک پہنچے جبکہ وہ اسے روکنے پر قادر نہ ہو۔(۱۲) لعاب دہن کا جان بوجھ کر نگل جائے۔(۱۳) گاڑھا بلغم حلق سے گزرے جبکہ وہ اسے نکالنے پر قادر نہ ہو یا اسے نکالنے میں غافل رہے۔(۱۴) دن کو کم یا زیادہ مقدار میں سو جائے۔(۱۵) کسی سوئی خاتون کیساتھ ہمبستری کی جائے جبکہ وہ بیدار نہ ہو تو معلوم ہونے پر اس پر غسل کے علاوہ کوئی واجب نہیں لیکن مجامعت کرنیوالے پر غسل، توبہ، تعزیر اور قضاء واجب ہے اور وہ اسے حلال سمجھتا ہو تو اس کا قتل واجب ہے کیونکہ اس طرح کے گناہ مسلمان سے کبھی ہی سرزد ہوتا ہے۔

❁❁❁❁❁

{۵} بَابُ الْاِعْتِكَافِ — اعتکاف کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے کعبہ شریف کو لوگوں کا ٹھکانہ اور جائے پناہ بنایا، تو تم مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلیٰ بناؤ اور ہم نے اسماعیل علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ لیا کہ دونوں میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھے۔

اعتکاف کی قسمیں

اَلْاِعْتِكَافُ عَلٰى نَوْعَيْنِ وَاجِبٌ وَّمُسْتَحَبٌّ فَالْوَاجِبُ هُوَ الْمَنْذُوْرُ بِهٖ وَالْمُسْتَحَبُّ غَيْرُهٗ وَالْاِعْتِكَافُ الَّذِيْ كَانَ لِلْاَنْبِيَاءِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ الْمُتَأَخِّرِيْنَ كَانَ شَرَائِطُهٗ وَاَرْكَانٌ۔

اعتکاف کی دو قسمیں ہیں: (۱) واجب۔ (۲) مستحب، واجب وہ اعتکاف ہے جس کی نذر مانی گئی ہو۔ دیگر تمام اعتکاف مستحب ہیں اور وہ اعتکاف جو انبیاءِ سابقین اور اولیاءِ متاخرین کیلئے ہے۔ اس کے لیے بھی شرائط اور ارکان ہیں:

شرائط اعتکاف

فَمِنْ شَرَائِطِهِ التَّوْبَةُ لِمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ (۲)

وَهِيَ الْعِلْمُ بِاَنَّ مُخَالَفَةَ اَحْكَامِ اللّٰهِ اَمْرًا كَانَ اَوْ نَهْيًا سَمٌّ مُهْلِكٌ لِلْقَلْبِ وَالنَّدَمُ عَلٰى مَا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَنَاهِيْ وَالْمَلَاهِيْ جَهْلًا اَوْ غَفْلَةً وَالْعَزْمُ عَلٰى اَنْ لَّا يَرْتَكِبَهَا مَا دَامَتْ حَيٰوتُهٗ وَعَلٰى هٰذِهِ التَّوْبَةِ يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ۔

شرائط: (۱) توبہ کرنا جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "اے ایمان والو تم اللہ کی طرف نصیحت آموز توبہ کرو"۔

توبہ یہ ہے کہ بیشک اللہ کے حکم کی مخالفت امر ہو یا نہی اس کے دل کیلئے زہر ہلاہل سمجھنا، جو کچھ اس سے نادانی اور کاہلی سے منہیات اور لہو ولعب سرزد ہوئے ہیں اس پر پشیمان ہونا، تاحیات ان کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم کرنا اور اسی حال میں قبر میں داخل ہونا ہے۔

(۱) پ:۱، س:البقرۃ، آیت:۱۲۵۔ (۲) پ:۲۸، س:التحریم، آیت:۸۔

وَمِنْهَا تَطْهِيْرًا ثَوْبِهٖ وَبَدَنِهٖ بِالْغُسْلِ
وَمِنْهَا التَّجْرِيْدُ عَنْ حُطَامِ الدُّنْيَا۔

(۲) اپنے کپڑوں اور جسم کو دھو کر پاک کرنا۔
(۳) اپنے آپ کو دنیا کی ہر معمولی چیز سے الگ رکھنا۔

اعتکاف کے ارکان

وَمِنْ اَرْكَانِهِ الثَّوَاءُ فِيْ مَسْجِدٍ وَالْاَوْلٰى الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ مَسْجِدُ الْكُوْفَةِ ثُمَّ مَسْجِدُ الْبَصْرَةِ فَاِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ فَمَسْجِدٌ يُصَلّٰى فِيْهِ الْجُمُعَةُ وَاِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ يَجُوْزُ عَلَى الْكُلِّ اَهْلُ فِيْ اَيِّ مَسْجِدٍ اِتَّفَقَ غَيْرَ تِلْكَ الْمَسَاجِدِ۔

ارکان: (۱) مسجد میں ٹھہرنا: مسجدوں میں سب سے بہتر مسجد حرام ہے، پھر مدینے کی مسجد نبوی ﷺ، پھر مسجد کوفہ ہے، پھر مسجد بصرہ ہے، اگر ان مساجد میں اعتکاف میسر نہ آئے تو ہر وہ مسجد ہے جس میں جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہو۔ اگر جامع مسجد بھی میسر نہ آئے تو مذکورہ مساجد کے علاوہ کسی بھی مسجد میں مکروہ طور پر اعتکاف جائز ہے۔

وَ مِنْهَا النِّيَّةُ وَ يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ بِهٰذِهِ الصِّيْغَةِ اَعْتَكِفُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ عَشَرَةَ اَيَّامٍ اَوْ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِنْ كَانَ نَذْرًا لِوُجُوْبِهٖ قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ وَهٰذَا اَتَمُّ فَضِيْلَةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَذْرًا اَقْرَبَهً اِلَى اللّٰهِ بِغَيْرِ قَيْدِ الْوُجُوْبِ وَيَجُوْزُ اَقَلُّ اَوْ اَكْثَرُ وَلَا يَجُوْزُ اَقَلُّ مِنْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ۔

(۲) نیت: ان الفاظ میں ہونا چاہئے، اگر نذر کا ہو تو "میں اللہ کی قربت کیلئے واجب ہونے پر نذر کے طور پر اس مسجد میں تین، دس، تیس دن یا چالیس دن کا اعتکاف بیٹھتا ہوں" یہ مکمل فضیلت والا طریقہ ہے۔ اگر نذر کا نہ ہو تو صرف قُربةً اِلی اللہ یعنی وجوب کی قید کے بغیر نیت کرے۔ اعتکاف کے دنوں میں کمی وبیشی جائز ہے تاہم ایک دن ایک رات سے کم جائز نہیں۔

وَمِنْهَا الصَّوْمُ مَعَ شَرَائِطِ صِحَّتِهٖ وَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَشْتَغِلَ بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ اِلَّا بِالذِّكْرِ اَوِ الصَّلٰوةِ اَوِ التِّلَاوَةِ وَيَشْتَغِلَ بِالطَّعَامِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرِ وَاِذَا اَفْطَرَ اِجْتَنَبَ عَنْ كَثْرَةِ الطَّعَامِ وَاجْتَهَدَ فِي الْاِعْتِيَادِ بِقِلَّةِ الطَّعَامِ لِيُنْتِجَ قِلَّةَ الْمَنَامِ لِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "مَنْ كَثُرَ اَكْلُهٗ كَثُرَ شُرْبُهٗ وَمَنْ كَثُرَ شُرْبُهٗ كَثُرَ نَوْمُهٗ وَمَنْ كَثُرَ نَوْمُهٗ كُتِبَ مِنَ الْغَافِلِيْنَ" وَمَنْ قَلَّ اَكْلُهٗ قَلَّ شُرْبُهٗ وَمَنْ قَلَّ شُرْبُهٗ قَلَّ نَوْمُهٗ وَمَنْ قَلَّ نَوْمُهٗ كُتِبَ مِنَ التَّائِبِيْنَ۔

(۳) صحت صوم کی شرائط کیساتھ روزہ رکھنا: مغرب وعشاء کے درمیان ذکر، نماز، تلاوت کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہیں ہونا چاہے اور کھانا عشاء کے بعد ہی کھائے روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کھانے سے پرہیز کرے اور کم کھانے کی عادت کی کوشش کرے تاکہ نیند کم آئے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے: "جو زیادہ کھائے گا وہ زیادہ پانی پیئے گا۔ جو پانی زیادہ پیئے اس کو نیند زیادہ آتی ہے اور جو زیادہ سویا اسے غفلت گزاروں میں لکھا جاتا ہے۔ جس نے کھانا کم کھایا وہ پانی کم پیئے گا اور جو پانی کم پیئے گا اسے نیند کم آئے گی اور جسے نیند کم آئے اسے توبہ گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔

وَمِنْهَا الْاِجْتِنَابُ عَنِ الْجِمَاعِ نَهَارًا كَانَ اَوْ لَيْلًا

(۴) جماع سے پرہیز کرنا، دن ہو یا رات۔

وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَّا لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ تَجْدِيْدًا لِلْوُضُوْءِ اَوِ الْغُسْلِ اِنِ احْتَاجَ اِلَيْهِ۔

(۵): قضائے حاجت، وضو اور ضرورت پڑنے پر غسل کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے۔

وَمِنْهَا دَوَامُ الْوُضُوْءِ لِيَصِيْرَ بِدَوَامِ التَّوْبَةِ وَهِيَ طَهَارَةُ الْبَاطِنِ وَدَوَامُ الْوُضُوْءِ هُوَ طَهَارَةُ الظَّاهِرِ مَحْبُوْبَانِ عِنْدَ اللّٰهِ كَمَا بَشَّرَ بِقَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

(۶) ہمیشہ باوضو رہے تاکہ ہمیشہ کی توبہ نصیب ہو اور یہ باطنی پاکی ہے اور ہمیشہ باوضو رہنا ظاہری پاکی ہے اور اللہ کے اس فرمان کے مطابق دونوں طہارت اللہ کو محبوب ہیں۔ "اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

وَمِنْهَا دَوَامُ الْعُزْلَةِ عَنِ النَّاسِ يَعْنِيْ اَنْ لَّا يُجَالِسَهُمْ وَلَا يُحَادِثَهُمْ اِلَّا اَمْرًا بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ كُلُّهٗ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا اَمْرًا بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۷) لوگوں سے ہمیشہ علیحدگی اختیار کرنا یعنی ان کیساتھ نہ بیٹھے نہ کوئی گفتگو کرے، ماسوائے نیکی کا حکم دینے کے اور برائی سے روکنے کے۔ جس طرح حدیث قدسی میں وارد ہے کہ "آدمی کی ہر بات اس کے لئے نقصان دہ ہے سوائے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے"۔

وَمِنْهَا دَوَامُ الذِّكْرِ اَوْ كَثْرَتُهٗ لِمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔

(۸) ہمیشہ ذکر کرنا یا کثرت سے ذکر کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اے ایمان والو کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو اور صبح و شام اسکی پاکی بیان کرو"۔

وَمِنْهَا دَوَامُ الصَّمْتِ مَعَ النَّاسِ لِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحِكْمَةُ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي الصَّمْتِ وَوَاحِدٌ فِي الْعُزْلَةِ عَنِ النَّاسِ۔

(۹) لوگوں سے ہمیشہ خاموشی اختیار کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ حکمت کے دس اجزاء ہیں ان میں سے نو خاموشی میں مخفی ہیں اور ایک لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنے میں ہے۔

وَمِنْهَا سَتَغْرَاقُ وَقَائِعِهٖ فِي الذِّكْرِ وَالتِّلَاوَةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَكَثْرَةِ النَّوَافِلِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَهٰذِهٖ كُلُّهَا بَعْدَ اَدَاءِ الْفَرَائِضِ۔

(۱۰) اپنے تمام اوقات میں ذکر الٰہی، تلاوت، تسبیح، حمد الٰہی، تہلیل، تکبیر اور کثرت سے نفل نمازیں پڑھنے میں مشغول رہنا۔ اور یہ تمام امور فرائض کی ادائیگی کے بعد ہی انجام دینا ہے۔

وَمِنْهَا تَرْكُ الْاِعْتِرَاضِ عَلٰى مَا فَعَلَهُ اللّٰهُ وَعَلٰى مَا قَدَّرَهُ اللّٰهُ بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَعُقُوْلُ الْبَشَرِ لِانْغِمَاسِهَا فِي الْعَلَائِقِ السِّفْلِيَّةِ قَاصِرَةٌ عَنْ كُنْهِ حِكْمَتِهٖ وَهُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔

(۱۱) غیر اللہ سے تعلق جوڑنے والے تمام خیالات کا چھوڑ دینا۔

(۱۲) افعال الٰہی اور اس نے جو کچھ حکمت بالغہ سے اسکی تقدیر لکھی ہے اس پر اعتراض چھوڑ دینا۔ انسان کی عقل سطحی تعلقات میں محو ہونے کی وجہ سے اللہ کی حکمت کی حقیقت جاننے سے قاصر ہے۔ اللہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

اعتکاف مقبولہ

فَمَنِ اعْتَكَفَ اِعْتِكَافًا مَشْرُوْطًا بِالشَّرَائِطِ مَبْنِيًّا عَلٰى تِلْكَ الْاَرْكَانِ خَالِصًا مِنَ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اِسْتَفَادَ مِنْ ثَوَابِهٖ

پس جس نے شرائط سے مشروط اور مذکورہ ارکان پر مبنی اعتکاف کیا اور دکھاوا اور تشہیر سے پاک ہو تو وہ اسکے ثواب سے بہرہ مند ہوگا۔

معتکف محرم حج کی طرح ہے

وَمَعَ تِلْكَ الشَّرَائِطِ وَالْاَرْكَانِ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ كَالْمُحْرِمِ لِلْحَجِّ فِيْ تَرْكِ مَا لَا يَلِيْقُ بِحَالِهٖ كَحَلْقِ الرَّاْسِ وَقَلْمِ الظُّفْرِ وَغَيْرِهِمَا لِاَنَّ الْمُعْتَكِفَ مُحْرِمٌ لِلْوُصُوْلِ اِلَى الْكَعْبَةِ الْحَقِيْقِيَّةِ

ان شرائط وارکان کیساتھ اعتکاف کرنے والا ان تمام چیزوں کو چھوڑنے میں محرم حج کی مانند ہے جو اس کے حال کیلئے مناسب نہیں مثلاً سر مونڈنا، ناخن تراشنا وغیرہ۔ کیونکہ معتکف حقیقی کعبے تک پہنچنے والا محرم ہے۔

اعتکاف توڑنے کا مسئلہ

فَفِي الْاِعْتِكَافِ لَوْ خَرَجَ وَكَسَرَ اعْتِكَافَهٗ وَجَبَ الْقَضَاءُ فِي الْمَنْذُوْرِ بِهٖ وَاسْتُحِبَّ فِيْ غَيْرِهٖ

اگر کوئی اعتکاف سے نکل آئے اور اپنا اعتکاف توڑ دے تو نذر کا اعتکاف ہو تو قضاء واجب ہے اور دیگر صورتوں میں مستحب ہے۔

شرائط وارکان جاننا ضروری ہے

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَعَلَّمَ شَرَائِطَهٗ وَاَرْكَانَهٗ وَسُنَنَهٗ وَاٰدَابَهٗ مِنْ عَالِمٍ رَّبَّانِيٍّ اِعْتَكَفَ كَثِيْرًا وَانْتَفَعَ بِهٖ وَلَوْ جَلَسَ فِيْ جِوَارِ ذٰلِكَ الْعَالِمِ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

پس جو کوئی اعتکاف نشینی کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ اسکی شرائط، ارکان، سنتیں اور آداب ایسے عالم ربانی سے سیکھے جس نے کثرت سے اعتکاف کیا ہو اور اس سے مستفید ہوا ہو اور اگر وہ اس عالم کی نگرانی میں بیٹھے تو عظیم کامیابی ملی۔

وَلَوْ خَرَجَ الْمُعْتَكِفُ الَّذِيْ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّلْتَفِتَ اِلٰى

اگر معتکف جو عام مسجد میں ہو اور جمعہ کی نماز کے لیے دائیں بائیں دیکھے بغیر اپنے حواس کی حفاظت کیساتھ نکل

الْجُمُعَةِ اِنْ كَانَ يَحْفَظُ حَوَائِجَهُ اَوْ لِلصَّلٰوةِ فَقَطْ اَوْ لِعِيَادَةِ مَرِيْضٍ اَوْ لِمَصْلَحَةٍ دِيْنِيَّةٍ اَوْ غَيْرِهَا كَمُشَايَعَةِ عَالِمٍ رَبَّانِيٍّ وَمُعَاوَنَةِ مُسْلِمٍ مُحْتَاجٍ اِلَيْهِ وَلَمْ يَقِفْ كَثِيْرًا مِنَ الْقَدْرِ الضَّرُوْرِيِّ لَمْ يَبْطُلْ اِعْتِكَافُهُ۔

جائے یا کسی جنازے میں شرکت یا کسی مریض کی عیادت یا کسی دینی مصلحت کیلئے یا کسی اور مقصد کیلئے مثلاً عالم ربانی کی مشایعت اور اس کے محتاج مند کسی مسلمان کی مدد کیلئے نکل جائے اور ضرورت سے زیادہ نہ ٹھہرے تو ان صورتوں میں اسکا اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔(۱)

روزہ توڑنے والے کی سزا

اَمَّا تَارِكُ الصَّوْمِ فَهُوَ عَلٰى نَوْعَيْنِ مُرَخَّصٌ وَغَيْرُ مُرَخَّصٍ فَالْمُرَخَّصُ كَالْمُسَافِرِ وَالْمَرِيْضِ وَالْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ وَغَيْرِهِمْ وَاَمَّا غَيْرُ الْمُرَخَّصِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَفْطَرَ فِيْ نَهَارِ شَهْرِ رَمَضَانَ شُهْرَةً مُتَعَمِّدًا بِلَا عُذْرٍ وَّلَا ضَرُوْرَةٍ وَجَبَ عَلَى الْاِمَامِ وَحُكَّامِ الْاِسْلَامِ اَنْ يَّقْتُلُوْهُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْفِعْلِ لَا يَصْدُرُ اِلَّا عَنْ عَنِيْدٍ مُسْتَحِلٍّ يَسْتَهْزِئُ بِالشَّرِيْعَةِ۔

تارک روزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) شرعی اجازت یافتہ (۲) غیر اجازت یافتہ۔ اجازت یافتہ افراد مسافر، مریض، حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی خاتون وغیرہ ہیں۔ غیر اجازت یافتہ وہ ہیں جو رمضان میں دن کو کسی عذر اور مجبوری کے بغیر عمداً علانیہ روزہ توڑتے ہیں امام اور اسلامی حکام کے ذمے ایسے شخص کو قتل کرنا واجب ہے کیونکہ اس طرح کا کام صرف ان لوگوں سے سرزد ہو سکتا ہے جو سرکش ہو۔ حرام کو حلال سمجھتا ہو وہ شریعت مطہرہ کا مذاق اڑاتا ہے۔

---

(۱) یہاں ایک وہم کا ازالہ کرنا ضروری ہے کہ معتکف جو عام مسجد میں اعتکاف نشین ہو اور جمعہ کی نماز کے لیے دائیں بائیں دیکھے بغیر اپنے حواس کی حفاظت کیساتھ نکل جائے تو اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔ یہ جواز صرف اس معتکف کیلئے ہے جو جامع مسجد میسر نہ آنے کی وجہ سے عام مسجد میں اعتکاف نشین ہو اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

اول: ارکان اعتکاف کی بحث میں امام نور بخش واضح فرما چکے ہیں کہ عام مسجد میں اعتکاف کا جواز جامع مسجد میسر نہ آنے سے مشروط ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ اعتکاف کا مقصد خالص اللہ کی عبادت میں یکسوئی کیساتھ مسلسل مشغول رہنا ہے اور جمعہ کیلئے باہر نکلنا دیگر شرعی مجبوریوں کی طرح اس یکسوئی میں خلل ڈالتا ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک ایسا اعتکاف باطل ہے تاہم شاہ سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے معتکف کے حق میں جمعہ کیلئے نکلنا درست قرار دیا ہے کیونکہ آپ کے فرمان کے مطابق جامع مسجد نہ ملنے کی صورت میں عام مسجد میں اعتکاف نشینی مکروہ طور پر جائز ہے۔ لیکن اگر جامع مسجد میسر آجائے تو پھر عام مسجد میں اعتکاف جائز نہیں۔ کیونکہ یہ جواز جامع مسجد کی عدم دستیابی سے مشروط ہے۔ اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ وضو اور غسل کیلئے تیمم کا جواز پانی کے نہ ملنے یا پانی کا استعمال مشکل ہونے سے مشروط ہے۔ اگر پانی بآسانی ملتا ہو اور استعمال میں کوئی شرعی عذر موجود نہ ہو تو پھر تیمم کرنا جائز نہیں اور ایسے تیمم میں نماز باطل ہے۔ اسی طرح یہاں بھی عام مسجد میں اعتکاف نشینی کا جواز جامع مسجد میسر نہ آنے سے مشروط ہے۔ جامع مسجد ملنے کی صورت میں عام مساجد میں اعتکاف جائز نہیں۔

دوم: عالم اسلام کے اکثر فقہاء نے اعتکاف کیلئے چار بڑی مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد بصرہ اور مسجد کوفہ) اور جامع مساجد میں ہی اعتکاف نشینی کو درست قرار دیا ہے عام مساجد میں نہیں۔

سوم: نور بخشی تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو اعتکاف نشینی کیلئے خانقاہوں اور جامع مساجد میں چلہ خانے موجود ہیں اور انہی میں ہی اعتکاف کا عمل ہوتا رہا ہے۔ عام مساجد میں نہ چلہ خانے موجود ہیں اور نہ ہی ایسا ثبوت ملتا ہے کہ عام مساجد میں اعتکاف نشینی کی ہو۔

چہارم: یہاں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ کراہت کا تعلق ناپسندیدہ امور سے ہوتا ہے جیسے کہ شاہ سید محمد نور بخش رحمۃ اللہ علیہ نے باب الصوم، باب النکاح، باب التجارت، باب الحج اور باب الایمان والنذور میں عبادات کی تقسیم بندی یوں کی ہے۔ ناپسندیدہ کی دو قسمیں ہیں۔ واجب اور مستحب۔ اسی طرح ناپسندیدہ بھی دو طرح کی ہے۔ مکروہ اور حرام۔ چنانچہ عام مسجد میں اعتکاف نشینی ناپسندیدہ امور میں آتی ہے۔

چنانچہ واضح ہوا کہ اس عبارت سے عام مسجد میں اعتکاف کا بلا شرط و شروط جواز کا کوئی حکم مترشح نہیں ہوتا بلکہ کراہت کیساتھ اعتکاف نشینی کی صورت میں جمعہ اور دیگر ضروری امور کیلئے جانے کا جواز واضح ہوتا ہے اور کراہت کا حکم ہر حال میں باقی ہے۔

{۶} بَابُ الْحَجِّ — حج کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۚ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! بے شک پہلا گھر (اللہ کا) جو لوگوں کیلئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے، یہ بابرکت اور عالمین کیلئے باعث ہدایت ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے۔ جو اس میں داخل ہوا اس نے امان پایا اور جو وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اللہ کی رضا کیلئے اس گھر کا حج فرض ہے۔ جس نے انکار کیا تو اللہ جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

اقسام حج

اَلْحَجُّ الْمَرْضِیُّ عَلٰی نَوْعَیْنِ وَاجِبٌ وَّمُسْتَحَبٌّ وَغَیْرُ الْمَرْضِیِّ عَلٰی نَوْعَیْنِ حَرَامٌ وَّمَكْرُوْهٌ۔

مقبول حج کی دو قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) مستحب۔ اسی طرح غیر مقبول حج کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) حرام۔ (۲) مکروہ۔

حج واجب کرنیوالی چیزیں

اَمَّا مُوْجِبَاتُهٗ فَالْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَالْاِسْلَامُ وَالْحُرِّیَّةُ وَاَمْنُ الدَّرْبِ وَالْوَقْتُ الْمُعَیَّنُ لَهٗ وَالْاِسْتِطَاعَةُ كَالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ وَنَفَقَةِ الْعِیَالِ ذِهَابًا وَّاِیَابًا وَالْقُدْرَةُ عَلَى السَّفَرِ كَالصِّحَّةِ وَعَدَمِ الْمَوَانِعِ فَهُوَ وَاجِبٌ عَلٰی مَنْ حَصَلَ لَهٗ هٰذِهِ الْاَشْیَاءُ وَمُسْتَحَبٌّ لِّمَنْ كَانَ فِیْ سَفَرِهٖ قُرْبٌ اِلَى الْكَعْبَةِ اَوْ وَصَلَ اِلَیْهَا وَهُوَ مِنَ الْفُقَرَاءِ الْاَتْقِیَاءِ وَلَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ لِعَدَمِ التَّمَوُّلِ۔

موجبات حج: (۱) بالغ ہونا۔ (۲) عقلمند ہونا۔ (۳) مسلمان ہونا (۴) آزاد ہونا۔ (۵) راستے کا پرامن ہونا (۶) حج کا معین وقت کا آنا۔ ۷۔ استطاعت کا ہونا مثلاً جانے اور آنے کیلئے زاد راہ، سواری، اہلخانہ کے اخراجات، سفر کی طاقت ہو مثلاً صحتمند ہو اور دیگر رکاوٹیں نہ ہوں تو حج اس شخص پر واجب ہے جو مذکورہ سہولتوں کا حامل ہو۔ اس کیلئے مستحب ہے جو کعبہ کے قریب سے سفر کرے یا وہ کعبہ تک پہنچے جبکہ وہ پرہیزگار تنگدستوں میں سے ہو اور مالدار ہونے کی وجہ سے حج واجب نہیں۔

(۱) پ: ۴ س: آل عمران، آیت: ۹۶، ۹۷۔

حرام ومکروہ حج

وَحَرَامٌ عَلٰى تَارِكِ الصَّلٰوةِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ اِلَّا شُهْرَةً بَيْنَ النَّاسِ وَمَكْرُوْهٌ لِمَنْ لَّمْ يَحْصُلْ لَهٗ اَسْبَابُ الْوُجُوْبِ كَالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ وَغَيْرِهِمَا وَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلٰى اَطْعِمَةِ الْقَافِلَةِ وَيَمْشِيْ۔

نماز چھوڑنے، روزہ توڑنے اور ان لوگوں پر جو صرف شہرت چاہتے ہیں، حج حرام ہے۔ حج اس شخص کیلئے مکروہ ہے جس کے پاس وجوب حج کے اسباب مثلاً راستے کے اخراجات، سواری وغیرہ حاصل نہ ہوں اور وہ قافلہ کے کھانوں پر بھروسہ کرکے حج کو چلے۔

عورت محرم کے بغیر حج نہیں کرسکتی

وَلَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَحُجَّ بِلَا زَوْجٍ وَلَا مَحْرَمٍ وَكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَكَّةَ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا اِذَا كَانَتْ فِيْ صُحْبَتِهَا النِّسْوَانُ الصَّالِحَاتُ مُتَكَثِّرَاتٍ وَهِيَ اٰمِنَةٌ بِصُحْبَتِهِنَّ۔

عورت کیلئے خاوند یا کسی محرم کے بغیر حج جائز نہیں در آں حالیکہ وہ اور مکہ میں تین دن کی مسافت ہو۔ تاہم اس کے ساتھ اگر نیک چلن خواتین کثیر تعداد میں ہوں اور وہ ان کی ہمراہی سے مطمئن ہو (بغیر محرم اور شوہر کے حج کرسکتی ہے)

میقات

وَالْمَوَاقِيْتُ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ التَّجَاوُزُ عَنْهَا اِلَّا مُحْرِمًا لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُوالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتُ عِرْقٍ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةُ وَلِاَهْلِ النَّجْدِ قَرْنُ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَاِنْ اَحْرَمَ قَبْلَ تِلْكَ الْمَوَاقِيْتِ يَعْنِي الْعِرَاقِيُّ مِنَ الْعَتِيْقِ وَاَفْضَلُهُ الْمُسَلَّحُ وَاَوْسَطُهُ عُمَرَةٌ وَاٰخِرُهُ ذَاتُ عِرْقٍ وَالْمَدَنِيُّ مِنْ مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ كَانَ اَفْضَلَ وَاِنْ اَحْرَمَ قَبْلَ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ جَازَ اَيْضًا اِنْ وَقَعَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَاَشْهُرُ شَوَّالٌ وَذُوالْقَعْدَةِ وَمِنْ ذِي الْحِجَّةِ مَا يَلِيْقُ بِهٖ وَمِيْقَاتُ مَنْ كَانَ بِمَكَّةَ فِي الْحَجِّ الْحَرَمُ وَفِي الْعُمْرَةِ الْحِلُّ وَمَنْ كَانَ مَوْطِنُهٗ اَقْرَبَ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ فَمِيْقَاتُهٗ مَنْزِلُهٗ۔

میقات جہاں سے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں۔ (۱) اہل مدینہ کیلئے مقام ذوالحلیفہ ہے۔ (۲) اہل عراق کیلئے ذات عرق۔ (۳) اہل شام کیلئے جحفہ (۴) اہل نجد کیلئے مقام قرن المنازل (۵) اہل یمن کیلئے مقام یلملم، اگر ان میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے یعنی اہل عراق مقام عتیق سے باندھے اور مسلخ زیادہ افضل ہے۔ درمیانی صورت مقام غمرہ اور آخری صورت ذات عرق سے احرام باندھنا ہے۔ اہل مدینہ کیلئے مسجد شجرہ افضل ہے۔ اگر ان میقاتوں سے پہلے احرام باندھے تو بھی جائز ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں واقع ہوجائے اور اس کے مہینے شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے حج کیلئے مناسب دن ہیں۔ (۶) اہل مکہ کیلئے حج میں حرم اور عمرہ میں مقام حل میقات ہے۔ (۷) جو حاجی ان مواقیت سے قریب تر مقیم ہو اس کیلئے میقات اس کا گھر ہے۔

وَمَنْ اَحْرَمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ لِلْعُمْرَةِ وَاعْتَمَرَ فِيْ سَنَةٍ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِاحْرَامِهِ لِلْحَجِّ اِلَى الرُّجُوْعِ اِلٰى مِيْقَاتٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ وَمِيْقَاتُ الْعُمْرَةِ لِاَهْلِ مَكَّةَ اِنْ اَرَادَ الْعُمْرَةَ مَرَّةً اُخْرٰى وَمِيْقَاتُ الصِّبْيَانِ مِنَ الْجُحْفَةِ

(۸) اگر کوئی عازم حج ان مواقیت سے عمرہ کیلئے احرام باندھے اور عمرہ ادا کرے تو حج کیلئے ان کا میقات مکہ ہی ہے اور اس کو احرام حج باندھنے کیلئے کسی میقات تک واپسی کی ضرورت نہیں۔(۹) اگر کوئی دوسری مرتبہ عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کیلئے اہل مکہ کی طرح میقات حل ہے۔ بچوں کا میقات مقام جحفہ ہے۔

احرام سے پہلے

فَاِذَا اَرَادَ الْاِحْرَامَ اغْتَسَلَ اَوْ تَوَضَّاَ وُجُوْبًا وَلَبِسَ اِزَارًا وَرِدَاءً وُجُوْبًا اِمَّا جَدِيْدَيْنِ اَوْ غَسِيْلَيْنِ اَبْيَضَيْنِ وَيَسْتَحِبُّ التَّنْظِيْفَ وَالتَّطْيِيْبَ وَقَلْمَ الظُّفْرِ وَحَلْقَ الرَّاْسِ وَقَصَّ الشَّارِبِ وَنَتْفَ الْاِبْطَيْنِ اَوْ حَلْقَهُمَا وَتَنْظِيْفَهُمَا قَبْلَ الْاِحْرَامِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَوْ صَلّٰى فَرْضَ وَقْتِهٖ كَفَاهُ۔

جب وہ احرام کا ارادہ کرے تو غسل کرنا سنت اور وضو کرنا واجب ہے۔ واجبی طور پر ایک پاجامہ اور چادر پہنے۔ دونوں نئے ہوں یا دھلے ہوئے ہوں اور سفید ہوں۔ احرام سے قبل صفائی کرنا، خوشبو لگانا، ناخن تراشنا، سر مونڈنا، مونچھیں کاٹنا، دونوں بغلوں کے بال اکھاڑنا یا مونڈنا اور دونوں کی صفائی کرنا مستحب ہے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے اور حاضر وقت کی فرض نماز پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

حج کی نیتیں

وَالنِّيَّةُ فِيْهِمَا اَنْ يَّقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اِنْ كَانَ مُفْرِدًا وَاِنْ كَانَ مُتَمَتِّعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ ثُمَّ الْحَجَّ وَاِنْ كَانَ قَارِنًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ثُمَّ يُلَبِّيْ عَقِيْبَ صَلٰوتِهٖ۔

حج مفرد کی نیت: "اے رب! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں"، حج تمتع ہو "اے رب میں عمرہ پھر حج کا ارادہ کرتا ہوں" حج قارن ہو تو "حج پھر عمرہ" تو میرے لئے اسے آسان کر(۱) اور مجھ سے قبول فرما۔ پھر اپنی نماز کے بعد تلبیہ پڑھے۔

تلبیہ

وَالتَّلْبِيَةُ اَنْ يَّقُوْلَ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

تلبیہ یوں پڑھے "حاضر ہوں، حاضر ہوں اے رب! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں۔ بیشک تمام تعریفیں، نعمتیں اور حاکمیت تیری ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں

---

(۱) نیت حج مفرد: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ۔
نیت تمتع: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ ثُمَّ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ
نیت حج قارن: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ

وَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يُخِلَّ بِشَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ وَلَوْ زَادَ فِيْهَا جَازَ وَبَعْدَ النِّيَّةِ وَالتَّلْبِيَةِ صَارَ مُحْرِمًا فَيَحْرُمُ عَلَيْهِ اِثْنَا عَشَرَ۔

تلبیہ کے الفاظ میں کسی قسم کی خلل اندازی نہیں ہونی چاہیے تاہم اگر ان میں اضافہ کرے تو جائز ہے۔ نیت اور تلبیہ کے بعد وہ محرم بن گیا۔ اب اس پر چودہ امور حرام ہیں:

محرم کیلئے حرام امور

مِنْهَا صَيْدُ الْبَرِّ اِمْسَاكًا وَّاَكْلًا وَلَوْ صَادَهُ مُحِلٌّ اَيْضًا وَاِشَارَةً تَدُلُّ لَهُ وَاِعَانَةً وَذَبْحًا وَلَوْ ذَبَحَهُ كَانَ حَرَامًا عَلَى الْمُحِلِّ وَالْمُحْرِمِ۔

(۱) روکنے یا کھانے کیلئے خشکی کا شکار کھیلنا چاہے غیر محرم نے شکار کیوں نہ کھیلا ہو، یا اشارہ، رہنمائی، قید، یا ذبح کر کے شکار کھیلے۔ اگر وہ ذبح کرے تو محرم اور آزاد پر حرام ہے۔

وَمِنْهَا النِّسَاءُ وَطْيًا وَّتَقْبِيْلًا وَّلَمْسًا وَنَظْرَةً بِشَهْوَةٍ وَعَقْدُ لَهُ وَلِغَيْرِهِ وَشَهَادَةٌ عَلَى الْعَقْدِ۔

(۲) بیوی سے مجامعت، بوسہ بازی، چھونا یا شہوت کی نظر سے دیکھنا یا اپنے لئے یا کسی اور کیلئے عقد کرنا یا عقد پر گواہ بننا۔

وَمِنْهَا لُبْسُ الْمَخِيْطِ لِلرِّجَالِ اِلَّا السَّرَاوِيْلَ لِمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا وَفِيْ مَعْنَاهُ لُبْسُ مَا سَتَرَ ظَهْرَ الْقَدَمِ كَالْخُفَّيْنِ وَغَيْرِهِمَا وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ شَيْئًا اٰخَرَ يَجُوْزُ لُبْسُ الْخُفَّيْنِ مَعَ قَطْعِ سَاقَيْهِمَا وَشَقِّ ظَهْرِ قَدَمَيْهِمَا۔

(۳) مردوں کیلئے سلے ہوئے کپڑے پہننا مگر جس کو تہہ بند یا اس جیسی نہ ملے تو شلوار مستثنیٰ ہے۔ ایسی چیز پہننا جس سے پیر کی پشت ڈھک جائے مثلاً موزے وغیرہ اگر کوئی دوسری چیز نہ ملے تو پنڈلیوں کے برابر والا حصہ کاٹ کر اور پیر کی پشت والے حصے کو پھاڑ کر موزہ پہننا جائز ہے۔

وَمِنْهَا الرَّفَثُ وَهُوَ الْجِمَاعُ وَمِنْهَا الْفُسُوْقُ وَهُوَ الْكَذِبُ وَمِنْهَا الْجِدَالُ وَهُوَ الْحَلْفُ وَمِنْهَا قَتْلُ هَوَامِّ الْجَسَدِ وَيَجُوْزُ نَقْلُهَا وَلَا بَأْسَ بِاِلْقَاءِ الْقُرَادِ وَالْبَرَاغِيْثِ وَغَيْرِهِمَا وَمِنْهَا اسْتِعْمَالُ دُهْنٍ فِيْهِ طِيْبٌ وَلَا بَأْسَ بِغَيْرِ الطِّيْبِ ضَرُوْرَةً وَمِنْهَا اِزَالَةُ الشَّعْرِ قَلِيْلَهُ وَكَثِيْرَهُ وَلَا بَأْسَ بِهِ اِذَا اضْطُرَّ وَمِنْهَا تَغْطِيَةُ الرَّاْسِ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ غَطَّى نَاسِيًا اَلْقَاهُ وَاجِبًا عَلَى الْفَوْرِ وَجَدَّدَ التَّلْبِيَةَ اسْتِحْبَابًا وَمِنْهَا اَنْ تَسْفِرَ النِّسَاءُ وُجُوْهَهُنَّ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّسْدُلْنَ خِمَارَهُنَّ اِلٰى اَنْفِهِنَّ وَمِنْهَا تَظْلِيْلُ الْمُحْرِمِ وَهُوَ

(۴) رفث یعنی جماع کرنا۔ (۵) فسوق یعنی جھوٹ بولنا۔ (۶) جدال یعنی قسم کھانا۔ (۷) جسم کے کیڑوں کو مار ڈالنا تاہم انہیں منتقل کرنا جائز ہے۔ چیچڑے اور پسو وغیرہ کو پھینک دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (۸) ایسا تیل استعمال کرنا جس میں خوشبو ہو اگر بغیر خوشبو کے تیل ضرورت کی بناء پر استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (۹) بالوں کا کاٹنا کم ہو یا زیادہ، اگر مجبوری کی حالت ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (۱۰) خواتین کے علاوہ مردوں کا سر کو ڈھانپنا اگر بھول کر ڈھانپا ہو تو فوراً اسے ہٹانا واجب اور تلبیہ کی تجدید مستحب ہے۔ (۱۱) خواتین کا اپنے چہروں سے پردہ ہٹانا دوپٹے کو ناک تک لگا کر رکھنا جائز ہے۔ (۱۲) دوران طواف محرم کا اپنے آپ کو سایہ کرنا

طَائِفٌ وَلَا بَأْسَ بِهِ فِي غَيْرِ الطَّوَافِ وَمِنْهَا قَلْمُ الْأَظْفَارِ وَمِنْهَا قَطْعُ الْأَشْجَارِ وَالْحَشِيشِ إِلَّا مَا زَرَعَهُ النَّاسُ وَيَجُوزُ قَلْعُ الْإِذْخِرِ وَالْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَالْأَثْمَارِ۔

طواف کے علاوہ دیگر مقامات پر حرج نہیں۔(۱۳) ناخن تراشنا۔(۱۴) درختوں اور گھاس کاٹنا مگر لوگوں کی اپنی کاشت کی چیزیں کاٹنا حرام نہیں۔البتہ اذخیر نامی گھاس اور پھلدار درخت اور پھلوں کا توڑنا ناجائز ہے۔

عازم حج کیلئے مکروہ امور

وَيُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ فِي غَيْرِ الْأَبْيَضِ وَفِي الثِّيَابِ الْوَسَخَةِ وَفِي الْمُعَلَّمَةِ وَالْحِنَّاءِ لِلزِّينَةِ وَالنِّقَابِ لِلْمَرْأَةِ وَدُخُولُ الْحَمَّامِ وَاسْتِعْمَالُ الرَّيَاحِينِ وَالِاكْتِحَالُ بِالسَّوَادِ وَالنَّظَرُ فِي الْمِرْآةِ وَلُبْسُ الْخَاتَمِ لِلزِّينَةِ وَلِلْمَرْأَةِ لُبْسُ الْحُلِيِّ وَالْحِجَامَةُ إِلَّا لِضَرُورَةٍ وَلَا بَأْسَ بِحَكِّ الْجَسَدِ وَالسِّوَاكِ مَا لَمْ يُدْمِيَا وَيَنْبَغِي أَنْ يُكْثِرَ مِنَ التَّلْبِيَةِ عَقِيبَ الصَّلَوَاتِ وَفِي الصُّعُودِ عَلَى الْعِلْوِ وَالْهُبُوطِ إِلَى السِّفْلِ وَفِي تَلَاقِي الْقَوَافِلِ وَبِالْأَسْحَارِ۔

(۱) ایسے کپڑے کا احرام جو سفید نہ ہو۔(۲) میلے اور نقش نگار والے کپڑوں کا احرام باندھنا۔(۳) زینت کیلئے مہندی لگانا (۴) عورتوں کیلئے نقاب لگانا (۵) حمام میں گھسنا۔(۶) خوشبو سونگھنا (۷) کالا سرمہ لگانا۔(۸) آئینہ دیکھنا۔(۹) زینت کیلئے انگوٹھی پہننا۔(۱۰) عورت کیلئے زیورات پہننا۔(۱۱) بغیر مجبوری کے پچھنے لگانا۔جسم کو کھجانے اور مسواک سے اگر خون نہ نکلتا ہو تو حرج نہیں۔محرم کو چاہئے کہ نمازوں کے بعد، اوپر چڑھتے اور نیچے اترتے وقت، دوسرے قافلوں سے ملاقات کے موقع پر اور سحر کے اوقات میں کثرت سے تلبیہ پڑھے۔

مکہ مکرمہ میں کیسے داخل ہوں؟

فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ اغْتَسَلَ اسْتِحْبَابًا فَدَخَلَ مَكَّةَ وَابْتَدَأَ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِذَا عَايَنَ الْبَيْتَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً وَبِرًّا وَتَكْرِيمًا اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ۔ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَقَصَدَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الدُّعَاءِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِ بَنِي شَيْبَةَ وَافْتَتَحَ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَلَا يَجُوزُ الطَّوَافُ إِلَّا بِسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَالطَّهَارَةِ مِنَ الْحَدَثِ وَالْخَبَثِ۔

جب مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو مستحب طور پر غسل کرے مکہ میں داخل ہو جائے اور مسجد حرام سے ابتدا کرے اور جب کعبۃ اللہ کو دیکھے تو یوں پڑھے "اے رب! اس گھر کی شرافت، عظمت، ہیبت، اچھائی اور تکریم میں اضافہ فرما! اے میرے رب! تو سلامتی ہے، سلامتی تجھ سے ہے اور سلامتی تیری طرف لوٹے گی۔ یا اللہ! ہمیں باسلامت زندہ رکھ اور دار سلامت میں داخل فرما" یا تکبیر یا تہلیل پڑھے اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد مسجد حرام کا ارادہ کرے باب بنی شیبہ سے داخل ہو جائے اور طواف قدوم کیساتھ ہی ابتدا کرے طواف شرمگاہ کی پردہ پوشی اور نجاست اور خباثت سے پاک ہوئے بغیر جائز نہیں۔

وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مُحْرِمًا اِلَّا الْمَرِيْضَ اَوْ مَنْ يَتَكَرَّرُ دُخُوْلُهٗ كَثِيْرًا كَالْحَطَّابِيْنَ وَالْحَشَّاشِيْنَ وَغَيْرِهِمْ وَمَنْ اَحْرَمَ وَخَرَجَ بَعْدَ الْاِحْرَامِ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ رَجَعَ فِي الشَّهْرِ الَّذِيْ اَحْرَمَ فِيْهِ لَا بَأْسَ بِهٖ وَاِنْ رَّجَعَ فِيْ شَهْرٍ اٰخَرَ اَحْرَمَ ثَانِيًا۔

احرام باندھے بغیر کوئی بھی مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے مریض اور وہ شخص جو بار بار مکہ میں داخل ہوتا ہو مثلاً لکڑہارا اور گھاس لانے والے وغیرہ اگر کوئی احرام باندھے اور احرام کے بعد حرم سے نکل جائے اور اسی مہینے میں لوٹ آئے جس میں احرام باندھا تھا تو کوئی حرج نہیں تاہم اگر کسی دوسرے مہینے میں آئے تو دوبارہ احرام باندھے۔

طواف کا طریقہ

فَفِي الطَّوَافِ يَضْطَبِعُ وَيَبْتَدِئُ بِالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَيَسْتَقْبِلُهٗ وَيَسْتَعْمِلُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ اِنِ اسْتَطَاعَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّؤْذِيَ مُسْلِمًا وَاِلَّا فَيُشِيْرُ ثُمَّ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَالْبَيْتُ عَلٰى يَسَارِهٖ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ وَيَرْمُلُ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلَاثِ الْاُوَلِ۔ وَيَمْشِيْ فِيْمَا بَقِيَ عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَيَسْتَلِمُ الْحَجَرَ فِيْ اَوَّلِ كُلِّ شَوْطٍ اِنِ اسْتَطَاعَ وَيَخْتِمُ الطَّوَافَ بِاسْتِلَامِهٖ ثُمَّ يَاْتِي الْمَقَامَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْهِ اَوْ عِنْدَهٗ اَوْ حَيْثُ تَيَسَّرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهٰذَا الطَّوَافُ طَوَافُ الْقُدُوْمِ وَهُوَ مُسْتَحَبٌّ لِمَنْ قَدِمَ لَا لِاَهْلِ مَكَّةَ وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَيَشْرَبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ۔

طواف کے دوران چادر کو دائیں بغل سے بائیں کندھے پر ڈالدے۔ حجر اسود سے ابتدا کرے، رخ اسی کی طرف کرے یہاں سے عمل کرے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو تو اسے بوسہ دے ورنہ اشارہ کرے پھر کعبہ کا طواف کرے اور خانہ کعبہ داہنے طرف ہو۔ سات چکر لگائے پہلے تین شوط (چکر) کے دوران تیز تیز چلے۔ باقی چار شوط میں عام انداز سے چلے۔ ممکن ہو تو ہر شوط کی ابتدا میں حجر اسود کا بوسہ لے اور طواف کا اختتام بھی بوسہ پر ہو۔ پھر مقام ابراہیمؑ پر آئے اور یہاں یا اسکے قریب یا مسجد میں کہیں بھی موقع ملے دو رکعت نماز پڑھے۔ یہ طواف، طواف قدوم کہلاتا ہے۔ اہل مکہ کے علاوہ دور کے آفاقی حج کیلئے یہ طواف مستحب ہے۔ حجر اسود کو بوسہ دینا اور آب زمزم پینا سنت ہے۔

صفا مروہ میں سعی

فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّفَا وَيَصْعَدُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ قَامَةٍ اَوْ اَكْثَرَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ يَنْحَدِرُ نَحْوَ الْمَرْوَةِ وَيَمْشِيْ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَاِذَا بَلَغَ اِلٰى جَوْفِ الْوَادِيْ

پھر صفا کی طرف نکل جائے اور ایک قد کے برابر یا زیادہ کے مقدار چڑھے قبلہ رخ ہو کر تکبیر پڑھے، تہلیل پڑھے اور نبی رحمت ﷺ پر درود بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کرے۔ پھر مروہ اتر آئے اور عام انداز سے چلے اور جب وادی کے درمیان میں پہنچے تو میلین اخضرین کے

سَعْيَ بَيْنَ الْمِيلَيْنِ الْأَخْضَرَيْنِ سَعْيًا حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدَ عَلَيْهَا كَمَا صَعِدَ عَلَى الصَّفَا وَيَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ وَهٰذَا شَوْطٌ فَيَسْعٰى سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ الْإِفْتِتَاحُ مِنَ الصَّفَا وَالْاِخْتِتَامُ عَلَى الْمَرْوَةِ لَا غَيْرُ۔

درمیان دوڑے یہاں تک کہ مروہ تک پہنچے پھر جس طرح صفا پر چڑھا تھا اس طرح مروہ پر چڑھے اور وہی عمل بجالائے جو پہلے بجالا چکا ہے، یہاں ایک چکر مکمل ہوگیا۔ اسی طرح سات چکر سعی کرے۔ جو صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کوئی اور صورت نہیں۔

ثُمَّ إِنْ كَانَ مُتَمَتِّعًا يَقْصُرُ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهِ وَيَخْرُجُ مِنْ إِحْرَامِ عُمْرَتِهِ فَيَحِلُّ لَهُ كُلُّ مَا حَرُمَ بِالْإِحْرَامِ ثُمَّ يُحْرِمُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ وَمِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ أَفْضَلَ وَمِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ أَوْ تَحْتَ الْمِيزَابِ أَفْضَلُ فَيَخْرُجُ مُلَبِّيًا مُتَوَجِّهًا إِلٰى مِنًى فَيَبِيتُ بِهَا لَيْلَةَ عَرَفَةَ وَيُصَلِّي بِهَا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ عَرَفَةَ كَبَّرَ عَقِيبَهَا إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَعْنِي عَقِيبَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ صَلٰوةً۔

پھر عازم حج اگر حج تمتع کرنے والا ہو تو اپنے سر کے بال چھوٹے کرلے اور عمرہ کے احرام سے باہر نکلے۔ پس احرام کی وجہ سے اس پر حرام تمام امور حلال ہیں پھر حج کیلئے یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ سے پھر احرام باندھے اور مسجد (الحرام) سے باندھے تو افضل ہے۔ مقام ابراہیمؑ یا پرنالے کے نیچے باندھے تو بھی افضل ہے پھر منیٰ رخ ہو کر تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے اور عرفہ کی رات یہاں گزارے، پانچ وقت کی نماز ادا کرے۔ عرفہ کے دن نماز صبح سے فارغ ہوجائے تو اس کے بعد سے ایام تشریق (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کے آخری روز نماز عصر تک تیئس فرض نماز کے بعد تک تکبیر پڑھتا رہے۔

تکبیر کے صیغے

وَصِيغَةُ التَّكْبِيرِ هٰذِهِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَأَحَلَّ لَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَوْلَانَا۔

تکبیر کا صیغہ یہ ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں کہ جس نے ہمیں ہدایت دی اور ہمارے لیے چوپائے جانور حلال کیا اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے کہ جس نے ہمیں فضیلت عطا کی۔

عرفات کو روانگی

ثُمَّ أَفَاضَ إِلٰى عَرَفَاتٍ وَهِيَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ إِلَّا بَطْنَ عُرَنَةَ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِهَا جَمْعًا وَوَقَفَ

پھر عرفات کی طرف چلے بطن عرنہ کے سوا تمام عرفہ ٹھہرنے کے مقامات ہیں یہاں ظہر اور عصر کی نماز ساتھ ادا کرے اور یہاں

بِهَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ ذَاكِرًا اللّٰهَ تَعَالَى وَإِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ وَآخَّرَهَا لِلْجَمْعِ مَعَ الْعِشَاءِ وَمَشَى إِلَى مُزْدَلِفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَإِذَا وَصَلَ إِلَيْهَا صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمْعًا بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَبَاتَ بِهَا لَيْلَةَ النَّحْرِ۔

غروب آفتاب تک ذکر اور تہلیل کرتے ہوئے ٹھہرے۔ جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز ادا نہ کرے اور اسے عشاء کیساتھ پڑھنے کیلئے مؤخر کر دے اور پھر مزدلفہ کی طرف چلا جائے۔ بطن محسر کے علاوہ پورا مزدلفہ ٹھہرنے کے قابل ہیں جب یہاں پہنچے تو مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامت کیساتھ پڑھے اور دسویں کی رات یہیں گزارے۔

شیطان کو کنکریاں مارنا

فَإِذَا طَلَعَ الصُّبْحُ بِهَا صَلَّى وَبَعْدَ أَدَاءِ الْفَرَائِضِ أَخَذَ سَبْعِينَ حَصَاةً مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فَإِذَا وَصَلَ إِلَى الْمَشْعَرِ اشْتَغَلَ بِالذِّكْرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالْمُنَاجَاةِ بِمَا شَاءَ ثُمَّ يَعْدُو حَتَّى يَصِلَ إِلَى بَطْنِ مُحَسِّرٍ فَيُسْرِعُ فِي السَّيْرِ فِيهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى مِنًى فَيُعَظِّمُهَا دَخَلَهَا إِنْ كَانَ لَهُ مَحَلٌّ۔

جب صبح طلوع ہو جائے تو نماز پڑھے اور فرائض کی ادائیگی کے بعد مزدلفہ سے ستر کنکریاں اٹھائے اور مشعر حرام کی طرف بڑھے جب مشعر تک پہنچے تو ذکر الٰہی اور تسبیح تہلیل اور جو چاہے مناجات وغیرہ میں مشغول ہو جائے۔ پھر واپس آئے حتیٰ کہ بطن محسر تک پہنچے اور یہاں سے منیٰ پہنچنے تک تیز تیز چلے۔ یہاں اگر سامان ساتھ ہیں تو انہیں یہاں اتار دے۔

ثُمَّ يَأْخُذُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ وَيَأْتِي إِلَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَهِيَ تَلِي مَكَّةَ وَيَرْمِيهَا وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ الْحَصَيَاتُ كَالْأَنْمُلَةِ۔

اور سات کنکریاں اٹھائے اور جمرہ عقبہ کی طرف آئے یہ مکہ کے نزدیک ہے۔ یہاں پتھر مارے ہر کنکری کیساتھ تکبیر پڑھے اور کنکریوں کا انکی کے سرے کے برابر ہونا چاہیے۔

قربانی کا حکم

ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى رَحْلِهِ بِمِنًى وَيَنْحَرُ مَا كَانَ عَلَيْهِ وَاجِبًا كَدَمِ التَّمَتُّعِ أَوْ مُسْتَحَبًّا كَدَمِ الْقِرَانِ وَلَا دَمَ لِلْإِفْرَادِ وَالْمُفْرِدُ إِذَا أَرَادَ دَمًا ضَحَّى۔

پھر منیٰ میں اپنے سامان کے پاس واپس آئے اور یہاں واجبی قربانی دے۔ اگر واجب ہو مثلاً تمتع کی قربانی یا مستحب قربانی دے مثلاً قران کی قربانی حج افراد میں قربانی نہیں۔ اگر حاجی مفرد قربانی دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

وَالْأُضْحِيَّةُ مُسْتَحَبَّةٌ أَيْضًا لِلْحُجَّاجِ وَلِغَيْرِهِمْ مَعَ الْيُسْرِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ ثُلُثَهَا وَيَهْدِيَ ثُلُثَهَا وَيَتَصَدَّقَ ثُلُثَهَا۔

قربانی حاجیوں اور دیگر لوگوں کے لیے مستحب ہے اگر گنجائش ہو۔ قربانی کے گوشت کا ایک تہائی حصہ کھائے ایک تہائی حصہ ہدیہ کرے اور ایک تہائی حصہ صدقہ کرے۔

ثُمَّ يَحْلِقَ رَأْسَهُ أَوْ يُقَصِّرَ وَالْحَلْقُ أَفْضَلُ لِلرِّجَالِ وَالتَّقْصِيرُ لِلنِّسَاءِ فَإِذَا نَحَرَ وَحَلَقَ وَقَطَعَ التَّلْبِيَةَ حَلَّ لَهُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ بِالْإِحْرَامِ إِلَّا النِّسَاءَ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى مَكَّةَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَهُوَ يَوْمُ النَّحْرِ أَوْ مِنَ الْغَدِ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ فَإِنْ كَانَ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَقِيبَ طَوَافِ الْقُدُومِ لَمْ يَرْمُلْ فِي هٰذَا الطَّوَافِ وَلَا سَعْيَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَعَى رَمَلَ فِي طَوَافِهِ هٰذَا وَسَعَى بَعْدَهُ عَلَى مَا قَدَّمْنَا وَيَعُودُ إِلَى الْمَسْجِدِ۔

پھر اپنا سر مونڈوائے یا چھوٹا کرائے۔ مردوں کیلئے مونڈ ڈالنا اور خواتین کیلئے چھوٹا کرنا افضل ہے۔ جب قربانی کرلے، سر مونڈ لے اور تلبیہ روک دے تو احرام سے حرام ہونیوالی چیزیں بیوی کے سوا سب حلال ہوجاتی ہیں۔ پھر اسی روز یعنی نحر کے دن یا دوسرے یا تیسرے دن مکہ لوٹ آئے اور کعبہ کے سات چکروں کیساتھ طواف زیارت کرے اور اگر طواف قدوم کے بعد صفا و مروہ میں سعی کی ہو تو اس طواف میں تیز نہ چلے اور اس پر سعی بھی نہیں ہے اگر طواف قدوم کے بعد سعی کو مقدم نہ کی ہو تو اپنے اس طواف میں تیز تیز چلے اور اسکے بعد گزشتہ طریقے پر سعی کریں اور مسجد کو لوٹ آئے۔

طواف نساء

وَيَطُوفُ طَوَافَ النِّسَاءِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ حَلَّ لَهُ النِّسَاءُ فَلِذٰلِكَ يُسَمَّى طَوَافَ النِّسَاءِ وَهٰذَا الطَّوَافُ هُوَ الْوَاجِبُ فِي الْحَجِّ وَيُكْرَهُ تَأْخِيرُهُ عَنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فَإِذَا طَافَ هٰذَا الطَّوَافَ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ إِلَّا رَمْيُ الْجِمَارِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَيَنْبَغِي أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مِنًى وَيُقِيمَ بِهَا۔

پھر طواف نساء بجالائے اور دو رکعت نماز پڑھیں۔ اب اس کے لئے بیوی بھی حلال ہوجائے گی اسی وجہ سے اس طواف کو طواف النساء نام دیا گیا ہے۔ یہ طواف حج میں واجب ہے اور ان دنوں سے موخر کرنا مکروہ ہے۔ جب یہ طواف کرلے تو اس پر ایام تشریق کے دوران جمرات کو پتھر مارنے کے علاوہ کوئی کام باقی نہیں رہتا پس وہ منیٰ کی طرف واپس آئے اور قیام کرے۔

فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ النَّحْرِ وَهُوَ أَوَّلُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَخَذَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَصَاةً وَأَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي هِيَ فِي وَسْطِ مِنًى وَرَمَى بِهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ مُتَطَهِّرًا مَعَ التَّكْبِيرِ وَالدُّعَاءِ كَمَا فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ قَبْلُ وَتَوَقَّفَ ثُمَّ أَتَى إِلَى جَمْرَةِ الْوُسْطَى وَرَمَى بِهَا بِسَبْعٍ وَتَوَقَّفَ ثُمَّ أَتَى إِلَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَرَمَى بِهَا بِسَبْعٍ وَلَا يَتَوَقَّفُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى رَحْلِهِ وَمِنَ

قربانی کے دوسرے دن جو ایام تشریق کا پہلا دن ہوگا، جب سورج ڈھل جائے تو اکیس (۲۱) کنکریاں اٹھائے اور منیٰ کے وسط میں موجود جمرہ کی طرف آئے اور باوضو ہو کر سات کنکریاں مارے اور ہر کنکر کے ساتھ تکبیر اور دعا پڑھے، جس طرح اس سے قبل جمرۂ عقبہ کو ماری تھیں، پھر توقف کرے پھر جمرہ وسطیٰ پر آئے اور اس کو سات کنکریاں مارے پھر توقف کرے۔ پھر جمرۂ عقبہ پر آئے اور اس کو سات کنکریاں مارے اور توقف نہ کرے پھر اپنے سامان کی طرف واپس آئے دوسرے دن اسی طرح اکیس (۲۱) کنکریاں اٹھائے اور پہلے دن کی

الْغَدِ فَكَذَا إِنْ أَخَذَ فِي حَذَى وَعِشْرِينَ حَصَاةً وَيَرْمِي كَمَا فِي الْأَمْسِ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ نَفَرَ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى ۔فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۔وَيَعُودُ إِلَى مَكَّةَ وَهُوَ النَّفْرُ الْأَوَّلُ وَيَتْرُكُ مَا بَقِيَ مِنَ الْحَصَيَاتِ بِمِنًى وَهِيَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ حَصَاةً وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ رَمْيَ الْحَصَيَاتِ الْبَاقِيَةِ فَأَقَامَ بِمِنًى إِلَى غَدٍ وَهُوَ أَفْضَلُ وَرَمَى الْحَصَيَاتِ الْبَاقِيَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَدَرَجَ أَوْ دُحْرِجَ أَوْ زَالَتْ وَيَجُوزُ رَمْيُهَا مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى غُرُوبِهَا وَالْأَوْلٰى هٰذَا الزَّوَالِ۔

وَيَجُوزُ فِي الْيَوْمَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ وَيَجُوزُ رَمْيُهَا مُتَفَاقِتًا مِنْهَا فِي لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ غَيْرَ وَرَّاةٍ لِلرُّعَاةِ وَالْعَبِيدِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْعَاجِزِينَ وَالْخَائِفِينَ مِنَ الْأَعَادِي وَغَيْرِهِمْ فَيَعُودُ إِلَى مَكَّةَ لِطَوَافِ الْوَدَاعِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْمَنَاسِكِ عَلَيْهِ شَيْءٌ بَعْدَ هٰذَا الطَّوَافِ۔

طرح کنکریاں مارے پھر اگر چاہے تو اسی روز واپس آئے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ فرمان خداوندی ہے کہ جس نے دو دن میں جلد واپسی کا ارادہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ پھر مکہ کی طرف لوٹ آئے یہ پہلی روانگی ہے۔ بچی ہوئی کنکریاں منیٰ میں پھینکے یعنی اکیس کنکریاں۔ اگر حاجی چاہے تو باقی کنکریاں بھی جمرات کو مارنے کا عمل مکمل کرے دوسرے دن بھی منیٰ میں قیام کرے تو افضل ہے۔ ان باقی کنکریوں کو اس وقت مارے جب سورج ایک نیزہ یا دو نیزے کے برابر چڑھ جائے یا سورج ڈھل جائے۔ سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک یہ کنکریاں ماری جاسکتی ہیں اور زوال کے بعد زیادہ بہتر ہے۔

یہ کنکریاں پہلے دو دنوں میں بھی اور ضرورت کی بناء پر ایام تشریق کی راتوں میں خاموشی سے بھی ماری جاسکتی ہے جیسے چرواہے غلام کمزور، مجبور اور دشمن سے خائف افراد وغیرہ۔ اس کے بعد طواف وداع کے لیے مکہ لوٹ آئے اور اس طواف کے بعد حاجی پر مناسک حج کا کوئی حکم باقی نہیں رہتا۔

عمرہ کی ادائیگی

وَأَمَّا الْعُمْرَةُ فَهِيَ تَابِعَةٌ لِلْحَجِّ إِنْ كَانَ الْحَجُّ وَاجِبًا فَوَاجِبَةٌ وَإِنْ كَانَ مُسْتَحَبًّا فَمُسْتَحَبَّةٌ فَمَنْ أَرَادَ الْعُمْرَةَ مِنَ الْآفَاقِ فَمِيقَاتُهَا مِيقَاتُ الْحَجِّ مِنَ الْجَوَانِبِ كَمَا ذَكَرْنَا وَمِنْ مَكَّةَ الْحِلُّ وَالنِّيَّةُ فِيهَا أَنْ يَقُولَ ۔اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي ۔فَيَأْتِي مُلَبِّيًا إِلَى الْكَعْبَةِ فَيَطُوفُ بِهَا كَمَا طَافَ بِحَجَّتِهِ وَيَسْعٰى بَعْدَ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَمَا ذُكِرَ وَيُحَلِّلُ بِتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ تَمَّتْ عُمْرَتُهُ۔

عمرہ حج کا تابع ہے۔ اگر حج واجب ہے تو عمرہ بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو یہ بھی مستحب۔ پس جو دور سے عمرہ کے ارادہ سے آئے اس کیلئے میقات ہر جانب سے میقات حج ہی ہیں جیسا کہ ہم ذکر کر چکے۔ جو مکہ سے عمرے کا ارادہ کرے ان کیلئے میقات حل ہے۔ عمرہ کی نیت یوں کرے۔ اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اسے میرے لیے آسان فرما اور مجھ سے قبول فرما۔ پھر تلبیہ پڑھتے ہوئے کعبہ تک آئے۔ طواف حج کی طرح طواف کرے اور طواف کے بعد صفا و مروہ کے مابین مذکورہ طریقے پر سعی کرے، پھر ناخن تراش کر اور بال مونڈوا کر احرام سے نکلے اس طرح اس کا عمرہ مکمل ہوگیا۔

خواتین کے لئے خصوصی احکام

وَاَمَّا الْمَرْاَۃُ فَحُکْمُھَا کَحُکْمِ الرَّجُلِ اِلَّا اَنْ تَجُوْزَ لَھَا لُبْسُ الْمَخِیْطِ کَالسِّیْرِ وَالْقَمِیْصِ مَعَ الْخِمَارِ وَاَنْ تَسْتُرَ رَاْسَھَا وَاَنْ لَّا تَرْفَعَ صَوْتَھَا فِی التَّلْبِیَۃِ وَاَنْ لَّا تَرْمُلَ فِی الطَّوَافِ وَالسَّعْیِ کَالرَّجُلِ وَیُعَلِّمُوْنَھَا اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ الْاِحْرَامِ یَنْبَغِیْ اَنْ تَغْتَسِلَ وَتَنْوِیَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَتُلَبِّیَ وَتَتَعَرَّضَ لِمَا تَتَعَرَّضُہُ الْمُحْرِمُوْنَ اِلَّا الطَّوَافَ وَالسَّعْیَ وَتُؤَخِّرُھُمَا حَتّٰی تَطْھُرَ فَتَطُوْفَ وَتَسْعٰی بَعْدَ الطُّھْرِ لِاَنَّھُمَا لَا یَجُوْزَانِ اِلَّا بِالطَّھَارَۃِ کَالصَّلٰوۃِ۔

عورت کا حج مرد کے حج کی طرح ہے مگر یہ امور اس کیلئے جائز ہیں۔(۱) سلے ہوئے کپڑے پہننا مثلاً چادر سمیت شلوار قمیص (۲) یہ کہ وہ اپنے سر کو ڈھانپے (۳) تلبیہ کے دوران آواز اونچی نہ کرے۔(۴) یہ کہ مردوں کی طرح طواف اور سعی کے دوران تیز نہ چلیں (۵) اگر احرام سے پہلے حیض آئے تو اسے غسل کرنا چاہئے پھر حج اور عمرے کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے اور طواف وسعی کو چھوڑ کر دیگر امور حاجیوں کی طرح بجالائے اور طواف اور سعی کو موخر کرے جب تک پاک نہ ہوں۔ پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کرے کیونکہ یہ دونوں اعمال نماز کی طرح پاک ہوئے بغیر جائز نہیں۔

حج کی قسمیں

وَاَنْوَاعُ الْحَجِّ ثَلَاثَۃٌ اَلْاِفْرَادُ وَالْقِرَانُ وَالتَّمَتُّعُ

حج کی تین قسمیں ہیں:(۱) افراد۔ (۲) قران۔ (۳) تمتع

حج افراد کی نیت

اَمَّا الْاِفْرَادُ فَھَیْئَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَقَطْ اَوْ مُفْرِدًا وَیُلَبِّیْ کَمَا مَضٰی وَلَا ھَدْیَ عَلَیْہِ

حج افراد کی نیت یہ ہے۔ اے اللہ! میں صرف حج کا ارادہ کرتا ہوں یا "مفرداً" کہے۔ پھر پہلے کی طرح تلبیہ پڑھے حج افراد ادا کرنیوالے پر کوئی قربانی لازم نہیں۔

حج قران کی نیت

وَاَمَّا الْقِرَانُ فَھَیْئَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ مَعًا اَوْ مُقَارِنًا وَیُلَبِّیْ فَیَدْخُلُ مَکَّۃَ فَیَطُوْفُ وَیَسْعٰی لِعُمْرَتِہٖ وَلَا یُحِلُّ وَیَمْشِیْ اِلٰی مِنًی وَیَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَیَرْجِعُ یَوْمَ النَّحْرِ اِلٰی مَکَّۃَ وَیَطُوْفُ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ وَیَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِحَجَّتِہٖ۔

حج قران کی نیت یہ ہے "اے اللہ! میں ایک ساتھ یا آپس میں ملا کر حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں"۔ پھر تلبیہ پڑھے اور مکہ میں داخل ہوجائے' طواف کرے اور اپنے عمرے کیلئے سعی کرے اور احرام سے نہ نکلے اور منیٰ کو نکل جائے، وقوف عرفات کرے۔ یوم نحر کو مکہ واپس آئے اور طواف زیارت کرے، دوسری دفعہ اپنے حج کیلئے صفا و مروہ میں سعی کرے۔

وَيَسْتَحِبُّ لَهُ هَدْيٌ يَذْبَحُهُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى إِمَّا بَدَنَةٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ مِنَ الضَّأْنِ جَذَعَةٌ أَوْ مِنَ الْمَعْزِ ثَنِيَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ وَلِلْقَارِنِ يَجُوزُ أَنْ يُقَدِّمَ عُمْرَتَهُ عَلَى حَجِّهِ كَمَا ذَكَرْتُهُ الْآنَ أَوْ حَجَّهُ عَلَى عُمْرَتِهِ فَلَوْ قَدَّمَ حَجَّتَهُ عَلَى عُمْرَتِهِ يَنْبَغِي أَنْ يَمْشِيَ مِنَ الْمِيقَاتِ إِلَى مِنًى وَمِنْهَا إِلَى عَرَفَاتٍ وَيَقِفَ بِهَا وَمِنْهَا إِلَى مُزْدَلِفَةَ وَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَعُودَ إِلَى مِنًى وَيَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَا يَخْرُجَ مِنَ الْإِحْرَامِ فَيَمْشِيَ إِلَى مَكَّةَ وَيَطُوفَ وَيَسْعَى لِحَجَّتِهِ وَيَرْجِعَ مِنَ الْمَرْوَةِ إِلَى الْبَيْتِ فَيَطُوفَ وَيَسْعَى ثَانِيًا لِلْعُمْرَةِ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مِنًى ثُمَّ يَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ وَلِمَنْ لَا شَعْرَ عَلَى رَأْسِهِ يَسْتَحِبُّ إِمْرَارُ الْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ بِمَثَابَةِ الْحَلْقِ لَهُ۔

منیٰ میں یوم نحر کو دی جانیوالی قربانی اس پر مستحب ہے۔ قربانی کیلئے اونٹ، گائے، ایک سالہ بھیڑ یا دو سالہ بکری ہونا چاہئے۔ جسے میسر نہ آئے تو حج کے ایام میں تین اور واپسی پر سات دن کے روزے رکھے یہ مکمل دس ہیں۔ حج قران والے کیلئے اپنے عمرے کو حج پر مقدم کرنا جائز ہے جس طرح ابھی ذکر کیا اور عمرے پر حج کو مقدم کرنا بھی جائز ہے اگر وہ حج کو عمرے پر مقدم کرے تو میقات سے منیٰ کی طرف جائے اور منیٰ سے عرفات کی طرف۔ وہاں وقوف کرے، یہاں سے مزدلفہ جائے اور یہاں وقوف کرے پھر منیٰ کو واپس آئے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارے۔ احرام سے باہر نہ نکلے اور مکہ کی طرف چلا جائے اور طواف کرے اور اپنے حج کیلئے سعی کرے اور مروہ سے کعبہ کو واپس آئے اور طواف کرے۔ دوسری بار عمرہ کیلئے سعی کرے۔ پھر منیٰ واپس لوٹے بال مونڈ ڈالے یا چھوٹے کرائے جس کے سر پر بال نہ ہوں تو اس کے سر پر استرہ کا پھیرنا مستحب ہے یہ سر کو مونڈ ڈالنے کی طرح ہے۔

وَيَسْتَحِبُّ لِلْقَارِنِ أَنْ يَسُوقَ الْهَدْيَ مِنَ الْمِيقَاتِ بِالْإِشْعَارِ وَهُوَ أَنْ يَشُقَّ سَنَامَهَا مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَيُلَطِّخَ صَفْحَتَهَا وَيُقَلِّدَهَا بِنَعْلٍ وَهُوَ أَنْ يُعَلِّقَ مِنْ رَقَبَتِهَا نَعْلًا وَاحِدًا إِنْ كَانَ الْهَدْيُ بَدَنَةً وَلِغَيْرِهَا مِنَ الْبَقَرِ وَالضَّأْنِ التَّقْلِيدُ فَقَطْ لَا إِشْعَارَ لَهُمَا وَبَعْدَ الذَّبْحِ بِمِنًى وَكَانَ وَقْتُهُ وَقْتَ الْأُضْحِيَّةِ فَيَعُودَ إِلَى مَكَّةَ وَيَطُوفَ طَوَافَ النِّسَاءِ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ إِنْ تَيَسَّرَ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حَيْثُ تَيَسَّرَ فَقَدْ تَمَّتْ حَجَّتُهُ الْمَقْرُونَةُ بِالْعُمْرَةِ۔

حج قران والے کیلئے میقات سے ہی جانور کا اشعار کر کے ساتھ لے جانا مستحب ہے۔ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ کوہان کو دائیں جانب چیرے، اسکے چہرے پر خون لگائے اسکے گلے میں قلادہ لگائے یعنی ایک جوتا اس کے گلے میں لٹکائے اگر قربانی اونٹ ہو۔ اگر دیگر جانور مثلاً گائے بھیڑ ہوں تو گلے میں صرف قلادہ لٹکائے اشعار دونوں کیلئے نہیں۔ اس کے بعد جانور کو منیٰ میں ذبح کرے ذبح کا وقت قربانی کا وقت ہی ہے۔ پھر مکہ لوٹ آئے اور طواف نساء بجالائے اور مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھے بشرطیکہ ممکن ہو یا پھر مسجد حرام میں یا کہیں پر بھی ممکن ہو۔ پس اس کا عمرہ کیساتھ کیا جانیوالا حج پورا ہوگیا۔

حج تمتع کی نیت

وَاَمَّا التَّمَتُّعُ فَنِيَّتُهٗ اَنْ يَّقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ ثُمَّ الْحَجَّ فَيُحْرِمُ مِنَ الْمِيْقَاتِ لِلْعُمْرَةِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْهَدْيُ فَيَسُوْقُ الْهَدْيَ مِنَ الْمِيْقَاتِ وَيُشْعِرُهٗ وَيُقَلِّدُهٗ وَيَدْخُلُ مَكَّةَ وَيَطُوْفُ وَيَسْعٰى لِعُمْرَتِهٖ وَيَحْلِقُ اَوْ يُقَصِّرُ لِلتَّحَلُّلِ مِنْ عُمْرَتِهٖ وَيُحْرِمُ ثَانِيًا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَكَّةَ لَا مِنَ الْمَوَاقِيْتِ اِلَّا لِحَاجَةٍ وَيَمْشِيْ اِلٰى مِنًى وَيُفِيْضُ اِلٰى عَرَفَاتٍ وَيَفْعَلُ مَا فَعَلَهُ الْمُفْرِدُ وَالْقَارِنُ وَيَذْبَحُ هَدْيَهٗ بِمِنًى اِنْ كَانَ لَهٗ هَدْيٌ وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ

حج تمتع کی نیت یہ ہے اے اللہ! میں عمرہ پھر حج کا ارادہ کرتا ہوں الخ پھر میقات عمرہ سے احرام باندھے۔ اس پر قربانی واجب ہے لہٰذا میقات سے قربانی لے جائے اور اسے اشعار کرے، قلادہ لٹکائے اور مکہ میں داخل ہو، طواف کرے اور عمرہ کیلئے سعی کرے، بال مونڈ ڈالے یا چھوٹا کرائے تاکہ احرام عمرہ سے نکل سکے۔ مکہ سے ہی یوم ترویہ (آٹھویں) کو دوبارہ احرام باندھے۔ باہر کے میقاتوں سے نہیں۔ پھر منیٰ کی طرف جائے اور عرفات کی طرف چلے اور ہر وہ عمل بجالائے جو حج افراد اور قران والے بجالاتے ہیں۔ منیٰ میں قربانی ذبح کرے بشرطیکہ قربانی ساتھ لایا ہوا گر قربانی کا جانور نہ ملے تو تین دن روزے حج کے دوران رکھے اور باقی سات واپسی پر رکھے۔

فَيَحْلِقُ اَوْ يُقَصِّرُ بَعْدَ الذَّبْحِ فَيَعُوْدُ اِلٰى مَكَّةَ وَيَطُوْفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَهُوَ رُكْنٌ عَظِيْمٌ فَلَا يَتِمُّ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ فَيَسْعٰى فَيَعُوْدُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَطُوْفُ طَوَافَ النِّسَاءِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا حَاجَةَ اِلَى السَّعْيِ فَيَعُوْدُ اِلٰى مِنًى لِاِتْمَامِ سَائِرِ الْمَنَاسِكِ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ مَعَ الْجَمَرَاتِ۔

ذبح کے بعد بال مونڈوائے یا چھوٹے کرائے پھر مکہ لوٹ آئے اور طواف زیارت بجالائے طواف زیارت حج کا بڑا رکن ہے اور اس کے بغیر حج مکمل نہیں۔ پھر سعی کرے اور مسجد حرام کی طرف واپس آئے پھر طواف نساء بجالائے، دو رکعت نماز پڑھے، دوبارہ سعی کی ضرورت نہیں پھر منیٰ کی طرف لوٹے تاکہ ایام تشریق میں جمرات کو کنکر مارنا سمیت دیگر تمام مناسک کو مکمل کیا جاسکے۔

احصار کیا ہے ؟

اَمَّا الْاِحْصَارُ فَهُوَ الْاِمْتِنَاعُ لِلْمُحْرِمِ مِنْ اَدَاءِ مَنَاسِكِهٖ بِاَيِّ سَبَبٍ كَانَ اِمَّا مِنْ عَدُوٍّ اَوْ مَرَضٍ اَوْ مِثْلِهِمَا فَيَجُوْزُ التَّحَلُّلُ لِلْمُحْصَرِ مِنْ اِحْرَامِهٖ وَاَمَّا اِذَا تَحَلَّلَ الْمُحْصَرُ فَعَلَيْهِ دَمٌ فَلَوْ قَدَرَ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ هَدْيَهٗ اِلٰى مِنًى وَيَوْمُ النَّحْرِ تَحَلَّلَهٗ حَتّٰى يَصِلَ هَدْيُهٗ فَيَذْبَحُوْهُ كَانَ اَفْضَلَ وَاِنْ لَّمْ

محرم کیلئے کسی وجہ سے مناسک کی ادائیگی میں رکاوٹ کا نام احصار ہے چاہے کسی دشمن کی وجہ سے ہو یا مرض کی وجہ سے یا ان جیسے کوئی اور وجود پیش ہو۔ پس حصار کا شکار شخص کو احرام سے نکلنا جائز ہے اور جب وہ احرام سے باہر نکلے تو قربانی ضروری ہے۔ اگر وہ اپنی قربانی منیٰ تک بھجوا سکے اور اس کے وہاں پہنچنے تک تحلل کو تاخیر کر سکے اور دوسرے اسے ذبح کر سکیں تو افضل

يَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ يَجُوْزُ ذَبْحُ هَدْيِهٖ حَيْثُ اُحْصِرَ اَوْ حَيْثُ اتَّفَقَ فَيَنْبَغِيْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَنْ يَّتَحَلَّلَ بَعْدَ ذَبْحِهٖ وَيَجُوْزُ لِلْمُحْصَرِ وَلِغَيْرِهٖ اِنْ يُّقَدِّرَ اَنْ يُّبَاشِرَ الْمَنَاسِكَ بِنَفْسِهٖ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّسْتَنِيْبَ مُسْلِمًا عَدْلًا رَجُلًا كَانَ اَوِ امْرَاَةً اِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّسْتَاْجِرَهٗ لِيَحُجَّ لَهٗ وَالْاَجِيْرُ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ مَرْوُرَةً وَلَوْ كَانَ مَرْوُرَةً وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ لَا بَأْسَ بِهٖ۔

صورت ہے اور اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو جب بھی احصار (رکاوٹ پیدا ہو) کا سامنا ہو یا جیسے اتفاق ہو جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔ ہر حال میں قربانی کے بعد ہی احرام سے نکلے۔ احصار کا شکار وغیرہ اگر قادر ہو تو مناسک خود ادا کرے۔ کسی عادل مسلمان مرد یا خاتون کو نائب مقرر کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ وہ اس کے حج کی اجرت کی استطاعت رکھتا ہو۔ مناسب ہے کہ اجرت پر لینے والا شخص مرورہ (۱) ہو اور اگر مرورہ ہو اور اس پر حج واجب نہ ہو تو ایسے شخص کو نائب بنانے میں حرج نہیں۔

نائب بنا کر حج کروانا کن پر واجب ہے؟

وَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَعَلِمَ اَنَّ مَوَانِعَهٗ لَا تُرْفَعُ فِيْ مُدَّةِ عُمُرِهٖ قَطُّ وَعَلٰى مَنْ مَاتَ وَاَوْصٰى اَنْ يُّحَجَّ عَنْهُ فَوَجَبَ اَنْ يُّخْرِجَ الْوَرَثَةُ اُجْرَةَ الْحَجِّ مِنْ مَالِهٖ اَوَّلًا كَالدَّيْنِ فَيَقْسِمُوْا مَا بَقِيَ وَاِنْ اَحَبَّ الْمُوْصٰى يَسْتَحِبُّ لِلْوَرَثَةِ اَنْ يَّسْتَاْجِرُوْا مَنْ يَّحُجُّ عَنْهُ۔

(۱) یہ اس پر واجب ہے جس پر حج واجب ہو اور جانتا ہو کہ حج کی رکاوٹیں اسکی زندگی میں کبھی ختم نہیں ہونگی۔ (۲) جو مر گیا ہو اور یہ وصیت کر گیا ہو کہ اس کی طرف سے حج کی ادائیگی کی جائے۔ اس کے ورثاء پر واجب ہے کہ قرض کی طرح پہلے اس کے متروکہ مال سے حج کی اجرت نکالے پھر جو باقی بچے اسے تقسیم کرے۔ اگر وصیت نہ کی ہو تو کسی کو حج کیلئے اجرت پر لینا ورثاء پر مستحب ہے۔

کونسا حج افضل ہے؟

وَاَمَّا اَفْضَلِيَّةُ اَنْوَاعِ الْحَجِّ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ فَيَتَعَلَّقُ بِقَبُوْلِهٖ عِنْدَ اللّٰهِ فَمَا يَقْبَلُهُ اللّٰهُ فَهُوَ اَفْضَلُ وَقَبُوْلُهٗ فِي الْغَيْبِ فَلَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَاَمَّا بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْاَشْخَاصِ فَبَعْضُهَا اَنْسَبُ مِنْ بَعْضٍ وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ مَعَ تَهَالَاطَائِلَ تَحْتَهَا كَانَتْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَلَمْ يُكَلِّفِ اللّٰهُ اَحَدًا بِهٰذِهٖ

اقسام حج میں سے کسی کی دوسری پر فضیلت اللہ کے حضور اس کی قبولیت سے تعلق رکھتی ہے پس جس حج کو اللہ قبول کرے وہی افضل ہے اور اس کی قبولیت غیب کا معاملہ ہے اسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اور اگر شخصی نسبت دی جائے تو بعض دوسروں سے زیادہ مناسب ہے تاہم یہ درستی کے باوجود سعی لاحاصل بحث ہے یہ غیب کا کھوج ہے اور اللہ نے کسی کو اس کام کا مکلف نہیں بنایا۔

---

(۱) مرورہ وہ شخص ہے جس نے عدم استطاعت کی وجہ سے پہلے حج نہ کیا ہو۔ سراج الاسلام میر مختار اخیار پیر طریقت صوفی امام یوسف رحمہ

وَإِذَا دَخَلَ الْحُجَّاجُ مَكَّةَ قَبْلَ الْوُقُوفِ اِسْتَحَبَّ لِلْإِمَامِ أَوْ لِمَنْ نَصَبَهُ الْإِمَامُ أَنْ يَخْطُبَ بِمَكَّةَ فِي السَّابِعِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ خُطْبَةً وَاحِدَةً يَأْمُرُهُمْ فِي الْخُطْبَةِ بِالْخُرُوجِ إِلٰى مِنًى وَيُعَلِّمُهُمْ مَا لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ الْمَنَاسِكِ لِيَوْمِ خُرُوجِهِمْ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ إِلٰى مِنًى وَيَبِيتُونَ بِهَا لَيْلَةَ عَرَفَةَ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مَشَوْا إِلٰى عَرَفَاتٍ وَيَخْطُبُ الْإِمَامُ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ خُطْبَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمْعًا كَمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَبْلُ۔

جب حجاج کرام مکہ میں داخل ہو جائیں تو امام یا ان کے مقرر کردہ نائب کو وقوف سے قبل مکہ مکرمہ میں ساتویں ذی الحجہ کو بعد نماز ظہر ایک خطبہ دینا مستحب ہے جس میں وہ حجاج کے لیے منیٰ میں نکل جانے کا حکم دے اور انہیں ان امور کی تعلیم دے جو مناسک حج کیلئے ضروری ہیں۔ انہیں دوسرے دن یعنی ترویہ کو (آٹھویں ذی الحجہ) منیٰ جانے کا حکم بیان کرے اور یہ کہ لوگ منیٰ میں ہی عرفہ کی رات گزاریں جب سورج طلوع ہو جائے تو عرفات کی طرف جائیں اور امام زوال کے بعد دو خطبے دیں۔ پھر لوگوں کو ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھائیں جس طرح میں نے پہلے ذکر کیا۔

حج کے ارکان

أَمَّا أَرْكَانُ الْحَجِّ فَهِيَ خَمْسَةٌ الْإِحْرَامُ وَالْوُقُوفُ وَالطَّوَافُ وَالسَّعْيُ وَالْحَلْقُ أَوِ التَّقْصِيرُ

ارکان حج پانچ ہیں: (۱) احرام باندھنا (۲) وقوف (۳) طواف (۴) سعی (۵) سر کو مونڈوانا یا چھوٹا کرانا۔

عمرہ کے ارکان

فَأَرْكَانُ الْعُمْرَةِ أَرْبَعَةٌ الْإِحْرَامُ وَالطَّوَافُ وَالسَّعْيُ وَالْحَلْقُ أَوِ التَّقْصِيرُ وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْكَانِ وَاجِبَاتٌ وَسُنَنٌ وَآدَابٌ

عمرے کے ارکان چار ہیں صرف وقوف نہیں ان ارکان میں سے ہر ایک میں واجبات، مسنونات اور آداب ہیں۔

ارکان کی ادائیگی میں بگاڑ

فَفِي إِفْسَادِ الْأَرْكَانِ يَجِبُ الْقَضَاءُ مِنْ قَابِلٍ وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُتِمَّ فَاسِدَ مَنَاسِكِهِ وَيُقِيمَ بِمِنًى إِلٰى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَفِي إِفْسَادِ سَائِرِ الْوَاجِبَاتِ تَجِبُ الْفِدْيَةُ كَمَا سَنَذْكُرُهَا وَفِي إِفْسَادِ السُّنَنِ تُسَنُّ الْفِدْيَةُ۔ وَفِي لُبْسِ الْمَخِيطِ وَتَغْطِيَةِ الرَّأْسِ لِلرَّجُلِ وَتَغْطِيَةِ الْوَجْهِ لِلْمَرْأَةِ وَفِي التَّطْيِيبِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

چنانچہ ارکان میں بگاڑ کی صورت میں آئندہ اس کی قضاء واجب ہے۔ ایسے شخص کو تمام مناسک حج خود کو بجالانا اور ایام تشریق کے آخر تک منیٰ میں رکنا مستحب ہے تمام واجبات میں بگاڑ پر فدیہ واجب ہے جس کو ہم جلد ذکر کریں گے۔ مسنون افعال میں کمی رہ جانے پر فدیہ دینا بھی مسنون ہے۔ مردوں کیلئے سلا ہوا کپڑا پہننے یا سر کو ڈھانپنے اور خاتون کیلئے چہرہ ڈھانپنے، خوشبو لگانے، سر مونڈوانے، ناخن تراشنے پر ایک

دَمُ شَاةٍ اَوْ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ اَوْ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَفِي الْجِمَاعِ بَعْدَ التَّحَلُّلِ الْاَوَّلِ بَدَنَةٌ لِلْغَنِيِّ وَبَقَرَةٌ لِلْمُتَوَسِّطِ وَشَاةٌ لِلْفَقِيْرِ وَلَا شَيْءَ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَاَمَّا الْجِمَاعُ قَبْلَ التَّحَلُّلِ الْاَوَّلِ فَمُفْسِدٌ لِحَجِّهٖ وَلِعُمْرَتِهٖ فَفِي الْوَاجِبِ يَجِبُ الْقَضَاءُ مِنْ قَابِلٍ وَفِي الْمُسْتَحَبِّ يَسْتَحِبُّ وَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَنْفَرِدَ فِيْ قَضَاءِ الْمَنَاسِكِ حَتّٰى يَتَحَلَّلَ وَفِيْ سَائِرِ مُقَدِّمَاتِهٖ كَالْقُبْلَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَاعَبَةِ غَيْرِ هٰذَا مُشَاةٌ۔

بکری دینا یا چھ مسکین کو کھانا کھلانا کہ ہر مسکین کو نصف صاع ملے یا تین دن کا روزہ واجب ہے۔ تحلل اول کے بعد ہمبستری پر امیر شخص پر ایک اونٹ اور متوسط پر ایک گائے اور غریب پر ایک بکری کا فدیہ واجب ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اس پر کوئی واجب نہیں۔ اگر ہمبستری تحلل اول سے قبل واقع ہو جائے تو یہ اس کے حج اور عمرہ دونوں کے باطل کرنے کا باعث ہے (۱) چنانچہ حج واجب ہو تو آئندہ قضاء واجب اور اگر مستحب ہو تو قضا بھی مستحب ہے، حاجی احرام کھولنے تک مناسک کی ادائیگی میں اجتماع سے الگ نہ ہو۔ جماع کے مقدمات مثلاً بوسہ، چھونے اور دل بہلانے جیسی حرکتوں پر ایک بکری کی قربانی دینی ہوگی۔

حرام امور بجالانے کی صورت میں فدیہ

وَفِيْ سَائِرِ الْمُحَرَّمَاتِ اِنْ كَانَ ارْتَكَبَهَا قَبْلَ فِعْلِهَا الْفِدْيَةُ وَهِيَ مُتَفَاوِتَةٌ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا حُرِّمَ وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَنْ فَعَلَ اَوْ تَرَكَ مَثَلًا فِيْ قَطْعِ الشَّجَرِ الْكَبِيْرِ بَقَرَةٌ وَفِي الصَّغِيْرِ شَاةٌ وَلَا بَأْسَ بِقَطْعِ الشَّوْكِ وَمَا يُنَاسِبُهُ لِلْاِيْذَاءِ۔

وَفِيْ صَيْدِ الْبَرِّ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ جَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَفِي النَّعَامَةِ بَدَنَةٌ وَفِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ وَالْبَقَرِ الْوَحْشِيِّ بَقَرَةٌ وَفِي الْغَزَالِ مَعْزٌ وَفِي الْاَرْنَبِ عَنَاقٌ وَفِي الْيَرْبُوْعِ جَفْرَةٌ وَمَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ فَهُوَ حَرَامٌ كَالْمَيْتَةِ

اس سے پہلے مذکور تمام حرام امور بجالانے پر فدیہ واجب ہے اس کی نوعیت حرام کام اور اس کے کرنے والے کی مناسبت سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً بڑا درخت کاٹنے پر ایک گائے، چھوٹا درخت کاٹنے پر ایک بکری دینا واجب ہے۔ تکلیف پہنچانے میں کانٹے اور اس جیسی دوسری چیزوں کے کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

خشکی کے شکار پر فدیہ حلال چوپایوں سے دیا جائیگا۔ (۲) شتر مرغ کے فدیہ میں اونٹ، وحشی گدھے اور وحشی گائے کے فدیہ میں گائے، ہرن کے بدلے بکری، خرگوش کے بدلے ایک سالہ بکری اور جنگلی چوہے کے بدلے چار ماہ کی بکری کا فدیہ دینا ہے۔ جو جانور محرم نے شکار میں مار دیا ہو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔

---

(۱) تحلل اول سے مراد حج کی تین اقسام بجالانے والوں کیلئے منیٰ میں پہنچ کر قربانی ملق یا قصر اور رمی جمرۂ عقبہ کے بعد سوائے بیوی کے باقی تمام چیزیں حلال ہونا ہے۔ یہی تحلل اول کہلاتا ہے لہٰذا تحلل اول کے بعد بیوی سے تحلل ثانی سے قبل جماع کرنے پر فدیہ دینا واجب ہے تاہم حج کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر تحلل اول سے قبل ہمبستری کا عمل واقع ہو تو حج باطل ہو گا یاد رہے کہ تحلل ثانی سے مراد طواف الصدر سے فارغ ہونا ہے جو کہ واجب ہے طواف زیارت کی عدم ادائیگی کی صورت میں حج باطل نہیں ہوگا اور فدیہ دینا لازم ہوگا کیونکہ فقہ احناف میں یہ بات سراسر موجود ہے کہ ارکان کے چھٹ جانے کی صورت میں حج کا اعادہ واجب ہے جبکہ کسی واجب کے ترک کرنے کی صورت میں فدیہ دینا واجب ہے۔ چونکہ طواف زیارت واجب ہے اس لئے فدیہ دینا واجب ہے۔

(۲) صحرائی شکار حلال گوشت جو یا حرام گوشت، فدیہ میں اس کے مثل کے طور پر حلال جانور ہی کا فدیہ لازم ہے۔

وَفِي جَمِيعِ الْوُحُوشِ وَالطُّيُورِ وَنَتَائِجِهَا يَرْجِعُ إِلَى قَوْلِ عَدْلَيْنِ فِي قِيمَتِهَا وَفِدْيَتِهَا۔ لَا فِدْيَةَ فِي قَتْلِ السِّبَاعِ الْمُؤْذِيَةِ كَالذِّئْبِ وَغَيْرِهِ وَلَا فِي قَتْلِ الْحَشَرَاتِ الْمُؤْذِيَةِ كَالْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْفَأْرَةِ وَالْغُرَابِ وَالْحِدَأَةِ وَالْبُرْغُوثِ وَالْبَقِّ وَالزُّنْبُورِ إِنْ خِيفَ مِنْ لَدْغِهَا

وَفِي قَتْلِ الْقُمْلَةِ فِدْيَةٌ بِكَفِّ طَعَامٍ لِأَنَّ الِاشْتِغَالَ بِقَتْلِهَا قَبِيحٌ خُصُوصًا فِي الْأَوْقَاتِ الشَّرِيفَةِ وَفِي الْجَرَادِ وَالْقُرَادِ كَفُّ طَعَامٍ أَوْ تَمْرَةٌ وَفِي الثَّعْلَبِ وَالضَّبُعِ إِنْ عَدَّهُمَا مَا يَأْكُلُ كُلَّ لَحْمِهِ فَعَنَاقٌ أَوْ شَاةٌ وَإِنْ عَدَّهُمَا مِنَ السِّبَاعِ الْمُؤْذِيَةِ فَلَا فِدْيَةَ لَهُمَا وَلَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَتَعَرَّضَ لِلْوُحُوشِ وَإِنِ اسْتَأْنَسَتْ أَيْضًا وَلَا بَأْسَ بِذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالدَّجَاجِ الْبَطِّ وَغَيْرِهَا مِنَ الْأَهْلِيَّةِ وَإِنْ تَوَحَّشَتْ أَيْضًا۔

وَعَلَى الْمُعْتَمِرِ وَالْحَاجِّ الْمُفْرِدِ إِنْ لَزِمَ دَمٌ أَوْ صَدَقَةٌ فَعَلَى الْقَارِنِ ضِعْفُهَا لِحَجَّتِهِ وَاحِدٌ لِعُمْرَتِهِ وَاحِدٌ وَإِنْ قَتَلَ مُحْرِمَانِ صَيْدًا وَاحِدًا فَعَلَى كُلِّ مِنْهُمَا فِدْيَةٌ كَامِلَةٌ وَبَيْعُ الصَّيْدِ وَابْتِيَاعُهُ مَعَ الْإِحْرَامِ بَاطِلٌ وَأَمَّا الْهَدْيُ لِلْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ وَالْمُتَطَوِّعِ فَلَا يَجُوزُ ذَبْحُهُ وَنَحْرُهُ إِلَّا فِي يَوْمِ النَّحْرِ بِمِنًى وَلِلْمُعْتَمِرِ بِمَرْوَةَ أَوْ بِمَكَّةَ۔

تمام وحشی جانوروں، پرندوں اور انکے بچوں کو مارنے پر اسکی قیمت اور فدیہ طے کرنے کیلئے دو عادل افراد کے فیصلے کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ ایذا رسان درندے کے قتل میں کوئی فدیہ لازم نہیں مثلاً بھیڑیا، نہ ہی ضرر پہنچانے والے کیڑوں کو مارنے پر کوئی فدیہ ہے مثلاً سانپ، بچھو، کوا، چیل، پسو، مچھر اور بھڑ بشرطیکہ ان کے ڈنک مارنے کا خوف ہو۔

جوں مارنے کی صورت میں ایک مٹھی بھر کھانا فدیہ لازم ہے کیونکہ جوں کو مارنے میں مشغول رہنا خصوصاً بابرکت اوقات میں برا فعل ہے، ٹڈی اور چیچڑے کو مارنے پر مٹھی بھر کھانا یا ایک کھجور دینا لازم ہے، لومڑی اور گیدڑ کو اگر وہ گوشت کھانے جانیوالے جانوروں میں شمار کرے تو ایک بکری یا ایک سالہ بچہ لازم ہے اور اگر انہیں مضر درندہ سمجھتا ہو تو ان پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ احرام باندھنے والے کیلئے جائز نہیں کہ وحشی جانوروں سے چھیڑ چھاڑ کرے اگرچہ یہ مانوس ہی کیوں نہ ہو۔ اونٹ، گائے، چوپائے، مرغی بطخ اور دیگر پالتو جانوروں کو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ یہ وحشی ہی کیوں نہ بن گئے ہوں۔

عمرہ ادا کرنیوالے اور حج افراد بجالانیوالے پر اگر قربانی یا فدیہ واجب ہو جائے تو حج قران کرنیوالے کے لیے اس فدیہ کا دگنا دینا لازم ہے ایک حج کیلئے اور ایک اس کے عمرے کیلئے۔ اگر دو محرم (احرام باندھنے والے) ایک ہی شکار کو مار لے تو ان دونوں میں سے ہر ایک پر ایک مکمل فدیہ دینا ضروری ہے، احرام کے دوران شکار کا بیچنا اور خریدنا دونوں باطل ہیں۔ حج تمتع بجالانے والے حج قران ادا کرنے والے اور نفلی حج ادا کرنے والے حاجیوں کے لیے قربانی کے جانور کو منیٰ میں ہی ذبح کرنا یا نحر کرنا لازم ہے اور صرف عمرہ ادا کرنے والے مروہ یا مکہ میں قربانی دے سکتے ہیں۔

قربانی کا حکم

وَاَمَّا الْاُضْحِيَّةُ فَهِيَ مُسْتَحَبَّةٌ وَمَكَانُهَا مِنًى وَزَمَانُهَا يَوْمُ النَّحْرِ وَثَلَاثَةٌ بَعْدَهُ هُوَ لِمَنْ كَانَ بِمِنًى وَفِي الْاَمْصَارِ يَوْمُ النَّحْرِ وَيَوْمَانِ بَعْدَهُ وَاَمَّا سَائِرُ الدِّمَاءِ فَلَا تَتَقَيَّدُ بِيَوْمِ النَّحْرِ وَلَا بِاَيَّامِ التَّشْرِيقِ بَلْ حَيْثُ اتَّفَقَ وَلٰكِنْ لَا يَجُوزُ اِلَّا فِي الْحَرَمِ وَلَا التَّصَدُّقُ بِمَالٍ اِلَّا فِيهِ. وَيُكْرَهُ اَنْ يُخْرِجَ مِنْ اُضْحِيَّتِهِ شَيْئًا مِنْ مِنًى وَلَا بَاْسَ بِالسَّنَامِ وَحَتْمُ الْاُضْحِيَّةِ غَيْرُهُ.

قربانی دینا سنت ہے اور اس کا مقام منیٰ ہے اور وقت یوم نحر اور اس کے بعد تین دن تک ہے۔ یہ اس شخص کے لیے ہے جو منیٰ میں موجود ہو۔ گردونواح والوں کے لیے یوم نحر اور اس کے بعد دو دن تک ہے۔ دیگر قربانیاں یوم نحر یا ایام تشریق کے ساتھ مقید نہیں بلکہ جہاں اتفاق ہو جائے تاہم یہ قربانی اور صدقہ حرم کی حدود کے سوا کہیں جائز نہیں ہے۔ منیٰ سے قربانی کے گوشت سے کسی چیز کو نکالنا مکروہ ہے تاہم اونٹ کے کوہان کو نکالنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ اس قربانی کی گوشت میں سے جسے کسی دوسرے نے قربان کیا ہو۔

وَيَكْفِي هَدْيُ التَّمَتُّعِ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ وَلَوْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ وَلَوْ لَمْ يَجِدِ الْاُضْحِيَّةَ تَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا وَلَا يَجُوزُ الْمَعِيبُ لِلْهَدْيِ وَالْاُضْحِيَّةِ كَمَقْطُوعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ وَالْاُذُنِ وَالشَّفَةِ وَالذَّاهِبَةِ الْعَيْنِ وَالْعَجْفَاءِ وَالْعَرْجَاءِ وَالْعَوْرَاءِ وَالشَّوْلَاءِ وَالْجَرْبَاءِ الَّتِي لَا تَمْشِي اِلَى الْمَنْسَكِ.

حج تمتع کی قربانی عام قربانی کے لیے کافی ہے اگر ایک ساتھ دونوں قربانیاں دی جائے تو افضل ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ پا سکے تو اس کی قیمت صدقہ کرے۔ ہدیہ اور قربانی کیلئے عیب والا جانور جائز نہیں مثلاً ہاتھ، پیر، کان، ہونٹ کٹا ہوا ہو، نابینا ہو، کمزور ہو، لنگڑا ہو، کانا ہو، اعضاء شل ہوں، خارش زدہ ہو، اتنا کمزور ہو جو قربان گاہ تک نہ جا سکے۔

وَيَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ اَمْلَحَ اَقْرَنَ مَوْجُوءً اَوْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوَّيْنِ وَالْاَقَلُّ اَنْ يَكُونَ مِنَ الْبَقَرِ وَالْمَعْزِ ثَنِيًّا وَمِنَ الضَّاْنِ وَالشَّاةِ ثَنِيَّةً وَمِنَ الْاِبِلِ ثَنِيًّا لِسِتِّ سِنِينَ وَيُكْرَهُ اَنْ يُعْطِيَ اُجْرَةَ الْجَزَّارِ مِنْهَا.

مناسب ہے کہ جانور خوبصورت ہو، سینگ دار ہو اور بھرپور گوشت والا ہو۔ رسول اللہ ﷺ دو سینگ دار اور پُر گوشت جانوروں کی قربانی دیا کرتے تھے۔ کم از کم صورت یہ ہے کہ گائے اور بکرا دو سال کا ہو۔ بھیڑ بکری ایک سال کی ہو جبکہ اونٹ تین سال کا ہو۔ اور قربانی کے گوشت سے ہی قصائی کو اجرت دینا مکروہ ہے۔

روضہ رسولؐ کی زیارت

وَيَسْتَحِبُّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَجِّ زِيَارَةُ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ حَرَمٌ اَيْضًا وَيَسْتَحِبُّ اَنْ لَّا يَقْطَعَ شَجَرَهَا وَلَا حَشِيشَهَا وَلَا يَقْتُلَ صَيْدَهَا وَيَسْتَحِبُّ

حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ میں روضہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سنت ہے مدینہ منورہ بھی حرم ہے۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ مدینہ میں کسی درخت اور گھاس کو نہ کاٹے نہ ہی کسی شکار کو مار ڈالے۔ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت

اَلْغُسْلُ وَقَتَدَهُّنُ لَهٗ وَلُبْسُ اَنْظَفِ ثِيَابِهٖ وَاَنْ يَّدْخُلَ الْمَسْجِدَ مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا وَاَنْ يَّقُوْلَ عِنْدَ الدُّخُوْلِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا۔

غسل کرنا اور پاک وصاف کپڑا پہننا سنت ہے۔ مسجد نبوی میں نہایت انکساری اور گڑگڑاتے ہوئے داخل ہونا چاہئے۔(i) مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یوں پڑھے "اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کی توفیق سے اللہ کے رسول ﷺ پر سلام ہو۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔ اے اللہ! مجھے سچائی کے گھر میں داخل فرما اور سچائی ہی کے راستے سے مجھے باہر نکال اور میرے لیے اپنی رحمت سے خصوصی مددگار عطا فرما۔

وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَيَقْصِدُ تُرْبَتَهٗ وَيَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَظَهْرُهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ وَاِنْ اَوْصٰى لَهٗ اَحَدٌ بِالسَّلَامِ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ فُلَانٍ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ وَيُلَازِمُ حُجْرَتَهٗ مَا دَامَ فِي الْمَدِيْنَةِ وَيَتَصَدَّقُ مَا اَمْكَنَ۔

پھر منبر رسول ﷺ کے قریب دو رکعت نماز پڑھے۔ تربت پاک کی طرف جائے اور سامنے کھڑا ہو جائے اور پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور یوں سلام بھیجے۔ "اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے حبیب ﷺ آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو۔ اے مخلوقات میں سب سے بہتر ہستی آپ پر سلام ہو"۔ اگر کسی نے سلام پہنچانے کی درخواست کی ہو تو یوں کہے۔ فلاں کی طرف سے آپ پر سلام ہو۔ پھر جو چاہے دعا مانگے اور جب تک مدینہ میں مقیم رہے حضور ﷺ کی زیارت کو لازم رکھے اور جتنا ممکن ہو سکے صدقہ کرے۔

(i) (i) مدینے میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کرنا سنت ہے فقہ احوطی رد سے جنت البقیع، آمد میں حضرت حمزہ اور مکہ میں جنت المعلیٰ میں جا کر زیارت کرنا بھی مسنون ہے۔ فقہ احوطی کی روشنی میں ثبوت کے لئے سلوۃ المسافرین کے ضمن میں عبارت موجود ہے کذ زیارۃ الانبیاء والاولیاء اللاموات الاحیاء نفل نماز قصر کی شرائط میں سے سفر کا مسنون ہونا لازم ہے متفقہ: انبیاء علیہم السلام کی زیارت اور اولیاء کرام کی زیارت کے لئے جانا چاہیے وہ اولیاء کرام زندہ ہوں یا رحلت فرما چکے ہوں۔

(ii) اسی طرح فقہ احوط باب الایمان والتوحید والسجود کے آخر میں بیان کیا گیا ہے ترجمہ "جو نذر کی قسمت ہے وہ جاہلوں کے خرچے میں لگادی جائے یا بارگاہ کھنے صرف کی جائے یا ان بارگاہوں کی زیارت کرنے والوں پر خرچ کیا جائے۔

(iii) فقہ الاحوط میں موجود شاہد محمود نور بخش کی ان دو دلیلوں کی مکمل توثیق سورۃ القرنی کی جو دو بیس سورت میں حضرت امیر کبیر کی پیش کردہ حدیث ۱۴ سے ہو جاتی ہے۔

وعن الامام علی الرضا عن ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من زار قبری وجبت لہ شفاعتی ومن حج الی مکۃ ولم یزرنی جفانی ومن آذی مؤمنا فکانما آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ کان حقا علی اللہ ان یذیبہ فی نار جہنم۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری وجبت لہ شفاعتی ومن مات فی احد الحرمین امن یوم القیامۃ ومن صبر علی لاواء المدینۃ وشدتہا کنت لہ شفیعا یوم القیامۃ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری حلت لہ شفاعتی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری وجب

{۷} بَابُ الْجِهَادِ — جہاد کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (۱) وَقَالَ اَيْضًا: وَ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (۲) وَقَالَ اَيْضًا: وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (۳) وَقَالَ اَيْضًا: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ واپسی کی بہت بری جگہ ہے۔ مزید فرمایا۔ وہ جنہوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہم انہیں ضرور اپنی راہوں کی جانب رہنمائی کرتے ہیں اور بیشک اللہ محسنوں کیساتھ ہے۔ مزید فرمایا۔ جس نے جہاد کیا تو بیشک اس نے اپنے نفس کیلئے جہاد کیا ہے بیشک اللہ اہل جہاں سے بے نیاز ہے۔ پھر فرمایا: وہ لوگ جو ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا اللہ کے ہاں عظیم درجہ والے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔

وَاَمْثَالُهَا فِي الْقُرْاٰنِ كَثِيْرٌ مِّنْ سَائِرِ الْعِبَادَاتِ

قرآن میں دیگر عبادات کی نسبت اس طرح کثیر آیتیں ہیں۔

جہاد کی اقسام

وَاعْلَمْ اَنَّ الْجِهَادَ عَلٰى نَوْعَيْنِ اَلْاَكْبَرُ وَالْاَصْغَرُ لِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ قِيْلَ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ جِهَادُ النَّفْسِ اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ۔

واضح رہے کہ جہاد کی دو قسمیں ہیں (۱) اکبر (۲) اصغر۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر سے واپسی پر فرمایا کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ جہاد کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ نفس کیساتھ جہاد ہے۔ یہ نفس تمہارے دشمنوں میں سے سب سے بڑا دشمن ہے جو تمہارے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔

وَكِلَاهُمَا جِهَادُ الرِّجَالِ اَمَّا الْاَكْبَرُ فَهُوَ جِهَادُ الرِّجَالِ الْبَاطِنِ وَاَمَّا الْاَصْغَرُ فَهُوَ جِهَادُ الرِّجَالِ

یہ دونوں مردوں کا پیشہ ہے جہاد اکبر باطنی حال رکھنے والے افراد کا فن اور جہاد اصغر ظاہری حال کے حامل افراد کا پیشہ

(۱) التوبۃ، آیت ۷۳۔ (۲) العنکبوت، آیت ۶۹۔ (۳) العنکبوت، آیت ۶۔ (۴) التوبۃ، آیت ۲۰۔

الظَّاهِرِ فَمَنْ كَانَ جُلُّ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ كِلَاهُمَا جِزْ فَتَيْنِ مَا قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ جِزْ فَتَيْنِ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ اَلْفَقْرُ وَالْجِهَادُ يَعْنِي الْاَكْبَرَ وَالْاَصْغَرَ۔

ہے۔ جو ظاہر و باطن دونوں احوال کے حامل ہوں ان کیلئے یہ دونوں پیشہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری دو حرفت ہیں جس نے ان سے محبت کی تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی کی: (۱) فقر۔ (۲) جہاد یعنی جہاد اکبر اور جہاد اصغر۔

جہاد اکبر و اصغر کیلئے امام کی مشترکہ شرائط

وَلَا بُدَّ فِيْ كُلٍّ مِّنْهُمَا مِنْ اِمَامٍ ذَكَرٍ حُرٍّ بَالِغٍ عَاقِلٍ مُسْلِمٍ عَادِلٍ عَالِمٍ شُجَاعٍ سَخِيٍّ تَقِيٍّ قُرَيْشِيٍّ بَلْ هَاشِمِيٍّ بَلْ عَلَوِيٍّ بَلْ فَاطِمِيٍّ فَلِلْجِهَادِ الْاَصْغَرِ يَكْفِيْ هٰذَا الْقَدْرُ فِيْ صِفَاتِ الْاِمَامِ۔

ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایسے امام کا ہونا ضروری ہے جو مرد ہو، آزاد ہو، بالغ ہو عقلمند ہو، مسلمان ہو، عدل والا ہو، علم والا ہو بہادر ہو، سخاوت کا حامل ہو، تقویٰ کا حامل ہو، قریشی بلکہ ہاشمی ہو بلکہ علوی ہو بلکہ فاطمی ہو۔ جہاد اصغر کے لئے انہی صفات کا امام کافی ہے۔

جہاد اکبر کیلئے امام کی اضافی خصوصیات

وَلِلْجِهَادِ الْاَكْبَرِ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ وَلِيًّا كَامِلًا فِيْ مَقَامَاتِ الْوِلَايَةِ مِنَ الْاَطْوَارِ السَّبْعِ الْقَلْبِيَّةِ وَالْاَنْوَارِ الْمُتَنَوِّعَةِ الْغَيْبِيَّةِ وَالْمُكَاشَفَاتِ وَالْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُعَايَنَاتِ وَالتَّجَلِّيَاتِ مِنَ الْاٰثَارِ وَالْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ وَالذَّاتِ فَانِيًا فِي اللَّاهُوْتِ بَاقِيًا فِي الْجَبَرُوْتِ مُتَّصِفًا بِالْمَظْهَرِيَّةِ الْكُلِّيَّةِ عَارِفًا مُوَحِّدًا مُحَقِّقًا بِحَقَائِقِ الْاَشْيَاءِ عَيَانًا لَا قَائِلًا بِاِسْتِرَاقِ السَّمْعِ مُرْشِدًا مُكَمِّلًا لِلسَّالِكِيْنَ بِالْخِدْمَةِ وَالْعُزْلَةِ الْخَلْوَةِ الصُّحْبَةِ مُمَيِّزًا بِاَحْوَالِهِمْ مِنْ سَائِرِ السِّيَاسَاتِ وَالرِّيَاضَاتِ حَكِيْمًا لِخُلُقِهِمْ طَبِيْبًا لِخَلْقِهِمْ مُجْتَهِدًا فِيْ

جہاد اکبر کے لئے امام ایسا ہو جو ولایت کے تمام مقامات مثلاً دل کے سات مختلف اطوار(۱)، غیب کے مختلف انوار، مکاشفات، مشاہدات اور معائنات، (۲) اللہ کے آثار و افعال و صفات اور ذات کی تجلیات میں ولایت کے اعلیٰ درجے پر ہو۔ عالم لاہوت میں فناء ہونیوالا ہو، عالم جبروت میں باقی رہنے والا ہو، مظہریت کلیہ سے متصف ہو۔ معرفت والا ہو، موحد ہو، اشیاء کی حقیقتوں میں تحقیق کرنیوالا ہو، خود معائنہ کرنیوالا ہو، سنی سنائی باتوں پر یقین کرنیوالا نہ ہو۔ سالکین کی خدمت، عزلت، خلوت نشینی، اچھی صحبت اور ان کے حال کے مطابق سیاست و ریاضت کے مختلف طریقوں سے مکمل کرنیوالا ہو، ان کے اخلاق کیلئے حکیم ہو، ان کیلئے جسمانی طور پر طبیب ہو، شریعت میں مجتہد، طریقت

(۱) (ذکر خفی کے مراحل) یہ ہیں لطائف ستہ نفسی، قلبی، سری، روحی، خفی، اور غیب المغیب جو کہ فنائے حقیقی ہے۔ (سراج الاسلام) (۲) تجلی: حق کا سالک کے پاک دل پر ظہور ہونا (شرح گلشن راز ص ۱۵۰) ۱۔ مکاشفہ: رویت غیب بر تحقیق حجاب کے ذریعے، ۲۔ مشاہدہ: ستر رقیق کے بغیر رویت غیب ہے، ۳۔ معاینہ: غیب کو حجاب کے بغیر واضح دیکھنا۔ مکاشفہ کے لیے تجلی افعال ہونا، مشاہدہ کے لیے تجلی صفات اور معاینہ کے لیے تجلی ذات۔ تمام سر بر صرف اللہ مطلع ہے (شرح گلشن راز ص ۱۳۲)

الشَّرِيْعَةِ مُجَاهِدًا فِي الطَّرِيْقَةِ وَاصِلًا إِلَى الْحَقِيْقَةِ بِعِلْمِ الْيَقِيْنِ وَعَيْنِ الْيَقِيْنِ وَحَقِّ الْيَقِيْنِ مُوْقِنًا بِأُصُوْلِهَا وَفُرُوْعِهَا كُلِّيَاتِهَا وَجُزْئِيَّاتِهَا مُجِدًّا فِي تَزْكِيَةِ نُفُوْسِهِمْ مُمِدًّا فِي تَصْفِيَةِ قُلُوْبِهِمْ۔

میں مجاہد ہو، علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے ذریعے حقیقت تک پہنچنے والا ہو۔ حقیقت کے اصولوں، فروعات، کلیات اور جزئیات پر یقین رکھنے والا ہو، سالکین کے نفوس کے تزکیہ کے لئے کوشش کرنے والا ہو، ان کے دلوں کو صفا بخشنے میں مدد کرنیوالا ہو۔

امام کیلئے کم از کم صفات

وَإِنْ لَّمْ يُوْجَدْ إِمَامٌ جَامِعٌ لِهٰذِهِ الصِّفَاتِ لَابُدَّ أَنْ يَّكُوْنَ تَقِيًّا مُرْتَاضًا مُكَاشِفًا سَيَّارًا فِي الْمَلَكُوْتِ مُشَاهِدًا طَيَّارًا فِي الْجَبَرُوْتِ فَانِيًا فِي اللّٰهِ بَاقِيًا بِاللّٰهِ عَالِمًا بِآدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَقَوَانِيْنِ الْأَرْبَعِيْنَ وَتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ وَتَعْبِيْرَاتِ الْوَاقِعَاتِ مُجَازًا فِي أَخْذِ الْبَيْعَةِ وَتَلْقِيْنِ الذِّكْرِ وَإِرْشَادِ الطَّالِبِيْنَ مِنْ مُّرْشِدٍ كَامِلٍ

اگر ان صفات کا حامل امام نہ ملے تو (کم از کم) ضروری ہے کہ امام پرہیزگار ہو، ریاضت گزار ہو، صاحب کشف ہو، ملکوت میں سیر کرنے والا ہو۔ جبروت میں اڑنے والا ہو فنا فی اللہ ہو، بقاء باللہ ہو، آداب طریقت کا علم رکھتا ہو، چلہ کشی، سالکین کی تربیت اور پیش آنے والے واقعات (۱) کی تعبیر کا علم رکھتا ہو۔ سالکین سے بیعت، ذکر کی تلقین اور راہ حق کے سالکین کی رہنمائی کیلئے کسی مرشد کامل سے اجازت یافتہ ہو۔

سلسلہ طریقت بھی لازمی ہے

هٰكَذَا يَجِبُ أَنْ يَّكُوْنَ مُسَلْسِلًا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِلَا انْفِصَامٍ وَلَوْ كَانَ ذَالِكَ الْإِمَامُ أُمِّيًّا وَلَمْ يَكُنْ قُرَيْشِيًّا أَوْ هَاشِمِيًّا أَوْ عَلَوِيًّا لَا بَأْسَ بِهٖ لِأَنَّ نِسْبَتَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَاطِنَةٌ وَهُوَ وَلَدُهُ مِنَ النُّطْفَةِ الْقَلْبِيَّةِ وَالْحَقِيْقِيَّةِ لَا الصُّلْبِيَّةِ وَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "وَكُلُّ تَقِيٍّ إِلَيَّ" إِشَارَةٌ إِلٰى هٰذَا التَّقِيِّ۔

اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ اس امام کا سلسلہ طریقت ایسا ہو جو کسی انقطاع کے بغیر رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہو اور اگر ایسا امام امی ہو اور قریشی یا ہاشمی یا علوی نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے امام کی نسبت باطنی ہے وہ آنحضرت ﷺ کے حقیقی اور قلبی نطفے کی اولاد میں صلبی نہیں اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ہر پرہیزگار میرا قلبی وابستگی والا ہے" (۲) یہ اسی پرہیزگار امام کی طرف اشارہ ہے۔

---

(۱) اصطلاح تصوف میں واقعہ خواب اور بیداری کے درمیان نظر آنے والی چیزوں کو کہا جاتا ہے۔ فواح الجمال از شیخ نجم الدین کبریٰ۔

(۲) لفظ آل مشترک ہے جو تابعین، ساحت، ذریت اور محبین کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً آل فرعون، آل ابراہیم، یہاں آل سے تابعین مراد ہے۔ چونکہ دل جائے محبت ہے جائے نطفہ نہیں اور مشترک کا حکم یہ ہے کہ جب اس سے ایک معنی مراد لیا جائے تو دوسرے معانی مفقود ہو جاتے ہیں۔

جہاد اصغر کے واجب ہونے کی شرائط

وَكَمَا اَنَّ شَرَائِطَ وُجُوْبِ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ الْاِسْلَامُ وَالْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَالْحُرِّيَّةُ وَالذُّكُوْرَةُ وَاَنْ لَّا يَكُوْنَ هِمًّا وَلَا مُقْعَدًا وَلَا اَعْمٰى وَلَا اَشَلَّ وَلَا مَرِيْضًا يُعْجِزُهُ عَنْهُ۔

جس طرح جہاد اصغر کے واجب ہونے کے لئے مسلمان ہونا، بالغ ہونا، عقلمند ہونا، آزاد ہونا، مرد ہونا، بوڑھا نہ ہونا، اپاہج نہ ہونا، اندھا نہ ہونا، اعضاء کا شل نہ ہونا اور نہ بیمار شخص جو جہاد سے عاجز ہو جیسی شرائط ہیں۔

جہاد اکبر کے واجب ہونے کی شرائط

فَكَذٰلِكَ شَرَائِطُ وُجُوْبِ الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ الْاِرَادَةُ وَبُلُوْغُ السِّنِّ اِلٰى عِشْرِيْنَ سَنَةً وَمَعْرِفَةُ اِمَامٍ مُّرْشِدٍ وَالْاِنَابَةُ وَعُلُوُّ الْهِمَّةِ وَاَنْ لَّا يَكُوْنَ كَبِيْرَ سِنٍّ بِحَيْثُ لَا يُطِيْقُ الْمُجَاهَدَةَ وَلَا مُقَيَّدًا بِتَقْلِيْدِ بِعَيْنِهٖ وَلَا مُنْكِرَ طَرِيْقَةِ السَّالِكِيْنَ وَلَا مُخْتَلَّ الدِّمَاغِ وَلَا مُعْتَرِضًا عَلَى الْمُرْشِدِيْنَ۔

اسی طرح جہاد اکبر واجب ہونے کے لئے شرائط یہ ہیں: (۱) صاحب ارادہ ہو۔ (۲) عمر بیس سال کو پہنچی ہو(۱)۔ (۳) امام مرشد کی معرفت ہو۔ (۴) توبہ کرے۔ (۵) عزم بلند ہو۔ (۶) اتنا عمر رسیدہ نہ ہو کہ مجاہدہ کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو۔ (۷) ہم پلہ مرشد کی تقلید میں قید نہ ہو۔ (۸) سالکین کی طریقت کا منکر نہ ہو۔ (۹) دماغی طور پر بگڑا نہ ہو۔ (۱۰) اور نہ ہی مرشدین پر اعتراض کرنے والا ہو۔

جہاد سے انکار گناہ ہے

وَفِي الْجِهَادَيْنِ مَنِ اجْتَمَعَتْ شَرَائِطُ الْوُجُوْبِ فِيْهِ وَوَجَدَ اِمَامًا وَدَعَاهُ وَلَمْ يُجَاهِدْ بِنَفْسِهٖ اَوْ بِمَالِهٖ اَوْ بِكِلَيْهِمَا اَوْ بِنَائِبِهٖ فَقَدْ عَصٰى اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ شَوْكَةٌ وَبَغٰى اِنْ كَانَ لَهُ شَوْكَةٌ وَالنَّائِبُ مَنِ اسْتَنَابَهُ وَهَيَّأَ لَهُ الْمَاكُوْلَ وَالْمَلْبُوْسَ وَالْاَسْلِحَةَ الْمَرْكُوْبَةَ اِنْ كَانَ هَارِسًا وَمَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَيَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْعِجْزِ اَبَدًا وَفِي الْقُدْرَةِ اِنْ قَبِلَهُ الْاِمَامُ اَوْ مَنْ يَّنُوْبُ مَنَابَهُ فَيَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَوْ مَنْ يَّنُوْبُ مَنَابَهُ دَعْوَتُهُ اِنْ قَبِلَ فَقَدْ فَازَ وَاِنْ لَّمْ يَقْبَلْ فَيَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ مَنْعُهُ بِالْحَبْسِ اَوِ الْقَتْلِ اَوْ بِغَيْرِهِمَا فَيَخْتَارُ الْاِمَامُ فِيْهِ مَصْلَحَةَ الْاِسْلَامِ وَلَا يُفْضِيْ اِلٰى مَفْسَدَةٍ۔

کسی میں ہر دو جہاد کے وجوب کی شرائط موجود ہوں اور وہ امام بھی پالے اور وہ اسے دعوت دے لیکن اس نے نفس یا مال یا دونوں سے یا اپنے نائب سے جہاد نہیں کیا تو گناہگار ہوگا بشرطیکہ وہ صاحب اقتدار نہ ہو اور اگر صاحب اقتدار ہو تو باغی ہے۔ نائب وہ ہے جسے وہ اپنا قائم مقام بنائے اور اسے کھانے، پہننے کی اشیاء، اسلحہ اور سوار کیلئے سواری اور ہر وہ چیز مہیا کرے جس کا وہ محتاج ہو۔ یہ نیابت اس وقت جائز ہے جب وہ ابدی عاجز ہو۔ اگر امام یا نائب اس کو قبول کرے تو قدرت رکھتے ہوئے بھی نیابت جائز ہے۔ امام یا نائب پر واجب ہے کہ اسے جہاد کی دعوت دے اگر قبول کی تو کامیاب ہوگیا اگر قبول نہ کرے تو امام پر واجب ہے کہ اسکو قید، قتل یا کسی اور طریقے سے انکار سے باز رکھے امام کو اس معاملے میں اسلام کی مصلحت کے تحت اختیار ہے اور وہ فیصلہ کسی فساد کا سبب نہ بنے۔

(۱) یہ شرط جہاد کے موجبات میں سے ہے، کیونکہ کسی بھی سالک راہ کیلئے جسمانی طور پر بھی عمر کے اس حصے میں ہونا ضروری ہے جو راہ سلوک کی تکلیفات برداشت کر سکے۔ اس شرط کو ائمہ علیہم السلام جو منصوص من اللہ ہیں، کیساتھ نہیں جوڑا جا سکتا کیونکہ وہ صاحب کمال ہوتے ہیں۔ وہ مجاہدہ کے محتاج ہیں نہ یہ مراحل طے کرنا ان کیلئے ضروری ہے۔

دونوں جہادوں میں فرق

وَاِنْ لَّمْ يُوْجَدْ اِمَامٌ وَلٰكِنْ مَلِكٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ مُحَارَبَةَ الْكُفَّارِ يَجُوْزُ بَلْ يَسْتَحِبُّ الْجِهَادُ لِمَنِ اتَّصَفَ بِشَرَائِطِ الْوُجُوْبِ مَعَ وُجُوْدِ الْاِمَامِ۔

اور اگر ایسا امام نہ پایا جائے جب کہ مسلمانوں میں سے کوئی بادشاہ کافروں سے جنگ کا ارادہ کرے تو جن لوگوں پر امام کی موجودگی میں جہاد واجب ہو، ان پر اس جہاد میں جانا جائز بلکہ مستحب ہے۔

وَاَمَّا الْجِهَادُ الْاَكْبَرُ فَلَا يَجُوْزُ اِلَّا فِيْ حَضْرَةِ مُرْشِدٍ وَمَنِ ارْتَكَبَ الْمُجَاهَدَةَ قَبْلَ مُرْشِدٍ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى وَالْجِهَادُ الْاَصْغَرُ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ يَعْنِيْ اِذَا اشْتَغَلَتْ طَائِفَةٌ بِهٖ اِسْتَغْنَى الْبَاقِيْ عَنِ الْجِهَادِ۔

جہادِ اکبر تو کسی مرشد کی سرپرستی میں ہی جائز ہے اور جس نے کسی مرشد کے بغیر مجاہدہ کیا وہ گمراہ ہوگیا اور بھٹک گیا۔ جہادِ اصغر فرض کفایہ ہے یعنی جب ایک گروہ اس فرض کی ادائیگی میں مشغول ہوجائے تو باقی لوگ جہاد سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔

جہاد کن سے واجب ہے؟

اَمَّا الَّذِيْنَ يَجِبُ جِهَادُهُمْ فَهُمْ عَبَدَةُ الْاَصْنَامِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمَجُوْسُ وَالْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئُوْنَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ وَالْبُغَاةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

وہ لوگ جن سے جہاد کرنا واجب ہے وہ مشرکوں میں سے بت پرست اور کافروں میں سے آتش پرست، یہودی، عیسائی اور ستارہ پرست اور مسلمانوں میں سے باغی لوگ ہیں۔

اَمَّا عَبَدَةُ الْاَصْنَامِ فَوَجَبَتْ دَعْوَتُهُمْ اَوَّلًا اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنِ امْتَنَعُوْا مِنَ الشِّرْكِ حَصَلَ الْمَرَامُ وَاِنْ لَّمْ يَمْتَنِعُوْا وَجَبَ قَتْلُهُمْ وَقِتَالُهُمْ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّبْدَاَ الْقِتَالُ بِالْاَشَدِّ ضَرَرًا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اَبْعَدَهُمْ وَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا اِجَازَ الْمُهَادَنَةُ عَلٰى طِبْقِ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِدِيْنِ حَتّٰى تَسْتَطِيْعُوْا فَاِذَنْ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً وَلَا تَكُوْنُ مُهْلَتُهُمْ لِلْاِمَامِ اِلَّا فِيْ اَيَّامٍ مُعَيَّنَةٍ لِمَصْلَحَةِ الْاِسْلَامِ

بت پرستوں کو پہلے اسلام کی دعوت دینا واجب ہے اور اگر وہ شرک سے باز آجائے تو مقصد حاصل ہوگیا اور اگر باز نہ آئے تو ان کو قتل کرنا اور جنگ کرنا واجب ہے بشرطیکہ استطاعت ہو۔ جنگ کی ابتداء مسلمانوں کیلئے زیادہ ضرر رساں لوگوں سے کی جائے اگرچہ وہ بہت دور ہی کیوں نہ ہوں اور اگر تم میں جنگ کی استطاعت نہ ہو تو "تمہیں تمہارا اور ہمیں ہمارا دین" کے تحت صلح جائز ہے یہاں تک کہ تمہارے اندر جنگ کرنے کی استطاعت پیدا ہوجائے، ایسے وقت میں تمام مشرکوں سے جنگ کرو اور امام ان کو اسلام کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے معین دنوں کے لئے مہلت دے۔

اہل کتاب کا مسئلہ

وَاَمَّا اَهْلُ الْكِتَابِ اَوْ مَنْ لَّهٗ شُبْهَةُ كِتَابٍ فَوَجَبَتْ دَعْوَتُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ اَوْ اِلٰى قَبُوْلِ الْجِزْيَةِ قَبْلَ ثَمَانِ مِأَةٍ سَنَةٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ وَاَمَّا بَعْدَ هٰذَا التَّارِيْخِ فَحُكْمُهُمْ حُكْمُ الْمُشْرِكِيْنَ فَيَجِبُ قَتْلُهُمْ وَمُقَاتَلَتُهُمْ اِنْ كَانُوْا عَلٰى ضِعْفٍ اَوْ اَقَلَّ مِنَ الضِّعْفِ وَلَوْ اِزْدَادُوْا بِنَفَرٍ يَجُوْزُ الْفِرَارُ وَاِنْ لَّمْ يَزْدَادُوْا فَيَحْرُمُ مُغَيَّرَ الْمُصَابَرَةِ لِاَمْتَحَرِّفٍ لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ۔

اہل کتاب اور اس جیسی کتاب والوں کو ۸۰۰ شمسی ہجری سے پہلے تک اسلام کی دعوت دینا یا جزیہ قبول کرنے کی دعوت دینا واجب تھا۔ اس تاریخ کے بعد ان کا حکم بھی مشرکوں جیسا ہے۔ انہیں قتل کرنا اور ان سے جنگ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ تعداد میں مسلمانوں سے دگنا ہوں یا اس سے کم۔ اگر انکی تعداد نفری کی وجہ سے دگنا سے زائد ہو جائے تو بھاگنا جائز ہے اگر زیادہ نہ ہو تو صبر کے علاوہ کوئی اور صورت جائز نہیں۔ سوائے اس کے کہ فرار جنگی حکمت عملی کے تحت ہو یا کسی گروہ میں شامل ہونے کے لئے ہو۔

وَلَوْ صِرْتُمْ غَالِبِيْنَ فَلَا يَجُوْزُ قَتْلُ الصِّبْيَانِ وَالنِّسْوَانِ وَالْخُنْثٰى وَالْمَجْنُوْنِ وَالْهِمِّ وَالْاَعْمٰى وَالزَّمِنِ وَالرَّاهِبِ مَتٰى لَمْ يُقَاتِلُوْا وَلَمْ يُدَبِّرُوْا فِيْ اُمُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَيَجُوْزُ مُحَاصَرَتُهُمْ فِي الْقِلَاعِ وَالْبِلَادِ وَالْمُتَحَصَّنَاتِ وَاِحْرَاقُ اَبْنِيَتِهِمْ وَرَمْيُ الْمَنْجَنِيْقِ وَقَطْعُ اَشْجَارِهِمْ وَتَسْلِيْطُ الْمَاءِ عَلَيْهِمْ وَكَمِيْنُهُمْ فِي اللَّيَالِيْ وَاَيُّ شَيْءٍ يُرْجٰى مِنْهُ الْفَتْحُ وَالظَّفَرُ وَلَوْ كَانَ فِيْهِمْ مُسْلِمٌ اَسِيْرٌ اَوْ تَاجِرٌ فَلَا تُتْرَكُ هٰذِهِ الْمُهْلِكَاتُ اِنْ لَّمْ يُرْجَ الظَّفَرُ اِلَّا بِهَا۔ وَلَوْ تَتَرَّسُوْا بِالنِّسْوَانِ وَالصِّبْيَانِ وَلَمْ يُمْكِنِ الظَّفَرُ اِلَّا بِقَتْلِهِمْ لَا بَأْسَ بِقَتْلِهِمْ وَلَوْ اَمْكَنَ بِوَجْهٍ اٰخَرَ فَالْاِعْرَاضُ عَنْ قَتْلِهِمْ اَوْلٰى۔

اگر تم غالب آجاؤ تو بچوں، خواتین، ہیجڑے، مجنون، بوڑھوں، نابینا، اپاہج اور راہبوں کو اس وقت تک قتل کرنا جائز نہیں جب تک وہ جنگ نہ کریں اور دشمنوں کے امور میں تدبیریں نہ دیں۔ دشمنوں کو قلعوں، محفوظ شہروں میں محصور کرنا جائز ہے ان کے گھروں کو جلا ڈالنا، منجنیق سے پتھر برسانا، پانی کے نہروں اور درختوں کا کاٹنا، ان پر پانی چھوڑنا ان کے خلاف رات کو گھات لگانا، غرض ہر وہ کام جائز ہے جس سے فتح و کامیابی کی امید کی جاسکے اگر ان دشمنوں کے درمیان مسلمان قیدی یا تاجر ہو تو ان کی ہلاکت سے بھی دریغ نہیں کیا جائیگا بشرطیکہ اس کے بغیر فتح ممکن نہ ہو۔ اگر وہ خواتین اور بچوں کو ڈھال بنائیں اور انہیں قتل کئے بغیر فتح ممکن نہ ہو تو ان کے قتل میں بھی کوئی حرج نہیں اور اگر کسی اور طریقے سے فتح ممکن ہو تو ان کے قتل سے باز آنا بہتر ہے۔

جنگی مشقوں کا جواز

وَ يَجُوْزُ الْمُبَارَزَةُ وَ اللَّعِبُ بِالرِّمَاحِ وَ السُّيُوْفِ وَعَرْقِيَةِ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ بِإِذْنِ الْإِمَامِ وَبِغَيْرِ إِذْنِهِ لَا يُبَارَكُ

امام کی اجازت سے دو گروہوں کے درمیان نیزہ بازی، تلوار بازی، گھڑدوڑ وغیرہ کے ذریعے جنگی مشق جائز ہے۔ اگر یہ کام امام کی اجازت کے بغیر ہو تو بابرکت نہیں۔

فتح سے قبل اسلام قبول کرنیوالوں، خواتین اور بچوں کا مسئلہ

وَلَوْ أَسْلَمَ كَافِرٌ قَبْلَ الظَّفَرِ يُعْصَمُ دَمُهُ وَمَالُهُ وَأَوْلَادُهُ الصِّغَارُ لِأَنَّ غَيْرَ الْبَالِغِ تَابِعٌ لِّمَنْ أَمَنَ مِنْ أَبَوَيْهِ وَ لَوْ أَمَنَ رَقِيْقٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ صَارَ حُرًّا وَتَرِقُّ النِّسْوَانُ وَالصِّبْيَانُ بِالسَّبْيِ۔

اگر کوئی کافر فتح سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اسکا خون، مال اور اسکی نابالغ اولاد محفوظ ہوگی کیونکہ نابالغ اولاد والدین میں سے ایمان لانیوالے کے تابع ہوتی ہے۔ میدان جنگ سے کوئی غلام مسلمان ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائیگا۔ گرفتاری پر عورتیں اور بچے ملکیت بن جائینگے۔

بالغوں کیساتھ کیا کیا جائے؟

وَأَمَّا الرِّجَالُ الْبَالِغُوْنَ فَيَخْتَارُ الْإِمَامُ فِيْ قَتْلِهِمْ وَاسْتِرْقَاقِهِمْ وَإِطْلَاقِهِمْ بِالْمَنِّ وَ فِدَائِهِمْ بِالرِّجَالِ إِنْ كَانَ رَجُلٌ أَسِيْرٌ فِيْ أَيْدِيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ بِالْمَالِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يَّفْعَلَ مَا فِيْهِ مَصْلَحَةُ الْإِسْلَامِ وَ يَسْتَوِيْ فِي السَّبْيِ الْوَثَنِيُّ وَالْكِتَابِيُّ وَلَا يَجُوْزُ الْمُقَاتَلَةُ فِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ مَعَ مَنْ عَرَفَ حُرْمَتَهَا وَمَعَ مَنْ لَّا يَعْرِفُ حُرْمَتَهَا لَا بَأْسَ بِهَا۔

بالغ مردوں کے بارے میں امام کو انہیں قتل کرنے، غلام بنانے یا احسان کر کے چھوڑ دینے اور دشمن کے ہاتھوں اسیر شخص یا مال بدلے میں دینے کا اختیار حاصل ہے پس امام ایسی کارروائی کرے جس میں اسلام کی بھلائی ہو۔ گرفتاری کے معاملے میں بت پرست اور اہل کتاب برابر ہیں حرمت والے مہینوں میں ان کی حرمت جاننے والوں سے جنگ حرام ہے۔ جو ان کی حرمت نہیں جانتے ان سے جنگ میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

پناہ دینے کا مسئلہ

وَيَصِحُّ الْأَمَانُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنْ كَانَ بَالِغًا عَاقِلًا مُخْتَارًا لِوَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْحَرْبِ أَوِ الْجَمَاعَةِ لِأَهْلِ نَاحِيَةٍ أَوْ بَلْدَةٍ فَإِنَّهُ

ہر عقلمند، بالغ اور بااختیار مسلمان کی طرف سے جنگجوؤں میں سے کسی ایک کو یا کسی گروہ کو امان دینا درست ہے تاہم کسی تمام اطراف والوں یا شہریوں کو امان دینا درست نہیں

(۱) رجب ذیقعدہ ذی الحجہ اور محرم۔

يُخْتَصُّ بِالْإِمَامِ أَوْ بِنَائِبِهِ وَلَوْ دَخَلَ حَرْبِيٌّ بِظَنِّ الْأَمَانِ وَلَمْ يَأْمَنْهُ أَحَدٌ وَجَبَ إِيصَالُهُ إِلَى مَأْمَنِهِ مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِنَفْسِهِ أَوْ لِمَالِهِ أَوْ غَيْرِهِمَا۔

کیونکہ یہ اختیار صرف امام یا نائب امام کیساتھ خاص ہے۔ اگر کوئی جنگجو پناہ کے گمان سے داخل ہو جائے اور کوئی اس کو پناہ نہ دے تو اسکی جان و مال وغیرہ کو نقصان پہنچائے بغیر اسکو محفوظ جگہ پہنچانا واجب ہے۔

فَلَا يَصِحُّ الْأَمَانُ مِنَ الْكَافِرِ وَلَوْ كَانَ ذِمِّيًّا وَلَا مِنَ الْمَجْنُونِ وَالْبَلْهِ وَلَا مِنَ الصَّبِيِّ وَلَوْ كَانَ مُرَاهِقًا وَلَا مِمَّنْ لَا اخْتِيَارَ لَهُ كَالْمُسْلِمِ الْأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْكَفَرَةِ۔ أَمَّا إِذَا خَلَصَ مِنَ الْأَسْرِ فَيَصِحُّ أَمَانُهُ وَلَا يَجُوزُ الْأَمَانُ مَعَ إِمْكَانِ ضَرَرٍ كَالْجَوَاسِيسِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْخَائِنِينَ۔

پس کافر کا پناہ دینا درست نہیں اگر چہ وہ ذمی ہی ہو کسی مجنون، کم عقل اور بچے کا امان درست نہیں اگر چہ وہ قریب البلوغ ہی ہو۔ بے اختیار شخص بھی پناہ نہیں دے سکتا مثلاً کافروں کے ہاتھوں قید مسلمان قیدی تاہم جب وہ قید سے رہا ہو جائے تو اس کی پناہ درست ہوگی۔ کسی نقصان کا خدشہ ہو تو امان جائز نہیں مثلاً جاسوسوں یا خائن افراد کو پناہ دینا۔

وَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ لَا يَرُدَّ أَمَانَ الْأَمِينِ إِنْ لَمْ يَسْتَعْقِبْ خِيَانَةً وَمَضَرَّةً۔

امام کیلئے مناسب ہے کہ خیانت یا نقصان کا خدشہ نہ ہو تو کسی پناہ دینے والے کے امان کو رد نہ کرے۔

مال غنیمت کی تقسیم کا مسئلہ

أَمَّا تَقْسِيمُ الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ فَيَجِبُ أَوَّلًا إِخْرَاجُ مَا شَرَطَهُ الْإِمَامُ لِمَنْ رَأَى فِي إِعْطَائِهِ مَصْلَحَةً مِنَ الطَّفَرِ وَغَيْرِهِ وَأُجْرَةِ الْحَافِظِ وَالرَّاعِي وَمَا يُضْحِكُ لِمَنْ لَا قِسْمَةَ لَهُ كَالصِّبْيَانِ وَالنِّسْوَانِ وَالْمَجَانِينِ وَالْكُفَّارِ الْمُعَاوِنِينَ لَكُمْ ثُمَّ إِخْرَاجُ الْخُمُسِ فَيُقَسِّمُ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَمَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ لِمُعَاضَدَتِكُمْ وَإِنْ لَمْ يُقَاتِلْ بَلْ يُعَاضِدُ بِأَمْرٍ آخَرَ يَدْخُلُ فِي الْمُقَاتِلَةِ فَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ وَلِلْفَارِسِ سَهْمَانِ إِنْ كَانَ ذَا فَرَسَيْنِ وَثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ إِنْ كَانَ ذَا فَرَسَيْنِ وَلَا يَجُوزُ إِنْ كَانَ لَهُ أَفْرَاسٌ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ لِأَنَّ الْأَفْرَاسَ

مال غنیمت اور فئی (۱) کی تقسیم میں سب سے پہلے اس چیز کا نکالنا واجب ہے جسے امام نے ان افراد کے لئے شرط رکھی ہو جن کو مال دینے میں فتح کی مصلحت وغیرہ دیکھے۔ محافظ اور چرواہے اور ان لوگوں کا تھوڑا حصہ بھی نکال دینا واجب ہے جس کے لئے کوئی حصہ نہیں مثلاً بچے، خواتین، پاگلوں اور تمہارے مددگار کافر۔ پھر بقیہ مال سے خمس نکالے اور ۴/۵ حصہ جنگ لڑنے والوں میں تقسیم کرے وہ شخص جو تمہاری پشت پناہی کی طرح کام کرے جبکہ وہ جنگ میں شریک نہ بھی ہوں وہ بھی جنگ لڑنے والوں میں شامل ہیں پیدل جنگ کرنے والوں کو ایک حصہ ملے گا سوار مجاہد کو دو حصے ملیں گے بشرطیکہ وہ مجاہد گھوڑے کا مالک ہو اور اگر دو گھوڑوں کا مالک ہو تو تین حصے ملیں گے۔ اگر تین سے زیادہ گھوڑوں کا مالک ہو تو مزید حصہ دینا جائز

(۱) اس باب میں غنیمت وہ مال ہے جو دشمنوں سے لڑ کر حاصل کیا ہو جبکہ فئی وہ مال ہے جو جنگ لڑے بغیر حاصل ہوا ہو۔

اِنْ كَانَتْ بِلَا رُكْبَانٍ فَاِسْرَافٌ وَاِنْ كَانَتْ بِالرُّكْبَانِ فَكُلُّ رَاكِبٍ يَاْخُذُ قِسْمَهُ وَهُوَ سَهْمَانِ وَيَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّعْطِيَ سَلَبَ كُلِّ مَقْتُوْلٍ لِقَاتِلِهٖ مِنَ الْمَلْبُوْسِ وَالْاَسْلِحَةِ وَالْخَيْلِ الْمُسْرَجِ وَغَيْرِهَا قَبْلَ الْقِسْمَةِ فَيُقَسِّمُ الْبَاقِيَ وَلَوْ قَاتَلُوْا فِي السُّفُنِ تَسَاوَتِ الْمُقَاتِلَةُ فِي الْقِسْمَةِ وَلَوْ تَبَادَرَتْ سَرِيَّةٌ فَاغْتَنَمُوْا فَالْجَيْشُ يُشَارِكُهُمْ فِي الْغَنَائِمِ وَلَا يُشَارِكُهُمْ مَنْ فِي الْبَلَدِ مِنَ الْعَسَاكِرِ۔

نہیں کیونکہ زیادہ گھوڑے کسی سوار کے بغیر اسراف ہے تاہم اگر سوار ہو تو ہر سواری اپنا حصہ لے گا اور وہ دو حصے ہیں۔

امام کے لئے مناسب ہے کہ ہر مقتول کا سامان مثلاً ملبوسات، ہتھیار، زین والا گھوڑا وغیرہ مال تقسیم کرنے سے پہلے اس کے قاتل کو دیدے پھر باقی ماندہ مال تقسیم کرے اگر تمام جنگجو کشتی میں سوار ہو کر جنگ لڑے تو تقسیم میں تمام برابر کے حصہ دار ہونگے اگر کوئی چھوٹا لشکر آگے نکل جائے اور مال غنیمت حاصل کرے تو بڑا لشکر بھی ان کے ساتھ مال غنیمت میں شریک ہونگے۔ تاہم جو لشکر شہروں میں ہیں وہ شریک نہیں ہونگے۔

اموال مسلمین اور مسلمان بچے غنیمت میں شامل نہیں

وَاَمْوَالُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطْفَالُهُمُ الْمَسْبِيَّةُ مِنْ قَبْلُ لَا تَدْخُلُ فِي الْغَنِيْمَةِ وَلَوْ عَرَفَهَا اَوْ وَجَدَهَا مُسْلِمٌ فَوَجَبَ رَدُّهَا اِنْ كَانَ قَبْلَ الْقِسْمَةِ فَكَانَ كَسَائِرِ الْجَعَائِلِ وَاِنْ كَانَ بَعْدَ الْقِسْمَةِ فَيَرْجِعُ الْغَانِمُ عَلَى الْاِمَامِ بِقِيْمَتِهَا۔ وَلَوْ تَصَرَّفَ الْغَانِمُوْنَ فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ الْقِسْمَةِ لِمَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَالْاَشْرِبَةِ وَالْفَوَاكِهِ وَالتِّبْنِ وَالشَّعِيْرِ وَمَا فِيْ يُسْرِ الْمَعِيْشَةِ يَدْخُلُ فَمُتَعَفَّفٌ عَنْهُمْ وَلَا حَاجَةَ اَنْ يَّرُدُّوْهَا اِلَى الْمَغْنَمِ وَلَا ضَمَانَ وَاَمَّا قِسْمَةُ الْخُمُسِ فَقَدْ ذَكَرْتُهُ مَعَ الْعُشْرِ فِيْ بَابِ الزَّكٰوةِ۔

مسلمانوں سے لوٹا ہوا مال اور بچے مال غنیمت میں شامل نہیں ہونگے اگر کوئی مسلمان انہیں پہچان لے یا پالے تو اسے واپس کرنا واجب ہے اگر یہ پہچان تقسیم سے قبل ہو تو یہ مال باقی تمام انعامات کی طرح ہونگے اور اگر تقسیم کے بعد ہو تو وہ مال غنیمت حاصل کرنیوالا امام سے اس چیز کی قیمت طلب کرے۔ اگر غنیمت حاصل کرنے والے تقسیم سے پہلے مال سے ایسی چیزیں خرچ کرلیں جن کے محتاج ہوں مثلاً کھانا، پینا، میوہ، گھاس جَو اور ہر وہ چیز جو اس کی معاشی آسانی کیلئے ہو تو معاف ہے اور اس مال کو واپس کرنیکی ضرورت نہیں اور نہ ہی وہ اس کا ضامن ہے خمس کی تقسیم کا مسئلہ عشر سمیت باب زکوٰۃ میں بیان کرچکا ہوں۔

کافروں سے حاصل کردہ زمین کا مسئلہ

اَمَّا الْاَرَضُوْنَ فَمَا فُتِحَتْ مِنْهَا عُنْوَةً وَلَمْ تَكُنْ مَيْتَةً فَهِيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ كَافَّةً فَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُمْلَكَ لِاَحَدٍ عَلَى الْخُصُوْصِ وَلَا تُوْقَفَ مُعَيَّنَةً۔

وہ زمین جو کافروں سے بزور طاقت حاصل کی گئی ہو اور بنجر نہ ہو تو یہ تمام مسلمانوں کی مشترکہ ہوگی۔ پس اس کو نہ بیچا جائے، ہبہ کی جائے اور نہ ہی کسی مخصوص شخص کی ملکیت میں دی جائے اور نہ اس کو کسی معین کام کیلئے وقف کیا جاسکتا ہے۔

امام کو تصرف کا اختیار

وَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَتَصَرَّفَ مَا حَصَلَ مِنْهَا فِي مَصَالِحِ الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْهَا مَيِّتَةً وَقْتَ فَتْحِهَا فَهُوَ يُخْتَصُّ بِالْإِمَامِ فَلَا يُتَصَرَّفُ فِيهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا فُتِحَتْ صُلْحًا عَلَى أَنَّهَا لِأَهْلِهَا وَالْجِزْيَةُ فِيهَا فَكَانَتْ لَهُمْ مَا لَمْ يَخْرُجُوا عَنْهَا وَلَوِ انْتَقَلَتْ بِالْبَيْعِ أَوْ بِالْهِبَةِ أَوْ غَيْرِهِمَا انْتَقَلَتْ مَا عَلَيْهَا إِلَى مَنِ انْتَقَلَتْ إِلَيْهِ۔

امام اس زمین سے جو کچھ حاصل ہوں انہیں اسلام کی مصلحتوں کیلئے صرف کرلے اور جو زمین فتح کے وقت بنجر ہو وہ امام کیلئے مختص ہے اور اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہ کیا جائے۔ جو زمین اس صلح پر حاصل کی گئی ہو کہ زمین مالک کی ہوگی اور اس میں جزیہ ہوگا تو وہ اس مالک کی ہوگی۔ اگر فروخت، ہبہ وغیرہ سے کسی اور کو منتقل ہوجائے تو زمین پر عائد واجبات دوسرے مالک پر منتقل ہوجائینگے۔

وَلَوْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مَا عَلَى أَرْضِهِ إِلَّا مَا عَلَى أَرْضِ الْمُسْلِمِينَ وَمَا فُتِحَتْ إِسْلَامًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَلَى أَرَاضِيهِمْ إِلَّا مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَأَرَاضِيهِمْ وَكُلُّ أَرْضٍ مُحْيَاةٍ قَدْ خَرِبَتْ فَأَحْيَاهَا غَيْرُ مَالِكِهَا فَعَلَى الْعَامِرِ طِسْقُهَا لَهُ۔

اگر کوئی اسلام قبول کرے تو اس کی زمین پر وہی عائد ہونگے جو مسلمانوں کی زمین پر عائد ہیں، چنانچہ قبول اسلام کے بعد ان پر اور ان کی اراضی پر کوئی چیز عائد نہ ہوگی ماسوائے اس کے جو مسلمانوں اور انکی زمینوں پر عائد ہے۔ آباد زمین جو بنجر ہو جائے اور مالک کے علاوہ کوئی اور اس کو آباد کرے تو تعمیر کرنیوالے پر مالک کو اس کا حصہ دینا لازمی ہوگا۔

باغیوں کا مسئلہ

وَأَمَّا الْبُغَاةُ فَيَجِبُ قِتَالُهُمْ عَلَى مَنِ اجْتَمَعَتْ شَرَائِطُ الْوُجُوبِ فِيهِ إِنْ دَعَاهُ الْإِمَامُ أَوْ مَنْ أَمَّرَهُ الْإِمَامُ وَيُسْتَحَبُّ الْإِلْحَاحُ فِي دَعْوَتِهِمْ إِلَى الْإِمَامِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا فَيَجِبُ مُصَابَرَتُهُمْ حَتَّى يَفِيئُوا أَوْ يُقْتَلُوا۔

باغیوں سے جنگ کرنا اس شخص پر واجب ہے جو جہاد کے وجوب کی شرائط کا حامل ہوں بشرطیکہ امام یا ان کا مقرر کردہ نائب اسے جہاد کی دعوت دے۔ باغیوں کو امام کی طرف بلانے میں زور دینا مستحب ہے۔ اگر وہ قبول نہ کرے تو ان پر انکے لوٹ آنے یا مار دینے تک جنگ واجب ہے۔

وَإِنْ كَانُوا أُولِي فِئَةٍ فَأَجْهَزُوا عَلَى جَرِيحِهِمْ وَاتَّبَعُوا مُدْبِرَهُمْ وَاقْتُلُوا أَسَارَاهُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ فِئَةٌ فَاقْتَصِرُوا عَلَى كَسْرِهِمْ وَتَفْرِيقِهِمْ وَلَا تَقْتُلُوا جَرِيحَهُمْ وَأَسَارَاهُمْ وَلَا تَتْبَعُوا مُدْبِرَهُمْ وَلَا يَجُوزُ اسْتِرْقَاقُ ذُرِّيَّاتِهِمْ وَلَا نِسَائِهِمْ وَلَا أَخْذُ أَمْوَالِهِمُ الَّتِي لَيْسَتْ فِي الْعَسْكَرِ۔

اگر یہ باغی گروہ کی شکل میں ہو تو ان کے زخمیوں کو مار ڈالیں انکے قیدیوں کو قتل کریں اور بھاگنے والوں کا پیچھا کریں اور اگر وہ گروہ کی شکل میں نہ ہو تو انہیں توڑنے اور تفریق کرنے پر اکتفاء کریں اور ان کے زخمیوں اور قیدیوں کو قتل نہ کریں اور نہ ہی بھاگنے والوں کا تعاقب کریں، باغیوں کے بچوں اور خواتین کو غلام یا کنیز بنانا جائز نہیں نہ وہ مال لینا جائز ہے جو میدان کارزار میں موجود نہ ہو۔

﴿۸﴾ بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ (۱)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (۲)

وَالْاِحْتِسَابُ عِبَارَةٌ تَفْهَمُهُمَا وَهُوَ مِنْ اَعَاظِمِ اُصُوْلِ الدِّيْنِ لِاَنَّ دَعْوَةَ الْاَنْبِيَاءِ نَوْعٌ تَحْتَ جِنْسِهٖ وَاِنْ شَاءَ الْاَوْلِيَاءُ عَنْهُمْ وَالْجِهَادُ نَوْعٌ مِّنْهُ بَلْ جِنْسُهُ يَعُمُّ الْاُمُوْرَ كُلَّهَا خَيْرًا كَانَ اَوْ شَرًّا۔

فرمان خداوندی ہے کہ تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نیکیوں کا حکم دینے اور برائیوں سے روکنے کے لئے منتخب کئے گئے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے روکے یہ ایمان کی کمزور ترین صورت ہے۔

احتساب سے مراد یہی دونوں ہے اور احتساب بڑے اصول دین میں سے ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اسی احتساب کا ہی حصہ تھا اور اولیائے عظام رحمہم اللہ کی رہنمائی بھی اسی کی قسم ہے۔ جہاد بھی اسی کی ایک کڑی ہے بلکہ جنس احتساب کے دائرہ کار میں تمام اچھائیاں اور برائیاں سب آتی ہیں۔

محتسب کیلئے شرائط

وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ لِمَنْ تُمَيِّزُ الْمَعْرُوْفَ مِنَ الْمُنْكَرِ وَيَرْتَكِبُ الْمَعْرُوْفَ وَيَجْتَنِبُ عَنِ الْمُنْكَرِ عَلٰى مَنْ يَرْتَكِبُ الْمُنْكَرَ وَيَجْتَنِبُ عَنِ الْمَعْرُوْفِ فَيَنْبَغِيْ لِلْمُسْلِمِ الْمُمَيِّزِ اَنْ لَّا يَقْصُرَ فِيْهِ وَاَنْ يَّجْتَنِبَ عَنِ الشَّوَائِبِ النَّفْسَانِيَّةِ فِيْهِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ غَرَضُهُ اِلَّا تَعْظِيْمَ اَمْرِ اللّٰهِ وَشَفَقَةً عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ۔

احتساب اس شخص پر فرض کفایہ ہے جو اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکتا ہو اور ہر اچھائی پر عمل کرتا ہو اور برائیوں سے بچتا ہو۔ ان لوگوں کو جو برائی کرتے ہیں اور نیکی نہیں کرتے پس اچھائی اور برائی میں تمیز کرنے والے مسلمان کو اس میں سستی نہیں کرنی چاہیے اور اس میں نفسانی خواہشات سے باز رہے یہاں تک کہ اس کا مقصد صرف حکم خداوندی کی تعظیم اور مخلوق خدا پر مہربانی کے سوا کچھ نہ ہو۔

(۱) پ: ۴، س: اٰل عمران، آیت ۱۱۰۔ (۲) چہل حدیث از امیر کبیرؒ حدیث ۴

اختلافی مسائل اور عالم ربانی

وَ اَنْ لَّا يَجْتَرِئَ فِيْمَا لَا يَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ الْاِسْلَامِيَّةُ وَفِيْمَا لَا يَعْرِفُ حَقِيْقَتَهُ بِالْيَقِيْنِ بَلْ يَرْجِعُ فِيْ تَحْقِيْقِهٖ اِلٰى عَالِمٍ رَبَّانِيٍّ عَامِلٍ صَمَدَانِيٍّ مُتَخَلِّقٍ بِالْاَخْلَاقِ الْحَمِيْدَةِ مُتَبَرِّئٍ عَنِ الْاَخْلَاقِ الذَّمِيْمَةِ لَا جَاهِلٍ نَفْسَانِيٍّ عَاطِلٍ غَضْبَانِيٍّ مُتَقَيِّدٍ بِتَقْيِيْدِ الْقِشْرِيَّةِ مُتَعَصِّبٍ بِتَقْلِيْدِ الرَّسْمِيَّةِ

محتسب ان امور میں دلیری نہ دکھائے جن میں امت متفق نہ ہو اور جن کی اصلیت کے بارے میں یقینی علم نہ ہو۔ بلکہ ایسے امور کی تحقیق کیلئے ایسے عالم ربانی کی طرف رجوع کرے جو عمل گزار ہو، بے غرض، نیک اخلاق کا مالک ہو، برے اخلاق سے دور ہو، نفسانیت کا شکار جاہل نہ ہو، بلاوجہ غصہ والا نہ ہو، کسی ظاہری بندش میں بند ہونے والا نہ ہو۔ ظاہری تقلید کی بناء پر تعصب کرنے والا نہ ہو۔

وَلَا يَجُوْزُ ذَالِكَ لِلْعَامَّةِ اِلَّا عَلَى الْعَامَّةِ فِي الْاُمُوْرِ الْعَامَّةِ اَمَّا مِنَ الْاَوَامِرِ فَكَالْجُمَعِ وَالْجَمَاعَاتِ فِي الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَمِنَ النَّوَاهِيْ كَشُرْبِ الْخَمْرِ وَسَائِرِ الْمُسْكِرَاتِ وَمِنَ الْبِدَعِ كَالْمُوَلَّهَةِ الْقَلَنْدَرِيَّةِ الْحَيْدَرِيَّةِ وَسَائِرِ الْفَاحِشَاتِ

اعتساب کا یہ عمل عام لوگوں کیلئے عوام الناس کے حق میں صرف عام امور میں ہی جائز ہے۔ مثلاً جمعہ اور فرض نمازوں کی باجماعت ادائیگی وغیرہ اور عام ناجائز امور میں مثلاً: شراب نوشی اور دیگر نشے کی اشیاء وغیرہ اور عام بدعتوں میں مثلاً: ظاہراً اللہ کا عشق دکھانا اور بغیر صوم وصلوٰۃ وغیرہ کے صرف علی کا نام لیکر پھرنے والے اور دیگر بیہودہ حرکتیں۔

پاگل کا مسئلہ

اَمَّا مَسْلُوْبُ الْعَقْلِ فَلَوْ وُجِدَ فِيْهِمْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بَلْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّحْذَرَ مِنْ كَسْرِ قَلْبِهٖ وَيَجِبُ اَنْ يُّرَاعِيَ الرِّفْقَ وَالْحِكْمَةَ مَعَ مَنْ لَّهُ حَيَاءٌ وَتَسْتُرُ حَالَهُ كَمَا يَسْتُرُ حَالَهُ وَمَعَ مَنْ لَّا حَيَاءَ لَهُ فَبِالْعَكْسِ سَوَاءٌ كَانَ وَغَاطِلًا وَكُلُّ سَوَاءٍ مِنَ الْبُلْدَانِ الْقُرٰى وَالْاَحْشَامِ وَاَرْبَابِ الْخِيَامِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مُحْتَسِبٌ يَّاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ عَصٰى جَمِيْعُ الْمُكَلَّفِيْنَ فِيْهِ لِاَنَّهٗ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ عَلَى الْمُمَيِّزِيْنَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ كَمَا مَضٰى ذِكْرُهٗ۔

اگر ان لوگوں میں کوئی ایسا آدمی پایا جائے جو مسلوب عقل ہو تو اس پر کوئی حکم عائد نہیں ہوتا بلکہ اس کا دل توڑنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ باحیا شخص کیساتھ نرمی اور حکمت عملی سے پیش آنا اور اس کی حالت اس طرح چھپائے جس طرح وہ خود اپنے حال پر پردہ ڈالتا ہے تاہم جو شخص بے حیا ہو اسکے ساتھ حکم برعکس ہوگا، بازاری ہو یا غافل۔ شہروں، دیہات، صحرانشینوں اور خانہ بدوشوں کی آبادی میں اگر محتسب نہ ہو جو نیکی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے تو اس میں موجود تمام مکلف افراد گناہ گار ہونگے۔ کیونکہ یہ حق و باطل میں تمیز کرنے والوں پر فرض کفایہ ہے جس طرح اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

✿✿✿✿✿

{۹} بَابُ النِّكَاح نکاح کا بیان

نکاح کرنے کا قرآنی حکم

قَالَ اللهُ جَلَّ ثَنَائُهُ: وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝ (۱)

اللہ جل ثناہ کا فرمان ہے: "اگر خوف ہو کہ تم یتیموں کیساتھ انصاف نہیں کرسکو گے تو خواتین میں سے پسندیدہ دو یا تین یا چار سے نکاح کرو۔ پھر اگر تمہیں اس کا اندیشہ ہو کہ تم ان میں انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی پر اکتفا کرو یا زر خرید کنیز پر اکتفا کرو، یہ تدبیر بے انصافی نہ کرنے کی بہت قرین قیاس ہے۔ عورتوں کو ان کا حق مہر خوشی سے دیا کرو، اگر وہ انہیں خوشی سے کوئی حصہ معاف کردے تو خوشی سے اسے کھاؤ"۔

وَ قَالَ اَيْضًا: وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (۲)

مزید فرمایا "تم غیر شادی شدہ افراد، صالح غلاموں اور کنیزوں کا نکاح کیا کرو۔ اگر وہ تنگدست ہوں تو اللہ اپنے فضل سے تونگر بنادیگا اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے"۔

نکاح کا حکم حدیث نبویؐ سے

وَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ (۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ مجھ سے نہیں۔

وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اَيْضًا تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا تَكَثَّرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ بِالسَّقْطِ (۴)

مزید آپؐ نے فرمایا! "نکاح کرو نسل بڑھاؤ اور تعداد میں اضافہ کرو۔ بیشک میں قیامت کو دیگر امتوں میں تم پر فخر کرونگا اگرچہ وہ سقط شدہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۱) سورۂ نساء آیہ ۳،۴ (۲) سورۂ نور آیہ ۳۲۔ (۳) جامع الاخبار، علامہ شعیری ص ۸۱ (۴) جامع الاخبار ص ۸۱

نکاح کی قسمیں

اَلنِّكَاحُ الْمَرْضِيُّ عَلٰى نَوْعَيْنِ وَاجِبٌ وَمُسْتَحَبٌّ وَغَيْرُ الْمَرْضِيِّ عَلٰى نَوْعَيْنِ حَرَامٌ وَمَكْرُوْهٌ۔

اللہ کے ہاں پسندیدہ نکاح کی دو قسمیں ہیں ۱۔واجب ۲۔مستحب۔ناپسند نکاح بھی دو قسم کے ہیں ۱۔حرام۔ ۲۔مکروہ

۱۔نکاح واجب

اَمَّا الْوَاجِبُ فَلِمَنْ تَاقَتْ نَفْسُهٗ وَخَافَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَمْ يَجِدْ مَا يَتَزَوَّجُ بِهٖ وَلَا يَجِدُ مَا يَتَسَرَّى بِهٖ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ وَلَا يَتَمَالَكُ نَفْسَهٗ عَنِ الْفُجُوْرِ فَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ فَرْضٌ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لَهٗ تَرْكُ دَفْعِ الْحَرَامِ عَنْ نَفْسِهٖ بِحَالٍ وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ لَهٗ تَرْكُ دَفْعِ الْهَلَاكِ عَنْ نَفْسِهٖ بِتَرْكِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْوَطْءِ

نکاح اس شخص کیلئے واجب ہے جو جسمانی طور پر طاقتور ہو اور خوف ہو کہ کہیں یہ اسے بدکاری کی طرف نہ لے جائے۔

۲۔نکاح مستحب

وَاَمَّا الْمُسْتَحَبُّ فَلِمَنْ اَرَادَ التَّنَاسُلَ وَلَمْ يَكُنْ بِالْاِضْطِرَارِ بَلْ يَقْدِرُ عَلَى الْاِصْطِبَارِ۔

نکاح اس شخص کیلئے مستحب ہے جو نسل بڑھانا چاہتا ہو تاہم وہ حالت اضطرار میں نہ ہو بلکہ صبر کرنے پر قدرت رکھتا ہو۔

۳۔نکاح حرام

وَاَمَّا الْحَرَامُ فَلِمَنْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى دُخُوْلِ الْبِكْرِ بَلِ الثَّيِّبِ وَالنَّاسُ يَظُنُّوْنَهٗ عَنِيْنًا فَتَزَوَّجَ حِيْلَةً لِدَفْعِ ظَنِّهِمْ۔

نکاح اس شخص کیلئے حرام ہیں جو کنواری بلکہ بیوہ سے بھی جنسی رابطہ پر قادر نہ ہو اور لوگ اسے نامرد سمجھتے ہوں اور صرف اس گمان کو دور کرنے کیلئے حیلتاً شادی کرے۔

۴۔نکاح مکروہ

وَاَمَّا الْمَكْرُوْهُ فَلِمَنْ يَقْدِرُ عَلَى الْعُزُوْبَةِ وَالتِّكَاحُ يَمْنَعُهٗ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَصُحْبَةِ مَنْ يُزَكِّيْ نَفْسَهٗ مِنْ رَدَاءَةِ الْاَخْلَاقِ وَيُعِيْنُهٗ عَلَى اسْتِغْرَاقِ الْاَوْقَاتِ فِي الْعِبَادَاتِ

نکاح اس شخص کیلئے مکروہ ہے جو اپنی کنوارہ پنی پر قادر ہو اور نکاح علم کے حصول، معرفت اور اس شخص کی صحبت سے روکے جو اسکے نفس کو برے اخلاق سے پاک کرتا ہو اور اس کو عبادات میں اوقات گزارنے میں مدد دیتا ہو۔

کفو کا مسئلہ

فَمَنْ اَرَادَ النِّكَاحَ وَلَمْ يَكُنْ مُضْطَرًّا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّطْلُبَ كُفْوَهٗ

پس جو نکاح کرنا چاہے اور وہ حالت اضطرار میں نہ ہو تو اپنے لیے برابری کا رشتہ تلاش کرے۔

ہمسری کی صفات

اَمَّا صِفَاتُ الْكَفَاءَةِ

برابری کی صفات یہ ہیں۔

فَمِنْهَا السَّلَامَةُ مِنَ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ تُثْبِتُ الْخِيَارَ

(۱) ان عیوب سے پاک ہو جو دونوں کو فسخ نکاح کا اختیار

لَهُمَا فِي فَسْخِ النِّكَاحِ كَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ فِيْهِمَا وَالْعُنَّةُ وَالْجُبُّ فِيْهِ وَالْقَرْنُ وَالرَّتْقُ فِيْهَا وَكُلُّ عَيْبٍ يَسْتَقْبِحُهُ النَّاسُ مِمَّا لَا يَخْلُو عَنْهُ الْمَبِيْعُ

دیتے ہوں۔ مثلاً دونوں میں جذام، سفیدکوڑہ اور پاگل پنا، مردوں میں نامردی یا آلہ تناسل کٹا ہونا، عورتوں میں محل پردہ میں ہڈی یا پردہ اور ہر وہ عیب جسے صحتمند ناپسند کرے۔

وَمِنْهَا الْحُرِّيَّةُ وَالرِّقُّ

(۲) (دونوں کا) آزاد ہونا یا غلام ہونا۔

وَمِنْهَا النَّسَبُ فِي الشَّرَفِ وَالْحَسَبِ فَغَيْرُ الْقُرَشِيِّ لَيْسَ كُفُؤًا لِلْقُرَشِيَّةِ وَلَا غَيْرُ الْهَاشِمِيِّ لِلْهَاشِمِيَّةِ وَلَا غَيْرُ الْعَلَوِيِّ لِلْعَلَوِيَّةِ

(۳) حسب ونسب کی شرافت۔ پس غیر قریشی مرد کسی قریشی خاتون کا کفو نہیں اسی طرح غیر ہاشمی مرد کسی ہاشمی خاتون کا اور غیر علوی مرد کسی علوی خاتون کا ہمسر نہیں۔

وَمِنْهَا الدِّيْنُ فَالْوَثَنِيُّ لَيْسَ كُفُؤًا لِلْمَجُوْسِيَّةِ وَلَا الْمَجُوْسِيُّ لِلْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا الْيَهُوْدِيُّ لِلنَّصْرَانِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيُّ لِلْإِسْلَامِيَّةِ

(۴) دین ایک ہو۔ پس بت پرست مرد آتش پرست عورت کا، آتش پرست مرد یہودی عورت کا، یہودی مرد عیسائی عورت کا اور عیسائی مرد مسلمان خاتون کا ہمسر نہیں۔

وَمِنْهَا الْعِفَّةُ فَالْفَاسِقُ لَيْسَ كُفُؤًا لِلصَّالِحَةِ

(۵) پاکدامن ہونا۔ پس فاسق شخص نیک عورت کا کفو نہیں۔

پیشوں میں فرق کی تاثیر

وَمِنْهَا الْحِرْفَةُ لِأَنَّ بَعْضَهَا أَخَسُّ مِنْ بَعْضٍ كَالْكَنَّاسَةِ وَالْحِجَامَةِ وَخِدْمَةِ الْحَمَّامِ فَإِنَّهَا أَخَسُّ مِنْ حِرَاسَةِ الْمَزَارِعِ وَرَعْيِ الْبَهَائِمِ وَهُمَا أَخَسُّ مِنَ الْحِيَاكَةِ وَالْحِيَاكَةُ مِنَ الْخِيَاطَةِ وَهِيَ مِنَ التِّجَارَةِ وَالزِّرَاعَةِ وَهُمَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْقَضَاءِ

(۶) پیشے (کا مناسب) ہونا کیونکہ بعض پیشے بعض کی نسبت گھٹیا ہوتے ہیں مثلاً خاکروب، حجام اور غسل خانے کی ملازمت۔ یہ پیشے کھیتی باڑی اور بکریاں چرانے سے کمتر ہیں اور یہ دونوں جولاہے سے کم درجے کا ہے جولاہے کے پیشہ کا درزی کے پیشے سے اور درزی کا پیشہ تجارت اور زمینداری سے کم درجے کا یہ دونوں علم اور قضاوت کے پیشے سے کم درجے کے ہیں۔

وَأَمَّا الْمَالُ فَإِنْ تَحَصَّلَ مِنَ الْمَكَاسِبِ الْخَسِيْسَةِ لَا مَدْخَلَ لَهُ فِي الْكَفَاءَةِ

مال اگر چہ کم درجے کی کمائی کے ذرائع سے حاصل کیوں نہ کئے ہوں ہمسری میں مداخلت حاصل نہیں۔

اضطراری حالت میں ہمسری لازمی نہیں

وَإِنْ كَانَ مُضْطَرًّا أَمَّا إِذَا تَيَسَّرَ وَلَمْ يَكُنْ تَمَنُّعًا فِي الشَّرْعِ۔

اگر وہ شخص اضطراری حالت میں ہو تو جو بھی میسر آئے تاہم شریعت میں اس کی ممانعت نہ ہو۔

نکاح کے مسنون آداب

وَيَنْبَغِيْ اَيْضًا اَنْ يُّحَافِظَ اٰدَابِهُ الْمَسْنُوْنَةِ مِنْهَا اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِمَا يَلِيْقُ بِهٖ وَمِنْهَا الْخُطْبَةُ

اس کے ان مسنون آداب کا لحاظ رکھنا بھی مناسب ہے۔
(۱) دو رکعت نماز پڑھے اور نکاح کی مناسب دعا مانگے۔
(۲) خطبہ نکاح ادا کرے۔

وَمِنْهَا اَنْ يَّقَعَ فِي اللَّيْلِ

(۳) نکاح کا رات میں وقوع ہونا۔

وَمِنْهَا التَّنْظِيْفُ وَالتَّطْيِيْبُ لَهُمَا بَعْدَ ازَالَةِ النَّتْنِ

(۴) شوہر اور بیوی دونوں کو بدبو دور کرنے کے بعد صفائی اور خوشبو لگانا۔

وَمِنْهَا تَرْكُ اَكْلِ الْمُنْتِنِ

(۵) بدبو پیدا کرنے والی چیز میں نہ کھانا۔

وَمِنْهَا اِخْتِيَارُ وَقْتٍ مُّبَارَكٍ لِلنِّكَاحِ مِنَ الْاَنْظَارِ الْمَسْعُوْدَةِ الْبُرُوْجِ الثَّابِتَةِ الْبُيُوْتِ الثَّابِتَةِ اِلَّا الْعَقْرَبَ وَاَنْ تُقَوِّيَ الزُّهْرَةُ بِقُوَّةٍ ذَاتِيَةٍ اَوْ عَرَضِيَّةٍ وَخُلُوُّ الْاَوْتَادِ مِنَ النَّحْسَيْنِ سِيَّمَا الطَّالِعِ وَالسَّابِعِ

(۶) نکاح کے لئے بابرکت موقع، برجوں اور ستاروں کے ثابت اوقات میں بابرکت وقت کا انتخاب کرنا، سوائے برج عقرب کے۔ ستارہ زہرہ اپنی ذاتی یا وقتی قوت کے باعث طاقتور ہو اور اوتاد دونوں نحسوں سے خالی ہو۔ خصوصاً ستارہ طالع اور سابع سے خالی ہو۔

بابرکت ساعت کے اختیار کرنے کی اہمیت

وَمَا تَيَسَّرَ فِيْ رِعَايَةِ السُّعُوْدَةِ وَيَقْدِرُ عَلٰى اِخْتِيَارِهٖ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّقَصِّرَ فِيْهِ لِاَنَّ النِّكَاحَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ فِيْهِ يَنْدَرِجُ ظُهُوْرُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالْمُلُوْكِ وَالْحُكَمَاءِ فَلَا بُدَّ فِيْهِ مِنَ اخْتِيَارِ السُّعُوْدَةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ النُّحُوْسَةِ قَدْرَ الْوُسْعِ

جب بھی باسعادت وقت کا لحاظ کرنا ممکن اور اسکے اختیار کرنے کی قدرت ہو تو اس میں کاہلی کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ نکاح ایک عظیم کام ہے جسمیں انبیاء و اولیاء، بادشاہوں اور حکمت والوں کا ظہور مرقوم ہے۔ نکاح کیلئے نیک وقت کا اختیار کرنا اور منحوس وقت سے اجتناب کرنا جتنا ہو سکے لازم ہے۔

وَمِنْهَا وَضْعُ يَدِهٖ عَلٰى نَاصِيَتِهَا فِيْ اَوَّلِ الْمُلَاقَاةِ بَعْدَ النِّكَاحِ

(۷) نکاح کے بعد پہلی ملاقات میں بیوی کی پیشانی پر ہاتھ رکھے۔

وَمِنْهَا اَنْ يَّنْظُرَ الرَّجُلُ قَبْلَ النِّكَاحِ اِلٰى وَجْهِ امْرَأَةٍ يُرِيْدُ نِكَاحَهَا وَكَفَّيْهَا وَلَوْ نَظَرَ اِلٰى شَعْرِهَا وَهُوَ مِنْ اَرْبَابِ الدِّيَانَةِ وَالْعِفَّةِ وَالتَّقْوٰى وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الشُّفْهَا وَالْفَسَقَةِ لَا بَأْسَ بِهٖ

(۸) نکاح سے پہلے آدمی اس خاتون کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھے۔ اگر وہ دیندار، پاکدامن اور پرہیزگار لوگوں میں سے ہو اور بے وقوف اور گنہ گاروں میں سے نہ ہو تو عورت کے بالوں کو بھی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محرم افراد میں نگاہ کا فرق

وَيَجُوْزُ لِلرَّجُلِ اَلنَّظَرُ اِلٰى جَمِيْعِ اَعْضَاءِ زَوْجَتِهٖ حَتّٰى الْعَوْرَةِ وَاِلٰى اَعْضَاءِ مَحَارِمِهٖ اِلَّا الْعَوْرَةَ وَيَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ اَلنَّظَرُ اِلٰى اَعْضَاءِ زَوْجِهَا حَتّٰى الْعَوْرَةِ وَاِلٰى اَعْضَاءِ مَحَارِمِهَا اِلَّا الْعَوْرَةَ

مرد کیلئے بیوی کی شرمگاہ سمیت تمام اعضاء جبکہ دیگر محرم عورتوں کی شرمگاہ کے سوا تمام اعضاء دیکھنا جائز ہے۔ عورت کیلئے شوہر کی شرمگاہ سمیت تمام اعضاء دیکھنا اور محرم مردوں کی شرمگاہ کے سوا دیگر اعضاء دیکھنا جائز ہے۔

بلاضرورت اجنبیوں پر نگاہ جائز نہیں

وَلَا يَجُوْزُ لِلْمَرْءِ اَلنَّظَرُ اِلَى الْاَجْنَبِيَّةِ اِلَّا لِحَاجَةٍ فَلِلطَّبِيْبِ وَالْجَرَّاحِ الْمُعَالِجَيْنِ يَجُوْزُ اَلنَّظَرُ اِلٰى عَوْرَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ لِضَرُوْرَةٍ وَلَا يَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ اَلنَّظَرُ اِلَى الْاَجْنَبِيِّ وَاِنْ كَانَ اَعْمٰى اَوْ خَصِيًّا وَلَا يَجُوْزُ لِلْخَصِيِّ اَلنَّظَرُ اِلَى الْاَجْنَبِيَّةِ وَلَا لِلْاَعْمٰى سَمَاعُ صَوْتِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ۔

مرد کیلئے بلاضرورت اجنبیہ کی طرف دیکھنا جائز نہیں پس ڈاکٹر اور معالج سرجن کیلئے ضرورت کی بناء پر اجنبیہ کی شرمگاہ دیکھنا جائز ہے۔ عورت کیلئے کسی اجنبی کی طرف دیکھنا جائز نہیں اگرچہ وہ اندھا یا نامرد ہی کیوں نہ ہو۔ نہ ہی کسی نامرد کیلئے کسی اجنبیہ کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ کسی اندھے کیلئے اجنبیہ کی آواز ضرورت کے بغیر سننا جائز نہیں۔

ولیمہ

وَمِنْهَا الْوَلِيْمَةُ عِنْدَ الزِّفَافِ وَيَجُوْزُ النِّثَارُ فِي النِّكَاحِ وَالزِّفَافِ وَيَجُوْزُ اَخْذُهَا يُنْثَرُ اِنْ كَانَ النَّاثِرُ مِنْ اَرْبَابِ الْهِمَمِ وَاَصْحَابِ الْكَرَمِ وَاِنْ كَانَ بِالْعَكْسِ فَكَانَ بِالْعَكْسِ وَيَمْلِكُ بِالْاَخْذِ۔

(۹) رخصتی کے دن دعوت ولیمہ دے۔ نکاح اور رخصتی کے وقت مال نچھاور کرنا اور نچھاور شدہ مال کو اٹھانا جائز ہے بشرطیکہ نچھاور کرنیوالا باہمت اور سخیوں میں سے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو جائز نہیں۔ مال اٹھاتے ہی وہ مالک بن جاتا ہے۔

مکروہ امور

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْتَنِبَ مِنَ الْمَكْرُوْهَاتِ فِيْهَا اَنْ يَّقَعَ وَالْقَمَرُ كَانَ فِي الْعَقْرَبِ اَوْ مَنْحُوْسًا بِاِجْتِمَاعٍ اَوِ اسْتِقْبَالٍ اَوْ مُقَابَلَةِ التَّحْسِيْرِ اَوْ مُقَارَنَتِهِمَا اَوْ تَرْبِيْعِهِمَا وَاَنْ تَكُوْنَ الزُّهْرَةُ ضَعِيْفَةً مِنْ وَبَالٍ اَوْ رَجْعَةٍ اَوْ اِقَامَةٍ قُبَيْلَ الرَّجْعَةِ اَوِ احْتِرَاقٍ اَوْ هُبُوْطٍ

ان مکروہ امور سے اجتناب بھی کرنا چاہئے۔

(۱) نکاح ایسے وقت نہ کرنا جب چاند برج عقرب میں ہو یا حالت اجتماع یا حالت استقبال یا حالت تحسین کے آمنے سامنے ہونے یا تحسین کیساتھ ہونے کی وجہ سے حال تربیع کی نحس حالت میں ہو۔

(۲) ستارہ زہرہ وبال، رجعت یا رجعت سے کچھ پہلے اقامت یا احتراق یا ہبوط یا ایسی حالتوں کی وجہ سے حالت ضعف میں ہو۔

وَاَنْ يَّكُوْنَ تَحْتَ شُعَاعٍ وَاَنْ يَّكُوْنَ الطَّالِعُ بُرْجًا مُنْقَلِبًا سِيَّمَا الْحَمَلَ

(۳) چاند سورج کے تحت شعاع ہو۔ یا طالع کا برج حالت تبدیلی میں ہو خصوصاً حمل برج کی حالت ہو۔

وَالْجِمَاعُ لَيْلَةَ الْخُسُوْفِ وَيَوْمَ الْكُسُوْفِ وَعِنْدَ الْاِسْتِوَاءِ وَالْغُرُوْبِ قَبْلَ اَنْ يَّذْهَبَ الشَّفَقُ الْاَحْمَرُ وَبَعْدَ طُلُوْعِ الصُّبْحِ الصَّادِقِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاِرْتِفَاعِهَا قَدْرَ رُمْحٍ فِي اللَّيْلَةِ الْاُوْلٰى مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَفِي السَّفَرِ اِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَاءُ يَحْصُلُ بِالسُّهُوْلَةِ وَفِي الرِّيَاحِ الْعَاصِفَةِ وَاَنْ يُّجَامِعَ عَارِيًا وَبَعْدَ الْاِحْتِلَامِ مِنْ غَيْرِ غُسْلٍ اَوْ وُضُوْءٍ وَاَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهِمَا لِغَيْرِهِمَا

(۴) ان اوقات میں جماع کرنا مکروہ ہے۔ چاند گرہن کی رات، سورج گرہن کے دن، استواء اور غروب آفتاب کے وقت، شفق احمر کے غائب ہونے سے قبل اور طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور ایک نیزہ کی مقدار کے برابر سورج چڑھنے تک۔ (اسی طرح) ہر ماہ کی پہلی رات، سفر کے دوران بشرطیکہ پانی آسانی سے نہ ملتا ہو، تیز طوفان میں، عریاں حالت میں، احتلام کے بعد غسل یا وضو کیے بغیر، جب کوئی اور انہیں دیکھ رہا ہو۔

وَاَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْفَرْجِ وَقْتَ الْجِمَاعِ

(۵) جماع کے وقت شرمگاہ کو دیکھنا۔

وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارُهَا فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ

(۶) جماع کے وقت قبلہ رخ ہونا یا قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا۔

وَالْكَلَامُ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ۔

(۷) بلا ضرورت (جماع کے دوران) باتیں کرنا۔

ایجاب وقبول کا مسئلہ

وَالنِّكَاحُ يَنْعَقِدُ بِالْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ وَهُمَا لَفْظَانِ يَدُلَّانِ عَلٰى رِضَاهُمَا وَاَصْوَبُ الصِّيَغِ فِيْهِمَا النِّكَاحُ التَّزْوُّجُ الْاِنْكَاحُ التَّزْوِيْجُ لَوْ وَقَعَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ يَدُلُّ عَلٰى رِضَاهُمَا كَالتَّمْتُّعِ وَالتَّمْلِيْكِ وَالْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَعَانِيْ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ بِاَيِّ لُغَةٍ تَفَقَّهَ عَرَبِيَّةً كَانَتْ اَوْ فَارِسِيَّةً اَوْ تُرْكِيَّةً اَوْ هِنْدِيَّةً اَوْ فَهْلَوِيَّةً صَحَّ وَلٰكِنْ لَفْظُ الْاِجَارَةِ وَالْاِعَارَةِ يُفْسِدُهُمَا وَيَجُوْزُ تَقْدِيْمُ كُلٍّ مِّنْهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ بِصِيْغَةِ الْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلِ مَعَ الْاِسْتِفْهَامِ وَالْاَمْرِ مُلْتَمِسًا اَمَّا صِيْغَةُ الْمَاضِيْ فَاَصْوَبُ لِلتَّحْقِيْقِ۔

نکاح ایجاب اور قبول سے منعقد ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں میاں بیوی کی رضا پر دلالت کرنیوالے الفاظ ہیں۔ دونوں کے بہترین الفاظ نکاح، تزوج، انکاح، تزویج ہیں اگر دونوں کی رضا پر دلالت کرنیوالا کوئی اور لفظ ہو مثلاً تمتع، تملیک ہبہ، صدقہ یا ان الفاظ کے معنی ادا کرنیوالے الفاظ جو عربی، فارسی ترکی، ہندی، پہلوی اور کسی بھی زبان کے ہوں، سب درست ہیں۔ تاہم اجارہ اور اعارہ جیسے الفاظ ایجاب وقبول کو توڑنے والے الفاظ ہیں۔ دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے پر مقدم کرنا، استفہام اور امر کیساتھ ماضی یا مستقبل کا صیغہ التماس کیساتھ استعمال بھی روا ہے تاہم ماضی کا صیغہ استعمال کرنا یقینی ہونے کے باعث زیادہ بہتر ہے۔

مکروہ خواستگاری

وَتُكْرَهُ الْخِطْبَةُ عَلٰى خِطْبَةِ مُسْلِمٍ بَعْدَ الْإِجَابَةِ إِنْ كَانَ كُفُوًّا بَرِيْئًا مِنَ الْعُيُوْبِ الْبَاعِثَةِ لِلْفَسْخِ وَلَمْ يَكُنْ فَاسِقًا أَوْ مُتَكَاسِلًا فِي الصَّلٰوةِ

کسی مسلمان کی خواستگاری قبول ہونے کے بعد اس رشتے کیلئے پیغام بھیجنا مکروہ ہے بشرطیکہ وہ کفو ہو اور فسخ نکاح کا سبب بننے والے عیوب سے پاک ہو فاسق نہ ہو اور نماز میں کاہلی نہ کرتا ہو۔

مہر کی تقرری کا مسئلہ

وَالْأَصْوَبُ تَعْيِيْنُ مَهْرٍ وَبِغَيْرِ تَعْيِيْنِ الْمَهْرِ صَحَّ النِّكَاحُ وَلَا يَنْحَصِرُ الْمَهْرُ فِي الْقِلَّةِ وَالْكَثْرَةِ عَلٰى مِقْدَارٍ وَمَنْ نَكَحَ امْرَأَةً وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ إِلَّا الْمُتْعَةَ وَهِيَ غَيْرُ مُعَيَّنَةٍ فَإِنْ عَيَّنَهَا الْإِمَامُ أَوِ الْحَاكِمُ بِقَدْرِ حَالِهَا فَهِيَ الْمَطْلُوْبُ وَإِنْ لَمْ تُعَيَّنْ يَنْبَغِيْ أَنْ لَّا يَنْقُصَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا۔

بہتر طریقہ یہ ہے کہ مہر معین کیا جائے مہر معین کئے بغیر نکاح صحیح ہے۔ حق مہر کمی کی یا زیادتی میں کسی مقدار پر منحصر نہیں اگر کوئی کسی عورت سے نکاح کرے اور حق مہر مقرر نہ کیا ہو اور اس عورت کو جنسی رابطے سے قبل ہی طلاق دیدے تو اس پر مال متعہ کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں اور یہ کوئی معین نہیں۔ اگر امام یا حاکم عورت کا حال دیکھ کر کوئی چیز مقرر کرے تو یہی مطلوب ہے اور اگر معین نہ ہو تو تیس درہم سے کم نہ ہو۔(۱)

اقسام مہر

وَالْمَهْرُ عَلٰى نَوْعَيْنِ مُؤَجَّلٌ وَمُعَجَّلٌ أَمَّا الْمُعَجَّلُ فَلَا حَاجَةَ فِيْهِ إِلَى اسْتِشْهَادِ أَحَدٍ وَأَمَّا الْمُؤَجَّلُ فَالْوَاجِبُ فِيْهِ اسْتِشْهَادُ شَاهِدَيْنِ مِنَ الرِّجَالِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ لِأَنَّهُ كَالدَّيْنِ

مہر کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤجل (ادھار)۔ (۲) معجل (دستی) معجل کی ادائیگی کے لئے کسی کو گواہ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں لیکن مہر مؤجل میں دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ مہر مؤجل قرض کی مانند ہے۔

وَفِيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ایمان والو جب تم آپس میں ایک معین مدت کیلئے قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تم میں سے لکھنے والا پورے انصاف سے لکھے اور کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے

(۱) تیس درہم تقریباً آٹھ تولہ چاندی کے برابر ہوں گے۔

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (۱)

علم سکھایا ہے پس چاہئے کہ لکھے اور جس پر قرض ہے وہی املا کرے وہ اس معاملے میں اپنے رب سے ڈرے اور اس دوران کوئی چیز کم نہ کرے۔ اگر وہ بیوقوف یا کمزور ہو یا املاء نہ کرا سکتا ہو تو اسکا سرپرست عدل وا نصاف کیساتھ املا کرائے اور مردوں میں سے دو گواہی مقرر کرے اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتوں کی جو تم میں سے قابل قبول ہوں گواہ مقرر کرے تاکہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری یاد دلائے۔ اور گواہوں کو جب بلایا جائے تو انکار نہ کرے۔ معاملہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو معین مدت کیلئے لکھنے میں سستی نہ کرو یہ اللہ کے ہاں زیادہ عادلانہ اور گواہی کا مضبوط طریقہ ہے اور شکوک کے خاتمے کا ادنیٰ طریقہ ہے۔ اس کے برعکس اگر معاملہ وقتی تجارت کا ہو جو تم آپس میں کرتے ہو تو تم نہ لکھو تو کوئی حرج نہیں۔ جب خرید و فروخت کرو تو گواہ قائم کرو اور کاتبوں اور گواہوں کو نقصان نہ ہونے پائے۔ اگر ایسا کرلیا تو تمہارا بڑا گناہ ہوگا تم اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (۲)

اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو رہن کا مال قبضہ میں دیا جائے اور جب تم میں سے کچھ دوسرے بعض کے پاس کوئی امانت رکھے ہو تو وہ شخص امانت کو مالک کو واپس کرے۔ وہ اپنے اللہ سے ڈرے اور گواہی نہ چھپائے اور جو گواہی چھپائے تو دل کا گنہگار ہے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

سرپرستی

وَفِي النِّكَاحِ مَا ذُكِرَ مِنَ الشُّهُوْدِ شَيْءٌ فَمِنْ ذٰلِكَ يُعْلَمُ اَنَّ النِّكَاحَ يَنْعَقِدُ بِلَا شُهُوْدٍ وَلَا

مسئلہ نکاح میں گواہوں کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح گواہوں اور ولی کے بغیر

(۱) سورہ بقرہ آیت ۲۸۲ (۲) سورہ بقرہ آیت ۲۸۳

وَلِيٍّ لِأَنَّ الْعَاقِلَةَ الْبَالِغَةَ وَلِيُّ نَفْسِهَا وَأَمَّا الْمَجْنُوْنَةُ وَالصَّغِيْرَةُ فَيُوْجَبَانِ وَلِيًّا مُسْلِمًا عَاقِلًا بَالِغًا۔

بھی منعقد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ عاقل بالغ عورت خود اپنے نفس کی سرپرست ہے البتہ دیوانہ اور بچہ دونوں کیلئے مسلمان، بالغ، عقلمند اور بالغ سرپرست کا ہونا واجب ہے۔

نکاح کیلئے سرپرستوں یا گواہوں کی موجودگی

اَمَّا الْاَصْوَبُ فَفِي الْاَكْثَرِ حُضُوْرُ وَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ وَالْاِعْلَانُ وَالْاِطْعَامُ وَرُبَّمَا يَقْتَضِي الْاِخْفَاءَ كَثَيِّبٍ مِنْ نِّسَاءِ الْمُلُوْكِ وَالْاُمَرَاءِ وَاَكَابِرِ الْاَقْوَامِ تُرِيْدُ نِكَاحًا وَلَا تَجِدُ كُفُوًّا تَسْتَحْيِيْ مِنَ النَّاسِ اَوْ تَخَافُ مِنَ الْاِخْوَةِ اَوِ الْبَنِيْنَ اَوْ غَيْرِهِمْ فَوَجَبَ لَهَا الْاِخْفَاءُ فِي النِّكَاحِ مِنَ الْوَلِيِّ وَالشُّهُوْدِ لِتَحْفَظَ مِنَ الْعَنَتِ۔

اکثر طور پر بہتر صورت یہ ہے کہ نکاح سرپرست یا دو گواہوں کی موجودگی میں ہو۔ اعلانیہ ہو اور کھانا کھلایا جائے۔ کبھی نکاح خفیہ انعقاد کا متقاضی ہوتا ہے مثلاً بادشاہوں، امیروں اور قوم کے اکابر کی بیوائیں نکاح کا ارادہ کرے اور اس کو کفو نہ ملے کہ اسے لوگوں سے شرمساری کا سامنا ہو یا اسے بھائیوں، بیٹوں وغیرہ سے کوئی خوف لاحق ہو تو اس نکاح کو سرپرست یا گواہوں سے مخفی رکھنا واجب ہے تاکہ وہ بدکاری سے بچی رہے۔

اعلان کرنے میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے

وَمَنْ اَفْرَطَ فِي الْاِعْلَانِ وَحُضُوْرِ وَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ عَقَلَ اَنْ لَّا يَلْتَبِسَ بِالزِّنَا وَغَفَلَ عَنْ شُيُوْعِيَّةِ هٰذِهِ الْمُبَالَغَةِ فَكَثُرَ الزِّنَاءُ وَالْفُجُوْرُ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا وَلَا شَكَّ اَنَّ النِّكَاحَ اِذَا تَيَسَّرَ بِالْوَجْهِ الْاَسْهَلِ كَثُرَ النِّكَاحُ وَقَلَّ السِّفَاحُ وَاِذَا كَانَ بِعَكْسِهٖ كَانَ بِالْعَكْسِ۔

جو شخص (مفتی) اعلان، سرپرست اور گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہونے میں حد سے یہ سوچ کر تجاوز کرے کہ کہیں یہ زنا کاری کے مشابہ نہ ہو جائے تو اس نے عقلمندی کی ہے لیکن اس مبالغہ کی شیوعیت سے غافل ہوا تو زنا اور گناہ بڑھ جاتے ہیں، جبکہ یہ لوگ (مفتی) خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ بیشک نکاح آسان ہو جائے تو نکاح کی شرح بھی بڑھ جائے گی اور گناہ کم ہونگے اگر صورت اس کے برعکس ہو تو نتیجہ بھی اس کے برعکس ہی ہوگا۔

وہ خواتین جن سے نکاح حرام ہے

اَمَّا الَّتِيْ يَحْرُمُ نِكَاحُهُنَّ فَالْاُمَّهَاتُ وَالْجَدَّاتُ وَاِنِ ارْتَفَعْنَ وَالْبِنْتُ وَبَنَاتُهَا وَاِنْ سَفَلْنَ وَبَنَاتُ الْاِبْنِ كَذٰلِكَ وَالْاُخْتُ وَبَنَاتُهَا وَاِنْ سَفَلْنَ وَالْعَمَّةُ وَاِنْ عَلَتْ وَالْخَالَةُ كَذٰلِكَ

وہ خواتین جن سے نکاح حرام ہے:
(۱) مائیں۔ (۲) دادیاں جتنی اوپر جائیں۔ (۳) بیٹی (۴) نواسیاں جتنی ہی نیچے کو جائیں۔ (۵) اسی طرح پوتیاں۔ (۶) بہن۔ (۷) بھانجیاں اگرچہ وہ کتنی ہی نیچے جائیں (۸) پھوپھی جتنی اوپر کو جائے (۹) اسی طرح خالہ

وَبَنَاتُ الْاَخِ وَاِنْ سَفَلْنَ الْاُمَّهَاتُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالْاَخَوَاتُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالرَّبَائِبُ بَعْدَ الدُّخُوْلِ بِاُمَّهَاتِهِنَّ فَلَا يَجُوْزُ نِكَاحُهُنَّ اِنْ وَقَعَ الْفِرَاقُ قَبْلَهُ وَبَيْنَ اُمِّهِنَّ. اَمَّا اُمُّ الزَّوْجَةِ فَلَا يَجُوْزُ نِكَاحُهَا اِنْ دَخَلَ بِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ وَحَلَائِلُ الْاَبْنَاءِ لِلْاٰبَاءِ وَابْنُ الْاِبْنِ كَالْاِبْنِ وَحَلَائِلُ الْاٰبَاءِ لِلْاَبْنَاءِ وَاَبُو الْاَبِ كَالْاَبِ اَزْوَاجًا كَانَتْ اَوْ اِمَاءً وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ لَا يَجُوْزُ فِي الْحَرَائِرِ وَالْاِمَاءِ وَكَمَا لَا يَجُوْزُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ لَا يَجُوْزُ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَعَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا وَبَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ لَوْ فُرِضَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا ذَكَرًا لَمْ يَجُزِ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا وَمَنْ عَلَّقَ الْجَوَازَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا بِرِضَاهَا عَلَّقَ بِالْمُحَالِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ. وَالَّتِيْ كَانَتْ فِيْ عِدَّةِ غَيْرِهِ وَذَوَاتُ الزَّائِدَةِ عَلٰى اَرْبَعٍ حَرَائِرَ اَوْ لِلْاَحْرَارِ وَلِلْعَبِيْدِ الزَّائِدَةُ عَلٰى اثْنَتَيْنِ

جتنی اوپر کو جائے۔ (۱۰) بھتیجیاں جتنی نیچے جائیں (۱۱) رضاعی مائیں (۱۲) رضاعی بہنیں (۱۳) بیوی کی بیٹیاں جنکی ماں کیساتھ ہم بستری ہو چکی ہو۔ ان بیٹیوں سے نکاح اس کے اور بیوی میں علیحدگی کے بعد بھی جائز نہیں۔ (۱۴) ساس، چاہے بیوی سے جنسی تعلق قائم ہوا ہو نہ ہوا ہو۔ (۱۵) باپ کیلئے بیٹوں کی حلیلہ شدہ خواتین حرام ہیں۔ پوتے کا حکم بھی بیٹے جیسا ہے۔ (۱۶) باپ کی حلیلہ کردہ عورتیں بیٹوں کیلئے حرام ہیں دادا کا حکم بھی باپ جیسا ہے، آزاد ہوں یا کنیز۔ (۱۷) دو بہنوں کو نکاح میں یکجا کرنا چاہے وہ آزاد ہوں یا کنیز۔ (۱۸) دو بہنوں کا یکجا نکاح جائز نہیں اسی طرح خاتون کیساتھ پھوپھی یا خالہ کو بھی یکجا کرنا جائز نہیں۔ (۱۹) نہ ہی دو خواتین کا یکجا نکاح جائز ہے کہ کسی ایک کو مرد فرض کیا جائے اور دونوں میں نکاح جائز نہ ہو۔ جو خاتون اور اسکی پھوپھی یا خالہ کے یکجا نکاح کو اسکی رضا سے معلق کرے تو الا ماشاء اللہ اس نے ناممکن چیز سے جوڑا۔ (۲۰) خاتون جو کسی کی عدت میں ہو۔ (۲۱) آزاد کیلئے چار سے زائد آزاد بیویاں اور غلام کیلئے دو سے زائد رکھنا حرام ہے۔

کنیز سے جنسی تعلق کی صورتیں

وَاَمَّا مِلْكُ الْيَمِيْنِ فَلَا يَنْحَصِرُ عَلٰى عَدَدٍ وَلٰكِنْ لَّا يَجُوْزُ فِي الْاِمَاءِ اَيْضًا اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ وَطْئًا لَا مِلْكًا فَاِنْ اَرَادَ الْمَالِكُ وَطْئَ اُخْتِ الْمَوْطُوْءَةِ وَجَبَ اَنْ يُّخْرِجَ الْمَوْطُوْءَةَ مِنْ مِلْكِهٖ بِبَيْعٍ اَوْ هِبَةٍ اَوْ عِتْقٍ لِيَحِلَّ لَهٗ وَطْئُهَا وَيَحْرُمُ وَطْئُ اُمِّهَا وَبِنْتِهَا اَبَدًا مَعَ اَنَّهُمَا فِيْ مِلْكِهٖ وَلَا يَجُوْزُ وَطْئُ اَمَةِ الْاَبِ لِلْاِبْنِ وَاَمَةِ الْاِبْنِ لِلْاَبِ

کنیزوں کی ملکیت تعداد پر منحصر نہیں تاہم کنیزوں میں جنسی تعلق میں دو بہنوں کو یکجا کرنا جائز نہیں۔ ملکیت کیلئے جائز ہے۔ اگر آقا مدخولہ کنیز کی بہن سے جنسی تعلق کا خواہاں ہو تو پہلے مدخولہ کنیز کو فروخت، ہبہ یا آزاد کر کے اپنی ملکیت سے نکالنا ہوگا تاکہ جنسی رابطہ جائز ہو سکے۔ کنیز کی ماں اور بیٹی سے جنسی تعلق ملکیت کے باوجود ہمیشہ کیلئے حرام ہے۔ باپ کی کنیز سے جنسی رابطہ بیٹے کیلئے جائز نہیں نہ ہی بیٹے کی لونڈی سے جنسی رابطہ باپ کیلئے جائز ہے اگر بیٹا کم عمر

وَلٰكِنْ اِنْ كَانَ الْاِبْنُ صَغِيْرًا يَجُوْزُ لِلْاَبِ اَنْ يُّقَوِّمَ اَمَةَ وَلَدِهِ الصَّغِيْرِ ثُمَّ يَطَؤُهَا بِالْمِلْكِ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّنْكِحَ اَمَتَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ يُّعْتِقَهَا فَيُنْكِحَهَا لَوْ يَجُوْزُ اَنْ يُّنْكِحَهَا مِنْ غَيْرِهٖ۔

ہو تو باپ کے لئے جائز ہے کہ کمسن بیٹے کی لونڈی کی قیمت لگائے اور اپنی ملکیت بنا کر جنسی تعلق قائم کرے۔ کسی مالک کے لئے جائز نہیں کہ اپنی کنیز سے خود نکاح کرے مگر یہ کہ وہ اسے آزاد کردے پھر نکاح کرے اور اس کا کسی دوسرے سے نکاح کرانا جائز ہے۔

غلام اور کنیز کا نکاح

وَلَا يَجُوْزُ نِكَاحُ الرَّقِيْقِ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى وَلَا يَجُوْزُ وَطْئُ اَمَةٍ مُشْتَرَكَةٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ وَلَا يَجُوْزُ عَقْدُ اَمَةٍ عَلٰى حُرَّةٍ وَيَجُوْزُ بِالْعَكْسِ

فرد مملوک کا نکاح چاہے غلام ہو یا کنیز، آقا کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ دو یا دو سے زیادہ مالکوں کیلئے مشترکہ کنیز سے جنسی تعلق جائز نہیں۔ آزاد عورت کے ہوتے ہوئے کنیز سے نکاح جائز نہیں۔ برعکس صورت جائز ہے۔

مسلمان خاتون کا غیر مسلم سے نکاح حرام ہے

وَلَا يَجُوْزُ نِكَاحُ مُسْلِمَةٍ مِنْ غَيْرِ مُسْلِمٍ۔

کسی مسلمان خاتون کا غیر مسلم سے نکاح جائز نہیں۔

اہل کتاب سے نکاح

وَكَانَ قَبْلَ انْقِضَاءِ مُدَّتِهِمْ لِاَهْلِ الْكِتَابِ جَوَازُ نِكَاحِ نِسَائِهِمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا بِالْعَكْسِ۔ اَمَّا الْاٰنَ فَلَا يَجُوْزُ نِكَاحُهُنَّ لِاَنَّهُمْ فِيْ عَدَمِ الْمُهْلَةِ الْيَوْمَ كَالْمُشْرِكِيْنَ فَلَا تُقْبَلُ مِنْهُمُ الْجِزْيَةُ وَيُدْعَوْنَ مُتَجَدِّدًا اِلَى الْاِسْلَامِ اِنْ قَبِلُوْا فَهُوَ الْمَطْلُوْبُ وَاِنْ لَّمْ يَقْبَلُوْا قُتِلُوْا هُمْ وَاَمَّا الزَّنَادِقَةُ فَحُكْمُهُمْ حُكْمُ الْمُشْرِكِيْنَ۔

مہلت کی مدت ختم ہونے سے پہلے مسلمان کا اہل کتاب خاتون سے نکاح جائز، الٹی صورت جائز نہیں تھی تاہم اب مہلت نہ ہونے پر ان سے نکاح جائز نہیں۔ معاہدے کی مہلت ختم ہونے پر ان کا حکم مشرکوں کی طرح ہے۔ چنانچہ ان سے جزیہ بھی قبول نہیں کیا جائیگا اور انہیں دوبارہ اسلام کی دعوت دی جائیگی۔ اگر قبول کرلیا تو یہی مقصد ہے اگر قبول نہ کرے تو انہیں قتل کردیا جائے۔ زندیقوں کا حکم مشرکین کی طرح ہے۔

بدکاروں کا نکاح

وَيَجُوْزُ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الزَّانِيْ بِالزَّانِيَةِ بَعْدَ اَنْ يَّتُوْبَا لِاَنَّ الْحَرَامَ لَا يُحَرِّمُ الْحَلَالَ فِي الْمُصَاهَرَةِ۔

زانی کا زانیہ سے نکاح دونوں کی توبہ کے بعد جائز ہے کیونکہ نکاح کے معاملے میں حرام (فعل) حلال کو حرام نہیں بناتا۔

نسبی ورضاعی رشتوں کی تاثیر

وَمَا يَحْرُمُ بِالنَّسَبِ يَحْرُمُ بِالرَّضَاعِ إِلَّا فِي مَوَاضِعَ

جو نکاح نسبی رشتوں سے حرام ہے وہ رضاعی رشتے سے حرام ہے۔ مگر بعض مقامات پر نہیں: وہ یہ ہیں۔

مِنْهَا لِلرَّجُلِ تَحِلُّ أُخْتُ ابْنِهِ مِنَ الرَّضَاعِ وَلَا تَحِلُّ بِالنَّسَبِ

(۱) آدمی کے لئے بیٹے کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے نسبی لحاظ سے جائز نہیں۔

مِنْهَا لِلرَّجُلِ تَحِلُّ أُمُّ أُخْتِهِ وَأَخِيهِ مِنَ الرَّضَاعِ وَلَا تَحِلُّ بِالنَّسَبِ

(۲) آدمی کیلئے بہن یا بھائی کی رضاعی ماں سے نکاح جائز ہے جبکہ نسبی لحاظ سے حلال نہیں۔

وَمِنْهَا لِلرَّجُلِ تَحِلُّ أُمُّ عَمِّهِ وَعَمَّتِهِ مِنَ الرَّضَاعِ وَلَا تَحِلُّ بِالنَّسَبِ

(۳) آدمی کے لئے چچا اور پھوپھی کی رضاعی ماں سے نکاح جائز ہے جبکہ نسبی لحاظ سے حلال نہیں۔

وَمِنْهَا لِلرَّجُلِ تَحِلُّ أُمُّ خَالِهِ وَخَالَتِهِ مِنَ الرَّضَاعِ وَلَا تَحِلُّ بِالنَّسَبِ

(۴) آدمی کے لئے اپنے ماموں اور خالہ کی رضاعی ماں سے نکاح جائز ہے جبکہ نسبی لحاظ سے حلال نہیں۔

وَيَجُوزُ نِكَاحُ أُخْتِ الْأَخِ نَسَبًا وَرَضَاعًا إِنْ كَانَ الْأَخُ لِأَبٍ وَالْأُخْتُ لِأُمٍّ وَفِي الرَّضَاعِ مَثَلًا مُرْضِعَتُكَ إِنْ أَرْضَعَتْ أَجْنَبِيَّةً يَجُوزُ نِكَاحُ هٰذِهِ الْأَجْنَبِيَّةِ لِأَخِيكَ

(۵) نسبی اور رضاعی دونوں لحاظ سے بھائی کی بہن سے نکاح جائز ہے بشرطیکہ بھائی صرف شریک صلبی ہو اور بہن صرف شریک رحمی ہو اگر تمہاری رضاعی ماں کسی لڑکی کو دودھ پلائے تو تمہارے بھائی کیلئے اس کا نکاح جائز ہے۔

رضاعت کیا ہے؟

وَالرَّضَاعُ لَا يَثْبُتُ إِلَّا بِخَمْسِ أَوْ ثَلَاثِ رَضَعَاتٍ مُتَفَرِّقَاتٍ مُشْبِعَاتٍ وَعَلَامَةُ الشِّبَعِ أَنْ يَتْرُكَ الْمُرْتَضِعُ ثَدْيَ الْمُرْضِعَةِ وَلَا يَلْتَفِتَ إِلَيْهَا يَسِيرًا وَلَا يَأْخُذَ الْأُخْرَى۔

مختلف دفعات میں پانچ یا تین مرتبہ سیر ہو کر دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے: سیر ہونے کی علامت یہ ہے کہ دودھ پیتا بچہ خاتون کی چھاتی کو چھوڑ دے اور فوری طور پر دوبارہ متوجہ نہ ہو نہ ہی دوسری پستان پکڑے۔

نکاح کیلئے طرفین کی رضامندی ضروری

وَلَا يَنْعَقِدُ النِّكَاحُ إِلَّا بِرِضَاءِ الزَّوْجَيْنِ إِنْ كَانَا بَالِغَيْنِ عَاقِلَيْنِ وَالْوَلِيُّ الْمُجْبِرُ هُوَ الْأَبُ وَإِنْ عَلَا وَيَجُوزُ لِلْمُجْبَرِ الصَّغِيرَيْنِ أَوِ الْمَجْنُونَيْنِ وَفِي غَيْرِهِمَا لِلْإِجْبَارِ ظُلْمٌ بِكْرًا كَانَتْ أَوْ ثَيِّبًا

نکاح لڑکا لڑکی کی رضا کے بغیر منعقد نہیں ہوتا بشرطیکہ دونوں بالغ اور عاقل ہوں۔ ولی مجبر صرف باپ ہے۔ جتنا اوپر کو جائیں۔ وہ کم عمر بچوں اور پاگلوں کو نکاح پر مجبور کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور کو جبر کرنا ظلم ہے۔ عورت کنواری ہو یا بیوہ

غیر مسلم باپ مسلمان بیٹی کا سرپرست نہیں

وَتَزُوْلُ الْوِلَايَةُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ عَنِ الْاٰبَاءِ وَالْاَجْدَادِ بِالْكُفْرِ وَهُوَ عَلٰى نَوْعَيْنِ اِمَّا زِنْدِيْقٌ وَاِمَّا اِرْتِدَادٌ وَالْمَالِكُ وَالْوَصِيُّ وَالْحَاكِمُ كَانُوْا اَوْلِيَاءَ الْاَمْرِ اَمَّا الْاَوْلَادُ وَالْاَخُ وَالْعَمُّ وَسَائِرُ الْعَصَبَاتِ فَلَيْسُوْا بِاَوْلِيَاءَ اَصْلًا فَضْلًا عَنِ الْاَمْرِ هٰذَا هُوَ الْمَذْكُوْرُ فِي الْكِتَابِ وَهُوَ الصَّحِيْحُ

آباء واجداد کفر کریں تو مسلمان عورت پر سرپرستی ختم ہو جاتی ہے۔ کفر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) زندیق ہو جانا۔ (۲) مرتد ہو جانا۔ آقا، وصی اور حاکم وقت بھی عورت کا سرپرست ہو سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے امور کا اور کوئی سرپرست نہیں ہو سکتا۔

عاقلہ بالغہ خود سرپرست ہے

فَالْعَاقِلَةُ الْبَالِغَةُ وَلِيُّ نَفْسِهَا فَيَنْبَغِيْ اَنْ تُسْاَلَ لِيُعْلَمَ رِضَاهَا اِمَّا بِمُنْطِقِهَا اِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا اَوْ بِضَحِكِهَا اَوْ سُكُوْتِهَا مِنْ غَيْرِ حُزْنٍ اَوْ بُكَاءٍ اِنْ كَانَتْ بِكْرًا وَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اِنْكَاحُ الْبِكْرِ الْبَالِغَةِ الْعَاقِلَةِ اِلَّا بِرِضَاهَا وَلَوْ كَانَ اَبًا مُجْبِرًا وَكُلُّ صَغِيْرَةٍ زَوَّجَهَا اَبُوْهَا اِذَا بَلَغَتْ وَلَمْ تَرْضَ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي الْفَسْخِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَبَعْدَ الدُّخُوْلِ لَا اِخْتِيَارَ لَهَا لِاَنَّ النِّكَاحَ يَتِمُّ بِالدُّخُوْلِ

عاقلہ بالغہ خاتون خود اپنی سرپرست ہے۔ اسکی رضا معلوم کرنا ضروری ہے۔ یہ رضامندی اگر بیوہ ہو تو بول کر اور دوشیزہ ہو تو رنج یا رد کے بغیر خاموش رہنے یا ہنسنے سے حاصل ہوگی۔ سرپرست کیلئے جائز نہیں کہ بالغ اور عاقل کنواری کی رضا پوچھے بغیر اسکا نکاح کسی سے کر دے اگرچہ ولی مجبر باپ ہی کیوں نہ ہو۔ جس کمسن لڑکی کا نکاح والد نے کرا دیا ہو جب بالغ ہو جائے اور وہ خوش نہ ہو تو اسے شوہر سے جنسی تعلق سے قبل نکاح ختم کرنے کا اختیار ہے۔ جنسی تعلق کے بعد اختیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ دخول کیساتھ ہی نکاح مکمل ہو جاتا ہے۔

فَلِذٰلِكَ اِنْ وَقَعَ الطَّلَاقُ قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَجَبَ نِصْفُ الْمَهْرِ فَعُلِمَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ مُجَرَّدَ الْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ كَانَ نِصْفَ النِّكَاحِ وَفِي الْمُطَلَّقَةِ الثَّلَاثِ الَّتِيْ لَا تَحِلُّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَا يَكْفِيْ مُجَرَّدُ الْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ بِلَا دُخُوْلٍ فَعُلِمَ مِنَ الدَّلِيْلَيْنِ اَنَّ النِّكَاحَ الْكَامِلَ هُوَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ وَالدُّخُوْلُ۔

اسی وجہ سے اگر دخول سے پہلے طلاق ہو جائے تو شوہر پر مہر کا نصف حصہ دینا واجب ہے۔ اس سے واضح ہوا کہ محض ایجاب وقبول نصف نکاح ہے جو عورت تین دفعہ کی طلاق یافتہ ہو اسے اسی شوہر سے نکاح کیلئے کسی اور سے نکاح کرنا ضروری ہو، اس کیلئے بغیر دخول کے صرف ایجاب وقبول کافی نہیں۔ دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ ایجاب وقبول اور دخول سے ہی نکاح کامل ہوتا ہے۔

حق مہر کا معاملہ

وَفِي الصَّدَاقِ يَجُوْزُ اَنْ يُّصْدِقَهَا بِتَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ اَوْ خِدْمَتِهَا مُدَّةً مُعَيَّنَةً وَلَوْ اَصْدَقَهَا

مہر میں جائز ہے کہ عورت کو قرآن کی تعلیم دینا مقرر کرے یا ایک معین مدت تک اسکی خدمت کرنا مقرر کرے اور

عَلٰى خَمْرٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ اٰخَرَ فَالنِّكَاحُ صَحِيْحٌ وَلَهَا اَنْ تُطَالِبَ بِقِيْمَتِهٖ اَوْ مَهْرِ الْمِثْلِ

اگر شراب یا کوئی ناپاک چیز مہر مقرر کردے تو نکاح تو صحیح ہے تاہم وہ اسکی قیمت یا مہر مثل (۱) کا مطالبہ کرے۔

نکاح شغار

وَنِكَاحُ الشِّغَارِ بَاطِلٌ وَهُوَ اَنْ تُجْعَلَ مَهْرُ كُلِّ مِنِ امْرَاَتَيْنِ بُضْعَ الْاُخْرٰى وَلَوْ جُعِلَ مَهْرُ اِحْدٰى امْرَاَتَيْنِ بُضْعَ الْاُخْرٰى وَلِلْاُخْرٰى عُيِّنَ مَهْرٌ اٰخَرُ فَنِكَاحُ الَّتِيْ عُيِّنَ لَهَا شَيْءٌ اٰخَرُ صَحِيْحٌ

نکاح شغار باطل ہے وہ یہ ہے کہ دو عورتوں میں سے ایک کا مہر دوسری کی محل انتفاع کو قرار دیا جائے اگر ایک کا مہر دوسری کا محل انتفاع ہو دوسری کا کوئی اور چیز مقرر کردی جائے تو اس عورت کا نکاح صحیح ہے جسکا مہر معین چیز ہو۔

مالک کا اختیار

وَيَجُوْزُ لِلْمَالِكِ اِجْبَارُ رَقِيْقِهٖ فِي النِّكَاحِ وَيُكْرَهُ فِي الطَّلَاقِ

آقا کیلئے جائز ہے کہ اپنے مملوکہ افراد کو نکاح پر جبر کرلے۔ طلاق کیلئے جبر کرنا مکروہ ہے۔

عزل کا جواز

وَيُكْرَهُ الْعَزْلُ عَنِ الْحُرَّةِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَلَوْ عَزَلَ عَنِ الْاَمَةِ لَمْ يَحْتَجْ اِلٰى رِضَاهَا

آزاد عورت کی رضا کے بغیر عزل (۲) مکروہ ہے۔ اور اگر کنیز کیساتھ عزل کرے تو اسکی رضا ضروری نہیں۔

حقوق کا مسئلہ

وَالْاَمَةُ عَلٰى نِصْفٍ مِنَ الْحُرَّةِ فِي الْقِسْمَةِ وَالنِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالْعِدَّةِ وَاِنْ كَانَ الزَّوْجُ ذَا حُرَّةٍ لَمْ يَجُزْ لَهٗ نِكَاحُ اَمَةٍ وَاِنْ كَانَ ذَا اَمَةٍ مَنْكُوْحَةٍ جَازَ لَهٗ نِكَاحُ حُرَّةٍ فَاِذَا اجْتَمَعَتَا فَمَا كَانَ لِلْحُرَّةِ كَانَ لِلْاَمَةِ نِصْفُهٗ مِنَ النَّفَقَةِ وَقَسْمَةُ اللَّيَالِيْ وَلِلْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَلِلْحُرَّةِ ثَلَاثٌ وَعِدَّتُهَا نِصْفُ عِدَّتِهَا اِلَّا فِي الْحَمْلِ فَفِيْهِ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا وَلَا يَجُوْزُ لِلْعَبْدِ اَلنِّكَاحُ حُرَّتَيْنِ اَوْ حُرَّةٍ وَاَمَتَيْنِ۔

نکاح، طلاق اور عدت کی صورتوں میں لونڈی کے حقوق آزاد عورت کے مقابلے میں نصف ہوتے ہیں۔ آزاد عورت کے شوہر کیلئے کنیز سے نکاح جائز نہیں۔ تاہم اگر اسکی منکوحہ بیوی کنیز ہو تو آزاد عورت سے نکاح جائز ہے۔ جب دونوں یکجا ہوں تو نفقہ اور راتوں کی باری میں کنیز کا حصہ آزاد عورت کا نصف ہوگا۔ کنیز کو دو طلاقیں جبکہ آزاد عورت کو تین طلاقیں پڑ سکتی ہیں۔ کنیز کی عدت آزاد عورت کی نصف ہوگی حاملہ ہو تو نہیں اس حالت میں دونوں میں فرق نہیں۔ غلام کیلئے دو آزاد یا ایک آزاد عورت اور دو کنیز سے شادی جائز ہے۔

---

(۱) یعنی اسی لڑکی جیسی صفات والی لڑکیوں کا جو مہر ہو گا وہی اسکو ملے گا

(۲) عزل کا مطلب یہ ہے کہ مباشرت کے انتہائی لمحات میں جو ہر حیات کو باہر گرایا جائے۔

شوہر کی ازدواجی ذمہ داریاں

وَاَمَّا الْمُعَاشَرَةُ فَالْاَزْوَاجُ فَلِلزَّوْجِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَاشِرَهَا بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَتَرْكِ الْغِلْظَةِ الْاِطْرَارَةِ وَالْاِنْفَاقِ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاكُوْلِ وَالْمَلْبُوْسِ بِقَدْرِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَاَنْ لَّا يَبْخَلَ وَلَا يَرْتَكِبَ الشَّتْمَ وَالضَّرْبَ فِيْ صَغَائِرِ الْاُمُوْرِ كَالسُّفَهَاءِ وَاَنْ لَّا يُقَصِّرَ فِيْ تَعَهُّدِ مُرَاعَاتِ الْبَيْتِ وَفِي الْمَضَاجِعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ اَوْ ضَرُوْرَةٍ وَفِيْ رِعَايَةِ السَّوِيَّةِ بَيْنَ الْاَزْوَاجِ اِنْ كَانَ ذَا اَزْوَاجٍ حَرَائِرَ وَفِي التَّنْظِيْفِ وَالتَّطْيِيْبِ وَلَا يَلِيْقُ اَنْ يَّاْمُرَهَا بِالْكَسْبِ لِنَفْسِهٖ وَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُّعَلِّمَهَا مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهَا وَيَسْتَحِبُّ لَهٗ اَنْ يُّعَلِّمَهَا السُّتْرَ وَالْاٰدَابَ۔

زوجیت کیساتھ زندگی میں شوہر پر یہ چیزیں لازم ہیں۔ (۱) بیوی کیساتھ حسن خلق سے زندگی گزارے۔ (۲) بلاضرورت سخت رویہ نہ رکھے۔ (۳) استطاعت کے مطابق کھانے پینے اور ملبوسات کا خرچہ دے۔ (۴) کنجوسی کا مظاہرہ نہ کرے۔ (۵) بیوقوفوں کی طرح چھوٹے امور میں مار پیٹ اور گالی نہ دے۔ (۶) گھریلو معاملات کی نگرانی میں کوتاہی نہ کرے۔ (۷) بلاعذر یا بغیر ضرورت ساتھ سونے میں سستی نہ کرے۔ (۸) اگر کئی آزاد عورتیں ہوں تو ان سے برابری کا اچھی طرح لحاظ کرے۔ (۹) صفائی، خوشبو لگانے میں کاہلی نہ دکھائے۔ (۱۰) اس کو اپنے لئے کسب معاش کا حکم مناسب نہیں۔ (۱۱) شوہر پر بیوی کو ہر وہ تعلیم دینا واجب ہے جسے اللہ نے اس پر فرض کیا ہے اس کو پردہ اور آداب کی تعلیم دینا سنت ہے۔

بیوی کی ازدواجی ذمہ داریاں

وَلِلزَّوْجَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ تُطِيْعَهٗ فِيْ غَيْرِ الْمَعْصِيَةِ وَلَا تُعَارِضَهٗ فِي الْمُعَاكَاةِ كَالسَّلِيْطَةِ وَلَا تَمْنَعَهٗ مَتٰى اَرَادَهَا اَرَادَ الَّا لِعُذْرٍ مَسْمُوْعٍ مُشْرُوْعٍ كَالْحَيْضِ وَالْمَرَضِ وَالْاِحْرَامِ وَالْاَوْقَاتِ الْمَضِيْقَةِ لِلصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا وَلَا تَخْرُجَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنَ الدَّارِ وَمَا كَانَ فِيْ حُكْمِ الدَّارِ مِنَ الْخِيَامِ وَالْقُبَّةِ التُّرْكِيَّةِ وَحَوَاشِيْهَا مِنَ الْبُسْتَانِ وَالْمَيْدَانِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِمَّا اِطَّلَعَ عَلَيْهَا غَيْرُ الْمَحَارِمِ وَلَا تُقَصِّرَ فِي التَّنْظِيْفِ وَالتَّطْيِيْبِ

بیوی کیلئے مناسب ہے کہ (۱) گناہوں کے سوا دیگر امور میں شوہر کی تابعداری کرے۔ (۲) زبان دراز عورت کی طرح شوہر سے بحث نہ کرے (۳) شوہر جب بھی جو بھی ارادہ کرے تو شرعی عذر نہ ہو تو انکار نہ کرے۔ مثلاً حیض کے ایام، بیماری کوئی درد اور نماز وغیرہ کیلئے وقت کی تنگی۔ (۴) شوہر کی اجازت کے بغیر گھر یا گھر جیسے مقامات مثلاً خیموں، ترکی قبہ(۱) باغات اور میدان کی حدود سے باہر نہ نکلے بشرطیکہ یہ مقامات ان جگہوں میں سے نہ ہو جسے نامحرم دیکھ سکیں۔ (۵) صفائی اور خوشبو لگانے میں سستی نہ کرے۔

---

(۱) گول چھوٹا گھر

وَلَا تُطَالِبُ مِنْهُ بَعْدَ التَّفَقُّهِ الشَّرْعِيَّةِ مَا لَمْ يَسْتَطِعْ وَلَا تَرْتَكِبُ النُّشُوزَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مَظْلُومَةً وَلَا تُكَاسِلُ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ وَالصَّلٰوةِ فَوْرَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهَا وَإِنِ ارْتَكَبَتْ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ شَرْعِيَّةٍ لَوَجَبَ عَلَى الزَّوْجِ سِيَاسَتُهَا وَهَجْرُهَا وَضَرْبُهَا تَادِيبًا لَهَا وَلَا يَلِيقُ مِنْهَا أَنْ تَقْعُدَ مُعَطَّلَةً فَارِغَةً وَتَشْتَغِلَ بِأَمْرٍ يَلِيقُ بِهَا مِنَ الْأُمُورِ الدِّينِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ لِأَنَّهَا إِنْ لَمْ تَشْتَغِلْ بِأَمْرٍ تُبْلَيْتُ بِالْوَسَاوِسِ الشَّيْطَانِيَّةِ وَالْهَوَاجِسِ النَّفْسَانِيَّةِ فَلِذٰلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُعَطِّلَ جَوَارِحَهَا مِنَ الْأُمُورِ إِلَّا لِضَرُورَةٍ كَالْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ وَغَيْرِهَا۔

(۶) شرعی اخراجات کے بعد شوہر سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جس کی وہ استطاعت نہ رکھتا ہو۔ (۷) اگر مظلومہ نہ ہو تو شوہر کیساتھ کشیدہ فضاء میں رہنے کا ارتکاب نہ کرے۔ (۸) غسل اور وضو کرنے نماز پڑھنے اور جو اللہ نے فرض کیا ہے ان میں کوتاہی نہ کرے۔ اگر بیوی کسی شرعی عذر کے بغیر کوئی غلطی کرے تو اس کو ادب سکھانے کیلئے مناسب چارہ جوئی، بستر الگ کرنا اور مار پیٹ واجب ہے۔ بیوی کیلئے مناسب نہیں کہ بیکار فارغ بیٹھی رہے۔ وہ اپنے حال کے موافق دینی یا دنیوی کسی کام میں مشغول رہے کیونکہ اگر وہ مشغول نہ رہی تو شیطانی وسوسوں اور نفسانی خیالات میں مبتلا ہو جاتی ہے لہذا وہ بلا ضرورت اپنے اعضاء کو کاموں کی انجام دہی سے بے کار نہ رکھے مثلاً بیماریاں اور درد وغیرہ۔

ازدواجی زندگی کے مزید احکامات

وَيَجُوزُ لِلزَّوْجِ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بُيُوتِ نِسَائِهِ أَوْ يَدْعُوَ نِسَائَهُ إِلَى بَيْتِهِ وَالْمَشْيُ إِلَى بُيُوتِهِنَّ سُنَّةٌ فَلِذٰلِكَ الْمَشْيُ أَوْلٰى وَلِلْمَرْأَةِ وَلَايَةُ أَنْ تَهَبَ لَيْلَهَا لِزَوْجِهَا أَوْ لِوَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهِ وَيَجُوزُ لَهَا الرُّجُوعُ عَنْ هِبَتِهَا هٰذِهِ۔

شوہر کیلئے بیویوں کے کمروں میں چل کر جانا یا انہیں اپنے کمرے میں بلانا جائز ہے تاہم انکی حجروں کو جانا سنت ہے لہذا چل کر جانا بہتر ہے۔ عورت کے لئے اختیار ہے کہ اپنی رات کی باری اپنے شوہر یا کسی دوسری بیوی کیلئے ہبہ کرے تاہم وہ اس ہبہ سے رجوع بھی کر سکتی ہے۔

وَمَنْ تَزَوَّجَ بِكْرًا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعَ لَيَالٍ إِنْ كَانَتْ بِكْرًا أَوْ ثَلَاثًا إِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا وَبَعْدَ هٰذِهِ اللَّيَالِي رَاعَى النَّوْبَةَ إِلَّا فِي مَرَضٍ وَلَوْ تَسَافَرَ مَعَ وَاحِدَةٍ مِنْ نِسَائِهِ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِلْبَوَاقِي بَعْدَ أَنْ يُرَاجِعَ مِنْ سَفَرِهِ وَلَهُ الْإِخْتِيَارُ فِي سَفَرٍ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ يُرِيدُهَا وَلَوْ كَانَ بِالْقُرْعَةِ فَالنَّوْبَةُ أَوْلٰى۔

جس کا نکاح ہو جائے تو بیوی اگر کنواری ہو تو اس کے ساتھ سات راتیں اور اگر بیوہ ہو تو تین راتیں گزارنا سنت ہے۔ اس مدت کے بعد سوائے بیماری کے شوہر باری کا لحاظ کرے۔ اگر وہ بیویوں میں سے کسی کو سفر میں ساتھ لے جائے تو سفر سے واپسی پر اس کے ذمے باقیوں کیلئے کوئی قضا نہیں۔ اسے اختیار ہے کہ جس کو چاہے سفر میں لے جائے اگر یہ عمل قرعہ یا باری سے ہو تو بہتر طریقہ ہے۔

نکاح میں دھوکہ دہی سے کام لینا

وَلَوْ دَلَّسَ الزَّوْجُ أَوْ مَنْ قَبِلَهُ فَلِلزَّوْجِ خِيَارُ الْفَسْخِ وَمُطَالَبَةِ الْمَهْرِ وَقْتَ الْإِطِّلَاعِ عَلَى التَّدْلِيسِ إِنْ دَخَلَ بِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ وَلَوْ دَلَّسَتِ الزَّوْجَةُ أَوْ مَنْ قَبِلَهَا فَلِلزَّوْجِ خِيَارُ الْفَسْخِ وَالْإِمْسَاكِ وَأَنْ يُنْقِصَ مِنَ الْمَهْرِ مَا زَادَ عَلَى أَكْفَائِهَا وَلَوْ شُرِطَ فِي نِكَاحِ الصَّغِيرَةِ أَوِ الضَّعِيفَةِ أَنْ لَا يَقْتَضِيَهَا لَزِمَ الشَّرْطُ وَلَوْ أَذِنَتْ بَعْدَ ذَلِكَ جَازَ۔

اگر شوہر یا اس کی جانب سے کوئی شخص دھوکہ دے تو بیوی کو دھوکہ دہی کی اطلاع ملتے ہی فسخ نکاح اور مہر کا مطالبہ کرنے کا اختیار ہے چاہے جنسی تعلق ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ اگر بیوی یا اس کی جانب سے کوئی دھوکہ دے تو شوہر کو نکاح فسخ کرنے، بیوی کو روک کر مہر میں کمی کا اختیار ہے جو اسکی ہمسروں کے مہر سے زیادہ ہو۔ اگر کمسن یا کمزور لڑکی کے نکاح میں یہ شرط لگائی جائے کہ شوہر جنسی رابطہ نہ کرے تو یہ شرط لازم ہو جائے گی۔ تاہم بعد میں وہ اجازت دے تو جائز ہے۔

حق مہر کے مزید احکام

وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى مَهْرٍ مُعَيَّنٍ وَهِيَ قَبَضَتْ مَهْرَهَا ثُمَّ وَقَعَ الْفِرَاقُ قَبْلَ الدُّخُولِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهَا بِنِصْفِ الْمَهْرِ وَإِنْ لَمْ تَقْبِضْ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْمَهْرِ۔

اگر کوئی عورت سے مہر معین کے بدلے نکاح کرے اور وہ اپنا حق قبضے میں لے لے۔ پھر آپس میں جنسی رابطے سے پہلے علیحدگی واقع ہو جائے تو شوہر نصف مہر کیلئے بیوی سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر بیوی نے قبضہ نہ کیا ہو تو اس مہر کے کسی حصے کیلئے رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔

وَمَنْ قَالَ إِنْ وَهَبَتِ الْمَهْرَ قَبْلَ الدُّخُولِ وَوَقَعَ الْفِرَاقُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهَا بِنِصْفِ الْمَهْرِ كَانَتْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ بَاطِلَةً لِأَنَّهَا وَهَبَتْ مَا فِي ذِمَّتِهِ وَهُوَ الْآنَ نِصْفُ الْمَهْرِ وَلَوْ أَعْطَاهَا قَدْرَ مَهْرِهَا فَقَالَتْ أَعْطَيْتُهُ هِبَةً وَقَالَ أَعْطَيْتُهُ صَدَاقًا فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ لِأَنَّهُ أَعْلَمُ بِنِيَّتِهِ وَإِذَا خَلَا وَلَا مَانِعَ لِلْمُبَاشَرَةِ فَعَلَيْهِ تَمَامُ الصَّدَاقِ۔

جو یہ کہے کہ جنسی تعلق سے پہلے اگر خاتون مہر کو ہبہ کر دے اور علیحدگی ہو جائے تو شوہر نصف مہر کیلئے عورت سے رجوع کر سکتا ہے تو یہ باطل ہے۔ کیونکہ وہ اپنا وہ مہر ہبہ کر چکی ہے جو شوہر پر ہے وہ یہی نصف مہر ہے۔ اگر وہ بیوی کو اسکے مہر کے برابر کوئی چیز دیدے تو بیوی کہے کہ تو نے یہ ہبہ کیا ہے شوہر کہے کہ یہ بطور مہر ہے تو شوہر کی بات مانی جائیگی کیونکہ وہ اپنی نیت کو جانتا ہے۔ اگر تنہائی میسر ہو اور جنسی رابطہ کیلئے کوئی رکاوٹ بھی موجود نہ ہو تو شوہر پر مکمل مہر ضروری ہے۔

نکاح متعہ

وَأَمَّا نِكَاحُ الْمُتْعَةِ فَهُوَ نِكَاحٌ مُؤَقَّتٌ بِمَهْرٍ

نکاح متعہ وہ نکاح ہے جو وقتی طور پر مہر حاضر کے بدلے

حَاضِرٍ بِلَا شَاهِدٍ صَحِيحٌ سَائِغٌ شَائِعٌ فِي دِيْنِ الْإِسْلَامِ وَلَا خِلَافَ لِأَحَدٍ فِي تَحَقُّقِهِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ قُبِضَ وَلَمْ يُغَيِّرْهُ وَالتَّغْيِيْرُ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَنْ قَالَ تَغْيِيْرُهُ بِالْإِجْمَاعِ أَخْطَأَ لِأَنَّ كَثِيْرًا مِّنْ أَكَابِرِ الْأُمَّةِ أَثْبَتُوْهُ

بغیر گواہی کے یہ دین اسلام میں صحیح، جائز، مکمل اور مشہور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت فرما گئے اور آپؐ نے اسے تبدیل نہیں کیا۔ تبدیلی زمان رسول ﷺ کے بعد آئی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اسے اجماع کے ذریعے تبدیل کیا گیا ہے تو بہت بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اکابر امت کی اکثریت نے اسے ثابت رکھا ہے۔

اجماع کیا ہے؟

وَالْإِجْمَاعُ الْحَقِيْقِيُّ مَا كَانَ بَرِيْئًا مِّنَ الْخِلَافِ فَإِذَا حَكَمَ حَاكِمٌ ذُوْ شَوْكَةٍ بِأَمْرٍ وَلَمْ يَقْدِرْ أَحَدٌ عَلٰى خِلَافِهٖ خَوْفًا مِّنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعِرْضِ لَمْ يَكُنْ إِجْمَاعًا۔ وَأَنَّا مَأْمُوْرٌ بِرَفْعِ الْبِدَعِ عَنِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَإِحْيَاءِ مَا بِهٖ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ بِعْدَ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الْمُعَيَّنَةِ كَعِدَّةِ الْإِمَاءِ وَهِيَ نِصْفُ عِدَّةِ الْحَرَائِرِ۔

حقیقی اجماع وہ ہے جو اختلاف سے بری ہو۔ جب کوئی رعب و دبدبہ والا حاکم کسی چیز کا حکم دے جبکہ دوسرے لوگ قتل یا ہتک عزت کے خوف سے مخالفت نہ کر پائیں تو اسے اجماع نہیں کہا جا سکتا۔ میں شریعت محمدیہ سے بدعتوں کے خاتمے اور ان احکام کی احیا پر مامور ہوں جو آپؐ کے زمانے میں رائج تھی۔ نکاح کی معینہ مدت ختم ہونے پر اس پر کنیز کی طرح عدت گزارنا ہے جو کہ آزاد عورتوں کی مدت کا نصف ہے۔

حرمت کی مزید صورتیں

وَلَوْ كَانَ لِرَجُلٍ زَوْجَتَانِ كَبِيْرَةٌ وَّصَغِيْرَةٌ فَأَرْضَعَتِ الْكَبِيْرَةُ الصَّغِيْرَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ أَبَدًا إِنْ كَانَ دَخَلَ بِالْكَبِيْرَةِ وَإِنْ لَّمْ يَدْخُلْ حَرُمَتِ الْكَبِيْرَةُ فَقَطْ وَلَوْ كَانَتْ عَالِمَةً بِالْحُرْمَةِ فَلَا مَهْرَ لَهَا وَلَوْ كَانَتْ جَاهِلَةً فَلَهَا الْمَهْرُ وَفِيْ جَمِيْعِ هٰذِهِ الصُّوَرِ مَهْرُ الصَّغِيْرَةِ لَا يَسْقُطُ وَلَوْ كَانَتِ الْمُطَلَّقَةُ الْمَدْخُوْلُ بِهَا أَرْضَعَتْ زَوْجَتَهُ الرَّضِيْعَةَ فَكَذَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ۔

اگر کسی کی دو بیویاں ایک بڑی دوسری چھوٹی ہو۔ بڑی چھوٹی بیوی کو دودھ پلا دے تو دونوں اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہیں بشرطیکہ بڑی بیوی کیساتھ ہمبستری کی ہو۔ اگر نہیں کی ہو تو صرف بڑی بیوی حرام ہے۔ اگر بیوی اس حرمت سے باخبر ہو تو اس کو مہر نہیں ملے گا اگر بے خبر ہو تو مہر ملے گا۔ تمام صورتوں میں کمسن بیوی کا مہر ساقط نہیں ہوگا۔ اگر کسی کی مدخولہ طلاق یافتہ عورت اس شخص کی دودھ پیتی بیوی کو دودھ پلا دے تو دونوں اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائیں گی۔

ولادت کے وقت واجب امور

وَاَمَّا الْوِلَادَةُ فَالْوَاجِبُ فِيْهَا اَنْ تَسْتَبِدَّ النِّسَاءُ بِالْوِلَادَةِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ دُوْنَ الرِّجَالِ اِلَّا الزَّوْجَ فَاِنَّهُ لَا بَاْسَ بِهٖ مَعَ اَنْ تُوْجَدَ النِّسَاءُ وَاِنْ لَّمْ تُوْجَدِ النِّسَاءُ فَمِنَ الرِّجَالِ مَا كَانَ مَحْرَمًا فَعَلَيْهِ اَنْ يُّعِيْنَهُمْ بِمَا يَجُوْزُ شَرْعًا۔

بچے کی ولادت کے دوران صرف خواتین ہی زچہ کی مدد کرسکتی ہیں۔ مرد نہیں۔ لیکن شوہر کیلئے عورتوں کی موجودگی میں بھی کوئی حرج نہیں اور اگر خواتین موجود نہ ہوں تو مردوں میں سے محرم حضرات یہ کام انجام دیں تاہم ان پر لازم ہے کہ وہ مدد کریں جو شرعی رو سے جائز ہو۔

نومولود کیلئے مسنون افعال

وَالسُّنَّةُ غُسْلُ الْمَوْلُوْدِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهِ الْيُمْنٰى وَالْاِقَامَةُ فِي الْيُسْرٰى وَتَحْنِيْكُهٗ بِمَاءٍ عَذْبٍ اَوْ شَيْءٍ فِيْهِ حَلَاوَةٌ

(۱) بچے کو نہلانا۔ (۲) بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھنا۔ (۳) بچے کے منہ میں میٹھا پانی یا میٹھاس والی چیز ڈالنا۔

وَتَسْمِيَتُهٗ بِالْاَسْمَاءِ الْمُسْتَحْسَنَةِ مِنْ حِيْنِ تَوَلُّدِهٖ اِلَى الْيَوْمِ السَّابِعِ وَيُكْرَهُ التَّسْمِيَةُ بِاَسْمَاءِ الْكَفَرَةِ وَالظَّلَمَةِ وَاَعْدَاءِ الرَّسُوْلِ وَاَعْدَاءِ اٰلِهٖ وَحَلْقُ رَاْسِهٖ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَثَقْبُ اُذُنِهٖ وَخِتَانُهُ وَالْعَقِيْقَةُ عَنْهُ۔

(۴) پیدائش سے لے کر سات دن تک کے دوران اس کیلئے اچھے نام رکھنا، کافروں، ظالموں اور رسول ﷺ و آل رسولؐ کے دشمنوں کے ناموں میں سے کوئی نام رکھنا مکروہ ہے۔ (۵) ساتویں دن بچے کا سر مونڈنا۔ (۶) کان کے لو میں سوراخ کرنا۔ (۷) ختنہ کرانا اور (۸) اس کیلئے عقیقہ کرنا۔

عقیقہ کا حکم

اَمَّا الْعَقِيْقَةُ فَيُسْتَحَبُّ اَنْ يُّعَقَّ عَنِ الذَّكَرِ ذَكَرًا اَوْ عَنِ الْاُنْثٰى اُنْثٰى وَلَوْ تَاَخَّرَتْ لِعُذْرٍ وَرِقَّةٍ اَوْ عَجْزٍ اِلٰى وَقْتٍ تَيَسَّرَ لَاَبَوَيْهِ اَوْ لِلْوَلَدِ لَمْ يَقْدَحْ فِي الْاِسْتِحْبَابِ وَفِي الْعَقِيْقَةِ شَرَائِطُ الْاُضْحِيَةِ وَتَخْصِيْصُ الْقَابِلَةِ بِالرِّجْلِ وَالْوَرِكِ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ قَابِلَةٌ فَلِلْاُمِّ التَّصَدُّقُ بِهَا وَيُكْرَهُ كَسْرُ عَظْمِهَا وَيُكْرَهُ لِلْوَالِدَيْنِ اَكْلُهَا وَيُسْتَحَبُّ التَّصَدُّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهٖ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَيُكْرَهُ اَنْ تُحْلَقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَيُتْرَكَ بَعْضُهٗ۔

لڑکا ہو تو نر جانور اور لڑکی ہو تو مادہ جانور کا عقیقہ سنت ہے۔ اگر کسی ضرورت کی بناء پر یا عاجز ہونے کے باعث والدین یا بچے کو استطاعت تک تاخیر ہو جائے تو اسکے مسنون ہونے پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ عقیقہ کیلئے بھی قربانی کی شرائط ہیں دائی کیلئے پیر اور ران مخصوص کرنا مسنون ہے۔ اگر دائی نہ ہو تو ماں کیلئے صدقہ کرنا چاہیے۔ جانور کی ہڈیاں توڑنا اور والدین کیلئے اسکا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ بچے کے بالوں کے وزن کے برابر سونا اور چاندی کا صدقہ مستحب ہے۔ بچے کے آدھے سر کو مونڈنا اور آدھے سر کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

نام رکھنے کا مسئلہ

وَيُكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ اِسْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَ كُنْيَتِهِ أَبِي الْقَاسِمِ إِلَّا لِمَنْ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهُ اِسْمِي وَكُنْيَتُهُ كُنْيَتِي۔

بچے کے نام میں اللہ کے رسول ﷺ کا نام اور ان کی کنیت ابی القاسم یکجا کرنا مکروہ ہے مگر اس ہستی کیلئے نہیں جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا نام میرا نام اور اسکی کنیت میری کنیت ہوگی۔

ختنہ کرانا

أَمَّا الْخِتَانُ فَوَاجِبٌ لِلذُّكُورِ وَالسُّنَّةُ فِيهِ أَنْ يَقَعَ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَيَجُوزُ تَأْخِيرُهُ إِلَى قَبِيلِ الْبُلُوغِ وَإِنْ لَمْ يَتَّفِقْ فَلَا بُدَّ مِنْهُ أَنْ يُقْضَى بَعْدَ الْبُلُوغِ وَلَوْ أَسْلَمَ كَافِرٌ وَجَبَ خِتَانُهُ وَلَوْ كَانَ مُسِنًّا۔

لڑکوں کیلئے ختنہ واجب ہے۔ مسنون ہے کہ ساتویں دن یہ کام کیا جائے۔ بلوغت سے کچھ پہلے تک تاخیر جائز ہے۔ اگر اس وقت بھی یہ موقع میسر نہ آئے تو بلوغت کے بعد بھی یہ لازمی ہے۔ اگر کافر اسلام قبول کرے تو ختنہ واجب ہے اگرچہ وہ بوڑھا ہی کیوں نہ ہو۔

دودھ پلانے کا مسئلہ

وَأَمَّا الرَّضَاعُ فَلَا يَجِبُ إِرْضَاعُ الْمَوْلُودِ عَلَى أُمِّهِ وَيَجُوزُ لَهَا أَنْ تُطَالِبَ أُجْرَةَ الرَّضَاعِ مِنْ مَالِهِ أَوْ مِنْ مَالِ أَبِيهِ وَالْأُمُّ أَحَقُّ بِأَنْ تُرْضِعَهُ

بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں ہے۔ ماں رضاعت کی اجرت بچے یا اسکے والد کے مال سے طلب کرسکتی ہے۔ دودھ پلانے کی زیادہ حقدار ماں ہی ہے۔

رضاعت کی مدت

وَكَانَ حَدُّ الْإِرْضَاعِ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ وَلَوِ اقْتَصَرَ عَلَى أَحَدٍ وَعِشْرِينَ شَهْرًا لَا بَأْسَ بِهِ وَلَوْ زَادَ عَشَرَةَ أَوْ شَهْرَيْنِ بِمَصْلَحَةٍ جَازَ وَلَوْ نُقِصَ مِنْ أَحَدٍ وَعِشْرِينَ شَهْرًا كَانَ جَوْرًا وَلَوْ تَبَرَّعَتْ أَجْنَبِيَّةٌ بِإِرْضَاعِهِ وَرَضِيَتِ الْأُمُّ جَازَ تَسْلِيمُهُ إِلَى الْمُتَبَرِّعَةِ

رضاعت کی مدت مکمل دو سال ہے۔ اگر اکیس مہینوں پر اکتفا کرے تو حرج نہیں کسی مصلحت کی بناء پر ایک دو مہینے کا اضافہ ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ اکیس مہینوں سے بھی کم کیا جائے تو یہ بچے پر ظلم ہے۔ اگر کوئی اجنبی خاتون بچے کو مفت میں دودھ پلانے کی پیشکش کرے اور ماں راضی ہو تو بچے کو اس خواہشمند خاتون کے حوالے کرنا جائز ہے۔

ماں رضاعت کی زیادہ حقدار ہے

وَالْأُمُّ أَوْلَى بِإِرْضَاعِهِ مُتَبَرِّعَةً وَمُسْتَأْجَرَةً۔

بچے کی ماں ہی مفت یا اجرت پر رضاعت کیلئے حقدار ہے۔

بچے کی پرورش کا مسئلہ

وَاَمَّا الْحِضَانَةُ فَالْاُمُّ اِنْ كَانَ لَهَا لَبَنٌ لَا يَضُرُّ وَهِيَ حُرَّةٌ مُسْلِمَةٌ غَيْرُ مَعِيْبَةٍ فَهِيَ اَحَقُّ بِالْوَلَدِ فِي الْحَوْلَيْنِ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى وَاِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ الرَّضَاعِ فَالْاَبُ اَحَقُّ بِالذَّكَرِ وَالْاُمُّ بِالْاُنْثٰى اِلٰى سَبْعِ سِنِيْنَ اَوْ اِلٰى تِسْعِ سِنِيْنَ اِنْ لَّمْ تَتَزَوَّجْ فَاِنْ تَزَوَّجَتْ سَقَطَتْ حِضَانَتُهَا وَتَرْجِعُ حِضَانَتُهَا اِلَى الْاَبِ وَلَوْ كَانَ وَاحِدٌ مِّنَ الْاَبَوَيْنِ حُرًّا فَالْحِضَانَةُ لَهُ وَمَعَ فَقْدِ الْاَبَوَيْنِ فَلِلْاَبِ الْاَبِ وَمَعَ فَقْدِهٖ فَلِلْاَقَارِبِ لِمَنْ كَانَ مِنْهُمْ اَكْثَرَ شَفَقَةً وَّجِهَةً وَّصَلَاحًا۔

اگر ماں کا دودھ نقصان دہ نہ ہو، خود آزاد مسلمان اور عیوب سے پاک خاتون ہو تو دو سال تک پرورش کی سب سے زیادہ حقدار ہے خواہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ جب رضاعت کی مدت ختم ہو جائے تو لڑکا ہو تو باپ اور لڑکی ہو تو ماں سات یا نو سال تک پرورش کا حقدار ہے جب تک نکاح نہ ہو جائے۔ جب عقد ہو جائے تو اسکی پرورش کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ پھر (اس مدت کے بعد) پرورش کا حق باپ کو لوٹے گا۔ والدین میں سے جو آزاد ہو وہ پرورش کا حقدار ہے۔ والدین نہ ہوں تو دادا حقدار ہے۔ دادا بھی نہ ہو تو رشتہ داروں میں سے وہ شخص پرورش کا حقدار ہوگا جو زیادہ شفیق، غیر تمند اور صلاحیت رکھنے والا ہو۔

نان ونفقہ کا مسئلہ

اَمَّا النَّفَقَةُ فَلَا تَجِبُ اِلَّا بِالزَّوْجِيَّةِ وَالْاُبُوَّةِ وَالْاُمُوْمَةِ اَوِ الْبُنُوَّةِ اَوِ الْمِلْكِ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰى حَالِ مُضْطَرٍّ۔

کسی کی زوجیت میں آنے، باپ ہونے، ماں ہونے، بیٹا ہونے، ملکیت میں آنے اور مجبور و بے کس ہونے کا علم ہونے پر ان کا نان ونفقہ واجب ہو جاتا ہے۔

بیوی کا نفقہ

اَمَّا نَفَقَةُ الزَّوْجَةِ فَلَا تَجِبُ اِلَّا بِتَسْلِيْمِهَا اِلَيْهِ وَلَا تَسْقُطُ اِلَّا بِالنُّشُوْزِ مِنْهَا وَالْمُطَلَّقَةُ الرَّجْعِيَّةُ فِي النَّفَقَةِ كَالزَّوْجَةِ۔

بیوی شوہر کے سپرد ہوتے ہی ان کا نفقہ شوہر پر واجب ہو جاتا ہے اور جب تک بیوی سنگین غلطی نہ کرے یہ حکم ساقط نہیں ہوگا نفقہ میں طلاق رجعی والی عورت کا حکم بیوی ہی کی طرح ہے۔

نفقہ میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں

وَاَمَّا النَّفَقَةُ فَالْمَاْكُوْلُ وَالْمَلْبُوْسُ وَالْمَسْكَنُ وَالْخَادِمُ اَيْضًا لِذَاتِ الْقَدْرِ وَتَقْدِيْرُهَا لِعَادَةِ الْبَلَدِ فِيْمَا بَيْنَ اَجْنَاسِهَا۔

نفقہ میں کھانا، لباس، رہائش، باعزت بیوی کیلئے خادمہ ہے۔ اس کی مقدار شہری رسم میں اسکی ہمعصر عورتوں کو ملنے والا نفقہ ہے۔

آباء و اولاد کا نفقہ

وَاَمَّا نَفَقَةُ الْآبَاءِ وَالْاَجْدَادِ وَالْاَوْلَادِ وَالْاَحْفَادِ فَتَجِبُ عَلَى الْقَادِرِ عَلَيْهَا مَعَ فَقْرِهِمْ وَعَجْزِهِمْ۔

آباء و اجداد اور اولاد و احفاد کے تنگدست اور کمزور ہونے کی صورت میں انکے اخراجات اس شخص پر واجب ہے جو اسکی قدرت رکھتا ہو۔

غلام و کنیزوں کا نفقہ

وَاَمَّا نَفَقَةُ الْعَبِيْدِ وَالْاِمَاءِ فَيَجِبُ اَنْ لَّا يَظْلِمَ فِيْ حُقُوْقِهِمْ وَيَسْتَوْفِيَ مِقْدَارَ طَاقَتِهِمْ وَاِسْتِطَاعَتِهِمْ مِنَ الْمَاكُوْلِ وَالْمَلْبُوْسِ وَالْمَضْجَعِ وَيُرَغِّبَهُمْ اِلَى الْعِبَادَةِ وَيُحَافِظَهُمْ عَنِ الْمَعْصِيَةِ الْكَبِيْرَةِ وَلَا يَظْلِمَ عَلَيْهِمْ بِكَثْرَةِ الضَّرْبِ وَالشَّتْمِ وَيَتَفَكَّرَ فِيْ حَالِهٖ اَنَّهٗ اَيْضًا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَيَعْصِيْ وَيَرْجُوا الْعَفْوَ وَالرَّحْمَةَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

غلام اور کنیز کا نفقہ یہ ہے کہ مالک ان کے حقوق کے حوالے سے ظلم نہ کرے اور اپنی استطاعت و قدرت کے مطابق کھانا، لباس اور آرامگاہ فراہم کرے، انہیں عبادت کی طرف رغبت دلائے، گناہان کبیرہ سے انہیں محفوظ رکھے، تشدد اور کالم گلوچ کر کے ان پر ظلم نہ کرے بلکہ اسکی حالت پر اس طرح غور کرے کہ وہ بھی اللہ کے بندوں میں سے ایک ہے اور وہ بھی غلطی کرتا ہے اور اللہ سے رحمدلی اور معافی کی امید رکھتا ہے۔

پالتو جانوروں کا نفقہ

وَاَمَّا نَفَقَةُ الْبَهَائِمِ الْمَمْلُوْكَةِ فَتَجِبُ بِمَا يَلِيْقُ وَجَرَتِ الْعَادَةُ بِهٖ وَاِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ فَلَا يُنْقِصُ مِنْ لَبَنِهٖ مِنْ قَدْرِ كِفَايَتِهٖ حَتّٰى اِكْتَفٰى بِغَيْرِ اللَّبَنِ مِنَ الرَّعْيِ وَالْعَلْفِ فَيَجُوْزُ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَخْذُ بَعْضِ اللَّبَنِ وَاَكْثَرِهٖ وَاَوْ تَمَامِهٖ بِالتَّدْرِيْجِ وَلَوْ قَصَّرَ الْمُنْفِقُ فِيْ تَوْفِيْرِ هٰذِهِ النَّفَقَاتِ مَعَ الْاِسْتِطَاعَةِ وَجَبَ عَلَى الْحَاكِمِ اِجْبَارُهٗ عَلٰى اِكْمَالِهَا۔

پالتو جانوروں کا نفقہ ان کے حال اور علاقائی رسم کے مطابق واجب ہے۔ اگر جانور کا کوئی بچہ ہو تو اسکی ضرورت کی مقدار سے دودھ میں کمی نہ کرے حتیٰ کہ وہ دودھ کے بغیر چرنے اور گھاس کھانے کے قابل ہو سکے۔ اس وقت دودھ کا کچھ حصہ پھر زیادہ حصہ اور آہستہ آہستہ مکمل دودھ حاصل کرنا جائز ہے۔ اگر صاحب نفقہ مذکورہ نفقات کی فراہمی میں استطاعت کے باوجود سستی کرے تو حاکم وقت پر ان کو نفقہ فراہم کرنے میں اس کو مجبور کرنا واجب ہے۔

اضطرار کے شکار شخص کا نفقہ

وَاَمَّا نَفَقَةُ الْمُضْطَرِّ الْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَاكِ مِنَ الْجُوْعِ اَوِ الْعَطَشِ اَوِ الْبَرْدِ الشَّدِيْدِ فَيَجِبُ اِطْعَامُهٗ وَاِسْقَائُهٗ وَالْبَاسُهٗ عَلٰى مَنْ يَّطَّلِعُ عَلٰى حَالِهٖ وَكَانَ يَنْحَصِرُ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِطِّلَاعُ۔

بھوک، پیاس اور سخت سردی کے باعث قریب المرگ شخص کا نفقہ کھلانا، پلانا اور پہنانا اس شخص پر واجب ہے جو اس کی حالت سے باخبر ہو۔ یہ واجب اس کی حالت سے باخبر ہونے پر ہی منحصر ہے۔

{۱۰} بَابُ الطَّلَاقِ طلاق کا بیان

طلاق دینے والے کیلئے شرائط

اَمَّا الْمُطَلِّقُ فَيُشْتَرَطُ فِيْهِ الْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَالْاِخْتِيَارُ فَالْقَصْدُ فَلَا اعْتِبَارَ بِتَطْلِيْقِ الصَّبِيِّ وَلَا الْمَجْنُوْنِ وَيُطَلِّقُ مِنْ قِبَلِهِمَا الْوَلِيُّ اَوِ الْحَاكِمُ وَلَا مَنْ زَالَ عَقْلُهُ بِمُسْكِرٍ اَوْ مُخْنِقٍ اَوْ مُرْقِدٍ اَوْ اِغْمَاءٍ وَلَا الْمُكْرَهِ وَعَلَامَةُ الْاِكْرَاهِ خَوْفُ الْقَتْلِ اَوِ الْمَالِ اَوِ الْعِرْضِ لَهُ اَوْ لِمَنْ قَرُبَ اِلَيْهِ كَالْاَبِ وَالْاِبْنِ اَوْ شَيْءٍ اٰخَرَ يَدُلُّ عَلَى الْاِكْرَاهِ۔

طلاق دینے والے کیلئے بالغ، عقلمند بااختیار ہونا اور ارادہ شرط ہے۔ چنانچہ بچے کی طلاق کا اعتبار ہے نہ مجنون کی۔ ان دونوں کی جانب سے سرپرست یا حاکم طلاق دینگے۔ نہ اس شخص کی طلاق درست ہے جسکی عقل کسی نشہ آور، جنونیت، خواب آور یا بیہوش کن چیز سے زائل ہوگئی ہو، نہ ہی مجبور کی طلاق درست ہے۔ مجبوری کی علامت میں قتل، مال یا اس کے رشتہ داروں مثلاً والد، بیٹے کی عزت و آبرو کا خوف ہونا یا کوئی اور چیز جو مجبوری پر دلالت کرے۔

طلاق دی جانے والی عورت کے لئے شرائط

وَاَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَيُشْتَرَطُ فِيْهَا اَنْ تَكُوْنَ زَوْجَةَ الْمُطَلِّقِ فَاِنْ كَانَتْ مِلْكَ الْيَمِيْنِ لَا يَتَعَلَّقُ الطَّلَاقُ بِهَا وَالَّتِيْ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا كَذٰلِكَ وَاَنْ تَكُوْنَ طَاهِرَةً مِنَ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَاَنْ لَمْ يُجَامِعْهَا فِيْ هٰذَا الطُّهْرِ۔

مطلقہ عورت کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ طلاق دینے والے کی بیوی ہو اور اگر زر خرید کنیز ہو تو اس پر طلاق کا اطلاق نہیں ہوتا اس عورت کا حکم بھی یہی ہے جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی (دوسری شرط یہ ہے کہ) وہ حیض و نفاس سے پاک ہو اور اس پاکی کے دوران شوہر نے ہمبستری نہ کی ہو۔

جن کیلئے شرائط کی ضرورت نہیں

وَاللَّوَاتِيْ لَا يَحْتَجْنَ اِلٰى هٰذِهِ الشَّرَائِطِ فِيْ طَلَاقِهِنَّ الْحَامِلُ وَالْاٰيِسَةُ مِنَ الْحَيْضِ وَالْجَارِيَةُ الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ وَالْغَائِبُ عَنْهَا زَوْجُهَا

وہ عورتیں جن کیلئے ان شرائط کی ضرورت نہیں وہ یہ ہیں: (۱) حاملہ ہو (۲) حیض سے ناامید ہو (۳) وہ نوعمر لڑکی جسے ابھی حیض نہ آیا ہو (۴) وہ عورت جس کا شوہر اس سے دور ہو۔

فَالطَّلَاقُ الْمَشْرُوْعُ مَا اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ مِنَ الْمُطَلِّقِ وَالْمُطَلَّقَةِ وَكُلُّ طَلَاقٍ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَهُوَ بِدْعَةٌ وَطَلَاقُ الْبِدْعَةِ لَغْوٌ۔

چنانچہ شرعی طلاق وہ طلاق ہے جس میں طلاق دینے والا اور مطلقہ عورت ان شرائط سے متصف ہوں چنانچہ ہر وہ طلاق جس میں یہ شرائط نہ ہوں بدعت ہے اور طلاق بدعت باطل ہے۔

وَاِنْ كَانَ دَلِيْلٌ وَاضِحٌ عَلَى النُّشُوْزِ فَيَجِبُ عَلَى الْحَاكِمِ اَنْ يُّفَتِّشَ حَالَهُمَا وَيُحَقِّقَ اَنَّ النُّشُوْزَ مِنْهُ اَوْ مِنْهَا وَيُصْلِحَ نُشُوْزَهُمَا۔ وَاِنْ لَّمْ يُقْبَلِ الْاِصْلَاحُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا وَاَمَّا الطَّلَاقُ بِالتَّعْلِيْقِ بِاَمْرٍ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ وَّلٰكِنَّهُ تَعْلِيْظٌ فِي الْيَمِيْنِ بَيْنَ الْعَوَامِ فَيَجِبُ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

اگر دونوں میں کشیدگی کی کوئی واضح دلیل ہو تو حاکم شرع پر لازم ہے کہ دونوں کے بارے میں تفتیش کرے اور یہ تحقیق کرے کہ کشیدگی مرد کی طرف سے ہے یا عورت کی طرف سے، اور دونوں کی کشیدگی دور کی جائے اگر دونوں مصالحت کو قبول نہ کرے تو ان میں جدائی ڈالے۔ اگر طلاق کسی چیز سے مشروط کر کے دی جائے تو طلاق نہیں ہوتی بلکہ یہ لوگوں میں ناپسندیدہ قسم کھانا ہے ایسے شخص پر قسم کا کفارہ واجب ہے۔

طلاق کیسے واقع ہوتی ہے؟

وَاَمَّا صِيْغَتُهُ فَفِعْلٌ نَوَى بِصَرِيْحٍ نَحْوَ كِنَايَةٍ اَمَّا الصَّرِيْحُ فَكَمَا يَقُوْلُ اَنْتِ طَالِقٌ لِاِمْرَاَتِهِ الْحَاضِرَةِ اَوْ يَذْكُرُهَا بِاسْمِهَا اَوْ يَقُوْلُ هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلَيْهَا وَمِثْلُ هٰذِهِ اَلْفَاظٌ صَرِيْحَةٌ۔ وَاَمَّا الْكِنَايَةُ فَكَمَا يَقُوْلُ حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ اَوْ اَنْتِ خَلِيَّةٌ اَوْ بَرِيَّةٌ اَوْ بَائِنَةٌ اَوْ حَرَامٌ اَوْ اَبْرَأْتُكِ اَوْ اَنْتِ حُرَّةٌ وَمِثْلُهَا كُلُّ مَا يَدُلُّ عَلَى الْمُفَارَقَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ لَفْظُ الطَّلَاقِ وَاِنْ كَانَتْ بِنِيَّةِ الطَّلَاقِ كَانَ طَلَاقًا وَاِلَّا فَلَا۔

صیغۂ طلاق کی دو قسمیں ہیں صریحی اور کنایتی، صریح کی صورت یہ ہے کہ شوہر سامنے موجود بیوی سے یا اس کا نام لے کر کہے کہ تجھے طلاق ہوگئی یا اس کی طرف اشارہ کر کے کہے یا ان جیسے دیگر صریحی الفاظ کا استعمال کرے۔ طلاق کنائی مثلاً شوہر بیوی سے کہے کہ تیری رسی تیری ہی گردن پر ہو۔ یا کہے کہ تمہیں الگ، بری، بائن، حرام کر دیا یا میں نے تمہیں بری کر دیا یا تم آزاد ہو یا دیگر ایسے ہی الفاظ جو جدائی پر دلالت کرتے ہوں اگرچہ ان میں طلاق کا لفظ موجود نہ ہو اگر اس کی نیت طلاق ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔

طلاق بذریعۂ وکالت

وَيَجُوْزُ اَنْ يُّوَكِّلَ غَيْرَ مُطَلِّقٍ بِوَكَالَتِهِ وَيَجُوْزُ اَنْ يُّوَكِّلَ زَوْجَتَهُ فِيْ تَطْلِيْقِ نَفْسِهَا وَالطَّلَاقُ يَصِحُّ بِاَيِّ لِسَانٍ وَّقَعَ وَبِاَيِّ عِبَارَةٍ كَانَتْ بِنِيَّةِ الطَّلَاقِ فَطَلَاقٌ

وکالت کرتے ہوئے طلاق کیلئے کسی کو بھی وکیل مقرر کرنا جائز ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ شوہر بیوی کو یہ اختیار دے کہ وہ اپنے آپ کو طلاق دے۔ طلاق کسی بھی زبان یا عبارت میں دی جا سکتی ہے اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق ہو جاتی ہے۔

طلاق کیلئے نیت لازم ہے

فَالزَّوْجُ اِنْ قَالَ مَا اَرَدْتُ بِهٰذِهِ الْعِبَارَاتِ طَلَاقًا فَلَا تَبِيْنُ وَطَلَاقُ الْاَخْرَسِ يَقَعُ بِالْاِشَارَةِ وَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ بِغَيْرِ النِّيَّةِ فِي الْعَجَمِ عَرَبِيًّا كَانَ لَفْظُهٗ اَوْ كِنَايَةً لِاَنَّ عَوَامَّ الْعَجَمِ لَا يَتَلَفَّظُوْنَ بِالطَّلَاقِ بِالطَّاءِ بَلْ يَقُوْلُوْنَ التَّلَاقُ بِالتَّاءِ فَمَتٰى لَمْ يَنْوِ لَمْ يَقَعْ لِاَنَّ مِنْ لَفْظِ التَّلَاقِ لَا يَلْزَمُ الطَّلَاقُ مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ نِيَّةٌ اَمَّا اِنْ كَانَ لَهٗ نِيَّةُ الطَّلَاقِ فِيْ لَفْظِهِ السَّقِيْمِ وَقَعَ لِاَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ۔

اگر شوہر کہے کہ ان الفاظ سے مراد ارادہ طلاق نہیں تھا تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ گونگے کی طلاق اشاروں سے واقع ہوگی۔ عجم میں طلاق کسی نیت کے بغیر واقع نہیں ہوتی چاہے طلاق کے الفاظ صریحی ہوں یا کنائی کیونکہ اہل عجم طلاق کا لفظ "طا" کے ساتھ ادا نہیں کرتے بلکہ وہ تلاق "تا" کیساتھ پڑھتے ہیں لہٰذا اگر نیت نہ ہو تو طلاق نہیں ہوگی کیونکہ لفظ تلاق سے طلاق لازم نہیں آتی جب تک اس کی نیت نہ ہو اور اگر نیت کے ساتھ ہو تو اس لفظ کی غلط ادائیگی کے باوجود طلاق ہو جائے گی کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

طلاق کی قسمیں

وَالطَّلَاقُ بَائِنٌ وَّرَجْعِيٌّ

(۱) طلاق بائن۔ (۲) طلاق رجعی۔

طلاق بائن

فَالْبَائِنُ مَا لَا يَصِحُّ مَعَهُ الرَّجْعَةُ وَهُوَ طَلَاقُ غَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا وَالْاٰيِسَةِ الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ وَالْمُخْتَلَعَةِ وَالْمُبَارَاةِ وَالْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا فِي الْحَرَائِرِ وَاثْنَتَيْنِ فِي الْاِمَاءِ وَمَعَ الْبَائِنِ يَجُوْزُ اَنْ يَّنْكِحَهَا نِكَاحًا مُجَدَّدًا فِي الْعِدَّةِ وَبَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ اِلَّا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا فَاِنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَيَقَعُ الدُّخُوْلُ فَاِنْ طَلَّقَهَا الثَّانِيْ اَوْ يُفَارِقُهَا بِاَيِّ وَجْهٍ اتَّفَقَ وَاعْتَدَّتْ عَنْهُ وَانْقَضَتِ الْعِدَّةُ يَجُوْزُ لِلْاَوَّلِ اَنْ يَّنْكِحَهَا وَغَيْرُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَاتِ رَجْعِيٌّ۔

بائن وہ طلاق ہے جس کے بعد رجوع درست نہیں وہ یہ ہے: (۱) غیر مدخولہ کو طلاق (۲) حیض سے ناامید (۳) خلع والی (۴) مبارات والی (۵) آزاد عورتوں میں تین طلاق یافتہ خاتون (۶) کنیزوں میں دو بار طلاق یافتہ کو دی جانے والی طلاقیں۔ طلاق بائن عدت میں یا عدت کے گزر جانے کے بعد تجدید نکاح جائز ہے ماسوائے تین طلاقیں والی خاتون کے کیونکہ یہ اس وقت تک حرام ہے جب تک کسی اور شخص سے نکاح اور اس سے ہمبستری ہو اور پھر دوسرا اس کو طلاق دے یا کسی وجہ سے جدائی ہو جائے۔ اس کی عدت گزارے۔ عدت کی مدت گزر جائے تو پہلے شوہر کیلئے اس سے نکاح جائز ہے ان طلاقوں کے سوا دیگر تمام طلاقیں رجعی ہیں۔

طلاق رجعی

وَفِي الطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ كَفَى أَنْ يَقُولَ رَجَعْتُكِ أَوْ رَاجَعْتُكِ أَوْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُلَامِسَهَا أَوْ يُجَامِعَهَا لِأَنَّ الطَّلَاقَ الرَّجْعِيَّ لَا يُحَرِّمُ الْوَطْءَ وَغَيْرَهُ مِنَ الْمُبَاشَرَاتِ وَلَا حَاجَةَ فِيهِ إِلَى تَجْدِيدِ النِّكَاحِ وَلَا تَجُوزُ الرَّجْعَةُ لِمَنْعِ تَزْوِيجِهَا وَلَا رَغْبَةَ لَهُ فِيهَا. وَيَجُوزُ لِلْمُطَلَّقَةِ الرَّجْعِيَّةِ أَنْ تَتَشَوَّفَ وَتَتَزَيَّنَ فِي هٰذِهِ الْعِدَّةِ لِيُرَاجِعَهَا زَوْجُهَا فَلَوْ لَمْ يُرَاجِعْهَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَبَانَتْ طَلْقَةً بَائِنَةً إِنْ أَرَادَهَا زَوْجُهَا احْتَاجَ إِلَى نِكَاحٍ جَدِيدٍ وَفِي الْعِدَّةِ بِالطَّلَاقِ الْبَائِنِ بِتَطْلِيقَةٍ وَتَطْلِيقَتَيْنِ هٰكَذَا يَحْتَاجُ إِلَى تَجْدِيدِ النِّكَاحِ إِنْ رَضِيَتِ الْمَرْأَةُ وَإِنْ لَمْ تَرْضَ فَلَهُ فِي الرَّجْعِيَّةِ لَا يُلْتَفَتُ إِلَى رِضَاهَا وَلَوْ مَاتَ أَحَدُهُمَا فِي أَيَّامِ الْعِدَّةِ الرَّجْعِيَّةِ يَتَوَارَثَانِ وَكَانَتْ نَفَقَتُهَا كَمَا كَانَتْ قَبْلَ الطَّلَاقِ.

وَلَا يَجُوزُ إِخْرَاجُ الْمُطَلَّقَةِ الرَّجْعِيَّةِ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَ بِفَاحِشَةٍ وَيَحْرُمُ لَهَا الْخُرُوجُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَتْ فِيهِ إِلَّا إِذَا اضْطُرَّتْ فَتَخْرُجُ وَتَرْجِعُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ تَبِيتَ غَيْرَ بَيْتِهَا وَفِي الْعِدَّةِ الْبَائِنَةِ يَجُوزُ لَهَا الْخُرُوجُ أَيْنَ شَاءَتْ أَمَّا إِنْ كَانَتْ حَامِلًا فَوَجَبَتْ لَهَا النَّفَقَةُ مِنَ الْمَأْكُولِ وَالْمَلْبُوسِ وَالسُّكْنَى حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا.

طلاق رجعی کی صورت میں (رجوع کیلئے) کافی ہے کہ میں نے رجوع کیا یا تمہیں واپس بلایا کہنا کافی ہے، یا اسے بوسہ دے، چھوئے یا مجامعت کرے کیونکہ طلاق رجعی مجامعت اور دیگر تعلقات کو حرام نہیں کرتی۔ اس میں تجدید نکاح کی بھی ضرورت نہیں۔ اس کو دوسری شادی سے روکنے کیلئے رجوع جائز نہیں جبکہ اسے اس میں رغبت نہ ہو۔ طلاق رجعی والی کیلئے عدت میں اپنے شوہر کو شوق دلانا اور آراستہ ہو کر رہنا جائز ہے تاکہ شوہر رجوع کرے۔ اگر وہ رجوع نہ کرے اور عدت گزر جائے تو یہ طلاق بائن ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں اگر اس کا شوہر اس کا ارادہ کرے تو تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی اور طلاق بائن کی عدت میں چاہے ایک طلاق ہو یا دو طلاق ہوں تو تجدید نکاح ضروری ہے بشرطیکہ عورت راضی ہو اگر راضی نہ ہو تو نہیں ہو سکتا۔ رجوع کیلئے عورت کی رضامندی لازمی نہیں، طلاق رجعی کی عدت کے دوران دونوں میں سے کوئی مر جائے تو دونوں وراثت کے اہل ہونگے۔ بیوی کا نفقہ طلاق سے پہلے کی طرح ہوگا۔

طلاق رجعی والی عورت کو گھر سے نکال دینا جائز نہیں مگر جب وہ کوئی فحش حرکت کرے۔ عورت کیلئے بھی اس گھر سے باہر نکلنا حرام ہے جس میں وہ رہتی ہے مگر اضطراری صورت میں نہیں۔ ایسی صورت میں وہ گھر سے نکلے اور اسی رات کو ہی فجر سے پہلے واپس آئے اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ گھر کو چھوڑ کر کسی اور کے گھر میں رات بسر کرے تاہم طلاق بائن والی عورت کیلئے گھر سے نکلنا جائز ہے جہاں وہ چاہے۔ اگر طلاق والی عورت حاملہ ہو تو اس کی خوراک، ملبوسات اور وضع حمل تک تمام اخراجات شوہر کے ذمے واجب ہیں۔

وَلَوْ قَالَتِ الْمُطَلَّقَةُ الثَّلَاثُ اِنَّ عِدَّتِيْ اِنْقَضَتْ وَتَزَوَّجْتُ وَ وَقَعَ الدُّخُوْلُ وَطَلَّقَنِيْ وَانْقَضَتْ عِدَّتِيْ الثَّانِيَةُ وَالْمُدَّةُ الْمُقْضِيَةُ مِنْ طَلَاقِهَا تَفِيْ بِمَا قَالَتْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَدِّقَهَا بِلَا شَاهِدٍ يَمِيْنٍ مَعَ غَلَبَةِ الظَّنِّ بِصِدْقِهَا۔

اگر تین طلاقیں پڑنے والی عورت کہے کہ بے شک میری عدت گزر گئی اور میں نے کسی اور سے نکاح کیا اور ہمبستری ہوئی پھر اس نے مجھے طلاق دی اور دوسری عدت بھی گزر گئی اور گزری ہوئی مدت اس کے دعوے کے مطابق ہو تو گواہ اور قسم کے بغیر سچائی کے گمان کی صورت میں اس کی تصدیق کرنی چاہئے۔

وَاِنْ وَقَعَتِ الْمُفَارَقَةُ بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ وَ وَقَعَ التَّحْلِيْلُ وَنَكَحَهَا ثَانِيًا وَوَقَعَتِ الْمُفَارَقَةُ بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ ثَانِيَةً وَ وَقَعَ التَّحْلِيْلُ وَ نَكَحَهَا ثَالِثًا وَّقَعَتِ الْمُفَارَقَةُ بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ ثَالِثًا حَرُمَتْ هٰذِهِ الزَّوْجَةُ عَلٰى هٰذَا الزَّوْجِ مُؤَبَّدًا۔

اگر تین طلاقوں سے جدائی ہو جائے اور حلالہ بھی ہو جائے پھر اسی عورت سے دوسری بار نکاح ہو پھر دوسری بار تین دفعہ طلاقیں پڑ جائیں اس کے بعد پھر حلالہ وقوع پذیر ہو جائے اور تیسری بار نکاح ہو جائے اور تیسری بار تین طلاقیں پڑ جائیں تو ایسی عورت اس شوہر کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔

وَلَوْ تَزَوَّجَهَا بِشَرْطِ التَّحْلِيْلِ كُرِهَ النِّكَاحُ وَنِكَاحُ الْبَالِغِ وَالْمُرَاهِقِ يَسْتَوِيَانِ فِي التَّحْلِيْلِ وَوَطْيُ الْمَوْلٰى لَا يُحَلِّلُ لِاَنَّ النَّصَّ عَلَى النِّكَاحِ فَاِنْ تَزَوَّجَهَا الْاَوَّلُ بَعْدَ الثَّانِيْ عَادَتْ اِلَيْهِ بِالتَّطْلِيْقَاتِ لِاَنَّ الثَّانِيَ يَهْدِمُ تَطْلِيْقَاتِهَا وَاحِدَةً كَانَتْ اَوْ ثِنْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَصَارَتْ كَمَا كَانَتْ۔

اگر کوئی مطلقہ عورت سے حلالہ کی شرط پر شادی کرے تو یہ نکاح مکروہ ہے۔ حلالہ کے نکاح کیلئے بالغ اور قریب البلوغ دونوں برابر ہیں۔ مالک کی جنسی قربت سے حلالہ نہیں ہوگا کیونکہ صراحت نکاح کیساتھ ہے اگر پہلا دوسرے شوہر کے بعد عورت سے نکاح کرے تو وہ اس کے پاس تمام طلاقوں کیساتھ لوٹے گی کیونکہ دوسرے کی وجہ سے اسکی طلاقیں ختم ہوگئیں، ایک طلاق ہو یا دو ہو یا تین۔ یہ اس کیلئے پہلے کی طرح ہے۔

عدت کا مسئلہ

وَاَمَّا الْعِدَّةُ فَلَا عِدَّةَ عَلٰى مَنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فِيْ جَمِيْعِ التَّطْلِيْقَاتِ وَالْمُفَارَقَاتِ اِلَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَاِنَّ عِدَّةَ الْوَفَاتِ تَجِبُ عَلَى الزَّوْجَةِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا وَغَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا بِاَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَّعَشْرَةِ اَيَّامٍ وَاِنْ كَانَتِ الزَّوْجَةُ اَمَةً فَبِشَهْرَيْنِ وَخَمْسَةِ اَيَّامٍ وَاِنْ كَانَتْ حَامِلَةً فَبِوَضْعِ حَمْلِهَا وَلَوْ كَانَتْ يَوْمًا اَوْ اَقَلَّ اَمَّا اِنْ كَانَتْ مُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَبِاَبْعَدِ الْاَجَلَيْنِ۔

طلاقوں اور علیحدگی کی تمام صورتوں میں جس خاتون سے جنسی تعلق قائم نہ ہوا ہو اس پر کوئی عدت نہیں مگر وہ عورت نہیں جس کا شوہر مرگیا ہو کیونکہ ایسی مدخولہ اور غیر مدخولہ بیوی پر عدت وفات چار مہینے دس دن اور اگر بیوی کنیز ہو تو دو مہینے پانچ دن کی عدت وفات ضروری ہے۔ اگر وہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک عدت ہے چاہے وہ ایک دن یا کم ہی ہو اگر اس کا شوہر مرگیا ہو تو دونوں (عدت اور وضع حمل) میں سے جو بھی عدت زیادہ ہو، گزارنا ضروری ہے۔

وَعِدَّةُ غَيْرِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ثَلَاثَةُ قُرَاءٍ لِلْحُرَّةِ إِنْ كَانَتْ مِنْ ذَوَاتِ الْحَيْضِ وَالْقُرْءُ عِبَارَةٌ عَنْ حَيْضٍ وَطُهْرٍ مَعاً لَا عَنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَابْتِدَاءُ الْعِدَّةِ مِنْ وَقْتِ الطَّلَاقِ وَ وَقْتِ الْوَفَاتِ لَا مِنْ وَقْتِ وُصُوْلِ الْخَبَرِ إِلَيْهَا فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمْ بِالطَّلَاقِ أَوِ الْوَفَاتِ لِغَيْبَتِهِ وَمَضَتْ مُدَّةُ الْعِدَّةِ فَقَدِ انْقَضَتِ الْعِدَّةُ وَلَا حِدَادَ عَلَيْهَا إِلَّا فِي أَيَّامِ التَّعْزِيَةِ وَلَا حِدَادَ عَلَى الْمُطَلَّقَاتِ رَجْعِيَّةً كَانَتْ أَوْ بَائِنَةً۔

وَيَجِبُ الْحِدَادُ عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ أَنْ لَّا تَتَزَيَّنَ وَلَا تَلْبَسَ لِبَاساً فِيْهِ زِيْنَةٌ أَوْ رُعُوْنَةٌ وَّلَا تَخْتَضِبَ بِالْحِنَّاءِ وَتَجْتَنِبَ عَنِ التَّدْهِيْنِ عَلٰى رَاْسِهَا وَمِنَ الْاِكْتِحَالِ وَمِنَ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ عَظِيْمَةٍ وَّمِنَ التَّطْيِيْبِ وَيَجُوْزُ التَّنْظِيْفُ وَالتَّطْهِيْرُ بِالْغُسْلِ وَغَسْلِ الثِّيَابِ۔

وَاَمَّا الْاٰيِسَةُ مِنَ الْحَيْضِ لِكِبَرِ سِنِّهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَحِضْ لِصِغَرِ سِنِّهَا فَعِدَّتُهُمَا ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ اِنِ احْتِيْلَ الْحَمْلُ مِنْهُمَا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِمَا شُبْهَةُ حَمْلٍ وَهُمَا تَتَيَقَّنَانِ بِعَدَمِ حَمْلِهِمَا فَلَا عِدَّةَ عَلَيْهِمَا كَغَيْرِ الْمَدْخُوْلِ بِهَا فَيَجِبُ عَلَيْهِمَا الْاِسْتِبْرَاءُ بِشَهْرٍ وَمَنِ اشْتَرٰى اَمَةً وَّجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَّسْتَبْرِئَهَا بِقُرْءٍ وَيَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ۔

جس کا شوہر انتقال نہ کر گیا ہو اس کی عدت آزاد عورت کے لئے تین قروء ہے بشرطیکہ وہ ماہواری آنے والی خواتین میں سے ہو اور قرء ایک حیض اور طہر کا نام ہے نہ کہ ان میں سے کسی ایک کا نام۔ عدت کی ابتداء طلاق کے وقت یا شوہر کی وفات کے وقت سے ہی شروع ہوتی ہے طلاق یا وفات کی خبر عورت تک پہنچنے سے نہیں، اگر شوہر کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے عورت کو طلاق یا اس کی وفات کا علم نہ ہو اور عدت کی مدت گزر جائے تو عدت پوری ہوگئی۔ سوگ کے دنوں کے علاوہ عورت پر کوئی حداد واجب نہیں اس صورت میں ہی طلاق رجعی یا طلاق بائن والی عورتوں پر بھی کوئی حداد واجب نہیں ہے۔

حداد اس عورت پر واجب ہے جس کا شوہر انتقال کر گیا ہو۔ حداد یہ ہے کہ عورت زیب و زینت نہ کرے، زینت اور رعنائی والا لباس نہ پہنے، مہندی سے خضاب نہ لگائے، سر میں تیل لگانے سے اجتناب کرے، سرمہ لگانے سے باز رہے۔ کسی بڑی ضرورت کے بغیر شوہر کے گھر سے نہ نکلے، خوشبو نہ لگائے تاہم غسل یا کپڑے دھو کر صفائی اور پاکی حاصل کرنا جائز ہے۔

عمر رسیدہ ہونے سے ماہواری سے ناامید عورت یا کم سنی کی وجہ سے حیض نہ آنیوالی لڑکی دونوں کی عدت تین ماہ ہے اگر دونوں میں حمل کا احتمال ہو۔ اگر دونوں میں حمل کا شک نہ ہو اور دونوں کو حاملہ نہ ہونے کا یقین ہو ان پر غیر مدخولہ عورت کی طرح عدت واجب نہیں، تاہم دونوں کو استبراء کیلئے ایک مہینے کی عدت واجب ہے۔ اگر کوئی کنیز خریدے تو ایک قرء تک استبرائے رحم ضروری ہے اور شرمگاہ کے علاوہ دوسرے اعضاء سے لطف اندوزی جائز ہے۔

طلاق خلع

وَاَمَّا الْخُلْعُ فَطَلَاقٌ بَائِنٌ عَلٰى عِوَضٍ كَمَا قَالَتْ خَالِعْنِيْ عَلٰى مَهْرِيْ اَوْ عَلٰى مَا حَضَرَ عِنْدِيْ مِنَ الْمَالِ اَوْ عَلٰى اَلْفٍ اَوْ عَلٰى مِائَةٍ اَوْ عَلٰى مَا فِيْ ذِمَّتِكَ مِنْ صَدَاقِيْ اَوْ دَيْنِيْ اَوْ مِثْلِ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ خَالَعْتُكِ فَقَبِلَتْ الْمُخَالَعَةَ فَلَا يَجُوْزُ الرَّجْعَةُ۔

خلع وہ طلاق بائن ہے جو کسی عوض میں پڑ جائے مثلاً بیوی کہے کہ تم مجھے میرے مہر یا میرے پاس موجود مال یا ہزار یا سو کرنسی یا تمہارے ذمے موجود حق مہر یا قرض کے بدلے خلع کر دو یا اسی طرح کچھ اور کہے۔ پھر شوہر کہے کہ "میں نے تمہیں خلع دیدی" یوں خلع کا عمل مکمل ہو جاتا۔ اب رجوع جائز نہیں۔

اَمَّا اِنْ اَرَادَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ فِي الْعِدَّةِ وَبَعْدَهَا جَازَ وَفِي الْعِوَضِ اِنْ اَخَذَ كَثِيْرًا مِّنْ مَّهْرِهَا بِهٖ لَمْ يَجُزْ لِاَنَّهٗ سُحْتٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ مَنْ لَّهٗ دِيْنٌ وَّدِيَانَةٌ۔

اگر شوہر عدت میں یا بعد میں نئے سرے سے نکاح کا ارادہ کرے تو جائز ہے اور عوض میں اس کے مقرر کردہ مہر سے زیادہ لے لے تو جائز نہیں کیونکہ یہ اللہ، دیندار اور دیانتدار لوگوں کے نزدیک سخت ناپسندیدہ کام ہے۔

طلاق مبارات

وَاَمَّا الْمُبَارَاةُ فَهِيَ كَالْمُخَالَعَةِ وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَنَّ فِي الْمُخَالَعَةِ الْكَرَاهَةَ مِنْ قِبَلِ الزَّوْجَةِ وَفِي الْمُبَارَاةِ الْكَرَاهَةُ مِنْهُمَا وَهِيَ اَيْضًا عَلٰى عِوَضٍ وَالنِّيَّةُ تُعْتَبَرُ فِيْهِمَا۔

مبارات بھی خلع کرنے کی طرح ہے دونوں میں فرق یہ ہے کہ خلع میں ناپسندیدگی عورت کی طرف سے جبکہ مبارات میں دونوں جانب سے ہوتی ہے۔ یہ طلاق بھی کسی بدلے میں طے پاتی ہے۔ دونوں میں نیت کو معتبر سمجھا جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

﴿۱۱﴾ بَابُ الظِّهَارِ — ظہار کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰی۔ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَ لَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تم میں سے جو لوگ بیویوں کے ساتھ ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی ماں وہ ہے جس نے انہیں جنا۔ بیشک وہ انتہائی بری بات اور جھوٹ بولتے ہیں بیشک اللہ درگزر کرنے اور بخشنے والا ہے جو لوگ بیویوں سے ظہار کرنے کے بعد اپنی بات سے لوٹ آتے ہیں تو چھونے سے قبل غلام آزاد کرائے۔ یہ اسلئے کہ تم نصیحت حاصل کرو اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے اگر غلام نہ ملے تو چھونے سے پہلے دو مہینے لگاتار روزے رکھے جو استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اسکے رسولؐ پر ایمان لے آؤ اور یہی اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں اور کافروں کیلئے سخت عذاب ہوگا۔

ظہار کیا ہے؟

اَمَّا الظِّهَارُ فَهُوَ فِی الْعَرَبِ یَكُوْنُ بِهٰذِهِ الْعِبَارَةِ اَنْتِ عَلَیَّ كَظَهْرِ اُمِّیْ اَوْ اُخْتِیْ اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْمَحْرَمَاتِ وَ فِی الْعَجَمِ مَا یَقُوْلُ اَحَدٌ هٰكَذَا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ یَّقُوْلُوْنَ لِاِمْرَأَتِهِمْ اَنْتِ اُمِّیْ اَوْ اُخْتِیْ اَوْ اَنْتِ عَلَیَّ كَاُمِّیْ اَوْ اُخْتِیْ فَاِنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْعِبَارَاتِ یَقَعُ مِنَ الزَّوْجِ

ظہار کا معاملہ عرب میں اس عبارت سے ہوا کرتا ہے "تم مجھ پر میری ماں کی پشت یا بہن کی پشت کی مانند ہو" یا اسی طرح کوئی اور محرم رشتے کا نام لے۔ عجم میں کوئی ایسا نہیں کہتا الا ماشاءاللہ بلکہ وہ بیویوں سے کہتے ہیں۔ "تم میری ماں ہو یا بہن ہو یا" تم ماں کی طرح ہو یا بہن کی طرح ہو" یا ان جیسی دوسری عبارتیں جو شوہر سے ادا ہو جائے۔

(۱) پ:۲۸، س: المجادلہ، آیت: ۲، ۳، ۴۔

وَكَانَتْ بِنِيَّةِ الطَّلَاقِ فَطَلَاقٌ إِنِ اتَّصَفَ الْمُطَلِّقُ بِالْبُلُوْغِ وَالْعَقْلِ وَالْاِخْتِيَارِ وَالْقَصْدِ وَالْمُطَلَّقَةُ بِالطُّهْرِ الْمُشْرُوْطِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذَالِكَ فَظِهَارٌ فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ إِنْ أَرَادَهَا كَمَا كَانَتْ زَوْجَتَهُ مِنْ قَبْلُ

اگر ظہار طلاق کی نیت سے ہوں تو طلاق ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ طلاق کی شرائط یعنی بلوغت، عقل، اختیار اور قصد کا حامل ہو اور مطلقہ عورت پاک ہونے کے ساتھ شوہر سے رابطہ نہ کیا ہو۔ اگر ایسا نہیں تو ظہار ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ چاہتا ہو کہ اسکی بیوی اس سے پہلے کی طرح ہو جائے تو کفارہ واجب ہے۔

ظہار کا کفارہ

فَهِيَ عِتْقُ رَقَبَةٍ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثٰى كَبِيْرًا كَانَ أَوْ صَغِيْرًا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ وَلَا اسْتِطَاعَةَ لَهُ بِالْعِتْقِ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ لِلْحُرِّ وَلِلْعَبْدِ شَهْرٌ۔ وَلَوْ مَرِضَ أَوْ وَقَعَ لَهُ إِغْمَاءٌ أَوْ جُنُوْنٌ أَوْ سَفَرٌ بِاضْطِرَارٍ أَوْ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ وَأَفْطَرَ لَمْ يَقْدَحْ فِي التَّتَابُعِ فَإِذَا قَوِيَ أَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ شَهْرَيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مُضْطَرًّا وَأَفْطَرَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَّسْتَأْنِفَ لِبُطْلَانِ التَّتَابُعِ الْمَنْصُوْصِ عَلَيْهِ۔

کفارہ غلام یا کنیز، چھوٹا ہو یا بڑا ایک فرد مملوک کو آزاد کرانا ہے۔ اگر غلام نہ ملے اور وہ آزاد کرانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو مسلسل دو مہینے اور غلام کیلئے ایک مہینہ لگاتار روزہ رکھنا ہے۔ اگر وہ بیمار ہو جائے یا دیوانگی یا جنونیت لاحق ہو جائے یا ضروری سفر درپیش ہو اور وہ روزے پر قادر نہ ہو اور تسلسل توڑ دے تو تسلسل کا عمل متاثر نہیں ہوگا۔ جب بھی وہ قادر ہو دو ماہ کے باقی روزے مکمل کرے۔ لیکن جسے مجبوری درپیش نہ ہو اور روزہ توڑ دے تو اسے سرکاً واجب تسلسل ٹوٹنے کی وجہ سے دہرانا واجب ہے۔

فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى الصَّوْمِ الْمُتَّصِفِ بِتَتَابُعِ شَهْرَيْنِ كَامِلَيْنِ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا بِغَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ مَا يُشْبِعُهُ۔ وَيَجُوْزُ فِي الْكَفَّارَةِ بِالْإِطْعَامِ الطَّعَامُ الْمَطْبُوْخُ وَالْخُبْزُ وَالدَّقِيْقُ وَالْحِنْطَةُ وَالشَّعِيْرُ وَالْأَرُزُّ وَغَيْرُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكْفِيَ كُلَّهُ أَهْلَ الْبَلَدِ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُّطْعِمَهُمْ طَعَامَ الْمُتَنَعِّمِيْنَ جَازَ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ أَمَّا الْوَاجِبُ فَالْخُبْزُ الْوَسَطُ۔ وَيُعْتَبَرُ فِي الْمِسْكِيْنِ الْإِيْمَانُ وَالْإِفْلَاسُ وَأَنْ لَّا يَكُوْنَ مِمَّنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فَقَتُهُ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا جَازَ أَنْ

اگر مسلسل دو ماہ روزے رکھے جانے والے روزے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو شہر میں کثرت سے زیر استعمال اشیاء خورد و نوش سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہر مسکین کو صبح و شام اتنا کھانا کھلا دے کہ وہ سیر ہو جائے۔ کھانے کے ذریعے کفارے میں پکا ہوا کھانا دینا، روٹی، آٹا، گندم، جو، چاول اور شہر والوں کے کھانوں میں سے کوئی بھی کھانا دینا جائز ہے اگر وہ ناز و نعمت والوں جیسا کھلائے تو بھی جائز ہے تاہم یہ واجب نہیں ہے۔ واجب حکم یہ ہے کہ درمیانی راہ اختیار کی جائے۔ مسکینوں میں ایمان اور تنگدستی اعتبار ہے اور وہ ان میں سے نہ ہو جس کا نفقہ کفارہ والے پر واجب ہو۔ اگر ساٹھ مسکین نہ ملے تو موجود تعداد کو بار بار کھلانا جائز ہے

يُكَرِّرُ الْإِطْعَامَ عَلَى الْمَعْدُوْدِ الْمَوْجُوْدِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِلٰى سِتِّيْنَ وَالْعَاجِزُ عَنِ الْعِتْقِ اِنِ اشْتَغَلَ بِالصَّوْمِ ثُمَّ قَدَرَ عَلَى الْعِتْقِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْعَوْدُ اِلَى الْعِتْقِ وَاِنْ عَادَ كَانَ اَفْضَلَ وَالْعَاجِزُ عَنِ الصَّوْمِ اِنْ شَرَعَ فِي الْاِطْعَامِ فَحَصَلَتْ لَهُ قُوَّةُ الصَّوْمِ هٰكَذَا اَيْضًا وَلَوْ شَبَّهَ الزَّوْجُ عُضْوًا مِّنْ اَعْضَاءِ زَوْجَتِهٖ اَوْ خُلُقًا مِّنْ اَخْلَاقِهَا اَوْ فِعْلًا مِّنْ اَفْعَالِهَا اَوْ صِفَةً مِّنْ صِفَاتِهَا بِاُمِّهٖ اَوْ اُخْتِهٖ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ مُحَرَّمَاتِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْمَدْحِ وَالْكَرَامَةِ لَمْ يَكُنْ ظِهَارًا۔ وَالظِّهَارُ يَخْتَصُّ بِالْاَوْقَاتِ الْاَضْرَارِ۔

یہاں تک کہ کھانوں کی تعداد ساٹھ ہو جائے، غلام آزاد کرنے سے عاجز شخص اگر روزہ شروع کر دے پھر آزاد کرانے کی قدرت پیدا ہو جائے تو اس پر غلام آزاد کرنے کی طرف آنا واجب نہیں۔ تاہم اگر وہ واپس آئے افضل طریقہ ہے۔ روزہ سے عاجز شخص کھانا کھلانا شروع کر دے پھر اسے روزہ کی طاقت حاصل ہو تو اسکا حکم بھی یہی ہے۔ (یعنی کھلانا چھوڑ کر روزے رکھنا بہتر ہے)۔ اگر شوہر بیوی کے کسی جسمانی حصے کو یا اسکے اخلاق کو یا اسکے کسی کام کو یا کسی صفات کو اپنی ماں یا بہن یا دوسری محرمات سے اس کی مدح یا تکریم کے لیے تشبیہ دے تو یہ ظہار نہیں۔ کیونکہ ظہار صرف ضرر رساں اوقات کے ساتھ مختص ہے۔

✿✿✿✿✿

{۱۲} بَابُ الْإِیلَاءِ ایلاء کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ جو اپنی بیویوں سے ایلاء کرتے ہیں وہ چار ماہ اپنے آپ کو روکے اور اگر وہ رجوع کرے تو اللہ تعالیٰ خوب بخشنے والا اور رحم والا ہے اور اگر وہ طلاق کا ارادہ کرے تو اللہ سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

ایلاء کیا ہے؟

اَلْاِیْلَاءُ اَنْ یَّحْلِفَ بِاللّٰهِ اَوْ صِفَاتِهٖ اَنْ لَّا یَطَاَ زَوْجَتَهُ الْمَدْخُوْلَ بِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَاَوْ فِیْمَا دُوْنَهَا وَلَمْ یَطَاْهَا فِیْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ فَاِذَا تَمَّ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّفَاءَ اِلٰی امْرَاَتِهٖ لَمْ تَحْنَثْ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَیْهِ وَاِنْ نَاكَهَا قَبْلَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَعَلَیْهِ كَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ وَلَوْ حَلَفَ فَوْقَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اَوْ اَبَدًا اَوْ مُطْلَقًا فَاِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَجَبَ عَلَی الْحَاكِمِ اَنْ یُّخَیِّرَهٗ عَلَی الْفَیْءِ اَوِ الطَّلَاقِ فَاِنْ لَّمْ یَحْضُرِ الْحَاكِمُ فَلِلْمَرْاَةِ اَنْ تُطَالِبَهٗ بِالْفَیْءِ اَوِ الطَّلَاقِ فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ اَحَدَ الْاَمْرَیْنِ فَلِلْمَرْاَةِ اَنْ تَفْسَخَ نِكَاحَهَا وَلَا یَجُوْزُ لَهُ التَّاخِیْرُ فِیْ اَحَدِهِمَا اِلَّا الْفَیْءَ وَاِمَّا الطَّلَاقُ وَلَا ثَالِثَ لَهُمَا اِلَّا الْمَوْتُ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَیْهِ وَاِنْ فَاءَ اِلَیْهَا وَجَبَتِ الْكَفَّارَةُ لِاَنَّهٗ حَنِثَ

اللہ کے نام یا صفات کے ساتھ یوں قسم کھائے کہ وہ اپنی مدخولہ بیوی سے چار مہینے ہمبستری نہیں کریگا اگر وہ اپنی قسم کو پورا کرے اور اس مدت میں اس کے قریب نہ جائے اور چار مہینے پورا ہو جائے اور اپنی بیوی سے رجوع کرے تو اس نے قسم نہیں توڑا نہ ہی اس پر کفارہ لازم ہوگا۔ اگر اس نے چار ماہ سے قبل ہی جنسی تعلق قائم کرے تو اس پر کفارہ یمین لازم ہوگا۔ اگر اس نے چار مہینے سے زیادہ یا ہمیشہ کیلئے یا مطلق قسم کھائی ہو تو چار مہینے گزرنے کے بعد حاکم وقت پر اس کو رجوع یا طلاق پر مجبور کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی حاکم موجود نہ ہو تو عورت کو شوہر سے رجوع یا طلاق کے مطالبہ کا حق ہوگا۔ اگر وہ دونوں میں سے کوئی نہ کرے تو عورت کو اپنا نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ شوہر کو طلاق یا رجوع دونوں میں سے ایک پر عمل میں تاخیر کرنا جائز نہیں۔ ان دونوں کیلئے سوائے موت کے تیسرا راستہ نہیں اگر وہ طلاق دیدے تو کفارہ نہیں، اگر رجوع کرے تو اس پر کفارہ لازم ہوگا کیونکہ اس نے قسم توڑا۔

(۱) پ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۲۶ تا ۲۲۷۔

قسم کھانے کا کفارہ

وَكَفَّارَةُ الْيَمِينِ عَلَى التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْإِطْعَامِ وَالْإِكْسَاءِ وَالْعِتْقِ وَالْإِطْعَامُ وَالْإِكْسَاءُ بِلَاهُمَا لِعَشَرَةِ مَسَاكِينَ فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى أَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَّالْفَيْءُ هُوَ بِاللِّيْلِ إِنْ لَّمْ يَمْنَعْ مَانِعٌ ضَرُورِيٌّ كَالْمَرَضِ وَبُعْدِ الْمَسَافَةِ بَيْنَهُمَا وَمَا يُشَابِهُهُمَا مِنَ الْمَوَانِعِ الْمُتَبَيِّنَةِ فَإِنْ مَنَعَهُ أَمْرٌ هٰكَذَا وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَّفِيءَ بِقَلْبِهِ وَأَظْهَرَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ رَجَعْتُ عَنْ يَّمِينِي بِأَيِّ لُغَةٍ أَدَّاهَا جَازَ وَلَوْ حَلَفَ وَعَيَّنَ مُدَّةً أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ لَيْسَ بِإِيلَاءٍ وَّكَانَ ذٰلِكَ فِي أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلِذٰلِكَ تَعْتَرِضُهُ الشَّرْعُ وَلَوْ حَلَفَ بِعِتَاقٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ صَلٰوةٍ أَوْ صَوْمٍ لَزِمَهُ أَدَاءُ مَا أَلْزَمَهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَجَبَتِ الْكَفَّارَةُ فَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلٰى مَا أَلْزَمَ وَلَا عَلٰى كَفَّارَتِهِ وَجَبَتِ التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ وَلَا حَاجَةَ لَهُ فِي حَلْفِهِ بِغَيْرِ أَسْمَاءِ اللّٰهِ أَنْ يَّنْتَظِرَ إِلٰى اسْتِطَاعَةِ الْكَفَّارَةِ۔

کفارہ یمین میں اختیار ہے کہ کھلانے، کپڑے پہنانے یا کسی غلام کو آزاد کرائے۔ کھانا کھلانا اور کپڑے پہنانا یہ دونوں دس مسکینوں کیلئے ہے۔ اور اگر وہ حانث تینوں میں کسی ایک پر بھی عمل پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے تین دن روزے رکھنا واجب ہے اور جنسی تعلق ہی رجوع ہے بشرطیکہ کوئی ضروری رکاوٹ موجود نہ ہو مثلاً مرض یا دونوں میں لمبا فاصلہ یا ان جیسی دوسری واضح رکاوٹیں۔ اگر ایسا کوئی امر اس کو رجوع سے روکے تو اس کو اپنے دل میں یا زبان سے اظہار کے ذریعے رجوع واجب ہے۔ اور وہ کہے "میں نے اپنی قسم سے رجوع کر لیا" کسی بھی زبان میں اس کی ادائیگی جائز ہے۔ اگر وہ قسم کھائے اور چار مہینے سے کم مدت معین کرے تو یہ ایلاء نہیں۔ ایلاء زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا اس لئے شریعت نے اس کو روکا ہے۔ اگر کوئی غلام آزاد کرانے، حج یا نماز یا روزہ کی قسم کھائی ہو تو اس پر وہ کام جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے پر قادر نہ ہو تو کفارہ واجب ہے اور اگر ان لازم کردہ کاموں اور کفارہ کی ادائیگی پر قادر نہ ہو تو توبہ اور استغفار کرنا واجب ہے۔ اللہ کے ناموں کے علاوہ کسی نام کی قسم کی صورت میں کفارہ کی استطاعت تک انتظار ضروری نہیں۔

❀❀❀❀❀

{۱۳} بَابُ اللِّعَانِ لعان کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰی۔

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ وَ یَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۧ (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! جو لوگ پاکدامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں لاتے ان کو اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ یہ لوگ فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم دل ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور اس کیلئے خود کے سوا کوئی گواہ موجود نہ ہو تو ان میں سے ایک یوں چار دفعہ گواہی دے خدا کی قسم وہ سچے لوگوں میں سے ہے اور پانچویں دفعہ یوں کہے "اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو" اور بیوی یوں چار دفعہ گواہی دے تو اس سے سزا کو ہٹا دیا جائیگا۔ اللہ کی قسم شوہر جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں دفعہ کہے اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اگر شوہر سچوں میں سے ہو۔ اگر اللہ کا فضل اور اسکی رحمت تمہارے ساتھ نہ ہوتی (تو تم عذاب میں ہوتے)۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا اور حکمت والا ہے۔

جھوٹی تہمت کی سزا

وَلَوْ قَذَفَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ بِالزِّنَا وَجَبَ عَلَیْهِ حَدُّ الْقَذْفِ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهُ اَرْبَعَةٌ مِّنَ الشُّهَدَاءِ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگا دے تو اس کو ۸۰ کوڑے کی حد قذف کی سزا واجب ہے بشرطیکہ اس کے پاس چار گواہ موجود نہ ہوں۔

(۱) پ:۱۸، سورۃ النور، آیت ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰۔

لعان کیا ہے؟

وَاِنْ لَّاعَنَ سَقَطَ الْحَدُّ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ عِنْدَ الْحَاكِمِ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ وَزَوْجَتُهُ حَاضِرَةٌ تُهُوْا جِهَةَ لَهُ وَالْوَلَدُ فِيْ حِجْرِهَا اِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ وَيَقُوْلُ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ لَا بُدَّ مِنْ لَفْظِ الشَّهَادَةِ اَرْبَعَ اَيْمَانٍ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فِيْمَا رَمَيْتُكِ بِهٖ مِنَ الزِّنَا وَنَفْيِ وَلَدِكِ هٰذَا وَيُكَرِّرُهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيَّ اِنْ كُنْتُ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيْمَا رَمَيْتُكِ بِهٖ مِنَ الزِّنَا وَنَفْيِ الْوَلَدِ هٰذَا فَاِنْ قَرَّتْ بِقَوْلِهٖ جَبَرَ جُمْهَا

وَاِنْ لَاعَنَتْ تَقُوْلُ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَوْ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فِيْمَا رَمَانِيْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا وَنَفْيِ وَلَدِيْ هٰذَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَتَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَيَّ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فِيْمَا رَمَانِيْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا وَنَفْيِ وَلَدِيْ هٰذَا سَقَطَ الرَّجْمُ عَنْهَا۔

وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَّعِظَهُمَا الْحَاكِمُ قَبْلَ اللِّعَانِ وَيُخَوِّفَهُمَا فَاِنْ لَّمْ يَنْدَمَا وَكَانَا مُصِرَّيْنِ عَلَى اللِّعَانِ فَالْحَاكِمُ يُلَقِّنُهُمَا اَلْفَاظَ اللِّعَانِ عَرَبِيًّا كَانَ اَوْ عَجَمِيًّا اَوْ تُرْكِيًّا اَوْ فَهْلَوِيًّا كَمَا يَلِيْقُ بِحَالِهِمَا وَلِسَانِهِمَا۔

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّقَعَ اللِّعَانُ فِي الْبِقَاعِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَالْمَسْجِدِ الْجَامِعِ اَوْ مَشْهَدٍ مُتَبَرَّكٍ كَمَشَاهِدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ لِيُؤَثِّرَ فِيْ قُلُوْبِهِمَا هَيْبَةً وَّخَشْيَةً وَّيَمْنَعَهُمَا مِنَ الْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ فَاِنْ لَّمْ يَرْجِعَا وَلَاعَنَا كَمَا ذُكِرَتْ فَرَّقَ الْحَاكِمُ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنَّهَا تَحْرُمُ مُتَعَلِّيْظًا مُؤَبَّدًا۔

اگر اس نے لعان کیا تو حد ساقط ہو جائیگی۔ لعان یہ ہے کہ وہ حاکم کے پاس عام لوگوں کی موجودگی میں کھڑا ہو جائے جبکہ اسکی بیوی بھی اسکے سامنے موجود ہو اور اگر کوئی بچہ ہو تو وہ بھی اسکی گود میں ہو اور وہ شخص یوں کہے کہ "میں اللہ کی یا عظیم اللہ کی قسم کھاتا ہوں، قسم کے ساتھ لفظ شہادت ضروری ہے، کہ میں تم پر بدکاری کے الزام اور اس بچے کے انکار میں سچا ہوں"۔ یہ چار دفعہ دہرائے اور پانچویں بار کہے کہ اگر میں تم پر الزام لگانے اور اس بچے کے انکار میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اگر عورت شوہر کا الزام تسلیم کرے تو اس کو سنگساری واجب ہے۔

اگر وہ چار مرتبہ یہ کہہ کر لعان کرے کہ میں عظیم اللہ یا اللہ کی قسم کھاتی ہوں یا اسی طرح کی دوسری قسم، کہ مجھ پر بدکاری کے الزام اور بچے کے انکار میں وہ جھوٹ پر ہے۔ پانچویں دفعہ یوں کہے "اگر شوہر مجھ پر الزام اور میرے بچے سے انکار کرنے میں سچوں میں سے ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو" تو عورت سے سنگساری کی سزا ساقط ہو جائے گی۔

مستحب ہے کہ حاکم دونوں کو لعان سے پہلے اسکی عظمت کے بارے میں بتائے اور دونوں کو خوف دلائے اگر دونوں پشیمان نہ ہوں اور لعان پر اصرار کرتے ہوں تو حاکم دونوں کو لعان کے الفاظ بتادے۔ عربی زبان میں ہو یا عجمی یا ترکی یا پہلوی جو ان دونوں کے حال اور زبان کے موافق ہوں۔

مناسب یہ ہے کہ لعان بابرکت مقامات پہ ہو مثلاً جامع مسجد، متبرک مزارات مثلاً انبیاءؑ اور اولیائے عظامؒ کے مزارات تاکہ دونوں کے دلوں میں رعب اور ڈر پیدا ہو جائے اور جھوٹ اور الزام تراشی سے باز آجائیں۔ اگر دونوں لعان سے باز نہ آئیں اور مذکورہ طریقے پر لعان کریں تو حاکم دونوں میں علیحدگی کر دے کیونکہ اب خاتون ہمیشہ کیلئے اس پر حرام ہوگئی۔

﴿۱۴﴾ بَابُ الْعِتَاقِ آزاد کرنے کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ مُؤْمِنًا اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ وَلَا خِلَافَ لِاَحَدٍ فِيْ فَضِيْلَةِ الْاِعْتَاقِ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اگر کوئی کسی مومن کو آزاد کر دے تو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے شخص کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت پر کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

آزاد کرنے والے کیلئے شرائط

اَمَّا الْمُعْتِقُ فَتُشْتَرَطُ فِيْهِ الْحُرِّيَّةُ وَالْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَالْاِخْتِيَارُ فَاِذَا قَصَدَ الْمَوْصُوْفُ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اِعْتَاقَ رَقِيْقِهٖ نَالَ ثَوَابًا جَزِيْلًا اِنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ التَّقَرُّبَ اِلٰى رَحْمَةِ رَبِّهٖ وَاِنْ كَانَ اِعْتَاقُهُ رِيَاءَ النَّاسِ اَوْ غَرَضًا دُنْيَوِيًّا كَانَ بِالْعَكْسِ۔

غلام آزاد کرنے والے کیلئے شرط ہے کہ (۱) آزاد ہو۔ (۲) بالغ ہو۔ (۳) عقلمند ہو۔ (۴) بااختیار ہو۔ اگر ان صفات کا حامل شخص اپنے غلام کو آزاد کر دے اور اسکی نیت رحمت الٰہی کی قربت ہو تو اس کو بہت زیادہ ثواب ملے گا اور اگر غلام آزاد کرنیکا مقصد لوگوں کو دکھانا ہو اور کسی دنیوی مقصد کیلئے ہو تو نتیجہ اس کے خلاف ہوگا۔

غلام کیلئے شرائط

وَ اَمَّا الْمُعْتَقُ فَيُشْتَرَطُ فِيْهِ الْاِسْلَامُ وَ الْمِلْكُ وَيُكْرَهُ اِعْتَاقُ مَنْ لَّا يَقْدِرُ عَلٰى كَسْبٍ يَّعِيْشُ بِهٖ مَعَ عِيَالِهٖ

غلام کیلئے شرط ہے کہ (۱) مسلمان ہو، (۲) کسی کی ملکیت ہو۔ اس غلام کا آزاد کرنا مکروہ ہے جو اہل وعیال کیساتھ زندگی کیلئے کسب معاش کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

آزادی کیلئے نیت ضروری ہے

وَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ نِيَّةُ اِعْتَاقِ رَقِيْقِهٖ بِاَيِّ صِيْغَةٍ اتَّفَقَ وَ بِاَيِّ لِسَانٍ تَلَفَّظَ ثَبَتَ الْاِعْتَاقُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ نِيَّةُ الْاِعْتَاقِ فَبِاٰيَةِ عِبَارَةٍ صَدَرَ عَنْهُ لَمْ يَثْبُتِ الْعِتَاقُ

جو اپنے غلام کو آزاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ کسی بھی لفظ یا زبان میں بولے آزادی ثابت ہو جائیگی۔ اگر آزادی کی نیت نہ ہو تو اس سے صادر ہونیوالی عبارت سے آزادی ثابت نہیں ہوگی۔

وَيَشْهَدُ عَلٰى مَا قُلْتُ مَا قَالَ مَوْلَايَ فِيْ عِتَاقِ قَنْبَرٍ يَا قَنْبَرُ كُنْتَ الْاَمْسِ لِيْ وَ صِرْتَ الْيَوْمَ مِثْلِيْ وَوَهَبْتُكَ لِمَنْ وَّهَبَكَ لِيْ كَتَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ فِيْ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ لَيْسَ لَفْظُ التَّحْرِيْرِ وَلَا الْاِعْتَاقِ وَ لَا الْعِتْقِ وَ لَا الْعِتَاقِ وَ لَا الْعِتَاقَةِ وَالْاِنْعِتَاقِ وَصَارَ قَنْبَرٌ مُعْتَقًا فَيُعْلَمُ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ لَا بِالْعِبَارَاتِ لِاَنَّ اللِّسَانَ لَغْوٌ وَّلَا سَهْوَ فِي النِّيَّةِ وَمَنْ قَالَ بِلَفْظٍ وَّيَزْعُمُ اَنَّهُ نِيَّتُهُ وَقَلْبُهُ غَافِلٌ عَنْهُ فَلَيْسَ نِيَّتُهُ بَلْ سَهْوُ لِسَانٍ۔

میرے مولاؑ نے جناب قنبرؓ کی رہائی کے وقت جو فرمایا وہ میری بات کی گواہی دیتا ہے۔ اے قنبرؓ کل تم میرا تھا اور آج میرے جیسے ہو گئے ہو اور میں نے تجھے اس ذات کیلئے ہبہ کر دیا جس نے تمہیں مجھے عطا کیا تھا۔ جناب علیؑ نے اسے لکھا اور اس عبارت میں تحریر، اعتاق، عتق، عتاق، عتاقہ اور انعتاق میں سے کوئی لفظ استعمال نہیں فرمایا، پھر بھی قنبرؓ آزاد ہو گئے۔ پس ثابت ہوا کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے نہ کہ عبارت پر کیونکہ زبان سے لغو ہو سکتا ہے لیکن نیت میں بھول نہیں ہوتی۔ اگر کوئی لفظ کہے اور گمان کرے کہ یہی اسکی نیت ہے لیکن اسکا دل اس سے غافل ہو تو یہ اسکی نیت نہیں بلکہ زبان کی لغزش ہے۔

آزادی کی مختلف صورتیں

وَمَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمًا عَلَيْهِ كَالْاٰبَاءِ وَ الْاَجْدَادِ وَالْاُمَّهَاتِ وَ الْجَدَّاتِ وَ الْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ وَالْعَمَّاتِ وَالْخَالَاتِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ يَنْعَتِقُ بِلَا اِعْتَاقٍ وَّلَوْ اَعْتَقَ وَ شَرَطَ عَلَى الْمُعْتَقِ اَنْ تَخْدِمَهُ بِخِدْمَةٍ مُّدَّةٍ مُّعَيَّنَةٍ كَشَهْرٍ اَوْ سَنَةٍ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ صَحَّ وَلَوْ كَانَ مَمْلُوْكٌ بِالتِّمْرِكَةِ فَاَعْتَقَ وَاحِدٌ حِصَّتَهُ اِنْعَتَقَ شِقْصُهُ فَقَطْ وَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّعْتِقَهُ الشَّرِيْكُ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا وَّاِنْ كَانَ مُعْسِرًا فَيَسْعَى الْعَبْدُ فِيْ فَكِّ بَاقِيْهِ اِمَّا بِالْكَسْبِ اَوْ بِمَالِ الصَّدَقَةِ لِاَنَّ لَهُ نَصِيْبًا فِي الرِّقَابِ۔ وَ اِنْ لَّمْ يُعْتِقْهُ الشَّرِيْكُ وَ هُوَ لَمْ يَسْعَ فِيْ فَكِّهِ ذَالِكَ فَحِصَّةُ الْمُعْتِقِ حُرٌّ وَّحِصَّةُ الشَّرِيْكِ رَقِيْقٌ۔

اگر کوئی شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے مثلاً باپ، دادا، نانا، مائیں، دادیاں، بیٹے، بیٹیاں، پھوپھیاں، خالائیں اور دیگر محرمات میں سے ہو تو وہ آزاد کئے بغیر آزاد ہو جائینگے۔ اگر کوئی غلام کو آزاد کرے اور شرط عائد کرے کہ وہ ایک مخصوص مدت کیلئے اس کی خدمت کریگا مثلاً مہینہ، سال یا کم یا زیادہ تو درست ہے۔ اگر کسی مشترکہ غلام کو ایک مالک نے آزاد کر دیا تو صرف اس کا حصہ آزاد ہو جائیگا اور دوسرے شریک کیلئے اسے آزاد کرنا سنت ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہو۔ اگر وہ تنگدست ہو تو وہ غلام اپنے باقی حصے کو بھی آزاد کرانے کی کوشش کرے کمائی سے یا مال صدقہ سے کیونکہ گردن چھڑانے میں اس کا بھی حصہ ہے۔ اگر شریک آقا اسے آزاد نہ کرے اور غلام خود اپنے بقیہ حصے کو آزاد کرانے کی وسعت نہ رکھتا ہو تو آزاد کرنیوالے کا حصہ آزاد اور شریک کا حصہ مملوک ہی رہے گا۔

وَكُلُّ شَيْءٍ يَقْبَلُهُ الشَّرِيْكُ يَقْبَلُ الْحُرِّيَّةَ وَ الرِّقَّ مَعًا وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ التَّجَزِّيْ مَعَ اَنَّهُ ذُوْ اَجْزَاءٍ وَيَجُوْزُ اَنْ يُّعْتِقَ الْحَامِلَةَ وَلَا يُعْتِقَ حَمْلَهَا وَ اَنْ يُّعْتِقَ الْحَمْلَ وَلَا يُعْتِقَ الْحَامِلَةَ وَالرَّقِيْقُ اِنِ ابْتُلِيَ بِالْجُنُوْنِ اَوِ الْجُذَامِ اَوِ الْبَرَصِ اَوْ مَرَضٍ اٰخَرَ مِنْ مُعْطِلٍ وَّ الْبُرْءُ مِنْهُ قَلِيْلُ الْوُقُوْعِ اِنْعَتَقَ۔

ہر وہ چیز جو شراکت کو قبول کرتا ہے وہ آزاد اور مملوک دونوں حیثیتوں کو قبول کرے گا اور صاحب اجزاء ہوتے ہوئے بھی اس کی جزبندی لازم نہیں۔ حاملہ عورت کو آزاد کرنا اور پیٹ کے بچے کو آزاد نہ کرنا، اور پیٹ کے بچے کو آزاد کرنا اور عورت کو آزاد نہ کرنا جائز ہے۔ غلام اگر دیوانگی، کوڑھ، سفید کوڑھ (۱) یا کسی ایسے موذی مرض میں مبتلا ہو جائے جس سے چھٹکارے کا امکان کم ہو تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا۔

❁❁❁❁❁

(۱) سفید کوڑھ ایک جلدی بیماری جس سے جلد سفید ہو جاتی ہے اور ساتھ خارش بھی ہوتی ہے۔

﴿۱۵﴾ بَابُ التَّدْبِيْرِ غلام کو مشروط آزاد کرنے کا بیان

اَلْمُدَبَّرُ الَّذِيْ اَعْتَقَهُ الْمَوْلٰى اِعْتَاقًا مُعَلَّقًا بِوَفَاتِ نَفْسِهٖ كَمَا قَالَ اَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ وَفَاتِيْ اَوْ عَتِيْقٌ اَوْ مُعْتَقٌ

مدبر وہ غلام ہے جسے اس کا مالک اسکی اپنی موت سے مشروط کر کے آزاد کر دے مثلاً وہ یوں کہے کہ تم میری موت کے بعد آزاد ہو یا کہے عتیق ہو یا معتق ہو۔

مدبر (مالک) کیلئے شرائط

وَ يُشْتَرَطُ فِي الْمُدَبِّرِ اَنْ يَّكُوْنَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا ذَا تَصَرُّفٍ فِيْ مَالِهٖ وَرَقِيْقِهٖ مُخْتَارًا فِيْ اُمُوْرِهٖ فَالرَّقِيْقُ وَالصَّبِيُّ وَالْمَجْنُوْنُ وَالْمَحْجُوْرُ عَلَيْهِ وَالْمَبْهُوْتُ عَقْلُهٗ بِمُسْكِرٍ اَوْ مُرْقِدٍ اَوْ مُجْنِيٍ لَا يَصِحُّ مِنْهُمُ التَّدْبِيْرُ

مدبر کیلئے آزاد، بالغ، عقلمند، اپنے مال اور غلام کا صاحب تصرف اور اپنے امور میں بااختیار ہونا شرط ہے۔ پس غلام، بچہ، مجنون، پابندی کا شکار، نشہ آور یا خواب آور یا دیوانگی والی اشیاء کے سبب عقل زائل ہونیوالے سے تدبیر نہیں ہو سکتی۔

مدبر (غلام) کیلئے شرائط

وَ يُشْتَرَطُ فِي الْمُدَبَّرِ الرِّقِيَّةُ لِلْمُدَبِّرِ وَ الْاِسْلَامُ فَلَوْ دَبَّرَ ذِمِّيٌّ فِيْ زَمَانِ الصِّحَّةِ اَوْ فِيْ مَرَضِهٖ اِنْعَتَقَ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهٗ يَنْعَتِقُ ثُلُثُهٗ وَلَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَكْثَرُ مِمَّا تَرَكَ فَلَا تَدْبِيْرَ لَهٗ اِلَّا الْبَيْعَ۔

غلام کیلئے مدبر کی غلامی اور مسلمان ہونا شرط ہے۔ اگر وہ غلام کو اپنی صحت یا بیماری کے وقت مشروط آزاد کر دے تو وہ اسکے ایک تہائی مال سے آزاد ہو جائیگا۔ اگر غلام کے علاوہ کوئی ترکہ نہ چھوڑا ہو تو اسکا ایک تہائی حصہ آزاد ہو جائیگا۔ اگر اس پر ترکہ کی مقدار سے زیادہ قرض ہو تو غلام کی فروخت کے علاوہ تدبیر نہیں ہوگی۔

وَالتَّدْبِيْرُ مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُتَمَادِيَةِ فَلَا شَكَّ اَنَّ نِيَّةَ التَّدْبِيْرِ تُقَارِنُ قَوْلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ نِيَّةٌ كَانَ لَغْوًا اَوْ سَهْوًا وَالنِّيَّةُ عَزِيْمَةٌ بَاعِثَةٌ فِي الْقَلْبِ لِاَحَدِ جَانِبَيْهَا اِلٰى اَنْ يَّقُوْلَ نَوَيْتُ اَنْ اُدَبِّرَ عَبْدِيْ هٰذَا اَقْرَبَ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْ قَالَ يُحْسَنُ۔

تدبیر طویل مدتی امور سے ہے۔ بیشک تدبیر کی نیت مالک کے قول سے مربوط ہے اگر اسکے قول میں نیت نہ ہو تو فضول یا بھول ہے۔ نیت وہ پکا ارادہ ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے اور پڑھنا ضروری نہیں کہ "میں قرب الٰہی کیلئے اپنے غلام کی مشروط آزادی کی نیت کرتا ہوں" اگر پڑھے تو بہتر ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْمُدَبَّرِ وَلَا هِبَتُهُ وَلَوْ كَانَ الْمُدَبَّرُ اَمَةً حُبْلٰى لَا يَلْزَمُ مِنْ تَدْبِيْرِهَا تَدْبِيْرُ مَنْ فِيْ بَطْنِهَا اَمَّا لَوْ مَاتَ الْمَوْلٰى فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِ الْمَوْلٰى كَانَ الْحَمْلُ حُرًّا وَّالْمُدَبَّرُ اِنْ اَبَقَ بَطَلَ تَدْبِيْرُهٗ وَالْمُدَبَّرُ رَقِيْقٌ فِيْ مُدَّةِ حَيَاةِ الْمَوْلٰى وَحُرٌّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَاِذَا كَانَ اَمَةً يَجُوْزُ وَطْيُهَا لِلْمُسْتَخْدَمِ لَهَا۔

مدبَّر کی فروخت یا ہبہ جائز نہیں اگر وہ حاملہ کنیز ہو تو اس کی تدبیر سے اسکے پیٹ کے بچے کی بھی تدبیر لازم نہیں۔ اگر مالک مرجائے اور اسکی موت کے بعد بچہ جنے تو وہ بچہ آزاد ہوگا اگر مدبَّر بھاگ جائے تو اس کیساتھ تدبیر کا عمل باطل ہو جائے گا۔ غلام آقا کی زندگی کے دوران غلام ہی ہوگا اور اس کے مالک کی وفات کے بعد آزاد ہوگا اور مدبَّر کنیز ہو تو اس سے جنسی رابطہ کرنا اور اس سے خدمت لینا جائز ہے۔

﴿۱۶﴾ بَابُ الْمُكَاتَبَةِ — مکاتب کا بیان

اَلْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يَقُوْلُ الْمَوْلٰى لَهٗ مَتٰى تُوْصِلْ اِلَيَّ مِائَةَ دِرْهَمٍ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ مَا قَدَّرَهُ الْمَوْلٰى وَقَبِلَهُ الرَّقِيْقُ فِيْ مُدَّةٍ مُّعَيَّنَةٍ اَوْ لَمْ يُعَيِّنْ مُدَّةً فَاَنْتَ حُرٌّ فَمَتٰى اَدَّاهُ صَارَ حُرًّا وَاَمَّا الْمُكَاتَبُ فَاِنْ كَانَ اَمَةً لَمْ يَجُزْ وَطْئُهَا اِنْ اَدَّتْ دِرْهَمًا لِاَنَّهَا تَصِيْرُ حُرَّةً بِقَدْرِ مَا تُؤَدِّيْ حَتّٰى قَبَّلَتْ اَدَاءَهٗ فَامْتَزَجَ فِيْهَا الْحُرِّيَّةُ وَالرِّقِيَّةُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ تَمَامُهَا رِقًّا لَمْ يَجُزْ وَطْئُهَا لِمَوْلَاهَا لِمَا فِيْهَا مِنَ الْحُرِّيَّةِ شَيْءٌ وَلَا نِكَاحُهَا لِمَا فِيْهَا مِنَ الرِّقِيَّةِ شَيْءٌ فَبَعْدَ اَدَاءِ تَمَامِ مَا فِيْ ذِمَّتِهَا يَجُوْزُ تَزَوُّجُهَا لِمَوْلَاهَا اَمَّا حِيْنَ تَمْتَزِجُ الْحُرِّيَّةُ وَالرِّقِيَّةُ فَيَجُوْزُ تَزَوُّجُهَا مِنْ غَيْرِ مَوْلَاهَا بِاِذْنِ مَوْلَاهَا۔

مکاتب وہ غلام جس سے اس کا مالک کہے کہ جب بھی تم مجھے سو درہم یا جو وہ مقرر کرے اس سے کم یا زیادہ ہو دیدو، تو تم آزاد ہو۔ غلام اسے معینہ مدت یا غیر معینہ مدت کیلئے قبول کرے پس جب بھی وہ یہ رقم ادا کرے وہ آزاد ہو جائیگا مکاتب اگر کنیز ہو اور وہ ایک درہم ادا کر دے تو اس کیساتھ جنسی تعلق جائز نہیں کیونکہ قبول کردہ میں اس رقم کی ادائیگی کیساتھ اسکا اتنا ہی حصہ آزاد ہو جاتا ہے۔ پس اس میں غلامی اور آزادی دونوں جمع ہوگئیں۔ چنانچہ جو مکمل کنیز نہ ہو اس کے مالک کو اس کیساتھ آزادی کی آمیزش کی وجہ سے وطی اور غلامی کی وجہ سے نکاح جائز نہیں۔ چنانچہ لونڈی کے ذمے پوری رقم کی ادائیگی کے بعد مالک کیلئے اس عورت سے نکاح جائز ہوگا۔ تاہم غلامی یا آزادی کی آمیزش کے دوران مالک کی اجازت کے ساتھ کسی اور سے نکاح جائز ہے۔

اَمَّا عَقْدُ الْمُكَاتَبَةِ فَاِنْ لَّمْ يُقَيِّدْ بِوَقْتٍ مُّعَيَّنٍ جَازَ اَدَاءُ مَا عَقَدَ عَلَيْهِ اِلٰى اٰخِرِ عُمْرِ الْمُكَاتَبِ وَاِنْ قَيَّدَ بِوَقْتٍ مُّعَيَّنٍ وَّلَمْ يُؤَدِّهٖ وَصَارَ عَاجِزًا فَلِلْمَوْلَى الْخِيَارُ فِيْ اِعَادَتِهٖ اِلَى الرِّقِّ وَلٰكِنْ يُّسْتَحَبُّ لِلْمَالِكِ مُكَاتَبَةُ مَمْلُوْكٍ يَّطْلُبُ الْمُكَاتَبَةَ وَيُكْرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ فِيْ عِوَضِ الْمُكَاتَبَةِ اَكْثَرَ مِنْ قِيْمَةِ الْمُكَاتَبِ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمَوْلٰى اِعَانَةُ الْمُكَاتَبِ مِنَ الصَّدَقَاتِ الْوَاجِبَةِ وَالْمُتَبَرَّعَةِ۔

عقد مکاتبہ کیلئے اگر مالک کوئی وقت معین نہ کرے تو مکاتب کی عمر کے آخر تک مقررہ رقم کی ادائیگی جائز ہے اور اگر مالک کوئی وقت معین کی قید لگائے اور مکاتب اسے ادا نہ کرے اور وہ اس سے قاصر رہے تو مالک کو اسے دوبارہ غلامی میں لینے کا اختیار ہے۔ لیکن مالک کیلئے مستحب ہے کہ مکاتبت کے طلبگار مملوک کیساتھ مکاتبہ کرنے کا معاملہ کرے لیکن اس کیلئے غلام یا کنیز کی قیمت سے زیادہ وصول کرنا مکروہ ہے۔ مالک کیلئے اپنے واجب یا مسنون صدقات سے اسکی مدد کرنا بھی مستحب ہے۔

ام ولد کا مسئلہ

اَمَّا الْاِسْتِيْلَادُ فَيَتَحَقَّقُ بِعُلُوْقِ الْاَمَةِ مِنْهُ وَهِيَ فِيْ مِلْكِهٖ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ فِيْ مِلْكِهٖ لَمْ تَصِرْ اُمَّ وَلَدِهٖ وَهِيَ لَا تَتَحَرَّرُ بِالْوِلَادَةِ وَلَا بِمَوْتِ مَوْلَاهَا بَلْ مِنْ نَصِيْبِ وَلَدِهَا وَفِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ صَارَتْ جَائِزَ الْبَيْعِ وَاِنْ تَبْقَ بَعْدَ اَبِيْهِ تَحَرَّرَتْ مِنَ الثُّلُثِ اِنْ اَوْصٰى لَهَا الْمَوْلٰى مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ اِنْ اَوْصٰى وَاِنْ لَّمْ يُوْصِ تَحَرَّرَتْ مِنْ قَرْنِ وَلَدِهٖ۔

اگر کنیز مالک سے اسکی ملکیت میں حاملہ ہوئی ہو تو اس کا ام ولد ہونا ثابت ہوگا۔ اگر اسکی ملکیت میں (حاملہ) نہ ہوئی ہو تو ام ولد نہیں اور بچے کی ولادت یا اسکی موت سے نہیں بلکہ وہ اپنے بچے کے حصے میں آزاد ہوگی اور اسکے والد کی زندگی میں وہ قابل فروخت ہوگی۔ اگر وہ اسکے والد کے بعد بھی زندہ رہی تو وہ بیٹے کی وراثت یا اس کیلئے مالک کی وصیت کردہ ایک تہائی مال سے آزاد ہو جائیگی۔ اگر کوئی وصیت نہ ہو تو اپنے بیٹے کی وراثت سے آزاد ہو جائے گی۔

سرپرستی کا مسئلہ

وَاَمَّا الْوِلَايَةُ عَلَى الْمُعْتَقِ وَالْمُكَاتَبِ وَالْمُدَبَّرِ وَاُمِّ الْوَلَدِ لِمَوْلَاهُمْ وَوَلَاءُ الْمَوْلٰى بَعْدَ اَبِيْهِمْ۔

معتق، مکاتب، مدبر اور ام ولد کی سرپرستی ان کے باپ کے بعد ان کے آقاؤں اور آقاؤں کی اولاد کو حاصل ہوتی ہے۔

﴿۱۷﴾ بَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ وَالْعُهُوْدِ

قسم، نذور اور وعدوں کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَلَّ ثَنَاؤُهٗ: لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (۱)

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: ”اللہ تم سے لغو قسموں کی گرفت نہیں فرماتا بلکہ قسموں کی صورت میں جو عقد باندھتے ہیں ان کی گرفت فرماتا ہے پس اس قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو درمیانے درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے پہنانا ہے یا غلام کو آزاد کرنا ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو تین دن روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جو تم کھاتے ہو۔ اور اپنی قسموں کو پورا کرو۔ اللہ اپنی نشانیاں اسی طرح بیان کرتا ہے امید ہے کہ تم شکر گزار بنو۔“

اَمَّا الْكِسْوَةُ فَاَقَلُّهَا قَمِیْصٌ وَاَكْثَرُهَا ثَوْبٌ یَدْفَعُ الْبَرْدَ۔

کپڑا پہنانے کی صورت میں کم از کم ایک قمیص اور زیادہ سے زیادہ سردی کو روکنے والا کوئی کپڑا ہے۔

اقسام یمین

اَمَّا الْیَمِیْنُ فَعَلٰی نَوْعَیْنِ مُنْعَقِدَةٌ وَ غَیْرُ مُنْعَقِدَةٍ

قسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) منعقدہ۔ (۲) غیر منعقدہ۔

یمین منعقدہ

فَالْمُنْعَقِدَةُ اَنْ یُّعَقِّدَ الْیَمِیْنَ فِیْ قَلْبِهٖ عَلٰۤی اَمْرٍ مُّمْكِنٍ مَّقْدُوْرٍ لَّهٗ فِعْلُهٗ وَ تَرْكُهٗ فِی الْحَالِ اَوِ الْاِسْتِقْبَالِ وَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ اَوِ التَّرْكُ مُخَالِفًا لِلشَّرِیْعَةِ

”یمین منعقدہ“ وہ ہے کہ جو اپنے دل میں کسی ایسے امر کے بارے میں کھائی جائے جو اس کے لئے ماضی یا مستقبل میں بجالانا یا ترک کرنا ممکن ہو اور اس کام کا کرنا یا ترک کرنا شریعت کے خلاف نہ ہو۔

(۱) سورۃ المائدہ آیت ۸۹

قسم کے الفاظ

وَ كَانَتْ بِهٰذِهِ الصِّيَغِ بِاللّٰهِ اَوْ تَاللّٰهِ اَوْ وَاللّٰهِ اَوْ هَيْمُ اللّٰهِ اَوْ اَيْمُ اللّٰهِ اَوْ لَعَمْرُ اللّٰهِ اَوْ بِحَقِّ اللّٰهِ اَوْ بِحَقِّ الرَّحْمٰنِ اَوْ بِحَقِّ الرَّحِيْمِ اَوْ بِاسْمٍ اٰخَرَ مِنْ اَسْمَائِهٖ اَوْ بِصِفَةٍ مِّنْ صِفَاتِهٖ كَجَلَالِهٖ اَوْ عَظَمَتِهٖ اَوْ كِبْرِيَائِهٖ اَوْ بِشَيْءٍ يَّلْزَمُ مِنْ تَعْظِيْمِهٖ تَعْظِيْمُ اللّٰهِ كَالنَّبِيِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالْكَعْبَةِ اَوْ يَقُوْلُ يَمِيْنُ اللّٰهِ اَوْ يَمِيْنًا بِاللّٰهِ اَوْ اَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَوْ اُقْسِمُ بِاللّٰهِ اَوْ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَوْ مِيْثَاقُ اللّٰهِ اَوْ عَهْدُ اللّٰهِ اَوْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اَوْ بِكَلَامِ اللّٰهِ اَوْ بِالْقُرْاٰنِ وَفِيْ تَغْلِيْظِهَا يَقُوْلُ اَنَا بَرِيْءٌ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَرِيْءٌ مِّنِّيْ وَ اَنَا بَرِيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ مِنَ الْاِسْلَامِ اَوْ يَقُوْلُ اَنَا كَافِرٌ اَوْ عَابِدُ الصَّنَمِ اَوْ مَجُوْسِيٌّ اَوْ يَهُوْدِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ فَاِنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا وَاِنْ لَّمْ يَفِ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ كَمَا ذَكَرْتُهُ مِنْ قَبْلُ وَالتَّوْبَةُ عَمَّا حَنِثَ فِيْهِ۔

یہ قسم ان الفاظ میں کھائی جائے باللہ، تاللہ، یا واللہ، یا ھیم اللہ، یا ایم اللہ، یا لعمر اللہ، یا بحق اللہ، یا بحق الرحمن، یا بحق رحیم یا اللہ کے دیگر ناموں یا صفات میں سے کسی کی قسم کھائے مثلاً اس کے جلال یا اس کی عظمت یا بزرگی یا ایسی چیز کی قسم کھائے جس کی تعظیم سے اللہ کی تعظیم لازم آتا ہو۔ مثلاً نبی، فرشتوں، کتابوں، کعبہ کی قسم کھائے یا یوں کہے۔ یمین اللہ، یا یمین باللہ، یا احلف باللہ، یا اقسم باللہ، یا اشھد باللہ یا میثاق اللہ یا عھد اللہ یا کتاب اللہ یا بکلام اللہ یا اقسم بالقرآن۔ یا نگینی کی صورت کرنا مقصود ہو مثلاً "میں اللہ سے بیزار ہوں" یا "اللہ مجھ سے بیزار ہو" یا "میں قرآن سے بیزار ہوں" یا "میں نبیؐ سے بیزار ہوں" یا "میں اسلام سے بیزار ہوں" یا یوں کہے کہ میں کافر ہوں، بت پرست ہوں یا آتش پرست ہوں یا یہودی ہوں یا نصرانی ہوں اگر اس نے اپنی قسم پوری کی تو اللہ اس کی جزا دے گا اور اگر اس نے قسم کو پورا نہ کیا تو اس پر کفارہ ہوگا۔ جس طرح پہلے اس کا ذکر کر چکا ہوں اور قسم توڑنے سے توبہ لازم ہے۔

یمین غیر منعقدہ

وَ غَيْرُ الْمُنْعَقِدَةِ وَ هِيَ عَلٰى نَوْعَيْنِ حَرَامٌ وَّمَكْرُوْهٌ فَالْحَرَامُ فَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَهِيَ اَنْ يَّحْلِفَ عَلٰى اَمْرٍ مِّنَ الْاُمُوْرِ الْمَاضِيَةِ كَاذِبًا اَمَّا الْمَكْرُوْهُ فَالْيَمِيْنُ بِاللَّغْوِ وَاللَّغْوُ اَنْ يَّقُوْلَ فِي الْمُحَاكَاتِ بِلَا ضَرُوْرَةٍ لَّا وَاللّٰهِ اَوْ اِيْ وَاللّٰهِ اَوْ يَحْلِفَ بِالظَّنِّ عَلٰى شَيْءٍ يَزْعُمُ اَنَّهٗ وَاقِعٌ وَّلَيْسَ بِوَاقِعٍ فَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمَاضِيْ اِنْ طَابَقَ الْوَاقِعَ كَانَ بَرًّا وَاِنْ لَّمْ يُطَابِقِ الْوَاقِعَ كَانَ غَمُوْسًا۔

غیر منعقدہ قسم کی دو قسمیں ہیں: (۱) حرام، (۲) مکروہ حرام قسم: یمین غموس حرام ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات کی قسم کھائی جائے جو جھوٹی ہو۔ مکروہ قسم: یمین لغو مکروہ ہے یمین لغو یہ ہے کہ حکایات بیان کرتے وقت بلا ضرورت یوں قسم کھائے لا واللہ یا ای واللہ یا ایسی بات کی قسم کھائے جس کے ہونے کا گمان ہو لیکن وہ واقع نہ ہو۔ پس زمانہ ماضی پر کھائی جانے والی قسم اگر واقع کے مطابق ہو تو نیکی ہے اور اگر واقع کے مطابق نہیں ہے تو یہ یمین غموس (جھوٹی) ہے۔

غیر مؤثر قسمیں

وَیَمِیْنُ الْمُکْرَهِ لَغْوٌ وَّکَذَا الْمَجْنُوْنِ وَالصَّبِیِّ وَزَائِلِ الْعَقْلِ بِالْمُسْکِرِ اَوِ الْمُجْنِیِ اَوِ الْمُرْقِدِ وَالْحَالِفُ بِاللّٰهِ لِیُنْجِیَ مُؤْمِنًا مِّنْ وَّرَطَةٍ مُّهْلِکَةٍ اَوْ مَضَرَّةٍ اَوْ مِنْ ظَالِمٍ وَّاِنْ لَّمْ یَکُنْ مُطَابِقًا لِلْوَاقِعِ لَا یَتَرَتَّبُ عَلَیْهِ اِلَّا النَّجَاةُ قُبِلَ الدَّرَجَاتُ

مجبور شخص کی قسم لغو ہے اور اسی طرح دیوانے، بچے اور نشہ، بے ہوشی اور خواب آور اشیاء کی وجہ سے زائل العقل شخص کی قسم بھی لغو ہے۔ ایسی قسم کھانا جس سے کسی مومن کو تباہ کن موقع یا نقصان یا کسی ظالم سے نجات ملے اور اگر چہ واقع کے مطابق نہ بھی ہو ایسی قسم کے کھانے والے کو نجات ملتی ہے بلکہ درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

نذر کا مسئلہ

وَاَمَّا النَّذْرُ فَهُوَ عَلٰی نَوْعَیْنِ مَرْضِیٌّ وَّغَیْرُ مَرْضِیٍّ وَالْمَرْضِیُّ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ بِرًّا اَوْ شُکْرًا اَوْ زَجْرًا اَوْ تَمَرُّعًا وَغَیْرُ الْمَرْضِیِّ عَلٰی نَوْعَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ مُحَرَّمًا اَوْ مَکْرُوْهًا۔

نذر کی دو قسمیں ہیں: (۱) پسندیدہ، (۲) ناپسندیدہ۔ پسندیدہ نذر کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) نیکی کیلئے ہو، (۲) شکر کیلئے ہو (۳) تنبیہ کے لئے ہو، (۴) یا احسان کے طور پر ہو۔ ناپسندیدہ نذر کی دو قسمیں ہیں: (۱) حرام (۲) مکروہ۔

واجب نذر

وَالنَّذْرُ وَالْعَهْدُ یَجِبُ عَلَیْهِ اَنْ یُّوْفِیَ بِمَا عَاهَدَ اَوْ نَذَرَ وَاِنْ لَّمْ یَقَعْ لِمَانِعٍ کَالضُّعْفِ اَوِ الْعَجْزِ اَوْ اَنْ یَّفُوْتَ وَقْتُهُ لِمَصْلَحَةٍ اَنْفَعَ فَحَنِثَ فَعَلَیْهِ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ۔ وَالنَّذْرُ شَیْءٌ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اللّٰهِ وَلَا حَاجَةَ فِیْهِ اِلٰی تَلَفُّظٍ وَلَوْ تَلَفَّظَ اَوْ کَتَبَ فَصِیْغَةُ النَّذْرِ هٰذِهِ فِی الْبِرِّ اِنْ رُزِقْتُ وَلَدًا فَلِلّٰهِ عَلَیَّ کَذَا اَوْ فِی الشُّکْرِ اِنْ بَرِئَ الْمَرِیْضُ فَلِلّٰهِ عَلَیَّ کَذَا وَفِی الزَّجْرِ لِنَفْسِهٖ اِنْ فَعَلْتُ مُحَرَّمًا فَلِلّٰهِ عَلَیَّ کَذَا وَفِی التَّبَرُّعِ لِلّٰهِ عَلَیَّ کَذَا۔

نذر ماننے اور عہد کی صورت میں اس وعدہ یا نذر کو پورا کرنا اس پر واجب ہے۔ اگر اسے کمزوری، عاجزی، کسی فائدہ مند مصلحت جیسی کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اس کا وقت گزر جائے تو وہ حانث ہے اور اس پر قسم توڑنے کا کفارہ واجب ہے۔ نذر بندہ اور اللہ کے آپس کا معاملہ ہے اس لئے اس میں کوئی تلفظ ضروری نہیں۔ اگر وہ تلفظ کرے یا لکھے تو نیکی کیلئے یوں نذر کرے "اگر مجھے بیٹا عطا ہو تو اللہ کی خوشنودی کیلئے مجھ پر فلاں کرنا لازم ہوگا" شکر کیلئے "اگر مریض ٹھیک ہو جائے تو مجھ پر اللہ کی خوشنودی کیلئے فلاں کام لازم ہوگا" تنبیہ کیلئے "اگر میں نے حرام کام کیا تو مجھ پر اللہ کی خوشنودی کیلئے فلاں کام لازم ہوگا" احسان کیلئے "مجھ پر اللہ کیلئے یوں لازم ہوگا"۔

حرام نذر

وَاَمَّا النَّذْرُ الْمُحَرَّمُ فَفِی الْمُحَرَّمَاتِ کَالْقَتْلِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اَوِ الزِّنَا اَوْ شُرْبِ الْخَمْرِ اَوِ الظُّلْمِ عَلٰی مُؤْمِنٍ اَوْ غَیْرِهَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ فَلَیْسَ عَلٰی نَاذِرِهَا اِلَّا التَّوْبَةُ وَالرُّجُوْعُ عَمَّا اَمَرَ کُمُ الشَّیْطَانُ

حرام کاموں میں نذر ماننا حرام ہے مثلاً ناحق قتل کرنے کی نذر، زنا کی نذر، شراب نوشی یا کسی مومن پر ظلم کی نذر اور حرام کاریوں کی دیگر مثالیں ایسی نذر ماننے والے پر سوائے توبہ کرنے اور شیطانی حکم سے باز رہنے کے علاوہ کوئی چیز واجب نہیں۔

مکروہ نذر

وَاَمَّا الْمَکْرُوْهُ فَفِیْ مَا لَا یَعْنِیْهِ کَالسَّفَرِ اِلٰی بَلَدٍ لِلتَّفَرُّجِ اَوْ اِلٰی مَیْدَانٍ اَوْ بُسْتَانٍ لَا طَائِلَ تَحْتَهُ اِلَّا تَضْیِیْعُ الْاَوْقَاتِ وَقَسَاوَةُ الْقَلْبِ وَیَجُوْزُ لِمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَالِهٖ وَخَافَ مِنْ مَّشَقَّةِ الْاِفْلَاسِ اَنْ یُّقَوِّمَ مَالَهٗ وَمَا فِیْ مِلْکِهٖ وَیَتَصَدَّقَ بِالتَّدْرِیْجِ لِیُوْفِیَ مَا نَذَرَ وَلَمْ یَتَضَرَّرْ۔

مکروہ نذر یہ ہے کہ شرعاً غیر ممنوع امور میں نذر مانی جائے مثلاً سیر وتفریح کیلئے کسی شہر یا میدان یا باغ میں جانے کی نذر جہاں جانے سے وقت کا ضیاع اور دل کی سختی کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ جو اپنے تمام اموال کی نذر مان لے اور اسے تنگدستی کی تکلیف کا خوف ہو تو جائز ہے کہ وہ مال اور ملکیت کی اشیاء کی قیمت لگائے اور آہستہ آہستہ صدقہ کرے تاکہ نذر بھی پوری ہو اور اس کو کوئی نقصان بھی نہ ہو۔

عہد کا مسئلہ

وَاَمَّا الْعَهْدُ فَکَالْیَمِیْنِ وَصِیْغَتُهٗ اَنْ یَّقُوْلَ عَاهَدْتُّ اللّٰهَ اَوْ عَلَیَّ عَهْدُ اللّٰهِ اَنَّهٗ مَتٰی کَانَ کَذَا فَعَلَیَّ کَذَا فَیَلْزَمُ کَالْیَمِیْنِ وَاِنْ لَّمْ یَتَیَسَّرْ وَحَنِثَ فَعَلَیْهِ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ۔

وعدہ بھی قسم کی طرح ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”میں اللہ سے عہد کرتا ہوں یا اللہ سے وعدہ ہے کہ جب ایسا ہو تو فلاں کام مجھ پر لازم ہوگا“۔ پس یمین کی طرح اس پر وہ نذر لازم ہوگی اگر وہ نہ کر سکے اور حانث ہو جائے تو یمین کی طرح کفارہ لازم ہے۔

فَمَنْ نَذَرَ فَرَسًا اَوْ اِبِلًا هَدْیًا اِلَی الْبَیْتِ اللّٰهِ جَازَ اَنْ یَّبِیْعَهٗ وَیَصْرِفَ ثَمَنَهٗ فِیْ مَؤُوْنَةِ الْحَاجِّ وَلِکُلِّ مَشْهَدٍ مِنَ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّکِ بِهٖ کَذَا یَصْرِفُ فِیْ مَؤُوْنَةِ الزَّائِرِیْنَ لَهَا۔

اگر کوئی اللہ کے گھر کیلئے گھوڑا یا اونٹ کی نذر مانے تو اس کو فروخت کرنا اور حجاج کے اخراجات میں اس کی قیمت صرف کرنا جائز ہے۔ متبرک مزاروں کیلئے بھی اسی طرح نذر کی قیمت زائرین کے اخراجات میں صرف کرنا جائز ہے۔

❁❁❁❁❁

{۱۸} بَابُ الْحُدُوْدِ — حدود کا بیان

كُلُّ ذَنْبٍ لَّهُ عُقُوْبَةٌ مُّقَدَّرَةٌ فِي الشَّرْعِ يُسَمّٰى حَدًّا وَّ مَا لَيْسَ لَهُ مِقْدَارٌ مُّعَيَّنٌ فِي الْعُقُوْبَةِ يُسَمّٰى تَعْزِيْرًا وَالْغَرَضُ مِنْهُ اِطْفَاءُ نِيْرَانِ الْقَبَائِحِ الْمُنْتِجَةِ لِلْفَوَاحِشِ فَكُلُّ ذَنْبٍ يَتَعَدّٰى يَنْبَغِيْ اَنَّ الْعُقُوْبَةَ فِيْهِ اَقْوٰى۔

شریعت مطہرہ میں ہر گناہ کیلئے جو سزا مقرر ہے اسے حد کہا جاتا ہے اور جس جرم کی کوئی سزا معین نہ ہو اسے تعزیر کہا جاتا ہے حد یا تعزیر کا مقصد فحاشی کا نتیجہ دینے والی حیا سوز بھڑکتی آگ کو بجھا دینا ہے پس ہر وہ گناہ جو دوسروں تک پہنچتا ہو اس کی سزا سخت ترین ہونا لازم ہے۔

حد زنا

اَمَّا حَدُّ الزِّنَا فَعَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ الْمُحْصِنِ الرَّجْمُ وَعَلٰى غَيْرِ الْمُحْصِنِ مِائَةُ جَلْدَةٍ وَّ تَغْرِيْبُ سَنَةٍ اِنْ كَانَ رَجُلًا وَّاِنْ كَانَتِ امْرَأَةً فَمِائَةُ جَلْدَةٍ بِلَا تَغْرِيْبٍ وَّلَا جَزٍّ۔

آزاد، بالغ عقلمند اور شادی شدہ کی سزا سنگساری ہے اور غیر شادی شدہ زانی کی حد سو کوڑے مارنا داڑھی کھینچنا اور ایک سال کیلئے جلاوطن کرنا ہے بشرطیکہ وہ مرد ہو اگر عورت ہو تو صرف سو کوڑے ہیں جبڑا کھینچنے اور جلاوطنی کی سزا نہیں ہوگی۔

اَمَّا مُوْجِبُ الْحَدِّ فَهُوَ اِيْلَاجُ الْاِنْسَانِ ذَكَرَهُ فِيْ فَرْجِ امْرَأَةٍ بِلَا عَقْدٍ وَّلَا مِلْكٍ وَّلَا شُبْهَةٍ وَّغِيْبُوْبَةُ حَشَفَتِهٖ فِيْ فَرْجِهَا وَ هُوَ عَالِمٌ بِالتَّحْرِيْمِ۔

حد واجب تب ہوتی ہے جب کوئی شخص نکاح، ملکیت یا شبہ کے بغیر اپنا آلہ تناسل کا سرا کسی عورت کی شرم گاہ میں داخل کرے۔ آلہ تناسل کا سرا محل انتفاع میں چھپ جانا ہے اور وہ شخص اس کام کے حرام ہونے کا علم رکھتا ہو۔

زنا کیسے ثابت ہو؟

وَيَثْبُتُ الزِّنَا بِالْبَيِّنَةِ اَوِ الْاِقْرَارِ فَالْبَيِّنَةُ لَابُدَّ فِيْهَا مِنْ اَرْبَعَةِ شُهُوْدٍ عُدُوْلٍ يَّشْهَدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِاَنَّهٗ رَاٰى ذَكَرَهٗ فِيْ فَرْجِهَا كَالْمِيْلِ فِي الْمُكْحُلَةِ۔ وَهٰذِهِ الرُّؤْيَةُ فِيْ غَايَةِ الصُّعُوْبَةِ هُوَ مَعَ هٰذَا يَجِبُ عَلَى الْحَاكِمِ تَزْكِيَةُ الشُّهُوْدِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً۔

زنا گواہی یا اقرار سے ثابت ہوگا۔ گواہی کیلئے چار عادل گواہ ضروری ہیں، ان میں سے ہر کوئی مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں سرمہ دانی میں سلائی کی طرح دیکھنے کی گواہی دے۔ یوں دیکھنا انتہائی مشکل ہے، باوجود یکہ حاکم پر گواہوں کی علانیہ اور خفیہ نیک کرداری کی تحقیقات واجب ہے۔

اقرار کی شرائط

وَالْاِقْرَارُ يُشْتَرَطُ فِيْهِ بُلُوْغُ الْمُقِرِّ وَعَقْلُهُ وَحُرِّيَّتُهُ وَاَنْ يُّكَرِّرَ الْاِقْرَارَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ اَرْبَعَةِ مَجَالِسَ فَلَوْ اَقَرَّ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعٍ لَمْ يَجِبِ الرَّجْمُ وَوَجَبَ التَّعْزِيْرُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَوْ حُمِلَتِ امْرَأَةٌ وَلَا بَعْلَ لَهَا ظَاهِرٌ اَلَمْ تُحَدَّ اِنْ لَّمْ تُقِرَّ بِالزِّنَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

اقرار کیلئے شرط ہے کہ اقرار کرنے والا بالغ ہو، عقلمند ہو، آزاد ہو اور اپنے اقرار کو چار مرتبہ چار مجالس میں دہرائے۔ اگر چار سے کم مجالس میں اقرار کرے تو سنگساری کی سزا ساقط ہو جائے گی اور سو کوڑے کی تعزیر واجب ہوگی۔ اگر کوئی عورت حاملہ ہو جائے اور بظاہر اس کا کوئی شوہر نہ ہو تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی بشرطیکہ وہ چار مرتبہ زنا کا اقرار نہ کرے۔

وَتَعْزِيْرُ الرَّقِيْقِ خَمْسُوْنَ جَلْدَةً بِلَا جَرٍّ وَّلَا تَغْرِيْبٍ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى مُحْصِنًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مُحْصِنٍ وَلَوْ تَكَرَّرَ الزِّنَا مِنَ الْحُرِّ وَاُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ مَرَّتَيْنِ قُتِلَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ كَمَا رَنَا لِلْاِمَامِ وَلَوْ تَكَرَّرَ الزِّنَا مِنَ الْمَمْلُوْكِ وَحُدَّ مِرَارًا قُتِلَ فِي الثَّامِنَةِ اَوِ التَّاسِعَةِ بِرَأْيِ الْاِمَامِ۔

غلام کی تعزیر پچاس کوڑے ہیں جبڑا کھینچنا اور جلاوطنی نہیں، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اگر آزاد شخص سے بار بار زنا سرزد ہو جائے اور اس پر دو دفعہ حد بھی جاری کی گئی ہو تو اس کو تیسری یا چوتھی دفعہ امام کی رائے کے مطابق قتل کر دیا جائیگا۔ اگر مملوک سے بار بار زنا سرزد ہو اور اس پر متعدد بار حد جاری کی جا چکی ہو تو امام کی رائے کے مطابق اس کو آٹھویں یا نویں دفعہ قتل کر دیا جائے گا۔

حاملہ خاتون پر حد کیسے جاری ہو؟

وَلَا تُحَدُّ الْحَامِلُ اِلَّا بَعْدَ وَضْعِ الْحَمْلِ وَالْخُرُوْجِ مِنْ نِفَاسِهَا وَاِنْ لَّمْ تُوْجَدْ مُرْضِعَةٌ لِوَلَدِهَا فَيُؤَخَّرُ اِلٰى تَكْمِيْلِ الْاِرْضَاعِ۔

حاملہ عورت پر بچے کی ولادت اور اس کے نفاس سے پاک ہونے پر حد جاری ہوگی۔ اگر اسکے بچے کیلئے کوئی دودھ پلانے والی نہ ملے تو رضاعت کی مدت تکمیل تک حد مؤخر ہوگی

وَاَمَّا الْجَمْعُ بَيْنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ فَيَنُوْطُ اِلٰى مَصْلَحَةِ الْاِمَامِ۔

ایک ہی شخص پر کوڑا مارنا اور سنگساری کی سزاؤں کا یکجا کرنا امام کی مصلحت پر موقوف ہے۔

زانی مریض پر حد کیسے جاری ہو؟

وَاَمَّا الْمَرِيْضُ فَاِنْ ثَبَتَتْ عَلَيْهِ الرَّجْمُ جُمِعَ اِنْ ثَبَتَتْ عَلَيْهِ التَّعْزِيْرُ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَخَّرَ حَتّٰى يَصِحَّ وَاِنِ اقْتَضَتِ الْمَصْلَحَةُ تَعْجِيْلَ الْحَدِّ ضُرِبَ بِالضِّغْثِ الَّذِيْ يَشْتَمِلُ عَلٰى عَدَدِ

مریض پر اگر سنگساری ثابت ہو جائے تو سنگسار کر دیا جائے اور اگر تعزیر ثابت ہو تو اس کی تندرستی تک مؤخر کرنا چاہئے۔ اگر مصلحت کا تقاضا یہ ہو کہ اس پر حد میں جلدی کی جائے تو حد کی تعداد کی چھڑیوں پر مشتمل کوڑوں کا گچھا مارا جائیگا۔ یعنی

حَدِّهٖ اَیِ الضِّغْثِ الَّذِیْ یَشْتَمِلُ عَلٰی فُرُوْعٍ اِنْ کَانَتِ الْفُرُوْعُ مِائَةً فَکَفٰی مَرَّةً وَاِنْ کَانَتْ خَمْسِیْنَ فَمَرَّتَیْنِ وَلَا یَلْزَمُ اَنْ یَّصِلَ اِلَیْهِ کُلُّ شِمْرَاخٍ اَیْ رَأْسُ کُلِّ فَرْعٍ

ایسا گچھا جس میں باریک چھڑیاں ہوں اگر تعداد سو ہوں تو ایک دفعہ مارنا کافی ہے اور اگر چھڑیوں کی تعداد پچاس ہوں تو دو دفعہ مارنا چاہیے اور اس صورت میں ضروری نہیں کہ ہر چھڑی کا سرا مریض کو لگے۔

حد کا اجراء کب، کہاں اور کیسے؟

وَیَنْبَغِیْ اَنَّ اِقَامَةَ التَّعْزِیْرِ لَا یَکُوْنُ فِی الْبَرْدِ الشَّدِیْدِ وَلَا فِی الْحَرِّ الشَّدِیْدِ وَاِنْ لَّمْ یَحْتَمِلِ التَّاخِیْرَ فَفِی الصَّیْفِ یَلِیْقُ فِیْ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَفِی الشِّتَاءِ فِیْ وَسْطِ النَّهَارِ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّقَامَ الْحَدُّ فِیْ اَرْضِ الْاَعْدَاءِ۔ وَمَنِ الْتَجَأَ اِلَی الْحَرَمِ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّضَیَّقَ عَلَیْهِ فِی الطَّعَامِ وَالْمَاءِ لِیَخْرُجَ فَیُقَامَ عَلَیْهِ الْحَدُّ اَمَّا مَنِ ارْتَکَبَ مَعْصِیَةً فِی الْحَرَمِ فَیُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ وَالتَّعْزِیْرُ فِی الْحَرَمِ وَلَا حَاجَةَ اِلٰی خُرُوْجِهٖ مِنَ الْحَرَمِ لِاِقَامَةِ الْحَدِّ وَیَجِبُ عَلَی الْحَاکِمِ اِقَامَةُ حُدُوْدِ اللّٰهِ بِعِلْمِهٖ کَحَدِّ الزِّنَا۔

حد جاری کرنے میں مناسب ہے کہ زیادہ سردی نہ ہو اور نہ ہی زیادہ گرمی اور اگر تعزیر تاخیر کا امکان نہ ہو تو گرمیوں میں صبح وشام اور سردیوں میں دن کا درمیانی وقت مناسب ہے دشمنوں کی سرزمین پر حد جاری کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی حرم میں پناہ لے تو اس کیلئے کھانے اور پانی کی تنگی پیدا کرنا جائز ہے تاکہ وہ باہر نکلے اور اس پر حد جاری ہو۔ تاہم اگر کوئی حرم پاک میں کسی (قابل تعزیر) گناہ کا ارتکاب کرے تو اس پر حرم میں ہی حد یا تعزیر جاری کی جائیگی اور حد کے اجراء کیلئے اس کا حرم سے باہر نکلنا ضروری نہیں۔ حاکم وقت پر لازم ہے کہ زنا کی حد کی طرح دوسری حدود اللہ کو بھی اپنے علم سے جاری کریں۔

وَاَمَّا الْحُقُوْقُ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَقِفُ عَلٰی مُطَالَبَةِ الْاِقَامَةِ فِی الْحُدُوْدِ وَالتَّعْزِیْرَاتِ وَمَنْ وَّجَدَ مَعَ زَوْجَتِهٖ رَجُلًا یَزْنِیْ بِهَا فَلَهٗ قَتْلُهُمَا وَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ عِنْدَ اللّٰهِ وَفِی الظَّاهِرِ اِنْ لَّمْ یُصَدِّقْهُ وَلِیُّهُمَا وَلَا بَیِّنَةَ لَهٗ عَلَیْهِ الْقَوَدُ۔

مسلمانوں کے حقوق ان کے حدود اور تعزیرات کے مطالبے پر موقوف ہیں۔ اگر کوئی اپنی بیوی کیساتھ کسی کو زنا کرتے پائے تو اس کیلئے دونوں کا قتل جائز ہے اور اللہ کے ہاں اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بظاہر انکے سرپرست اسکی تائید نہ کریں اور اگر اسکے پاس کوئی گواہی نہ ہو تو اس پر قصاص لازم ہوگا۔

وَالزِّنَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَیْلًا کَانَ اَوْ نَهَارًا اَوْ فِی الْاَزْمِنَةِ الْمُتَبَرَّکَةِ وَالْاَمْکِنَةِ الْمُتَبَرَّکَةِ کَانَ اَقْبَحُ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّعَاقَبَ اَکْثَرَ مِنَ الزِّنَا فِیْ غَیْرِهَا۔

رمضان میں زنا کرنا دن ہو یا رات اسی طرح بابرکت زمانوں اور بابرکت مقامات پر زنا کاری انتہائی قبیح فعل ہے پس ایسی صورت میں مناسب ہے کہ دیگر زمانوں میں زنا کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے۔

لواطہ کی حرمت اور اس کی حد

اَمَّا اللِّوَاطَةُ فَوَجَبَ الْقَتْلُ عَلَى الْفَاعِلِ وَ الْمَفْعُوْلِ مَعَ بُلُوْغِهِمَا وَعَقْلِهِمَا وَلَوْ لَاطَ بَالِغٌ عَاقِلٌ اَوْ صَبِيٌّ بِصَبِيٍّ اَوْ مَجْنُوْنٍ فَعَلَى الْعَاقِلِ الْبَالِغِ الْقَتْلُ وَعَلَى الصَّبِيِّ التَّادِيْبُ وَلَيْسَ عَلَى الْمَجْنُوْنِ حَدٌّ فَاعِلًا كَانَ اَوْ مَفْعُوْلًا وَفِيْ هٰذَا الْحَدِّ يَتَسَاوَى الْحُرُّ وَ الْعَبْدُ وَ الْمُسْلِمُ وَ الْكَافِرُ وَ الْمُحْصِنُ وَغَيْرُهُ وَلَوْ لَاطَ مُتَغَلِّبٌ بِعَبْدٍ اَوْ بِمَنْ فِيْ حُكْمِهِ بِالْاَسْرِ فَلَيْسَ عَلَى الْمُكْرَهِ شَيْءٌ۔

لواطہ کرنیوالا اور مفعول دونوں اگر بالغ اور عاقل ہوں تو قتل کر دینا واجب ہے۔ اگر کوئی بالغ، عاقل یا بچہ کسی بچے یا مجنون کے ساتھ بدفعلی کرے تو عاقل و بالغ کو قتل کرنا اور بچے کیساتھ تادیبی کارروائی واجب ہے جبکہ مجنون پر کوئی چیز عائد نہیں ہوگی چاہے وہ فاعل ہو یا مفعول۔ اس حد میں آزاد، غلام، مسلمان، کافر اور شادی شدہ اور غیر شادی شدہ برابر ہیں۔ اگر کوئی طاقت والا غلام یا اسکے کسی محکوم سے زبردستی بدفعلی کرے تو جس کو مجبور کیا جائے اس پر کوئی چیز عائد نہیں ہوگی۔

لواطہ، امام کا اختیار

وَيَتَخَيَّرُ الْاِمَامُ فِيْ قَتْلِ مَنْ لَاطَ اَوْ لِيْطَ بِهٖ بَيْنَ قَتْلِهِمَا بِالسَّيْفِ اَوْ رَمْيِهِمَا مِنْ مَكَانٍ عَالٍ كَشَاهِقٍ وَغَيْرِهٖ اَوْ رَجْمِهِمَا اَوْ اِسْقَاطِ جِدَارٍ عَلَيْهِمَا اَوْ حَرْقِهِمَا بِالنَّارِ۔

لواطہ کے فاعل و مفعول کے قتل میں امام کو (۱) تلوار سے (۲) کسی اونچے مقام مثلاً پہاڑ سے دونوں کو گرا کر (۳) دونوں کو سنگسار کرکے (۴) یا دونوں پر دیوار گرا کر (۵) دونوں کو آگ میں جلا کر قتل کرنے میں اختیار حاصل ہے۔

ثبوت کیسے ہو؟

وَثُبُوْتُ اللِّوَاطَةِ كَثُبُوْتِ الزِّنَا اِمَّا بِشَهَادَةِ اَرْبَعَةٍ اَوْ بِالْاِقْرَارِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ اَرْبَعَةِ مَجَالِسَ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الزِّنَا وَاللِّوَاطَةِ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّحْكُمَ الْحَاكِمُ بِعِلْمِهٖ فِي الصُّوْرَتَيْنِ۔

لواطہ کا ثبوت زنا کی طرح چار گواہی سے یا چار مجالس میں چار مرتبہ اقرار سے ہوگا۔ زنا اور لواطہ کے معاملے میں عورت کی گواہی قابل قبول نہیں۔ زنا اور لواطہ دونوں صورتوں میں امام کو اپنے علم سے حکم جاری کرنا جائز ہے۔

وَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ عَلَيْهِ لَا بَعْدَهَا يَسْقُطُ الْحَدُّ عَنْهُ اِذَا كَانَتِ التَّوْبَةُ حَقِيْقِيَّةً وَتُعْرَفُ عَلَامَتُهَا بِالنَّدَامَةِ وَالْخُضُوْعِ وَ الْخُشُوْعِ وَ تَبْدِيْلِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَفْعَالِ۔ وَ الرَّغْبَةِ فِيْ مُصَاحَبَةِ الْاَخْيَارِ وَمُجَانَبَةِ الْفُجَّارِ وَ الثَّبَاتِ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

جو شخص اپنے خلاف گواہی قائم ہونے سے پہلے، بعد میں نہیں اگر توبہ کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی بشرطیکہ اسکی توبہ حقیقی ہو۔ اس کی علامتیں یہ ہیں پشیمان ہونا، عاجزی کرنا، خشوع کرنا، اپنے اخلاق و افعال میں تبدیلی لانا۔ نیکوکاروں کے ساتھ رہنا، برے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا توبہ اور اچھے اعمال کی بجاآوری پر ثابت قدم رہنا۔

غیر محرم لڑکے کو بوسہ دینا

وَمَنْ قَبَّلَ غُلَامًا وَّلَيْسَ بِمَحْرَمٍ لَّهُ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّعْزِيْرُ وَلِلْإِمَامِ الْخِيَارُ فِي التَّعْزِيْرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ سَوْطًا إِلَى تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ وَالتَّجْرِيْدِ عَنِ الثِّيَابِ۔

اگر کوئی کسی لڑکے کو بوسہ دے جبکہ وہ اسکا محرم نہ ہو تو اس پر تعزیر واجب ہے اور امام کیلئے اس پر تعزیر جاری کرنے میں تیس سے لے کر ننانوے تک کوڑے مارنے اور مجرم کے کپڑے اتارنے میں اختیار حاصل ہے۔

شادی شدہ کون ہے؟

اَمَّا الْمُحْصِنُ فَهُوَ الَّذِيْ اِتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ الْعَقْلُ وَالْبُلُوْغُ وَالْحُرِّيَّةُ وَالْوَطْئُ بِنِكَاحٍ صَحِيْحٍ وَغِيْبُوْبَةُ الْحَشَفَةِ فِي الْقُبُلِ وَالتَّمَكُّنُ فِي الْوَطْئِ مَتٰى شَاءَ وَاِنْ فَاتَ وَاحِدٌ مِّنْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ خَرَجَ مِنَ الْاِحْصَانِ فَاِذَا افْتَرَقَا بِطَلَاقٍ بَائِنٍ خَرَجَا مِنَ الْاِحْصَانِ وَبِالطَّلَاقِ الرَّجْعِيِّ لَا يَخْرُجَانِ مِنَ الْاِحْصَانِ لِاَنَّهُ لَا يَمْنَعُ الْوَطْئَ۔

محصن وہ جس میں یہ صفات ہوں: (۱) عاقل، (۲) بالغ (۳) آزاد، (۴) درست نکاح سے ہمبستری کرے اور محل انتفاع میں آلہ تناسل کا سرا داخل ہوجائے۔ (۵) جب چاہے ہمبستری ممکن ہو۔ ان صفات میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو وہ محصن کے زمرے سے نکل جاتا ہے اگر دونوں میں طلاق بائن سے علیحدگی ہو جائے تو محصن کے زمرے سے دونوں نکل جائینگے۔ تاہم طلاق رجعی میں دونوں احصان سے نہیں نکلتے کیونکہ طلاق رجعی مجامعت سے نہیں روکتی۔

حدود کا قیام

اَمَّا اِقَامَةُ الْحُدُوْدِ فَيَتَعَلَّقُ بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوْ مَنْ يَّقُوْمُ مَقَامَهُ وَيَجُوْزُ لِلسَّيِّدِ اِقَامَةُ الْحَدِّ عَلٰى رَقِيْقِهِ وَلِلْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ وَلِلزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهِ اِنْ كَانُوْا مِمَّنْ يَّعْرِفُوْنَ الْحُدُوْدَ وَشَرَائِطَ اِقَامَتِهَا۔

حد کا اجراء امام کی اجازت سے یا اس کے نائب کی اجازت پر موقوف ہے۔ مولیٰ کیلئے اپنے مملوک پر، والد کیلئے اپنی اولاد پر اور شوہر کیلئے اپنی بیوی پر حد قائم کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ حدود اور انکے اجراء کی شرائط کو جانتے ہوں۔

کوڑے مارنے کی سزا

وَاِنْ كَانَ الْحَدُّ جَلْدًا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفَرَّقَ السَّوْطُ عَلٰى جَسَدِهِ غَيْرَ وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ وَفَرْجِهِ وَيَحْفَظُهَا مِنْ ضَرْبِ السَّوْطِ وَيَكُوْنُ الْمَضْرُوْبُ مُجَرَّدًا عَنِ الثِّيَابِ الزَّائِدَةِ مِنْ سَتْرِ الْعَوْرَةِ قَائِمًا اِنْ كَانَ رَجُلًا وَّاِنْ كَانَتِ امْرَأَةً يَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ جَالِسَةً مُتَّقِيَةً ثِيَابَهَا۔

اگر حد کوڑے کی ہو تو مجرم کے چہرہ، سر اور پردہ کے مقامات کو چھوڑ کر جسم کے دیگر حصوں پر پھیلا کر مارا جائے۔ مذکورہ اعضاء کو کوڑے کی مار سے بچائے اور اگر مجرم مرد ہو تو مضروب کے جسم سے مقام پردہ کے علاوہ دیگر کپڑے اتارے، مرد ہو تو کھڑا رہے اگر عورت ہو تو کپڑوں سمیت بیٹھی رہے۔

سنگساری کی سزا

وَاِنْ كَانَ الْحَدُّ رَجْمًا فَحُفِرَتِ الْاَرْضُ لِلرَّجُلِ اِلٰى وَسَطِهٖ وَلِلْمَرْاَةِ اِلٰى صَدْرِهَا وَيُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ الصِّغَارِ وَلَوْ فَرَّ مَنْ كَانَ رَجْمُهٗ بِالْاِقْرَارِ لَمْ يُعَدْ وَفِي الرَّجْمِ بِالْاِقْرَارِ يَبْدَاُ الْاِمَامُ بِالرَّمْيِ وَفِي الرَّجْمِ بِالْبَيِّنَةِ يَبْدَاُ الشُّهُوْدُ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّامِيْ ظَاهِرَ الصَّلَاحِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ اللَّائِقِيْنَ بِالرَّجْمِ وَفِي الْحَفْرِ وَتَرْكِهٖ الْخِيَارُ لِلْاِمَامِ۔

اگر حد سنگساری کی ہو تو مرد کیلئے کمر تک اور عورت کیلئے سینے تک زمین کو کھودے اور چھوٹے پتھروں سے مارے۔ اقرار سے سنگساری پانیوالا اگر فرار ہو جائے تو واپس نہیں لایا جائیگا۔ اقرار سے سنگساری میں امام مارنے کی ابتداء کرے اگر گواہی سے سنگساری ہو تو گواہ ابتداء کرے۔ مناسب ہے کہ پتھر مارنیوالا خود ظاہر اً نیک کردار ہو اور خود سنگساری کے لائق لوگوں میں سے نہ ہو۔ زمین کھودنے یا نہ کھودنے کا اختیار امام کو حاصل ہے۔

جلاوطنی کی سزا

وَفِي تَغْرِيْبِ مَنْ يَّلْزَمُهُ التَّغْرِيْبُ اِمَامًا اِلٰى بَلَدٍ مُّعَيَّنٍ اَوْ لَمْ يُعَيِّنْ وَفِيْ مِقْدَارِ مَسَافَةِ الْقَصْرِ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ فَلِلْاِمَامِ الْخِيَارُ اَوْ لِمَنْ يَّنُوْبُ مَنَابَهٗ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْتَحْضِرَ النَّاسَ لِاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ جَلْدًا كَانَ اَوْ رَجْمًا اَوْ غَيْرَهُمَا۔

جس کو جلاوطنی کی سزا لازم ہوئی ہو تو یا وہ شہر معین یا غیر معین ہو اور وہ شہر قصر کی مسافت کی مقدار یا اس سے کم یا زیادہ ہو اس کا اختیار امام یا ان کے مقرر کردہ نائب کو حاصل ہے۔ حدود کے اجراء کیلئے لوگوں کو حاضر رکھنا مناسب ہے چاہے سزا کوڑوں کی ہو یا سنگساری ہو یا دوسری سزا۔

مجنونہ اور کم سن بچی کیساتھ بدفعلی کی سزا

اَمَّا الْمَجْنُوْنُ وَالصَّغِيْرُ فَيُمْنَعَانِ اِقَامَةَ الْحُدُوْدِ فَاِذَا زَنٰى رَجُلٌ عَاقِلٌ بِمَجْنُوْنَةٍ اَوْ صَغِيْرَةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْجَلْدُ وَلَا الرَّجْمُ وَعَلَى الرَّجُلِ الزَّانِيْ بِهِمَا الْجَلْدُ وَالرَّجْمُ وَلَا شَيْءَ عَلَى الْمَجْنُوْنَةِ وَعَلَى الصَّبِيَّةِ التَّادِيْبُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مُكْرَهَةً۔

بہر حال دیوانگی اور لڑکپن دونوں حد کے قیام سے روکتا ہے اگر کوئی عاقل کسی مجنونہ یا کمسنہ کیساتھ زنا کرے تو دونوں پر حد یا سنگساری نہیں ہوگی تاہم ان کیساتھ زنا کرنیوالے کو کوڑے اور سنگساری کی سزا دیجائے گی۔ مجنونہ پر کوئی حد نہیں جبکہ اگر مجبور نہ کیا گیا تو بچی کیساتھ تادیبی کارروائی ہوگی۔

محرم خواتین کیساتھ بدفعلی کی سزا

وَمَنْ زَنٰى بِذَاتِ مَحْرَمٍ كَالْاُمِّ وَالْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبِنْتِ الْاَخِ وَبِنْتِ الْاُخْتِ نَسَبًا فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ مُحْصِنًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مُحْصِنٍ

اگر کوئی اپنی محرم عورت سے زنا کرے مثلاً ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھائی کی بیٹی (بھتیجی) بہن کی بیٹی (بھانجی) تو اس کو قتل کرنا واجب ہے چاہے وہ زانی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

زنا بالجبر

وَالْمُكْرِهُ لِلْمَرْأَةِ بِالزِّنَا فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ مُحْصِنًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مُحْصِنٍ

عورت کو زنا پر مجبور کرنیوالے کو قتل کرنا واجب ہے چاہے شادی شدہ یا غیر شادی شدہ۔

کافر کا مسلمان خاتون سے زیادتی

وَالْكَافِرُ إِنْ زَنٰى بِمُسْلِمَةٍ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ مُحْصِنًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مُحْصِنٍ

اگر کوئی کافر مسلمان عورت کے ساتھ زنا کرے تو اس کو قتل کرے شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔

امام کا اختیار

وَلِلْإِمَامِ الْخِيَارُ فِي قَتْلِهِمْ بِالسَّيْفِ أَوِ الرَّجْمِ أَوْ بِمَا يَشَاءُ أَوْ بِمَا رَأَى فِيهِ مَصْلَحَةً كَالْحَرْقِ وَالْإِسْقَاطِ مِنَ الْجَبَلِ أَوْ غَيْرِهِ۔

زانی کو قتل کرنے میں امام کو اختیار حاصل ہے کہ وہ تلوار، سنگساری یا جس طریقے سے وہ چاہے قتل کرے یا جس میں وہ کوئی مصلحت دیکھے۔ مثلاً جلا یا پہاڑ سے گرا دے وغیرہ۔

حد کب ساقط ہو جاتی ہے

وَالْحَدُّ يَسْقُطُ بِالشُّبُهَاتِ وَلَوْ زَنٰى مَجْنُونٌ بِعَاقِلَةٍ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ الْحَدُّ وَلَيْسَ عَلَى الْمَجْنُونِ حَدٌّ وَلَوْ زَنٰى صَبِيٌّ بِعَاقِلَةٍ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ الْحَدُّ وَعَلَى الصَّبِيِّ التَّأْدِيبُ بِمَا رَآهُ الْإِمَامُ أَوْ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ وَلَوِ اجْتَمَعَا تَحْتَ إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا مَحْرَمِيَّةَ بَيْنَهُمَا وَجَبَ عَلَيْهِمَا التَّعْزِيرُ كَمَا فِي التَّقْبِيلِ وَلِلنِّسَاءِ كَذٰلِكَ۔

شکوک سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی پاگل کسی عاقلہ سے زنا کرے تو عاقلہ عورت پر حد جاری ہوگی جبکہ پاگل پر حد نہیں ہوگی اگر کوئی بچہ کسی عاقلہ سے زنا کرے تو عورت پر حد جاری ہوگی جبکہ بچے کیساتھ امام یا انکے نائب کی رائے کے مطابق تادیبی کارروائی ہوگی۔ اگر دو افراد ایک چادر کے نیچے جمع ہو جائیں جبکہ دونوں میں کوئی محرمیت نہ ہو تو دونوں پر تعزیر واجب ہوگی جسطرح بوسہ میں ہے عورتوں کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

عورتوں کی آپس میں بدفعلی کی سزا

أَمَّا السَّحْقُ فَيَجِبُ بِهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَثُبُوتُهُ كَثُبُوتِ الزِّنَا وَلَيْسَ عَلَى الْمَجْنُونَةِ شَيْءٌ وَعَلَى الصَّبِيَّةِ التَّأْدِيبُ وَالتَّوْبَةُ قَبْلَ الْبَيِّنَةِ تُسْقِطُ الْجَلْدَ لَا بَعْدَهَا وَإِذَا كَانَتِ التَّوْبَةُ بَعْدَ الْإِقْرَارِ فَلِلْإِمَامِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْجَلْدِ وَالْعَفْوِ وَالْجَارِيَةُ الْمُكْرَهَةُ لَا حَدَّ عَلَيْهَا وَكَانَ الْحَدُّ عَلَى الْجَارِيَةِ۔

دو عورتوں کی بدفعلی پر سو کوڑوں کی حد واجب ہے۔ اس کا ثبوت بھی زنا کی طرح ہے۔ پاگل عورت پر کوئی حد نہیں جبکہ بچی کیخلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی اگر کوئی عورت گواہی سے پہلے توبہ کرے تو حد ساقط ہوگی' بعد میں نہیں۔ اگر اقرار کے بعد توبہ کرے تو امام کیلئے حد اور معافی میں اختیار ہے۔ مجبور لڑکی پر کوئی حد نہیں تاہم جبر کرنے والی پر حد ہوگی۔

دلال کی سزا

اَمَّا الْقِيَادَةُ فَيَجِبُ بِهَا خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ جَلْدَةً جُلِّدَ كَانَ اَوِامْرَأَةً لِلصَّبِيِّ التَّأْدِيْبُ وَفِيْ عُقُوْبَةِ الرَّجُلِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّزَادَ بِالْجَرِّ اَوْ بِمَا رَأَى الْحَاكِمُ فِيْهِ مَصْلَحَةً كَالتَّشْهِيْرِ وَالتَّغْرِيْبِ وَغَيْرِهٖ وَتَثْبُتُ الْقِيَادَةُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ اَوْ بِالْاِقْرَارِ مَرَّتَيْنِ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِيْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ۔

دلالی کرنے پر چاہے مرد ہو یا عورت، اس پر پچھتر کوڑوں کی حد واجب ہے۔ اگر بچہ ہو تو تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ دلال مرد کو سزا میں داڑھی کھینچنے اور ایسی سزا کا اضافہ کیا جائے جس میں حاکم وقت کوئی مصلحت دیکھے۔ مثلاً تشہیر کرانا یا جلاوطنی وغیرہ۔ دلالی یا تو دو عادل افراد کی گواہی سے ثابت ہوگی یا دو دفعہ اقرار کرنے سے۔ ان مقامات پر بھی عورت کی گواہی قابل قبول نہیں ہوگی۔

مُردے کے ساتھ بدفعلی کی سزا

وَ حُكْمُ مَنْ زَنٰى بِمَيِّتَةٍ كَمَنْ زَنٰى بِحَيَّةٍ وَّ اللِّوَاطَةُ كَذٰلِكَ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّزَادَ فِيْ عُقُوْبَتِهٖ لِاَنَّ الْفِعْلَ هٰهُنَا اَفْحَشُ۔ وَلَوْ كَانَتِ الْمَيِّتَةُ زَوْجَتَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ وَجَبَ التَّعْزِيْرُ۔

مردہ عورت کیساتھ زنا کا حکم زندہ عورت کیساتھ زنا کی طرح ہے۔ لواطہ بھی اسی طرح ہے۔ بلکہ ایسے شخص کی سزا میں اضافہ کرنا چاہیے کیونکہ یہاں یہ کام انتہائی حیاسوز ہے۔ اگر مردہ عورت اسکی بیوی یا کنیز ہو تو تعزیر جاری ہوگی۔

جانوروں کیساتھ بدفعلی کی سزا

وَ اَمَّا وَطْیُ الْبَهَائِمِ فَيَجِبُ عَلَى الْوَاطِیْ التَّعْزِيْرُ وَعَلَى الْحَاكِمِ اِحْرَاقُ الْمَوْطُوْئَةِ اِنْ كَانَتْ مَاكُوْلَةَ اللَّحْمِ كَالشَّاةِ وَالْبَقَرِ وَالنَّاقَةِ وَاِخْرَاجُهَا لِلْبَيْعِ اِلٰى بَلَدٍ اٰخَرَ اِنْ كَانَتْ مِنَ الْمَرَاكِبِ كَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَالثَّمَنُ لِمَالِكِهَا اِنْ كَانَ الْوَاطِیْ غَيْرَهٗ وَاِلَّا فَيَتَصَدَّقُ ثَمَنَهَا وَلَوْ بِيْعَتْ بِاَنْقَصَ مِنَ الْقِيْمَةِ كَانَ الْبَاقِيْ فِيْ ذِمَّةِ الْوَاطِیْ يُطَالَبُ بِهٖ وَكَانَتْ نَفَقَتُهَا عَلَى الْوَاطِیْ اِلٰى وَقْتِ الْبَيْعِ۔

جانوروں کے ساتھ بدفعلی کی صورت میں وطی کرنے والے پر تعزیر واجب ہے اور اگر وطی کا شکار جانور حلال گوشت ہو مثلاً بکری، گائے، اونٹ وغیرہ تو حاکم پر اسکو جلا ڈالنا اور اگر وہ سواری کا جانور ہو مثلاً گھوڑا، خچر، گدھا تو کسی اور شہر میں فروخت کر دینا واجب ہے اور اسکی قیمت اس کے مالک کی ہوگی بشرطیکہ وطی کرنیوالا کوئی اور ہو ورنہ اس کی قیمت کو صدقہ کر دیا جائیگا۔ اگر وہ جانور کم قیمت پر فروخت ہو جائے تو باقی قیمت وطی کرنیوالے پر ہوگی جو طلب کی جائیگی اور جانور کی فروخت تک اخراجات وطی کرنیوالے پر ہوگی۔

استمناء کرنے والے کی سزاء

وَ اَمَّا الْاِسْتِمْنَاءُ فَيَجِبُ عَلَى الْمُسْتَمْنِي التَّعْزِيْرُ بِقَدْرِ مَا يَرَاهُ الْاِمَامُ بَعْدَ ثُبُوْتِهٖ بِالْاِقْرَارِ اَوْ بِشَهَادَةِ الْعُدُوْلِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ۔

ہاتھ سے منی نکالنے والے پر اقرار یا عادل افراد کی گواہی کے بعد امام کی رائے کے مطابق تعزیر جاری کرنا واجب ہے اور امام کیلئے مناسب ہے کہ بیت المال سے ایسے افراد کی شادی کا انتظام کرائے۔

((○))

{۱۹} بَابٌ فِيْ حَدِّ الْقَذْفِ تہمت لگانے کی حد کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! جو لوگ پاکدامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں لاتے ان کو اسی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو۔ یہ لوگ فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور رحم دل ہے۔

حد قذف اور اس کا ثبوت

وَهُوَ ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً اِنْ كَانَ الْقَاذِفُ حُرًّا اَوْ اِنْ كَانَ رَقِيْقًا فَاَرْبَعُوْنَ وَيَثْبُتُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ عَدْلَيْنِ اَوِ الْاِقْرَارِ مَرَّتَيْنِ بِاَنْ يَّقْذِفَ بِالزِّنَا اَوِ اللِّوَاطَةِ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ زَنَيْتَ اَوْ لَطْتَ اَوْ زُنِيَ بِكَ اَوْ لِيْطَ بِكَ اَوْ اَنْتَ زَانٍ اَوْ لَائِطٌ اَوْ اَنْتِ زَانِيَةٌ اَوْ يَا زَانِيَةُ بِلَفْظِ الْخِطَابِ اَوِ النِّدَاءِ اِنْ كَانَ حَاضِرًا اَوْ بِلَفْظِ الْخَبَرِ اِنْ كَانَ غَائِبًا وَّبِاَيِّ لُغَةٍ عَرَبِيًّا كَانَ اَوْ عَجَمِيًّا اِنْ كَانَ الْقَاذِفُ عَارِفًا بِمَعْنٰى قَذْفِهٖ اَوْ يَقُوْلَ لِمُسْتَلْحَقٍ بِيْكَ اَوْ زَنَتْ بِكَ اُمُّكَ اَوْ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ اَوْ يَا دَيُّوْثُ بِاٰيَةِ عِبَارَةٍ يُفْهَمُ مِنْهَا الْقَذْفُ وَ كَانَ الْمَقْذُوْفُ صَالِحًا اَوْ مُتَظَاهِرًا بِالصَّلَاحِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْفَسَقَةِ الْمَشْهُوْرِيْنَ بِذٰلِكَ يَثْبُتُ الْحَدُّ عَلَى الْقَاذِفِ

اگر قاذف (تہمت لگانے والا) آزاد ہو تو اسی کوڑے اور اگر غلام ہو تو چالیس کوڑے مارے جائینگے۔ قذف دو عادل افراد کی گواہی، یا دو دفعہ زنا یا لواطہ کا الزام لگانے کے اقرار سے ثابت ہو جاتا ہے، مثلاً یوں کہے تم نے زنا کیا، تم نے لواطہ کیا، تمہارے ساتھ بدفعلی کی گئی، تمہارے ساتھ لواطہ کیا گیا، تو زناکار ہو، یا تو لواطہ کرنیوالے ہو، تم زانیہ ہو، یا اے زانیہ، یعنی خطاب یا ندا کے لفظ کیساتھ اگر وہ سامنے ہو۔ یا خبر کی شکل میں، بشرطیکہ غائب ہو۔ جس زبان میں الزام لگائے، عربی یا عجمی بشرطیکہ قاذف قذف کے معنی کو جانتا ہو۔ یا یوں کہے تم اپنے باپ کا نہیں، یا تیری ماں نے تجھے زنا سے پیدا کیا، اے زانیہ کے بیٹے، اے دیوث۔ ہر وہ عبارت جس سے قذف کا مفہوم نکلے اور مقذوف نیکوکار اور ظاہراً صالح ہو اور وہ مشہور گناہ گاروں میں سے نہ ہو تو قاذف پر قذف ثابت ہو جائیگا۔

(۱) پ:۱۸، سورۃ النور، آیت ۴، ۵۔

ہتک عزت پر تعزیر واجب ہے

وَلَوْ قَالَ يَا فَاسِقُ أَوْ يَا خَائِنُ أَوْ يَا زِنْدِيْقُ أَوْ يَا مُلْحِدُ أَوْ يَا مُرْتَدُّ أَوْ يَا كَلْبُ أَوْ يَا خِنْزِيْرُ أَوْ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَلْفَاظِ الَّتِيْ يَلْزَمُ مِنْهَا اسْتِخْفَافٌ وَ لِلْمُوَاجَهِ بِهَا أَذًى وَجَبَ التَّعْزِيْرُ دُوْنَ الْحَدِّ هٰذَا يَرَاهُ الْإِمَامُ وَلَوْ كَانَ الْمَقْذُوْفُ مِنَ الْأَرَاذِلِ وَ السُّفَهَاءِ وَ الْقَاذِفُ مِنَ الْأَفَاضِلِ وَ الشُّرَفَاءِ سَقَطَ عَنْهُ التَّعْزِيْرُ

اگر قاذف کہے اے فاسق، اے خائن، اے زندیق یا اے ملحد یا اے مرتد یا اے کتا یا اے خنزیر یا اس طرح کے ایسے الفاظ جس سے کسی کی ہتک عزت ہو اور سامنے بیٹھے شخص کو تکلیف پہنچے تو امام کی رائے کے مطابق تعزیر واجب ہوگی، حد نہیں۔ اگر مقذوف شخص کم تر درجہ اور بے وقوف لوگوں میں سے ہو اور الزام لگانے والا باعزت اور شریف لوگوں میں سے ہو تو اس سے تعزیر ساقط ہو جائے گی۔

قاذف اگر کم سن یا پاگل ہو

وَلَوْ كَانَ الْقَاذِفُ صَبِيًّا وَجَبَ لَهُ التَّادِيْبُ وَلَوْ كَانَ مَجْنُوْنًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

اگر قاذف بچہ ہو تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی ہوگی۔ اگر پاگل ہو تو اس پر کوئی چیز جاری نہیں ہوگی۔

وَحَدُّ الْقَذْفِ يُوْرَثُ وَلَوْ رَثَّهُ أَنْ يُطَالِبُوْا الْحَدَّ مِنَ الْقَاذِفِ لِأَبِيْهِمْ أَوْ لِأُمِّهِمْ أَوْ لِمَنْ وَرِثُوْهُ

الزام کی حد وراثت میں بھی جاتی ہے اور اسکے ورثاء کو باپ ماں یا ورثاء کیلئے قاذف سے حد کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

قاذف کی تشہیر کا حکم

وَ يَجِبُ عَلَى الْحَاكِمِ تَشْهِيْرُ الْقَاذِفِ لِيَجْتَنِبَ الْمُسْلِمُوْنَ شَهَادَتَهُ بَعْدَ أَنْ يُحَدَّ لِلْقَذْفِ وَلَوْ تَكَرَّرَ حَدُّ الْقَذْفِ عَلَى أَحَدٍ وَّلَمْ يَنْزَجِرْ وَتَجَاوَزَ عَنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَجَبَ قَتْلُهُ

حاکم پر واجب ہے کہ وہ قاذف کی تشہیر کرے تاکہ الزام کی حد کے بعد مسلمان اسکی گواہی سے اجتناب کرے۔ اگر کسی پر تہمت کی حد دو بار جاری ہو جائے، پھر بھی نہ سدھرے اور تین بار سے تجاوز کر جائے تو اس کو قتل کر دینا واجب ہے۔

حد ساقط ہونے کی صورتیں

وَلَوْ عَفَا الْمَقْذُوْفُ عَنِ الْقَاذِفِ سَقَطَ الْحَدُّ وَ لَوْ أَقَامَ الْقَاذِفُ بَيِّنَةً مُّصَدِّقَةً مَّوْصُوْفَةً بِصِفَاتِ الْقَبُوْلِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنْهُ

اگر مقذوف قاذف کو معاف کر دے تو حد ساقط ہوگی۔ اگر قاذف قابل قبول صفات کا حامل گواہی قائم کرے تو اس سے حد ساقط ہوگی۔

وَيَنْبَغِيْ أَنْ يَّكُوْنَ حَدُّ الْقَذْفِ مَعَ الثِّيَابِ مُتَوَسِّطًا فَلَا يَبْلُغَ حَدَّ الزِّنَا فِي الشِّدَّةِ۔

قاذف پر کپڑوں کیساتھ اور متوسط طریقے سے حد جاری کرنا چاہئے تاکہ شدت کے لحاظ سے تہمت کی حد زنا کی حد تک نہ پہنچے۔

حضور پاک ﷺ پر سب وشتم کی سزا

وَمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ اَحَدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْمَجَانِيْنِ وَجَبَ قَتْلُهٗ عَلٰى مَنْ سَمِعَهٗ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ خَوْفُ فَتْلِهٖ اَوْ مَالِهٖ اَوْ ضَرَرٍ يَلْحَقُ اِلَيْهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَجِبُ قَتْلُ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ مَجْنُوْنًا اَوْ مُؤَوِّلًا۔

جو شخص نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیا علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دے جب کہ وہ پاگلوں میں سے نہ ہو تو جس نے گالی سنی تو اس پر اسے قتل کرنا واجب ہے بشرطیکہ اسکو یا مسلمانوں میں سے کسی کو قتل یا مال کے نقصان کا خوف نہ ہو۔ جو شخص ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے جبکہ وہ پاگل نہ ہو نہ تاویل کرنے والا ہو تو اس صورت میں اس کو بھی قتل کر دینا واجب ہے۔

﴿۲۰﴾ بَابٌ فِي حَدِّ السَّرِقَةِ — چوری کی حد کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ "(۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چور مرد اور عورت کے ہاتھوں کو کاٹو یہ ان کی ناجائز کرتوت کی جزاء اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

لَوْ سَرَقَ بَالِغٌ عَاقِلٌ شَیْئًا قِیْمَتُهٗ رُبْعُ دِیْنَارٍ مِّنْ حِرْزِ مِثْلِهٖ وَجَبَ عَلَی الْحَاكِمِ قَطْعُ یَدِهِ الْیُمْنٰی صَحِیْحَةً كَانَتْ اَوْ لَا مِنَ الزَّنْدِ وَمَعَ اجْتِهَا بِالدُّهْنِ الْحَارِّ وَغَیْرِهٖ لِئَلَّا یَتْلَفَ۔

اگر کوئی بالغ، عاقل شخص کسی محفوظ مقام سے چوتھائی دینار کی قیمت کی کوئی چیز چوری کرے تو حاکم پر واجب ہے کہ اس کا دایاں ہاتھ کلائی سے کاٹ ڈالے چاہے ہاتھ صحیح ہو یا نہ ہو اور اسکا گرم تیل وغیرہ سے علاج کرے تاکہ ضائع نہ ہو۔

ہاتھ کاٹنے کا حکم ثبوت سے مشروط ہے

وَ الْقَطْعُ لَا یَجُوْزُ اِلَّا بَعْدَ الثُّبُوْتِ بِشَهَادَةِ عَدْلَیْنِ اَوْ بِاِقْرَارِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالسَّرِقَةِ مَرَّتَیْنِ وَ بَعْدَ الْقَطْعِ اِنْ سَرَقَ ثَانِیًا وَّجَبَ قَطْعُ رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَلَوْ كَرَّرَ ثَالِثًا فَوَجَبَ حَبْسُهٗ اَبَدًا وَّ كَیْفِیَّةُ الْحِرْزِ تُعْرَفُ بِعُرْفِ الْبَلَدِ عُمُوْمًا وَّهُوَ اِمَّا مَكَانٌ وَثِیْقٌ اَوْ حَافِظٌ۔

ہاتھ کاٹنا دو عادل افراد کی گواہی یا اپنے خلاف چور کے دو دفعہ اقرار سے ثبوت کے بعد ہی جائز ہوگا۔ ہاتھ کاٹنے کے بعد اگر وہ دوسری بار چوری کرے تو بائیں پاؤں کاٹ ڈالنا واجب ہے۔ اگر تیسری بار بھی چوری کرے تو ہمیشہ کیلئے قید کرنا واجب ہے۔ محفوظ مقام کی صورت عموماً عرف بلد سے پہچانی جاتی ہے یعنی مضبوط مکان یا کسی کی محافظت میں ہو۔

چوری جن میں سزا نافذ نہیں ہوتی

وَلَوْ سَرَقَ اَحَدُ الزَّوْجَیْنِ مِنْ مَّالِ صَاحِبِهٖٓ اَوِ الْاَبَوَانِ مِنْ مَّالِ الْاَوْلَادِ اَوِ الْاَوْلَادُ مِنْ مَّالِ الْاَبَوَیْنِ اَوِ الْمَحَارِمِ فَلَا قَطْعَ عَلَیْهِمْ وَلَا قَطْعَ

اگر میاں بیوی میں سے کوئی دوسرے کا مال یا والدین اولاد کا مال یا اولاد والدین کا مال چوری کرے یا کسی محرم کا مال چوری کرے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں، نہ ہی ہاتھ کاٹنے کا

(۱) سورۃ المائدۃ ۳۸۔

عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ مَّالِ الْحَرَامِ وَ مِنْ مَّالٍ مُّشْتَرَكٍ بَيْنَهُمَا وَمِنْ مَّالٍ فِيْهِ لَهُ حَقٌّ وَّمِنْ مَّالِ سَيِّدِهٖ وَمِنَ الْفَوَاكِهِ عَلَى الْاَشْجَارِ وَالْبُقُوْلِ وَ الْخُضَرِ وَاتٍ فِي الْبَسَاتِيْنِ

حرام مال کی چوری کرنے میں ہے۔ مشترکہ مال میں سے چوری کرنا، جس مال میں اسکا حق ہو اسے چوری کرنا، آقا کے مال سے چوری باغوں کے درختوں کے پھلوں اور سبزی جات کی چوری کرنے میں بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں ہے۔

وَوَجَبَ عَلَى السَّارِقِ رَدُّ مَا سَرَقَ اِنْ لَّمْ يَفُتْ اَوْ قِيْمَتَهٗ اِنْ فَاتَ۔

چور پر مسروقہ مال کا واپس کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ ضائع نہ ہوا ہو۔ اگر ضائع ہو چکا ہو تو اس کی قیمت ادا کرے۔

بچے اور پاگل کی چوری

وَ لَوْ سَرَقَ صَبِيٌّ لَوَجَبَ تَاْدِيْبُهٗ اَوْ مَجْنُوْنٌ تَخْوِيْفُهٗ وَاَهْلُ الْحِرَفِ اِنْ عَمِلُوْا لِلظَّلَمَةِ جَبْرًا اَوْ مُنِعُوْا مِنَ الْاُجْرَةِ فَسَرَقُوْا قَطْعَةً بِمِقْدَارِ اُجْرَتِهِمْ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِمْ وَ لَا فَرْقَ فِيْ حَدِّ السَّرِقِ بَيْنَ الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَبَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔

اگر کوئی بچہ چوری کرے تو اس کیخلاف تادیبی کارروائی اور پاگل چوری کرے تو اس کو ڈرانا واجب ہے۔ ہنر والے لوگ اگر ظالموں کیلئے مجبوراً کام کرتے ہوں اور انہیں اجرت کی ادائیگی سے انکار کیا جاتا ہو اور وہ اپنی اجرت کی مقدار کے برابر چوری کرے تو ان پر کوئی چیز واجب نہیں۔ چوری کی حد میں مرد عورت اور آزاد و غلام کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

ڈاکہ زنی

وَ اَمَّا السَّارِقُ الْمُحَارِبُ الَّذِيْ يَحْمِلُ السِّلَاحَ وَ يُخِيْفُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يُقْدِمُ عَلَى السَّرِقَةِ بِالْمُحَارَبَةِ وَ قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَجَبَ عَلَى الْاِمَامِ مَنْعُهٗ وَدَفْعُهٗ وَطَرْدُهٗ اَوْ اَخْذُهٗ وَلَوْ تَابَ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَ وَقَتَلَ نَفْسًا اَوْ اَخَذَ مَالًا ثُمَّ تَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ اَنْ لَّا يُطَالِبَهٗ بِهِمَا اَوْ بِاَحَدِهِمَا اِنْ كَانَتْ تَوْبَتُهٗ جِدًّا اَقْشَرَ وَظَلَّ بِالتَّدَمِ عَلٰى مَا فَعَلَ وَالْعَزْمِ عَلٰى اَنْ لَّا يَفْعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ اَبَدًا وَّ عَلِمَ اَنَّ فِعْلَهٗ مُوْجِبُ هَلَاكِهٖ وَ عَذَابِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ اِنْ لَّمْ يَتُبْ۔

جنگجو چور جو مسلح ہو اور مسلمانوں کو ڈراتا ہو، جنگ اور رہزنی کے ذریعے چوری کرتا ہو۔ امام پر اسے روکنا، بے دخل کرنا، بھگانا یا گرفتار کرنا واجب ہے۔ اگر وہ گرفتاری سے قبل توبہ کرے اور وہ کسی کو قتل بھی کر چکا ہو یا مال بھی اٹھا چکا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے تو امام کیلئے جائز ہے کہ ان دونوں کا یا ایک کا مطالبہ نہ کرے، بشرطیکہ اس کی توبہ حقیقی ہو اور وہ اپنے کئے پر پشیمان ہو اور پھر یہ کام دوبارہ نہ کرنے کا پکا ارادہ رکھتا ہو اور وہ جانتا ہو کہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں اس کے ایسے افعال اس کیلئے ہلاکت کا باعث اور عذاب آخرت کا سبب ہیں۔

وَلَوْ اَخَذَهُ الْاِمَامُ قَبْلَ تَوْبَتِهٖ وَهُوَ اَخَذَ مَالًا قَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَرِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَحَسَمَهُمَا وَاِنْ قَتَلَ نَفْسًا قَتَلَهُ ثُمَّ صَلَبَهُ وَاِنْ لَّمْ يَأْخُذْ مَالًا وَلَمْ يَقْتُلْ نَفْسًا وَصَارَ مَاخُوْذًا فَاِلَى الْاِمَامِ الْخِيَارُ فِيْ تَعْزِيْرِهٖ اَوْ نَفْيِهٖ اَوْ حَبْسِهٖ اَوْ مَا رَاٰى الْمَصْلَحَةَ فِيْهِ وَلَا يَجُوْزُ الصَّلْبُ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّنْزَلَ وَيُغَسَّلَ وَيُكَفَّنَ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْفَنَ۔

اگر امام اسے توبہ سے قبل گرفتار کرے اور وہ چوری کر چکا ہو تو اس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ ڈالے اور ان دونوں کو داغ دے۔ اگر اس نے قتل کیا ہو تو اسے سولی پر لٹکا دیا جائے۔ اگر اس نے چوری نہ کی ہو نہ ہی کسی کو قتل کیا ہو اور گرفتار ہو جائے تو امام کو اس پر تعزیر، ملک بدری، قید یا کسی مصلحت والی کارروائی کا اختیار ہے۔ سولی پر تین دن سے زیادہ لٹکائے نہ رکھے۔ پھر اسے اتار کر غسل اور کفن پہنائے اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دے۔

دفاعی تدابیر اختیار کرنا واجب ہے

اَمَّا الدِّفَاعُ فَيَجِبُ عَنِ النَّفْسِ وَالْاَهْلِ وَالْاَوْلَادِ وَالْمَحَارِمِ وَالْمَالِ وَالْمَظْلُوْمِ الْمُسْلِمِ وَالْبَهَائِمِ وَسَائِرِ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى اسْتِطَاعَةً بِقَدْرِ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنْ كَلْمَةٍ اَوْ اِسْتِمْدَادٍ اَوْ اِسْتِغَاثَةٍ اَوْ مُضَارَبَةٍ اَوْ مُقَاتَلَةٍ فَاِنْ جُرِّحَ اِلٰى قَتْلِ الْمَدْفُوْعِ لَمْ يَضْمَنِ الدَّافِعُ۔

اپنے آپ سے، اپنے عیال، اولاد، محارم، مال، مظلوم مسلمان، جانور اور دیگر مخلوقات خدا کا اپنی قدرت اور اس کی ضرورت کے مطابق بات چیت کر کے مدد طلب کر کے، فریاد کر کے، مار پیٹ کر کے یا جنگ کر کے دفاع کرنا واجب ہے۔ اگر مجبوری کی صورت میں دفع کرنے والا کسی دفع کے قابل چیز کو قتل کر دے تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔

حملہ آور اگر جانور ہو

وَلَوْ كَانَ الصَّائِلُ مِنَ الْبَهَائِمِ اَوِ الْحَيَوَانِ وَلَمْ يَتَيَسَّرْ دَفْعُهُ اِلَّا بِالْقَتْلِ فَلِلدَّافِعِ قَتْلُهُ وَلَا ضَمَانَ وَاِنْ تَيَسَّرَ بِالْاَسْهَلِ وَقَتَلَهُ ضَمِنَ وَلَوْ عَضَّ اِنْسَانٌ يَدَ اِنْسَانٍ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ فَسَقَطَتْ اَسْنَانُ الْعَاضِّ لَمْ يَضْمَنِ الْمَعْضُوْضُ وَلَوِ ادَّعٰى اَحَدُ الْمُتَحَارِبَيْنِ الدِّفَاعَ وَلَمْ يَقْبَلِ الْاٰخَرُ فَلَمْ يَثْبُتْ اِلَّا بِالْبَيِّنَةِ اَوِ الْيَمِيْنِ۔

اگر حملہ آور جانور یا حیوانوں میں سے ہو اور اس کے قتل کے سوا اسے روکنا ممکن نہ ہو تو دفع کرنے والے پر اس کا قتل واجب ہے اور وہ ضامن نہیں۔ اگر روکنا آسان ہو پھر بھی اسے قتل کرے تو ضامن ہوگا۔ اگر کوئی کسی انسان کے ہاتھ پر چک کاٹے اور وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچے اور کاٹنے والے کے دانت گر جائے تو کاٹ کا شکار شخص دانتوں کا ضامن نہیں ہوگا۔ اگر دو جنگجو میں سے ایک دفاع کا دعویٰ کرے اور دوسرا اس کو قبول نہ کرے تو دفاع گواہ یا قسم سے ہی ثابت ہوگا۔

{۲۱} بَابٌ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ شراب نوشی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے ایمان والو! بیشک شراب، جوا، بت اور ازلام شیطانی کام اور ناپاک ہیں، پس تم اس ناپاک عمل سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تم لوگوں کے آپس میں شراب اور جوے کے ذریعے دشمنی ڈال دے اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کر دے۔ تو کیا تم باز آنے والے ہیں"۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ص) كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

نشہ آور اشیاء حرام ہیں

وَمَا كَانَ كَثِيْرُهُ مُسْكِرٌ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ لِاَنَّهُ عَدُوُّ الْعَقْلِ وَضِدُّهُ وَسَائِرُ الْاِنْسَانِ بِالْعَقْلِ الْمُدْرِكِ لِلْكُلِّيَّاتِ يَمْتَازُ عَنِ الْاَنْعَامِ فَمَنِ ارْتَكَبَ تَنَاوُلَ مُسْكِرٍ تَنَزَّلَ عَنْ رُتْبَةِ الْاِنْسَانِ اِلٰى رُتْبَةِ الْبَهَائِمِ اِنْ كَانَ سَاكِنًا اَوْ اِلٰى رُتْبَةِ السِّبَاعِ اِنْ كَانَ تَتَحَرَّكُ اَخْلَاقُهُ السَّبُعِيَّةُ

جس چیز کی کثرت نشہ آور ہو اسکی قلیل مقدار حرام ہے کیونکہ یہ عقل کا دشمن ہے اور اسکی ضد ہے اور عقل پر پردہ ہے اور کلیات کو سمجھنے والی عقل سے ہی انسان جانوروں سے ممتاز قرار پایا۔ پس جو شخص نشہ آور چیز کھانے کا ارتکاب کرے تو وہ انسان کے مرتبے سے گر کر جانور کے درجے پر آجاتا ہے اگر وہ ساکن ہو اور اگر اسکے درندہ صفت اخلاق متحرک ہوں تو درندے جیسا ہوتا ہے۔

شراب نوشی کی حد

فَلِذٰلِكَ تَجِبُ سِيَاسَتُهٗ اِنْ كَانَ حُرًّا بِثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّاِنْ كَانَ عَبْدًا بِاَرْبَعِيْنَ لِيَنْزَجِرَ وَيَرْجِعَ مِنَ الْمَقَامِ الْاَخَسِّ اِلَى الْمَقَامِ الْاَشْرَفِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

اسلئے اگر شراب خور آزاد ہو تو اس کو اصلاح کی غرض سے اسی (۸۰) کوڑے اور اگر غلام ہو تو چالیس کوڑے مارنا واجب ہے تاکہ وہ باز آجائے اور پست مقام سے اعلیٰ رتبے کی طرف لوٹے۔ بے شک اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

---

(۱) سورۃ المائدہ ۹۰۔

شراب نوشی کا ثبوت کیسے ہو؟

وَتَنَاوُلُ الْمُسْكِرِ يَثْبُتُ بِشَهَادَةِ شَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ أَوْ إِقْرَارِهِ إِنْ كَانَ صَاحِيًا مُخْتَارًا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا ثَبَتَ ذَلِكَ وَلُهُ وَجَبَ عَلَى الْإِمَامِ أَوِ الْحَاكِمِ مِنْ قِبَلِهِ أَنْ يُجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً۔

نشہ آور چیز کا کھانا دو عادل گواہوں کی گواہی یا اس کے دو دفعہ اقرار سے ثابت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ وہ خود مختار اور ہوش و حواس میں ہو اور جب نشہ آور چیز کا کھانا ثابت ہو جائے تو امام یا حاکم پر اپنے طور پر اسی (۸۰) کوڑے مارنا واجب ہے۔

علانیہ شراب نوشی کی سزاء

وَأَمَّا الَّذِينَ شَرِبُوا الْخَمْرَ شُهْرَةً وَتَرَيَّنُوا الْمَجَالِسَ وَأَصَرُّوا عَلَيْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْحُدُودُ تُجْرَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ لَا عَلَى الْكَافِرِ يَنَالُ الْفَاجِرُ يَنَالُ النَّارِ كَيْنَ لِلصَّلٰوةِ فَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مُسْتَتِرًّا وَلَمْ يُصِرَّ عَلَيْهِ وَيُصَلِّي وَيَصُومُ فَهُوَ فَاسِقٌ۔ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مُعْلِنًا أَدْمَنَ وَلَا يُصَلِّي وَلَا يَصُومُ فَهُوَ كَافِرٌ۔

وہ لوگ جو علانیہ شراب نوشی کرتے ہیں۔ محفلیں آراستہ کرتے ہیں اور اس پر بضد رہتے ہیں تو وہ کافر لوگ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں۔ حدود مسلمانوں پر جاری ہوتی ہے نہ کہ تارک صلوٰۃ، گنہگار، کافروں پر۔ پس جو خفیہ شراب پیتا ہو اور اس پر مصر نہ ہو، نماز پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو تو فاسق ہے، جو علانیہ شراب پیئے، مست ہو جائے، نماز پڑھتا ہو نہ ہی روزہ رکھتا ہو تو وہ کافر ہے۔

حد کب ساقط ہوگی؟

لَا حَدَّ عَلَى الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُونِ وَالْمُكْرَهِ وَلٰكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يُؤَدِّبَ الصَّبِيَّ بِمَا رَأَى الْإِمَامُ وَيَنْبَغِي أَنْ يُؤَخِّرَ الْجَلْدَ حَتّٰى يُفِيقَ السَّكْرَانُ وَأَنْ لَا يُضْرَبَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ وَفَرْجِهِ وَالْمَفَاصِلِ وَلَا يَلْزَمُ أَنْ يُجَرِّدَ عَنِ الثِّيَابِ وَلَوْ تَابَ الشَّارِبُ قَبْلَ إِقَامَةِ الْبَيِّنَةِ عَلَيْهِ سَقَطَ الْحَدُّ عَنْهُ وَلِلْإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ۔

بچہ، پاگل، اور مجبور شخص پر کوئی حد نہیں ہے تاہم بچے کو امام کی رائے کے مطابق تادیبی کارروائی کرے۔ نشہ اترنے تک حد کے قیام کو موخر کرنا مناسب ہے۔ اسکے سر، چہرہ اور شرم گاہ اور جوڑوں پر نہ مارے اور اس کو کپڑے سے خالی کرنا لازم نہیں اگر شرابی کے خلاف گواہ قائم ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اس سے حد چھوٹ جائیگی اور امام کو اپنے علم کے مطابق حد جاری کرنے کا حق حاصل ہے۔

{۲۲} بَابُ الْمُرْتَدِّ مرتد کا بیان

اَمَّا الْمُرْتَدُّ فَاِذَا ارْتَدَّ الْمُسْلِمُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ شُبْهَةٌ كُشِفَتْ عَنْهُ وَلَا يَجِبُ عَرْضُ الْاِسْلَامِ عَلَيْهِ لِاَنَّ دَعْوَةَ الْاِسْلَامِ بَلَغَتْهُ فَهُوَ اِنْ كَانَ ذَكَرًا بَالِغًا عَاقِلًا وَجَبَ قَتْلُهُ وَلَوْ تَابَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ وَمِنَ الْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ وَفِي غَيْرِ ذَالِكَ حُكْمُهُ حُكْمُ الْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ وَيَجِبُ قَتْلُهُ عَلَى الْاِمَامِ وَيَحِلُّ لِكُلِّ مَنْ سَمِعَ كَلِمَةَ الرِّدَّةِ مِنْهُ قَتْلُهُ۔

اگر کوئی مسلمان اسلام سے پھر جائے تو اگر اس کو کوئی شک لاحق ہو تو اسے دور کیا جائے گا۔ اس کے سامنے اسلام کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسلام کی دعوت اس تک پہلے ہی پہنچ چکی ہے مرتد اگر مرد، بالغ اور عاقل ہو تو اس کو قتل کر دینا واجب ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی، جنگجو کافر کی توبہ قابل قبول ہے۔ دیگر صورتوں میں مرتد کا حکم کافر جیسا ہے، امام پر اسکا قتل واجب ہے اور اس سے ارتداد کا کلمہ سننے والے ہر شخص پر اسکا قتل جائز ہے۔

کافر کا اسلام کے بعد مرتد ہو جانا

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَاِذَا اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ اسْتُتِيْبَ وَاُمْهِلَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ كَمَا رَاَى الْاِمَامُ فَاِنْ اَسْلَمَ صَارَ كَمَا كَانَ فِي الْاِسْلَامِ وَاِنْ لَّمْ يُسْلِمْ وَجَبَ قَتْلُهُ۔

اگر کوئی کافر اسلام قبول کرے پھر مرتد ہو جائے تو اس سے توبہ کیلئے کہا جائے گا اور امام کی رائے کے مطابق تین دن یا کم و بیش کی مہلت دیجائیگی۔ اگر اسلام قبول کر لیا تو اسے اسلام میں سابقہ حیثیت ملے گی۔ اگر اسلام قبول نہ کیا تو اسکا قتل واجب ہوگا۔

عورت کا مرتد ہو جانا

وَالْمَرْاَةُ اِنِ ارْتَدَّتْ عُرِضَ عَلَيْهَا الْاِسْلَامُ فَاِنْ تَابَتْ عُفِيَ عَنْهَا وَاِنْ لَّمْ تَتُبْ لَمْ تُقْتَلْ اَيْضًا بَلْ تُحْبَسُ دَائِمًا وَتُضْرَبُ اَوْقَاتَ الصَّلٰوةِ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوَاظِبَ عَلٰى حَبْسِهَا وَضَرْبِهَا اِلٰى اَنْ تَتُوْبَ وَلَيْسَ عَلَيْهَا الْقَتْلُ بَلِ الْحَبْسُ وَالضَّرْبُ وَالْعُقُوْبَةُ اِلٰى اَنْ تَتُوْبَ اَوْ تَمُوْتَ۔

عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو اسلام پیش کیا جائیگا اگر اس نے توبہ کر لی تو معافی دیدی جائیگی اگر توبہ نہ کرے تو اسکو قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ تاحیات قید میں رکھا جائیگا اور نماز کے اوقات میں اس کو مارا جائیگا۔ اسی طرح اسکو توبہ کرنے تک مسلسل قید اور پٹانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اس پر قتل نہیں بلکہ قید، مار پیٹ اور توبہ کرنے یا موت تک اذیت دینا ہے۔

ارتداد فعلی

وَالْاِرْتِدَادُ یَحْصُلُ اِمَّا بِالْفِعْلِ اَوْ بِالْقَوْلِ فَمَا کَانَ بِالْفِعْلِ کَاَنْ یَّسْجُدَ اَوْ یَعْبُدَ مَا یَسْجُدُہُ الْکَفَرَۃُ وَ یَعْبُدُوْنَہُ مِنَ الْاَصْنَامِ وَ الْجِنِّ وَ الْکَوَاکِبِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْ اِلْقَاءَ الْمُصْحَفِ فِی الْقَاذُوْرَاتِ مُتَعَمِّدًا مُعْتَقِدًا اَوْ مُعَانِدًا اَوْ مُسْتَھْزِئًا وَاَنْ یَّتْرُکَ الصَّلٰوۃَ وَ الصَّوْمَ مُسْتَحِلًّا اَوْ یَشْتَغِلَ بِاَکْلِ الْبَنْجِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ وَیَرْتَکِبَ الْکَبَائِرَ مُسْتَحِلًّا وَلَا یَکُوْنَ صَبِیًّا وَلَا مَجْنُوْنًا۔

ارتداد حاصل ہوتا ہے (۱) کسی کام سے (۲) یا کسی بات سے، جو ارتداد کسی کام سے حاصل ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو سجدہ یا اس کی عبادت کرے جس کا کافر سجدہ کرتے ہیں یا ان کی عبادت کرتے ہیں مثلاً اللہ کے سوا، بت، جن، اور ستارے وغیرہ یا قرآن پاک کو جان بوجھ کر عقیدت، یا عداوت سے بے حرمتی کرتے ہوئے گندگی میں ڈالے یا صوم وصلوٰۃ کو حلال سمجھ کر ترک کرے، جائز سمجھ کر بھنگ کھائے، شراب نوشی اور دیگر گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے جبکہ ایسا کرنے والا مجنون یا پاگل نہ ہو۔

ارتداد قولی

وَاَمَّا بِالْقَوْلِ کَاِنْکَارِ فَرِیْضَۃٍ مِّنْ دِیْنِ الْاِسْلَامِ مُجْمَعٍ عَلَیْھَا اَوْ تَحْلِیْلِ مَا حُرِّمَ بِالْاِجْمَاعِ کَالْخَمْرِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِیْرِ وَغَیْرِھِمَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَیْھَا وَمَنْ صَدَرَ مِنْہُ قَوْلٌ وَزَعَمَ السَّامِعُ فِیْ بَدْءِ النَّظَرِ اَنَّہُ قَدْ کَفَرَ فَیَنْظُرُ اِلٰی اَفْعَالِہٖ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِیْنَ الْمُجَاھِدِیْنَ الْمُرْتَاضِیْنَ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعْتَمَدَ عَلٰی اَعْمَالِہِ الصَّالِحَۃِ لِاَنَّ قَوْلَہُ یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ مُغْلَقًا لَا یَفْھَمُہُ کُلُّ وَاحِدٍ وَاِنْ کَانَ مَعَ ھٰذَا مِنَ الْمُرْتَکِبِیْنَ لِلْکَبِیْرَۃِ کَشُرْبِ الْخَمْرِ مُصِرًّا وَّمُعْلِنًا فَلَا رَیْبَ فِیْ کُفْرِہٖ وَاَمَّا الْمَجَانِیْنُ فَھُمْ عُتَقَاءُ اللّٰہِ لَا عِبْرَۃَ لِاَفْعَالِھِمْ وَ لَا لِاَقْوَالِھِمْ۔

قولی ارتداد کی مثال یہ ہے کہ وہ اسلام کے کسی متفق علیہ فریضے سے انکار کرے یا کسی ایسے امر کو حلال سمجھے جس کی حرمت پر اجماع ہو مثلاً شراب، خنزیر کا گوشت اور دیگر متفقہ حرام چیزیں وغیرہ۔ اگر کسی شخص سے کوئی بات صادر ہو جائے اور سننے والا بادی النظر میں گمان کرے کہ اس نے کفر کیا تو اسکے اعمال کو دیکھنا چاہئے اگر وہ عبادت گزار، مجاہدہ کرنے والا اور ریاضت گزاروں میں سے ہو تو اسکے اعمال صالحہ پر اعتبار کرنا چاہئے، کیونکہ ممکن ہے کہ اس کا قول مبہم ہو جو ہر کوئی نہ سمجھے اور اگر اس کیساتھ وہ گناہان کبیرہ کا ارتکاب کرنے والوں میں سے ہو مثلاً مسلسل اور علانیہ شراب پیتا تو اسکے کفر میں کوئی شک نہیں۔(۱) پاگل لوگ اللہ کے آزاد کردہ گروہ ہیں انکے کاموں کی کوئی سزا ہے نہ ہی باتوں کا کوئی مواخذہ۔

(۱) قولی ارتداد کی صورت میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ کہنے والے کا قول یا تحریر قابل تشریح ہو تو اسی سے وضاحت طلب کرے اور بعد ہونے کی صورت میں ارتداد کی رائے قائم کرے لیکن اگر قابل قبول توجیہات ہوں اور وہ اعمال صالحہ کا حامل ہو تو ارتداد کی رائے قائم کرنا جائز نہیں۔

بچوں کا حکم

وَاَمَّا الصِّبْيَانُ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّؤَدِّبَهُمْ مَنْ كَانَ تَادِيْبُهُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ اَوِ الْحُكَّامِ اَوِ الْاِمَامِ اِنْ صَدَرَ مِنْهُمْ اَمْرٌ مُنْكَرٌ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا ۔ وَالْمُكْرَهُ فِيْ كَلِمَةِ الْكُفْرِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مَعَ عَلَامَةِ الْاِكْرَاهِ وَهُوَ يَرْتَكِبُهَا لِدَفْعِ مَضَرَّةٍ لَّا لِجَلْبِ مَنْفَعَةٍ۔

بچوں کو آداب سکھانا ان لوگوں کیلئے لازم ہے جو اس کو ادب سکھانے کے ذمہ دار ہیں۔ مثلاً باپ یا سرپرست یا حکام یا امام بشرطیکہ ان بچوں سے کوئی برائی زبانی یا عملی طور پر سرزد ہو جائے۔ کفریہ کلمہ کہنے پر مجبور شخص پر کوئی چیز واجب نہیں بشرطیکہ مجبور کئے جانے کی علامتیں موجود ہوں اور اس نے یہ ارتکاب نقصان روکنے کیلئے کیا ہو نہ کہ فائدہ کیلئے۔

{۲۳} بَابُ الْقِصَاصِ — قصاص کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایمان والو! قتل پر تم پر قصاص فرض ہے آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت۔ اگر قاتل کیلئے اسکے بھائی کی جانب سے کوئی چیز معاف کردی جائے تو بھلائی کے ساتھ (دیت) کا مطالبہ کرے (قاتل) کو اچھی طرح اسے ادا کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے۔ جو اس کے بعد تجاوز کرے تو اس کیلئے سخت عذاب ہے۔ عقل والو! قصاص میں تمہاری حیات ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"۔

وَقَالَ اَيْضًا وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ (۲)

مزید فرمایا! کسی مومن کو دوسرے مومن کے قتل کا حق نہیں مگر غلطی سے ہوجائے۔ جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کرے تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا اور اسکے اہل خانہ کیلئے مقررہ دیت ادا کرنا چاہئے مگر یہ کہ اہلخانہ اسے معاف کردے۔ اگر وہ تمہاری دشمن قوم سے ہو اور مقتول مومن ہو تو صرف مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا اگر وہ (قاتل) اس قوم سے ہو جس کا تم سے کوئی عہد و پیمان ہو تو اہلخانہ کو مقررہ دیت ادا کرنا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ اگر کوئی غلام نہ ملے تو اللہ کے حضور توبہ کے طور پر مسلسل دو ماہ روزے رکھے اور اللہ جاننے اور حکمت والا ہے۔ اگر وہ کسی مومن کو عمداً قتل کردے تو اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہیگا اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہوگی اور اس کیلئے سخت عذاب تیار رکھا ہے۔

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۱۷۸، ۱۷۹ (۲) سورۂ نساء آیت ۹۲، ۹۳

وَ قَالَ اَیْضًا وَ کَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (۱)

مزید فرمایا! قصاص میں ہم نے جان کیلئے جان آنکھ کیلئے آنکھ، ناک کیلئے ناک، کان کیلئے کان اور دانت کیلئے دانت واجب کر دیا ہے۔ زخموں کا بھی قصاص ہے۔ اگر کوئی معاف کرے تو یہ اس کیلئے کفارہ ہوگا اور اگر کوئی اللہ کے نازل کردہ قانون پر عمل نہ کرے تو وہ ظالم ہونگے۔

قتل کی اقسام اور ان کی سزائیں

اِعْلَمْ اَنَّ الْقَتْلَ بِغَیْرِ الْحَقِّ مِنْ اَعْظَمِ الْكَبَآئِرِ وَعِلَاجُهُ الْقِصَاصُ اَوِ الدِّیَةُ وَالْكَفَّارَةُ وَالْقَتْلُ اِمَّا عَمْدٌ مَحْضٌ وَاِمَّا خَطَاٌ مَحْضٌ وَاِمَّا شَبِیْهٌ بِالْعَمْدِ وَالْخَطَاءِ وَلَهٗ اَقْسَامٌ كَثِیْرَةٌ سَنُبَیِّنُهَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَفِی الْعَمْدِ الْمَحْضِ الْقِصَاصُ وَفِی الْخَطَاءِ الْمَحْضِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّبِیْهِ بِالْعَمْدِ الْحُكُوْمَةُ۔

جان لو! بیشک ناحق قتل بہت بڑے گناہوں میں سے ہے اور اس کا علاج قصاص یا دیت اور کفارہ ہے۔ قتل کی تین قسمیں ہیں: (۱) عمد محض (۲) خطاء محض (۳) شبیہ قتل عمد اور قتل خطاء کی درمیانی صورت۔ اس قتل کی بہت ساری قسمیں ہیں ان کو انشاء اللہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔ قتل عمد محض میں قصاص، خطاء محض میں دیت اور شبیہ کی صورت میں عادلانہ فیصلہ قابل اعتبار ہوگا۔

۱۔ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا)

اَمَّا الْعَمْدُ فَهُوَ اَنْ یَّضْرِبَهٗ بِمُحَدَّدٍ قَاطِعٍ وَنَافِذٍ فِی الْجَسَدِ كَالسَّیْفِ وَالسِّكِّیْنِ وَالرُّمْحِ وَغَیْرِهٖ مِمَّا یَجْرَحُ الْجَسَدَ مَعْدَنِیًّا كَانَ اَوْ نَبَاتِیًّا اَوْ حَیَوَانِیًّا كَالْحَدِیْدِ وَالنُّحَاسِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالزُّجَاجِ وَالْحَجَرِ وَغَیْرِهَا وَالْقَصَبِ وَالْخَشَبِ وَالْعَظْمِ وَغَیْرِهٖ اَوْ مُثْقَلٍ كَالْمِطْرَقَةِ وَالْخَشَبَةِ الْعَظِیْمَةِ وَالْحِجَارَةِ الْكَبِیْرَةِ وَغَیْرِهَا وَبِالْمُصَغَّرِ فِیْ مَوْضِعٍ یُوْجِبُ الْهَلَاكَ كَعِرْقِ الْعُنُقِ وَغَیْرِهَا۔ فَمَنْ ضَرَبَ وَاحِدًا بِاَمْثَالِ تِلْكَ الْاٰلَاتِ اَوْ ذَبَحَ

قتل عمد یہ ہے کہ کسی تیز دھار کاٹنے والی چیز یا جسم میں پیوست ہونیوالی چیز سے مار کر قتل کر دیا جائے، مثلاً تلوار، چھری، نیزہ یا ایسی چیز سے جو جسم کو زخمی کرنیوالی کسی معدنی، یا نباتاتی یا حیوانی چیز سے قتل کرے مثلاً لوہا، تانبا، سونا، چاندی، شیشہ اور پتھر وغیرہ یا کسی بانس کی لکڑی، عام لکڑی، ہڈی وغیرہ یا کسی بھاری چیز سے قتل کر دے مثلاً ہتھوڑا، بڑی لکڑی، بڑا پتھر وغیرہ۔ یا کسی چھوٹے آلے سے ایسی جگہ وار کرے جو مہلک ثابت ہو مثلاً گردن کی رگوں کا کاٹنا وغیرہ۔ پس جو کسی کو ان آلات سے قتل یا ذبح کرے،

(۱) سورۂ مائدہ آیت ۴۵

اَوْ خَنَقَ بِيَدِهٖ اَوْ بِحَبْلٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَوْ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اَوْ بِحَجَرٍ الْمَنْجَنِيْقِ اَوْ حَبَسَهٗ وَ مَنَعَهُ الشَّرَابَ وَ الطَّعَامَ اَوْ اَسْقَاهُ سُمًّا قَاتِلًا اَوْ اَطْعَمَهٗ شَيْئًا قَاتِلًا اَوْ طَرَحَهٗ فِي النَّارِ اَوِ الْمَاءِ الْمُغْرِقِ اَوْ اَوْقَعَ شَيْئًا ثَقِيْلًا عَلَيْهِ كَجِدَارٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَوْ اَغْرٰى بِهٖ كَلْبًا عَقُوْرًا اَوْ اَلْقَاهُ اِلٰى سَبُعٍ فَافْتَرَسَهٗ قَاصِدًا هٰذَا كُلَّهٗ وَ الْقَاصِدُ بَالِغٌ عَاقِلٌ مُتَكَافِئٌ ظَالِمٌ غَيْرُ اَبِيْهِ وَ اَجْدَادِهٖ وَ مَاتَ الْمَقْصُوْدُ عَلَيْهِ وَجَبَ الْقَوَدُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ وَارِثٌ يُشَارِكُهُمْ قَتَلَهٗ اَنْ قَتَلَهٗ۔

ہاتھ، رسی یا کپڑے وغیرہ سے گلا گھونٹے یا تیر پھینکے یا منجنیق کے پتھر سے مارے یا اسے قید کرے اور کھانا پلانا بند کرے یا اسے مہلک زہر پلا دے یا کوئی اور مہلک چیز کھلائے یا اسے آگ یا غرق کرنے والے پانی میں پھینکے یا اس پر کوئی بھاری چیز گرا دے مثلاً دیوار، بڑا پتھر وغیرہ یا اس کے پیچھے پاگل کتا چھوڑے یا اس کو کسی درندے کے سامنے پھینکے جو اسے چیر پھاڑ کر کھائے۔ اس کا قتل اس کی نیت ہو اور قصد کرنے والا بالغ عاقل ہو، خود قتل کر سکتا ہو، ظالم ہو، قاتل باپ یا دادا نہ ہو اور مقصود شخص مر جائے تو اس پر قصاص واجب ہے اگر اس کا وارث اس قتل کو دیکھ لے تو قاتل کے قتل کا اختیار ہے۔

اثبات قتل کے بعد

وَلَوْ ثَبَتَ الْقَتْلُ بِالشُّهُوْدِ فَلِلْحَاكِمِ اَنْ يَّقْتُلَهٗ اِنْ طَالَبَتِ الْوَرَثَةُ الْقَوَدَ وَاِنْ طَالَبُوا الدِّيَةَ فَوَجَبَ عَلَى الْحَاكِمِ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَاَدَاءَهَا اِلَى الْوَرَثَةِ۔

اگر قتل گواہی سے ثابت ہو جائے تو حاکم پر واجب ہے کہ قاتل کو قتل کر دے بشرطیکہ اسکے ورثاء قصاص کا مطالبہ کرے اور اگر وہ خون بہا کا مطالبہ کرے تو حاکم پر واجب ہے کہ قاتل سے خون بہا حاصل کرے اور ورثاء کے حوالے کرے۔

امام کا اختیار

وَمَنْ قُتِلَ وَلَا وَارِثَ لَهٗ اَوْ كَانَ وَلَمْ يَبْلُغْ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَّقْتُلَهٗ اَوْ يَحْبِسَهٗ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ الْوَارِثُ اَوِ الْوَرَثَةُ فَيُطَالِبُوا الْقَوَدَ اَوِ الدِّيَةَ اَوْ يَعْفُوْا عَنْهُ۔

اگر کوئی قتل ہو جائے اور اسکا وارث نہ ہو یا موجود ہو مگر نابالغ ہو تو امام کو اسکے قتل یا وارث کی بلوغت تک قید کا اختیار ہے تاکہ وہ قصاص یا خون بہا کا مطالبہ کرے یا معاف کر دے۔

قصاص کب ساقط ہوگا؟

وَمَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَوَدُ اِنْ عَفَا عَنْهُ وَاحِدٌ مِّنَ الْوَرَثَةِ عَفْوًا تَامًّا سَقَطَ الْقَوَدُ فَقَطْ فَلَهٗ سَهْمُهٗ مِنَ الدِّيَةِ وَيَجُوْزُ الصُّلْحُ عَلٰى شَيْءٍ دُوْنَ الدِّيَةِ وَفَوْقَهَا۔

جس پر قصاص واجب ہو اور ورثاء میں سے کوئی اپنے حصے کے اندازے کے حساب سے معاف کر دے تو قاتل سے قصاص ساقط ہو جائیگا۔ اس کو دیت میں اپنا حصہ ملے گا دیت کی کم یا زیادہ مقدار پر باہمی مصالحت جائز ہے۔

قتل کی مختلف صورتیں

اجتماعی قتل

وَلَوْ قَتَلَتْ جَمَاعَةٌ مُسْلِمًا فَلِلْوَارِثِ اَنْ يَّقْتُلَهُمْ جَمِيْعًا اِنْ شَاءَ وَاِنْ شَاءَ اَخَذَ دِيَةً وَاحِدَةً مِّنْهُمْ۔

اگر کوئی گروہ کسی مسلمان کو قتل کرے تو ورثاء چاہے تو سب کو قتل کردے اور اگر چاہے تو سب سے ایک دیت لینے کا اختیار ہے۔

کس کی ایماء پر قتل

وَمَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا بِاَمْرِ غَيْرِهٖ فَلِلْاِمَامِ وَالْوَرَثَةِ اَنْ يَّقْتُلُوْهُمَا فَاِنْ كَانَ الْاٰمِرُ مُكْرَهًا خَائِفًا مِنْ قَتْلِ نَفْسِهٖ فَعَلَى الْاٰمِرِ الْقَوَدُ وَعَلَى الْمُكْرَهِ نِصْفُ الدِّيَةِ

اگر کوئی کسی مسلمان کو کسی کے کہنے پر قتل کرے تو امام اور ورثاء کیلئے ان دونوں کا قتل جائز ہے۔ اگر قتل پر مامور شخص مجبور ہو اور اپنے قتل کے خوف سے قتل کیا ہو تو جبر کرنے والے پر قصاص اور مامور شخص پر نصف دیت دینا لازم ہے۔

آزاد شخص کے ہاتھوں غلام کا قتل

وَلَوْ قَتَلَ حُرٌّ رَقِيْقَ غَيْرِهٖ فَعَلَيْهِ قِيْمَتُهٗ

اگر آزاد بندہ کسی کے غلام کو قتل کرے تو غلام کی قیمت اس کے ذمہ آئے گا۔

عورت کا قتل

وَلَوْ قَتَلَ رَجُلٌ اِمْرَاَةً فَعَلَيْهِ دِيَةُ اِمْرَاَةٍ وَهِيَ نِصْفُ دِيَةِ رَجُلٍ وَلَوْ قَتَلَهُ الْاِمَامُ قَوَدًا اَوْ سِيَاسَةً جَازَ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّقْتُلَهُ الْوَرَثَةُ وَلَوْ قَتَلُوْهُ لَزِمَهُمْ رَدُّ نِصْفِ دِيَتِهٖ

اگر کوئی مرد کسی عورت کو قتل کرے تو اس پر عورت کی دیت یعنی مرد کی دیت کا نصف لازم ہے۔ اگر امام قصاصاً یا سیاستاً اسے قتل کرے تو جائز ہے۔ ورثاء کو اسے قتل کرنا جائز نہیں۔ اگر وہ اسے قتل کردے تو ان پر نصف دیت واپس کرنا واجب ہے۔

رشتہ دار کا قتل

وَلَوْ قَتَلَ الْاَبُ اَوِ الْجَدُّ اَوِ الْاُمُّ اَوِ الْجَدَّةُ الْوَلَدَ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمُ الدِّيَةُ لِسَائِرِ وَرَثَتِهٖ وَلَا سَهْمَ لَهُمْ مِنْ مِّيْرَاثِهٖ وَلَوِ اشْتَرَكَ مَعَهُمْ اَجْنَبِيٌّ فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ وَعَلٰى هٰؤُلَاءِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَوِ اخْتَارَ الْوَرَثَةُ الدِّيَةَ اَخَذُوْا مِنْهُمْ دِيَةً وَّاحِدَةً

اگر باپ، دادا، ماں یا دادی بیٹے کو قتل کرے تو ان پر قصاص نہیں اور ان پر ورثاء کو دیت دینا واجب ہے۔ انہیں مقتول کی وراثت سے کوئی حصہ نہیں۔ اگر اجنبی بھی ان کیساتھ شریک جرم ہو تو اس پر قصاص اور ان پر نصف دیت لازم ہے اور اگر ورثاء دیت چاہیں تو وہ سب سے ایک دیت لیں۔

غلام کے ہاتھوں آزاد شخص کا قتل

وَلَوْ قَتَلَ رَقِيقٌ حُرًّا تَخَيَّرَ وَلِيُّ الدَّمِ بَيْنَ قَتْلِهِ وَاسْتِرْقَاقِهِ

اگر غلام آزاد شخص کو قتل کرے تو خون کی وارث کو اسکے قتل یا اپنا غلام بنانے کا اختیار ہوگا۔

بیٹوں کے ہاتھوں والدین کا قتل

وَلَوْ قَتَلَ وَلَدٌ أَبَاهُ وَأَخَذَ أُمَّهُ فَلِكُلٍّ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ الْقَوَدُ وَيُقَدَّمُ قِصَاصُ أَحَدِهِمَا بِالْقُرْعَةِ فَإِذَا اقْتُصَّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَلِوَرَثَتِهِ أَنْ يَقْتُلُوا الْآخَرَ قِصَاصًا۔

اگر کوئی باپ کو اور دوسرا ماں کو قتل کرے تو ہر ایک کو دوسرے سے قصاص لینے کا حق حاصل ہے۔ ان میں سے ایک کے قصاص کو قرعہ سے مقدم رکھا جائیگا۔ جب ایک سے قصاص لیا جائے تو اسکے ورثاء دوسرے کو قصاصاً قتل کردے۔

پاگل کا قتل

وَلَا يُقْتَلُ عَاقِلٌ بِمَجْنُونٍ وَلَوْ قَتَلَهُ دَفْعًا عَنْ نَفْسِهِ أَوْ مِنْ آخَرَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ قَتَلَهُ عَمْدًا بِلَا دَفْعٍ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ وَلَوْ قَتَلَ مَجْنُونٌ وَاحِدًا فَلَا قِصَاصَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ فِي عَاقِلَتِهِ۔

پاگل کے بدلے عاقل کو قتل نہیں کیا جائیگا۔ اگر اس نے قتل اپنے یا کسی اور کے دفاع کیلئے کیا ہو تو کچھ لازم نہیں۔ اگر دفاع کیلئے نہیں بلکہ عمداً اسے قتل کیا ہو تو اس پر دیت لازم ہے۔ اگر پاگل کسی کو قتل کرے تو اس پر قصاص نہیں بلکہ عاقلہ پر دیت لازم ہے۔

حراست میں قتل

وَلَوْ أَمْسَكَ وَاحِدٌ إِنْسَانًا فَقَتَلَهُ بَالِغٌ عَاقِلٌ۔ وَقَدْ يَنْظُرُ وَاحِدٌ إِلَيْهِمَا وَلَمْ يَمْنَعْهُمَا فَعَلَى الْقَاتِلِ الْقَوَدُ وَعَلَى الْمُمْسِكِ السِّجْنُ مُخَلَّدًا أَوْ عَلَى النَّاظِرِ الْمُهْمَلِ نَمْلُ عَيْنَيْهِ

اگر کوئی کسی شخص کو پکڑے رکھے دوسرا عاقل بالغ اسے قتل کردے اور ایک دونوں کو دیکھ رہا ہو اور ان کو منع نہ کرے تو قاتل پر قصاص، پکڑنے والے کو عمر قید اور دیکھنے والے کی دونوں آنکھیں نکالی جائیں گی۔

ملحد کا قتل

وَمَنْ قَتَلَ مُلْحِدًا أَوْ ظَالِمًا أَوْ فَاسِقًا مُصِرًّا مُعْلِنًا بِفِسْقِهِ أَوْ شِرِّيرًا مُؤْذِيًا لِلْمُسْلِمِينَ لِعَوْنِ الظَّلَمَةِ وَكَانَ الْقَاتِلُ مُؤْمِنًا صَالِحًا قَتَلَهُ لِدَفْعِ الْأَذَى عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَلِتَقْوِيَةِ الدِّينِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَانَتْ دِمَاؤُهُمْ هَدَرًا فِي أَقْسَامِ الْقَتْلِ وَمَقَادِيرِ الدِّيَاتِ۔

اگر کوئی کسی ملحد یا ظالم یا گناہوں پر مصر اور علانیہ گناہ کرنیوالے فاسق یا ظالموں کی مدد کرکے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے شریر کو قتل کرے اور قاتل مومن و صالح ہو مسلمانوں سے تکلیف دور کرنے اور دین کی مضبوطی کیلئے اس نے قتل کیا ہو تو اس پر کوئی سزا لازم نہیں اور ایسے لوگوں کا خون قتل کی اقسام اور دیت کی مقداروں میں رائیگاں ہے۔

عمد محض

اَمَّا الْعَمْدُ الْمَحْضُ فَقَدْ سَبَقَ ذِكْرُهُ يَعْنِيْ عَامِدًا فِيْ فِعْلِهٖ قَاصِدًا قَتْلَهُ كَمَنْ قَتَلَ وَاحِدًا بِالسَّيْفِ وَغَيْرِهٖ وَاَرَادَ قَتْلَهُ

عمد محض کا ذکر گزر چکا یعنی وہ عمل جان بوجھ کر کرنیوالا اور قتل کا ارادہ کرنے والا ہو۔ جس طرح کوئی کسی کو تلوار وغیرہ سے قتل کرے اور اس کا ارادہ اس کا قتل ہی تھا۔

خطاء محض (غلط فہمی میں قتل کرنا)

وَاَمَّا الْخَطَأُ الْمَحْضُ فَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ مُخْطِئًا فِيْ فِعْلِهٖ وَ قَصْدِهٖ كَمَنْ يَّرْمِيْ غَرَضًا فَيُصِيْبُ اِنْسَانًا۔

خطاء محض یہ ہے کہ قاتل اپنے فعل اور ارادے دونوں میں غلطی کرے مثلاً تیر کسی نشانے کو مارے لیکن کسی انسان کو جا لگے۔

شبیہ عمد و خطا کا بیان

وَاَمَّا الشَّبِيْهُ بِهِمَا فَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ عَامِدًا فِيْ فِعْلِهٖ مُخْطِئًا فِيْ قَصْدِهٖ كَمَنْ يَّضْرِبُ لِلتَّاْدِيْبِ فَيَمُوْتُ وَ كَذَا الْجِنَايَةُ عَلَى الْاَعْضَاءِ تَنْقَسِمُ بِهٰذِهِ الْاَقْسَامِ الثَّلَاثَةِ۔

شبیہ عمد و خطاء یہ ہے کہ وہ اپنا کام عمداً کرنے والا ہو لیکن ارادے میں خطاء کر جائے مثلاً تادیب کیلئے مارنے کا ارادہ تھا کہ مر گیا۔ اسی طرح اعضاء کو زخمی کرنے کی صورت بھی انہی تین اقسام میں منقسم ہے۔

دیت کا مسئلہ

قتل عمد کی دیت

وَدِيَةُ الْعَمْدِ اِنْ تَرَاضَيَا بِالدِّيَةِ مِائَةُ بَعِيْرٍ مِّنْ مَسَانِّ الْاِبِلِ اَوْ مِائَتَا بَقَرَةٍ اَوْ اَلْفُ شَاةٍ كَبِيْرَةٍ اَوْ اَلْفَا شَاةٍ صَغِيْرَةٍ اَوْ مِائَتَا كِسْوَةٍ كُلُّ كِسْوَةٍ قِيْمَتُهَا بَقَرَةٌ اَوْ اَلْفُ دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا اِنْ كَانَ مِثْقَالُ الذَّهَبِ اَعَزَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ لِتَفَاوُتِ الْاَمْكِنَةِ وَالْاَزْمِنَةِ فِيْ قِيْمَتِهَا وَتُؤَدّٰى مِنْ مَّالِ الْقَاتِلِ فِيْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ وَهِيَ مُغَلَّظَةٌ فِيْ سِنِّ الْاِبِلِ وَالزَّمَانِ وَالْمُؤَدِّيْ وَهٰذِهِ الْوُجُوْهُ السِّتَّةُ اُصُوْلٌ مُّسْتَقِلَّةٌ بِنَفْسِهَا يَعْنِيْ مِنْ اَصْحَابِ

اگر فریقین دیت پر راضی ہو جائیں تو عمد کی دیت یہ ہے (۱) سو اونٹ ہر ایک دو دو سال کا ہو (۲) یا دو سو گائے (۳) یا ایک ہزار بڑی بکریاں (۴) یا دو ہزار چھوٹی بکریاں (۵) یا دو سو کپڑے اور ہر کپڑے کی قیمت ایک گائے کے برابر ہو (۶) یا ہزار دینار۔ (۷) یا دس ہزار درہم مقام اور جگہ کے فرق کی وجہ سے ایک مثقال سونے کی قیمت دس درہم سے زیادہ ہو تو بارہ ہزار درہم دیت ہوگی۔ دیت قاتل کے مال سے سال کے اندر ادا کی جائیگی یہ اونٹ کی عمر، زمانہ اور ادا کرنیوالے کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی سخت ہوتی ہے۔ مذکورہ چھے وجوہات دیت کے مستقل اصول ہیں یعنی

الْاِبِلِ الْاِبِلَ وَمِنْ اَصْحَابِ الْبَقَرِ الْبَقَرَ وَمِنْ اَصْحَابِ الشَّاةِ الشَّاةَ وَ مِنْ اَصْحَابِ الثِّيَابِ الثِّيَابَ وَمِنْ اَصْحَابِ الدِّيْنَارِ الدِّيْنَارَ وَمِنْ اَصْحَابِ الدِّرْهَمِ الدِّرْهَمَ وَلَا يُشْتَرَطُ بَعْضُهَا بِعَدَمِ الْبَعْضِ وَلِلْجَانِيْ الْخِيَارُ فِيْ بَدَلِ اَيِّهَا شَاءَ

اونٹ والوں سے اونٹ، گائے والوں سے گائے، بکری والوں سے بکری، کپڑے والوں سے کپڑا، دینار والوں سے دینار اور درہم والوں سے درہم لینا ہے ان میں سے بعض نہ ہونے سے دوسرے بعض کا دینا شرط نہیں۔ قاتل کو اختیار ہے کہ ان میں سے جس کے بدلے جو چاہے دیدے۔

قتل شبیہ کی دیت

وَدِيَةُ الشِّبْهِ بِهِمَا فَلِلْاِمَامِ الْخِيَارُ اِنْ رَاَى مَصْلَحَةً اَخَذَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَاَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ ثَنِيَّةً طَرُوْقَةَ الْفَحْلِ اَيِ الَّتِيْ بَلَغَتْ اَنْ يَّضْرِبَهَا الْفَحْلُ وَاِنْ رَاَى مُقْتَضَى الْمَقَامِ اَخَذَ ثَلَاثِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً وَهِيَ الْحَامِلُ وَيَضْمَنُ هٰذِهِ الدِّيَةَ اَيْضًا الْجَانِيْ دُوْنَ الْعَاقِلَةِ وَتُؤَدّٰى فِيْ سَنَتَيْنِ۔

قتل شبیہ عمد وخطاء کی دیت کیلئے امام کو اختیار حاصل ہے کہ اگر مصلحت دیکھے تو قاتل سے تین سالہ تینتیس اونٹنیاں اور دو سالہ تیس اونٹنیاں اور چونتیس اونٹ ثنیہ کہ جن سے زچگی کر سکے یعنی وہ افزائش نسل کی عمر کو پہنچ چکے ہوں۔ اگر امام اقتضائے وقت دیکھے تو دو سالہ تیس اونٹنیاں اور تین سالہ تیس بچھڑیاں اور چالیس حاملہ اونٹ وصول کرے۔ اس دیت کا ضامن بھی خود قاتل ہے اسکے خاندان والے نہیں ہے یہ دیت دو سالوں میں دینی ہوگی۔

قتل خطاء محض کی دیت

وَدِيَةُ الْخَطَاءِ الْمَحْضِ يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ فِيْهِ وَجْهَانِ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّعِشْرُوْنَ ابْنَ لَبُوْنٍ وَثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً اَوْ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ جِذْعَةً۔ وَتُؤَدّٰى فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ وَهِيَ مُخَفَّفَةٌ فِيْ سَنِ الْاِبِلِ وَفِي الْمُدَّةِ وَفِي الْمُؤَدِّيْ لِاَنَّ هٰذِهِ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ لَا يَضْمَنُ الْجَانِيْ مِنْهَا شَيْئًا وَّعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ۔ وَاَمَّا التَّغْلِيْظُ وَالتَّخْفِيْفُ فَفِي الْاِبِلِ وَسَائِرِ الْاَجْنَاسِ فِي الدِّيَاتِ عَلٰى حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

خطاء محض کی دیت میں امام کیلئے دو صورتیں ہیں۔ (۱) اونٹ کی ایک سالہ بیس بچھڑیاں، دو سالہ بیس بچھڑے، دو سالہ تیس بچھڑیاں اور تین سال کی تیس اونٹنیاں یا ۲۔ ایک سالہ پچیس بچھڑیاں اور دو سالہ پچیس بچھڑیاں، تین سالہ پچیس بچھڑیاں اور چار سالہ پچیس اونٹنیاں۔ یہ دیت تین سال میں ادا کی جائیگی۔ یہ دیت اونٹوں کی دیت اور ادا کرنے والے کے لحاظ سے کسی حد تک نرم والی ہے کیونکہ یہ دیت قاتل کے خاندان والوں پر لازم ہے اور قاتل پر دیت میں سے کوئی چیز لازم نہیں اور اس پر صرف کفارہ ہے۔ دیت کے معاملے میں سختی اور نرمی کا معاملہ اونٹ اور دیگر اقسام میں برابر ہے۔

سنگین قتل کا مسئلہ

وَلَوْ قَتَلَ فِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ أَوْ فِي حَرَمِ مَكَّةَ أَوْ قَتَلَ أَبَاهُ أَوْ أُمَّهُ أَوْ ذَاتَ رَحِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَثُلُثُ الدِّيَةِ تَغْلِيظًا لِجِنَايَتِهِ

اگر کوئی حرمت والے مہینوں یا حرم مکہ میں قتل کرے یا والد، والدہ یا کسی بھی محرم رشتہ دار کو ناحق قتل کرے تو اس پر جرم کی سنگینی پر ایک دیت اور ایک تہائی دیت واجب ہے۔

مجرم حرم پاک میں پناہ لے تو؟

وَالْجَانِي إِذَا الْتَجَأَ إِلَى الْحَرَمِ وَكَانَ مِنْ غَيْرِ الْحَرَمِ لَا يُقْتَصُّ فِيهِ وَلَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يُضَيَّقَ عَلَيْهِ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ حَتَّى يَخْرُجَ وَلَوْ كَانَ مِنَ الْحَرَمِ أَوْ جَنَى فِي الْحَرَمِ لَا بَأْسَ بِإِقْتِصَاصِهِ فِيهِ۔

اگر مجرم حرم میں پناہ لے جبکہ وہ حرم میں مقیم نہ ہو تو حرم میں اس سے قصاص نہیں لیا جائیگا لیکن اس پر کھانے پینے کی تنگی پیدا کرنا چاہئے تاکہ وہ نکل آئے اور اگر کوئی حرم میں مقیم ہو یا حرم میں ہی جرم کرے تو اس سے حرم شریف میں ہی قصاص لینے میں کوئی حرج نہیں۔

دیت کی دیگر مختلف صورتیں

وَدِيَةُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ دِيَةِ الرَّجُلِ وَدِيَةُ الْعَبْدِ قِيمَتُهُ وَلَوْ تَصَادَمَ فَارِسَانِ أَوْ رَاجِلَانِ وَهَلَكَا فَلِوَرَثَةِ كُلِّ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَلَوْ هَلَكَ وَاحِدٌ فَلِوَرَثَتِهِ عَلَى الْبَاقِي نِصْفُ الدِّيَةِ۔

عورت کی دیت مرد کی نصف دیت ہے غلام کی دیت اسکی قیمت ہے۔ اگر دو گھڑسوار یا پیدل چلنے والے ٹکرا جائیں اور دونوں مرجائیں تو دونوں کے ورثاء پر نصف دیت اگر ایک مرجائے تو بچنے والے پر ورثاء کیلئے نصف دیت دینا لازم ہوگا۔

وَلَوِ انْقَلَبَ وَاحِدٌ فِي نَوْمِهِ وَوَقَعَ عَلَى آخَرَ وَأَهْلَكَهُ فَلَا شَيْءَ عَلَى الْوَاقِعِ إِنْ بَقِيَ وَإِنْ تَلِفَا فَدَمُهُمَا هَدَرٌ وَلَوْ وَقَعَ فِي الْيَقْظَةِ وَلَمْ يَكُنْ مُخْتَارًا بِسَبَبٍ بِرِيحٍ أَوْ زَلْزَلَةٍ لَمْ يَضْمَنْ وَلَوْ وَقَعَ بِدَفْعِ دَافِعٍ فَيَضْمَنُ الدَّافِعُ وَلَوْ وَقَعَ بِاخْتِيَارِهِ فَيَضْمَنُ مَا لَزِمَ مِنَ الدِّيَةِ أَوِ الْأَرْشِ أَوْ غَيْرِهِمَا وَمَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي الشَّارِعِ أَوْ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهِ أَوْ نَصَبَ مُحَدَّدًا فِي دَرْبٍ فَمَا تَلِفَ بِهِمَا ضَمِنَ۔

اگر کوئی نیند میں پلٹ جائے اور کسی پر جا گرے اور ہلاک کردے تو گرنے والا اگر بچ جائے تو اس کو کوئی سزا نہیں اور دونوں مرجائیں تو دونوں کا خون بہا رائیگاں جائیگا۔ اگر وہ بیداری میں گرا ہو جبکہ وہ ہوا یا زلزلہ کے باعث بے اختیار ہو تو ضامن نہیں ہوگا۔ اگر وہ کسی کے دھکے سے گرا ہو تو دھکا دینے والا ضامن ہوگا۔ اگر اختیار سے گرا ہو تو دیت یا تاوان وغیرہ میں سے جو چیز لازم ہوگی اس کا ضامن ہوگا۔ اگر کوئی شاہراہ یا کہیں مالک کی اجازت کے بغیر کنواں کھودے یا راستے میں تیز دھار چیز نصب کرے تو جو چیز ضائع ہوگی اسکا وہ ضامن ہوگا۔

وَ الطَّبِيْبُ اِنْ كَانَ قَاصِرًا فِيْ عِلْمِ الطِّبِّ فَمَنْ هَلَكَ بِعِلَاجِهٖ ضَمِنَ دِيَتَهٗ وَ كَذَا الْوَعَّاجُ لِطِفْلًا اَوْ مَجْنُوْنًا بِغَيْرِ اِذْنِ الْوَلِيِّ وَ الطَّبِيْبُ الْحَاذِقُ فِي الْمُعَالَجَاتِ لَا يَضْمَنُ وَاِنْ لَّمْ يُؤْذَنْ وَ الْاِسْتِئْذَانُ اَحْوَطُ وَ مَنْ صَاحَ بِمَرِيْضٍ اَوْ طِفْلٍ اَوْ مَجْنُوْنٍ صَيْحَةً مُخِيْفَةً فَجَاَّةً فَمَاتَ ضَمِنَ الصَّائِحُ دِيَتَهٗ فِيْ مَالِهٖ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

طبیب علم طب میں کمزور ہو تو اسکے علاج سے جو مر جائے تو اسکی دیت کا ضامن ہے۔ اسی طرح اگر وہ سرپرست کی اجازت کے بغیر بچے یا پاگل کا علاج کرے تو اسکا حکم بھی یہی ہے۔ علاج میں ماہر ڈاکٹر کسی چیز کا ضامن نہیں۔ چاہے علاج کی اجازت نہ بھی ہو تاہم اجازت لینا اچھا ہے۔ اگر کوئی شخص مریض، بچے یا مجنون کے پاس اچانک خوفناک زور سے چیخے اور وہ مر جائے تو چیخنے والا مرنیوالے کا ضامن ہوگا جو اسکے مال سے دیا جائیگا جبکہ اس پر کفارہ بھی لازم ہوگا۔

جسمانی زخموں کا معاملہ

اَمَّا الْجِنَايَةُ عَلَى الْاَطْرَافِ فَمِنْهَا مَا فِيْهَا زِيْنَةٌ وَّمَنْفَعَةٌ كَالْعَيْنِ وَالْاُذُنِ وَالسِّنِّ وَمِنْهَا مَا فِيْهِ زِيْنَةٌ فَقَطْ كَالْحَاجِبَيْنِ وَالشَّعْرِ وَمِنْهَا مَا فِيْهِ مَنْفَعَةٌ فَقَطْ كَالسَّامِعَةِ وَالْبَاصِرَةِ فَكُلُّ مَا فِي الْاِنْسَانِ فُرَادٰى فَفِيْهِ الدِّيَةُ وَكُلُّ مَا فِيْهِ مِثْلٰى فَفِيْهِمَا الدِّيَةُ وَفِي الْوَاحِدِ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَكُلُّ مَا فِيْهِ رُبَاعٌ كَالْاَجْفَانِ فَفِيْ تَمَامِهٖ دِيَةٌ تَامَّةٌ وَكُلُّ مَا فِيْهِ عَشَرٌ تَكَالْاَصَابِعِ لِلْيَدَيْنِ وَالْاَصَابِعِ لِلرِّجْلَيْنِ فَفِيْ جَمِيْعِ الْعَشَرَةِ دِيَةٌ كَامِلَةٌ وَّفِيْ بَعْضِهٖ بِحِسَابِهٖ وَفِيْ كُلِّ مَا لَا تَقْدِيْرَ فِيْهِ فَفِيْهِ الْاَرْشُ بِحُكُوْمَةِ عَدْلٍ۔

انسانی جسم کے اعضا پر زخم: ان مقامات میں بعض وہ جن میں زینت اور فائدہ ہوں مثلاً آنکھ، کان، دانت اور بعض وہ جن میں صرف زینت ہو مثلاً دونوں آبرو، بال اور بعض حصے وہ جن میں صرف فائدہ ہو مثلاً سننے، دیکھنے کی طاقت۔ پس جو حصہ جسم میں صرف ایک ہو اس کیلئے ایک مکمل دیت ہے۔ جو اعضا دو ہیں تو ان کیلئے ایک مکمل دیت ہے۔ ان میں ایک کیلئے نصف دیت ہے۔ وہ حصے جو چار ہیں ان کیلئے ایک مکمل دیت ہے مثلاً پلکیں۔ وہ حصے جو دس ہیں مثلاً ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں، ان کیلئے مکمل دیت جبکہ بعض کیلئے اسی حساب سے دیت ہوگی۔ جس حصے کی مقدار بیان نہ ہو اس کیلئے کسی عادل کے فیصلے کے مطابق تاوان ہوگا۔

اَمَّا شَعْرُ رَاْسِ الْمَرْاَةِ فَاِنْ نَبَتَتْ فَفِيْهِ مَهْرُ مِثْلِهَا وَاِنْ لَّمْ تَنْبُتْ فَالدِّيَةُ الْكَامِلَةُ۔

خاتون کے سر کے بال اگر دوبارہ آگ آئیں تو اس کے مہر کے برابر دیت ہے۔ اگر نہ آئے تو پوری دیت ہے۔

وَفِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ وَفِيْ اَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ اِنْ لَّمْ يَنْبُتْ وَاِنْ نَّبَتَتْ فَحُكُوْمَةُ عَدْلٍ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْيَدَيْنِ الدِّيَةُ وَ فِي الرِّجْلَيْنِ الدِّيَةُ وَ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَ فِي

دونوں آبروؤں کیلئے ایک دیت، ان میں ایک کیلئے نصف دیت ہے بشرطیکہ نہ آئے۔ اگر آگ آئے تو کوئی عادل فیصلہ کرے۔ دونوں آنکھوں کیلئے ایک دیت، ہاتھوں کیلئے ایک دیت، پیروں کیلئے ایک دیت، ہونٹوں کیلئے ایک دیت، کانوں

الْأُذُنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْأُنْثَيَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي ثَدْيَيِ الْمَرْأَةِ الدِّيَةُ بِخِلَافِ ثَدْيَيِ الرَّجُلِ فَإِنَّ فِيهِمَا حُكُومَةَ عَدْلٍ لِأَنَّهُ لَا يَفُوتُ بِهِمَا مَنْفَعَةٌ وَلَا زِينَةٌ وَفِي حَلَمَتَيِ الْمَرْأَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ۔

وَفِي أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي إِحْدَاهُمَا رُبْعُ الدِّيَةِ وَفِي ثَلَاثَةٍ مِنْهَا ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهَا وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ أَوِ الرِّجْلَيْنِ عُشْرُ الدِّيَةِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ فِيهَا ثَلَاثَةُ مَفَاصِلَ فَفِي أَحَدِهَا ثُلُثُ دِيَةِ الْإِصْبَعِ وَمَا فِيهَا مَفْصِلَانِ فَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ دِيَةِ الْإِصْبَعِ۔

وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَتُقَسَّمُ عَلَى ثَمَانِيَةٍ وَعِشْرِينَ سِنًّا اِثْنَا عَشَرَ فِي مُقَدَّمِ الْفَمِ فِي الْأَعْلَى سِتَّةٌ وَهِيَ ثَنِيَّتَانِ وَرُبَاعِيَّتَانِ وَنَابَانِ وَفِي الْأَسْفَلِ كَذَلِكَ وَسِتَّةَ عَشَرَ فِي مُؤَخَّرِ الْفَمِ الضَّاحِكُ وَثَلَاثَةُ أَضْرَاسٍ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فِي الْأَعْلَى وَفِي الْأَسْفَلِ مِثْلُهَا فَدِيَةُ الْمَقَادِيمِ سِتُّمِائَةِ دِينَارٍ فَكَانَتْ حِصَّةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمَقَادِيمِ خَمْسِينَ دِينَارًا وَدِيَةُ الْمَآخِيرِ أَرْبَعُ مِائَةِ دِينَارٍ فَكَانَتْ حِصَّةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمَآخِيرِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ دِينَارًا۔

وَالتَّفَاضُلُ فِي دِيَتِهِمَا مِنْ أَنَّ فِي الْمَقَادِيمِ زِينَةً وَمَنْفَعَةً وَفِي الْمَآخِيرِ مَنْفَعَةً فَحَسْبُ وَفِي الْأَنْفِ الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ وَفِي الْمَارِنِ مِنْهُ دِيَةٌ كَامِلَةٌ إِنْ شَمَّ وَإِنْ لَمْ يَشُمَّ لِأَنَّ زِينَةَ الْأَنْفِ عَلَى وَجْهِ الْإِنْسَانِ أَزْيَدُ مِنْ سَائِرِ أَجْزَائِهِ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ فِي الصَّحِيحِ وَ فِي

کیلئے ایک دیت دونوں خصیوں کیلئے ایک دیت اور عاتون کی پستانوں کیلئے مرد کی پستان کے برعکس مکمل دیت ہے کیونکہ ان میں عادل شخص فیصلہ کریگا کیونکہ ان کونقصان سے منفعت یا زینت فوت نہیں ہوتی اور عورت کی پستانوں کے سروں کیلئے ایک مکمل دیت ہے۔

آنکھوں کی پلکوں کی جو کیلئے ایک مکمل دیت، ہر ایک کیلئے ایک چوتھائی دیت، تین کیلئے تین چوتھائی دیت، پلکوں کے اُگنے کی جگہ کیلئے تین چوتھائی دیت، ہاتھوں یا پیروں کی ہر ایک انگلی دسواں دیت، تین جوڑ والی انگلیوں کے ہر جوڑ کیلئے اس انگلی کی دیت کا ایک تہائی دیت، دو جوڑ والی انگلیوں کے ہر جوڑ کیلئے انگلی کی دیت کا نصف لازم ہے۔

دانتوں کیلئے مکمل دیت ہے۔ اسے اٹھائیس دانتوں میں تقسیم کیا جائیگا بارہ وہ دانت ہیں جو منہ کے سامنے کی طرف ہیں، ان میں تین جو اوپر کی جانب ہیں وہ دو ثنیہ، دو رباعیہ اور دو کچلیاں اور نچلے حصے میں بھی اسی طرح ہیں۔ سولہ دانت منہ کے پیچھے کی طرف ہیں وہ ضاحک ہیں اور اوپر نیچے ہر طرف تین تین دانتوں کو اضراس کہتے ہیں۔ جو دانت منہ کے سامنے کی جانب ہیں ان کی دیت چھ سو دینار ہے اس طرح ہر ایک دانت کی دیت پچاس دینار مقرر ہوا اور پیچھے کے دانتوں کی دیت چار سو دینار ہے اس طرح پیچھے کے ہر دانت کی دیت پچیس دینار ہوا۔

دونوں کی دیت میں فرق اگلے دانتوں میں زینت اور منفعت دونوں، پچھلے دانتوں میں صرف منفعت کی وجہ سے ہے۔ ناک کیلئے مکمل دیت، ناک کے اطراف بھی ایک مکمل دیت ہے چاہے سونگھ سکے یا نہ سکے کیونکہ انسان کے چہرے پر دوسرے حصوں کی بہ نسبت ناک کی خوبصورتی کی زیادہ اہمیت ہے۔ سالم زبان کیلئے ایک دیت ہے۔ گونگے کی

الْآخَرِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَاللِّسَانُ الصَّحِيحُ إِنْ قُطِعَ بَعْضُهُ فَيُعْرَفُ مِقْدَارُهُ مِنْ نُقْصَانِ الْحُرُوفِ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ حَرْفًا فَيَنْبَغِي أَنْ تُقْسَمَ الدِّيَةُ عَلَى الْحُرُوفِ بِالسَّوِيَّةِ وَيُؤْخَذَ نَصِيبُ مَا عَدِمَ مِنْهَا وَلَوْ عَدِمَ تَمَامُهَا فَيُؤْخَذُ تَمَامُ الدِّيَةِ وَلَوْ لَمْ يَعْدِمْ حَرْفٌ مِّنَ الْحُرُوفِ لَكِنْ يَتَفَاوَتُ فِي الشُّرْعَةِ وَ الثِّقْلِ فَفِيهِ الْحُكُوْمَةُ

زبان کیلئے ایک تہائی دیت ہے۔ اگر کسی صحیح زبان کا کچھ حصہ کاٹ لیا جائے تو حروف کی ادائیگی میں کمی کی مقدار کو دیکھا جائے گا۔ یہ حروف اٹھائیس ہیں۔ چنانچہ دیت کو ان حروف پر برابر تقسیم کیا جائیگا اور زبان سے جتنے حروف کی ادائیگی نہ ہوتی ہو تو اسی حساب سے دیت وصول ہوگی اور اگر تمام حروف ادا نہ ہوں تو پوری دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی حروف معدوم نہ ہو بلکہ ان کی ادائیگی میں آسانی اور مشکل میں فرق آجائے تو اس میں عادل شخص کا فیصلہ قابل اعتبار ہوگا۔

وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي حَشَفَتِهِ الدِّيَةُ وَفِي الْخُصْيَتَيْنِ الدِّيَةُ وَ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الشَّفِيرَيْنِ وَهُمَا اللَّحْمُ الْمُحِيطُ بِالْفَرْجِ إِحَاطَةَ الشَّفَتَيْنِ بِالْفَمِ دِيَتُهَا الْكَامِلَةُ وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا نِصْفُ دِيَتِهَا وَفِي إِفْضَاءِ الْمَرْأَةِ دِيَتُهَا وَمَهْرُ مِثْلِهَا وَجِبَانِ وَإِنْ لَّمْ يُحْتَمَلِ الْوَطْئُ تَحْرُمُ عَلَى الْمُفْضِي أَبَدًا وَلَوْ أَذْهَبَ مِنَ الْعُضْوِ مَنْفَعَةً فَفِيهِ دِيَةٌ كَامِلَةٌ كَالْيَدَيْنِ إِذَا شُلَّتَا۔

آلہ تناسل کیلئے ایک دیت، حشفہ کیلئے ایک دیت، دونوں فوطوں کیلئے ایک دیت، ان میں ایک کیلئے نصف دیت ہے۔ شفیرین کیلئے ایک مکمل دیت ہے شفیرین جو دونوں ہونٹ پر محیط گوشت کی مانند شرمگاہ کو احاطہ کئے ہوتا ہے۔ ایک طرف کیلئے نصف دیت ہے۔ شرمگاہ کو نقصان ہو تو خاتون کی دیت اور مہر ہے۔ اگر وہ جنسی تعلق کی قابل نہ رہی تو وہ اس کو ہمیشہ کیلئے حرام ہوجائیگی۔ اگر کوئی کسی کے جسم کے کسی حصے کے فائدے کا خاتمہ کردے تو اس پر پوری دیت لازم ہوگی مثلاً دونوں ہاتھوں کو شل کردیا جائے۔

وَ لَوْ ضَرَبَ صُلْبَ وَاحِدٍ فَانْقَطَعَ مَاءُهُ وَجَبَتِ الدِّيَةُ الْكَامِلَةُ وَلَوِ اخْدَوْدَبَ كَذَالِكَ إِنْ لَّمْ يَسْتَوِ وَإِنِ اسْتَوَى بَعْدَ الضَّرْبِ فَفِيهِ حُكُوْمَةُ عَدْلٍ

اگر کوئی کسی کی صلب پر مارے جس سے اسکا پانی رک جائے تو مکمل دیت واجب ہے۔ اگر کبڑا ہوجائے اور کمر سیدھی نہ ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ اگر ضرب کے بعد کمر سیدھی ہوجائے تو عادل کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

وَهٰذِهِ الدِّيَاتُ لِلْأَطْرَافِ فِي الْخَطَاءِ فَإِنْ كَانَ عَمْدًا وَجَبَ الْقِصَاصُ وَإِنْ كَانَ خَطَاءً وَجَبَتِ الدِّيَةُ كَمَا ذَكَرْنَا۔ وَفِي الْقُوٰى وَالْحَوَاسِّ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَجَبَتْ أَيْضًا دِيَةٌ كَامِلَةٌ۔

اعضاء کی ان دیات خطاء محض کیلئے ہیں اگر عمد محض ہو تو قصاص واجب ہے اور اگر خطاء محض ہے تو دیت واجب ہے جس طرح ہم ذکر کرچکے ہیں۔ عقل اور باطنی وظاہری حواس کیلئے بھی مکمل دیت ہے۔

كَمَا سَنَذْكُرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَلَوْ ضَرَبَ عَلَى رَأْسِ آخَرَ وَلَمْ يَخْرُجْ لَكِنْ زَالَ عَقْلُهُ فَعَلَى الضَّارِبِ وَجَبَتْ دِيَةٌ كَامِلَةٌ۔ وَلَوْ أَذْهَبَ السَّامِعَةَ مَعَ السَّلَامَةِ الْأُذُنَيْنِ وَجَبَتْ دِيَةٌ كَامِلَةٌ۔ وَلَوْ أَزَالَ الْبَاصِرَةَ مَعَ صِحَّةِ الْعَيْنَيْنِ كَذَالِكَ۔ وَإِزَالَةُ الشَّامَّةِ وَالذَّائِقَةِ كَذَالِكَ۔ وَجَبَتْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْحَوَاسِّ دِيَةٌ كَامِلَةٌ۔

جن کا ہم آئندہ انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ پس اگر کوئی کسی کے سر پر ضرب مارے جس سے وہ زخمی تو نہیں ہوا مگر اس کی عقل زائل ہوجائے تو مارنے والے پر مکمل دیت واجب ہے، اگر کانوں کی سلامتی کے باوجود قوت سماعت ختم ہوجائے تو مکمل دیت واجب ہے۔ اگر آنکھوں کی سلامتی کے باوجود بینائی جاتی رہے تو مکمل دیت لازم ہے۔ سونگھنے اور چکھنے کی قوت کیلئے اسی طرح دیت واجب ہے اور ہر ایک حواس کیلئے ایک مکمل دیت لازم ہے۔

زخم کی اقسام

أَمَّا الشِّجَاجُ وَالْجِرَاحَاتُ فَفِيهَا الدِّيَةُ الشَّجَّةُ هِيَ الْجِرَاحَةُ الْمُخْتَصَّةُ بِالرَّأْسِ وَالْوَجْهِ وَأَقْسَامُهَا عَشَرَةٌ

سر اور دیگر اعضاء کو زخمی کرنے میں دیت لازم آتی ہے شجہ سر یا چہرے پر لگنے والے زخم کو کہتے ہیں۔ اس کی دس اقسام ہیں۔

مِنْهَا الْحَارِصَةُ وَهِيَ الَّتِي تَخْرِصُ الْجِلْدَ أَيْ تَخْدِشُهُ وَتَخْرِشُهُ وَلَا تُخْرِجُ الدَّمَ

(۱) حارصہ۔ یہ وہ زخم ہے جو جلد کو چیرے یعنی چھیلے اور چھیدے لیکن خون نہ نکلے۔

وَمِنْهَا الدَّامِيَةُ وَهِيَ الَّتِي تُخْرِجُ الدَّمَ وَلَا تُسِيلُهُ

(۲) دامیہ۔ وہ زخم جس سے خون نکلے لیکن بہہ نہ جائے۔

وَ مِنْهَا الدَّامِعَةُ هِيَ الَّتِي تُسِيلُ الدَّمَ كَالدَّمْعِ مِنَ الْعَيْنِ يَعْنِي قَلِيلًا۔

(۳) دامعہ۔ وہ زخم ہے جس سے خون بہہ بھی جائے جس طرح آنکھوں سے آنسو بہتا ہے یعنی قلیل مقدار ہو۔

وَمِنْهَا الْبَاضِعَةُ وَهِيَ الَّتِي تَبْضَعُ الْجِلْدَ أَيْ تَقْطَعُهُ

(۴) باضعہ۔ وہ زخم جو جلد کو کاٹ ڈالے۔

وَمِنْهَا الْمُتَلَاحِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَأْخُذُ بِاللَّحْمِ وَتَنْغَرِزُ فِيهِ۔

(۵) متلاحمہ۔ وہ زخم جو گوشت تک پہنچے اور اندر تک اتر جائے۔

وَمِنْهَا السِّمْحَاقُ وَهِيَ الَّتِي تَقْطَعُ اللَّحْمَ وَتَبْلُغُ إِلَى السِّمْحَاقِ وَهِيَ جِلْدَةٌ رَقِيقَةٌ غَاشِيَةٌ لِلْعَظْمِ۔

(۶) سمحاق۔ وہ زخم جو گوشت کو بھی کاٹ ڈالے اور سمحاق تک پہنچے سمحاق وہ باریک جلد ہے جو ہڈی پر چڑھی ہوتی ہے۔

وَ مِنْهَا الْمُوضِحَةُ وَ هِيَ الَّتِي تُبْدِي وَضَحَ الْعَظْمِ أَيْ بَيَاضَ الْعَظْمِ۔

(۷) موضحہ۔ وہ زخم جس سے اصل ہڈی واضح ہو یعنی ہڈی کی سفیدی نظر آئے۔

وَمِنْهَا الْهَاشِمَةُ وَهِيَ الَّتِي تَهْشِمُ الْعَظْمَ وَتَكْسِرُهُ

(۸) ہاشمہ۔ وہ زخم جو ہڈی تک پہنچے اور اس کو توڑ دے۔

وَمِنْهَا الْمُنَقِّلَةُ وَهِيَ الَّتِي تُنَقِّلُ الْعَظْمَ وَتُحَوِّلُهُ مِنْ مَكَانِهِ

(۹) منقلہ۔ وہ زخم جو ہڈی کو ہلا دے اور اس کو اپنی جگہ سے ہٹا دے۔

وَمِنْهَا الْمَأْمُومَةُ وَهِيَ الَّتِي تَبْلُغُ إِلَى أُمِّ الرَّأْسِ وَهِيَ خَرِيطَةٌ فِيهَا الدِّمَاغُ

(۱۰) مامومہ۔ وہ زخم جو ام راس تک پہنچے ام راس اس جھلی کو کہا جاتا ہے جس میں دماغ ہوتا ہے۔

وَفِي هٰذِهِ الشِّجَاجِ الدِّيَةُ وَإِنْ كَانَتْ عَمْدًا وَجَازَ الْقِصَاصُ فِي الْمُوضِحَةِ وَتُؤْخَذُ مِنْهَا الدِّيَةُ۔

سر کے زخم کی ان اقسام میں دیت واجب ہے قصاص نہیں اگرچہ یہ عمداً ہی کیوں نہ ہو اگر زخم موضحہ ہو تو قصاص جائز ہے اور دیت کی وصولی بھی روا ہے۔

زخم موضحہ تک قصاص جائز ہے

وَفِي الْأَكْثَرِ مِنْهَا شَجَّةٌ تَجُوزُ إِنْ تَبْلُغَ إِلَى الْمُوضِحَةِ وَيُؤْخَذُ مِنَ الدِّيَةِ مَا كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الْمُوضِحَةِ لٰكِنْ لَا يَجُوزُ الْقِصَاصُ فِي أَكْثَرَ مِنَ الْمُوضِحَةِ وَفِي أَقَلَّ مِنْهَا يَجُوزُ الْقِصَاصُ بِأَنْ يُقَدَّرَ بِالْمِقْيَاسِ طُولًا وَعَرْضًا لَا عُمْقًا وَيَجُوزُ أَخْذُ الدِّيَةِ أَوِ الْأَرْشِ۔

اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں موضحہ تک قصاص اور زخم موضحہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں اس کی دیت وصول کی جائے گی تاہم زخم موضحہ سے زیادہ ہو تو قصاص جائز نہیں، موضحہ سے کم ہونے کی صورت میں قصاص جائز ہے۔ طول و عرض میں زخم پیمانے سے ناپا جائے گہرائی میں نہیں اور اس میں دیت یا تاوان لینا بھی جائز ہے۔

زخم حارصہ اور دامیہ کی دیت

فَفِي الْحَارِصَةِ وَالدَّامِيَةِ بَعِيرٌ أَوْ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ أَوْ مِائَتَا دِرْهَمٍ أَوْ بَقَرَتَانِ أَوْ عَشْرُ شِيَاهٍ كَبِيرَةٍ أَوْ عِشْرُونَ شَاةً صَغِيرَةً وَثَوْبَانِ مَوْصُوفَانِ

زخم حارصہ اور دامیہ کی دیت ایک اونٹ یا دس دینار یا سو درہم اور دو گائے یا دس بڑی بکریاں یا بیس چھوٹی بکریاں یا انہیں خصوصیات کے دو کپڑے۔

زخم دامعہ کی نیت

وَفِي الدَّامِعَةِ بَعِيرَانِ أَوْ عِشْرُونَ دِينَارًا أَوْ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالشَّاءِ وَالثِّيَابِ كَمَا مَضٰى بِحِسَابِهَا

زخم دامعہ میں دو اونٹ یا بیس دینار یا دو سو درہم اور گائے، بکری اور کپڑے میں سے اسی مقدار کی مناسبت سے دیت ہوگی۔

زخم باضعہ اور متلاحمہ کی دیت

وَفِي الْبَاضِعَةِ وَالْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثَةُ أَبْعِرَةٍ وَبِمِقْدَارِهَا مِنْ سَائِرِ الْأَجْنَاسِ

زخم باضعہ اور متلاحمہ میں تین اونٹ ہے اور باقیوں میں اسی مقدار سے دیت ہوگی۔

زخم سمحاق کی دیت

وَ فِي السِّمْحَاقِ اَرْبَعَةُ اَبْعِرَةٍ وَّ مِنْ سَائِرِ الْاَجْنَاسِ كَمَا مَضٰى بِحِسَابِهَا

زخم سمحاق میں چار اونٹ ہے باقیوں میں اسی مقدار کے مطالبہ دیت ہوگی جس کا حساب گزر چکا۔

زخم موضحہ کی دیت

وَ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسَةُ اَبْعِرَةٍ وَّ مِنْ سَائِرِ الْاَجْنَاسِ كَمَا مَضٰى۔

زخم موضحہ میں پانچ اونٹ دیت ہے دیگر چیزوں میں گزشتہ حساب کے مطالبہ دیت مقرر ہوگی۔

زخم ہاشمہ کی دیت

وَ فِي الْهَاشِمَةِ عَشَرَةُ اَبْعِرَةٍ وَّ مِنْ سَائِرِ الْاَجْنَاسِ كَمَا مَضٰى۔

زخم ہاشمہ میں دس اونٹوں کی دیت ہے دیگر چیزوں میں گزشتہ حساب کے مطالبہ دیت مقرر ہوگی۔

زخم منقلہ کی دیت

وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّمِنَ الْبَاقِيْ بِحِسَابِهَا كَمَا مَضٰى۔

منقلہ میں پندرہ اونٹوں کی دیت ہے دیگر اجناس میں گزشتہ حساب کے مطالبہ دیت مقرر ہوگی۔

زخم مامومہ کی دیت

وَ فِي الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ هُوَ ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ بَعِيْرًا وَّثُلُثُ بَعِيْرٍ وَّفِي الْبَاقِيْ بِحِسَابِهَا۔

زخم مامومہ میں مکمل دیت کا ایک تہائی یعنی تینتیس اور ایک تہائی اونٹ ہے باقی میں اسی گزشتہ حساب سے ہے۔

زخم دامغہ کی دیت

اَمَّا الدَّامِغَةُ فَهِيَ الَّتِيْ تَخْرِقُ خَرِيْطَةَ الدِّمَاغِ وَالْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنَ الْحَيٰوةِ مَعَهَا وَلَوْ قُدِّرَتْ بِهَا دِيَةٌ كَانَتْ دِيَةُ الْمَامُوْمَةِ بِزِيَادَةِ حُكُوْمَةِ عَدْلٍ وَ لِلْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ الْخِيَارُ فِي قِصَاصِهَا بِمِقْدَارِ الْمُوْضِحَةِ وَمُطَالَبَةِ الزَّائِدِ عَلَى الْمُوْضِحَةِ وَهِيَ ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ بَعِيْرًا وَّثُلُثُ بَعِيْرٍ

زخم دامغہ وہ زخم ہے جو دماغ کی تھیلی کو بھی نقصان پہنچائے اور اس سے وہ زندگی سے زیادہ موت کے قریب ہوتا ہے۔ اس زخم کیلئے دیت مقرر کی جائے تو زخم مامومہ کی دیت ہے اور عادل کے فیصلے کے مطالبہ کچھ اضافہ کیا جائیگا تاہم زخمی شخص کیلئے اختیار ہے کہ زخم موضحہ کے برابر قصاص لے اور موضحہ کی مقدار سے زائد کی دیت یعنی اٹھائیس مکمل اونٹ اور ایک تہائی اونٹ طلب کرے۔

وَمِنَ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالثَّوْبِ كَمَا مَضٰى بِمِقْدَارِ الثُّلُثِ وَزِيَادَةِ الْحُكُوْمَةِ۔

دینار، درہم، گائے، چوپائے اور کپڑے کی دیت لینے کی صورت میں سابقہ تہائی کے مقدار سے دیت مقرر ہوگی اور عادل کے فیصلے کے مطابق اضافہ بھی شامل ہوگا۔

زخم جائفہ کیا ہوتا ہے

وَاَمَّا الْجَائِفَةُ فَهِيَ الَّتِيْ تَصِلُ اِلَى الْجَوْفِ مِنَ الْبَطْنِ اَوِ الظَّهْرِ اَوْ غَيْرِهِمَا وَفِيْهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ وَاِنْ نَفَذَتْ مِنَ الْبَطْنِ اِلَى الظَّهْرِ اَوْ مِنْ جِهَةٍ اِلٰى جِهَةٍ اُخْرٰى فَفِيْهَا ثُلُثَانِ مِنَ الدِّيَةِ الْكَامِلَةِ۔

زخم جائفہ وہ زخم ہے جو پیٹ یا پیٹھ وغیرہ کی طرف سے پیٹ تک پہنچے ایسے زخم کیلئے ایک تہائی دیت ہے۔ اگر پیٹ سے پیٹھ تک پہنچے یا ایک طرف سے دوسری طرف پار کر جائے تو اس میں ایک دیت کا دو تہائی حصہ دیت ہوگی۔

زخموں کی دیت میں عورت اور فرد مملوک کا حکم

وَفِي الشِّجَاجِ وَالْجِرَاحَاتِ الْمُقَدَّرَةِ لِلْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنَ الرَّجُلِ وَمَا لَمْ يُقَدَّرْ فِيْهِ شَيْءٌ فَحُكُوْمَةٌ وَمَا كَانَ بِالْحُكُوْمَةِ فَلِلْاِمَامِ الْخِيَارُ فِيْ اَرْشِهٖ اِنْ اَرَادَ التَّسَاوِيَ وَاِنْ اَرَادَ النِّصْفَ فَبِالنَّظَرِ اِلَى الشَّرَفِ وَالرَّزَالَةِ وَكَثْرَةِ السِّيَاسَةِ وَقِلَّتِهَا وَالْحُكُوْمَةُ فِي الرَّقِيْقِ بِاَنَّهٗ اِنْ كَانَ صَحِيْحًا قُوِّمَ وَمَعَ الْجِنَايَةِ الَّتِيْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ قُوِّمَ فَيَتَبَيَّنُ اَرْشُ جِنَايَتِهٖ وَهُوَ التَّفَاوُتُ بَيْنَ الْقِيْمَتَيْنِ وَاَرْشُ الْجِنَايَةِ عَلَى الْحُرِّ يُعْرَفُ مِنْ ذٰلِكَ التَّفَاوُتِ فِي الرَّقِيْقِ الصَّحِيْحِ وَالْمُجْنٰى عَلَيْهِ فَكَمَا اَنَّ التَّفَاوُتَ لِلرَّقِيْقِ فِي الْقِيْمَةِ كَذٰلِكَ لِلْحُرِّ فِي الدِّيَةِ

سر اور جسم کے زخموں میں عورت کیلئے دیت مرد کی دیت کا نصف ہوتی ہے۔ جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ان میں کسی عادل شخص کا فیصلہ معتبر ہوگا۔ عادل کے فیصلے پر امام اگر برابری چاہیں تو برابر تاوان بھی عائد کر سکتے ہیں۔ اگر نصف قرار دے تو شرافت، رذالت اور کثرت اور قلت سیاست کو بھی مدنظر رکھے۔ غلام کا حکم یہ ہے اس کی صحت مند حالت کی قیمت لگائی جائے اور زخم لگنے کے بعد قیمت لگائی جائے یوں اس کے زخم کا تاوان واضح ہو جائیگا جو دونوں قیمتوں میں فرق ہے۔ آزاد آدمی کو زخمی کرنے پر اسکے تاوان کی پہچان صحیح و سالم اور زخمی غلام کی قیمتوں میں فرق کی طرح ہوگی۔ پس جس طرح غلام کیلئے قیمت کا فرق دیکھا گیا اسی طرح آزاد آدمی کے زخم کی دیت یہی فرق ہے۔

فَفِي الشَّجَّةِ الْمُوْضِحَةِ لِلْحُرِّ نِصْفُ عُشْرِ الدِّيَةِ۔ وَفِي الرَّقِيْقِ نِصْفُ عُشْرِ الْقِيْمَةِ وَفِيْمَا لَا تَقْدِيْرَ لَهٗ كَانَ بِالْعَكْسِ يَعْنِي الرَّقِيْقُ مَقِيْسٌ وَالْحُرُّ مَقِيْسٌ عَلَيْهِ

زخم موضحہ میں آزاد کیلئے تاوان اسکی دیت کا بیسواں اور غلام کیلئے اسکی قیمت کا بیسواں ہے۔ جس میں مقدار نہ ہو تو معاملہ برعکس ہوگا یعنی رقیق کو مقیس اور آزاد کو مقیس علیہ قرار دیا جائے گا۔(۱)

(۱) یعنی غلام کی قیمت کی تفاوت کے ذریعے آزاد آدمی کے زخم کی دیت معلوم کرے گا۔

جن کا کوئی سرپرست نہ ہو اُس کا وارث امام

وَالْإِمَامُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهُ فِي الْجِنَايَاتِ فَوَجَبَ عَلَى الْإِمَامِ قَتْلُ الْعَامِدِ وَأَخْذُ الدِّيَةِ مِنْ غَيْرِهِ۔

زخم کے معاملات میں جن کا سرپرست نہ ہو تو امام ہی ان کے سرپرست ہونگے اور امام پر عمداً قتل کرنے والے سے قصاص لینا اور دیگر صورتوں میں دیت لینا واجب ہے۔

جنین (پیٹ میں موجود بچے) کی دیت

وَدِيَةُ الْجَنِيْنِ الَّذِيْ أَبَوْهُ حُرٌّ مُسْلِمٌ إِنْ كَانَتْ خِلْقَتُهُ كَامِلَةً قَبْلَ سَرَيَانِ الْحَيٰوةِ فِيْهِ كَانَتْ دِيَتُهُ مِائَةَ دِيْنَارٍ وَبَعْدَ سَرَيَانِ الْحَيٰوةِ فِيْهِ إِنْ كَانَ ذَكَرًا فَدِيَةٌ كَامِلَةٌ وَإِنْ كَانَتْ أُنْثٰى فَنِصْفُهَا وَإِنْ كَانَ عَبْدًا عُشْرُ قِيْمَةِ أَبِيْهِ لِلذَّكَرِ وَلِلْأُنْثٰى عُشْرُ قِيْمَةِ أُمِّهِ وَهٰذِهِ التَّقْدِيْرَاتُ مَعَ تَمَامِ الْخِلْقَةِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ تَامًّا فِيْ خِلْقَتِهِ فَكَانَتْ دِيَتُهُ غُرَّةٌ عَبْدًا أَوْ أَمَةً بِلَا عَيْبٍ وَلَا كِبَرِ سِنٍّ وَّلَا صِغَرِ سِنٍّ بِحَيْثُ لَا يَصْلُحُ لِخِدْمَةٍ۔

پیٹ میں موجود بچہ جس کا باپ آزاد ہو اور مسلمان ہو اسکی مکمل صورتی تخلیق کے بعد روح آنے سے پہلے اسکی دیت سو دینار ہے۔ جسم میں جان آنے کے بعد اگر لڑکا ہو تو پوری دیت اور اگر لڑکی ہو تو نصف دیت ہے۔ اگر غلام ہو تو اسکی دیت اس کے باپ کی قیمت کا دسواں ہے اور اگر کنیز ہو تو اس کی ماں کی قیمت کا دسواں اس کی دیت ہے۔ یہ تمام مقدارات اس جنین کی خلقت مکمل ہونے کی صورت میں ہے۔ اگر خلقت مکمل نہ ہو تو اسکی دیت ایک نوجوان غلام یا ایک نوجوان لونڈی کی قیمت ہے جو بے عیب ہو نہ عمر رسیدہ ہو اور نہ کم سن خدمت کے لائق بھی نہ ہو۔

وَمَنْ جَنٰى عَلَى الْجَنِيْنِ الَّذِيْ كَانَ ذَا حَيٰوةٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَالدِّيَةُ أَوِ الْقِيْمَةُ فِيْ مَالِهِ إِنْ كَانَ عَمْدًا وَفِيْ عَاقِلَتِهِ إِنْ كَانَ خَطَأً كَمَا سَبَقَ

اگر کوئی ایسے جنین کو زخمی کرے جس میں جان آچکی ہو تو اس پر کفارہ، دیت یا اپنے مال سے قیمت دینا واجب ہے بشرطیکہ جرم عمداً کیا ہو۔ اگر غلط فہمی کیا ہو تو یہی چیزیں اسکے خاندان پر واجب ہیں، اس کا تذکرہ ہو چکا۔

وَلَا تُسْتَغْرَقُ دِيَةُ الْجَنِيْنِ فِيْ دِيَةِ أُمِّهِ إِنْ قُتِلَتْ۔

اگر ماں قتل ہو جائے تو جنین کی دیت ماں کی دیت میں شامل نہیں ہوگی۔

عاقلہ (خاندان والے)

أَمَّا الْعَاقِلَةُ فَهُمُ الْأَقَارِبُ مِنْ قِبَلِ الذُّكُوْرِ كَالْإِخْوَةِ وَأَوْلَادِهِمْ وَالْأَعْمَامِ وَأَوْلَادِهِمْ وَهُمُ الْعَصَبَةُ وَالْمُعْتَقُوْنَ لَهُ وَلِآبَائِهِ دَاخِلُوْنَ فِي الْعَاقِلَةِ

خاندان والے مرد کی طرف کے رشتہ دار ہیں مثلاً بھائی، انکی اولاد ہیں، چچا اور ان کی اولاد۔ یہ رشتہ دار باپ کی طرف کے ہیں۔ اپنے یا باپ کے آزاد کردہ غلام بھی عاقلہ میں شامل ہیں۔

وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا عَصَبَةً فَاُولُوا الْاَرْحَامِ وَهُمْ مِنْ قِبَلِ الْاِنَاثِ كَالْاَخْوَالِ وَاَوْلَادِهِمْ وَاَوْلَادُ الْاَخَوَاتِ وَسَائِرِ الْقَرَابَاتِ وَاصِلَةٍ اِلَى الْجَانِيْ مِنْ اَيِّ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْعَشَائِرِ

اگر باپ کی طرف کا رشتہ دار نہ ہو اولو الارحام عاقلہ ہیں۔ یہ عورت کی طرف کے رشتہ دار ہیں۔ مثلاً ماموں اور انکی اولاد، بہنوں کی اولاد۔ اسی طرح ہر وہ رشتہ دار جو خاندان کے کسی جہت سے جرم کرنے والے تک پہنچتا ہو۔

وَاِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ فَاَهْلُ الْقَرْيَةِ وَاَهْلُ الْبَلْدَةِ وَاَهْلُ الْمَحَلَّةِ عَاقِلَتُهُ وَلَا يَدْخُلُ فِي الْعَاقِلَةِ الْفُقَرَاءُ وَالْمَجَانِيْنُ وَالصِّبْيَانُ وَالْاِنَاثُ وَفِيْ كُلِّ قَتْلٍ اَقَرَّ الْقَاتِلُ بِهِ الدِّيَةُ فِيْ مَالِهٖ لَا عَلَى الْعَاقِلَةِ۔

اگر اولو الارحام میں سے بھی کوئی نہ ہو تو شہر، گاؤں اور محلہ والے اس کے عاقلہ ہونگے۔ فقیروں، پاگلوں، بچوں اور خواتین عاقلہ میں شامل نہیں ہیں۔ جس قتل کا اعتراف قاتل خود کرے اس کی دیت اس کے مال سے ادا کی جائیگی اس کے عاقلہ پر کوئی چیز نہیں ہے۔

عاقلہ پر دیت کی تفصیل

وَالدِّيَةُ الَّتِيْ عَلَى الْعَاقِلَةِ يَقْسِمُ الْاِمَامُ وَالْحُكَّامُ عَلَى الْعَاقِلَةِ فِيْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُهَا يُؤْخَذُ فِيْ اٰخِرِ السَّنَةِ مِنْ كُلِّ اَحَدٍ مِنَ الْعَاقِلَةِ كَمَا قَسَمَهُ الْاِمَامُ اَوِ الْحُكَّامُ مِقْدَارَهَا

عاقلہ پر واجب دیت امام اور حکام خاندان والوں پر تقسیم کرینگے اور تین سال میں وصول کی جائیگی یعنی ہر سال ایک تہائی حصہ اور ہر سال کے آخر تک امام یا حکام کی تقسیم بندی کے مطابق خاندان کے ہر فرد سے وصول کی جائیگی۔

وَمَا كَانَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ اَقَلَّ مِنَ الْمُوْضِحَةِ عَمْدًا كَانَ اَوْ خَطَأً فَهُوَ فِيْ مَالِ الْجَانِيْ وَمَا كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الْمُوْضِحَةِ وَلَيْسَ بِعَمْدٍ وَلَا بِاِقْرَارِ الْجَانِيْ كَانَ عَلَى الْعَاقِلَةِ

لیکن جو زخم موضحہ کی مقدار سے کم ہو، عمداً ہو یا خطاً، اسکی دیت مجرم کے مال سے ادا کی جائیگی اور موضحہ سے زائد زخم جو عمداً بھی نہ ہو اور نہ اس نے اقرار کیا ہو تو اسکی دیت عاقلہ پر ہے۔

فَعَلَى كُلِّ حُرٍّ عَاقِلٍ بَالِغٍ غَنِيٍّ فَقِيْرٍ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَلِلْاِمَامِ الْخِيَارُ اِنْ عَيَّنَ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ اَوْ بِالتَّفَاوُتِ بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ وَالْاَوْسَاطِ۔

ہر آزاد، عاقل، بالغ، مونگدست نہ ہو، پر تین درہم واجب ہیں۔ امام کو اس مقدار میں کم یا زیادہ کرنے اور امیروں اور متوسط طبقے میں فرق کا لحاظ کرنے کا اختیار ہے۔

قتل خطا کا کفارہ

وَاَمَّا الْكَفَّارَةُ فَتَجِبُ عَلَى الْجَانِيْ بِقَتْلِ الْخَطَاِ وَلَوْ تَصَالَحَا فِي الْعَمْدِ بِالدِّيَةِ لَا يَقَعُ الْقَوَدُ فَالْكَفَّارَةُ تَجِبُ اَيْضًا فِيْ قَتْلِ غَيْرِ الْكَافِرِ ذَكَرًا

کفارہ جرم کرنے والے پر قتل خطاء کی صورت میں لازم ہے۔ قتل عمد میں فریقین دیت پر مصالحت کریں تو قصاص کا حکم رک جائیگا۔ کفارہ کافر کے علاوہ کسی کو بھی قتل کرنے کی

كَانَ الْمَقْتُوْلُ اَوْ اُنْثٰى صَبِيًّا اَوْ بَالِغًا مَجْنُوْنًا اَوْ عَاقِلًا حُرًّا اَوْ عَبْدًا لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ۔

صورت میں واجب ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بالغ، مجنون ہو یا عقلمند، آزاد ہو یا غلام، اپنا غلام ہو یا کسی اور کا۔

میدان جنگ میں مسلمان کا قتل

وَلَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَظَنَّ اَنَّهٗ كَافِرٌ فَبَانَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ وَّجَبَتِ الْكَفَّارَةُ وَلَمْ تَجِبِ الدِّيَةُ

اگر کوئی میدان جنگ میں کسی مسلمان کو قتل کرے اور وہ یہ گمان کرے کہ وہ کافر ہے، پھر واضح ہوا کہ مسلمان ہے تو اس پر کفارہ واجب ہے دیت نہیں۔

وَلَوْ عَلِمَ اِسْلَامَهٗ وَ قَتَلَهٗ وَجَبَتِ الدِّيَةُ وَالْكَفَّارَةُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لِضَرُوْرَةِ الْغَلَبَةِ عَلَى الْكُفَّارِ وَلَوْ كَانَ لِضَرُوْرَةٍ مَعَ الْعِلْمِ بِاِسْلَامِهٖ وَجَبَتِ الْكَفَّارَةُ لَا الدِّيَةُ۔

اگر اسے علم ہو کہ وہ مسلمان ہے پھر بھی قتل کرے تو دیت اور کفارہ واجب ہے بشرطیکہ کفار پر غلبہ کیلئے کسی ضرورت پر قتل نہ کیا ہو۔ اسکے اسلام کا علم ہوتے ہوئے کسی ضرورت پر قتل کرے تو کفارہ واجب ہے دیت نہیں۔

قتل کا کفارہ

وَالْكَفَّارَةُ فِي الْقَتْلِ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى وَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ خَالِيًا مِّنَ الْعُيُوْبِ الْمُعْطِلَةِ

قتل کا کفارہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے چاہے غلام ہو یا کنیز۔ مناسب ہے کہ وہ بے کار بنانیوالے عیوب سے خالی ہو۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ لِقِلَّةِ مَالِهٖ اَوْ لِكَثْرَةِ عِيَالِهٖ فَكَفَّارَتُهٗ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَالتَّوْبَةُ مِنْ ذَنْبِهٖ

اگر قاتل مال کی قلت اور اہل وعیال کی کثرت کے باعث غلام آزاد نہ کر سکے تو اسکا کفارہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا اور اپنے گناہ سے توبہ کرنا ہے۔

وَلَا تَكُوْنُ كَفَّارَةُ الْقَتْلِ غَيْرَ هٰذَيْنِ لَا ثَالِثَ لَهُمَا وَلَوْ قَتَلَتْ جَمَاعَةٌ وَاحِدًا وَّجَبَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْجَمَاعَةِ كَفَّارَةٌ اِنْ كَانَ خَطَاً اَوْ عَمْدًا وَتَصَالَحُوْا فِي الشِّبْهِ بِهِمَا كَذٰلِكَ۔

قتل کا کفارہ یہی دو ہیں کوئی تیسرا نہیں۔ اگر کوئی گروہ کسی شخص کو قتل کرے تو اس گروہ کے ہر فرد پر کفارہ واجب ہے بشرطیکہ وہ قتل خطاء یا قتل عمد ہو اور دونوں میں مصالحت ہو جائے۔ قتل شبیہ کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

جانوروں کو زخمی کرنے کا مسئلہ

اَمَّا الْجِنَايَةُ عَلَى الْحَيَوَانِ فَاِنْ كَانَ مَا كُوْلَ اللَّحْمِ كَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَاَتْلَفَهٗ بِالذَّبْحِ فَلِمَالِكِهَا الْخِيَارُ فِيْ مُطَالَبَةِ قِيْمَتِهَا وَفِيْ مُطَالَبَةِ

اگر جانور حلال گوشت ہو مثلاً اونٹ، گائے، چوپائے اور اس کو ذبح کر کے تلف کر دیا گیا ہو تو مالک کیلئے اختیار ہے کہ اس کی قیمت طلب کرے یا تاوان۔ زندہ حالت میں

الْاَرْشِ وَهُوَ التَّفَاوُتُ بَيْنَ قِيْمَتِهٖ حَيًّا وَبَيْنَ قِيْمَتِهٖ ذَبِيْحًا فَلَوْ طَالَبَ الْمَالِكُ قِيْمَتَهٗ مِنَ الْجَانِيْ فَوَجَبَ اَنْ يَّدْفَعَ الذَّبِيْحَ اِلَى الْجَانِيْ وَيَاْخُذَ الْقِيْمَةَ مِنْهُ۔

جانور کی قیمت اور ذبح کے بعد اس کی قیمت میں فرق تاوان ہوگا لہٰذا اگر مالک قیمت طلب کرے تو اس کے ذمے مذبوحہ جانور کو مارنے والے کے حوالے کرنا واجب اور اس سے قیمت وصول کرنا واجب ہے۔

وَلَوْ طَالَبَ الْاَرْشَ فَيُقَوِّمُ الْعَارِفُ بِحَالَتَيْهِ فَمَا تَفَاوَتَ بَيْنَ الْقِيْمَتَيْنِ اُخِذَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَا كُوْلَ اللَّحْمِ اُخِذَتْ قِيْمَتُهُ السُّوْقِيَّةُ اَوْ بِتَقْوِيْمِ الْعَارِفِيْنَ بِقِيْمَتِهٖ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مِنَ الْاَصْنَافِ الَّتِيْ تَكْثُرُ بَيْعُهٗ وَشِرَائُهٗ كَكَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْحَائِطِ وَكَلْبِ الزَّرْعِ وَالْفَهْدِ وَغَيْرِهَا۔

اگر وہ تاوان طلب کرے تو دونوں حالتوں کی قیمت کا ماہر قیمت لگائے اور جو دونوں قیمتوں میں فرق ہو وصول کرے۔ اگر جانور حلال گوشت نہ ہو تو اس کی بازاری قیمت وصول کی جائے یا اس کی قیمت کے ماہرین قیمت لگائیں اگر ان جانوروں میں سے نہ ہو جس کی خرید و فروخت زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً شکاری کتا، حفاظتی کتا، کھیتی کی نگرانی کرنے والا کتا اور چیتا وغیرہ۔

جانور کو غصب کے بعد ہلاک کرنا

وَالْغَاصِبُ لَوْ اَتْلَفَ حَيَوَانًا مَا كُوْلَ اللَّحْمِ اَوْ غَيْرَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ قِيْمَتُهٗ وَاِنْ كَانَ الْمَغْصُوْبُ مَوْجُوْدًا عَلٰى حَالِهِ حِيْنَ الْغَصْبِ وَجَبَ اَنْ يَّرُدَّهُ اِلٰى مَالِكِهٖ وَلَوْ تَفَاوَتَتْ حَالُهٗ مِنْ وَقْتِ الْغَصْبِ وَجَبَ الْاَرْشُ

غاصب اگر کسی حلال گوشت جانور یا اسکے غیر کو ہلاک کردے تو اس کی قیمت اس پر واجب ہے اور اگر غصب شدہ جانور غصب کے وقت والی حالت میں ہو تو اسے اسکے مالک کو واپس کرنا واجب ہے اور اگر اسکی حالت غصب کے وقت کی حالت سے مختلف ہو تو تاوان لازم ہوگا۔

جانور سے کھیتی کو نقصان

وَلَوْ جَنَتْ مَاشِيَةٌ عَلٰى زَرْعٍ اَوْ قَصَرَ مَالِكُهَا فِيْ حِفْظِهَا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْجَانِيْ وَاِنْ لَّمْ يَقْصُرْ مَالِكُهَا فِيْ حِفْظِهَا لَمْ يَجِبْ شَيْءٌ عَلَيْهِ۔

اگر جانور کسی کھیتی کو نقصان پہنچائے جبکہ مالک اسکی حفاظت میں کوتاہی کرتا ہو تو وہ ضامن ہوگا اگر اسکا مالک اسکی حفاظت میں کوتاہی نہ کرتا ہو تو اسکے ذمے کوئی چیز واجب نہیں۔

وَرَاكِبُ الْبَهِيْمَةِ يَضْمَنُ لِمَا جَنَتِ الْبَهِيْمَةُ بِيَدِهَا اَوْ رِجْلِهَا اَوْ رَاسِهَا اَوْ كَدْمِهَا اَوْ خَبْطِهَا وَلَا يَضْمَنُ لِمَا وَقَعَ مِنْ رَوْثِهَا وَبَوْلِهَا وَلِمَا وَقَعَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ مِنْ ضَرُوْرِيَّاتِهَا وَاِيْقَافُ الْبَهِيْمَةِ فِي الطَّرِيْقِ الْمُضَيَّقَةِ لِلضَّرُوْرِيَّاتِ هَا يُوْجِبُ ضَمَانَ جِنَايَتِهَا۔

جانور پر سوار شخص جانور کے ہاتھ پیر، سر مارنے، منہ سے کاٹنے، بدکنے یا مارنے سے ہونیوالے نقصان کا ذمہ دار ہوگا تاہم وہ اس جانور کے گوبر اور پیشاب کے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا نہ ان نقصانات کا ذمہ دار ہوگا جو جانور کی ضروری حرکات سے پہنچے۔ بلا ضرورت تنگ راستے میں جانور کو روکنا اس کے جنایت سے پیدا شدہ نقصانات کا ضامن ہونے کا موجب ہوگا۔

قسامہ کیسے ثابت ہو؟

وَ اَمَّا الْقَسَامَةُ فَلَا تَثْبُتُ اِلَّا بِاللَّوْثِ وَ اللَّوْثُ اَمَارَةٌ تُغَلِّبُ بِهَا الظَّنُّ بِصِدْقِ الْمُدَّعِیْ فَلَوْ وُجِدَ قَتِیْلٌ فِیْ قَرْیَةٍ اَوْ دَارٍ اَوْ مَحَلَّةٍ فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّحْلِفَ اَوْلِیَاءُ دَمِهٖ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا اِنْ کَانُوْا خَمْسِیْنَ وَ اِنْ لَّمْ یَکُوْنُوْا خَمْسِیْنَ رَجُلًا بَالِغًا عَاقِلًا جَازَ اَنْ یَّتَکَرَّرَ الْیَمِیْنُ مِنْ جَمَاعَةٍ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا وَاحِدًا وَّ حَلَفَ خَمْسِیْنَ مَرَّةً تَثْبُتُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ وَ یَجُوْزُ اَنْ یَّحْلِفَ مَنْ یَظُنُّ بِهٖ مِنْ اَهْلِ الدَّارِ اَوِ الْمَحَلَّةِ اَوِ الْقَرْیَةِ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا عَلٰی اَنَّ لَهُمْ یَقْتُلُوْهُ وَ لَمْ یَعْلَمُوْا قَاتِلَهٗ فَبِذَالِكَ یَسْقُطُ الْقَوَدُ عَنْ رِقَابِهِمْ وَ تَلْزَمُ الدِّیَةُ عَلَی الْعَاقِلَةِ دِیَةً مُخَفَّفَةً فِیْ ثَلَاثِ سِنِیْنَ وَلَوِ ادَّعٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ الْقَرْیَةِ اَوِ الْمَحَلَّةِ الْمَظْنُوْنِ بِهِمْ لَاَبْطَلَ الْقَسَامَةَ۔

قسامہ کا ثبوت لوث ہی سے ثابت ہوتا ہے لوث وہ نشانی ہے جس کے ذریعے سے دعویدار کی سچائی پر گمان غالب ہوتا ہے۔ اگر کسی بستی، گھر یا محلے میں کوئی مقتول پایا جائے تو اس کے ورثاء کو چاہئے کہ اگر وہ پچاس ہوں تو پچاس قسمیں کھائے اگر پچاس سے کم ہوں تو یہی گروہ بار بار قسم کھائے۔ اگر خون کا وارث صرف ایک ہو اور وہ پچاس دفعہ قسم کھائے تو قاتل کے خاندان والوں پر دیت ثابت ہو جائے گی۔ گھر اور محلے کے ان لوگوں سے بھی مشکوک لوگوں سے پچاس مرتبہ قسمیں لینا جائز ہے کہ انہوں نے مقتول کو قتل نہیں کیا نہ ہی قاتل کا کوئی علم ہے۔ ایسی صورت میں قصاص ان کے ذمے سے ساقط ہو جائیگا اور خون کے ذمہ دار خاندان والوں پر تین سال کی مدت میں ہلکی دیت لازم ہوگی۔ اگر مقتول کے خون کا وارث بستی یا محلے کے مشکوک لوگوں میں سے کسی کے خلاف دعویٰ کرے تو قسامہ کا معاملہ باطل نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

﴿۲۴﴾ بَابُ التِّجَارَتِ — تجارت کا بیان

اقسام تجارت

وَهِيَ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَرْضِيٌّ وَّغَيْرُ مَرْضِيٍّ وَالْمَرْضِيُّ عَلٰى نَوْعَيْنِ وَاجِبٌ وَّمُسْتَحَبٌّ۔ وَغَيْرُ الْمَرْضِيِّ عَلٰى نَوْعَيْنِ حَرَامٌ وَّمَكْرُوْهٌ

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) پسندیدہ۔ (۲) ناپسندیدہ۔ پسندیدہ تجارت کی دو قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) مستحب۔ ناپسندیدہ کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) حرام تجارت (۲) مکروہ تجارت

واجب تجارت

فَالْوَاجِبُ مِنْهَا مَا يَحْتَاجُ الْإِنْسَانُ إِلَيْهِ لِقُوْتِهٖ وَقُوْتِ عِيَالِهٖ۔

واجب تجارت وہ ہے کہ انسان اپنے اور اہل وعیال کی خوراک کے لئے اس کا محتاج ہو۔

مستحب تجارت

وَالْمُسْتَحَبُّ مِنْهَا مَا يَشْتَغِلُ بِهٖ لِتَوْسِعَةِ الْمَعَاشِ وَمَعُوْنَةِ الْمُحْتَاجِيْنَ مِنَ الْيَتَامٰى وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَتَعْمِيْرِ الْحِيَاضِ وَالْقَنَاطِيْرِ وَالْمَسَاجِدِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَيْرَاتِ وَالصَّدَقَاتِ

مستحب تجارت وہ ہے جس میں انسان اپنی معیشت کو وسعت دینے، یتیموں، فقراء مساکین جیسے حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرنے، تالابوں اور پلوں اور مساجد کی تعمیر وغیرہ اور دیگر خیرات اور صدقات کیلئے اس تجارت میں مشغول ہو جاتا ہے۔

حرام تجارت

وَالْحَرَامُ مِنْهَا بَيْعُ الْمُحَرَّمَاتِ وَشَرَائُهَا كَالْخِنْزِيْرِ وَالْجِيْفَةِ وَالْعَذِرَةِ وَالْحَشَرَاتِ كَالْفَأْرَةِ وَالْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَلٰكِنْ يَجُوْزُ بَيْعُ دُوْدِ الْقَزِّ وَالنَّحْلِ الَّتِيْ يَقْدِرُ عَلٰى تَسْلِيْمِهَا وَبَيْعُ الْأَحْرَارِ وَشَرَائُهُمْ حَرَامٌ لِشَرَفِهِمْ وَالْإِنْسَانُ مَعَ شَرَفِهٖ يَصِيْرُ مَمْلُوْكًا بِسَبَبِ الْكُفْرِ الْأَصْلِيِّ سَبْيًا أَوْ شَرَائً وَتَسْرِيْ رَقِيَّتُهٗ إِلٰى ذُرِّيَّتِهٖ وَأَعْقَابِهٖ وَإِنْ

حرام تجارت میں سے حرام اشیاء کی خرید و فروخت مثلاً سور، مردار، گندگی اور کیڑے مکوڑے مثلاً چوہے، بچھو، سانپ وغیرہ، تاہم ریشمی کیڑوں اور شہد کی مکھیوں کی فروخت جن کو خریدار کے حوالے کرنا ممکن ہو، جائز ہے۔ آزاد افراد کی خرید و فروخت انکی شرافت کے سبب حرام ہے۔ انسان اپنی شرافت کے باوجود گرفتار یا خریداری پر پیدائشی کافر ہونے سے غلام بن جاتا ہے اور غلامی اسکی اولاد اور نسلوں کو منتقل ہوگی، اگرچہ وہ اسلام قبول

اَسْلَمُوْا اَمْ لَمْ يُعْتَقُوْا وَلَوِ الْتُقِطَ طِفْلٌ مِّنْ دَارِ الْحَرْبِ صَارَ مَمْلُوْكًا اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا مُسْلِمٌ۔

کر بھی لیں، جب تک ان کو آزاد نہ کیا جائے۔ اگر میدان جنگ سے کوئی بچہ اٹھالیا جائے تو وہ مملوک ہوگا اگر اس میں مسلمان نہ ہو۔

حرمت ملکیت

وَالرَّجُلُ لَا يَمْلِكُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ وَالْجَدَّ وَالْجَدَّةَ وَاِنْ عَلَوْا وَالْوَلَدَ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى وَوَلَدَ الْوَلَدِ وَاِنْ نَزَلُوْا وَالْاَخَ وَالْاُخْتَ وَالْعَمَّ وَالْخَالَ وَاِنْ عَلَوْا وَالْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ وَاِنْ عَلَتَا وَوَلَدَ الْاَخِ وَوَلَدَ الْاُخْتِ وَاِنْ نَزَلُوْا لِاَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدَهُمْ يَنْعَتِقُ مَعًا وَيَمْلِكُ غَيْرَهُ وَلَا بَعِيْدًا كَانَ اَوْ قَرِيْبًا۔ وَكُلٌّ مِّنَ الزَّوْجَيْنِ اِنْ مَّلَكَ صَاحِبَهُ بَطَلَ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا وَاِنْ مَّلَكَ بَعْضَهُ بَطَلَ اَيْضًا النِّكَاحُ۔

آدمی کبھی اپنے باپ، ماں، دادا، دادی، چاہے جتنی اوپر کو جائیں، اولاد چاہے لڑکا ہو یا لڑکی، اولاد کی اولاد اگرچہ وہ جتنی نیچے کو جائیں بھائی، بہن، چچا، ماموں چاہے جتنے اوپر جائیں، پھوپھی اور خالہ جتنی اوپر کو جائیں، بھائی اور بہن کی اولاد چاہے جتنی نیچے کو جائیں کا مالک نہیں بن سکتا کیونکہ وہ ان میں سے کسی کو خریدے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ انکے علاوہ دیگر کا چاہے دور ہو یا قریب مالک بن سکتا ہے۔ میاں بیوی میں سے کوئی دوسرے کا مالک بن جائے تو ان کا نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ اگر بعض حصے کا بھی مالک بن جائے تو بھی نکاح باطل ہو جاتا ہے۔

ممنوع خرید و فروخت

وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ حَبَّةِ حِنْطَةٍ لِقِلَّتِهَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ شَرْعًا لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَشِرَائُهٗ وَلٰكِنْ يَجُوْزُ بَيْعُ الْاَزْوَاثِ لِتَقْوِيَةِ الْاَرَاضِيْ وَتَعْمِيْرِ الْمَزَارِعِ وَبَيْعُ الدُّهْنِ النَّجِسِ لِلْاِسْتِصْبَاحِ فِي الصَّحَارِيْ وَالْمَاءِ الْمُتَنَجِّسِ لِلْاَشْجَارِ وَالْمَزْرُوْعَاتِ۔

گندم کا دانہ اسکی قلت کے باعث بیچنا جائز نہیں ہے۔ ہر وہ چیز جو شرعاً قابل نفع نہ ہو اسکی خرید و فروخت جائز نہیں۔ تاہم جانوروں کے گوبر کی خرید و فروخت کھیتوں کو تقویت پہنچانے اور کھیتوں کی تعمیر کیلئے جائز ہے۔ ناپاک تیل کی خرید فروخت بھی میدانوں میں چراغ جلانے کیلئے اور درختوں اور کھیتوں کیلئے ناپاک پانی کی خرید و فروخت جائز ہے۔

شراب کی خرید و فروخت

وَاَمَّا الْخَمْرُ فَيَحْرُمُ بَيْعُهٗ وَشِرَائُهٗ اِنْ اَرَادَ شُرْبَهٗ اَوْ اِنْ اَرَادَ تَخْلِيْلَهٗ وَاِرَاقَتُهٗ يَجُوْزُ شِرَائُهٗ مَعَ الْكَرَاهَةِ اِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلٰى اِرَاقَتِهٖ نَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ لِضُعْفِ الْمُسْلِمِيْنَ وَقُوَّةِ الْفَاسِقِيْنَ۔

شراب کی خرید و فروخت اگر پینے کا ارادہ ہو تو حرام ہے مگر اسکو سرکہ بنانے یا بہانے کا ارادہ ہو تو گنجائش کی صورت میں اسے خریدنا جائز ہے بشرطیکہ مسلمانوں کی کمزوری اور فاسقوں کی تقویت کے باعث برائی سے روکتے ہوئے اسے بہا دینے پر قادر نہ ہو۔

کتے کی خرید وفروخت

وَيَجُوْزُ بَيْعُ الْكَلْبِ وَشِرَائُهُ مَعَ اَنَّهُ نَجِسٌ لِلصَّيْدِ اَوْ حِفْظِ الْاَنْعَامِ وَالْبَهَائِمِ وَالْحَائِطِ اَوِ الزَّرْعِ وَبَيْعُ الْفَهْدِ وَطُيُوْرِ الصَّيْدِ كَالْبَازِيْ وَالصَّقْرِ وَالشَّاهِيْنِ وَالْعُقَابِ وَالْبَاشِقِ وَشِرَائُهَا جَائِزَانِ وَيَجُوْزُ بَيْعُ الْفِيْلِ وَشِرَائُهُ لِاَنَّهُ يَحْمِلُ عَشَرَةَ اَحْمَالِ الْبَغْلِ وَيُحَارِبُ فِيْ صَفِّ الْقِتَالِ وَيَنْتَفِعُ النَّاسُ بِعِظَامِهٖ۔

ناپاک ہونے کے باجود کتے کی خرید و فروخت شکار، چوپایوں جانوروں چاردیواری اور کھیتی کی حفاظت کیلئے جائز ہے۔ چیتا اور شکاری پرندوں مثلاً باز، چرخ، شاہین، عقاب، باشق کی خرید وفرخت دونوں جائز ہیں۔ ہاتھی کی خرید وفروخت بھی جائز ہے کیونکہ یہ خچروں کے دس بوجھ کے برابر بوجھ اٹھا سکتا ہے اور میدان جنگ میں لڑ سکتا ہے لوگ ہاتھی کی ہڈیوں سے بہت فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

مکروہ تجارت

وَالْمَكْرُوْهُ مِنْهَا كَاَرْبُحِ كُوْبِ الْبَحْرِ وَاُجْرَةِ الطِّرَابِ وَاُجْرَةِ خِصَاءِ الْحَيَوَانِ وَمُعَامَلَةِ الظَّالِمِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَةِ الْفَسَقَةِ بِالظُّرُوْفِ الَّتِيْ جَرَتِ الْعَادَةُ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِيْهَا وَكُلُّ شَيْئٍ يُعِدُّهُمْ وَيُزَيِّنُ تِجَارَتَهُمْ يُكْرَهُ لِبَيْعِهِمْ۔

مکروہ میں سے سمندر کی سیر کیلئے تجارت کرنا، نسل کشی کی اجرت، حیوان کو خصی بنانے کی اجرت، ظالموں اور کافروں میں معاملات طے کرنا، چاہے ذمی ہی کیوں نہ ہو، فاسقوں کیساتھ ان برتنوں کی تجارت جو اکثر شراب نوشی کیلئے استعمال ہوتے ہوں اور ہر وہ چیز جو ان کیلئے مددگار ہوں یا انکی محفلوں کی سجاوٹ میں اُن سب کو فروخت کرنا مکروہ تجارت ہے۔

نامعلوم چیز کی فروخت

وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْمَجْهُوْلِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمَبِيْعُ مَعْلُوْمًا بِالْمُشَاهَدَةِ فِيْمَا يُعْلَمُ بِالْمُشَاهَدَةِ اَوْ بِوَصْفٍ فِيْمَا يُعْلَمُ بِالْوَصْفِ وَهُوَ اللَّفْظُ الْفَارِقُ بَيْنَ اَفْرَادِ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بَعْدَ تَعْرِيْفِ الْجِنْسِ بِاللَّفْظِ الدَّالِ عَلَى الْقَدْرِ الَّذِيْ يَشْتَرِكُ فِيْهِ اَفْرَادُ حَقِيْقَتِهٖ اَوِ الْكَيْلِ فِي الْمَكِيْلَاتِ اَوِ الْعَدِّ فِي الْمَعْدُوْدَاتِ اَوِ الشَّمِّ فِيْمَا يُعْلَمُ بِهٖ اَوِ الذَّوْقِ فِيْمَا يُعْلَمُ بِهٖ وَمَعْرِفَةُ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ تَتَعَلَّقُ بِالْعُرْفِ فِيْ كُلِّ بَلْدَةٍ اَوْ قَرْيَةٍ اَوْ نَاحِيَةٍ

نامعلوم چیز کی فروخت جائز نہیں چنانچہ مبیع کو اگر دیکھ کر معلوم کیا جاسکتا ہو تو دیکھ کر اور اگر صفت سے معلوم کیا جاسکتا ہو تو وصف کے ذریعے معلوم ہونا ضروری ہے۔ وصف وہ لفظ ہے جو کسی جنس کے دیگر افراد میں مشترکہ قدر پر دلالت کرنیوالے لفظ سے تعریف کے بعد اس جنس کے دیگر افراد سے ممتاز کرے، یا ناپی جانے والی چیزوں میں ناپ سے، تولی والی چیزوں میں تول کر، سونگھنے والی چیزوں میں سونگھ کر اور ذائقہ والی اشیاء میں چکھ کر معلوم کرنا ضروری ہے ان اشیاء کی پہچان ہر شہر، گاؤں اور مضافات کے عرف پر موقوف ہے۔

اندازے سے فروخت

وَيَجُوْزُ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ بِالْمُجَازَفَةِ إِنْ كَانَ الْمُتَبَايَعَانِ تَرَاضَيَا وَيَجُوْزُ بَيْعُ الْمِسْكِ فِي قَارُوْرَةٍ وَإِنْ لَمْ يَفْتِقْ وَلَوْ فَتَقَ بَعْدَ الْعَقْدِ فَوَجَدَهُ مَعِيْبًا بِالْغِشِّ أَوْ غَيْرِهِ فَلِلْمُشْتَرِيْ الْخِيَارُ فِيْ رَدِّهِ وَيَجُوْزُ بَيْعُ الْمَظْرُوْفِ بِالْوَزْنِ وَتَدَارُءُ وَزْنِ الظَّرْفِ جَزَافًا لَمْ تَرَاضَيَا وَالْبَيْعُ بِالظَّرْفِ

اندازہ لگا کر فروخت کرنا جائز ہے بشرطیکہ فریقین راضی ہوں۔ ناف میں موجود مشک کی فروخت بھی جائز ہے چاہے اسے چیرا نہ گیا ہو اور اگر چیرا جائے اور مشک کو ملاوٹ کے باعث معیوب پائے تو مشتری کو واپسی کا اختیار ہے۔ برتن کا وزن اندازے سے منہا کر کے برتنوں میں موجود اشیاء کی فروخت دونوں کی رضامندی سے جائز ہے اور برتن کیساتھ بھی جائز ہے۔

مباح اور مشترکہ اشیاء کی فروخت جائز نہیں

وَلَا يَجُوْزُ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ بِالْمُبَاحَاتِ الْأَصْلِيَّةِ قَبْلَ الْحِيَازَةِ كَالْكَلَأِ وَمِيَاهِ الْأَوْدِيَةِ وَالْعُيُوْنِ الْمُشْتَرَكَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْوُحُوْشِ وَالطُّيُوْرِ الْوَحْشِيَّةِ وَالسَّمَكِ وَالطَّائِرِ الَّذِيْ لَا يَقْدِرُ عَلَى تَسْلِيْمِهِ وَيَجُوْزُ بَيْعُ الْحَمَامِ الَّذِيْ جَرَتِ الْعَادَةُ بِعَوْدِهِ وَالسَّمَكِ فِي الْمِيَاهِ الْمَحْصُوْرَةِ الْمَمْلُوْكَةِ

اصلی مباح چیزوں کو محفوظ کرنے سے پہلے ان کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے، مثلاً گھاس، مسلمانوں کی مشترکہ وادیوں اور چشموں کے پانی کی فروخت، وحشی جانور، وحشی پرندے، مچھلیوں اور ان پرندوں کی خرید و فروخت جن کے حوالہ کرنے کی وہ قدرت نہ رکھتا ہو۔ واپس آنے کی عادت والے کبوتر اور ملکیت میں جمع شدہ پانی میں موجود مچھلی کی فروخت جائز ہے۔

ملکیت کی مختلف صورتیں

وَمَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِيْ مِلْكِهِ أَوْ فِيْ أَرْضٍ مُبَاحَةٍ صَارَ مَاؤُهَا مِلْكَهُ وَمَنْ حَفَرَ نَهْرًا أَوْ أَجْرَى الْمَاءَ الْمُبَاحَ فِيْهِ صَارَ الْمَاءُ مِلْكَهُ وَلَوْ حَفَرَ وَظَهَرَ مَعْدَنٌ صَارَ أَيْضًا مِلْكَهُ

اگر کوئی اپنی ملکیتی یا مباح زمین پر کنواں کھودے تو اس کا پانی اسکی ملکیت ہے۔ اگر کوئی نہر کھودے اور اس میں مباح پانی جاری کرے تو وہ پانی اسکی ملکیت ہے۔ اگر کوئی زمین کھودے اور خزانہ نکل آئے تو یہ اسکی ملکیت ہے۔

خرید و فروخت کی مختلف صورتیں

وَيَجُوْزُ بَيْعُ الْوَقْفِ إِنْ أَدْى إِلَى الْخَرَابِ وَبِالْبَيْعِ يُعْمَرُ وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ أُمِّ الْوَلَدِ فِيْ حَيَاةِ وَلَدِهَا وَبَعْدَ مَوْتِهِ إِنْ كَانَ الْمَوْلَى مُعْسِرًا أَوْ هِيَ لَمْ تَكُنْ لَائِقَةً بِهِ يَجُوْزُ بَيْعُهَا

وقف شدہ چیز اگر خراب ہونے کے قریب ہو اور فروخت پر درستگی ممکن ہو تو فروخت جائز ہے۔ بچے کی زندگی میں ام ولد کی فروخت جائز نہیں تاہم بچے کی موت کے بعد اگر آقا تنگدست ہو جائے اور وہ کنیز اسکی لائق نہ رہے تو اسکی فروخت جائز ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْمَرْهُوْنِ اِلَّا بِاِذْنِ الْمُرْتَهِنِ وَيَجُوْزُ بَيْعُ مِلْكٍ كَانَ فِيْ يَدِ الْغَاصِبِ اِنْ كَانَ الْمُشْتَرِيْ يَقْدِرُ عَلٰى اِنْتِزَاعِهٖ مِنْ يَدِ الْغَاصِبِ۔

مرتہن کی اجازت کے بغیر رہن شدہ چیز کی فروخت جائز نہیں۔ غاصب کے پاس موجودہ چیز کی فروخت جائز ہے بشرطیکہ خریدار غاصب سے اسکو حاصل کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔

وَيَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِ الْحَيَوَانِ كَالنِّصْفِ اَوِ الثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ مُشَاعًا مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنِ عُضْوٍ وَلَوْ عَيَّنَ عُضْوًا بِعَيْنِهٖ كَالرَّأْسِ وَغَيْرِهٖ بَطَلَ الْبَيْعُ وَبَعْدَ الذَّبْحِ لَا يَبْطُلُ بِتَعْيِيْنِ عُضْوٍ

جانور کا بعض حصہ مثلاً نصف، ایک تہائی یا ایک چوتھائی حصہ کسی عضو کا تعین کئے بغیر اشتراکی طور پر فروخت کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی عضو معین کیا جائے مثلاً سر وغیرہ تو فروخت باطل ہے۔ ذبح کے بعد کسی عضو کو معین کر کے بیچنا باطل نہیں

وَلَوْ بَاعَ صَفْقَةً وَاحِدَةً مَا يَصِحُّ وَمَا لَا يَصِحُّ كَبَيْعِ عَبْدِهٖ وَحُرٍّ فَاِنَّهٗ يَصِحُّ فِيْمَا يَمْلِكُ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُسْقِطَ الثَّمَنَ بِالتَّوْزِيْعِ عَلَى الْمَمْلُوْكِ وَعَلَى الْحُرِّ لَوْ كَانَ مَمْلُوْكًا وَلِلْمُشْتَرِيْ خِيَارُ الْفَسْخِ فِيْهِ۔ وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْمُصْحَفِ مِنَ الْكَافِرِ وَلَا الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ وَلَا السِّلَاحِ۔

اگر کوئی صحیح اور غیر صحیح چیزیں ایک ساتھ فروخت کرے مثلاً اپنے غلام اور کسی آزاد کی فروخت تو ملکیتی چیز کی فروخت تو درست ہے تاہم آزاد شخص کو غلام فرض کر کے اسکی قیمت کو مملوک اور آزاد شخص میں اندازے سے تقسیم کر کے آزاد شخص کی قیمت منہا کی جائے گی تاہم خریدار کو سودا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ کسی کافر کو قرآن اور مسلمان غلام اور اسلحہ فروخت کرنا جائز نہیں۔

قبضہ سے قبل مال مملوکہ کی فروخت

وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ شَيْءٍ قَبْلَ قَبْضِهٖ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ مِنْهَا مَا يُمْلَكُ بِالْاِرْثِ وَالْوَصِيَّةِ وَمِنْهَا نَصِيْبُهٗ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَمِنْهَا نَصِيْبُهٗ مِنَ الْوَقْفِ وَمِنْهَا اِذْرَارُ الْعَبْدِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَمِنْهَا الْوَدِيْعَةُ عِنْدَهٗ قَبْلَ الْعَوْدِ اِلَيْهِ وَمِنْهَا مَالُ الشَّرِيْكِ فِيْ يَدِ شَرِيْكِهٖ وَمِنْهَا بَدَلُ الْمَرْهُوْنِ مِنَ الْمُرْتَهِنِ وَمِنْهَا الْمُسْتَعَارُ مِنَ الْمُسْتَعِيْرِ وَمِنْهَا بَدَلُ الْخُلْعِ مِنْ ذَاتِ الْخُلْعِ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ بَيْعُ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ قَبْلَ الْقَبْضِ وَمَنْ بَاعَ شَجَرًا اَوْ اَرْضًا فَوَهَبَ الْاَرْضَ لِلْمُشْتَرِيْ لِدَفْعِ الشُّفْعَةِ قَدُّوْا اَوْ حَسُوْدًا اَوْ فَاسِقًا اَوْ ظَالِمًا جَازَ وَلَوْ كَانَ حِيْلَةً۔

قبضے سے پہلے کسی چیز کی فروخت جائز نہیں مگر بعض مواقع میں مثلاً وراثت یا وصیت سے ملکیت میں آنیوالی چیز، مال غنیمت کا حصہ، مال وقف سے حصہ، بیت المال سے ملنے والا اپنا وظیفہ، واپسی سے قبل کسی کے پاس رکھی ہوئی اپنی امانت، شراکت دار سے ملنے والا مال مشترکہ، مرتہن کو رہن کے بدلے ملنے والی چیز، عاریت پر لینے والے کے پاس موجود عاریت کی اشیاء، خلع والی عورت سے خلع کے بدلے ملنے والی اشیاء۔ ان تمام اشیاء کو قبضے میں آنے سے پہلے ہی فروخت کرنا جائز ہے۔(۱) اگر کوئی کسی زمین کے درختوں کو فروخت کر دے اور کسی دشمن، حاسد، فاسق یا ظالم کو حق شفعہ سے روکنے کیلئے زمین خریدار کو ہبہ کر دے تو جائز ہے اگرچہ حیلہ سازی کیوں نہ ہو۔

(۱) کیونکہ ان اشیاء پر اس کا قبضہ اور ملکیت یقینی ہے۔

ایجاب وقبول کا مسئلہ

وَلَا يَنْعَقِدُ الْبَيْعُ اِلَّا بِالْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ بِلَفْظِ الْمَاضِيْ كَمَا يَقُوْلُ الْبَائِعُ بِعْتُ اَوْ شَرَيْتُ اَوْ مَلَّكْتُ وَالْمُشْتَرِيْ يَقُوْلُ اِشْتَرَيْتُ اَوْ تَمَلَّكْتُ اَوْ قَبِلْتُ وَاَمَّا التَّعَاطِيْ فَيَكْفِيْ فِي الْمُحَقَّرَاتِ اِنْ كَانَ الْمِيْزَانُ اَوِ الْمِكْيَالُ اَوِ الذِّرَاعُ صَحِيْحًا لَا نَقْصَ وَلَا قُصُوْرَ وَالْمُشْتَرِيْ غَيْرُ مُضْطَرٍّ وَالْبَائِعُ مُتَدَيِّنًا وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَلَا بُدَّ مِنَ الْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ بِصِيْغَةِ الْمَاضِيْ فِي النَّفَائِسِ وَالْخَسَائِسِ۔

ماضی کے صیغے کیساتھ ایجاب وقبول کے بغیر خریداری منعقد نہیں ہوتی۔ مثلاً فروخت کرنے والا یوں کہے بعتُ میں نے فروخت کردی یا بیچ دی یا تمہاری ملکیت میں دیدی اور خریدار یوں کہے میں نے خریدلی یا اپنی ملکیت میں لے لی یا اس کو قبول کیا۔ اگر ترازو یا پیمانہ اور گز کسی نقص اور خامی کے بغیر درست ہو اور خریدار کو تشویش بھی نہ ہو اور فروخت کنندہ دیندار ہو تو کم مقدار کی اشیاء میں دستی وصولی کافی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو نفیس اشیاء اور کم قیمت اشیاء کی خرید وفروخت میں صیغۂ ماضی میں ایجاب وقبول ضروری ہے۔(۱)

وَلَا بُدَّ مِنَ التَّوَافُقِ وَالتَّطَابُقِ بَيْنَ الْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ فَلَوْ قَالَ وَاحِدٌ مِنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِعْتُكَ هٰذَيْنِ الْفَرَسَيْنِ اَوِ الْبَقَرَتَيْنِ اَوْ غَيْرِهِمَا بِاَلْفٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ قَبِلْتُ اَحَدَهُمَا بِخَمْسِ مِائَةٍ لَمْ يَقَعِ الْبَيْعُ وَلَوْ قَبَضَ الْمُشْتَرِيْ مَبِيْعًا بِبَيْعٍ فَاسِدٍ لَمْ يَمْلِكْهُ وَاِنْ تَلِفَ الْمَقْبُوْضُ ضَمِنَ الْقَابِضُ

ایجاب وقبول میں موافقت اور مطابقت ضروری ہے۔ پس اگر فروخت کنندہ یوں کہے کہ میں نے یہ دونوں گھوڑے یا گائے وغیرہ ایک ہزار میں تجھے فروخت کیا تو خریدار کہے کہ میں نے ان میں سے ایک کو پانچ سو میں قبول کیا تو خرید وفروخت منعقد نہیں ہوگی۔ اگر خریدار فاسد بیع کے ذریعے فروخت شدہ چیز پر قبضہ کرے تو اسکی ملکیت نہیں ہوگی اور اگر مقبوضہ چیز تلف ہوجائے تو قابض ضامن ہوگا۔

خرید وفروخت کرنے والوں کیلئے شرائط

وَيُشْتَرَطُ فِي الْمُتَعَاقِدَيْنِ الْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَالْاِخْتِيَارُ وَالْقَصْدُ فَلَا يَنْعَقِدُ بَيْعُ الصَّبِيِّ وَلَا الْمَجْنُوْنِ وَلَا الْمُغْمٰى عَلَيْهِ وَلَا الْمُكْرَهِ وَلَا السَّكْرَانِ الَّذِيْ لَا يَعْقِلُ وَلَا الْغَافِلِ وَلَا الْهَازِلِ۔

فریقین کیلئے بالغ، عاقل، بااختیار اور باارادہ ہونا شرط ہے۔ چنانچہ بچہ یا پاگل یا بے ہوش، مجبور کی خرید وفروخت منعقد نہیں ہوتی نہ ہی نشے میں دھت شخص کی خرید وفروخت درست ہے جو تعقل نہ کرسکے، غافل شخص اور مذاق کرنے والے افراد سے بھی خرید وفروخت کا معاملہ نہیں ہوسکتا۔

وَيُشْتَرَطُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَاقِدُ مَالِكًا لِّلْمَبِيْعِ اَوْ وَلِيًّا لِّلْمَالِكِ كَالْاَبِ وَالْجَدِّ اَوْ اِمَامًا اَوْ اَمِيْنًا لِلْاِمَامِ اَوْ وَصِيًّا اَوْ وَكِيْلًا

فروخت کنندہ کیلئے شرط ہے کہ وہ فروخت کی جانے والی چیز کا مالک یا مالک کا سرپرست ہو، مثلاً والد اور دادا یا امام یا امام کا امین یا وصی ہو یا وکیل ہو۔

(۱) قیمتی چیزوں کی خرید وفروخت کیلئے ایجاب وقبول ضروری جبکہ تعاطی یعنی کم قیمت اشیاء کی خریداری کیلئے ایجاب وقبول ضروری نہیں۔

وَيَجُوْزُ لِلْاَبِ اَنْ يَّتَوَلّٰى طَرَفَيِ الْعَقْدِ فِي التِّجَارَةِ كَمَا فِي النِّكَاحِ وَيَصِحُّ الْعَقْدُ بِالْاِسْتِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ كَمَا يَقُوْلُ الْمُشْتَرِيْ بِعْنِيْ هٰذِهِ السِّلْعَةَ فَقَالَ بِعْتُ وَالْاِسْتِيْجَابُ اَوَّلًا يُغْنِيْ عَنْ لَفْظِ الْاِيْجَابِ اٰخِرًا۔

باپ کو نکاح کی طرح تجارت میں طرفین کی سرپرستی جائز ہے۔ خرید وفروخت کا معاملہ استجاب وقبول سے بھی درست ہے۔ مثلاً خریدار کہے "یہ سامان مجھے فروخت کردو" اور فروخت کرنیوالا کہے "میں نے فروخت کردیا"۔ پہلے ایجاب طلبی بعد کے ایجاب کے الفاظ سے بے نیاز کردیتی ہے۔

تجارت کے آداب

اَمَّا اٰدَابُ التِّجَارَةِ فَيُسْتَحَبُّ لِلتَّاجِرِ اَنْ يَّتَفَقَّهَ فِيْهَا وَّلَا وَيُسْتَحَبُّ الْاِقَالَةُ لِلْمُسْتَقِيْلِ وَالتَّسْوِيَةُ وَاِيْثَارُ الرَّاجِحِ وَقَبُوْلُ النَّاقِصِ وَاَنْ يَّتْرُكَ الرِّبْحَ فِيْ مُعَامَلَةِ الْاَتْقِيَاءِ وَمِنَ الْفُقَرَاءِ اَوْ تَخْفِيْفُهُ وَالتَّسَامُحُ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالدُّعَاءُ وَقْتَ دُخُوْلِ الْاَسْوَاقِ وَاَنْ يَّسْاَلَ اللّٰهَ الْبَرَكَةَ فِيْ تِجَارَتِهٖ وَالشَّهَادَةُ عِنْدَ الشِّرَاءِ اَوِ الْبَيْعِ۔

تاجر کیلئے پہلے تجارت سے متعلق جاننا مستحب ہے اور اقالہ کا مطالبہ کرنے والے کیلئے اقالہ مسنون ہے۔ برابری کو یقینی بنانا، زیادہ دینے کو ترجیح دینا، کمی کو قبول کرنا اور متقی اور فقراء کیساتھ سودے میں نفع کا چھوڑ دینا یا کم لینا۔ خرید وفروخت میں چشم پوشی سے کام لینا، بازاروں میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا۔ اپنی تجارت میں اللہ سے برکت کا سوال کرنا اور فروخت وخرید کے وقت شہادتین پڑھنا مسنون ہیں۔

مکروہ افعال

وَيُكْرَهُ دُخُوْلُ الْاَسْوَاقِ قَبْلَ الْمُتَبَايِعَيْنِ لِاَنَّهٗ يَدُلُّ عَلَى الْحِرْصِ وَمَدْحُ الْبَائِعِ وَذَمُّ الْمُشْتَرِيْ وَكِتْمَانُ عَيْبِ مَا يَبِيْعُ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْبَيْعِ وَالسَّوْمُ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَالشَّمْسِ وَتَزْيِيْنُ الْاَمْتِعَةِ الَّتِيْ اَرَادَ بَيْعَهَا وَالْبَيْعُ فِيْ ظُلْمَةِ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ وَالْاِسْتِحْطَاطُ بَعْدَ الْعَقْدِ وَالزِّيَادَةُ وَقْتَ النِّدَاءِ وَالنَّجْشُ وَهُوَ اَنْ يَّزِيْدَ فِي الْقِيْمَةِ لِلتَّرْغِيْبِ الْمُشْتَرِيْ وَالدُّخُوْلُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ مَكْرُوْهٌ وَهُوَ اَنْ تَمْشِيَ مُسْتَقْبِلًا اِلَى التُّجَّارِ الْمُتَوَجِّهِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

تاجروں سے پہلے بازاروں میں داخل ہونا مکروہ ہے کیونکہ یہ لالچ پر دلالت کرتا ہے۔ فروخت کنندہ کی تعریف، خریدار کی مذمت اور فروخت شدہ چیز کے عیب کو چھپانا بھی مکروہ ہے۔ خرید وفروخت پر قسم کھانا، صبح صادق اور طلوع آفتاب کے وقت سودا کرنا، جس مال کو بیچنے کا ارادہ ہو اس کو مزین کرنا، تاریک وقت اور مقام پر خرید وفروخت کرنا، سودے کے بعد قیمت کی کمی کا مطالبہ کرنا۔ پشیمانی پر اضافہ کرنا، نجش یعنی خریدار کو ترغیب دلانے کیلئے زیادہ قیمت بتانا، دیگر مسلمانوں کے سودے میں مداخلت کرنا اور تجارتی قافلوں سے ملاقات کرنا مکروہ ہے، یعنی شہر کی طرف آنے والے تاجروں کے پاس جاکر ان سے کچھ

لِيَشْتَرِيَ مِنْهُمْ سِلْعَةً قَبْلَ وُصُوْلِهِمْ اِلَى الْبَلَدِ اَوْ وُقُوْفِهِمْ عَلَى السِّعْرِ وَبَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلَى السِّعْرِ اِنْ كَانَ غَبْنٌ فَاحِشٌ۔

مال خریدے اس سے قبل کہ وہ شہر میں پہنچے اور قبل اسکے کہ وہ ریٹ سے واقف ہوں اور ریٹ سے واقف ہونے کے بعد ان کو شدید نقصان ہو جائے۔

خرید و فروخت کی ممنوع صورتیں

بیع حبل حبلہ

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَهُوَ بَيْعٌ بِثَمَنٍ مُؤَجَّلٍ اِلٰى نِتَاجِ النَّاقَةِ۔

اللہ کے رسول ﷺ نے بیع حبل حبلہ سے منع فرمایا ہے۔ یعنی اونٹ کے بچے کی پیدائش تک ادائی جانے والی قیمت کے عوض کسی چیز کو فروخت کرنا۔

بیع مجر

وَعَنْ بَيْعِ الْمَجْرِ وَهُوَ بَيْعُ مَا فِي الْاَرْحَامِ۔

بیع مجر یعنی مادہ کے رحم میں موجود جنین کی فروخت

بیع ملاقیح

وَعَنْ بَيْعِ الْمَلَاقِيْحِ وَهِيَ مَا فِيْ ظُهُوْرِ الْاُمَّهَاتِ

بیع ملاقیح: ماؤں کے پیٹ کے بچوں کی فروخت

بیع عسب فحل

وَعَنْ بَيْعِ عَسْبِ الْفَحْلِ نُطْفَتَهٗ

بیع عسب فحل: جانوروں کے نطفے کی خرید و فروخت

بیع مضامین

وَعَنْ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَهِيَ مَا فِيْ اَصْلَابِ الْفُحُوْلِ

بیع مضامین: صلب میں موجود نطفے کی خرید و فروخت

بیع ملامسہ

وَعَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَهُوَ اَنْ يَّبِيْعَ سِلْعَةً بِمُلَامَسَةٍ لَا بِمُشَاهَدَةٍ۔

بیع ملامسہ: یعنی کسی سامان کو مشاہدے کے بجائے چھو کر فروخت کرنا۔

بیع منابذہ

وَعَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اِنْ نَبَذْتَهٗ اِلَيَّ فَقَدِ اشْتَرَيْتُهٗ بِمِائَةٍ وَكَذَا۔

بیع منابذہ: یعنی خریدار کہے کہ اگر تم فلاں چیز کو میری طرف پھینک دے تو میں اسکو سو یا اتنی رقم میں خرید لوں گا۔

بیع حصات

وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اِرْمِ هٰذِهِ الْحَصَاةَ فَعَلٰى اَيِّ ثَوْبٍ وَقَعَتْ فَهُوَ لَكَ بِكَذَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ هٰكَذَا بَيْعُهُمْ وَشَرَائُهُمْ فَاَبْطَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّهَا۔

یعنی فروخت کنندہ کہے کہ تم اس کنکر کو مارو جس کپڑے پر بھی وہ لگے وہ کپڑا اتنی قیمت میں تمہارا ہوا۔ زمانہ جاہلیت میں اسی طرح خرید وفروخت ہوا کرتی تھی۔ اسی وجہ سے رسول خدا ﷺ نے ان سب کو باطل قرار دیا۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَمَعْنَاهُ اَنْ لَّا يَقُوْلَ وَاحِدٌ لِلْمُشْتَرِيْ فِيْ مُدَّةِ الْخِيَارِ اَنَا اَبِيْعُ مِثْلَ هٰذِهِ السِّلْعَةِ بِاَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ اَوْ خَيْرًا مِّنْهَا بِالثَّمَنِ وَاَنْ لَّا يَقُوْلَ لِلْبَائِعِ فِيْ مُدَّةِ الْخِيَارِ اَنَا اَزِيْدُكَ فِي الثَّمَنِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے بعض دوسروں کے خلاف خرید وفروخت نہ کریں۔ اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ کوئی خریدار سے مدت اختیار میں یہ نہ کہے کہ میں تمہیں یہی سامان کم قیمت میں یا اسی قیمت میں اچھی چیز بیچتا ہوں۔ نہ ہی فروخت کنندہ سے اسی مدت اختیار میں کہے کہ میں اسکی قیمت زیادہ دونگا۔

وَبَيْعُ الْتَّلْجِئَةِ بَاطِلٌ وَهُوَ الْمُوَاطَاةُ عَلَى الْاِعْتِرَافِ بِالْبَيْعِ مِنْ غَيْرِ بَيْعٍ خَوْفًا مِّنْ ظَالِمٍ يَعْنِيْ لَا يَلْزَمُ مِنْ هٰذِهِ الْتَّلْجِئَةِ بَيْعٌ وَلٰكِنَّ التَّلْجِئَةَ لِدَفْعِ الضَّرَرِ تَجُوْزُ بَلْ تَجِبُ

بیع ملجئہ (۱) باطل ہے۔ یعنی کسی ظالم کے خوف سے کسی چیز کو بیچے بغیر اس کے سودے کا باہمی اعتراف کرنا۔ اس ملجئہ سے خرید وفروخت لازم نہیں ہو جاتی' تاہم نقصان کو دور کرنے کیلئے ملجئہ کا معاملہ درست بلکہ واجب ہے۔

ذخیرہ اندوزی کرنا

وَالْاِحْتِكَارُ مَكْرُوْهٌ وَّفِي الْغَلَّاتِ حَرَامٌ۔ وَهُوَ اَنْ تُمْسِكَ الْاَطْعِمَةَ كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَسَائِرِ الْاَغْذِيَةِ لِلضَّرُوْرِيِّ لِيُزِيْدَ السِّعْرَ۔

ذخیرہ اندوزی مکروہ ہے غلہ جات کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ خوراک کی اشیاء مثلاً گندم' جو اور دیگر ضروری غذائی اشیاء قیمتیں بڑھانے کیلئے روک لے۔

درست خرید وفروخت کی اقسام

اَمَّا الْبَيْعُ بِالْمُرَابَحَةِ وَالْمُوَاضَعَةِ وَالتَّوْلِيَةِ فَصَحِيْحٌ

بیع مرابحہ، مواضعہ اور تولیہ درست ہیں۔

بیع مرابحہ

اَلْمُرَابَحَةُ نَقْلُ مَا مَلَكَهُ بِالْعَقْدِ الْاَوَّلِ بِالثَّمَنِ الْاَوَّلِ مَعَ زِيَادَةِ رِبْحٍ۔

مرابحہ: ابتدائی عقد کے ذریعے اپنی ملکیت کی چیز اسی قیمت پر منافع کے ساتھ کسی کو منتقل کرنا۔

---

(۱) بیع ملجئہ سے مراد کسی ظلم سے بچاؤ کیلئے فروخت کا بہانہ بنانا ہے۔

بیع مواضعہ

وَالْمُوَاضَعَةُ نَقْلُ مَا مَلَكَهُ بِالْعَقْدِ الْأَوَّلِ بِالثَّمَنِ الْأَوَّلِ وَوَضِيعَةِ شَيْءٍ مِنْهُ۔

مواضعہ: یعنی اپنی ملکیت کی چیز ابتدائی عقد کے ذریعے اس کی قیمت میں مختصر کمی کیساتھ کسی کو منتقل کرنا۔

بیع تولیہ

وَالتَّوْلِيَةُ نَقْلُ مَا مَلَكَهُ بِالْعَقْدِ الْأَوَّلِ بِالثَّمَنِ الْأَوَّلِ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ تَحُطُّ وَلَا نَقِيصَةٍ۔

تولیہ: یعنی اپنی ملکیت کی چیز ابتدائی عقد کے ذریعے کسی منافع یا کمی کے بغیر اسی قیمت میں کسی کو منتقل کی جائے۔

قیمت اور منافع کا تعین ضروری ہے

فَالْوَاجِبُ فِي الْمُرَابَحَةِ وَالْمُوَاضَعَةِ وَالتَّوْلِيَةِ تَعْيِينُ رَأْسِ الْمَالِ وَتَعْيِينُ مَا زَادَ عَلَيْهِ رِبْحًا أَوْ مَا نَقَصَ مِنْهُ فَقَدْ أَوْ مَا سَوَّى فِيهِ صِدْقًا وَلَوْ لَمْ يَصْدُقِ الْبَائِعُ فِي رَأْسِ مَالِهِ وَبَانَ كَذِبُهُ فَلِلْمُشْتَرِي الْخِيَارُ لَوْ قَبْلَ قَبْضِهِ۔

بیع مرابحہ، مواضعہ اور تولیہ میں اصل مال کا تعین کرنا اور اس پر منافع کی اضافی رقم یا زمی کے طور پر کمی یا سچائی کی بنیاد پر برابری کی مقدار کا تعین واجب ہے۔ اگر فروخت کنندہ اصل مال میں سچ نہ بولے اور اس کا جھوٹ کھل جائے تو خریدار کو اسکی واپسی اور قبول کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

وَيَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ: اشْتَرَيْتُهُ بِكَذَا مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَنَقِيصَةٍ وَمِنْ غَيْرِ حِيلَةٍ. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُضِيفَ إِلَى رَأْسِ مَالِهِ أُجْرَةَ الْقَصَّارِ أَوِ الصَّبَّاغِ أَوْ غَيْرِهِمَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُولَ: هُوَ عَلَيَّ بِكَذَا أَوْ تَقَوَّمَ عَلَيَّ بِكَذَا.

چنانچہ اسے چاہیے کہ وہ کسی زیادتی وکمی اور کسی حیلے کے بغیر یہ کہے کہ میں نے یہ چیز اتنی قیمت میں خریدی ہے اگر فروخت کنندہ اصل زر پر دھوبی یا رنگ کرنے والا وغیرہ کی اجرت کا اضافہ کرنا چاہے تو وہ یوں کہے کہ یہ چیز مجھے اتنے کی پڑی ہے یا اس کی قیمت اتنی ہوگی۔

خرید وفروخت کی مختلف صورتیں

وَمَنِ اشْتَرَى أَمْتِعَةً لَمْ يَجُزْ أَنْ يَبِيعَ بَعْضَهَا مُرَابَحَةً مَعَ تَسْوِيَةِ أَبْعَاضِهَا إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُخْبِرَ الْمُشْتَرِيَ بِكَيْفِيَّةِ حَالِهَا وَلَوِ اشْتَرَى دَابَّةً حَامِلَةً فَوَلَدَتْ وَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا وَلَمْ يَبِعْ وَلَدَهَا لَمْ يَجُزْ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُخْبِرَ الْمُشْتَرِيَ بِذَلِكَ

اگر کوئی سامان خریدے تو بعض کو نفع کے ساتھ فروخت کرنا جائز نہیں جبکہ ان کے اجزاء برابر ہو تاہم خریدار کو سامان کی حالت سے باخبر کرنے کے بعد ایسا کرنا جائز ہے۔ اگر کوئی کسی حاملہ حیوان کو خریدے پھر بچہ جنے اور وہ چاہے اس کو بیچ دے اور اس کے بچے کو فروخت نہ کرنا چاہے تو خریدار کو اس کی اطلاع دیئے بغیر جائز نہیں۔

اقالہ کا مسئلہ

اَمَّا الْاِقَالَةُ فَهِيَ فَسْخُ الْبَيْعِ بِمِثْلِ الثَّمَنِ الْاَوَّلِ بِلَا زِيَادَةٍ وَّلَا نَقِيْصَةٍ بِتَرَاضَاةِ الْمُتَعَاقِدَيْنِ وَهِيَ جَائِزَةٌ بِشَرْطِ بَقَاءِ الْمَبِيْعِ وَالثَّمَنِ اِنْ هَلَكَ لَمْ يَمْنَعْ مِنَ الْاِقَالَةِ۔

اقالہ ابتدائی قیمت مثل کے عوض خرید وفروخت کے معاملے کو کسی زیادتی، کمی اور طرفین کی رضامندی سے فسخ کرنے کو کہتے ہیں یہ معاملہ جائز ہے بشرطیکہ فروخت شدہ چیز باقی ہو قیمت اگر تلف بھی ہوگئی تب بھی اقالہ سے نہیں روکتی۔

سود کا مسئلہ

اَمَّا الرِّبٰو فَلَا يَكُوْنُ اِلَّا فِي الْمَكِيْلِ وَالْمَوْزُوْنِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَغَيْرِهَا وَالنَّقْدَيْنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ بِالدَّقِيْقِ وَالْخُبْزِ وَلَا شَرَائُهَا وَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْمُكَسَّرِ بِالصَّحِيْحِ وَلَا شَرَائُهُمَا مِنْ جِنْسٍ وَاحِدٍ مُتَفَاضِلًا وَلَا الْجَيِّدِ بِالرَّدِيْءِ مِنْ جِنْسٍ وَاحِدٍ بِالتَّفَاضُلِ وَيَجُوْزُ بِالتَّمَاثُلِ فَيَثْبُتُ الرِّبٰو فِي الْجِنْسِ الْوَاحِدِ مُتَفَاضِلًا اِمَّا فِي الْحَقِيْقَةِ اَوْ فِي التَّقْدِيْرِ كَمَا قَرَضَ مَعَ شَرْطِ النَّفْعِ۔

کھانے پینے کی اشیاء ناپی جانے اور وزن کی جانیوالی اشیاء وغیرہ جبکہ نقدین یعنی سونا اور چاندی میں سود ثابت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا گندم کو آٹا اور روٹی کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں ایک ہی جنس کی زائد لینے کی صورت میں درست چیز کے عوض ٹوٹی چیز کی فروخت جائز ہے نہ ہی فروخت، نہ ہی ایک ہی جنس کی اضافی ردی کے عوض قیمتی چیز کی خرید وفروخت جائز ہے تاہم مساوی صورت جائز ہے لہٰذا ایک ہی جنس کی اشیاء میں زائد لینے سے سود ثابت ہو جاتا ہے چاہے حقیقت میں یا تقدیراً مثلاً نفع کی شرط پر قرضہ دینا۔

سود سے بچنا واجب ہے

فَيَجِبُ الْاِحْتِرَازُ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَنِ الرِّبٰو وَهُوَ مُحَرَّمٌ دَلَّ عَلٰى حُرْمَتِهٖ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْجِنْسِ بِالْجِنْسِ مُتَفَاضِلًا بِالنَّسِيْئَةِ وَيَجُوْزُ مُتَمَاثِلًا نَقْدًا وَفِي الصَّرْفِ كَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ ثَمَنٍ خَالِصٍ اَوْ مَغْشُوْشٍ بِثَمَنٍ مِثْلِهٖ اِلَّا بِالتَّمَاثُلِ نَقْدًا وَالتَّفَاضُلُ فِيْهِ هُوَ الرِّبٰو اَوِ النَّسِيْئَةِ كَذٰلِكَ

پس خرید وفروخت میں سود سے بچنا واجب ہے کیونکہ یہ حرام ہے اسکی حرمت پر کلام اللہ اور کلام نبوی ﷺ دلالت کرتے ہیں لہٰذا کوئی چیز اسی جنس کی دوسری چیز کے عوض ادھار کے طور پر زائد لے کر فروخت کرنا جائز نہیں۔ نقد کی شکل میں برابر لیا جائے تو جائز ہے۔ سونا چاندی میں خالص قیمت یا ملاوٹ شدہ قیمت کے عوض اسی جنس کو اضافی قیمت میں فروخت جائز نہیں تاہم برابری سے نقد سودا جائز ہے اس میں زائد لینا سود ہے ادھار بھی ایسا ہی ہے۔

فَيَجِبُ التَّقَابُضُ فِي الْأَثْمَانِ قَبْلَ تَفَرُّقِ الْمُتَبَايِعَيْنِ وَفِي بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ أَوِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ لَا يَلْزَمُ الرِّبَا وَنَقَدًا بِنَقْدٍ۔

خرید وفروخت کرنے والوں پر معاملے سے علیحدگی سے قبل قبضہ لینا واجب ہے۔ چاندی کے بدلے سونا اور سونا کے بدلے چاندی کی فروخت اگر نقد بہ نقد کی گئی ہو تو سود لازم نہیں آتا۔

ایک ہی جنس کی اشیا میں اضافی وصولی حرام ہے

وَكُلُّ مَا يُعْمَلُ مِنْ جِنْسٍ وَاحِدٍ يَحْرُمُ التَّفَاضُلُ فِيهِ كَالْحِنْطَةِ بِدَقِيقِهَا أَوِ الشَّعِيرِ بِسَوِيقِهِ وَكُلُّ مَا يُعْمَلُ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الْعِنَبِ لَا يَجُوزُ بَيْعُهُ بِالتَّمْرِ وَالْعِنَبِ فَمَا يُعْمَلُ مِنَ التَّمْرِ يَجُوزُ بَيْعُهُ بِالْعِنَبِ وَمَا يُعْمَلُ مِنَ الْعِنَبِ يَجُوزُ بَيْعُهُ بِالتَّمْرِ وَمِمَّا يُعْمَلُ مِنَ التَّمْرِ كَدِبْسِهِمْ وَخَلِّهِمْ وَغَيْرِهِمَا۔

کوئی بھی چیز جو ایک جنس سے بنائی گئی ہو، اس میں زائد لینا حرام ہے۔ مثلاً آٹا کے بدلے گندم یا ستو کے مقابلے میں جو کی خرید وفروخت، ہر وہ چیز جو کھجور یا انگور سے بنائی گئی ہو اسکی کھجور یا انگور کے بدلے فروخت جائز نہیں۔ چنانچہ کھجور سے بنی چیز کی انگور کے بدلے اور انگور سے بنی چیز کی کھجور کے بدلے فروخت جائز ہے مثلاً دونوں کا شیرہ اور دونوں کے سرکہ وغیرہ۔

زیورات کی خرید وفروخت

وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ الْحُلِيِّ مِنَ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَا التَّسَاوِيَ بَيْنَ الذَّهَبَيْنِ وَإِنْ تَرَاضَيَا عَلَيْهِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ الرِّبَا بِالتَّرَاضِي وَيَجُوزُ بِالدَّرَاهِمِ وَلَوْ تَفَاضُلًا۔

سونے کے زیورات کو سونے کے بدلے فروخت کرنا طرفین کو دونوں سونے کی برابری کے علم کے بغیر جائز نہیں۔ چاہے دونوں اس پر راضی ہوں، کیونکہ رضامندی سے سود حلال نہیں ہوگا، زائد لیکر درہم کے عوض اسکی فروخت جائز ہے۔

جانوروں کے گوشت کی خرید وفروخت

وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ الَّذِي كَانَ اللَّحْمُ مِنْ جِنْسِهِ كَلَحْمِ الْغَنَمِ بِالْغَنَمِ وَلَحْمِ الْبَقَرِ بِالْبَقَرِ وَيَجُوزُ مُخْتَلِفًا كَلَحْمِ الْغَنَمِ بِالْبَقَرِ وَلَحْمِ الْبَقَرِ بِالْغَنَمِ وَالْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ جِنْسٌ وَاحِدٌ وَالضَّأْنُ وَالْمَعْزُ جِنْسٌ وَاحِدٌ وَفِي الْأَلْبَانِ كَذَلِكَ وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ السَّمْنِ أَوِ الزُّبْدِ أَوِ الْأَقِطِ أَوِ الْمَخِيضِ أَوِ الْحَلِيبِ أَوِ اللَّبَنِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ مُتَفَاضِلًا مِنْ كُلِّ جِنْسٍ يَعْنِي الْغَنَمَ

کسی جانور کا گوشت اسی جنس کے جانور کے عوض فروخت جائز نہیں، مثلاً بھیڑ کے گوشت کے عوض بھیڑ اور گائے کے گوشت کے عوض گائے۔ اگر جنس مختلف ہو تو جائز ہے مثلاً بھیڑ کے گوشت کے عوض گائے اور گائے کے گوشت کے عوض بھیڑ، گائے اور بھینس کا جنس اور بھیڑ اور بکری کی جنس بھی ایک ہی ہے۔ دودھ بھی اسی طرح ہے۔ کسی بھی جنس کے گھی، مکھن، پنیر لسی دہی اور دودھ میں سے بعض کو بعض کے عوض زائد لے کر فروخت کرنا جائز نہیں یعنی بھیڑ کے دودھ کے عوض بھیڑ کا

بِالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ بِالْبَقَرِ وَفِي الْمُخْتَلِفِ جَائِزٌ۔

دودھ اور گائے کے دودھ کے عوض گائے کا دودھ زائد لینے کی صورت میں جائز نہیں ہے اور اگر جنس مختلف ہو تو جائز ہے۔

وَفِي الطُّيُورِ وَالسُّمُوكِ مَا كَانَ تَحْتَ اِسْمٍ وَّاحِدٍ كَانَ جِنْسًا وَاحِدًا وَالْوَحْشِيُّ مِنْ كُلِّ جِنْسٍ مُخَالِفٌ لِأَهْلِيِّهِ۔

ایک ہی نام کے تحت آنے والے پرندوں اور مچھلیوں کا جنس بھی ایک ہوگا۔ جنگلی جانوروں میں ہر کوئی اسی جنس کے پالتو جانور کا مخالف متصور ہوگا۔

سود کی مزید وضاحت

فَالرِّبٰوا لَا رِبٰوا إِلَّا فِي مَكِيلٍ أَوْ مَوْزُونٍ فَنَنْظُرُ إِلَى عَهْدِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ مَكِيلًا أَوْ مَوْزُونًا فِي عَصْرِهِ نَحْكُمُ عَلَيْهِ وَإِنْ تَغَيَّرَ فِي هٰذَا الزَّمَانِ وَمَا لَمْ يَكُنْ مَكِيلًا أَوْ مَوْزُونًا فِي زَمَانِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا رِبٰوا فِيهِ وَلَوْ كَانَ مَعْدُودًا يَجُوزُ التَّفَاضُلُ فِيهِ وَفِي الْمَجَاهِيلِ رَجَعْنَا إِلَى عَادَةِ الْبُلْدَانِ وَفِي كُلِّ بَلْدَةٍ نَحْكُمُ عَادَتَهَا فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الدَّقِيقَ بِالْحِنْطَةِ وَجَبَ بِالْوَزْنِ لَا بِالْكَيْلِ لِرِعَايَةِ التَّمَاثُلِ وَالْحَذَرِ عَنِ التَّفَاضُلِ وَالرِّبٰوا۔

فی زمانہ سود صرف ناپی اور وزن کی جانیوالی اشیاء میں ہے۔ پس ہم زمان رسول ﷺ کو سامنے رکھیں گے اور جو چیز ان کے زمانے میں ناپی یا وزن کی جانیوالی ہو اس پر سود کا حکم لگائیں گے چاہے وہ اس وقت تبدیل ہی کیوں نہ ہوئے ہوں اور جو چیز زمان رسول ﷺ میں مکیلات یا موزونات میں سے نہ ہو ان میں سود نہیں اور گنی جانیوالی اشیاء میں زائد لینا جائز ہے۔ نامعلوم اشیاء سے متعلق ہم شہری رواج دیکھیں گے اور ہر شہر کی رسم کے مطابق اس میں حکم لگائیں گے۔ پس اگر کوئی گندم کے بدلے آٹا فروخت کرنا چاہے تو برابری کو یقینی بنانے کیلئے وزن سے کرے ناپ کر نہیں تاکہ زائد لینے اور سود سے بچا جاسکے۔

وَلَا رِبٰوا بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ وَلَوْ أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْفَضْلَ مِنَ الْآخَرِ وَلَا بَيْنَ الزَّوْجِ وَزَوْجَتِهِ وَلَا بَيْنَ الْمَوْلٰى وَمَمْلُوكِهِ وَلَا بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ۔

باپ اور بیٹے میں کوئی سود نہیں ہے چاہے وہ دوسرے سے زائد کیوں وصول نہ کرے نہ میاں بیوی کے درمیان کوئی سود ہوگا، (اسی طرح) آقا اور مملوک اور مسلمان و کافر کے درمیان بھی کوئی سود نہیں ہے۔

فریقین کو حاصل اختیارات کا مسئلہ

اَمَّا الْخِيَارُ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ فَيَثْبُتُ فِي مَوَاضِعَ۔

خرید و فروخت کے فریقین کئی مواقع پر اختیارات رکھتے ہیں

ا۔ خیار مجلس

مِنْهَا خِيَارُ الْمَجْلِسِ كُلٌّ مِنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ

ان میں سے خیار مجلس ہے، فریقین میں سے ہر ایک کو

مُخَيَّرٌ فِي إِمْضَاءِ الْبَيْعِ وَفَسْخِهِمَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِذَا قَامَا مِنَ الْمَجْلِسِ مُضْطَجِعَيْنِ بَقِيَ الْخِيَارُ بَعْدَ الرُّؤْيَةِ لِلْإِمْضَاءِ وَالْفَسْخِ مَا دَامَ كَذٰلِكَ۔

الگ ہونے سے قبل سودے کو بحال رکھنے اور منسوخ کرنے کا اختیار ہے۔ جب دونوں مجلس سے اُٹھ جائیں تو جب تک دونوں ساتھ ہوں مبیع کو دیکھنے کے بعد قبضہ اور فسخ کا اختیار باقی رہتا ہے۔

۲۔ خیار رؤیت

وَمِنْهَا خِيَارُ الرُّؤْيَةِ فَمَنِ اشْتَرَى شَيْئًا وَلَمْ يَرَهُ فَلَهُ الْخِيَارُ بَعْدَ الرُّؤْيَةِ فِي الْإِمْضَاءِ وَالْفَسْخِ وَرُؤْيَةُ بَعْضِ الْمَبِيعِ تَكْفِي فِي الْمُتَسَاوِي الْأَجْزَاءِ وَفِي مُخْتَلِفِ الْأَجْزَاءِ لَا بُدَّ مِنْ رُؤْيَةِ جَمِيعِهِ وَلَوْ رَأَى الْمَبِيعَ وَمَضَتْ مُدَّةٌ فِي قَابِلِ التَّغَيُّرِ لَا تَكْفِي تِلْكَ الرُّؤْيَةُ وَفِيمَا لَمْ يَتَغَيَّرْ تَكْفِي رُؤْيَتُهُ الْمُتَقَدِّمَةُ عَلَى الْبَيْعِ أَيَّامًا أَوْ شُهُورًا أَوْ سِنِينَ۔

خیار رؤیت: اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے جبکہ اس نے وہ چیز نہ دیکھی ہو تو دیکھنے کے بعد اسے سودا مکمل یا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ مبیع کے بعض حصے کو دیکھنا دیگر مساوی اجزاء کیلئے کافی ہے، اجزاء مختلف ہوں تو سب کو دیکھنا لازمی ہے۔ اگر خریدار چیز دیکھ لے اور ایک عرصہ گزر جائے تو قابل تغیر اشیاء کو دیکھنا کافی نہیں اور ناقابل تغیر اشیاء کیلئے ابتدائی رویت ہی کئی دن یا مہینے یا سال گزرنے پر بھی سودے کیلئے کافی ہے۔

۳۔ خیار شرط

وَمِنْهَا خِيَارُ الشَّرْطِ مِنَ الْمُتَبَايِعَيْنِ أَوْ مِنْ أَحَدِهِمَا إِلَى مُدَّةٍ مُعَيَّنَةٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْخِيَارُ إِلَى انْقِضَاءِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ الَّتِي عُيِّنَتْ۔ وَإِنْ لَمْ تُعَيَّنِ الْمُدَّةُ فَخِيَارُهُمَا إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي هٰذِهِ الْمُدَّةِ إِنْ كَانَ الْمَبِيعُ فِي يَدِ الْبَائِعِ وَتَلِفَ تَلِفَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ وَإِنْ كَانَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي وَتَلِفَ تَلِفَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي۔

خیار شرط: طرفین یا ان میں سے کوئی ایک کسی معین مدت کیلئے سودے کو بحال رکھنے یا فسخ کرنے کی شرط لگائے، ایسی صورت میں معینہ مدت کے ختم ہونے تک دونوں کو اختیار ہوگا۔ اگر کوئی مدت معین نہ کی گئی ہو تو دونوں کو تین دن تک اختیار ہوگا۔ ان دنوں میں اگر مبیع فروخت کنندہ کے پاس ہو اور تلف ہو جائے تو فروخت کنندہ کے مال سے، اگر خریدار کے پاس ہو اور تلف ہو جائے تو خریدار کے مال سے ضائع شمار ہوگا۔

۴۔ خیار عیب

وَمِنْهَا خِيَارُ الْعَيْبِ لَوْ بَاعَ شَيْئًا فَظَهَرَ فِيهِ عَيْبٌ فَلِلْمُشْتَرِي الْخِيَارُ فِي رَدِّهِ وَأَخْذِ الْأَرْشِ يَعْنِي يَرَى قِيمَتَهُ مَعَ هٰذَا الْعَيْبِ وَبِدُونِ هٰذَا الْعَيْبِ فَالتَّفَاوُتُ بَيْنَ الْقِيمَتَيْنِ كَانَ أَرْشَ الْعَيْبِ

خیار عیب: اگر کوئی کسی چیز کو فروخت کرے اور اس میں کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو خریدار اسے واپس کرنے یا تاوان کی وصولی کا اختیار ہے۔ یعنی وہ اس چیز کی قیمت عیب کے ساتھ اور عیب کے بغیر قیمت کو دیکھے۔ دونوں قیمتوں میں فرق اس عیب کا تاوان ہوگا۔

۵۔خیارتدلیس

وَمِنْهَا خِيَارُ التَّدْلِيسِ وَهُوَ اَنْ يُزَيِّنَ الْمَبِيْعُ بِشَيْءٍ يَسْتُرُ حَقِيْقَةَ اَمْرِهٖ كَمَا سُبِّرَ شَيْبُ الْجَارِيَةِ وَصَبْغُ شَعْرِهَا وَغَيْرِهٖ

وَالتَّصْرِيَةُ فِي الْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالنَّاقَةِ نَوْعٌ تَحْتَ جِنْسِ التَّدْلِيسِ وَهِيَ اَنْ يُحْبَسَ اللَّبَنُ بِشَدِّ خِلْفِ النَّاقَةِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الْغَنَمِ لِيَظُنَّ الْمُشْتَرِيْ لَبَنَ الْمَبِيْعِ اَكْثَرَ حَتَّا كَانَ فَاِنْ رَدَّهُ لَا يَلْزَمُ رَدُّ قِيْمَةِ اللَّبَنِ لِاَنَّهٗ كَانَ مِلْكَهٗ وَالرَّدُّ كَبَيْعٍ اٰخَرَ۔

خیارتدلیس: یعنی فروخت کنندہ مبیع کو اس طرح مزین کرے کہ اس کی اصل حقیقت چھپ جائے۔مثلاً لونڈی کے سفید بالوں کو خضاب وغیرہ لگا کر چھپائے، چوپائے، گائے اور اونٹ کا تصریہ (دودھ کو روک کر رکھنا) بھی تدلیس (دھوکہ دہی) کی ایک قسم ہے۔

تصریہ اونٹ، گائے اور چوپائے کی پستانوں کے سروں کو باندھ کر دودھ کو روک لے تاکہ خریدار اس کا دودھ واقع کی نسبت زیادہ گمان کرے۔اگر خریدار واپس کردے تو دودھ کی قیمت کی واپسی لازم نہیں کیونکہ اسکی ملکیت ہے اور واپس کرنا ایک اور سودے کی طرح ہے۔

۶۔صفت کے نہ ہونے پر بیع ختم کرنے کا اختیار

وَمِنْهَا خِيَارُ فَقْدِ الصِّفَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا الْبَائِعُ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فِيْهِ الصِّفَةَ الَّتِيْ ذُكِرَتْ تَثْبُتُ لِلْمُشْتَرِيْ اَلْخِيَارُ فَرَدِّهٖ

وَمَنْ بَاعَ وَلَمْ يَقْبِضِ الثَّمَنَ وَلَمْ يُسَلِّمِ الْمَبِيْعَ وَلَمْ يُشْتَرَطْ تَاْخِيْرُ الثَّمَنِ فَالْبَيْعُ ثَابِتٌ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِئِ الْمُشْتَرِيْ بِالثَّمَنِ فِي الْاَيَّامِ الثَّلَاثَةِ كَانَ الْبَائِعُ اَوْلٰى بِالْمَبِيْعِ وَلَوْ تَلِفَ كَانَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ

وَلَوِ اشْتَرٰى مَا يَفْسُدُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَاِنْ جَاءَ بِالثَّمَنِ اِلٰى اٰخِرِ الْيَوْمِ وَاِلَّا فَلَا اِبْتِيَاعَ لَهٗ وَاِذَا مَاتَ ذُوْ الْخِيَارِ بَائِعًا كَانَ اَوْ مُشْتَرِيًا اِنْتَقَلَ الْخِيَارُ اِلَى الْوَارِثِ وَلَوْ كَانَ مَنْ مَاتَ مَمْلُوْكًا مَاْذُوْنًا اِنْتَقَلَ الْخِيَارُ اِلٰى مَوْلَاهُ۔

خیارفقد صفت: اگر فروخت شدہ چیز میں وہ صفت موجود نہ ہو جسے فروخت کنندہ نے ذکر کیا تھا تو خریدار کو اسکو واپس کرنیکا اختیار ہے۔

اگر کوئی کسی چیز کو بیچ کر اسکی قیمت پر قبضہ نہ کرے نہ ہی مبیع حوالہ کرے جبکہ قیمت تاخیر سے ادا کرنیکی کوئی شرط بھی موجود نہ تو تین دن تک سودا برقرار رہے گا اگر تین دن تک خریدار قیمت کیساتھ نہ آئے تو فروخت کنندہ مبیع کا حقدار ہوگا۔ اگر ضائع ہو تو فروخت کنندہ کے مال سے ہوگا۔

اگر کوئی ایک دن میں خراب ہونیوالی چیز خریدے تو اگر وہ اسی روز کے آخر تک قیمت کیساتھ آئے تو ٹھیک ہے ورنہ سودا ختم ہوگا۔اگر اختیار کے حامل خریدار یا فروخت کنندہ میں سے کوئی مرجائے تو اختیار اس کے وارث کو منتقل ہوگا۔ اگر مرنے والا اجازت یافتہ غلام ہو تو اختیار اسکے آقا کو منتقل ہوگا۔

بیع سلم

وَاَمَّا السَّلَمُ فَهُوَ ابْتِيَاعُ شَيْءٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ بِمَالٍ حَاضِرٍ وَّالْمَبِيْعُ فِيْ ذِمَّةِ الْبَائِعِ اِلَى الْوَقْتِ الْمُؤَجَّلِ وَيَنْعَقِدُ بِكُلِّ لَفْظٍ يَّدُلُّ عَلَى الْبَيْعِ فِي الذِّمَّةِ كَبِعْتُ وَاَسْلَمْتُ وَسَلَّفْتُ وَغَيْرِهَا بِاَيِّ لُغَةٍ تَحْصُلُ مِنْهَا هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ يَجُوْزُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ يَّنْضَبِطُ (۲)

بیع سلم یعنی کسی مبیع کو کسی دستی قیمت کے بدلے کسی معلوم مدت تک کیلئے فروخت کیا جائے اور وہ مبیع مقررہ مدت تک فروخت کنندہ کے ذمے ہو۔ بیع سلم ہر اس لفظ سے منعقد ہو جاتا ہے جو ذمے والی فروخت پر دلالت کرے مثلاً میں نے بیچا، میں سلم کیا، (۱) میں نے سودا کیا اور بیع سلم ہر اس چیز میں جائز ہے جو تعریف سے معین ہو سکتی ہو۔

وَلَا يَجُوْزُ فِيْمَا لَا يَنْضَبِطُ فَلِذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِي الْجَوَاهِرِ النَّفِيْسَةِ وَاللَّآلِئِ وَلَا فِي الْاَشْيَاءِ النَّادِرِ وُجُوْدُهَا وَلَوِ انْضَبَطَ مِنْهَا شَيْءٌ يَجُوْزُ بَيْعُهَا لِمَنْ يُّخْرِجُهَا مِنَ الْمَعْدَنِ اَوِ الْبَحْرِ بِتَقْوِيْمِ الْجَوْهَرِيِّ۔

ناقابل تعین اشیاء میں سلم جائز نہیں۔ اسلئے قیمتی جواہرات اور موتیوں میں بیع سلم جائز نہیں نہ ہی نادر الوجود اشیاء میں جائز ہے۔ اگر کوئی مذکورہ اشیاء میں سے تعریف کے ذریعے معین ہوتا ہو تو اس کی جوہری قیمت لگا کر فروخت کرنا اس شخص کیلئے جائز ہے جو معدن یا سمندر سے اسے نکالتا ہے۔

وَلَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِي الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ لِشَوْبِهِ بِالرِّبٰوِ وَلَا فِي الْعِقَارِ وَالْاَرَاضِيْ لِاَنَّ بَيْعَهَا لَا يَحْتَاجُ اِلَى السَّلَمِ وَيَجُوْزُ السَّلَمُ فِي الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ وَالْمَذْرُوْعَاتِ مِنَ الْمَكُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَالْمَلْبُوْسَاتِ كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْاُرْزِ وَالسِّمْسِمِ وَالْحُضْرِ وَالْفَوَاكِهِ وَالْحَيَوَانَاتِ الَّتِيْ تَنْضَبِطُ بِالْوَصْفِ اِنْسَانًا كَانَ اَوْ غَيْرَهُ وَالْقُطْنِ وَالْاِبْرِيْسَمِ وَالْكَتَّانِ الْبِسَاطِ الْخَصِيْرِ وَالْبَوَارِيِّ وَغَيْرِهَا۔

درہموں اور دیناروں میں سود کی آمیزش کی وجہ سے سلم کا معاملہ کرنا جائز نہیں نہ ہی گھر اور زمینوں کیساتھ سلم کا معاملہ جائز ہوگا کیونکہ ان کی فروخت سلم کے معاملے کی محتاج نہیں ہے۔ سلم کا معاملہ کھانے پینے کی اشیاء میں جائز ہے جو ناپی جاتی ہوں جن کا وزن کیا جاتا ہو گنی جاتی ہوں یا گز کے حساب سے دی جاتی ہوں، مثلاً گندم، جو، چاول، گھی، سبزی، میوے اور وہ حیوان جو وصف کیساتھ معین ہو سکتا ہو چاہے انسان ہو (یعنی غلام یا لونڈی) یا اس کا غیر ہو کپاس، ریشم روئی اور بچھونے مثلاً چٹائی اور بوریاں وغیرہ

بیع سلم کی شرائط

وَلِلسَّلَمِ شَرَائِطُ مِنْهَا ذِكْرُ تَمْيِيْزٍ يُعْرَفُ الْبَلَدِ الْجِنْسَ كَالْاَبْرِيْسَمِ وَالْحِنْطَةِ وَغَيْرِهِمَا

بیع سلم کی شرائط میں سے ہے کہ شہری رواج کے مطابق جنس کو ممتاز کرنے والی صفت کا ذکر کیا جائے مثلاً ریشم گندم وغیرہ۔

(۱) سلم اور سلف دونوں ایک معنی میں ہیں۔ (سراج الاسلام ص ۶۸۱)

(۲) ینضبط: متعین ہونا کسی چیز کی درست تعریف کرنا۔ (المنجد)

وَمِنْهَا ذِكْرُ الْوَصْفِ الَّذِي يُمَيِّزُهُ عَنْ سَائِرِ أَنْوَاعِهِ وَمَتَى تَمَيَّزَ بِعُرْفِ الْبَلَدِ وَعَادَتِهِمْ لَمْ يَحْتَجْ إِلَى الْإِسْتِقْصَاءِ فِي الْوَصْفِ

(دوسری) شرط مبیع کو دوسری اقسام سے ممتاز کرنیوالی صفت کا ذکر کرنا ہے۔ جو چیز شہری رسم ورواج اور عام طور پر معروف ہو تو توصیف میں زیادہ وضاحت ضروری نہیں۔

وَمِنْهَا تَسْلِيمُ رَأْسِ الْمَالِ إِلَى الْبَائِعِ فِي مَجْلِسِ الْعَقْدِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا فَلِذَلِكَ لَا يَجُوزُ السَّلَمُ بِالدَّيْنِ۔

(تیسری) شرط یہ ہے کہ خریداری کی مجلس میں طرفین جدا ہونے سے قبل اصل مال کو خریدار کے حوالے کرے۔ اسی وجہ سے قرض کے ذریعے سلم کا معاملہ درست نہیں۔

وَمِنْهَا تَعْيِينُ السَّلَمِ بِالْكَيْلِ أَوِ الْوَزْنِ أَوِ الذِّرَاعِ أَوِ الْعَدَدِ تَعْيِينًا صَرِيحًا عَامًّا صَحِيحًا يَعْرِفُ فِي الْبَلَدِ وَعَادَتِهِمْ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ بِكَيْلٍ أَنَا أُعَيِّنُهُ وَهُوَ غَيْرُ الْكَيْلِ الْمُتَعَارَفِ فِي الْبَلَدِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ فِي عَقْدِ السَّلَمِ مِنْ ثَمَرَةِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَوْ حِنْطَةِ هَذِهِ الْمَزْرَعَةِ لِأَنَّ السَّلَمَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْدُومًا عِنْدَ الْعَقْدِ مَوْجُودًا عِنْدَ انْقِضَاءِ الْأَجَلِ فَلَوْ عَيَّنَ مِنْ ثَمَرَةِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ بِعَيْنِهَا لَا يَجُوزُ بَيْعُهَا قَبْلَ بَدْوِ صَلَاحِهَا وَلَوْ كَانَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا لَمْ يَكُنْ سَلَمًا بَلْ كَانَ بَيْعًا بِالتَّعْجِيلِ لَا بِالتَّأْجِيلِ۔

(چوتھی) شرط یہ ہے کہ عرف بلد اور عام عادت کے مطابق درست، عام اور واضح تعین کی صورت میں بیع سلم کا ناپ، وزن، گز اور تعداد سے معین کیا جائے اور یہ کہنا درست نہیں کہ اس پیمانے کے ساتھ جو میں معین کرتا ہوں جبکہ وہ پیمانہ عرف بلد میں غیر معروف ہو۔ عقد سلم میں یہ بھی کہنا درست نہیں کہ میں اس درخت کا پھل یا اس کھیت کی گندم سے دونگا کیونکہ سلم کے وقت مبیع کا معدوم ہونا اور وقت گزرنے کے بعد موجود ہونا جائز ہے۔ اگر کوئی کسی مخصوص درخت کے پھل سے دینے کا کہے تو پھل کی کچھ صورت پیدا ہونے سے پہلے یہ درست نہیں۔ تاہم اگر اسکی ابتدائی شکل ظاہر ہونے کے بعد ہو تو یہ سلم نہیں بلکہ یہ دستی معاملہ ہے ادھار نہیں۔

وَمِنْهَا تَعْيِينُ الْأَجَلِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ كَعِيدِ النَّحْرِ أَوْ عِيدِ الْفِطْرِ وَلَوْ عَيَّنَ شَهْرَ رَمَضَانَ أَوْ ذَا الْقَعْدَةِ أَوْ شَهْرًا آخَرَ كَانَ الْأَجَلُ أَوَّلَ يَوْمٍ يُرَى فِيهِ الْهِلَالُ أَوْ شَهَادَةِ الرِّجَالِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَلَوْ أَجَّلَ وَقْتًا مُبْهَمًا كَمَا يَقُولُ مَتَى أَرَدْتُ أَوْ وَقْتَ قُدُومِ الْحَاجِّ كَانَ بَاطِلًا لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ۔

(پانچویں) شرط یہ ہے کہ ایسی مدت معین کرے جس میں کمی وبیشی کی گنجائش نہ ہو۔ مثلاً قربانی کی عید، رمضان کی عید، اگر کوئی رمضان، ذی قعدہ یا کوئی اور مہینہ مقرر کرے تو اس ماہ کا چاند دیکھتے ہی یا کسی شخص کی چاند دیکھنے کی گواہی کیساتھ ہی مدت پوری ہو جائے گی۔ اگر مبہم وقت مقرر کرے مثلاً کہے کہ میں جب چاہوں گا یا حاجیوں کی آمد کیساتھ ہی دیدونگا تو باطل ہے کیونکہ اس مدت میں کمی وبیشی کا احتمال ہے۔

وَمِنْهَا وُجُوْدُ الْمُسْلَمِ فِيْهِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْاَجَلِ وَمِنْهَا ذِكْرُ مَوْضِعِ التَّسْلِيْمِ اِنْ كَانَ فِيْ نَقْلِهٖ مَؤُنَةٌ وَّاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَلَا حَاجَةَ اِلٰى تَعْيِيْنِهٖ وَتَصِحُّ الْاِقَالَةُ فِي السَّلَمِ كَمَا تَصِحُّ فِيْ سَائِرِ الْبُيُوْعِ۔

(چھٹی) شرط یہ ہے کہ حوالہ کی جانیوالی چیز کا مدت کی تکمیل کے وقت موجود ہونا اور فروخت شدہ چیز کی حوالگی کے مقام کا ذکر کیا جائے۔ بشرطیکہ اسکی منتقلی میں اخراجات آتے ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اسکے تعین کی ضرورت نہیں۔ بیع سلم میں اقالہ دیگر خریداری کی صورتوں کی طرح درست ہے۔

{۲۵} بَابُ الْقَرْضِ — اُدھار کا بیان

يَصِحُّ الْقَرْضُ فِيمَا يَصِحُّ فِيهِ السَّلَمُ كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ كَيْلًا وَوَزْنًا وَالْخُبْزِ وَزْنًا وَعَدَدًا كَمَا كَانَ مُتَعَارَفًا وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ كَذٰلِكَ وَهُوَ مُسْتَحَبٌّ لِأَنَّهُ مُعَاوَنَةٌ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُفْلِسِينَ وَهُوَ يَمْلِكُ بِالْقَبْضِ وَلَوْ شَرَطَ فِيهِ التَّأْجِيلَ لَمْ يَلْزَمْ وَلَوْ شَرَطَ الرَّهْنَ فِيهِ يَلْزَمُ وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَصَاحِبُهُ فُقِدَ أَوْ غَابَ غَيْبَةً مُنْقَطِعَةً يَجِبُ عَلَى الْمَدْيُونِ قَضَاءُ دَيْنِهِ وَعَزْلُهُ مِنْ مَالِهِ عِنْدَ وَفَاتِهِ وَالْوَصِيَّةُ بِأَنْ يُوصِلَ إِلَيْهِ الْوَصِيُّ أَوِ الْوَرَثَةُ إِنْ ثَبَتَ مَوْتُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ يَتَصَدَّقُ الْوَصِيُّ بِهِ عَنْهُ۔

جن چیزوں میں سلم جائز ہو ان کا قرض دینا درست ہے مثلاً ناپ یا تول کر گندم اور جو کا قرض، رواج کے مطابق تول کر یا گن کر روٹی کا قرض، سونا اور چاندی بھی اسی طرح ہیں۔ قرض دینا فقیروں، مسکینوں اور مفلسوں کیلئے مستحب ہے۔ قرض قبضے کیساتھ ملکیت میں آجاتا ہے۔ اگر دیر سے ادائیگی کی شرط رکھی جائے تو لازمی نہیں لیکن اگر قرض میں رہن کی شرط عائد کی جائے تو عمل لازم ہے۔ کسی شخص جس پر قرض ہو اور قرض خواہ غائب ہو کہ رابطہ بھی منقطع ہو جائے تو قرضدار پر اس کا قرض واپس کرنا اور مرتے وقت اپنے مال سے قرض کو الگ کرنا اور قرضے کو قرض خواہ کے وصی یا موت ثابت ہونے کی صورت میں ورثاء تک پہنچانے کی وصیت کرنا واجب ہے اگر اس کا وارث نہ ہو تو اسکا وصی اس کی طرف سے اسے خیرات کرے۔

أَمَّا الرَّهْنُ فَهُوَ وَثِيقَةٌ بِالدَّيْنِ الْمُرْتَهِنِ وَلَا بُدَّ فِي الْإِرْتِهَانِ مِنَ الْإِيجَابِ وَالْقَبُولِ وَالْإِيجَابُ لَفْظٌ يَدُلُّ عَلَى الْإِرْتِهَانِ كَقَوْلِ الرَّاهِنِ رَهَنْتُكَ أَوْ هٰذَا الشَّيْءُ وَثِيقَةٌ عِنْدَكَ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبُكَ بِأَنْ لَا يَفُوتَ مَالُكَ وَغَيْرِهَا مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُؤَدِّيَةِ لِهٰذَا الْمَعْنَى وَالْقَبُولُ هُوَ أَنْ يَرْضَى الْمُرْتَهِنُ بِذٰلِكَ الْإِيجَابِ وَيَقْبِضَ الرَّهْنَ۔

رہن مرتہن کے قرض کا وثیقہ ہے رہن کے معاملے میں ایجاب و قبول ضروری ہے ایجاب اس لفظ کا نام ہے جو کسی چیز کے رہن پر دلالت کرے مثلاً رہن رکھوانے والا یہ کہے کہ میں نے رہن رکھوایا یا فلاں چیز تمہارے لئے تمسک بنایا تاکہ تمہیں مال سے متعلق اطمینان رہے کہ تیرا مال ضائع نہیں ہوگا۔ انکے علاوہ عبارتیں جو اس معنی کو ادا کرے۔ قبول یہ ہے کہ رہن رکھنے والا اسکے ایجاب سے راضی ہو اور رہن پر قبضہ کرے۔

فَكُلُّ مَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ يَجُوْزُ رَهْنُهٗ اِلَّا الْمُشَاعَ اِنَّ الْمُشَاعَ يَجُوْزُ بَيْعُهٗ لَا يَجُوْزُ رَهْنُهٗ اِلَّا مِنْ مُعَرِّفِهِ الشُّرَكَاءِ وَرِضَاهُمْ وَكُلُّ مَا يَجُوْزُ رَهْنُهٗ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ كَبَيْعِ مَا يَتَسَرَّعُ صِدِيْقُكَ لِلرَّهْنِ فَيَجُوْزُ لَكَ رَهْنُهٗ وَلَا يَجُوْزُ لَكَ بَيْعُهٗ فَصَارَ الرَّهْنُ اَعَمَّ مِنَ الْمَبِيْعِ۔

غیر منقسم اشیاء کے سوا جن چیزوں کی فروخت جائز ہو ان کا رہن رکھوانا درست ہے کیونکہ غیر منقسم اشیاء کی فروخت جائز اور رہن رکھوانا شراکت داروں کی پہچان اور رضامندی تک جائز نہیں اور ہر وہ چیز جسکا رہن جائز ہو اسکی فروخت جائز نہیں چنانچہ جو چیز تمہارے دوست نے رہن کیلئے دی ہو۔ پس تمہیں اسکا رہن رکھنا جائز بیچنا جائز نہیں۔ پس رہن بیع سے عام ہے۔

وَيَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ بَالِغَيْنِ عَاقِلَيْنِ جَائِزِي التَّصَرُّفِ يَعْنِيْ بَرِيْئَيْنِ مِنَ السَّفَهِ وَالتَّبْذِيْرِ وَلَا يَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ التَّصَرُّفُ فِي الْمَرْهُوْنِ بَعْدَ الْعَقْدِ اِلَّا بِاِذْنِ الْمُرْتَهِنِ وَلَا يَجُوْزُ لِلْمُرْتَهِنِ الْاِنْتِفَاعُ بِالْمَرْهُوْنِ لِاَنَّ الْاِنْتِفَاعَ بِهٖ كَاَنْ يَّلْبَسَ اَوِ الرَّهْنُ كَالْاَمَانَةِ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ فَلَوْ تَلِفَ مِنْ غَيْرِ تَفْرِيْطِهٖ لَمْ يَضْمَنْ وَلَا يَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ بَيْعُ الْمَرْهُوْنِ اِلَّا مِنَ الْمُرْتَهِنِ اَوْ بِاِذْنِ الْمُرْتَهِنِ وَلَا لِلْمُرْتَهِنِ بَيْعُ الْمَرْهُوْنِ اِلَّا بِاِذْنِ الرَّاهِنِ اَوِ الْحَاكِمِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ وَبُلُوْغِ الْاَجَلِ الَّذِيْ عَيَّنَاهُ وَلَوْ بَاعَ الْمُرْتَهِنُ عِنْدَ الْاَجَلِ بِاِذْنِ الرَّاهِنِ اِنْ كَانَ حَاضِرًا اَوِ الْحَاكِمِ مَعَ غَيْبَتِهٖ اَوْ تَخَلُّفِهٖ فَمَا فَضَلَ مِنْ دَيْنِهٖ كَانَ حَقَّ الرَّاهِنِ وَلَوْ مَاتَ الْمُرْتَهِنُ وَالرَّاهِنُ لَا يَرْضٰى بِاِرْتِهَانِ الْوَرَثَةِ لِتَبْذِيْرِهِمْ وَسَفَهِهِمْ فَلِلْحَاكِمِ اَنْ يَّضَعَ الرَّهْنَ عَلٰى يَدِ عَدْلٍ ثُمَّ لَا يَجُوْزُ لِلرَّاهِنِ اَوِ الْوَرَثَةِ اَنْ يَّاْخُذُوا الرَّهْنَ مِنْ يَدِ الْعَدْلِ اِلَّا بِاِذْنِ الْجَمِيْعِ وَاتِّفَاقِهِمْ اَوْ بِاِذْنِ الْحَاكِمِ اَوْ بَعْدَ اَدَاءِ الدَّيْنِ وَتَرَاضِيْ الطَّرَفَيْنِ۔

راہن اور مرتہن دونوں کا بالغ ہونا اور عاقل ہونا اور تصرف کا اہل ہونا یعنی سفاہت اور فضول خرچی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ راہن کیلئے عقد کے بعد مرتہن کی اجازت کے بغیر رہن کی چیز میں تصرف جائز نہیں۔ مرتہن کو رہن میں رکھی گئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں کیونکہ اس سے فائدہ اٹھانا سود ہے۔ رہن کا مال مرتہن کے پاس امانت کی طرح ہے لہٰذا اگر وہ مال کوتاہی کے بغیر ضائع ہو جائے تو ذمہ دار نہیں۔ راہن کیلئے مرتہن کے کہنے یا اجازت کے بغیر مال مرہونہ کا بیچنا جائز نہیں اسی طرح مرتہن کیلئے بھی مدت گزرتے وقت یا دونوں کا معین کردہ مدت مکمل ہوتے وقت راہن یا حاکم کی اجازت کے بغیر رہن کے مال کا بیچنا جائز نہیں۔ اگر مرتہن مدت پوری ہونے پر راہن کی اجازت یا اس کی عدم موجودگی یا مخالفت پر حاکم کی اجازت سے مال مرہونہ بیچ ڈالے تو قرض سے زیادہ رقم پر راہن کا حق ہے۔ اگر مرتہن مرجائے اور راہن فضول خرچی یا بیوقوفی کے پیش نظر مال مرہونہ کو مرتہن کے ورثاء کے پاس رکھنے پر راضی نہ ہو تو حاکم اس مال کو کسی عادل شخص کے پاس رکھوائے۔ پھر راہن یا ورثاء کیلئے عادل شخص سے مال مرہونہ کا لینا سب کی اجازت یا اتفاق یا حاکم کی اجازت کے بغیر یا اس کے قرضوں کی ادائیگی اور طرفین کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہوگا۔

وَلَوْ كَانَ الرَّهْنُ اَرْضًا فَمَرَّ زَرْعُهُ جَازَ لِلرَّاهِنِ اَنْ يَّسْتَثْنِيَ الزَّرْعَ مِنَ الرَّهْنِ وَاَنْ لَّا يَسْتَثْنِيَ وَ يَجُوْزُ رَهْنُ الشَّجَرِ دُوْنَ الثَّمَرِ تَقَعُ الثَّمَرَةُ بَيْنَهُمَا عَلَى قَدْرِ الْقِيْمَتَيْنِ كَانَ الْحَاصِلُ مِنَ الْاَرْضِ وَالشَّجَرَةِ حَقَّ الرَّاهِنِ وَلَوْ تَصَرَّفَ الْمُرْتَهِنُ كَانَ حَرَامًا عَلَيْهِ لِاَنَّهُ رِبًا وَيَجُوْزُ وَضْعُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ اَوْ عِنْدَ اَمِيْنٍ بِاتِّفَاقِهِمَا وَلَوْ كَانَ الرَّهْنُ اَمَةً وَّوَطِئَهَا الرَّاهِنُ بِاِذْنِ الْمُرْتَهِنِ لَمْ يَنْفَسِخِ الرَّهْنُ وَلَوْ كَانَ فِيْ يَدِ وَاحِدٍ رَهْنَانِ بِدَيْنَيْنِ مُتَغَايِرَيْنِ ثُمَّ اَدّٰى وَاحِدًا مِنْهُمَا لَمْ يَجُزْ لِلْمُرْتَهِنِ اِمْسَاكُ رَهْنِ الَّذِيْ اَدّٰاهُ وَلَوْ كَانَ لِوَاحِدٍ دَيْنَانِ وَوَضَعَ لِاَحَدِهِمَا رَهْنًا لَمْ يَجُزْ لِلْمُرْتَهِنِ اَنْ يَّجْعَلَهُ رَهْنًا لِلدَّيْنَيْنِ وَلَمْ يَجُزْ اَيْضًا اَنْ يَّنْقُلَهُ اِلٰى دَيْنٍ جَدِيْدٍ لِاَنَّهُمَا خَرَجَا عَنِ الْعَقْدِ

اگر رہن زرعی زمین ہو تو راہن کیلئے مال مرہونہ سے کھیتی کو مستثنیٰ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے۔ درخت کو پھل سمیت اور بغیر پھل کے رہن رکھوانا درست ہے دونوں صورتوں میں فصل چاہے زمین سے ہو یا درخت سے دونوں راہن کا حق ہے اگر مرتہن تصرف کرے تو یہ اس کیلئے حرام ہے کیونکہ یہ اس کیلئے سود ہے۔ رہن کو راہن اور مرتہن دونوں کے اتفاق سے مرتہن یا کسی امین شخص کے پاس رکھوانا جائز ہے اور اگر رہن لونڈی ہو اور راہن مرتہن کی اجازت سے اس کے ساتھ جنسی رابطہ کرے تو رہن فسخ نہیں ہوگا اگر ایک شخص کے پاس دو قرضوں کے دو گروی ہوں اور وہ ایک قرض ادا کر دے تو مرتہن کیلئے ادا شدہ قرض کا رہن روکنا جائز نہیں۔ اگر کسی شخص کے ذمے دو الگ قرض ہوں اور ان دونوں میں سے کسی ایک کیلئے رہن رکھوا دے تو مرتہن کے مال گروی کو دونوں کا رہن قرار دے سکتا ہے نہ ہی اسے کسی نئے قرضے کیلئے منتقل کرنا جائز ہے کیونکہ وہ دونوں معاملے سے خارج ہو چکے۔

وَلَوْ رَهَنَ شَرِيْكَانِ عَبْدَهُمَا الْمُشْتَرَكَ فَاَدّٰى اَحَدُهُمَا دَيْنَهُ خَلَصَتْ حِصَّتُهُ مِنَ الْعَبْدِ وَبَقِيَتْ حِصَّةُ الْاٰخَرِ رَهْنًا وَيَجُوْزُ اِعْتَاقُ الرَّقِيْقِ الْمَرْهُوْنِ وَتَدْبِيْرُهُ لَوْ اِجْتَمَعَ الْغُرَمَاءُ اخْتُصَّ الْمُرْتَهِنُ اِنْ كَانَ مُسَاوِيًا لِلدَّيْنِ وَاِنْ كَانَ فَاضِلًا فَالْفَضْلُ لِلْغُرَمَاءِ وَلَوْ تَلِفَ الرَّهْنُ فِيْ يَدِ الْمُرْتَهِنِ بِتَفْرِيْطِهِ ضَمِنَ وَلَوِ اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فِيْ قِيْمَةِ الرَّهْنِ التَّالِفِ لَكَانَتِ الْبَيِّنَةُ عَلٰى مَنْ يَّدَّعِي الزِّيَادَةَ۔

اگر دو شراکت دار مشترکہ غلام کو رہن رکھوا دے اور ان میں سے ایک نے اپنا قرض چکا دے غلام کے اس شریک کا حصہ چھٹکارہ پا لیتا ہے جبکہ دوسرا حصہ رہن کے طور پر رہے گا۔ رہن میں رکھے فرد مملوک کو آزاد کرنا اور تدبیر کرنا جائز ہے اگر تمام قرض خواہ جمع ہوں تو وہ مال مرہون مرتہن کے ساتھ خاص ہوگا اگر بچ جائے وہ دوسرے قرض خواہوں کا ہوگا۔ اگر مرتہن سے رہن اسکی کوتاہی کی وجہ سے ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے۔ اگر راہن اور مرتہن میں تلف شدہ رہن کی قیمت پر اختلاف پیدا ہو جائے تو جو شخص زیادہ قیمت کا دعویدار ہو وہ گواہ پیش کرے۔

﴿۲۶﴾ بَابُ الْحَجْرِ — پابندی کا بیان

وَهُوَ الْمَنْعُ عَنِ التَّصَرُّفِ فِي الْمَالِ وَالْعُقُوْدِ وَاَسْبَابُهُ الصِّغَرُ وَالْجُنُوْنُ وَالسَّفَهُ وَالْفَلَسُ وَالرِّقُّ وَالْمَرَضُ

مال اور دیگر معاملات میں تصرف سے روکنے کو حجر کہتے ہیں۔ اسکے اسباب کم سنی، پاگل پنی، نادانی، تنگدستی غلامی اور بیماری ہیں۔

اسباب حجر

۱۔کم سنی

اَمَّا الصَّغِيْرُ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْجَرَ عَلَيْهِ فِي التَّصَرُّفَاتِ الْمَالِيَّةِ وَفِيْ كُلِّ مَا لَا يَلِيْقُ بِحَالِهٖ لِعَدَمِ بُلُوْغِهٖ فَاِذَا بَلَغَ نَفَذَتْ عُقُوْدُهٗ وَصَارَ مُتَصَرِّفًا فِيْ اَمْوَالِهٖ اِنْ كَانَ رَشِيْدًا اَيْ نَاقِيًا مِنَ السَّفَهِ الَّذِيْ عَلَامَتُهُ الْفِسْقُ وَالتَّبْذِيْرُ۔

بالغ نہ ہونے کی وجہ سے بچوں پر مالی تصرفات اور اس کی حالت سے نامناسب ہر معاملے میں پابندی لگانا مناسب ہے۔ جب وہ بالغ ہوجائیگا تو اسکے عقود درست ہونگے اگر وہ سمجھدار ہو اور اس نادانی سے دور ہو جس کی علامت فسق اور فضول خرچی ہے، تو اموال میں تصرف کا اختیار ہوگا۔

علامات بلوغ

وَعَلَامَةُ الْبُلُوْغِ الْاِحْتِلَامُ لِلذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَنَبَاتُ الشَّعْرِ الْخَشِنِ عَلَى الْعَانَةِ وَيُمْكِنُ الْبُلُوْغُ لِلذَّكَرِ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً اِلٰى خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً وَلِلْاُنْثٰى مِنْ تِسْعِ سِنِيْنَ اِلٰى خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً

بالغ ہونے کی علامات: (۱) مرد اور عورت کیلئے احتلام ہونا۔ (۲) زیر ناف سخت بال کا اگنا۔ مردوں میں بارہ سال سے پندرہ سال کی عمر تک بالغ ہونے کا امکان ہوتا ہے اور عورتوں میں نو سال سے پندرہ سال تک کی عمر میں بلوغت کا امکان ہوتا ہے۔

وَلِلصَّبِيِّ الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ كَانَ وَلِيُّهُ جَائِزَ التَّصَرُّفِ فِيْ مَالِهٖ وَسَائِرِ عُقُوْدِهٖ مَعَ مَصْلَحَةٍ مِنَ الْغِبْطَةِ وَالْحِفْظِ وَغَيْرِهِمَا۔

پابندی کے شکار بچے کے سرپرست کو بطور رشک اور حفاظت وغیرہ مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے مال اور دیگر معاملات میں تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔

ایسے بچے کا سرپرست کون ہوگا؟

وَالْوِلَايَةُ تَنْحَصِرُ عَلَى الْأَبِ وَالْجَدِّ الْأَبِ وَإِنْ عَلَا وَلَا وِلَايَةَ لِغَيْرِهِمَا مِنَ الْإِخْوَةِ وَالْأَعْمَامِ وَالْأُمِّ وَسَائِرِ أَقَارِبِهِ مَعَ فَقْدِهِمَا فَالْوَصِيُّ جَائِزُ التَّصَرُّفِ فِي أُمُورِهِ الْمَالِيَّةِ وَغَيْرِهَا مَعَ فَقْدِ الْحَاكِمِ الشَّرْعِيِّ وَهُوَ الْعَالِمُ الْعَامِلُ الْمُتَدَيِّنُ الَّذِي يَقْضِي بِالْحَقِّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا يُوجَدُ حَاكِمٌ كَذٰلِكَ إِلَّا نَادِرًا فَاخْتَلَّ الدِّينُ۔

سرپرستی کا انحصار باپ اور دادا پر ہوتا ہے اگرچہ وہ جتنے بھی اوپر کیوں نہ چلے جائیں ان دونوں کے علاوہ بھائیوں، چچاؤں، ماں اور دیگر اقارب سرپرستی کے حقدار نہیں ہیں اگر یہ دونوں نہیں ہیں تو اس کا وصی اس کے مالی امور وغیرہ میں تصرف کا حقدار ہے۔ اگر وصی بھی نہیں ہے تو شرعی حاکم ولی ہے جو عالم ہو، عامل ہو ایسا دیندار ہو جو مسلمانوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرتا ہو۔ ایسا حاکم پایا نہیں جاتا مگر شاذ و نادر اس لئے دین عملاً نافذ نہیں ہو پایا۔

۲۔ پاگل

اَمَّا الْمَجْنُونُ فَهُوَ مَمْنُوعٌ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ الْمَالِيَّةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْعُقُودِ مَا دَامَ مَجْنُونًا فَإِنْ زَالَ جُنُونُهُ جَازَ تَصَرُّفُهُ فِيمَا مُنِعَ عَنْهُ وَإِنْ لَمْ يَزَلْ فَأُمُورُهُ كُلُّهَا تَتَعَلَّقُ بِالْوَلِيِّ أَوِ الْوَصِيِّ أَوِ الْحَاكِمِ كَمَا تَقَدَّمَ فِي الصَّبِيِّ۔

وَلَوْ بَلَغَ الصَّبِيُّ أَوْ أَفَاقَ الْمَجْنُونُ رَشِيدَيْنِ لَا وِلَايَةَ لِوَلِيٍّ عَلَيْهِمَا۔

مجنون جب تک پاگل رہے اس کیلئے مالی امور وغیرہ میں تصرف ممنوع ہے اگر اس کی جنونیت اتر جائے تو ممنوع امور اس کیلئے جائز ہو جائینگے، اگر جنونیت ختم نہ ہو تو اس کے تمام امور اس کے سرپرست یا وصی یا حاکم شرعی سے متعلق رہینگے، جس طرح ابھی بچے کی بحث میں ان کا ذکر گزر گیا۔

اگر بچہ بالغ یا پاگل ٹھیک ہو جائے اور دونوں نفع و نقصان سمجھنے کے قابل ہو جائے تو ان کی سرپرستی کسی بھی ولی کو حاصل نہیں ہے۔

۳۔ نادان

وَاَمَّا السَّفِيهُ فَهُوَ الَّذِي يَصْرِفُ أَمْوَالَهُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ وَيُبَذِّرُ وَيُعَامِلُ بِالْغَبْنِ الْفَاحِشِ وَلَا يُبَالِي فَيَجِبُ عَلَى وَلِيِّهِ أَوْ وَصِيِّهِ أَوِ الْحَاكِمِ الشَّرْعِيِّ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي مَالِهِ وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ بِقَدْرِ حَالِهِمْ مِنْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَإِمْسَاكٍ كَالْبَخِيلِ۔

نادان وہ شخص ہے جو اپنے اموال حرام کاموں میں اور فضول خرچ کرتا ہو اور شدید نقصان کیساتھ لین دین کرتا ہو اور اسکو کوئی پرواہ نہ ہو تو اسکے سرپرست یا وصی یا حاکم شرعی پر واجب ہے کہ اس پر مال میں تصرف پر پابندی لگا دے اور اس پر اور اسکے کفیل پر واجب ہے کہ ان کے حال کے مطابق اسراف اور بخیلوں کی طرح بخل کئے بغیر خرچ کرے۔

وَيَصِحُّ مِنْهُ بَعْضُ الْعُقُوْدِ كَالطَّلَاقِ وَالْلِّعَانِ وَلَا يَصِحُّ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ لَا تَعْجِيْلًا وَّلَا تَأْجِيْلًا وَلَا يَصِحُّ فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَالْاِقْتِرَاضِ مَادَامَ مُتَّصِفًا بِالسَّفَهِ مَحْجُوْرًا عَلَيْهِ وَلَوْ خَلَّصَهُ الْحَاكِمُ عَنِ الْحَجْرِ وَعَادَ اِلَى التَّبْذِيْرِ لَوْ حَجَرَهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا اِلٰى اَنْ يَّتَبَدَّلَ سَفَهُهُ اِلَى الصَّلَاحِ۔

نادان سے بعض امور میں معاملات درست ہیں مثلاً طلاق، لعان وغیرہ لیکن خرید وفروخت کے معاملے میں چاہے دستی یا ادھاری اس کی جانب سے تصرف درست نہیں اور جب تک وہ سفاہت سے متصف ہو اور پابند ہوا سکا قرضہ لینا اور دینا درست نہیں اگر حاکم اس سے پابندی ہٹالے اور وہ فضول خرچی کی جانب لوٹ آئے تو دوسری اور تیسری بار حتیٰ کہ اس کی نادانی اصلاح میں تبدیلی تک پابند کرنا واجب ہے۔

۴۔ مملوک شخص

وَاَمَّا الرَّقِيْقُ فَهُوَ مَمْنُوْعٌ مِّنَ التَّصَرُّفِ فِي الْاَمْوَالِ وَالْعُقُوْدِ اِلَّا بِاِذْنِ مَوْلَاهُ عَدَا الطَّلَاقِ فَاِنَّ الطَّلَاقَ يَقَعُ مِنْهُ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهُ وَلَا يَقَعُ مِنْهُ سَائِرُ الْعُقُوْدِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَهُ الْمَوْلٰى فِيْهِ وَلَا يَجُوْزُ لَهُ اَنْ يَّتَّجِرَ وَزْنَ الْقَدْرِ الَّذِيْ اُذِنَ فِيْهِ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ وَسَائِرِ الْمُعَامَلَاتِ اِيْجَابًا كَانَ اَوْ قَبُوْلًا وَلَوْ عَقَدَ بِغَيْرِ اِذْنِ الْمَوْلٰى فَتَلِفَ الْمَعْقُوْدُ عَلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ هَلَكَ ضَائِعًا لِاَنَّهُ لَا يَمْلِكُ شَيْئًا وَلٰكِنْ اِنْ اَعْتَقَ كَانَ ضَامِنًا لِمَا تَلِفَ فِيْ يَدِهٖ قَلِيْلًا كَانَ اَوْ كَثِيْرًا۔

غلام کیلئے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر مال اور دیگر معاملات میں تصرف ممنوع ہے سوائے طلاق کے کیونکہ طلاق مالک کی اجازت کے بغیر بھی واقع ہو جاتی ہے۔ غلام سے آقا کی اجازت کے بغیر کسی بھی قسم کا عقد نہیں ہو سکتا۔ اس کیلئے خرید وفروخت اور دیگر معاملات میں دی گئی حد سے تجاوز جائز نہیں چاہے معاملہ ایجاب کا ہو یا قبول کا۔ اگر وہ مالک کی اجازت کے بغیر کوئی معاملہ کرے اور معاملے کی چیز تلف ہو جائے تو ضائع ہے کیونکہ وہ کسی چیز کا مالک نہیں اگر مالک اسے آزاد کر دے تو جو چیز اس کے ہاتھ سے ضائع ہوئی ہے اسکا ضامن ہے چاہے وہ چیز کم ہو یا زیادہ۔

۵۔ مریض

اَمَّا الْمَرِيْضُ فَيُحْجَرُ عَلَيْهِ اِلَّا مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ اِنْ كَانَ مَرَضُهُ مَرَضَ الْمَوْتِ اَوْ مِثْلَ مَرَضِ الْمَوْتِ فِي الصُّعُوْبَةِ وَفِي الْاَمْرَاضِ الْعَارِضَةِ بِهٖ كَحُمّٰى يَوْمٍ اَوِ الزُّكَامِ اَوِ النَّزْلَةِ اَوِ الصُّدَاعِ اَوْ غَيْرِهَا مِنَ الْعَوَارِضِ حُكْمُهُ حُكْمُ الصَّحِيْحِ فِيْ نُفُوْذِ الْاَحْكَامِ وَالْعُقُوْدِ وَسَائِرِ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ۔

بیمار آدمی کی بیماری اگر مرض مرگ ہو یا سختی میں مرض الموت جیسی ہو تو اس کیلئے ایک تہائی مال کے علاوہ دیگر مال اور معاملات میں تصرف ممنوع ہے عارضی لاحق ہونے والی دیگر بیماریوں مثلاً ایک دن کا بخار، زکام، نزلہ، سر درد اور دیگر بیماریوں کی صورت میں اس کا حکم نفوذ احکام اور عقود میں اور اس کے اقوال و افعال میں تندرست آدمی کے حکم کی طرح ہے۔

۶۔ مفلس

وَاَمَّا الْمُفْلِسُ لُغَةً فَهُوَ مَنْ ذَهَبَتْ جِيَادُ مَالِهٖ وَبَقِيَ رَدِيُّهٗ وَصَارَ مَالُهٗ فُلُوْسًا زُيُوْفًا وَشَرْعًا مَنْ عَلَيْهِ دُيُوْنٌ وَّلَا مَالَ لَهٗ يَفِيْ بِهَا فَيَعُمُّ هٰذَا اللَّفْظُ لِمَنْ قَصُرَ مَالُهٗ عَنْ اَدَاءِ دُيُوْنِهٖ وَلِمَنْ لَّا مَالَ لَهٗ لَا قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا فَهُوَ مَحْجُوْرٌ عَلَيْهِ بِخَمْسِ شَرَائِطَ اَلْاَوَّلُ اَلْمَدْيُوْنِيَّةُ۔ وَالثَّانِيْ ثُبُوْتُ دُيُوْنِهٖ عِنْدَ حَاكِمٍ مِّنَ الْحُكَّامِ فِي الشَّرْعِ وَالثَّالِثُ حُلُوْلُ اٰجَالِ الدُّيُوْنِ وَالرَّابِعُ قُصُوْرُ مَالِهٖ عَنْ مِّقْدَارِ دُيُوْنِهٖ وَالْخَامِسُ اِلْتِمَاسُ غُرَمَائِهٖ مِنَ الْحَاكِمِ حَبْسَهٗ فَاِذَا اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الشَّرَائِطُ لَزِمَ حَجْرُهٗ فَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّحْجُرَ عَلَيْهِ الْحَاكِمُ وَيَمْنَعَهٗ مِنَ التَّصَرُّفِ فِيْ اَمْوَالِهٖ لَا مِنْ سَائِرِ الْعُقُوْدِ كَالنِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَقَبُوْلِ مَا وُصِّيَ لَهٗ اَوْ مَا وُهِبَ لَهٗ وَغَيْرِهٖ فِيْمَا لَا ضَرَرَ لِمَالِهٖ وَيَسْتَحِبُّ لِلْحَاكِمِ تَفْلِيْسُهٗ وَهُوَ اَنْ يُّظْهِرَ حَجْرَهٗ لِيَحْذَرَ عَنْ مُعَامَلَتِهِ النَّاسُ وَيَضْبِطَ مَوَالَهٗ۔

وَيَبِيْعَهَا بِالْبَيْعِ الشُّرْعِيِّ لَا غَبْنَ فَاحِشٍ فَلَوْ وُجِدَ بَيْنَ اَمْوَالِهٖ سِلْعَةٌ اَوْ غَيْرُهَا مِنْ اَمْوَالِ الْغُرَمَاءِ رَدَّهَا اِلٰى صَاحِبِهَا لَا شَرِكَةَ لِسَائِرِ الْغُرَمَاءِ فِيْهَا وَمِنْ مَّالِهٖ مَا كَانَ رَهْنًا فَلِلْمُرْتَهِنِ اَنْ يَّسْتَوْفِيَ دَيْنَهٗ مِنْهُ بِاِذْنِ الْحَاكِمِ وَيَرُدَّ الْفَضْلَ اِلٰى غُرَمَائِهٖ وَلَا يَجُوْزُ لِغَرِيْمِ الْمُؤَجَّلِ الْمُشَارَكَةُ مَعَ الْمُعَجَّلِ قَبْلَ الْاَجَلِ

لغوی اعتبار سے مفلس وہ ہے جسکا قیمتی مال ختم اور ردی کا مال رہ جائے اور اس کا مال کھوٹے پیسوں کا ہو۔ شرعاً مفلس وہ ہے مقروض ہو اور اسکے پاس قرض ادا کرنے کا مال نہ ہو۔ اس تعریف میں قرضہ ادا کرنے سے قاصر اور کم یا زیادہ مال نہ رکھنے والا مفلس ہے اور یہ شخص پانچ شرائط کیساتھ پابند ہے: (۱) مقروض ہو۔ (۲) شرعی حکام میں سے کسی کے پاس اس پر قرضے ثابت ہو جائیں۔ (۳) قرضوں کی ادائیگی کا وقت پہنچ جائے۔ (۴) اس کا مال قرضوں کی مقدار سے کم ہو اور (۵) اس کے قرض خواہ حاکم شرع سے اس کو بند کرنے کا مطالبہ کرے۔ اگر یہ پانچ شرائط کسی میں جمع ہو جائیں تو اس پر پابندی لگائی جائے گی پس حاکم شرع پر اس کو پابند کرنا اور اس کو مال میں تصرف سے روکنا لازم ہے۔ ماسوائے دیگر معاملات مثلاً نکاح، طلاق یا اس کیلئے وصیت یا ہبہ والی اشیاء کی قبولیت وغیرہ اور ہر اس معاملہ کے جو اس کے مال کیلئے ضرر رساں نہ ہو۔ حاکم کیلئے اسکی تفلیس یعنی اس پر پابندی کی تشہیر کرنا مستحب ہے تا کہ لوگ اس کیساتھ لین دین سے اجتناب کریں۔ اس کے مال کو ضبط کرے۔

واضح نقصان کے بغیر بازاری قیمتوں پر فروخت کرے اگر اسکے مال سے قرض خواہوں میں سے کسی کا سامان وغیرہ برآمد ہو جائے تو اسکے مالک کی طرف لوٹا دے دوسرا کوئی قرض خواہ اسکا شریک نہیں ہوگا۔ اگر اس میں رہن کا مال بھی ہو تو مرتہن حاکم کی اجازت سے اپنا قرض ادا کرے اور زائد چیز باقی قرض خواہوں کو واپس کرے۔ مہلت کے حامل قرض خواہوں کو مدت سے قبل فوری قرض والوں کیساتھ شریک ہونا جائز نہیں۔

وَلَوْ كَانَ بَعْدَ حُلُوْلِ الْاَجَلِ فَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَلِلْحَاكِمِ اَنْ يُّرَاعِيَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَيَمْنَعَ تَغَلُّبَ بَعْضِ الْغُرَمَاءِ عَلٰى بَعْضٍ وَفِيْ مُدَّةِ الْحَجْرِ نَفَقَتُهٗ وَنَفَقَةُ مَنْ وَّجَبَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُهٗ كَانَتْ مِنْ مَّالِهٖ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّبْدَاَ بِبَيْعِ مَا يُخَافُ مِنْ تَلَفِهٖ ثُمَّ بِالْمَرْهُوْنَاتِ ثُمَّ بِسَائِرِ السِّلَعِ الْاَمْتِعَةِ الْاَقْمِشَةِ ثُمَّ بِالْعِقَارِ۔

اگر مدت پہنچنے کے بعد ایسا ہو تو ان میں فرق نہیں۔ حاکم قرض خواہوں کیساتھ برابری کا لحاظ کرے اور ان میں سے بعض کو ترجیح سے پرہیز کرے۔ پابندی کی مدت میں مفلس اور اس کے زیر کفالت افراد کا نفقہ اسکے مال سے ہی ادا کیا جائیگا۔ مناسب ہے کہ ضائع ہونے کے خدشے کے حامل مال کو پہلے فروخت کرے پھر گروی کا سامان پھر دیگر سامان، مال ومتاع اور کپڑا پھر زمین فروخت کرے۔

وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْتَهِدَ الْحَاكِمُ فِيْ اِحْضَارِ غُرَمَاءِ الْمُفْلِسِ لِيُسَوِّيَ بَيْنَهُمْ اَمْوَالَهٗ لِكُلِّ وَاحِدٍ بِقَدْرِ دَيْنِهٖ مَثَلًا اِنْ كَانَ لِاَحَدٍ مِنَ الْغُرَمَاءِ عَلَى الْمُفْلِسِ اَلْفٌ وَلِاٰخَرَ مِائَةٌ فَقِسْمُ صَاحِبِ الْمِائَةِ مِنْ مَّالِ الْمُفْلِسِ كَانَ عُشْرَ قِسْمِ صَاحِبِ الْاَلْفِ وَلَا حَجْرَ عَلَى الْفَقِيْرِ الَّذِيْ ثَبَتَ فَقْرُهٗ عِنْدَ الْحَاكِمِ بِاَيِّ سَبَبٍ ثَبَتَ اِمَّا بِالْبَيِّنَةِ اَوِ الْحَلْفِ اَوْ اِحَاطَةِ عِلْمِ الْحَاكِمِ بِفَقْرِهٖ مِنْ جِهَةٍ اُخْرٰى۔

حاکم مفلس کے قرض خواہوں کو حاضر کرنے کی کوشش کرے تاکہ ان کے قرضوں کی مناسبت سے اسکا مال برابر تقسیم کرسکے مثلاً اگر کسی قرض خواہ کے ایک ہزار مفلس کے ذمے ہو اور دوسرے کے سو ہو تو سو والے کو مفلس کے مال سے ہزار والے کا دسواں حصہ ملے گا۔ اس تنگدست پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائے گی جس کی تنگدستی حاکم کے پاس کسی بھی ذریعے سے ثابت ہو جائے یا گواہی کے ذریعے یا قسم کھا کر یا کسی اور ذریعے سے اس کی تنگدستی حاکم کے علم میں آئے۔

﴿۲۷﴾ بَابُ الضَّمَانِ وَالْكَفَالَةِ وَالْحَوَالَةِ

ضمانت، کفالت اور حوالہ کا بیان

ضمانت اور کفالت:

اَمَّا الضَّمَانُ وَالْكَفَالَةُ فَعَقْدٌ شُرِعَ لِتَعَهُّدِ مَالٍ اَوْ نَفْسٍ فَالضَّامِنُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ صَبِيًّا اَوْ مَجْنُوْنًا اَوْ مَحْجُوْرًا عَلَيْهِ وَلِلْمَمْلُوْكِ يَجُوْزُ الضَّمَانُ بِاِذْنِ مَوْلَاهُ وَيُشْتَرَطُ فِي الضَّمَانِ رِضَى الضَّامِنِ وَالْمَضْمُوْنِ لَهُ وَ اِنْ لَّمْ يَرْضَ الْمَضْمُوْنُ عَنْهُ وَلَوْ اَدَّى الضَّامِنُ مَا عَلَى الْمَضْمُوْنِ عَنْهُ وَالضَّمَانُ كَانَ بِاِذْنِهٖ فَيَرْجِعُ الضَّامِنُ عَلَى الْمَضْمُوْنِ عَنْهُ بِمَا اَدَّاهُ

وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الضَّمَانُ بِاِذْنِ الْمَضْمُوْنِ عَنْهُ فَلَيْسَ لِلضَّامِنِ اَنْ يَّرْجِعَ عَلَى الْمَضْمُوْنِ عَنْهُ بِمَا اَدَّاهُ عَنْهُ فَلَا يَجُوْزُ لِلضَّامِنِ اَنْ يَّطْلُبَ مِنَ الْمَضْمُوْنِ عَنْهُ غَيْرَ مَا اَدَّاهُ وَمَنْ اَطْلَقَ غَرِيْمًا مِنْ يَدِ صَاحِبِ الْحَقِّ قَهْرًا ضَمِنَ اِحْضَارَهٗ اَوْ اَدَاءَ مَا عَلَيْهِ وَمَنْ كَفَلَ مَكْفُوْلًا بِمَا عَلَيْهِ لَزِمَهٗ اَدَاءُ مَا عَلَيْهِ وَاِنْ كَفَلَ نَفْسَهٗ لَزِمَهٗ اِحْضَارُهٗ

ضمانت وکفالت کسی مال یا نفس کی حفاظت کیلئے جائز عہد ہے۔ لہٰذا ضامن کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچہ یا پاگل یا پابندی کا شکار ہو، غلام کیلئے اس کے مالک کی اجازت سے ضامن بننا جائز ہے۔ ضمانت کے معاملے میں ضامن اور مضمون لہ کا راضی ہونا ضروری ہے اگرچہ مضمون عنہ خوش نہ بھی ہو اگر ضامن مضمون عنہ کے ذمے واجب الاداء چیزوں کی ادائیگی کردے اور ضمانت مضمون عنہ کی اجازت سے ہوئی ہو تو ضامن اپنے ادا کردہ مال کیلئے مضمون عنہ سے رجوع کریگا۔

اگر اس کی اجازت کے بغیر ضمانت دی گئی ہو تو ضامن کو حق نہیں کہ مضمون عنہ سے ادا کردہ مال کیلئے رجوع کرے اور اس کیلئے مضمون عنہ سے ادا کردہ مال کے سوا کچھ اور طلب کرنیکا حق نہیں جو شخص کسی مقروض کو صاحب مال سے زبردستی چھڑالے تو وہ اسے پیش کرنے یا اس کے ذمہ قرض کی ادائیگی کا ضامن ہوگا۔ اگر کوئی اپنے ذمہ قرض کے بدلے کسی مکفول کا کفیل بن جائے تو اسکے ذمے موجودہ قرض کی ادائیگی واجب ہے اور خود کا ہی کفیل بن جائے تو اسکو حاضر کرنا لازم ہے۔

وَيَنْعَقِدُ الضَّمَانُ وَالْكَفَالَةُ بِأَنْ يَقُوْلَ الْكَفِيْلُ ضَمِنْتُ نَفْسَهُ أَوْ رَأْسَهُ أَوْ يَدَهُ أَوْ رِجْلَهُ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ أَعْضَائِهِ إِنْ كَانَتِ الْكَفَالَةُ لِلْمَكْفُوْلِ وَإِنْ كَانَتْ لِمَا عَلَيْهِ بِأَنْ يَقُوْلَ الْكَفِيْلُ ضَمِنْتُ مَا عَلَيْهِ أَوْ كَفَلْتُ مَا عَلَيْهِ۔

ضمانت اور کفالت کفیل کے یوں کہنے سے منعقد ہو جاتی ہے کہ میں نے اسکے نفس کی ضمانت لی یا اسکے سر کا ضامن بن گیا یا ہاتھ یا پاؤں کا ضامن بن گیا یا اس کے علاوہ اس کے اعضاء کا نام لے بشرطیکہ کفالت خود مکفول کیلئے ہو اور اگر مکفول لہ پر لازم مال کیلئے ہو تو کہے کہ میں اسکے ذمے جو کچھ ہے اس کا ضامن یا کفیل بن گیا۔

حوالہ کیا ہے؟

أَمَّا الْحَوَالَةُ فَهِيَ تَحْوِيْلُ حَقٍّ مِنْ ذِمَّةٍ إِلَى ذِمَّةٍ وَتَنْعَقِدُ بِرِضَى الْمُحِيْلِ وَالْمُحْتَالِ وَالْمُحْتَالِ عَلَيْهِ فَمَتَى حَصَلَ رِضَاهُمْ بَرِئَ الْمُحِيْلُ وَتَحَوَّلَ الْأَدَاءُ إِلَى الْمُحْتَالِ عَلَيْهِ

حوالہ کسی حق کو ایک سے دوسرے ذمے تک منتقل کرنیکا نام ہے اور یہ محیل، محتال اور محتال علیہ کی مرضی سے منعقد ہوتا ہے۔ جب تمام راضی ہوں تو محیل بری الذمہ جبکہ ادائیگی محتال علیہ کے ذمہ آجاتی ہے۔

وَلَوْ صَارَ الْمُحْتَالُ عَلَيْهِ مُحِيْلًا عَلَى غَيْرِهِ بِرِضَى الْمُحْتَالِ جَازَ وَإِنْ وَقَعَ الْإِخْتِلَافُ بَيْنَ الْمُحِيْلِ وَالْمُحْتَالِ مَعَ تَجَرِّيْ لَفْظِ الْحَوَالَةِ بِأَنْ يَقُوْلَ الْمُحِيْلُ وَكَّلْتُكَ فِيْ اِسْتِيْفَاءِ الدَّيْنِ وَيَقُوْلُ الْمُحْتَالُ بَلْ أَحَلْتَنِيْ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُحِيْلِ لِأَنَّهُ عَرَفَ مَا أَرَادَ مِنْ لَفْظِهِ وَإِنْ قَالَ الْمُحِيْلُ أَحَلْتُكَ وَقَالَ الْمُحْتَالُ بَلْ وَكَّلْتَنِيْ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُحْتَالِ۔

اگر محتال علیہ محتال کی اجازت سے کسی اور کیلئے محیل بن جائے تو جائز ہے۔ اگر محیل اور محتال کے درمیان حوالہ کا لفظ جاری کرنے کے بعد اختلاف ہو جائے یعنی محیل کہے کہ میں نے تمہیں قرضے کی ادائیگی کیلئے وکیل بنایا جس پر محتال کہے کہ تو نے میرے ساتھ حوالہ کیا ہے تو بات محیل کی مانی جائے گی کیونکہ وہ اپنے لفظ کے مقصد سے زیادہ واقف ہے اور اگر محیل کہے کہ میں نے تمہارے ساتھ حوالہ کیا اور محتال کہے تم نے مجھے وکیل بنایا ہے تو ایسی صورت میں بات محتال کی مانی جائیگی۔

☆☆☆☆☆

﴿۲۸﴾ بَابُ الصُّلْحِ — صلح کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ۔ (۱) وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا۔ (۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "صلح اچھی چیز ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرنا درست ہے سوائے یہ کہ کسی حرام کو حلال یا کسی حلال کو حرام قرار دیا جائے۔

صلح کہاں جائز ہے؟

فَالصُّلْحُ عَقْدٌ سَائِغٌ شَائِعٌ فِي الْمُنَاكَحَاتِ وَ الْمُفَارَقَاتِ وَ الْمُبَايَعَاتِ وَ الْمُحَارَبَاتِ وَ الْمُخَاصَمَاتِ وَ غَيْرِهَا اِلَّا فِيْمَا يُحِلُّ حَرَامًا اَوْ يُحَرِّمُ حَلَالًا كَالصُّلْحِ عَلٰى قَتْلِ نَفْسٍ مَّعْصُوْمَةٍ اَوْ اِسْتِرْقَاقِ حُرٍّ اَوْ اِنْكَاحِ حُرَّةٍ بَالِغَةٍ عَاقِلَةٍ بِدُوْنِ رِضَاهَا اَوْ اِرْتِكَابِ شُرْبِ الْخَمْرِ اَوِ الْاِنْقِطَاعِ عَنْ صُحْبَةِ الصَّالِحِيْنَ اَوِ الْاِتِّصَالِ بِالْفَاسِقِيْنَ اَوْ اِهْدَاءِ الْخَمْرِ اَوْ قَبُوْلِ مَعْصِيَةٍ فَاِنَّ الصُّلْحَ فِيْ هٰذِهِ الْمُنْكَرَاتِ لَا يَجُوْزُ بَلْ يُثْمِرُ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا الْغَرَامَةَ وَ فِي الْاٰخِرَةِ النَّدَامَةَ فَيَنْبَغِيْ اَنْ تُمْعِنَ الْفِطَنُ الْمُتَدَيِّنُ فِي الصُّلْحِ وَ مَا لَهٗ وَ فَوَائِدَهٗ بِوَنَكَالِهٖ۔

صلح نکاح، علیحدگی، خریداری، جنگ اور آپس کے جھگڑوں وغیرہ میں ایک جائز اور مشہور معاہدے کا نام ہے مگر صلح اس وقت درست نہیں جب کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال بنا دیا جائے مثلاً کسی بے گناہ نفس کو قتل کرنے کی صلح یا کسی آزاد کو غلام بنانے یا کسی آزاد بالغہ اور عاقلہ عورت کی رضامندی کے بغیر اسکے نکاح، یا شراب نوشی کے ارتکاب یا نیک لوگوں کی صحبت سے دور رہنے یا فاسقوں سے میل جول رکھنے یا شراب کو تحفہ میں دینے یا کسی گناہ کے قبول کرنے کیلئے صلح کرنا وغیرہ بے شک ان برائیوں کے بارے میں صلح کرنا جائز نہیں پس یہ صلح دنیا میں نقصان اور آخرت میں پشیمانی کا باعث ہے پس ذہانت اور دیندار شخص کیلئے لازم ہے کہ صلح کے نفع نقصان اور انجام کیلئے دقت نظر سے کام کرے۔

وَهُوَ لَا يَثْبُتُ مِنْ طَرَفٍ وَّاحِدٍ بَلْ يَنْعَقِدُ مِنَ الطَّرَفَيْنِ وَمَتٰى انْعَقَدَ لَمْ يَبْطُلْ اِلَّا بِاتِّفَاقِهِمَا عَلٰى فَسْخِهٖ وَيَجُوْزُ الصُّلْحُ مَعَ سَبْقِ خُصُوْمَةٍ وَّ بِدُوْنِ سَبْقِهَا۔

صلح صرف ایک جانب سے وقوع پذیر نہیں ہوتی بلکہ طرفین کی جانب سے منعقد ہوتی ہے اور جب تک طرفین اس کے ختم کرنے پر اتفاق نہ کریں صلح باقی رہتی ہے۔ صلح دشمنی یا بغیر دشمنی دونوں میں جائز ہے۔

(۱) سورۃ النساء ۱۲۸۔ (۲) مستدرک الصحیحین حدیث ۷۰۵۹

درست صلح کونسی ہے؟

وَالصَّحِيْحُ مِنْهُ مَا صَدَرَ مِنَ الْبَالِغَيْنِ الْعَاقِلَيْنِ وَمِنْ طَلَبِهِ لَا يَلْزَمُ الْإِقْرَارُ وَهُوَ جَائِزٌ مَعَ الْإِقْرَارِ وَمَعَ الْإِنْكَارِ وَمَعَ السُّكُوْتِ عَنْهُمَا وَيَصِحُّ اَيْضًا فِي الْمُؤَجَّلِ بِالْحَالِ وَ فِي الْحَالِ بِالْمُؤَجَّلِ وَفِي الْاَكْثَرِ بِالْاَقَلِّ وَفِي الْاَقَلِّ بِالْاَكْثَرِ اِنْ تَرَاضَيَا فِيْمَا لَا يَلْزَمُ مِنْهُ الرِّبٰوا۔

صحیح صلح وہ ہے جو دو بالغ عاقلوں میں واقع ہو اور اسکے مطالبے سے اقرار لازم نہیں آتا۔ صلح اقرار، انکار اور اُن دونوں کے بارے میں خاموشی کی صورت میں بھی جائز ہے۔ تاخیری کام جلد اور جلد والا کام تاخیر سے کرنے اور کم کے مقابلے زیادہ اور زیادہ کے مقابلے میں کم کیلئے صلح جائز ہے۔ بشرطیکہ طرفین راضی ہوں اور اس سے کوئی سود لازم نہ آئے۔

وَلَوِ اصْطَلَحَ الشَّرِيْكَانِ عَلٰى اَنَّ لِاَحَدِهِمَا رَأْسَ مَالِهِ وَالرِّبْحَ وَالْخُسْرَانَ لِلْاٰخَرِ صَحَّ۔ وَيَجُوْزُ اِخْرَاجُ الرَّوَاشِنِ وَالْجَنَاحِ وَفَتْحُ الْاَبْوَابِ مُجَدَّدًا وَوَضْعُ السَّابَاطِ وَنَصْبُ الْمَيَازِيْبِ فِي الطَّرِيْقِ النَّافِذَةِ اِنْ لَّمْ يَتَضَرَّرْ مَنْ يَّمُرُّ بِهَا وَفِي الطَّرِيْقِ الْمَرْفُوْعِ عَنْهَا الْمُرُوْرُ الْمَفْتُوْحَةِ مِنْ طَرَفٍ اَلْمَسْدُوْدَةِ مِنْ طَرَفٍ اٰخَرَ لَا يَجُوْزُ اِسْتِجْدَاثُ الْاَبْوَابِ وَالرَّوَاشِنِ وَفَتْحُ الرَّوَازِنِ وَالْمَيَازِيْبِ وَالْمَسَائِلِ وَالشَّبَابِيْكِ اِلَّا بِمَصْلَحَةِ اَرْبَابِهَا وَتَرَاضِيْهِمْ۔

اگر دو شریک افراد اس بات پر صلح کرلیں کہ اصل مال ایک کا ہوگا اور نفع ونقصان دوسرے شریک کا ہوگا تو یہ صلح درست ہے۔ ایک طرف سے دوسری طرف نکلنے والی گلیوں میں روشندان لگانا، چھجہ لگانا، نئے دروازے کھولنا، چھت لگانا اور پرنالے لگانا جائز ہے بشرطیکہ وہاں سے گزرنے والوں کیلئے باعث تکلیف وضرر نہ ہوں لیکن جن گلیوں سے گزرنا منع ہو وہ گلی ایک طرف سے بند ہو تو اس گلی والوں کے ساتھ مصلحت اور ان کی رضامندی کے بغیر نئے دروازے کھولنا، نئے دریچوں کا لگانا، روشندان لگانا، پرنالے نصب کرنا، نالیاں بنانا اور کھڑکیاں کھولنا جائز نہیں۔

گلی والے کون ہیں؟

وَاَرْبَابُ السِّكَّةِ اَرْبَابُ الْاَبْوَابِ فِيْهَا وَاَرْبَابُ الْجُدْرَانِ لَيْسُوْا بِشُرَكَائِهَا فَلَوْ وَضَعَ سَابَاطًا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّرْفَعَهَا قَدْرَ اَنْ لَّا يَتَضَرَّرَ الرَّاكِبُ عَلَى الْخَيْلِ اَوْ عَلَى الْاِبِلِ بِدُوْنِ الْمَحْمِلِ اَوْ فِي الْمَحْمِلِ مِنَ الْمُرُوْرِ بِهَا وَلَا يَجُوْزُ التَّصَرُّفُ فِي الْجِدَارِ الْمُخْتَصِّ بِاَحَدٍ لِغَيْرِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنْ اَرَادَ تَسْقِيْفًا اَوْ طَرْحَ الْخَشَبِ عَلَيْهِ۔

گلی کوچوں کے مالک وہ ہیں جو اس گلی میں دروازے کے بھی مالک ہوں صرف دیوار کے مالک ان گلی والوں میں شامل نہیں ہوتے۔ اگر کوئی کسی گلی میں چھت لگائے تو لازم ہے کہ وہ اتنی بلند ہو کہ گھوڑا سوار یا اونٹ سوار محمل کے بغیر یا محمل کیساتھ وہاں سے گزرنے میں کوئی تکلیف نہ پہنچے، کسی ایک کے ساتھ مختص کی گئی دیوار پر اسکی اجازت کے بغیر کسی کو اس پر چھت ڈالنا یا اس پر لکڑی وغیرہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

مشترکہ دیوار اور چھت کا مسئلہ

وَالْجِدَارُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَ الْجَارَيْنِ كُلُّ وَجْهٍ مِنْهُ لِجَارٍ فَإِنْ أَرَادَ التَّصَرُّفَ فِي غَيْرِ وَجْهِهِ احْتَاجَ إِلَى إِذْنِ جَارِهِ وَالسَّقْفُ الْمُشْتَرَكُ بَيْنَ صَاحِبِ الْعُلْوِ وَصَاحِبِ السِّفْلِ كَالْجِدَارِ الْمُشْتَرَكِ فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يَثْقُبَ كُوَّةً أَوْ يَدُقَّ وَتَدًا إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ السِّفْلِ أَوِ الْعُلْوِ. وَلَوْ انْهَدَمَ الْمُشْتَرَكُ وَأَرَادَا أَخْذَهُمَا عِمَارَتَهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُجْبِرَ الْآخَرَ عَلَى الْعِمَارَةِ وَلِلْآخَرِ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنَ الْعِمَارَةِ وَمَا أَعَادَهُ بِالْعِمَارَةِ كَانَ مِلْكَهُ وَلَا يَبْقَى لِشَرِيكِهِ إِلَّا حِصَّةُ أَرْضِهِ إِنْ كَانَتْ ذَاتَ حِصَصٍ۔

دو پڑوسیوں میں مشترکہ دیوار جس کا ہر رخ مکمل طور پر ایک پڑوسی کی طرف ہو اور وہ دوسرے رخ تک تصرف چاہتا ہو تو اسے پڑوسی کی اجازت ضروری ہوگی۔ اوپر اور نیچے منزلوں کے رہائشیوں کی مشترکہ چھت مشترکہ دیوار کی طرح ہے لہٰذا کسی ایک کو اس چھت میں سوراخ، میخ گاڑنا اوپر یا نیچے رہائش پذیر پڑوسی کی اجازت کے بغیر جائز نہیں۔ اگر کوئی مشترکہ چیز گر جائے اور کوئی ایک تعمیر کا ارادہ کرے تو اس کو دوسرے کو بھی تعمیر پر مجبور کرنے کا حق نہیں اور نہ ہی دوسرا شریک تعمیر روک سکتا ہے۔ جو وہ دوبارہ تعمیر کریگا وہ اس کی ملکیت ہو جائے گی اور اگر وہ زمین مشترکہ ہو تو دوسرے شریک کو صرف زمین سے حصہ ملے گا۔

صلح کی مختلف صورتیں

وَيَصِحُّ الصُّلْحُ عَنْ كُلِّ مَا يَصِحُّ أَخْذُ الْعِوَضِ عَنْهُ وَلِلْجَارِ أَنْ يَقْطَعَ مِنْ حَدِّ مِلْكِهِ أَغْصَانَ جَارِهِ بِلَوْ خَرَجَتْ مِنْ حَدِّ مِلْكِ صَاحِبِهِ وَدَخَلَتْ فِي مِلْكِهِ وَلَمْ يُمْكِنْ عَطْفُهَا أَوْ يُصَالِحُ عَلَى شَيْءٍ بِالْعُرْفِ وَلَا يَقْطَعُهَا وَلَا يَصِحُّ الصُّلْحُ فِيمَا لَا يَجُوزُ أَخْذُ الْعِوَضِ عَنْهُ كَالصُّلْحِ مَعَ امْرَأَةٍ لِتَتَّقِيَ لَهُ بِالزَّوْجِيَّةِ وَلَا نِكَاحَ بَيْنَهُمَا أَوْ مَعَ شَاهِدٍ لِيَمْتَنِعَ مِنْ إِقَامَةِ الشَّهَادَةِ صَادِقًا فِي شَهَادَتِهِ وَلَوْ وَجَبَ حَدُّ الْقَذْفِ عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَجُزِ الصُّلْحُ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ الْمَقْذُوفُ وَفِي سَائِرِ الْحُدُودِ كَشُرْبِ الْخَمْرِ أَوِ الزِّنَا أَوْ غَيْرِهِمَا لَا يَجُوزُ الصُّلْحُ أَوِ الْعَفْوُ قَيْدًا۔

جن چیزوں کا عوض لینا جائز ہو ان سب میں صلح بھی جائز ہے۔ پڑوسیوں کے درخت کی شاخیں اگر اس کی ملکیتی حدود سے باہر نکل آئیں اس کی حدود میں داخل ہوں اور انہیں موڑنا ممکن نہ ہو تو پڑوسی کو انہیں کاٹنے کا حق ہے یا رسم کے مطابق دونوں مصالحت کرے اور انہیں نہ کاٹے۔ جن چیزوں کا عوض لینا جائز نہ ہو وہاں صلح جائز نہیں مثلاً کسی عورت سے اقرار زوجیت کی صلح کرنا جبکہ دونوں میں نکاح نہ ہو۔ یا کسی گواہ کو گواہی نہ دینے کی صلح جبکہ وہ گواہی میں سچا ہو اگر کسی شخص پر حد تہمت کی حد واجب ہوگئی ہو تو جب تک الزام زدہ شخص معاف نہ کرے اس وقت تک صلح جائز نہیں ہے۔ حدود کے دیگر معاملات میں مثلاً شراب نوشی اور زنا کاری وغیرہ میں صلح اور معافی کبھی بھی جائز نہیں ہے۔

وَلَوْ تَدَاعَيَا جِدَارًا بَيْنَ مِلْكَيْهِمَا وَهُوَ فِي
أَيْدِيهِمَا فَلَا يَثْبُتُ لِأَحَدِهِمَا إِلَّا بِالْبَيِّنَةِ فَإِنْ
لَمْ تَكُنِ الْبَيِّنَةُ لِأَحَدِهِمَا فَلِمَنِ اتَّصَلَ بِبِنَائِهِ
وَحَلَفَ وَلَوْ كَانَ مُتَّصِلًا بِمِلْكَيْهِمَا أَوْ مُنْقَطِعًا
عَنْ مِلْكَيْهِمَا وَلَمْ يَتَرَجَّحْ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ شَيْئًا
يَدُلُّ عَلَى الِاخْتِصَاصِ بِهِ فَإِنْ حَلَفَ وَاحِدٌ وَ
نَكَلَ الْآخَرُ فَهُوَ لِذِي الْيَمِينِ وَإِنْ حَلَفَا أَوْ نَكَلَا
قُضِيَ لَهُمَا بِهِ وَالْبَيْتُ الَّذِي عَلَيْهِ غُرْفَةٌ كَانَ
سَقْفُ الْبَيْتِ مُشْتَرَكًا كَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَرْضٌ
لِلْفَوْقَانِيِّ وَسَمَاءٌ لِلتَّحْتَانِيِّ فَلَا تَرْجِيحَ لِأَحَدِهِمَا
إِلَّا بِالْبَيِّنَةِ أَوِ الْيَمِينِ۔

اگر دو افراد کسی ملکیتی دیوار پر دعویٰ کریں اور وہ دونوں کے قبضے میں ہو تو ثبوت کے بغیر وہ کسی کی ملکیت ثابت نہیں ہوگی اگر کسی کے پاس ثبوت نہ ہو تو دیوار اس شخص کی ہوگی جس کا گھر اس دیوار سے متصل ہو اور وہ قسم بھی کھائے اگر دیوار دونوں کی ملکیتوں سے متصل ہو یا الگ ہو اور کسی نے بھی اس پر اختصاص ثابت کرنیوالی کوئی چیز نہ رکھی ہو تو اگر ایک قسم کھائے اور دوسرا انکار کرے تو دیوار قسم کھانیوالے کی ہوگی اور اگر دونوں قسم کھائے یا انکار کرے تو فیصلہ دونوں کے حق میں ہوگا۔ جس گھر کے اوپر کوئی کمرہ ہو تو مکان کی چھت مشترکہ ہوگی کیونکہ یہ اوپر والے کیلئے زمین اور نیچے والے کیلئے آسمان کی مانند ہے' گواہی یا قسم کے بغیر کسی کی ملکیت نہیں ہوگی۔

✿✿✿✿✿

﴿۲۹﴾ بَابُ الْوَدِيْعَةِ — امانت کا بیان

هِيَ اَمَانَةٌ فِيْ يَدِ الْمُسْتَوْدَعِ اِنْ قَبِلَهَا مِنْ غَيْرِ اِكْرَاهٍ وَلَا اِجْبَارٍ فَلَا بُدَّ فِي الْاِسْتِيْدَاعِ مِنَ الْاِيْجَابِ قَوْلًا وَالْقَبُوْلِ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا وَلَا يَنْعَقِدُ اِلَّا مِنَ الْبَالِغَيْنِ الْعَاقِلَيْنِ جَائِزِي التَّصَرُّفِ لَا مِنَ الصَّبِيِّ وَلَا الْمَجْنُوْنِ وَلَا الْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ لِاَيِّ سَبَبٍ كَانَ حَجْرُهُ وَلَا يَضْمَنُ الْمُسْتَوْدَعُ اِلَّا بِالتَّقْصِيْرِ اَوِ التَّعَدِّيْ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيْرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ لِاَنَّ فِيْ تَضْمِيْنِهٖ اِخْتِلَالًا فِي الْاِيْمَانِ

ودیعت امانتدار کے پاس ایک امانت ہے بشرطیکہ وہ اس کو کسی ناپسندیدگی اور جبر کے بغیر قبول کرے۔ لہٰذا امانت کے معاملے میں قولی ایجاب اور قولی یا فعلی قبول لازمی ہے۔ یہ معاملہ صرف دو بالغ عقلمند اور صاحب تصرف سے ہی واقع ہوگا، بچے، پاگل اور کسی بھی سبب سے محجور علیہ شخص سے نہیں۔ کوتاہی اور حد سے تجاوز کے علاوہ امانتدار کسی بھی لحاظ سے ضامن نہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: کسی خیانت کے بغیر عاریتاً مال لینے والا ضامن نہیں ہوتا نہ ہی کسی خیانت کے بغیر امانتدار ضامن ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکے ضامن بنانے سے امانت رکھنے میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

امانت کی حفاظت کا حکم

وَلِلْمُسْتَوْدَعِ اَنْ يَّحْفَظَهَا بِنَفْسِهٖ وَمَنْ هُوَ فِيْ عِيَالِهٖ كَالزَّوْجَةِ وَالْبَنِيْنَ وَالْبَنَاتِ وَالْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ وَالْاَجْدَادِ وَالْجَدَّاتِ وَبِالْخُدَّامِ وَالْعَبِيْدِ وَمَنْ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ وُثُوْقٌ لِحِفْظِ مَالِ نَفْسِهٖ فِي الْاَمْكِنَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَابِلَةً لِحِفْظِ مِثْلِهٖ وَلِلْمُسْتَوْدَعِ نَقْلُ الْوَدِيْعَةِ مِنْ مَّوْضِعٍ اِلٰى مَوْضِعٍ يَرٰى فِيْهِ مَصْلَحَةً لَا تُنَافِي الْحِفْظَ وَلَوْ اَرَادَ سَفَرًا وَيَعْلَمُ اَنَّ مَصْلَحَةَ الْحِفْظِ فِي السَّفَرِ اَقْوٰى جَازَ اَنْ يَّسْتَصْحِبَهٗ فِي السَّفَرِ وَفِيْ جَمِيْعِ الْاَبْوَابِ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُسْتَوْدَعُ نَائِبًا

امانتدار کیلئے چاہیے کہ خود اس امانت کی حفاظت کرے یا اپنے زیر کفالت کسی فرد سے حفاظت کرائے مثلاً بیوی، بیٹے، بیٹیاں، باپ، مائیں، دادا، دادیاں، خدمت گزار اور غلام وغیرہ یا قابل بھروسہ شخص سے جو اپنے مال کی طرح حفاظت کرے یا کسی ایسی جگہ رکھے جو اس جیسے مال کیلئے محفوظ ہو۔ مصلحت دیکھنے کی صورت میں امانتدار امانت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرسکتا ہے بشرطیکہ یہ حفاظت کا منافی نہ ہو۔ اگر سفر کا ارادہ کرے امانت کی حفاظت کیلئے سفر میں ساتھ لے جانے میں مصلحت زیادہ جانے تو سفر میں ساتھ لے جانا جائز ہے۔ ان تمام صورتوں میں امانتدار مالک کے قائم مقام ہے وہ

مَنَابَ الْمَالِكِ فِي مَالِهٖ وَلَا يُقَصِّرُ وَلَا يَتَعَدّٰى لِاَنَّ الضَّمَانَ لَا يَلْزَمُ اِلَّا بِاَحَدِ هٰذَيْنِ۔

کوتاہی نہ کرے نہ ہی حد سے تجاوز کرے کیونکہ کوتاہی یا حد سے تجاوز کے سوا وہ کسی بھی حوالے سے ضامن نہیں بنتا۔

امانت کی واپسی سے انکار کی ممانعت

فَاِنْ طَلَبَهَا الْمُوْدِعُ مِنَ الْمُسْتَوْدَعِ وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى تَسْلِيْمِهَا وَلَمْ يُسَلِّمْهَا اِلَيْهِ اَوْ اِلٰى مَنْ يُعَيِّنُهُ لِلتَّسْلِيْمِ اِلَيْهِ صَارَ ضَامِنًا لِاَنَّهُ مُتَعَدٍّ بِالْمَنْعِ عِنْدَ الطَّلَبِ۔

اگر امانت رکھوانے والا امانتدار سے مال طلب کرے اور امانتدار اسکی واپسی پر قادر ہو لیکن وہ اسے مالک یا حوالہ کیلئے معین کردہ شخص کے حوالے نہ کرے تو وہ ضامن ہے کیونکہ طلب کے بعد انکار سے اس نے حد سے تجاوز کیا۔

وَاِنْ خَلَطَهَا الْمُسْتَوْدَعُ بِمَالِهٖ بِحَيْثُ لَا تَتَمَيَّزُ ضَمِنَهَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ الْخَلْطُ لِلْحِفْظِ مِنَ الظَّلَمَةِ وَاِنْ كَانَ بِمَصْلَحَةٍ لِلْحِفْظِ لَمْ يَضْمَنْ۔

اگر امانتدار مالِ امانت کو اپنے مال میں اس طرح ملا دے کہ کوئی تمیز نہ رہے تو وہ ضامن ہوگا بشرطیکہ یہ اختلاط ظالموں سے حفاظت کیلئے نہ ہو اگر حفاظتی مقصد کیلئے ہو تو وہ ضامن نہیں۔

امانتدار کب ضامن ہوگا؟

وَلَوْ كَانَتِ الْوَدِيْعَةُ ثَوْبًا وَلَبِسَهُ لَا لِلْمُجَرَّدِ الْاِنْتِفَاعِ بَلْ لِدَفْعِ الدُّوْدِ عِنْدَهٗ لَمْ يَضْمَنْ وَكَذَا رُكُوْبُ الدَّآبَّةِ عِنْدَ السَّقْيِ وَلَوْ تَرَكَ نَشْرَ الثَّوْبِ الْمُفْتَقِرِ اِلَى الرِّيْحِ اَوْ طَرَحَ الثِّيَابَ وَالْاَقْمِشَةَ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ تُعَفِّنُهَا ضَمِنَ وَلَوْ اَخْرَجَ الدَّآبَّةَ لِلسَّقْيِ اَوِ الْعَلْفِ وَالْوَقْتُ يَقْتَضِي الْاِخْفَاءَ مِنَ الظَّلَمَةِ اَوِ الْاَعْدَاءِ وَتَلِفَ ضَمِنَ وَلَوْ مَاتَ الْمَالِكُ وَجَبَ عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ اَنْ يَّرُدَّ الْوَدِيْعَةَ اِلٰى وَرَثَتِهٖ بِمَحْضَرٍ جَمِيْعِهِمْ وَلَوْ رَدَّهَا اِلٰى بَعْضِهِمْ مَعَ غَيْبَةِ الْبَعْضِ ضَمِنَ۔

اگر امانت کا مال کپڑا ہو اور امانتدار نہ صرف استفادہ بلکہ گرمی کے کیڑوں سے بچانے کیلئے پہن لے تو ضامن نہیں ہوگا۔ اسی طرح پانی پلاتے وقت جانور کی سواری کا حکم بھی ایسا ہی ہے۔ اگر امانتدار ہوا کے محتاج کپڑے کو کھولے نہ رکھے یا وہ کپڑوں اور سامان کو ایسی جگہ پھینک دے جو انہیں بدبو دار بنا دے تو ضامن ہوگا۔ اگر امانتدار جانور کو پانی پلانے یا چارہ کھلانے کیلئے باہر نکالے جبکہ وقت کا تقاضا ظالموں اور دشمنوں سے مخفی رکھنا ہو اور جانور تلف ہو جائے تو ضامن ہوگا۔ اگر مالک مرجائے تو امانتدار پر امانت کا مال تمام ورثاء کی موجودگی میں ان کے حوالے کرنا واجب ہے اگر بعض ورثاء کی غیر موجودگی میں دوسرے بعض کو دیدے تو ضامن ہوگا۔

❁❁❁❁❁

﴿۳۰﴾ بَابُ الْعَارِيَةِ عارضی استعمال کا بیان

وَهِيَ اِبَاحَةُ الْمَنَافِعِ الْخَاصِلَةِ مِنْهَا اِنْ كَانَ خَيْلًا فَرُكُوْبُهَا وَاِنْ كَانَ لِلْحَمْلِ فَحَمْلُهَا مُبَاحٌ لِلْمُسْتَعِيْرِ

کسی چیز کی منفعت سے استفادہ کا جائز ہونا عاریت ہے، اگر گھوڑا ہو تو سواری اور بوجھ کیلئے ہو تو اس پر بوجھ لادنا مستعیر کیلئے جائز ہے۔

نقصان اور اس کی ضمانت

وَهِيَ اَمَانَةٌ فِيْ يَدِ الْمُسْتَعِيْرِ وَلَوْ تَلِفَتْ لَمْ يَضْمَنْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْ تَفْرِيْطِهٖ اَوْ تَعَدِّيْهِ وَكُلُّ نَقْصٍ يَّلْزَمُ مِنْ اِسْتِعْمَالِهَا وَ لَا تَفْرِيْطَ لِلْمُسْتَعِيْرِ فِيْهِ وَلَا تَعَدِّيَ لَا يَلْزَمُ مِنْهُ ضَمَانٌ وَّلَوِ اسْتَعْمَلَهَا اَكْثَرَ مِنَ الْعَقْدِ عَلَيْهِ اَوْ زَادَ مَانِيَّةً اَوْ مَكَانِيَّةً ضَمِنَ وَلَا يَجُوْزُ لِلْمُسْتَعِيْرِ اِعَارَتُهَا اِلٰى اٰخَرَ وَلَوِ اشْتَرَطَ الْمُعِيْرُ ضَمَانَهَا ضَمِنَ وَلَا يَجُوْزُ الْاِعَارَةُ وَالْاِسْتِعَارَةُ اِلَّا مِنَ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ الْجَائِزِ التَّصَرُّفِ۔

عاریت کی چیز مستعیر کے پاس امانت ہے، اگر وہ تلف ہو جائے تو ضامن نہیں، بشرطیکہ نقصان اسکی کوتاہی یا تفریط سے نہ ہوا ہو۔ عاریت میں اسکے استعمال سے جو نقصان لازم آتا ہو اور مستعیر کی اس میں کوتاہی نہ ہو اور نہ ہی حد سے تجاوز کیا ہو تو وہ ضامن نہیں، اگر مستعیر اسے عقد زمان اور مقام سے زیادہ استعمال کرے تو وہ ضامن ہو گا۔ مستعیر کیلئے عاریت کی چیز کو کسی اور کو عاریتاً دینا جائز نہیں تاہم معیر شرط لگائے تو ضامن ہوگا۔ اعارہ اور استعارہ صرف بالغ عاقل اور تصرف کا اختیار والا ہی کر سکتا ہے۔

عاریت کیلئے شرائط

وَالْمُسْتَعَارُ شَرْطُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ مُنْتَفِعًا بِهٖ مَعَ بَقَائِهٖ كَالدَّابَّةِ لِلرُّكُوْبِ وَالْحُلِيِّ لِلزِّيْنَةِ وَالثَّوْبِ لِلُّبْسِ فَلَزِمَ مِنْ هٰذَا الشَّرْطِ اَنَّ الْاَطْعِمَةَ لَا تَصِيْرُ مُسْتَعَارَةً لِاَنَّهَا لَا تَبْقٰى بَعْدَ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا۔

عاریت کی چیز کیلئے شرط ہے کہ وہ بقاء کیساتھ منافع بخش ہو۔ مثلاً سواری کیلئے جانور، زیائش کیلئے زیوارت اور پہننے کیلئے کپڑا۔ اس شرط سے لازم ہوا کہ کھانے پینے کی اشیاء مستعار نہیں کیونکہ نفع حاصل کرنے کے بعد باقی نہیں رہتیں۔

وَ يَجُوْزُ اِسْتِعَارَةُ الْفَحْلِ لِلضِّرَابِ وَ الْكَلْبِ وَ الْفَهْدِ وَطُيُوْرِ الصَّيْدِ لِلصَّيْدِ وَ اِسْتِعَارَةُ الشَّاةِ وَالْبَقَرِ وَالْاِبِلِ لِلْحَلْبِ وَفِي الْاِعَارَةِ يَجُوْزُ الرُّجُوْعُ عَنْهَا مَتٰى شَاءَ وَلَوْ اَعَارَ اَرْضًا لِلزَّرْعِ وَرَجَعَ وَقَدْ بَلَغَ الْفَصِيْلُ فَلِلْمُعِيْرِ قَطْعُ الْفَصِيْلِ مَجَّانًا اِنْ لَّمْ يَتَضَرَّرْ وَ اِنْ تَضَرَّرَ وَجَبَ الْاَرْشُ۔

افزائش نسل کیلئے نر جانور، شکار کیلئے کتا، چیتا اور شکاری کیلئے شکاری پرندوں، دودھ کیلئے بکریاں، گائے اور اونٹ کا عاریۃً لے لینا درست ہے۔ عاریت میں معیر (مال کا مالک) جب چاہے عاریت سے رجوع کر سکتا ہے۔ اگر کوئی کسی زمین کو زراعت کیلئے عاریۃً دے پھر رجوع کرے جبکہ فصل پک چکی ہو تو معیر کیلئے بلا معاوضہ فصل کی کٹائی جائز ہے بشرطیکہ کوئی نقصان نہ ہوتا ہو اگر نقصان ہوتا ہو تو اس کا تاوان واجب ہے۔

﴿۳۱﴾ بَابُ اللُّقَطَةِ — گرے پڑے انسان وغیرہ کا بیان

وَهِيَ إِمَّا إِنْسَانٌ أَوْ حَيَوَانٌ أَوْ غَيْرُهُمَا مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ وَالْأَقْمِشَةِ وَالْأَمْتِعَةِ وَغَيْرِهَا فَإِنْ كَانَ إِنْسَانًا يُسَمَّى لُقَيْطًا أَوْ مَلْقُوطًا أَوْ مَنْبُوذًا وَإِنْ كَانَ حَيَوَانًا يُسَمَّى ضَالَّةً وَإِنْ كَانَ غَيْرَهُمَا يُسَمَّى لُقَطَةً

لقطہ یا تو کوئی انسان ہوگا یا حیوان ان کے علاوہ درہم، دینار، کپڑے اور دیگر سامان وغیرہ۔ اگر انسان ہو تو اس کو لقیط یا ملقوط یا منبوذ کہا جاتا ہے۔ اگر حیوان ہو تو اس کو ضالہ اور اگر ان دونوں کے علاوہ دوسری کوئی چیز ہو تو لقطہ کہلائے گی۔

گمشدہ بچے کا اٹھانا

أَمَّا اللَّقِيطُ فَهُوَ كُلُّ صَبِيٍّ ضَائِعٍ لَا حَافِظَ لَهُ فَإِنَّ الْتِقَاطَهُ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ فَإِنْ كَانَ الْمُلْتَقِطُ مُنْفَرِدًا مُوسِرًا وَجَبَ عَلَيْهِ رِعَايَتُهُ مِنَ الْمَأْكُولِ وَالْمَلْبُوسِ وَمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا فَلَهُ أَنْ يَطْلُبَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ أَوِ الْحُكَّامِ أَوْ سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ حَوَائِجَهُ وَلَهُ أَيْضًا أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى مُسْلِمٍ شَفِيقٍ لِيَحْفَظَهُ أَوْ إِلَى الْحُكَّامِ أَوْ إِلَى مَنْ يَطْلُبُهُ لِلْحِفْظِ وَيَعْلَمُ أَنَّهُ مُتَدَيِّنٌ شَفِيقٌ لَا يُرِيدُهُ إِلَّا لِمَرْضَاةِ اللهِ. وَكُلُّ مَنْ يَدَّعِيهِ بِالْبُنُوَّةِ وَهُوَ مُنْفَرِدٌ فِي دَعْوَتِهِ وَلَمْ يُعَارِضْهُ أَحَدٌ يَنْبَغِي أَنْ يُسَلِّمَهُ إِلَيْهِ بِلَا بَيِّنَةٍ وَلَوْ ادَّعَاهُ الرِّقَّ قِيلَ لَمْ يُسَلَّمْ إِلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوتِهِ عِنْدَ الْحَاكِمِ بِالْبَيِّنَةِ وَتَزْكِيَةِ الشُّهُودِ وَتَحْقِيقِهِ

لقیط وہ لاپتہ بچہ ہے جو کہیں موجود ہو لیکن اسکا کوئی محافظ نہ ہو ایسے بچے کا اٹھا لینا فرض کفایہ ہے۔ اگر اس کا اٹھانیوالا شخص اکیلا مالدار ہو تو اس بچے کی طعام، پوشاک اور دیگر احتیاجات کا خیال رکھنا خود اس پر واجب ہے اور اگر وہ تنگدست ہو تو اس کو بیت المال یا حکام یا دیگر مسلمانوں سے اس کی ضروریات طلب کرنیکا حق ہے۔ اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ اس بچے کو کسی شفیق مسلمان کے حوالے کرے جو اس کی حفاظت کرے یا حکام کے حوالے کرے یا اسکی حفاظت کے طلبگار شخص کے حوالے کرے جبکہ دیندار شفیق ہونے کو وہ جانتا ہو اور وہ صرف اللہ کی رضا کا ارادہ رکھتا ہو۔ جو شخص دعویٰ کرے کہ بچہ اس کا بیٹا ہے وہ اکیلا ہو اور کسی کو اعتراض بھی نہ ہو تو کسی گواہی کے بغیر اس کے حوالے کیا جائے اگر وہ بچے کی غلامی کا دعویٰ کرے تو حاکم کے پاس گواہی تزکیہ شہود اور اسکی تحقیق تک اسکے حوالے نہیں کیا جائیگا۔

بچے کی دیکھ بھال کا مسئلہ

وَالْمُلْتَقِطُ اِنْ كَانَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا مُسْلِمًا صَحَّ الْتِقَاطُهُ وَاِنْ كَانَ رَقِيْقًا اَوْ صَبِيًّا اَوْ مَجْنُوْنًا اَوْ كَافِرًا اَوْجَبَ عَلَى الْحَاكِمِ وَسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّاْخُذُوْهُ مِنْهُ وَيَدْفَعُوْهُ اِلٰى مُسْلِمٍ مُتَدَيِّنٍ رَحِيْمٍ لِيَتَعَهَّدَهُ مِنْ مَّالِهٖ اَوْ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ اَوْ مِنْ مَّالِ الْفُقَرَاءِ الَّذِيْ كَانَ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ۔ وَلَوِ اتَّفَقَ اثْنَانِ اَوْ اَكْثَرُ فِيْ حِضَانَتِهٖ جَازَ وَلَوْ تَنَازَعَ الْمُلْتَقِطَانِ وَلَمْ يَرْضَيَا بِالشَّرِكَةِ فِيْ حِضَانَتِهٖ قُدِّمَ ظَاهِرُ الْعَدَالَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ وَلَوْ كَانَ قَرَوِيًّا وَّغَيْرُهُ بَلَدِيًّا وَلَوْ تَسَاوَيَا فِي الْاِسْلَامِ وَالصَّلَاحِ اُقْرِعَ بَيْنَهُمَا وَرُجِّحَ بِهَا۔

بچے کو اٹھانے والا اگر آزاد، بالغ، عاقل اور مسلمان ہو تو اسکا بچے کا اٹھانا درست ہے اور اگر وہ غلام یا بچہ یا پاگل یا کافر ہو تو حاکم اور دیگر مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس سے بچہ لے لے اور اسے کسی دیندار رحمدل مسلمان کے حوالے کرے تاکہ وہ اپنے مال یا بیت المال یا امیروں پر واجب فقیروں کے مال سے اسکی دیکھ بھال کر سکے اگر دو یا زائد لوگ بچے کی دیکھ بھال پر اتفاق کریں تو درست ہے اگر بچے کو اٹھانے والے دو افراد جھگڑ پڑیں اور دونوں مشترکہ دیکھ بھال پر راضی نہ ہوں تو ظاہر العادل کو دوسرے پر ترجیح دیجائیگی۔ اگرچہ وہ دیہاتی اور دوسرا شہری ہی کیوں نہ ہو اور اگر دونوں مسلمان اور صالح ہونے میں برابر ہوں تو دونوں میں قرعہ نکالا جائے گا اور اسکو ترجیح دی جائیگی۔

لقیط کیساتھ پائی جانیوالی اشیاء کا حکم

وَلَوْ وُجِدَ مَعَ اللَّقِيْطِ شَيْءٌ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَالْاَقْمِشَةِ كَانَ لَهٗ وَوَجَبَ عَلَى الْمُلْتَقِطِ اَنْ يَّحْفَظَ مَا وَجَدَهٗ وَيُنْفِقَ عَلَيْهِ بِقَدْرِ حَاجَتِهٖ بِلَا اِفْرَاطٍ وَلَا تَفْرِيْطٍ اِنْ كَانَ اللَّقِيْطُ فِيْ سُوْقٍ اَوْ سِكَّةٍ اَوْ بَابِ مَسْجِدٍ اَوْ دَرْبٍ وَمَعَهٗ شَيْءٌ كَانَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ بَيْتٍ اَوْ خَيْمَةٍ اَوْ فُسْطَاطٍ فَمَا كَانَ فِيْهَا كَانَ لِصَاحِبِهَا لَا لِلَّقِيْطِ وَاِسْلَامُ اللَّقِيْطِ وَكُفْرُهٗ يَتَعَلَّقَانِ بِالدَّارِ اِنْ كَانَ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ حُكِمَ بِاِسْلَامِهٖ وَاِنْ كَانَ فِيْ دَارِ الْكُفْرِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهَا مُسْلِمٌ حُكِمَ بِكُفْرِهٖ۔

اگر لاوارث بچے کیساتھ درہم، دینار یا دیگر سامان ملے تو وہ اسی لقیط کے ہونگے اور اٹھانے والے پر برآمد اشیاء کی حفاظت کرنا اور اسی میں سے بچے پر کسی کمی و بیشی کے بغیر ضرورت کے مطابق خرچ کرنا واجب ہے۔ اگر وہ بچہ کسی بازار گلی، مسجد کے دروازے پر یا کسی راستے میں ملا ہو اور اس کیساتھ ملنے والی چیز میں اسی کی ہونگی۔ اگر کسی مکان یا خیمہ یا خیمہ نما ڈیرہ سے ملا ہو تو جو چیز ان مقامات سے ملے گی وہ اس کے مالک کی ہوگی نہ کہ اس بچے کی۔ بچے کے مسلمان یا کافر ہونے کا تعلق اس جگہ سے ہے اگر وہ مقام اسلامی جگہ ہو تو اسکے مسلمان ہونے کا حکم اور اگر وہ کافروں کی جگہ ہو اور وہاں کوئی مسلمان نہ ہو تو اسکے کفر کا حکم لگایا جائیگا۔

❁❁❁❁❁

﴿۳۲﴾ بَابُ الضَّالَّةِ — گمشدہ حیوان کا بیان

وَهِيَ كُلُّ حَيَوَانٍ اٰدَمِيٍّ يُوْجَدُ بِلَا صَاحِبٍ وَّلَا حَافِظٍ وَّلَا رَاعٍ فَعَلَى كُلِّ مَنْ وَّجَدَهُ وَيَظُنُّ اَنَّهُ اِنْ تَرَكَهُ تَلِفَ اِمَّا مِنْ سَبُعٍ اَوْ سَارِقٍ وَّجَبَ اَخْذُهُ اِنْ قَدَرَ عَلٰى اَخْذِهٖ۔

وَلَوْ عَلِمَ اَنَّهُ قَوِيٌّ وَّفِي كَلَاءٍ وَّمَاءٍ وَّلَمْ يَخَفْ مِنَ السُّرَّاقِ لَمْ يَجُزْ اَخْذُهُ فَتَرْكُهُ وَاَخْبَرَ مِنْهُ وَعَرَّفَهُ فِي الدَّرْبِ وَالْجِسْرِ اِنْ سَاَلُوْا وَاِنْ لَّمْ يَسْاَلُوْا فَالْقَوِيُّ مِنَ الْحَيَوَانِ كَالْاِبِلِ وَالْخَيْلِ وَالْبَغْلِ وَالْمُتَوَسِّطُ كَالْحِمَارِ وَالْبَقَرِ وَالضَّعِيْفُ كَالشَّاةِ وَالْمَعْزِ وَالْعِجْلِ فَلَوْ اَخَذَ الضَّالَّةَ وَجَبَ التَّعْرِيْفُ فِي الْمَسَاجِدِ وَالنَّادِيْ وَالسِّكَكِ وَالْاَسْوَاقِ مُدَّةً يَقْلِبُ ظَنُّهُ اَنَّهُ اَكْثَرُ هٰذَا سَنَةً فَاِنْ وُجِدَ لَهَا صَاحِبٌ وَّاَثْبَتَهَا بِالْبَيِّنَةِ اَوْ غَيْرِهَا سَلَّمَهَا اِلَيْهِ بَعْدَ اَخْذِ الْجُعْلِ اَوْ مِثْلِهٖ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُتَبَرِّعًا وَّاِنْ كَانَ مُتَبَرِّعًا كَانَ جُعْلُهُ الثَّوَابَ عِنْدَ اللّٰهِ۔

وَ اِنْ لَّمْ يُوْجَدْ صَاحِبُهَا وَ لَمْ يَتَحَمَّلْ مَؤُنَتَهَا اَوْ خَافَ ضَيْعَهَا بَاعَهَا وَحَفِظَ ثَمَنَهَا لِمَالِكِهَا اَوْ تَصَرَّفَ فِيْهَا بِالتَّمْلِيْكِ وَنِيَّةِ

ضالہ ہر وہ پالتو حیوان ہے جو کہیں مالک، نگراں اور کسی چرواہے کے بغیر ہو۔ پس ہر وہ شخص جو ایسا جانور پائے اور خطرہ محسوس ہو کہ اسکو چھوڑ دیا جائے تو درندہ یا چور کے ہاتھوں تلف ہو جائیگا تو اسے پکڑنا واجب ہے بشرطیکہ پکڑنے کی قدرت ہو۔

اگر اسکو علم ہو کہ جانور طاقتور ہے اور گھاس، پانی میسر ہے اور چور سے خطرہ نہیں تو اسے پکڑنا جائز نہیں۔ پس اسے چھوڑ دے اور اس کے بارے میں خبر دے اور راستوں، شہروں میں اعلان کرے چاہے وہ لوگ پوچھیں یا نہ پوچھیں۔ طاقتور جانور مثلاً اونٹ، گھوڑا، خچر، یا متوسط جانور مثلاً گدھا، گائے اور کمزور جانور مثلاً بھیڑ، بکری اور بچھڑا ہے۔ جو ضالہ پکڑے تو اس پر مساجد، محفلوں، گلیوں اور بازاروں میں مناسب مدت تک، زیادہ سے زیادہ ایک سال تک اعلان واجب ہے، اگر کوئی مالک مل جائے اور ثبوت کے ذریعے اپنی ملکیت ثابت کرے تو مزدوری یا مثل مزدوری وصول کر کے اسکے حوالے کر دے بشرطیکہ وہ احسان کرنے والا نہ ہو اور اگر وہ احسان کرنیوالا ہو تو اسکا صلہ اللہ کے ہاں ثواب ہے۔

اگر کوئی مالک نہ ملے اور وہ اسکے اخراجات نہ اٹھا سکے اور اسکے ضیاع کا خوف ہو تو فروخت کر دے اور اسکی قیمت مالک کیلئے محفوظ کرے یا جانور کو ملکیت اور ضمانت کی نیت

الضَّمَانِ اَوْ تَصَدَّقَ بِهَا بِنِيَّةِ مَالِكِهَا عَلَى الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ۔

کیساتھ استعمال کرے(۱) یا مالک کی جانب سے اسے یتیموں اور مسکینوں میں خیرات کرے۔

وَلَا يَجُوْزُ اَخْذُ الضَّالَّةِ فِي الْعُمْرَانِ اِلَّا مَا يَفِرُّ مِنْ صَاحِبِهٖ وَالطَّالِبُ فِيْ عَقِبِهٖ وَهُوَ يَفِرُّ اِلٰى جَانِبِكَ فَيُسْتَحَبُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَهٗ اَوْ تَمْنَعَهٗ لِيَصِلَ مَنْ طَلَبَهٗ اِلَيْهِ وَلَوْ اَخَذَ الضَّالَّةَ صَبِيٌّ اَوْ مَجْنُوْنٌ اِنْتَزَعَهَا الْوَلِيُّ مِنْهُ وَعَرَّفَهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ يَاْتِ الْمَالِكُ اَوْ اَحَدٌ مِّنْ قِبَلِهٖ فَلِلْمُلْتَقِطِ الْخِيَارُ فِيْ حِفْظِهَا اَمَانَةً اَوْ تَمْلِيْكِهَا مَعَ نِيَّةِ التَّضْمِيْنِ۔

شہر کے اندر سے گمشدہ جانور کو پکڑنا جائز نہیں مگر یہ کہ وہ اپنے مالک سے فرار ہو جائے وہ اس کا تعاقب کر رہا ہو اور وہ جانور تمہاری طرف فرار ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں تمہیں اسکو پکڑنا یا روک لینا مستحب ہے تاکہ طلبگار اس تک پہنچ جائے اگر کوئی بچہ یا پاگل گمشدہ جانور کو پکڑ لے تو ان کے سرپرست پر ان سے چھین لینا اور ایک سال تک اسکا اعلان واجب ہے۔ اگر کوئی مالک یا اسکی طرف سے کوئی نہ آئے تو پکڑنے والے کیلئے امانتاً اسکی حفاظت اور ضامن کی نیت سے ملکیت کا اختیار ہے۔

❁❁❁❁❁

(۱) اگر کبھی مالک کے سامنے آنے پر حاضر ہونے کی صورت میں ضمانت کی نیت رکھے۔

{۳۳} بَابُ اللُّقَطَةِ گری پڑی چیزوں کا بیان

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِذَا اخْتَرَبَ اللُّقَطَةَ بِالْعَلَامَاتِ دُفِعَ إِلَيْهِ اللُّقَطَةُ هِيَ مَا تَسْقُطُ مِنْ مَّالِكِهَا فِي الْقِيْعَانِ أَوِ الْعِمْرَانِ فَمَنِ الْتَقَطَهَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَّكُوْنَ اٰمِنًا عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الْخِيَانَةِ فِيْهَا وَيَجِبُ أَنْ يُّعَرِّفَهَا سَنَةً فِي الْأَيَّامِ لَا فِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَجِبُ التَّوَالِيْ بَلْ فِي الْإِبْتِدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً ثُمَّ كُلَّ أُسْبُوْعٍ مَرَّةً ثُمَّ كُلَّ شَهْرٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَ مَوَاضِعُ التَّعْرِيْفِ يَنْبَغِيْ أَنْ تَكُوْنَ مَجْمَعَ النَّاسِ كَالْمَسَاجِدِ وَغَيْرِهَا۔ وَلَوْ ظَنَّ أَنَّهٗ إِنْ تَرَكَهَا يُمْكِنُ أَنْ يَّأْخُذَهَا مَنْ لَّا دِيَانَةَ لَهٗ وَجَبَ إِلْتِقَاطُهَا وَ تَسَاوَتْ أَمَاكِنُ اللُّقَطَةِ مَعَ الْحَرَمِ لِأَنَّ الْحَرَجَ فِي الْحَرَمِ كَسَائِرِ الْأَمَاكِنِ بَلْ أَكْثَرُ۔

وَلِلْمُلْتَقِطِ تَمَلُّكُهَا أَوِ احْتِفَاظُهَا أَمَانَةً بَعْدَ أَنْ يُّعَرِّفَهَا سَنَةً وَّ لَوْ تَلِفَتْ فِيْ يَدِ الْمُلْتَقِطِ مِنْ غَيْرِ تَقْصِيْرٍ لَمْ يَضْمَنْ وَ يَسْتَحِبُّ الْإِشْهَادُ عَلٰى تَلَفِهَا۔

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا تو فرمایا کہ گری ہوئی چیز کے سرپوش اور سربند کو پہچان لو پھر اسکا ایک سال تک اعلان کرو اور اگر اس چیز کا کوئی مالک نشانیوں کیساتھ آئے تو اسکے حوالے کردو۔(۱) لقطہ اس چیز کو کہا جاتا ہے جو کہ مالک سے میدانوں یا آبادیوں میں گر جائے جو شخص ایسی چیز اٹھا لے تو اسکو خود ہی امانتدار ہونا چاہیے۔ اس پر واجب ہے کہ دنوں کے اوقات میں ایک سال تک اعلان کرے نہ کی رات کو، مسلسل اعلان واجب نہیں، چنانچہ ابتداء میں روزانہ ایک مرتبہ پھر ہفتے میں ایک بار پھر مہینے میں ایک یا دو دفعہ اعلان کرے مناسب یہ ہے اعلان کے مقامات ایسی جگہوں پر ہو جہاں لوگ جمع ہوں مثلاً مساجد وغیرہ۔ اگر کسی کو خوف ہو کہ اگر اس کو نہ اٹھایا جائے تو ایسا شخص اٹھالے جائیگا جو دیانتدار نہ ہو تو اس پر اس چیز کا اٹھانا واجب ہے۔ لقطہ کے مقامات میں حرم سمیت تمام مقامات برابر ہیں کیونکہ حرام دیگر مقامات کی طرح حرم میں بھی موجود بلکہ زیادہ ہوتے ہیں۔

ملتقط کیلئے ایک سال اعلان کے بعد اسکو اپنی ملکیت یا امانتاً محفوظ بنانے کا اختیار ہے۔ اگر وہ چیز اٹھانے والے سے کسی کوتاہی کے بغیر تلف ہو جائے تو وہ ضامن نہیں تاہم اس ضیاع پر گواہ قائم کرنا مستحب ہے۔

(۱) لُقطہ بضم اللام جو چیز بغیر مالک کے پڑی ملے۔ اَلْقَطِیط بمعنوظ بفتح اللام وہ بچہ جو پڑا ہوا ملے اسکا کوئی محافظ نہ ہو۔

وَ لَوْ كَانَتِ اللُّقَطَةُ حَقِيْرًا جَازَ تَمَلُّكُهُ بِلَا تَعْرِيْفٍ وَّ الْمُحَقَّرَاتُ الَّتِيْ قِيْمَتُهَا لَيْسَتْ بِقَدْرِ دِرْهَمٍ وَّ اَخْذُ اللُّقَطَةِ اَمْرٌ نِسْبِيٌّ بِنِسْبَةِ الْمُلْتَقِطِيْنَ وَ الْاَمْكِنَةِ وَ الْاَزْمِنَةِ فِيْ مَحَلٍّ كَانَ وَاجِبًا وَّ فِيْ مَحَلٍّ مُسْتَحَبًّا وَّ فِيْ مَحَلٍّ مَكْرُوْهًا وَّ فِيْ مَحَلٍّ حَرَامًا فَالْمُتَدَيِّنُ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْاَصْلَحِ وَ عَمِلَ بِهٖ وَ اِخْفَاءُ اللُّقَطَةِ حَرَامٌ فِيْ جَمِيْعِ الْاَمْكِنَةِ وَ الْاَزْمِنَةِ عَلٰى سَائِرِ النَّاسِ

اگر گری چیز حقیر ہو تو اس کا اعلان کئے بغیر ملکیت میں لینا درست ہے۔ حقیر چیزیں وہ ہیں جن کی قیمت ایک درہم کے برابر نہ ہو۔ گری چیزوں کے اٹھانیکا کام اٹھانے والوں، جگہوں اور زمانے کے اعتبار سے ایک نسبی حکم ہے یعنی بعض مقامات پر اسکا اٹھانا واجب، بعض جگہوں پر مستحب، بعض پر مکروہ جبکہ بعض جگہ حرام ہے۔ پس دیانتدار افراد کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ مصلحت کو مدنظر رکھے اور پھر اس پر عمل کرے۔ گری، پڑی چیز کا چھپانا تمام مقامات اور زمانوں میں تمام لوگوں پر حرام ہے۔

﴿۳۴﴾ بَابُ الْجُعَالَةِ مزدوری وانعام کا بیان

جعالہ کی تعریف

وَهِيَ اَنْ يُّعَيِّنَ الْجَاعِلُ شَيْئًا لِّعَامِلٍ عَمَلٍ مَّا قَصَدَ اَوْ يُسَمِّي الْمُعَيَّنَ جُعْلًا كَمَا قَالَ الْجَاعِلُ بِالْخُصُوْصِ لِوَاحِدٍ اِنْ رَدَدْتَّ عَبْدِيَ الْاٰبِقَ اَوْ دَابَّتِيَ الضَّالَّةَ فَلَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ اَوْ كَذَا اَوْ بِالْعُمُوْمِ كَمَا قَالَ مَنْ رَّدَّ عَبْدِيَ الْاٰبِقَ اَوْ دَابَّتِيَ الضَّالَّةَ فَلَهٗ كَذَا

مزدوری دینے والا شخص اسکے کسی کام کو کرنے والے کو کوئی چیز مقرر کرے تو اس مقررہ کردہ چیز کو مزدوری کہا جاتا ہے مثلاً جاعل کسی شخص مخصوص سے کہے کہ اگر تم میرے فرار غلام یا گمشدہ جانور کو واپس لادے تو میں تین دینار یا فلاں چیز دونگا یا عموماً کہے کہ اگر کوئی میرے فرار غلام یا گمشدہ جانور کو واپس لادے تو اس کو فلاں چیز دونگا۔

مزدور کو مزدوری دینا واجب ہے

وَهِيَ عَقْدٌ اِذَا الْتَزَمَهُ الْجَاعِلُ وَجَبَ اِعْطَاءُهُ وَالْعَامِلُ اِنْ كَانَ مَعْلُوْمًا مُعَيَّنًا وَقَبِلَ الْعَمَلَ تَمَّ الْعَقْدُ بِالْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مُعَيَّنًا بَلْ مَجْهُوْلًا وَاِنْ تَكَبَّدَ الْعَمَلَ صَارَ فِعْلُهُ قَبُوْلَهُ لَمْ يَلْزَمْ اَنْ يَّقُوْلَ قَبِلْتُ فَفِي الْعَامِلِ الْمَخْصُوْصِ يَجِبُ عَلَى الْجَاعِلِ مَا عُيِّنَ لَهُ وَالْعَامِلُ الْمَجْهُوْلُ اِنْ كَانَ عَمَلُهُ لِلْجُعْلِ وَجَبَ اِعْطَاءُ جُعْلِهٖ وَاِنْ كَانَ مُتَبَرِّعًا مُعْسِرًا اَوْ جَبَ اَيْضًا وَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا لَمْ يَجِبْ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَصْدِقَاءِ الْجَاعِلِ وَالْمُوْسِرِيْنَ لَا حَاجَةَ لَهٗ اِلَى الْجُعْلِ وَلَوْ كَانَ الْعَامِلُ اَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ كَانَ الْجُعْلُ لَهُمْ وَيَجُوْزُ الْجُعْلُ فِيْ جَمِيْعِ الْاَعْمَالِ الشَّاقَّةِ الْمَشْرُوْعَةِ الْمَعْلُوْمَةِ وَالْجُعْلُ وَالْاِسْتِئْجَارُ يُقْتَدَاخَلَانِ فِيْ مَوَاضِعَ كَثِيْرَةٍ۔

جعالہ ایسا معاملہ ہے جب جاعل خود پر لازم کرے تو مزدوری دینا واجب ہے جبکہ مزدور معلوم اور معین ہو اور کام کرنے کو قبول کرے تو ایجاب و قبول سے عقد مکمل ہوا اور اگر معین نہ ہو بلکہ نامعلوم ہو اور وہ کام کر دکھائے تو اسکا کام کرنا ہی قبول ہے ایسے شخص کیلئے "قبول ہے" کہنے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا معین مزدور کے معاملے میں اس کیلئے مقررہ مزدوری دینا جاعل پر واجب ہے اور نامعلوم شخص نے اگر مزدوری کیلئے کام کیا ہو تو اس کی مزدوری دینا واجب ہے۔ اگر احسان کرنے والا نگدست ہو تو بھی واجب ہے۔ اگر مالدار ہو تو واجب نہیں۔ اگر وہ جاعل کے دوستوں میں سے ہو اور مالدار میں سے ہو تو بھی ضروری نہیں۔ اگر مزدور ایک سے زیادہ ہوں تو وہ مزدوری سب کیلئے ہوگی۔ مزدوری ان تمام مشکل معاملات میں جائز ہے جو شرعاً جائز اور معلوم ہو۔ مزدوری اور اجارہ متعدد مقامات پر یکجا ہو جاتے ہیں۔

﴿۳۵﴾ بَابُ الْغَصْبِ

غصب کا بیان

غصب کی حرمت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ غَصَبَ شِبْرًا مِنْ اَرْضٍ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۱)

فرمان رسالتؐ ہے کہ "جس نے ایک بالشت زمین غصب کرلی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کو اس کی گردن کا طوق بنادے گا"

غصب کی تعریف اور اس کی صورتیں

اَلْغَصْبُ هُوَ الْاِسْتِيْلَاءُ عَلٰى مَالِ الْغَيْرِ عُدْوَانًا فَفِي الْمَنْقُوْلَاتِ يَثْبُتُ بِالنَّقْلِ وَ فِيْ غَيْرِهَا كَالْعِقَارِ بِالدُّخُوْلِ وَهُوَ التَّصَرُّفُ فِيْهِ وَفِي الدَّوَابِّ بِالرُّكُوْبِ اَوِ الْحَمْلِ وَ فِي الْفِرَاشِ بِالْجُلُوْسِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مُتَعَدِّيًا فِيْ هٰذِهِ الصُّوَرِ صَارَ غَاصِبًا وَّلَوْ اَزَالَ الْمَالِكُ اَوْ مَا فِيْ حُكْمِهٖ بِعَزْمِ الْغَصْبِ كَانَ غَاصِبًا اِنْ دَخَلَ وَ اِنْ لَّمْ يَدْخُلْ وَلَوْ طَرَدَ الْحَيَوَانَ مِنْ مَّرْعَاةٍ اَوْ مِنْ اَيِّ مَكَانٍ مُتَعَدِّيًا كَانَ غَاصِبًا وَّمَنْ فَتَحَ رَاْسَ زِقٍّ فَسَالَ مَا فِيْهِ اَوْ بَابَ قَفَصٍ عَنْ طَائِرٍ فَطَارَ اِنْ كَانَ عَامِدًا لِتَضْيِيْعِهِمَا كَانَ ضَامِنًا كَالْغَاصِبِ وَاِنْ لَّمْ يَتَعَمَّدْ لَمْ يَضْمَنْ

دشمنی کی بناء پر کسی اور کی چیز پر غلبہ حاصل کرنا غصب ہے، منقولات میں انتقال سے اور دیگر اشیاء مثلاً زمین میں مداخلت سے غصب ثابت ہوجاتا ہے۔ مداخلت سے مراد اس میں تصرف ہے۔ جانوروں پر سواری یا بوجھ لادنے سے اور فرش پر بیٹھ جانے سے غصب ثابت ہوجاتا ہے۔ تمام صورتوں میں اگر وہ حد سے تجاوز کرے تو وہ غاصب ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مالک یا اس جیسے شخص کو غصب کی نیت سے بے دخل کردے تو وہ غاصب ہے چاہے وہ اسے استعمال کرے یا نہ کرے۔ اگرچہ اگاہ یا کسی بھی جگہ سے جانوروں کو باہر نکال دے تو بھی غاصب ہے۔ اگر کوئی مشکیزے کا منہ کھول دے اور اس میں موجود چیز بہہ جائے یا کسی پنجرے کا دروازہ کھول دے اور پرندہ اڑ جائے اگر عمداً ایسا کیا ہو تو غاصب کی طرح ضامن ہوگا اور اگر عمداً نہ کیا ہو تو ضامن نہیں۔

ظالموں کیلئے وعید

وَاَمَّا الظَّلَمَةُ الْغَاصِبُوْنَ اَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فَصَارُوْا فِي الدُّنْيَا ضَامِنِيْنَ وَفِي الْاٰخِرَةِ مُعَذَّبِيْنَ۔

ظالم لوگ جو مسلمانوں کے اموال اور انکی اولاد کو غصب کرتے ہیں وہ دنیا میں ضامن اور آخرت میں عذاب الٰہی کے شکار ہوں گے۔

(۱) معجم الطبرانی الصغیر ۲/۱، ابن عساکر ۱/۳۰۶

غصب کی چیزوں کی واپسی ہمیشہ واجب ہے

وَمَنْ غَصَبَ شَيْئًا وَجَبَ رَدُّهُ إِلَى مَالِكِهِ مَا دَامَتِ الْعَيْنُ بَاقِيَةً وَإِنْ تَلِفَ وَجَبَ رَدُّ مِثْلِهِ إِنْ كَانَ مِثْلِيًّا كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَغَيْرِهَا۔

اگر کوئی کسی چیز کو غصب کرے تو اسکے مالک کو اس وقت تک واپس کرنا واجب ہے جب تک وہ اصل چیز باقی ہو اگر تلف ہو جائے تو اس جیسی واپس کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ مثلی چیز ہو مثلاً گندم، جو، سونا، چاندی وغیرہ

وَإِنْ لَمْ يُوجَدِ الْمِثْلُ جَامَعَ الْمِثْلِ فِي صِفَاتِهِ وَجَبَتْ قِيمَتُهُ الْقُصْوَى مِنْ يَوْمِ الْغَصْبِ إِلَى يَوْمِ التَّلَفِ وَلَوْ تَغَيَّرَتْ قِيمَتُهُ بِسَبَبِ الزَّمَانِ أَوِ الْمَكَانِ كَالْمَاءِ الَّذِي غُصِبَ فِي الْمَفَازَةِ وَالثَّلْجِ الَّذِي غُصِبَ فِي الصَّيْفِ وَجَبَتْ قِيمَتُهُ يَوْمَ الْغَصْبِ فِي مَكَانِ الْغَصْبِ۔

اگر ضائع شدہ چیز کی تمام صفات کیساتھ کوئی مثل نہ ملے تو غصب سے تلف تک اسکی سب سے زیادہ قیمت ادا کرنا واجب ہے اگر اسکی قیمت جگہ اور زمانے کے سبب تبدیل ہوگئی ہو مثلاً بیابانوں میں چھینا گیا پانی یا گرمیوں میں چھینی گئی برف تو اس کی وہی قیمت ادا کرنا واجب ہے جو غصب والے دن غصب کے مقام پر مقرر تھی۔

وَنَمَاءُ الْمَغْصُوبِ لِمَالِكِهِ فَيَجِبُ رَدُّ الْمَغْصُوبِ مَعَ نَمَائِهِ مُتَّصِلًا كَانَ أَوْ مُنْفَصِلًا وَأَرْشُ النُّقْصَانِ إِنْ نَقَصَ وَأُجْرَةُ مِثْلِهِ فِي مُدَّةِ الْغَصْبِ إِنِ اسْتَعْمَلَهُ أَوْ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ وَلَوْ أَنْكَرَ الْمُسْتَوْدَعُ الْوَدِيعَةَ صَارَ غَاصِبًا وَكُلُّ مَنْ أَنْكَرَ حَقًّا عِنْدَهُ مُضَارِبًا كَانَ أَوْ شَرِيكًا أَوْ وَكِيلًا صَارَ غَاصِبًا مِنْ حِينِ إِنْكَارِهِ وَالْغَاصِبُ مِنَ الْغَاصِبِ إِنْ رَدَّ الْمَغْصُوبَ إِلَى الْغَاصِبِ الْأَوَّلِ وَهُوَ عَالِمٌ بِغَصْبِهِ لَمْ يَبْرَأْ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ بَرِئَ۔

غصب شدہ اشیاء میں بڑھنے والی چیزیں بھی اسکے مالک کی ہیں لہٰذا مغصوب کو بمعہ اضافے کے، چاہے متصل ہو یا منفصل، اور نقصان کی صورت میں تاوان اور غصب کے دوران اسکی اجرت بھی واپس کرنا ضروری ہے، چاہے اسے استعمال کرے یا نہ کرے۔ امانتدار امانت کی واپسی سے انکار کردے تو غاصب ہے، ہر مضارب یا شریک یا وکیل اگر اپنے پاس موجود حق سے انکار کرے تو اسی وقت غاصب ہوگا کسی غاصب سے غصب کرنیوالا اگر مال مغصوب کو غاصب اول کو واپس کردے جبکہ اس کو اس بات کا علم ہو کہ وہ مال غصب کا ہے تو وہ بری الذمہ نہیں ہوگا اور اگر وہ اس بات سے لاعلم ہو تو بری الذمہ ہوگا۔

غصب کی مختلف صورتیں اور احکام

وَمَنْ غَصَبَ شَيْئًا مِنْ صَبِيٍّ لَمْ يَبْرَأْ أَذِقْتَهُ إِنْ رَدَّهُ عَلَيْهِ وَبَرِئَ إِنْ رَدَّهُ إِلَى وَلِيِّهِ إِنْ كَانَ ذَلِكَ الشَّيْءُ ذَا قِيمَةٍ وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْمُحَقَّرَاتِ بَرِئَ

اگر کسی بچے سے کوئی چیز غصب کرلے اور وہ مال بچے کو واپس کرنے پر وہ بری الذمہ نہیں ہوگا، بری تب ہوگا جب وہ اسے اسکے سرپرست کے سپرد کردے بشرطیکہ مال قیمتی ہو۔

بِرَدِّهٖ اِلَى الضَّيِّقِ وَلَوْ زَرَعَ الْغَاصِبُ اَرْضًا مَّغْصُوْبَةً جَازَ لِلْمَغْصُوْبِ مِنْهُ اَنْ يَّقْلَعَ الزَّرْعَ وَالْمَزْرُوْعَ اَوْ يُبْقِيَهٗ لِنَفْسِهٖ وَيُعْطِيَ الْغَاصِبَ قِيْمَةَ الْبَذْرِ وَلَوْ غَصَبَ ثَوْبًا وَّصَبَغَهٗ وَجَبَ رَدُّهٗ مَصْبُوْغًا فَاِنْ زَادَ فِي الْقِيْمَةِ زَادَ لِمَالِكِهٖ وَاِنْ نَقَصَ وَجَبَ الْاَرْشُ عَلَى الْغَاصِبِ وَ فِيْ كُلِّ مَغْصُوْبٍ عُمِلَ فِيْهِ كَذٰلِكَ۔

اگر کم قیمت ہو تو بچے کو واپسی سے وہ بری ہو جائیگا۔ اگر کوئی غصبی زمین کاشت کرے تو مالک کو فصل اور کھیتی کو اکھاڑنے اور اپنے لئے باقی رکھنے کا اختیار ہے اور وہ غاصب کو بیج کی قیمت دے۔ اگر کوئی کپڑا غصب کرے اور اسکو رنگائے تو رنگے کپڑے کی واپسی واجب ہے۔ اگر رنگ سے قیمت بڑھ جائے تو مالک کیلئے ہی ہوگا۔ اگر کمی آجائے تو غاصب پر تاوان واجب ہے۔ غصب شدہ چیز میں عملی تصرف کا بھی یہی حکم ہے۔

وَمَنْ خَلَطَ الدَّرَاهِمَ الْمَغْصُوْبَةَ بِدَرَاهِمِهٖ لَا يَلْزَمُ اِسْتِهْلَاكُهَا فَوَجَبَ رَدُّهَا بِعَيْنِهَا وَلَوِ اسْتَهْلَكَ الْمَغْصُوْبَ بِالْخَلِّ كَاللَّبَنِ وَالْمَائِعَاتِ وَغَيْرِهٖ وَجَبَ قِيْمَتُهٗ

جو غصب شدہ دراہم کو اپنے دراہم میں اس طرح ملادے کہ اس کی شناخت کا خاتمہ نہ ہو بعینہ انہی درہموں کی واپسی واجب ہے۔ اگر ملاوٹ سے مغصوب کی شناخت نہ رہے مثلاً دودھ، مائعات وغیرہ تو قیمت کی واپسی واجب ہے۔

غصب شدہ مال سے تجارت

وَلَوِ اتَّجَرَ بِالْمَالِ الْمَغْصُوْبِ وَرَبِحَ كَانَ الْمَالُ وَ الرِّبْحُ لِمَالِكِهٖ وَلَوْ سَاوَى الْمَغْصُوْبُ يَوْمَ الْغَصْبِ عَشَرَةً ثُمَّ يَوْمَ الرَّدِّ وَاحِدًا لِتَغَيُّرِ السِّعْرِ وَهُوَ عَلٰى صِفَاتِهِ بَاقٍ مِنْ غَيْرِ نَقْصٍ لَمْ يَجِبِ الْاَرْشُ اِلَّا رَدَّهٗ وَتَغَيُّرُ السِّعْرِ لَا يُؤْثِرُ فِيْهِ فَاِنْ تَلِفَ وَجَبَتِ الْعَشَرَةُ وَلَوْ تَلِفَ بَعْضُهٗ وَالْبَاقِيْ عَادَ اِلٰى نِصْفِ دِرْهَمٍ لِاِنْخِفَاضِ السُّوْقِ وَجَبَ رَدُّ الْبَاقِيْ وَ اَرْشُ التَّالِفِ وَ هُوَ خَمْسَةٌ يَعْنِيْ نِصْفَ الْقِيْمَةِ الْقُصْوٰى۔

اگر کوئی غصبی مال سے تجارت کرے اور منافع کمائے تو غصبی مال اور منافع دونوں مالک کے ہونگے۔ اگر غصب کے دن غصبی مال کی قیمت دس اور واپسی کے دن بوجہ تنزلی قیمت ایک کے برابر ہو جائے جبکہ مال نقصان کے بغیر اصل حالت پر باقی ہو تو صرف واپسی واجب ہے، تاوان نہیں۔ قیمتوں کی تبدیلی اس پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ اگر تلف ہو جائے تو دس واجب ہیں۔ کچھ حصہ تلف ہو اور باقی حصے کی بازاری قیمت کم ہو کر نصف درہم رہ جائے تو بچا ہوا مال کی واپسی اور ضائع مال کا تاوان واجب ہوگا تاوان پانچ یعنی اعلیٰ قیمت کا نصف ہے۔

وَلَوْ كَانَتِ الْقِيْمَةُ عَشَرَةً فَاَبْلَاهُ الْغَاصِبُ حَتّٰى سَاوَتْ خَمْسَةً ثُمَّ ارْتَفَعَ السُّوْقُ فَبَلَغَتِ الْقِيْمَةُ مَعَ الْاِبْلَاءِ عَشَرَةً وَجَبَ رَدُّ الْعَشَرَةِ لِاَنَّ التَّالِفَ نِصْفُهٗ وَ تَمَامُهٗ لَوْ بَقِيَ لَسَاوٰى عِشْرِيْنَ۔

اگر غصبی مال کی قیمت دس (درہم) ہوں اور غاصب اسکو پرانا کر دے کہ پانچ کے برابر ہو جائے پھر بازاری قیمت بڑھنے سے پرانا ہونے کے باوجود قیمت دس ہو جائے تو غاصب پر مال سمیت دس درہم کی واپسی واجب ہوگا کیونکہ اسکا آدھا ضائع ہوا۔ مکمل مال باقی ہوتا تو اسکی قیمت بیس ہوتے۔

غلہ غصب کرنا

وَلَوْ غَصَبَ حِنْطَةً وَبَلَّهَا حَتّٰى تَعَقَّدَتْ اَوْ اَخَذَ مِنْهَا لَقِيَ يَسِيْرًا خَيَّرَ الْمَغْصُوْبُ مِنْهُ اِنْ اَرَادَ اَخَذَ الْعَيْنَ الْبَاقِيَةَ وَاَرْشَ النُّقْصَانِ اَوْ اَخَذَ الْمِثْلَ اَوِ الْقِيْمَةَ۔

اگر کوئی گندم غصب کرے اور اسکو بدبودار ہونے تک اسکو بھگوئے رکھے یا بھیگی گندم کا برتہ بنادے تو مالک کو بقیہ گندم اور نقصان کا تاوان کی وصولی یا گندم کی مثل کی وصول کرے یا قیمت کی وصولی کا اختیار حاصل ہے۔

باہم ایک کسی جوڑے کو غصب کرنا

وَلَوْ غَصَبَ شَيْئَيْنِ يَنْقُصُهُمَا الْاِفْتِرَاقُ كَزَوْجَيْ خُفٍّ وَمِصْرَاعَيْ بَابٍ فَتَلِفَ اَحَدُهُمَا وَكَانَتْ قِيْمَةُ الْمَجْمُوْعِ عَشَرَةً وَقِيْمَةُ الْمُنْفَرِدِ دَائِمًا لَا تُشْتَرٰى اِلَّا بِثَلَاثَةٍ ضَمِنَ الْغَاصِبُ سَبْعَةً وَهِيَ قِيْمَةُ التَّالِفِ مُجْتَمِعًا وَاَرْشُ نُقْصَانِ الْبَاقِيْ وَلَوْ شَقَّ ثَوْبًا نِصْفَيْنِ فَنَقَصَتْ قِيْمَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَانَ الْاَرْشُ كَذٰلِكَ۔

اگر علیحدگی پر ناقص رہ جانے والی دو چیزیں غصب کرے مثلاً موزے کے دونوں حصے یا دروازے کے دونوں چوکھٹ۔ پھر ان میں ایک ضائع ہو جائے اور مکمل قیمت دس (درہم) ہو اور ایک تین سے زیادہ میں نہ بکے تو غاصب سات کا ضامن ہوگا یہ مکمل چیز کے ضائع شدہ حصے کی قیمت اور بقیہ حصے کے نقصان کا تاوان ہے۔ اگر کوئی کپڑے کو پھاڑ کر دو حصہ کردے اور ہر ایک کی قیمت میں کمی آجائے تو اسی طرح تاوان دینا ہوگا۔

وَلَوْ غَصَبَ وَاحِدًا مِنَ الْخُفَّيْنِ اَوِ الْمِصْرَاعَيْنِ ثُمَّ تَلِفَ ضَمِنَ التَّالِفَ وَاَرْشَ الْبَاقِيْ مَعْيُوْبًا بِتَعَدِّيْهِ وَالْبَذْرُ وَالْبَيْضُ الْمَغْصُوْبَانِ اِذَا زَرَعَ اَوْ فَرَّخَ فَمَا حَصَلَ مِنْهُمَا كَانَ لِلْمَالِكِ لَا لِلْغَاصِبِ وَلَوْ نَقَلَ تُرَابَ الْاَرْضِ الْمَغْصُوْبَةِ وَجَبَ رَدُّ تُرَابِهَا وَمِثْلِهَا اِلَيْهَا۔

اگر کوئی دو موزوں یا دو چوکھٹوں میں سے کسی ایک کو غصب کرے پھر وہ ضائع ہو جائے تو حد سے تجاوز پر غاصب ضائع شدہ حصے کا ضامن اور باقی حصے کو معیوب بنانے پر تاوان کا ذمہ دار ہوگا۔ غصب شدہ بیج سے کاشت یا انڈے سے چوزہ نکالنے پر دونوں سے حاصل شدہ چیزیں مالک کی ہونگی، غاصب کی نہیں۔ اگر کوئی غصبی زمین سے مٹی منتقل کر دے تو اسی مٹی کو یا اس جیسی مٹی کی واپسی واجب ہے۔

﴿۳۶﴾ بَابُ رَدِّ الْمَظَالِمِ مال مغصوب کی واپسی کا بیان

غصبی مال کی واپسی کا حکم

یَجِبُ عَلَى الْغَاصِبِ رَدُّ مَا غَصَبَهُ إِلَى الْمَغْصُوبِ مِنْهُ إِنْ كَانَ حَيًّا أَوْ إِلَى وَرَثَتِهِ إِنْ كَانَ لَهُ وَارِثٌ أَوْ إِلَى الْفُقَرَاءِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ

اگر مالک زندہ ہو تو غاصب کو غصبی مال اس کو واپس کر دینا اگر مالک مر چکا ہو اور وارث موجود ہوں تو ورثاء کو دینا اور اگر وارث موجود نہ ہوں تو فقراء کو دینا واجب ہے۔

ظالموں کے دیئے گئے انعامات کا مسئلہ

وَ أَمَّا أَمْوَالُ الظَّلَمَةِ فَمَخْلُوطَةٌ مِنَ الْمَغْصُوبِ وَغَيْرِهِ فَجَوَائِزُهُمْ لَا تَخْلُو مِنْ ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ إِمَّا حَرَامٌ فَوَجَبَ عَلَى مَنْ يَعْلَمُ تَحْرِيمَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ صَاحِبَهُ وَإِنْ عَلِمَ وَجَبَ رَدُّهُ إِلَى صَاحِبِهِ

ظالموں کا مال ومتاع غصبی مال وغیرہ سے مخلوط ہوتا ہے پس انکے انعامات تین اقسام سے خالی نہیں۔

(۱) یا حرام ہیں پس جس کے حرام ہونیکا علم ہو اس کی خیرات دینا واجب ہے بشرطیکہ اصل مالک کا علم نہ ہوا گر علم ہو تو اس کو واپس کر دینا واجب ہے۔

وَإِمَّا حَلَالٌ فَيَجُوزُ تَصَرُّفُهُ وَصَرْفُهُ فِي نَفَقَةِ نَفْسِهِ أَوْ عِيَالِهِ أَوْ فِيمَا رَآهُ مِنَ الْأُمُورِ الشَّرْعِيَّةِ وَالْمَصَالِحِ الدِّينِيَّةِ۔

(۲) یا حلال ہیں تو ایسی صورت میں انعام یافتہ شخص کا اس میں اپنے اور اپنے عیال کے نفقے میں خرچ کرنا اور دینی مصلحت اور شرعی امور میں اپنی مرضی سے صرف کرنا جائز ہے۔

وَإِمَّا مُشْتَبَهٌ غَيْرُ مُتَيَقَّنٍ تَحْلِيلُهُ أَوْ تَحْرِيمُهُ فَيُسْتَحَبُّ صَرْفُهُ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَجُوزُ تَصَرُّفُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ۔ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ يَحْرُمُ عَلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَدُّهَا إِلَى الظَّالِمِ لِأَنَّهُ يَقْدِرُ عَلَى إِيصَالِهَا إِلَى صَاحِبِهَا إِنْ عَرَفَهُ وَإِنْ لَمْ يَعْرِفْهُ فَإِلَى الْفُقَرَاءِ لِأَنَّهُمْ مِنْ

(۳) یا مشکوک ہیں ان کے حلال یا حرام کا کوئی یقین نہ ہو تو اس مال کو فقراء میں خرچ کرنا مستحب ہے۔ اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اسے اس مال میں تصرف جائز ہے۔ تینوں صورتوں میں صاحب قدرت پر اس مال کو ظالم کو واپس کرنا حرام ہے کیونکہ اگر وہ مالک کو پہچانتا ہو تو اس تک پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اگر مالک کا علم نہ ہو تو فقراء کو دے۔

اَرْبَابِ مَصَارِفِهَا وَاِنْ رَدَّهَا اِلَى الظَّالِمِ اَثِمَ لِاَنَّهُ اَعْطَى الظَّالِمَ مَالَ الْمُسْلِمِ وَلِاَنَّهُ مَنَعَ حَقَّ الْفُقَرَاءِ عَنِ الْفُقَرَاءِ فَيَلْزَمُ مِنْ رَدِّهَا اِلَى الظَّالِمِ اِثْمَانِ

کیونکہ فقراء اسکے مصارف میں سے ہیں۔ اگر وہ اسے ظالم کو دے تو گنہگار ہوگا کیونکہ اس نے مسلمان کا مال ظالم کو دیا اور اس وجہ سے بھی وہ گنہگار ہوگا کہ اس نے بعض فقیروں کا حق روکا پس ایسا انعام ظالم کو دینے سے دہرا گناہ لازم آتا ہے۔

وَفِي ضِمْنِهِمَا اِثْمٌ اَكْبَرُ مِنْهُمَا وَهُوَ الرِّيَاءُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الرِّيَاءِ لَيْسَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ نُوْرٌ وَّلَا بَهَاءٌ وَّلَا فِيْ رِزْقِهِمْ بَرَكَةٌ وَّهُمْ عِنْدَ اللهِ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيْفَةِ وَلَيْسَ فِي النَّارِ قَوْمٌ اَشَدُّ عَذَابًا مِّنْ اَهْلِ الرِّيَاءِ

اس کے ساتھ ایک اور بڑا گناہ یعنی دکھاوا بھی سرزد ہوجاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اہل ریا کے بارے میں فرمایا کہ ان کے چہروں پر نور ہوگا نہ رونق اور نہ ان کے رزق میں برکت ہوگی اور وہ اللہ کے ہاں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوں گے اور جہنم میں دکھاوا کرنے والوں سے بڑھ کر کوئی قوم عذاب میں مبتلا نہیں ہوگی۔

﴿۳۷﴾ بَابُ الْمَفْقُوْدِ انسان کے گم ہونے کا بیان

مفقود کون ہے؟

وَهُوَ اِنْسَانٌ غَابَ عَنْ وَطَنِهٖ وَمَضَتْ مُدَّةٌ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهَا قُدُوْمُهٗ فِيْهَا وَلَا يُخْبِرُ مِنْهُ اَحَدٌ وَلَا تُعْلَمُ حَيَاتُهٗ وَمَمَاتُهٗ فَلَا تَعْجِيْلَ فِيْ قِسْمَةِ مِيْرَاثِهٖ اَوْ مِنْهُ وَلَا فِيْ سَائِرِ حُقُوْقِهٖ وَعُقُوْدِهٖ اِلَّا فِيْ حَقِّ زَوْجَتِهٖ فَاِنَّهَا اِنْ كَانَتْ ذَاتَ نَفَقَةٍ وَّلَيْسَ مِنْهُ اِسْتَحَبَّ لَهَا اَنْ تَصْطَبِرَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا نَفَقَةٌ وَّلَمْ تَقْدِرْ عَلَى الْاِصْطِبَارِ وَجَبَ لَهَا اَنْ تَفْسَخَ نِكَاحَهٗ مِنْهُ وَتَزَوَّجَ زَوْجًا يَّقْدِرُ عَلٰى نَفَقَتِهَا الْيَوْمِيَّةِ وَاللَّيْلِيَّةِ لِاَنَّهٗ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَوْ ظَهَرَ بَعْدَ تَزَوُّجِ زَوْجَتِهٖ بِزَوْجٍ اٰخَرَ جَازَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَ بِزَوْجَةٍ اُخْرٰى وَيَتَصَرَّفَ فِيْمَا يَجُوْزُ لَهُ التَّصَرُّفُ فِيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْمَوَارِيْثِ وَعِقَارِهٖ شَرْعًا۔

مفقود: جو شخص اپنے وطن سے غائب ہو اور اسکی واپسی کی توقع سے بھی زیادہ عرصہ گزر جائے نہ اسکی طرف سے کوئی خبر ہو نہ ہی اسکی زندگی اور موت کا علم، ایسے شخص کو ملنے والی یا تقسیم ہونے والی میراث اور اسکے حقوق و معاملات میں عجلت نہ کرے، ماسوائے بیوی کے حق کے، کیونکہ وہ خود آمدنی والی ہو اور اس سے اولاد بھی ہو تو اس کیلئے چار سال تک صبر کرنا مستحب ہے۔ اگر وہ آمدنی نہیں رکھتی اور وہ صبر بھی نہیں کر سکتی تو اس پر اس شخص سے نکاح فسخ کرنا اور اسکے لیل و نہار کے اخراجات پر قادر کسی سے نکاح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اگر مفقود شخص کی بیوی کسی اور شوہر سے نکاح کے بعد ظاہر ہو جائے تو اس کیلئے کسی اور عورت سے نکاح جائز ہے اور اپنے اموال، گھر اور زمینوں پر شرعی تصرف جائز ہے۔

❁❁❁❁❁

{۳۸} بَابُ الشَّرِكَةِ

شرکت کا بیان

هِيَ أَنْ تَجْمَعَ أَمْوَالَ الْمَالِكَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ وَتَتَّحِدَ بِحَيْثُ لَا تُمَيَّزُ

شرکت دو یا زائد مالکوں کے اموال کو آپس میں اس طرح یکجا کرنا کہ فرق نہ رہ جائے۔

درست شرکت

وَتَصِحُّ فِي النُّقُودِ وَالْعُرُوضِ وَتَكُونُ بِالْإِرْثِ وَالْعَقْدِ وَغَيْرِهِمَا وَقَبْلَ الِاخْتِلَاطِ بِحَيْثُ لَا يَتَمَيَّزُ يَنْبَغِي أَنْ يَبِيعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حِصَّةً مُشَاعَةً فِي نَصِيبِ صَاحِبِهِ بِقَدْرِ حِصَّتِهِ فِي الْآخَرِ لِيَتَّحِدَ الْمَالَانِ مَعْنًى وَلَا يَلْزَمُ أَنْ تَكُونَ الْمَالَانِ مُتَسَاوِيَيْنِ قَدْرًا وَإِنْ كَانَ مُتَفَاضِلًا جَازَ وَالرِّبْحُ وَالْخُسْرَانُ بَيْنَهُمَا بِقَدْرِ هِمَا إِنْ تَسَاوَيَا تَسَاوَيَا وَإِنْ تَفَاضَلَا تَفَاضَلَا وَلَوْ شَرَطَا خِلَافَ ذَالِكَ فَسَدَ الْعَقْدُ. وَلَا بُدَّ فِي هٰذِهِ الشَّرِكَةِ مِنْ أَنْ يَأْذَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ بِالتَّصَرُّفِ فِي الْمَالِ الْمُشْتَرَكِ تَصَرُّفًا لِكَيْلَا بِالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَسَائِرِ الْعُقُودِ وَيَنْعَزِلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِعَزْلِ صَاحِبِهِ وَالْعَازِلُ لَا يَنْعَزِلُ بِانْعِزَالِهِ وَلٰكِنْ يَنْعَزِلُ بِعَزْلِهِ فَالَّذِي لَا يَنْعَزِلُ يَجُوزُ لَهُ التَّصَرُّفُ فِي الْمَالِ الْمُشْتَرَكِ وَصَارَتِ الشَّرِكَةُ فِي حَقِّهِ إِنْعِزَالِ أَحَدِهِمَا قَرْضًا

نقد رقم اور سامان میں شرکت درست ہے اور وراثت اور عقد وغیرہ اور آپس میں امتیاز ختم ہونے کی حد تک ضم نہ ہونے والی اشیاء میں بھی جائز ہے تاہم مناسب ہے کہ ہر شریک مال کا ایک حصہ دوسرے کے ایک حصے کے بدلے فروخت کرے تاکہ معنوی طور دونوں ایک ہو جائیں۔ مقدار کے لحاظ سے دونوں کی برابری لازمی نہیں۔ اگر ایک کا مال زیادہ ہو تو بھی جائز ہے۔ نفع اور نقصان مال کی مقدار کی مناسبت سے ہوگا اگر برابر ہیں تو برابر اور زیادہ ہو تو زیادہ اگر دونوں اس کے منافی شرط لگا دے تو عقد فاسد ہو جاتا ہے۔ اس شرکت میں ہر شریک دوسرے کو مال مشترک میں خرید و فروخت اور دیگر معاملات کے مالکانہ تصرف کی اجازت دینا ضروری ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک، دوسرے شریک کے معزول کرنے سے معزول ہو جاتا ہے۔ معزول کرنے والا دوسرے کو معزول کرنے سے خود معزول نہیں ہوگا۔ نہ ہی اپنے آپ معزول کرنے سے معزول ہوگا بلکہ دوسرے شریک کے معزول کرنے سے معزول ہوگا۔ پس معزول نہ ہونے والا مال مشترک میں تصرف کر سکتا ہے اور کسی شریک کے معزول ہونے سے شرکت قراض میں بدل جاتی ہے۔

شرکت کے ارکان

وَمِنْ اَرْكَانِ الشَّرِكَةِ الْعَقْدُ وَصِيْغَتُهُ اَنْ يَّقُوْلَا اشْتَرَكْنَا

(۱) معاہدہ شرکت کے ارکان میں سے ایک عقد ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں کہیں کہ "ہم نے شراکت کی"۔

وَالْعَاقِدَانِ شَرْطُهُمَا الْبُلُوْغُ الْعَقْلُ وَجَوَازُ التَّصَرُّفِ فِي الْعُقُوْدِ وَالْفُسُوْخِ۔

(۲) دونوں شریکوں کیلئے بالغ، عاقل اور معاملات کرنے اور فسخ کرنے میں تصرف کا اختیار ہونا شرط ہے۔

شرکت عنان

وَالْمَالُ الَّذِيْ يَصِحُّ فِيْهِ الشَّرِكَةُ كَالنُّقُوْدِ وَالزُّيُوْفِ وَالْفُلُوْسِ وَالْعُرُوْضِ الَّتِيْ تَقْبَلُ الْمَزْجَ الْمَشْرُوْطَ لَوْ تَلَفَ الْمَالُ بِسَبَبٍ ظَاهِرٍ كَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ اَوْ بِسَبَبٍ خَفِيٍّ كَالسَّرِقَةِ فِيْ يَدِ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لَمْ يَضْمَنْ لِصَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يُّقَصِّرَ فِي الْحِفْظِ اَوْ يَتَعَدّٰى وَقَوْلُ مَنْ تَلَفَ فِيْ يَدِهِ يُقْبَلُ وَاِنْ لَّمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهُ جَازَ اَنْ يُّحَلِّفَهُ۔ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْفَسْخُ اِنْ شَاءَ وَ مَتٰى شَاءَ وَانْفَسَخَتِ الشَّرِكَةُ بِالْمَوْتِ وَالْجُنُوْنِ وَالْاِغْمَاءِ وَهٰذِهِ الشَّرِكَةُ تُسَمّٰى شَرِكَةَ الْعِنَانِ وَلَا شُبْهَةَ فِيْ صِحَّتِهَا

مال ایسا ہو جس میں شرکت درست ہو۔ مثلاً نقود کھوٹ اور کھرا سکہ اور وہ سامان جو مشروط امتزاج کے قابل ہو۔ اگر مال ظاہری وجہ مثلاً ڈوب کر یا جل کر یا کسی نامعلوم وجہ سے ضائع ہو جائے مثلاً دونوں میں کسی کے پاس سے چوری ہو جائے تو وہ شریک کیلئے ذمہ دار نہیں مگر اس نے حفاظت میں کوتاہی یا حد سے تجاوز کیا ہو اور جسکے ہاتھ سے مال تلف ہو جائے اس کی بات معتبر ہوگی۔ اگر شریک مطمئن نہ ہو تو قسم اٹھوانا جائز ہے۔ ہر شریک جس وقت جب چاہے فسخ کا اختیار ہے۔ شرکت کسی ایک کی موت، پاگل پنے یا بیہوش سے ختم ہو جاتی ہے اسے شرکت عنان کہا جاتا ہے۔ شرکت عنان کے درست ہونے میں کوئی شک نہیں۔

شرکت ابدان

وَالشَّرِكَةُ فِي الْاَعْمَالِ كَالْخِيَاطَةِ وَالنِّسَاجَةِ وَسَائِرِ الْحِرَفِ وَالصَّنَاعَاتِ تُسَمّٰى شَرِكَةَ الْاَبْدَانِ وَهِيَ الَّتِيْ لَا تَتَحَقَّقُ السَّوِيَّةُ فِيْهَا فَلِذٰلِكَ كَانَتْ بَاطِلَةً

شرکت کاموں میں ہو مثلاً سلائی، بنائی اور دیگر سارے ہنر کے کام اور صنعتیں لگانا، اس شرکت کو شرکت ابدان کہا جاتا ہے۔ اس شرکت میں چونکہ برابری کا لحاظ رکھنا ممکن نہیں، اس لئے باطل ہے۔

شرکت الوجوہ

وَشَرِكَةُ الْخَامِلِ وَالْوَجِيْهِ بِاَنْ يَّعْمَلَ الْخَامِلُ وَالْوَجِيْهُ يَبِيْعُ وَيَنْعَقِدُ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ الْخَامِلُ

گمنام اور مشہور آدمی اس طرح شراکت کرے کہ گمنام کام کریگا اور مشہور شخص اسے بیچے گا یا ایسا معاملہ طے کرے

وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا عَلَى السَّوِيَّةِ وَفِي هٰذِهِ الشَّرِكَةِ تَتَعَذَّرُ السَّوِيَّةُ وَتُسَمّٰى هٰذِهِ شَرِكَةَ الْوُجُوْهِ فَلِذَالِكَ كَانَتْ بَاطِلَةً اَيْضًا

جسے گمنام آدمی نہیں کرسکتا اور منافع دونوں میں برابر تقسیم ہو۔اس شرکت میں بھی برابری انتہائی مشکل ہے اس شرکت کو شرکت وجوہ کہا جاتا ہے لہٰذا یہ بھی باطل شرکت ہے۔

شرکت مفاوضہ

وَلَوْ قَالَا تَفَاوَضْنَا الشَّرِكَةَ فِيْ كُلِّ مَا عَلَيْنَا وَمَا لَنَا وَلَمْ يَخْلِطَا مَالَيْهِمَا وَتُسَمّٰى هٰذِهِ الشَّرِكَةُ شَرِكَةَ الْمُفَاوَضَةِ فَفِيْ هٰذِهِ الشَّرِكَةِ يَظْهَرُ مِنْ عَدَمِ خَلْطِ مَالَيْهِمَا اَنْ لَّا يَعْتَمِدَ كُلٌّ مِّنْهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فَلِذٰلِكَ كَانَتْ هٰذِهِ الشَّرِكَةُ اَيْضًا بَاطِلَةً۔

اگر دونوں شریک کہیں کہ ہم آپس میں نفع اور نقصان میں شرکت کی غرض سے اپنا مال ایک دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں جبکہ وہ اپنا مال آپس میں نہ ملائیں اس شرکت کو شرکت مفاوضہ کہا جاتا ہے اس شرکت میں مال آپس میں مخلوط نہ کرنے کے باعث ایک دوسرے پر عدم اعتماد ظاہر ہوتا ہے۔لہٰذا یہ شرکت بھی باطل ہے۔

❁❁❁❁❁

{۳۹} بَابُ الْقِرَاضِ قراض کا بیان

قراض کی تعریف

وَهُوَ الْمُضَارَبَةُ هِيَ اَنْ يَّكُوْنَ رَأْسُ الْمَالِ لِوَاحِدٍ وَّالْعَمَلُ فِيْهِ مِنَ الْآخَرِ وَهُمَا فِي الرِّبْحِ شَرِيْكَانِ بِمَا عَقَدَا عَلَيْهِ فَاِنْ عَقَدَا عَلٰى اَنْ يَّكُوْنَ الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا عَلَى السَّوِيَّةِ كَانَ لِكُلٍّ مِّنْهُمَا نِصْفُ الرِّبْحِ وَاِنْ عَقَدَا عَلٰى اَنَّ لِلْعَامِلِ الثُّلُثَ اَوِ الرُّبُعَ وَالْبَاقِيْ لِرَبِّ الْمَالِ صَحَّ۔

قراض مضاربت یعنی ایسا کاروبار جس میں اصل مال کسی کا اور محنت کسی کی ہو اور دونوں طے شدہ معاہدہ کے تحت نفع میں شریک ہوں۔ اگر دونوں منافع کی برابری کا معاہدہ کرے تو دونوں کو نصف منافع ملے گا اور اگر کام کرنے والے کو ایک تہائی یا ایک چوتھائی اور باقی منافع صاحب مال کا ہونے کا معاہدہ کرے تو بھی درست ہے۔

قراض یا مضاربت کے ارکان

وَلِلْمُضَارَبَةِ سِتَّةُ اَرْكَانٍ

اَلرُّكْنُ الْاَوَّلُ هُوَ الْمَالُ وَشَرْطُهُ اَنْ يَّكُوْنَ دَرَاهِمَ اَوْ دَنَانِيْرَ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ رَأْسُ الْمَالِ فُلُوْسًا اَوْ ثُرَيُّوْفًا اَوْ عُرُوْضًا

مضاربت کے چھ ارکان ہیں:

(۱) پہلا رکن مال ہے۔ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ درہم یا دینار ہوں۔ اصل زر کیلئے پیسے یا کھوٹا سکہ یا ساز و سامان کا ہونا جائز نہیں۔

وَالرُّكْنُ الثَّانِيْ اَلرِّبْحُ وَشَرْطُهُ اَنْ يَّكُوْنَ مُعَيَّنًا عَلَى النِّصْفِ اَوْ عَلَى الثُّلُثِ اَوْ عَلَى الرُّبُعِ اَوْ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْمَقَادِيْرِ الْمُعَيَّنَةِ وَلَا يَجُوْزُ فِيْهِ الْمَجْهُوْلُ

(۲) دوسرا رکن فائدہ ہے۔ شرط یہ ہے کہ فائدہ نصف یا ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا اس کے علاوہ دیگر معین مقدار میں مقرر کیا گیا ہو۔ فائدے کے معاملے میں غیر معین مقدار جائز نہیں۔

وَالرُّكْنُ الثَّالِثُ اَلْعَمَلُ وَشَرْطُهُ اَنْ يَّكُوْنَ تِجَارَةً فَلَا يَجُوْزُ فِيْهِ اَنْ يَّكُوْنَ حِرْفَةً مِّنَ الْحِرَفِ الْمُعْتَادَةِ كَالْخِيَاطَةِ وَالنِّسَاجَةِ وَالصِّبَاغَةِ وَغَيْرِهَا۔

(۳) تیسرا رکن کام ہے۔ اس کیلئے شرط یہ ہے کہ تجارت ہو۔ اس کام میں جائز نہیں کہ عمل عام طور پر جاری پیشوں میں سے کوئی پیشہ ہو مثلاً سلائی کرنا، بُنائی کرنا اور رنگائی یا ان کے علاوہ کوئی اور پیشہ۔

وَالرُّكْنُ الرَّابِعُ الصِّيغَةُ وَهِيَ أَنْ يَقُولَ الْمُضَارِبُ لِلْمُضَارِبِ ضَارَبْتُكَ وَقَارَضْتُكَ أَوْ عَامَلْتُكَ عَلَى أَنَّ لَكَ مِنَ الرِّبْحِ النِّصْفَ أَوِ الثُّلُثَ أَوْ كَذَا فَيَقُولُ الْمُضَارَبُ فِي الْجَوَابِ قَبِلْتُ وَلَوْ قَالَ الْمُضَارِبُ خُذِ الْمَالَ وَاتَّجِرْ بِهِ وَمِنَ الرِّبْحِ لَكَ كَذَا صَحَّ وَكُلُّ لَفْظٍ يُفِيدُ هَذَا الْمَعْنَى بِأَيِّ لِسَانٍ مِنَ الْعَرَبِيِّ أَوِ الْفَارِسِيِّ أَوِ التُّرْكِيِّ أَوْ غَيْرِهَا صَحَّ۔

(۴) چوتھا رکن صیغہ ہے یعنی صاحب مال عامل سے کہے میں نے تمہارے ساتھ مضاربہ کیا یا تم سے قراض کا معاملہ کیا یا تمہیں عامل بنایا کہ تمہیں منافع کا نصف حصہ یا ایک تہائی یا اتنا حصہ دونگا۔ جس پر جواب میں عامل کہے کہ میں نے قبول کرلیا۔ اگر مضارب کہے کہ یہ مال اٹھالو اور اس سے تجارت کرو اور منافع میں سے تمہارا حصہ اتنا ہوگا تو یہ بھی صحیح ہے اسی طرح ہر وہ لفظ جو اس معنی کو ادا کرے کسی بھی زبان میں ہو عربی میں یا فارسی یا ترکی زبان وغیرہ ہو صحیح ہے۔

وَالرُّكْنُ الْخَامِسُ الْمُضَارِبُ وَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ بَالِغًا عَاقِلًا حُرًّا أَوْ مَأْذُونًا تَنْفُذُ تَصَرُّفَاتُهُ۔

(۵) پانچواں رکن مضارب ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ بالغ، عاقل اور آزاد ہو، یا مالک کی طرف سے تصرفات کا اجازت یافتہ ہو۔

وَالرُّكْنُ السَّادِسُ الْمُضَارَبُ وَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ فِي جَوَازِ التَّصَرُّفَاتِ۔

(۶) چھٹا رکن مضارب (عامل) ہے۔ تصرف کے جواز کیلئے اس کی شرط وہی ہے جو مضارب کیلئے ہے۔

فریقین کو حاصل اختیارات

وَلِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْخِيَارُ فِي الْفَسْخِ إِنْ شَاءَ مَتَى شَاءَ وَإِذَا ظَهَرَ رِبْحٌ جَازَ لِلْعَامِلِ قَبْلَ الْقِسْمَةِ أَنْ يَتَمَلَّكَ مِنْهُ مَا شَرَطَا فِي الْعَقْدِ وَلَوْ شَرَطَ رَبُّ الْمَالِ أَنْ يُسَافِرَ إِلَى جَانِبٍ مُعَيَّنٍ أَوْ إِلَى بَلْدَةٍ مُعَيَّنَةٍ أَوْ شَرَاءِ سِلْعَةٍ مُعَيَّنَةٍ لَمْ يَجُزْ لِلْعَامِلِ التَّخَلُّفُ عَنْهُ وَلَوْ أَطْلَقَ الْإِذْنَ وَلَمْ يُقَيِّدْ بِهَذِهِ الْقُيُودِ فَلِلْعَامِلِ أَنْ يُسَافِرَ وَيُعَامِلَ كَمَا أَرَادَ فِي جَمِيعِ الْأَبْوَابِ إِنْ لَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَتَعَدَّ لَمْ يَضْمَنْ وَإِذَا اشْتَرَى الْعَامِلُ مَنْ يَتْعَتِقُ عَلَى رَبِّ الْمَالِ كَالْأَبِ وَالْوَلَدِ وَالْأَخِ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ مَضَى ذِكْرُهُمْ مِنْ قَبْلُ بِغَيْرِ

دونوں اگر چاہیں اور جب بھی چاہیں معاملہ فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ جب فائدہ حاصل ہوجائے تو عامل کیلئے منافع کی تقسیم سے پہلے باہمی معاہدہ کی شرط کے مطابق کچھ پر ملکیت جائز ہے۔ اگر صاحب مال کسی مخصوص سمت یا شہر کو سفر کرنے یا کسی معین سامان خرید نے کی شرط لگائے تو عامل کیلئے اس کی مخالفت جائز نہیں۔ اگر وہ اجازت کو مطلق رکھے اور ان میں سے کوئی شرط عائد نہ کرے تو عامل کیلئے جس طرح چاہے سفر کرنے اور کام کرنے کا اختیار ہے۔ تمام صورتوں میں اگر وہ کوتاہی اور حد سے تجاوز نہ کرے تو ضامن نہیں ہوگا۔ اگر عامل مالک کی اجازت کے بغیر مالک کے مال سے خود بخود آزاد ہونے والا کوئی غلام خرید لے مثلاً باپ، بیٹا، بھائی

اِذْنِ رَبِّ الْمَالِ لَمْ يَصِحَّ۔ وَ اِذَا اشْتَرَى الْعَامِلُ اَبَاهُ اَوْ غَيْرَهُ مِمَّنْ يَّنْعَتِقُ عَلَيْهِ مِنَ الرِّبْحِ الْمُشْتَرَكِ انْعَتَقَ بِقَدْرِ نَصِيْبِهِ مِنَ الرِّبْحِ وَيَسْعٰى الْمُنْعَتِقُ فِيْ بَاقِيْ قِيْمَتِهٖ وَاِنْ كَانَ نَصِيْبُهُ مِنَ الرِّبْحِ اِسْتَوْعَبَ قِيْمَةَ اَبِيْهِ فَلَا حَاجَةَ لَهُ اِلَى السَّعْيِ

وغیرہ جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، تو درست نہیں۔ اگر عامل اپنے والد یا ان افراد سے کسی کو مشترکہ منافع سے خرید لے جو اسکے مال سے خود آزاد ہو جاتا ہو تو وہ مملوک منافع میں عامل کے حصے کی مقدار سے آزاد ہو جائیگا۔ اور آزاد ہونے والا اپنی باقی قیمت کیلئے خود کوشش کریگا اگر عامل کا منافع باپ کی قیمت کیلئے کافی ہو تو اسے مزید کوشش کی ضرورت نہیں۔

وَلَا يَجُوْزُ لِلْعَامِلِ الْمُضَارَبَةُ بِهٰذَا الْمَالِ مَعَ غَيْرِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ رَبِّ الْمَالِ وَلَوْ وَقَعَ كَذٰلِكَ كَانَ الرِّبْحُ لِرَبِّ الْمَالِ وَالْعَامِلِ الثَّانِيْ وَلَمْ يَكُنْ لِلْعَامِلِ الْاَوَّلِ نَصِيْبٌ مِنَ الرِّبْحِ الَّذِيْ حَصَلَ مِنْ عَمَلِ الثَّانِيْ۔

عامل کیلئے صاحب مال کی اجازت کے بغیر کسی اور کیساتھ مضاربہ کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ تاہم اگر ایسا ہو جائے تو منافع صاحب مال اور عامل ثانی میں تقسیم ہو جائیگا اور عامل اول کیلئے اس عامل ثانی کی محنت سے حاصل شدہ منافع میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

﴿۴۰﴾ بَابُ الْمُزَارَعَةِ — کاشت کاری کا بیان

هِيَ مُعَامَلَةٌ عَلَى الْاَرْضِ بِحِصَّةٍ مِّنْ حَاصِلِهَا فَالْعَقْدُ فِيْهَا اَنْ يَّقُوْلَ صَاحِبُ الْاَرْضِ زَارَعْتُكَ اَوِ ازْرَعْ هٰذِهِ الْاَرْضَ اَوْ سَلَّمْتُهَا اِلَيْكَ اَوْ عِبَارَةً اُخْرٰى تُفِيْدُ هٰذَا الْمَعْنٰى مُدَّةً مَّعْلُوْمَةً بِحِصَّةٍ مُّعَيَّنَةٍ مِنْ حَاصِلِهَا وَيَقُوْلُ الْعَامِلُ قَبِلْتُ فَيَلْزَمُ هٰذَا الْعَقْدُ بَيْنَهُمَا وَلَا يَنْفَسِخُ اِلَّا بِالْاِقَالَةِ اَوْ بِمَوْتِ اَحَدِهِمَا۔

زمین پر اسکی پیداوار سے حاصل کچھ حصے کے بدلے معاملہ کرنا مزارعہ ہے۔ معاملہ کا طریقہ یہ ہے کہ زمین کا مالک کہے کہ "میں نے مخصوص مدت کیلئے اس سے پیداوار کے معین حصے کے عوض تم سے مزارعہ کیا یا اس زمین پر کاشت کرو یا اسے میں نے تمہارے حوالے کردی یا انہی معنی کے حامل دوسری عبارت کہے جس پر عامل کہے میں نے قبول کیا پس دونوں کے درمیان یہ معاملہ لازم ہوجائیگا اور اقالہ یا کسی ایک کی موت کے سوا یہ معاملہ ختم نہیں ہوگا۔

کاشتکاری کی شرائط

وَشَرَائِطُهَا ثَلَاثَةٌ

اَلْاَوَّلُ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَاصِلُ بَيْنَهُمَا مُشَاعًا وَّيَجُوْزُ فِيْهَا التَّسَاوِيْ وَالتَّفَاضُلُ يَعْنِيْ لَا يُعَيَّنُ شَيْءٌ مِّنْهَا خَاصَّةً لِّاَحَدِهِمَا وَلَوْ قَالَ ازْرَعْ لِيْ هٰذِهِ الْحِنْطَةَ وَازْرَعْ لِنَفْسِكَ الشَّعِيْرَ لَمْ يَصِحَّ وَلَوْ قَالَ مَا حَصَلَ مِنَ السَّمَاءِ الثُّلُثَانِ لِيْ وَالثُّلُثُ لَكَ اَوِ الرُّبُعُ اَوِ النِّصْفُ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ صَحَّ وَاِنْ لَّمْ يُعَيِّنْ لَمْ يَصِحَّ۔

اس کی شرائط تین ہیں: (۱) پہلی شرط یہ کہ پیداوار دونوں میں مشترک ہو اس میں برابری اور ایک طرف زائد کی صورت بھی جائز ہے یعنی پیداوار میں کوئی چیز کسی کیساتھ خاص نہ ہو اور باقی دونوں میں تقسیم ہو۔ اگر مالک کہے کہ میرے لیے گندم اور اپنے لئے جَو کاشت کرلو تو یہ درست نہیں۔ اگر وہ کہے بارش سے پیداوار کی صورت میں دو تہائی حصہ میرا اور ایک تہائی یا ایک چوتھائی یا آدھا حصہ تمہارا ہوگا وغیرہ تو درست ہے اور اگر مقدار معین نہ کرے تو درست نہیں۔

وَالثَّانِيْ تَعْيِيْنُ الْمُدَّةِ بِسَنَةٍ اَوْ شَهْرٍ اَوْ شَهْرَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ وَلَوْ قَالَ اِلٰى وَقْتِ الْحَصَادِ اَيْضًا صَحَّ۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ سال یا مہینہ یا دو یا تین مہینے یا کم یا زائد صورت میں مدت معین کرے۔ اگر مالک کہے کہ یہ معاملہ فصل کی کٹائی تک کیلئے ہے تو بھی درست ہے۔

وَالثَّالِثُ اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ قَابِلَةً لِلِانْتِفَاعِ بِهَا وَ لَوْ عَيَّنَ رَبُّ الْاَرْضِ زَرْعَ حِنْطَةٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ غَيْرِهِمَا لَمْ يَجُزْ لِلْعَامِلِ اَنْ يَّتَعَدَّاهُ وَ زَعَمُوْا لَوْ اَطْلَقَ الْمُزَارَعَةَ فَزَرَعَ مَا شَاءَ۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ زمین منافع بخش ہو۔ اگر زمین کا مالک اس زمین میں گندم یا جو وغیرہ کی کاشت کو معین کرے تو عامل کو اس سے تجاوز کرنا جائز نہیں تاہم اگر زمین کا مالک مطلق رکھے تو عامل جو چاہے کاشت کرے۔

کاشتکاری کی اقسام

وَهِيَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ

اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ وَالْعَوَامِلُ وَالْبَذْرُ لِوَاحِدٍ وَالْعَمَلُ لِلْاُخْرٰى صَحَّتْ

وَاِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ لِوَاحِدٍ وَالْبَذْرُ وَالْعَمَلُ وَالْعَوَامِلُ لِلْاٰخَرِ صَحَّتْ

وَ اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ وَ الْبَذْرُ لِوَاحِدٍ وَّ الْعَوَامِلُ وَالْعَمَلُ لِلْاُخْرٰى صَحَّتْ

وَ اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ وَ الْعَوَامِلُ لِوَاحِدٍ وَّ الْبَذْرُ وَ الْعَمَلُ لِلْاٰخَرِ فَهِيَ بَاطِلَةٌ لِاَنَّ مَنْفَعَةَ الْاَرْضِ حَصَلَتْ بِعَوَامِلِ صَاحِبِهَا وَ عَمَلِ الْمُزَارِعِ فَلَا طَائِلَ تَحْتَهَا وَالْمُزَارَعَةُ وَالْاِجَارَةُ تَتَدَاخَلَانِ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ۔

مزارعہ کی چار اقسام ہیں۔

(۱) اگر زمین، عوامل (۱) اور بیج کسی ایک کے ہوں اور عمل دوسرے کا ہو تو یہ درست ہے۔

(۲) اگر زمین کسی ایک کی ہو اور بیج، عمل اور عوامل دوسرے کے ہوں تو یہ بھی درست ہے۔

(۳) اگر زمین اور بیج کسی ایک کے اور کام اور عوامل دوسرے کے ہوں تو بھی درست ہے۔

(۴) اگر زمین اور بیل کسی ایک کے ہوں اور بیج اور کام دوسرے کے ہوں تو یہ صورت باطل ہے کیونکہ زمین کی منفعت اس کے مالک کے عوامل اور مزارع (یا کاشتکار) کے عمل سے حاصل ہوگی اور اس معاملہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ مزارعہ اور اجارہ مذکورہ بعض اقسام میں یکجا ہو جاتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

(۱) العوامل بیل، ہل اور آلہ وغیرہ جو عمل زراعت میں ضروری ہے۔

﴿۴۱﴾ بَابُ الْمُسَاقَاتِ آب پاشی کا بیان

هِيَ مُعَامَلَةٌ عَلٰى أُصُوْلٍ ثَابِتَةٍ وَأَشْجَارٍ بِبَالِغَةٍ بِحِصَّةٍ مِّنْ ثَمَرِهَا وَلَابُدَّ فِيْهَا مِنَ الْإِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ كَمَا قَالَ رَبُّ الْبُسْتَانِ سَاقَيْتُكَ أَوْ عَامَلْتُكَ أَوْ سَلَّمْتُ إِلَيْكَ هٰذِهِ الْأَشْجَارَ أَوْ كَلَامًا آخَرَ يَتَضَمَّنُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهِيَ لَازِمَةٌ بَعْدَ الْقَبُوْلِ بِأَنْ يَّقُوْلَ الْعَامِلُ قَبِلْتُ وَتَصِحُّ قَبْلَ ظُهُوْرِ الثَّمَرَةِ وَبَعْدَهَا بِأَقَلَّ مِنْ قَبْلِ الظُّهُوْرِ وَيَنْفَسِخُ الْعَقْدُ بِالْإِقَالَةِ وَالْمَوْتِ وَالْمُسَاقَاةُ تَخْتَصُّ بِالْحَدَائِقِ الْمُشْجَرَةِ مِنَ النَّخِيْلِ وَالْأَعْنَابِ وَالْفَوَاكِهِ مِنَ التِّيْنِ وَالرُّمَّانِ وَالْمِشْمِشِ وَالتُّفَّاحِ وَالْجَوْزِ وَاللَّوْزِ وَالْكُمَّثْرٰى وَسَائِرِ الْأَشْجَارِ الْمُنْتَفَعِ بِهَا وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوْزُ الْمُسَاقَاةُ إِلَّا فِي النَّخْلِ وَالْكَرْمِ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

مساقات وہ معاملہ ہے جو برقرار رہنے والے تنوں اور پھل دینے والے درختوں کے بعض پھلوں کے عوض طے کیا جاتا ہے۔ اس معاملہ میں ایجاب وقبول ضروری ہے۔ مثلاً باغ کا مالک یوں کہے کہ میں نے تمہارے ساتھ مساقات کا معاملہ کیا یا تمہیں عامل بنایا اور ان درختوں کو تمہارے حوالے کر دیا یا کوئی ایسا کلام جس میں یہ معنی موجود ہو۔ عامل کہے کہ مجھے قبول ہے۔ قبول کے بعد یہ معاملہ لازم ہو جاتا ہے۔ یہ معاملہ پھل لگنے سے پہلے یا پھل لگنے کے بعد ظہور سے کچھ دیر پہلے درست ہے۔ مساقات کا معاملہ اقالہ یا موت سے ختم ہو سکتا ہے مساقات کا معاملہ کھجور اور انگور کے درختوں کے باغات اور انجیر، انار، زردالو، سیب، اخروٹ، بادام، امرود اور دیگر فائدہ مند درختوں کے باغات کیساتھ مخصوص ہے، اگر کوئی کہتا ہے کہ مساقات صرف کھجور اور انگور کی بیل کے ساتھ خاص ہے تو اس نے بیشک خطاء کی ہے۔

مساقات کے ارکان

وَأَرْكَانُهَا الْعَقْدُ وَالْعَاقِدَانِ وَالْحَدِيْقَةُ وَالْعَمَلُ وَالْمُدَّةُ وَالْفَائِدَةُ

مساقات کے ارکان یہ ہیں: معاہدہ، دونوں معاہدہ کنندگان، باغ، عمل، مدت اور فائدہ۔

۱ أَمَّا الْعَقْدُ فَيَلْزَمُ بِالْإِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ۔

(۱) معاہدہ ایجاب وقبول سے لازم ہو جاتا ہے۔

وَاَمَّا الْعَاقِدَانِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَا جَائِزَيِ التَّصَرُّفِ كَمَا مَضٰى فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

(۲) دونوں معاہدہ کرنے والوں کیلئے تصرف کا مجاز ہونا ضروری ہے جس طرح پہلے متعدد مقامات پر گزر چکا ہے۔

وَاَمَّا الْحَدِيْقَةُ فَيَنْبَغِيْ اَنْ تَكُوْنَ مَشْجَرَةً بِالْاَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَالنَّافِعَةِ وَرَاقُهَا كَالتُّوْتِ

(۳) باغ کیلئے ضروری ہے کہ پھلدار یا منافع بخش پتے والے درختوں سے بھرا ہو مثلاً توت۔

وَاَمَّا الْعَمَلُ فَمُقَدَّرٌ بِعُرْفِ الْبَلَدِ فِيْ كُلِّ نَاحِيَةٍ قَدْرَ عَمَلِ الْحَافِظِ وَعَمَلِ صَاحِبِ الْحَدِيْقَةِ فَيَنْبَغِيْ اَنْ لَّا يَتَجَاوَزَ مِنَ الْعُرْفِ وَالْاَصْلُ فِيْهَا مُرَاضَاتُهُمَا مِنَ الْعَقْدِ وَمَشُوْرَتُهُ فِيْهِ

(۴) عمل شہری رواج کے مطابق ہر دیہات میں نگہبانی کا کام اور صاحب باغ کے عمل کے اندازے سے مقرر کیا جائیگا۔ پس مناسب ہے کہ شہری رواج سے تجاوز نہ کرے۔ دونوں کا معاہدہ اور اسکی شرائط پر راضی ہونا ہی بنیاد ہے۔

وَاَمَّا الْمُدَّةُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ ضَيِّقَةً لَّا تَسَعُ الْمَحْصُوْلَ اَوْ مُبْهَمَةً لَّا تُقَيِّدُ وَقْتًا مُّتَحَقِّقًا لَا يَقْبَلُ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ

(۵) مدت کیلئے جائز نہیں کہ اتنی کم ہو کہ جس میں پیداوار کی کوئی گنجائش نہ ہو یا مبہم ہو ایسی کسی واضح وقت کی قید نہ۔ جس میں کمی یا زیادتی کی گنجائش نہ ہو۔

وَاَمَّا الْفَائِدَةُ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ لِلْعَامِلِ مِنْهَا نَصِيْبٌ مُّشَاعٌ مِّنْ فَوَاكِهِ الْحَدِيْقَةِ مُقَدَّرٌ بِالنِّصْفِ اَوِ الثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ اَوْ غَيْرِهَا بِعُرْفِ الْبِلَادِ۔

(۶) فائدے کے بارے میں ضروری ہے کہ عامل کیلئے باغ کے میوہ جات میں سے غیر منقسم حصہ نصف تہائی یا ایک چوتہائی حصہ وغیرہ کی صورت میں مقرر ہو جو عرف بلد کے مطابق ہو۔

﴿۴۲﴾ بَابُ الْإِجَارَةِ اجارہ کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۔ (۱) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ۔ (۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کہ اگر وہ تمہارے لئے (بچوں کو) دودھ پلائیں تو انھیں اجرت دیا کرو"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مزدور کو اسکا پسینہ سوکھنے سے پہلے مزدوری دیا کرو"۔

اجارہ کیا ہے؟

وَهِیَ عَقْدٌ تُنْقَلُ الْمَنَافِعُ بِعِوَضٍ مَّعْلُوْمٍ مَعَ بَقَاءِ الْمِلْكِ عَلٰی اَصْلِہٖ

اجارہ ایسا معاہدہ ہے جس کا نتیجہ اصلی ملکیت برقرار رکھ کر کسی معین چیز کے عوض مال کا فائدہ منتقل کیا جائے۔

اجارہ کے ارکان

وَلَهَا رُكْنٌ خَمْسَةٌ۔

اجارہ کے پانچ ارکان ہیں۔

۱۔ اجرت پر دینے والا

اَلرُّكْنُ الْاَوَّلُ الْمُوْجِرُ وَلَهٗ شَرَائِطُ وَهِیَ الْعَقْلُ وَالْبُلُوْغُ وَجَوَازُ التَّصَرُّفِ فِی الْعُقُوْدِ وَالْفُسُوْخِ۔

پہلا رکن موجر ہے اجرت پر دینے والے کیلئے شرائط یہ ہیں کہ عاقل ہو، بالغ ہو، معاملات کرنے اور فسخ کرنے میں تصرف کا مجاز ہو۔

۲۔ اجرت پر کام کرنے والا

وَالرُّكْنُ الثَّانِیْ اَلْمُسْتَاجِرُ وَشَرَائِطُهٗ كَشَرَائِطِ الْمُوْجِرِ

دوسرا رکن مستاجر (یعنی اجرت پر لینے والے) کے لئے شرائط وہی ہیں جو موجر کیلئے ہیں۔

۳۔ معاہدہ

وَالرُّكْنُ الثَّالِثُ اَلْعَقْدُ وَصِیْغَتُهٗ اَنْ یَّقُوْلَ الْمُوْجِرُ اَجَّرْتُكَ هٰذِهِ الدَّارَ اَوْ اَكْرَیْتُكَ اَوْ

تیسرا رکن معاہدہ ہے۔ اسکا صیغہ یہ ہے کہ موجر کہے کہ میں نے گھر تمھیں اجرت، کرایہ پر دیا یا اسکے منافع کو تمہاری

---

(۱) پ۲۸ س: الطلاق آیت نمبر ۶۔ (۲) مشکوۃ حدیث ۲۹۲۳

مَلَّكْتُكَ مَنَافِعَهَا مُدَّةً كَذَا بِكَذَا وَيَقُوْلَ الْمُسْتَاجِرُ قَبِلْتُ اَوِ اسْتَاجَرْتُ اَوْ اِكْتَرَيْتُ

ملکیت میں اتنی مدت کیلئے اتنی اجرت پر دیا۔ جس پر متاجر کہے کہ میں نے قبول کیا یا اجرت پر لے لیا کرایہ پر لے لیا۔

اجارہ کہاں جائز ہے؟

وَالْاِجَارَةُ تَنْعَقِدُ لَازِمَةً لَا تَبْطُلُ اِلَّا بِالْاِقَالَةِ اَوْ بِاَحَدِ الْاَسْبَابِ الْمُقْتَضِيَةِ لِلْفَسْخِ وَلَا تَبْطُلُ بِالْبَيْعِ وَكُلُّ مَا صَحَّتْ اِعَارَتُهُ صَحَّتْ اِجَارَتُهُ وَاِجَارَةُ الْمُشَاعِ جَائِزَةٌ وَكُلُّ مَا اسْتُؤْجِرَ فَهُوَ اَمَانَةٌ فِيْ يَدِ الْمُسْتَاجِرِ فَلَا يَضْمَنُهُ اِلَّا بِتَقْصِيْرٍ اَوْ تَعَدٍّ اَوْ بِاَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُؤْجِرُ عَلَيْهِ الضَّمَانَ وَيَقْبَلَهُ الْمُسْتَاجِرُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

اجارہ ایسا لازم معاہدہ ہے جو اقالہ یا فسخ کا مستحق سبب کے بغیر باطل نہیں ہوتا نہ ہی فروخت سے ختم ہو جاتا ہے جن چیزوں کی عاریت جائز ہو ان کا اجارہ بھی جائز ہے۔ غیر منقسم اشیاء کو بھی اجارہ پر دینا جائز ہے اجارہ پر دی گئی چیز یں متاجر کے پاس امانت ہیں۔ لہٰذا وہ کسی کوتاہی یا تجاوز کے بغیر کسی نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے مگر یہ کہ موجر اس پر ضمانت کی شرط لگائے اور متاجر ہر حال میں اسے قبول کرے۔

۴۔ اجرت اور اس کی مختلف

وَالرُّكْنُ الرَّابِعُ الْاُجْرَةُ وَشَرْطُهَا اَنْ تَكُوْنَ مَعْلُوْمَةً اِمَّا بِالْمُشَاهَدَةِ اَوْ بِالصِّفَةِ الْمُوْجِبَةِ لِلْعِلْمِ وَتُمْلَكُ الْاُجْرَةُ بِنَفْسِ الْعَقْدِ وَيَجِبُ تَعْجِيْلُهَا مَعَ اِشْتِرَاطِ التَّعْجِيْلِ وَلَوْ شُرِطَ التَّاْجِيْلُ صَحَّ اِنْ اَحَاطَ عِلْمُ الْمُسْتَاجِرِ بِهَا وَلَوْ شَرَطَهَا فِيْ نُجُوْمٍ صَحَّ يَضْمَنُ وَيَسْتَحِقُّ الْاَجِيْرُ اُجْرَتَهُ بِنَفْسِ الْعَمَلِ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ وَقَعَ اِنْ لَمْ يَشْتَرِطِ الْمُؤْجِرُ عَلَى الْاَجِيْرِ مَوْضِعًا مُعَيَّنًا وَلَا يَتَوَقَّفُ تَسْلِيْمُ اَحَدِهِمَا عَلَى الْاٰخَرِ وَمَا جَازَ اَنْ يَّكُوْنَ ثَمَنًا فِي الْبَيْعِ جَازَ اَنْ يَّكُوْنَ اُجْرَةً فِي الْاِجَارَةِ فَاِذَا ظَهَرَ فِي الْاُجْرَةِ عَيْبٌ سَابِقٌ عَلَى الْقَبْضِ فَلِلْمُؤْجِرِ الْفَسْخُ اَوِ الْمُطَالَبَةُ بِالْعِوَضِ اَوِ الْاَرْشِ وَلَوْ اَفْلَسَ الْمُسْتَاجِرُ بِالْاُجْرَةِ فَلِلْمُؤْجِرِ الْفَسْخُ كَذٰلِكَ

چوتھا رکن اجرت ہے اسکی شرط یہ ہے کہ مشاہدہ یا کسی صفت سے اس کا علم ہو۔ معاہدہ کیساتھ ہی اجرت پر ملکیت ثابت ہو جاتی ہے۔ جلدی دینے کی شرط ہو تو اجرت کی جلد ادائیگی واجب ہے اور تاخیر سے ادائیگی کی شرط بھی درست ہے بشرطیکہ متاجر کو اس تاخیر کا علم ہو۔ اگر قسطوں میں ادائیگی کی شرط لگائی جائے تو بھی درست ہے۔ کام جہاں بھی ہو اصل کام شروع ہوتے ہی مزدور اجرت کا مستحق بن جاتا ہے بشرطیکہ موجر مزدور پر کسی مخصوص جگہ پر کام کی شرط نہ لگائے۔ اور دونوں میں ایک کا حوالہ کرنا دوسرے پر موقوف نہیں۔ جو چیز فروخت میں قیمت بن سکتی ہے وہ اجارہ میں مزدوری بن سکتی ہے۔ اگر کسی اجرت میں قبضہ کے وقت سے پرانا عیب ظاہر ہو جائے تو موجر کو فسخ کرنے یا بدل یا تاوان کا مطالبہ کرنے کا اختیار ہے۔ اگر متاجر تنگدست بن جائے تو موجر کو اسی طرح معاملہ منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

وَلَوِ اسْتَاجَرَ دَابَّةً لِيَحْمِلَ مَتَاعًا إِلَى مَوْضِعٍ مُعَيَّنٍ بِأُجْرَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَلَمْ يُوَصِّلْهَا إِلَيْهِ نَقَصَ مِنْ أُجْرَتِهِ بِقَدْرِ نَقْصِ الذَّرْبِ وَلَوْ قَالَ أَجَرْتُكَ هَذِهِ الدَّارَ كُلَّ شَهْرٍ بِكَذَا صَحَّ بِشَهْرٍ وَاحِدٍ وَإِنْ سَكَنَ أَكْثَرَ فَلَهُ أُجْرَةُ الْمِثْلِ

اگر کوئی جانور کو معین مقام تک سامان لاد نے کیلئے اجرت مقرر پر حاصل کرے لیکن وہ سامان نہ پہنچائے تو اسکی اجرت میں مسافت کے اندازے سے کمی کی جائے گی۔ اگر کہے میں نے یہ مکان ہر ماہ اجارہ پر دیدیا تو ایک ماہ کیلئے درست ہے۔ زیادہ قیام پر اجرت مثل ملا کریگی۔

وَلَوْ قَالَ لِخَيَّاطٍ إِنْ خِطْتَهُ فَارِسِيًّا فَلَكَ دِرْهَمَانِ صَحَّ وَفِي كُلٍّ مَا يَنْطُلُ عَقْدُ الْإِجَارَةِ إِنِ اسْتَوْفَى الْمَنْفَعَةَ وَجَبَتْ أُجْرَةُ الْمِثْلِ وَيُكْرَهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَ الْأَجِيرَ قَبْلَ مُقَاطَعَةِ الْأُجْرَةِ أَوْ تَضْمِينِهِ لِأَتْهَمَةٍ

اگر کوئی درزی سے کہے کہ اگر کپڑے کو فارسی طرز پر سی لو تو ایک درہم رومی طرز پر دو درہم ملیں گے تو یہ درست ہے۔ اجارہ باطل ہونے والی صورتوں میں متاجر اگر پورا فائدہ اٹھائے ہو تو اجرت مثل دینا واجب ہے۔ مزدور سے اجرت طے کرنے سے پہلے کام لینا اور بغیر الزام ضامن بنانا مکروہ ہیں۔

۵۔ منفعت

وَالرُّكْنُ الْخَامِسُ الْمَنْفَعَةُ الْمَقْصُودَةُ مِنَ الْإِجَارَةِ وَهِيَ تُمْلَكُ بِنَفْسِ الْعَقْدِ كَالْأُجْرَةِ وَشَرْطُهَا أَنْ تَكُونَ مَعْلُومَةً إِمَّا بِتَقْدِيرِ الْعَمَلِ كَخِيَاطَةِ الثَّوْبِ الْمَعْلُومِ وَإِمَّا بِتَقْدِيرِ الْمُدَّةِ كَسُكْنَى الدَّارِ وَالْحَمْلِ عَلَى الدَّابَّةِ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ مُدَّةً كَذَا مُعَيَّنَةً وَإِذَا وَجَدَ الْمُسْتَاجِرُ بِالْعَيْنِ الْمُسْتَاجَرَةِ عَيْبًا كَانَ لَهُ الْفَسْخُ أَوِ الرِّضَاءُ بِالْأُجْرَةِ الْمُعَيَّنَةِ مِنْ غَيْرِ نَقِيصَةٍ

پانچواں رکن منفعت ہے۔ یہ اجرت کی طرح معاہدہ کیساتھ ملکیت میں آجاتی ہے۔ اسکی شرط یہ ہے کہ وہ عمل کے اندازے سے معلوم ہو مثلاً معلوم کپڑے کی سلائی یا مدت کے اندازے سے، مثلاً گھر میں سکونت اختیار کرنا اور یا جانور پر ایک دن یا ایک ماہ یا کسی اور معین مدت کیلئے بوجھ لادنا۔ اگر متاجر اجرت والی چیز میں کوئی نقص پائے تو اس کو اس معاملہ کے فسخ کرنے یا کسی کمی کے بغیر معین اجرت پر رضامندی کا اختیار ہے۔

اجارہ پر لینے والے کی ذمہ داریاں

وَيَجِبُ عَلَى الْمُسْتَاجِرِ سَقْيُ الدَّابَّةِ وَعَلْفُهَا وَحِفْظُهَا وَلَوْ أَهْمَلَ ضَمِنَ التَّالِفَ أَوِ النُّقْصَانَ وَالْقَصَّارُ إِذَا أَفْسَدَ الثَّوْبَ بِأَنْ خَرَّقَ أَوْ يُخَرِّقُ الثَّوْبَ ضَمِنَ وَإِنْ كَانَ حَاذِقًا وَكَذَا الْخَتَّانُ إِنْ تَعَدَّتِ الْحَشَفَةُ مِنْ مُوسَاهُ أَوْ تَجَاوَزَ عَنْ حَدِّ الْخِتَانِ ضَمِنَ وَكَذَا كُلُّ صَانِعٍ مَا يُفْسِدُ فِي صُنْعِهِ

متاجر پر جانور کو پانی پلانا گھاس کھلانا اور حفاظت واجب ہے اگر وہ کوتاہی کرے تو ضائع یا نقصان پر ضامن ہوگا۔ دھوبی اگر کپڑے جلا کر یا پھاڑ کر خراب کردے تو ضامن ہوگا چاہے ماہر ہی ہو۔ ختنہ کرنے والا بھی اسی طرح ہے اگر اس کے استرے سے بچہ کے حشفہ کو نقصان پہنچے یا ختنہ کی حد سے تجاوز کرے تو ضامن ہوگا۔ اسی طرح ہر ماہر اپنے پیشے میں کوتاہی کرے تو ضامن ہوگا۔

اجارہ سے متعلق دیگر احکام

وَصَاحِبُ الْحَمَّامِ لَا يَضْمَنُ الْأَمْوَالَ الْمَوْضُوعَةَ عِنْدَهُ وَدِيعَةً وَقَصَّرَ فِي حِفْظِهَا أَوْ تَعَدَّى فِيهِ وَلَوْ أَكْرَى دَارًا بِأَنَّ الْأُجْرَةَ كَانَتْ عِمَارَتَهَا لَمْ يَصِحَّ وَكُلُّ مَا يَتَوَقَّفُ حُصُولُهُ عَلَى عَمَلِ الْأَجِيرِ كَاسْتِئْجَارِ السَّلَّاخِ بِجِلْدِ مَا يَسْلَخُ لَمْ يَصِحَّ وَكَذَا اسْتِئْجَارُ الظِّئْرِ بِالطَّعَامِ وَبِبَعْضِ الدَّقِيقِ فَلِذَلِكَ جَازَ اسْتِئْجَارُهَا بِبَعْضِ قَفِيزٍ مِنَ الْحِنْطَةِ لِأَنَّهُ لَا مَدْخَلَ لِعَمَلِهِ فِيهَا إِلَّا فِي اسْتِئْجَارٍ مُرْضِعَةٍ لِلرَّضِيعِ الرَّقِيقِ إِنْ شَرَطَتْ جُزْءًا مِنَ الرَّقِيقِ بِأُجْرَتِهَا۔

وَلَوِ اسْتَأْجَرَ الْحَاصِدَ بِجُزْءٍ مِنَ الزَّرْعِ الْمَحْصُودِ جَازَ أَيْضًا وَيَجُوزُ بَيْعُ الْعَيْنِ الْمُسْتَأْجَرَةِ قَبْلَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ الْإِجَارَةِ بِشَرْطِ أَنْ يَسْتَوْفِيَ الْمُسْتَأْجِرُ مُدَّتَهَا وَلِلْمُشْتَرِي خِيَارُ فَسْخِ الْبَيْعِ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا بِإِجَارَتِهَا وَلَوِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيُنْفِذَ فِي حَوَائِجِهِ فَنَفَقَتُهُ عَلَى الْمُسْتَأْجِرِ وَلَوْ أَجَّرَ الْوَلِيُّ الصَّبِيَّ مُدَّةً لَا يَعْلَمُ بُلُوغَهُ فِيهَا لَكِنِ اتَّفَقَ لَزِمَتِ الْأُجْرَةُ إِلَى وَقْتِ الْبُلُوغِ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ الصَّبِيُّ بَيْنَ الْفَسْخِ وَالْإِمْضَاءِ۔ وَلَوْ أَجَّرَ عَبْدَهُ ثُمَّ أَعْتَقَهُ فِي مُدَّةِ الْإِجَارَةِ لَمْ تَبْطُلِ الْإِجَارَةُ وَيَجِبُ عَلَى الْعَبْدِ إِتْمَامُ الْمُدَّةِ الْمُعَيَّنَةِ وَنَفَقَتُهُ بَعْدَ الْعِتْقِ عَلَى الْمُسْتَأْجِرِ إِنْ شُرِطَتْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ تُشْتَرَطْ فَعَلَى الْمُعْتِقِ لِأَنَّهُ كَالْبَاقِي عَلَى مِلْكِهِ حَيْثُ يَمْلِكُ عِوَضَ نَفْعِهِ

حمام کا مالک اسکے پاس رکھوائی گئی امانت کی حفاظت میں کوتاہی یا حد سے تجاوز کئے بغیر ضامن نہیں۔ اگر کوئی کسی کو مکان کی تعمیر کے عوض مکان کرایہ پر دیدے تو درست نہیں۔ جس چیز کا حصول مزدور کے عمل پر موقوف ہو اس کو اجرت قرار دینا درست نہیں مثلاً کھال اتارنے والے کے اسکی اتاری ہوئی کھال اور چکی والے کو اسکی پسی ہوئی چیز یا کچھ آٹے کا بھوسا اجرت پر دینا۔ اسی لئے اسے کچھ گندم اجرت میں دینا جائز ہے کیونکہ گندم میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں، ماسوائے اس خاتون کے جو کسی شیر خوار غلام کو دودھ پلائے اور وہ غلام کے ایک حصے کو اپنی اجرت قرار دیدے۔

اگر کوئی کسی کسان کو کچھ کٹی فصل کے عوض اجرت پر لے لے تو جائز ہے۔ اجارہ کی چیز مدت گزر جانے سے قبل فروخت کرنا اس شرط پر جائز ہے کہ مستاجر اجارہ کی مدت کو پورا کریگا۔ اگر خریدار کو اس کے اجارے کا علم نہ ہو تو خریدار کو فسخ کا اختیار ہے۔ اگر کوئی کسی اجیر کو اس طرح اجرت پر لے کہ وہ اس کی تمام ضروریات پورا کریگا تو اجیر کا نفقہ بھی مستاجر پر واجب ہوگا۔ اگر سرپرست بچے کو اس وقت اجرت پر دیدے جب اس کی بلوغت کا علم نہ ہو، اتفاق سے وہ بالغ ہو جائے تو بلوغت تک اجرت لازم ہے۔ پھر بچے کو اجارہ کا عمل فسخ کرنے یا جاری رکھنے کا اختیار ہے۔ اگر کوئی غلام کو اجارہ پر دیدے پھر اجارہ کے دوران اسکو آزاد کردے تو اجارہ باطل نہیں ہوگا اور غلام پر معینہ مدت پوری کرنا واجب ہے اور اسکی آزادی کے بعد اسکا نفقہ مستاجر کے ذمے ہوگا بشرطیکہ اس کی شرط ہو اگر شرط نہ ہو تو آزاد کرنے والے پر ہوگا کیونکہ اسکی منفعت کی ملکیت کی وجہ سے وہ اسکی ملکیت کی طرح ہے۔

وَيَجُوْزُ اَنْ يُؤْجِرَ الْعَيْنَ الْمُسْتَاجَرَةَ بِاَكْثَرَ مِمَّا اسْتَاجَرَهَا الْمُسْتَأْجِرُ الْاَوَّلُ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الْمُعَيَّنَةِ فِي الْعَقْدِ اِنِ اسْتَأْجَرَهَا اَوِ اسْتَاجَرَ هَلْفَيْرُوْا اِنَّ الْمَزِيْدَ الْعَيْنَ الْمُسْتَاجَرَةَ لِاَنَّهَا تَتَنَاوَلُ بِالْعِزِّ فَكَثُرَ تَقَلُّبُهَا

مستاجر اول کی دی گئی اجرت کی چیز معاہدہ کی معینہ مدت گزرنے کے بعد اسی کو یا کسی اور کو زیادہ اجرت کے عوض اجارہ پر دینا جائز ہے، چاہے اس اصل چیز میں اضافہ نہ بھی کیا گیا ہو کیونکہ اجرت کی چیز کے طلبگاروں میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اس کی اجرت بھی مختلف ہو جاتی ہے۔

وَلَوْ اَجَرَ بَيْتًا مِنْ دَارٍ بِاُجْرَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَبَيْتًا اٰخَرَ بِاُجْرَةٍ زَائِدَةٍ جَازَ وَاِنْ كَانَ مِثْلُهُ فِيْ جَمِيْعِ صِفَاتِهٖ وَلَوِ اسْتَاجَرَ بَيْتًا لِيَحْفَظَ فِيْهِ حَرَامًا كَالْخَمْرِ وَالْخِنْزِيْرِ اَوِ اسْتَاجَرَ كَاتِبًا لِيَكْتُبَ كُفْرًا اَوِ اسْتَاجَرَ كَافِرٌ مُسْلِمًا لِلْخِدْمَةِ لَمْ يَصِحَّ وَلَا تَصِحُّ اِجَارَةُ الْمُحَرَّمَاتِ وَلَا اسْتِيْجَارُهَا كَالْمَغْصُوْبِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَجُوْزُ اسْتِيْجَارُ الْحَائِضِ لِخِدْمَةِ الْمَسْجِدِ وَلَا يَجُوْزُ الْعَقْدُ عَلَى الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَتَقَوَّمُ وَلَا تَعَبَ فِيْهَا كَاسْتِيْجَارِ تُفَّاحَةٍ لِلشَّمِّ اَوْ شَجَرَةٍ لِلْقُعُوْدِ فِيْ ظِلِّهٖ

اگر کوئی گھر کا ایک کمرہ کسی کو معین اجرت پر اور دوسرا اس کے مقابلے میں زیادہ اجرت پر دیدے تو جائز ہے چاہے دونوں خوبیوں میں ایک جیسے ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر کوئی کسی گھر کو حرام چیز مثلاً شراب، سور کو محفوظ کرے یا کسی کاتب کو کفریہ کلمات لکھنے کیلئے یا کافر کسی مسلمان کو اپنی خدمت کیلئے اجرت پر لے لے تو درست نہیں۔ حرام اشیاء کو اجارہ پر دینا جائز ہے نہ ہی لینا مثلاً غصب شدہ اشیاء وغیرہ۔ ایام حیض میں خاتون کو مسجد کی خدمت کیلئے اجرت پر لینا جائز نہیں۔ ان اشیاء کا اجارہ جائز نہیں جن کی قیمت نہیں اور جنکے حصول میں تکلیف نہ ہو مثلاً خوشبو سونگھنے کیلئے پھول یا چھاؤں کیلئے درخت کا اجارہ۔

خاتون کو رضاعت کیلئے اجارہ پر لینا

وَيَجُوْزُ اسْتِيْجَارُ ظِئْرٍ لِلْاِرْضَاعِ الْحَضَانَةَ اَوْ لِاَحَدِهِمَا مُنْفَرِدًا وَلَيْسَ لِلْمُسْتَاجِرِ اَنْ يَمْنَعَ زَوْجَهَا مِنْ وَطْيِهَا فَاِنْ حَمَلَتْ فَلِلْمُسْتَاجِرِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْفَسْخِ وَالْاِمْضَاءِ وَيَجُوْزُ اسْتِيْجَارُهَا اِمَّا بِاُجْرَةٍ مُعَيَّنَةٍ اَوْ بِمَا تَاْكُلُ وَتَلْبَسُ فِيْ مُدَّةِ الرَّضَاعِ

دائی کو بچے کو دودھ پلانے یا پرورش کیلئے یا کسی ایک کام کیلئے اجارہ پر لینا جائز ہے متاجر کیلئے اس کے شوہر کو وطی سے روکنا جائز نہیں تاہم اگر حاملہ ہو جائے تو متاجر کیلئے اجارہ فسخ کرنے یا جاری رکھنے کا اختیار ہے۔ اس خاتون کو کسی معین اجرت یا رضاعت کے دوران ماکولات اور ملبوسات کے بدلے اجارہ پر حاصل کرنا دونوں جائز ہیں۔

مکان کرایہ پر لینا

وَمَنِ اسْتَاْجَرَ دَارًا لِلسُّكْنٰى جَازَ لَهٗ اَنْ يُّسْكِنَ فِيْهَا مَنْ اَرَادَ اِلَّا الْحَدَّادَ وَالْقَصَّارَ وَالطَّحَّانَ بِغَيْرِ اِذْنِ الْمُؤْجِرِ وَرِضَائِهٖ وَلَهٗ اَنْ يَّعْمَلَ فِيْهَا مَا هُوَ مِنَ الْاَعْمَالِ الْمَشْرُوْعَةِ

اگر کوئی مکان رہائش کیلئے اجارہ پر لے لے تو اس مکان میں جسے چاہے ٹھہرانا جائز ہے مگر لوہار، دھوبی اور چکی والے کو مؤجر کی اجازت اور رضامندی کے بغیر ٹھہرانا جائز نہیں۔ کرایہ دار کیلئے اس مکان میں شرعاً جائز ہر کام کرنا جائز ہے۔

مزدور کی اقسام

وَالْأَجِيْرُ إِمَّا خَاصٌّ كَمَنِ اسْتُؤْجِرَ لِلْخِدْمَةِ مُدَّةً مُعَيَّنَةً وَإِمَّا مُشْتَرَكٌ كَالصَّبَّاغِ وَالْخَيَّاطِ وَغَيْرِهِمَا فَالْأَجِيْرُ الْخَاصُّ لَا يَضْمَنُ مَا تَلِفَ فِيْ يَدِهِ وَالْأَجِيْرُ الْمُشْتَرَكُ يَضْمَنُ إِنْ كَانَ بِتَقْصِيْرِهِ وَتَعَدِّيْهِ۔

مزدور یا خاص ہوگا مثلاً کسی کو معین مدت کیلئے خدمت کیلئے اجارہ پر لینا، یا مشترکہ ہوگا، مثلاً رنگنے والا اور درزی وغیرہ پس مزدور خاص اسکے ہاتھ سے کسی چیز کے ضیاع کا ضامن نہیں اور مزدور مشترک ضامن ہوگا بشرطیکہ وہ ضیاع اس کی کوتاہی یا زیادتی کے باعث ہوا ہو۔

کاریگر کی غفلت کا مسئلہ

وَإِذَا اخْتَلَفَ صَاحِبُ الثَّوْبِ وَالْخَيَّاطُ فَقَالَ صَاحِبُ الثَّوْبِ أَمَرْتُكَ أَنْ تَعْمَلَهُ قَبَاءً وَقَالَ الْخَيَّاطُ بَلْ قَمِيْصًا فَالْقَوْلُ قَوْلُ صَاحِبِ الثَّوْبِ مَعَ الْيَمِيْنِ فَلَوْ حَلَفَ ضَمِنَ الْخَيَّاطُ ثَوْبَهُ وَفِيْ كُلِّ صَنْعَةٍ كَذَالِكَ ضَمِنَ الصَّانِعُ إِنْ لَمْ يَعْمَلْ مَا أَرَادَهُ صَاحِبُهُ

اگر کپڑے کا مالک اور درزی میں اختلاف پیدا ہوجائے مالک کہے کہ میں نے تمہیں قبا بنانے کو کہا تھا اور درزی کہے، قمیض بنانے کو کہا تھا تو کپڑے کے مالک کی بات قسم کیساتھ معتبر ہوگی۔ اگر وہ قسم کھائے تو درزی کپڑے کا ضامن ہوگا۔ اسی طرح کاریگری کی ہر قسم میں کاریگر ضامن ہوگا بشرطیکہ وہ مالک کی خواہش کے مطابق کام نہ کرے۔

اجارہ کی دیگر عام صورتیں

وَلَوِ اسْتَأْجَرَ دَابَّةً لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ مِنَ الْحِنْطَةِ جَازَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَغَيْرِهِمَا إِنْ لَمْ يَكُنْ أَشَدَّ ضَرَرًا مَعَ تَسَاوِيْهِ فِي الْوَزْنِ كَالْمِلْحِ وَالْحَدِيْدِ وَغَيْرِهِمَا۔

اگر کوئی کسی جانور کو دس پیمانے گندم کا بوجھ لادنے کیلئے اجارہ پر حاصل کرے تو اس کیلئے اس جانور پر گندم، جو وغیرہ لادنا جائز ہے بشرطیکہ زیادہ نقصان دہ نہ ہو جبکہ ساتھ ہی وزن بھی برابر ہو مثلاً نمک اور لوہا وغیرہ

وَيَجُوْزُ الْاِسْتِئْجَارُ فِيْ تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ إِمَّا بِتَعْيِيْنِ مُدَّةٍ مُعَيَّنَةٍ أَوْ بِتَعْيِيْنِ سُوْرَةٍ مُعَيَّنَةٍ وَلَا يَجُوْزُ إِجَارَةُ الدَّارِ لِلسَّنَةِ الْقَابِلَةِ وَلَوْ أَجَرَهَا لِلسَّنَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْأُوْلٰى جَازَ وَيَجُوْزُ اسْتِئْجَارُ الدَّابَّةِ لِرُكُوْبِ بَعْضِ الطَّرِيْقِ لَا دَائِمًا أَوْ لِرُكُوْبِهَا اثْنَانِ بِالنَّوْبَةِ أَوْ بِالْمُرَادَفَةِ إِنْ كَانَتِ الدَّابَّةُ تَحْتَمِلُهُ۔

تعلیم قرآن کیلئے کسی کو مدت معین کرکے یا سورہ معین کرکے اجارہ پر لے لینا جائز ہے۔ کسی گھر کو آئندہ سال کیلئے کرایہ پر دینا جائز نہیں اگر پہلے سال کی مدت کے ختم ہونے سے قبل ہی اگلے سال کیلئے اجارہ پر دیدے تو جائز ہے۔ کسی جانور کو ہمیشہ کیلئے نہیں، بعض راستے میں سواری کرنے یا دو آدمی باری باری سے یا دونوں ایک ساتھ سواری کرنے کیلئے اجارہ پر لینا جائز ہے بشرطیکہ وہ دونوں کو اٹھا سکتا ہو۔

اجارہ کی چیز کی زمانی و مکانی مقدار کا تعین

وَلَا بُدَّ لِلْعَيْنِ الْمُسْتَأْجَرَةِ مِنَ التَّقْدِيرِ إِمَّا بِزَمَانٍ كَاسْتِيجَارِ الدَّارِ سَنَةً كَذَا وَإِمَّا بِمَكَانٍ كَاسْتِيجَارِ الدَّابَّةِ إِلَى مَوْضِعِ كَذَا لِلرُّكُوبِ أَوِ الْحَمْلِ وَيَحْتَاجُ فِي التَّقْدِيرِ إِلَى بَيَانِ الرَّاكِبِ بَلْ إِلَى وُزْنِ مَا يُحْمَلُ فِي الْحَمْلِ إِلَى تَعْيِينِ الْوَزْنِ أَوِ الْكَيْلِ بَلْ إِلَى تَعْيِينِ جِنْسِ الْأَجْنَاسِ تَتَفَاوَتُ فِي ضَرَرِ الْحَمْلِ مَعَ تَسَاوِي الْوَزْنِ۔

اجارہ والی اصل چیز کی زمان کی مقدار کا تقرر ضروری ہے مثلاً کسی گھر کو ایک سال کیلئے اجارہ پر لینا، یا جگہ تقرر ہو مثلاً کسی جانور کو معین مقام تک سواری یا بوجھ لادنے کیلئے اجارہ پر لینا۔ مقدار کے تقرر میں سوار کا ذکر بلکہ اسکو دیکھنے اور بوجھ لادنے کی صورت میں وزن یا ناپ بلکہ اسکے جنس تک معین کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ مختلف جنس کی اشیاء وزن میں برابر ہوتے ہوئے بھی نقصان میں مختلف ہوتی ہیں۔

اجارہ کی چیز کی حفاظت

وَأَمَّا الْعَيْنُ الْمُسْتَأْجَرَةُ فَفِي تَكْلِيفِهَا وَحِفْظِهَا مَا كَانَ عَلَى الْمُكْرِي وَمَا كَانَ عَلَى الْمُكْتَرِي يُنَاطُ بِالْعُرْفِ فِي أَيِّ بَلْدَةٍ أَوْ قَرْيَةٍ أَوْ نَاحِيَةٍ بِرِضَاهُمَا۔

اجارہ کی اصل چیز کی تکلیفات اور اسکی حفاظت کی جو ذمہ داری کرایہ پر دینے اور لینے والے پر عائد ہوتی ہے وہ شہر یا گاؤں اور مضافات میں رائج رواج اور دونوں کی رضامندی کے مطابق ہوگی۔

اجارہ کی اقسام

وَالْإِجَارَةُ عَلَى نَوْعَيْنِ بِالْعَيْنِ وَفِي الذِّمَّةِ فَإِنْ قُدِّرَ بِزَمَانٍ كَخِيَاطَةِ يَوْمٍ كَانَ فِي الذِّمَّةِ وَإِنْ قُدِّرَ بِمَحَلِّ الْعَمَلِ كَخِيَاطَةِ ثَوْبٍ مُعَيَّنٍ كَانَ بِالْعَيْنِ وَفِي هٰذِهِ الصُّوَرِ جَازَ فِي الذِّمَّةِ وَبِالْعَيْنِ فَمَا كَانَ بِالْعَيْنِ تَنْفَسِخُ بِتَلَفِ الْعَيْنِ الْمُسْتَأْجَرَةِ وَمَا كَانَ فِي الذِّمَّةِ لَا تَنْفَسِخُ بِتَلَفِهَا وَعَلَى الْمُوجِرِ بَدَلُهَا أَوْ إِقَالَةُ الْإِجَارَةِ إِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْبَدَلِ وَتَجُوزُ إِجَارَةُ الْأَرَاضِي لِلزِّرَاعَةِ وَالْغَرْسِ وَالْعِمَارَةِ أَمَّا بَعْدَ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الْمُعَيَّنَةِ فَيَجُوزُ لِلْمُوجِرِ تَخْرِيبُهَا مَعَ قَبُولِ غَرَامَتِهَا أَوْ تَبْقِيَتُهَا فَكَانَتِ الْأَرْضُ

اجارہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اجارہ بالعین (۲) اجارہ فی الذمہ۔ اگر زمانی مقدار ہو تو فی الذمہ ہے مثلاً ایک دن میں سی لینا اور اگر مقدار مکانی ہو تو اجارہ بالعین ہے مثلاً صرف کپڑے کا سی لینا۔ اس صورت میں فی الذمہ اور بالعین دونوں جائز ہے، اجارہ بالعین میں اجارے کی چیز کے ضیاع سے معاہدہ فسخ ہوسکتا ہے اور اجارہ فی الذمہ میں اسکے ضیاع سے معاہدہ فسخ نہیں ہوگا بلکہ موجر پر اسکا بدل دینا اور بدل دینے پر قادر نہ ہو تو اقالہ واجب ہے۔ زمین کاشت کرنے، پودا لگانے اور عمارتیں بنانے کیلئے اجارہ پر دیدینا جائز ہے۔ معین مدت کے بعد موجر کو تاوان دینا قبول کرکے انکو خراب کرنے یا باقی رکھنے کا اختیار ہے۔ اس طرح زمین اصل مالک کی ہوگی اور اس پر جو

لِصَاحِبِهَا وَالْمَعْمُوْلُ لِلْعَامِلِ فَتَثْبُتُ الشَّرِكَةُ بَيْنَهُمَا فِي مِلْكٍ وَّاحِدٍ

کچھ بنایا گیا وہ عامل کا ہوگا یوں ایک ملکیت پر دونوں کی شرکت ثابت ہو جائیگی۔

وَإِذَا اسْتَاجَرَ دَابَّةً تَحْمِلُ مِائَةَ مَنٍ فَحَمَّلَ مِائَةً وَّعَشَرَةً فَعَلَيْهِ أُجْرَةُ الْحِمَارِ كَمَا زَادَ عَلَى الْمَعْقُوْدِ وَإِنْ تَلِفَتْ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهَا صَاحِبُهَا ضَمِنَ وَالْمُسْتَاجَرُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ بِدُوْنِ صَاحِبِهِ فَهُوَ أَمَانَةٌ فِي الْمُسْتَاجِرِ۔

اگر سو من (۱) وزن اٹھانے والا جانور کوئی اجارہ پر لے لے پھر اس پر ایک سو دس من وزن لاد دے تو اس پر معاہدہ سے زائد وزن کی اضافی اجرت واجب ہے۔ اگر وہ ضائع ہو جائے اور مالک ساتھ نہ ہو تو وہ ضامن ہوگا۔ اجرت کی چیز پر مالک کا قبضہ نہ ہونے تک مستاجر کے پاس امانت ہے۔

وَإِنِ اسْتَأْجَرَ دَارًا وَّلَمْ يَسْكُنْ فِيْهَا وَلَمْ يُسْكِنْ أَحَدًا فِيْهَا أَوْ دَابَّةً وَّلَمْ يَرْكَبْهَا وَلَمْ يُرْكِبْ عَلَيْهَا أَحَدًا وَّلَمْ يَسْتَعْمِلْهَا وَأَمْسَكَهَا مُدَّةً فَعَلَيْهِ الْأَجْرُ لِهٰذِهِ الْمُدَّةِ انْتَفَعَ بِهَا أَوْ لَمْ يَنْتَفِعْ

اگر کوئی مکان اجارہ پر لے لے پھر اس میں نہ خود رہے نہ ہی کسی اور کو رکھے یا کوئی جانور لے لے پھر اس پر نہ خود سوار ہو نہ کسی اور کو سوار کرائے، اس کو استعمال ہی نہ کرے اور ایک مدت روک رکھے تو فائدہ حاصل کیا ہو نہ کیا ہو اس مدت کی اجرت واجب ہے۔

وَلَوْ قَالَ لِخَيَّاطٍ إِنْ خِطْتَ الْيَوْمَ هٰذَا الثَّوْبَ فَلَكَ دِرْهَمَانِ وَإِنْ خِطْتَهُ غَدًا فَدِرْهَمٌ وَّقَبِلَهُ الْخَيَّاطُ فَلَهُ الْيَوْمَ دِرْهَمَانِ وَغَدًا دِرْهَمٌ وَّهٰذَا عَقْدٌ صَحِيْحٌ لَّا شُبْهَةَ فِيْهِ

اگر کوئی درزی سے کہے کہ اگر تم یہ کپڑے آج سلا لے تو تجھے دو درہم اور اگر کل سلائے تو ایک درہم ملیں گے۔ درزی اسے قبول کرے تو اسی دن کام کرنے پر دو اور اگلے دن کام کرنے پر ایک درہم ملے گا یہ بلاشبہ صحیح معاہدہ ہے۔

وَلَوِ اسْتَأْجَرَ دَابَّةً لِيَحْمِلَ شَيْئًا إِلَى مَوْضِعٍ فِيْ وَقْتٍ مُعَيَّنٍ فَإِنْ قَصَّرَ عَنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَالْمُوْجِرُ قَبِلَهُ جَازَ أَنْ يُّنْقِصَ بِقَدْرِ الْقُصُوْرِ عَنِ الْوَقْتِ الْمُعَيَّنِ شَيْئًا مِّنْ أُجْرَتِهِ فَإِنَّ الزَّمَانَ كَالْمَكَانِ فِي التَّقْدِيْرِ

اگر کوئی کسی جانور کو ایک مقام تک معین وقت میں وزن لادنے کیلئے اجارہ پر لے لے۔ اگر وہ اس دورانیے میں کمی کرے اور مالک قبول کرے تو وقت میں کمی کی مناسبت سے اجرت میں کمی کرنا جائز ہے کیونکہ زمان بھی اندازے میں مکان جیسا ہے۔

وَلَوِ انْقَضَتْ مُدَّةُ الْإِجَارَةِ وَأَمْسَكَ الْمُسْتَاجِرُ الْعَيْنَ الْمُسْتَاجَرَةَ مَعَ مُطَالَبَةِ الْمَالِكِ كَانَ غَاصِبًا لِلْإِمْسَاكِ فِيْ مُدَّةِ الْمُطَالَبَةِ

اگر اجارہ کی مدت گزر جائے اور اجارے پر لینے والا اجرت پر لی گئی چیز کو مالک کے مطالبے کے باوجود روکے رکھے تو مطالبہ کے دوران روکے رکھنے کے باعث وہ غاصب شمار ہوگا۔

(۱) یہاں پر من سے مراد تین کلو ہے لہٰذا سو من میں ۳۰۰ کلو ہونگے اور دس من میں ۳۰ کلو یعنی من عراقی کے تحت ہر تین کلو کا ایک من ہوتا ہے۔

جانوروں و درختوں کو اجارہ پر لینا

وَيُكْرَهُ اِسْتِيْجَارُ الْفَحْلِ لِلضِّرَابِ وَيَفْسُدُ اسْتِيْجَارُ الْاَعْمٰى لِحِفْظِ شَيْءٍ يَحْتَاجُ اِلَى الرُّؤْيَةِ وَلَا يَجُوْزُ اِسْتِيْجَارُ الْكَرْمِ لِثَمَرِهٖ اَوِ الْمَاشِيَةِ لِلَبَنِهَا وَلٰكِنْ اِنْ اَخَذَهَا لِلْحِفْظِ وَمَا يَحْصُلُ مِنْهَا مِنَ اللَّبَنِ يَتَصَرَّفُ بِاِذْنِ مَالِكِهَا اِلٰى مُدَّةِ انْقِطَاعِ اللَّبَنِ فَيَدْفَعُ اِلٰى مَالِكِهَا الْقِيْمَةَ اِمَّا بِالنَّقْدِ وَاِمَّا بِغَيْرِهٖ مِنَ الْعُرُوْضِ صَحَّ

افزائش نسل کیلئے جانور کا اجارہ مکروہ ہے۔ جس چیز کی حفاظت دیکھنے سے ہوتی ہو اس کی حفاظت کیلئے کسی اندھے کو اجارہ پر حاصل کرنا باطل ہے، انگور کا درخت پھل کیلئے اور جانور کو دودھ کیلئے اجارہ پر لینا جائز نہیں، لیکن اگر جانور حفاظت کیلئے حاصل کرے اور دودھ کا وقت ختم ہونے تک دودھ وغیرہ مالک کی اجازت سے تصرف میں لائے اور مالک کو نقد یا دیگر سامان دودھ کی قیمت میں واپس کردے تو صحیح ہے۔

کنواں یا چشمہ اجارہ پر لینا

وَصَحَّ اَيْضًا اِسْتِيْجَارُ الْبِئْرِ الْمَمْلُوْكَةِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ كَالْعُيُوْنِ وَالْقَنَوَاتِ الْمَمْلُوْكَةِ

اگر مملوکہ کنواں پانی کیلئے اجارہ پر حاصل کرے مثلاً مملوکہ چشمے اور تالاب وغیرہ تو بھی درست ہے۔

شیر خوار بچے کیلئے ماں کو اجارہ پر لینا

وَلَوِ اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِاِرْضَاعِ وَلَدِهِ الَّذِيْ وُلِدَ مِنْهَا صَحَّ

اگر کوئی اپنی بیوی کو اسی سے ہی جنم لینے والے بچے کو دودھ پلانے کیلئے اجارہ پر لے لے تو درست ہے۔

میت کے اعمال کی بجا آوری کیلئے کسی کو اجارہ پر لینا

وَيَصِحُّ الْاِسْتِيْجَارُ لِلْعِبَادَاتِ الْفَائِتَةِ مِنَ الْمَيِّتِ كَالْحَجِّ وَالصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا وَيَجِبُ عَلَى الْاَجِيْرِ الْاِتْيَانُ بِهَا كَمَا فَاتَتْ عَنِ الْمَيِّتِ وَلَهُ اَجْرُ كُلِّ عِبَادَةٍ يَعْمَلُهَا الْاَجِيْرُ لِبَيْتِهٖ وَيَاْخُذُ الْاَجْرَ لِتِلْكَ الْعِبَادَةِ تَقَعُ مِنْهُ وَيَصِلُ ثَوَابُهَا اِلَيْهِ كَمَا وَرَدَ فِي الْاَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ وَكَمَا يُشَاهِدُهَا الْمُكَاشِفُوْنَ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَرَوْنَ الْخَيْرَاتِ وَالصَّدَقَاتِ وَثَوَابَ الْعِبَادَاتِ الَّتِيْ وَقَعَتْ كَيْفَ تَصِلُ اِلٰى اَزْوَاجِ الْاَمْوَاتِ۔

میت کی فوت شدہ عبادات کی ادائیگی کیلئے کسی کو اجارہ پر لینا درست ہے مثلاً حج، روزہ، نماز وغیرہ۔ اجیر پر وہ اعمال اسی طرح بجالانا واجب ہے جس طرح اس شخص سے فوت ہوئے ہوں اور ہر عبادت جو اجیر میت کی نیت سے بجالائے اور ان کی اجرت وصول کرے وہ میت سے ادا ہوگی اور ثواب میت تک پہنچ جائیگا جس طرح احادیث نبویؐ میں وارد ہے اور صاحب کشف اولیاء الٰہی جو خیرات، صدقات اور ادائی جانے والی عبادتوں کے ثواب کس طرح سے میتوں کی ارواح تک پہنچتے ہیں انہیں خوب دیکھتے ہیں۔

{۴۳} بَابُ الشُّفْعَةِ — شفعہ کا بیان

حق شفعہ کی تعریف

هِيَ اسْتِحْقَاقُ الشَّرِيْكِ انْتِزَاعَ حِصَّةِ شَرِيْكِهِ الْمُنْتَقِلَةِ عَنْهُ بِالْبَيْعِ

کسی شریک کا دوسرے شریک سے بذریعہ فروخت منتقل ہونیوالا حصہ طلب کرنے کے حق کو شفعہ کہتے ہیں۔

شفعہ کے ارکان اور شرائط

ا۔حق شفعہ کی جگہ کیسی ہو؟

وَلَهَا رُكْنَانِ اَلرُّكْنُ الْاَوَّلُ اَلْمَحَلُّ وَلَهُ اَرْبَعُ شَرَائِطَ اَلْاَوَّلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَقَارًا وَالثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَابِتًا وَالثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ مُشْتَرَكًا وَالرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ قَابِلًا لِلْقِسْمَةِ

شفعہ کے دو ارکان ہیں: (۱) رکن اول محل ہے۔ محل شفعہ کی چار شرائط ہیں: (۱) پہلی یہ کہ زمین ہو۔ (۲) دوسری یہ کہ محل شفعہ ثابت ہو۔ (۳) تیسری یہ کہ مشترکہ ہو۔ (۴) چوتھی یہ کہ قابل تقسیم ہو۔

فَلَا تَثْبُتُ الشُّفْعَةُ فِي الْمَنْقُوْلَاتِ وَلَا فِي الْبِنَاءِ وَالْغَرْسِ مُنْفَرِدَيْنِ مِنَ الْاَرْضِ وَلَوْ بِيْعَا مَعَ الْاَرْضِ دَخَلَا بِالتَّبَعِيَّةِ فِي الشُّفْعَةِ۔

منقولات میں شفعہ نہیں ہوتا۔ زمین دونوں کی علیحدہ ہو تو عمارت اور درخت میں شفعہ نہیں ہوتا۔ دونوں کو زمین سمیت فروخت کر دیا جائے تو تبعیت کی بنا پر شفعہ میں داخل ہونگے۔

وَلَا تَثْبُتُ الشُّفْعَةُ فِيْ غُرْفَةٍ مُّبْنِيَّةٍ عَلٰى سَقْفٍ لِّصَاحِبِ السُّفْلِ وَلَا تَثْبُتُ اَيْضًا بِالْجِوَارِ وَلَا فِيْمَا قُسِمَ اِنْ لَّمْ يَكُنِ الطَّرِيْقُ اَوِ الشِّرْبُ مُشْتَرَكًا وَلَا تَثْبُتُ اَيْضًا فِي الطَّاحُوْنَةِ وَالْحَمَّامِ وَبِئْرِ الْمَاءِ وَالْاَمْكِنَةِ الضَّيِّقَةِ لِاَنَّهَا تَتَضَرَّرُ بِالْقِسْمَةِ وَتَبْطُلُ الْمَنْفَعَةُ الْمَقْصُوْدَةُ مِنْهَا۔

نچلی منزل میں مقیم شخص کیلئے گھر کی چھت پر بنائے گئے کمرے میں حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا نہ ہی پڑوسی ہونے سے کوئی شفعہ ثابت ہوتا ہے۔ تقسیم شدہ چیزوں میں بھی شفعہ نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ مشترکہ راستہ یا پانی نہ ہو۔ چکی، غسل خانہ اور پانی کے کنواں اور تنگ راستوں میں بھی حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں تقسیم بندی سے نقصان پہنچتا ہے اور ان سے مقصود منفعت باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ دوسرا رکن، شفعہ مانگنے والا

وَالرُّكْنُ الثَّانِي الشَّفِيعُ وَلَهُ أَرْبَعُ شَرَائِطَ أَلْأَوَّلُ أَنْ يَكُونَ مُسْلِمًا إِنْ كَانَ الشَّرِيكُ مُسْلِمًا وَّالثَّانِي أَنْ لَّا يَكُونَ مُذْمِنَ الْخَمْرِ وَالثَّالِثُ أَنْ يَّكُونَ شَرِيكًا فِي الْعِقَارِ أَوْ فِي الطَّرِيقِ إِنْ كَانَ طَرِيقُهُمَا يَنْحَصِرُ عَلَيْهِ أَوْ فِي نَهْرٍ إِنْ لَّمْ يَكُنْ نَهْرًا عَظِيمًا وَالرَّابِعُ أَنْ يَّكُونَ قَادِرًا عَلَى دَفْعِ ثَمَنِ الْمَبِيعِ

(۲) دوسرا رکن شفعہ مانگنے والا ہے۔ اس کیلئے چار شرائط ہیں: (۱) پہلی یہ کہ وہ مسلمان ہو بشرطیکہ شریک مسلمان ہو۔ (۲) دوسری یہ کہ وہ ہمیشہ کا شرابی نہ ہو۔ (۳) تیسری یہ کہ وہ زمین یا راستے میں شریک ہو بشرطیکہ دونوں کا راستہ اس پر منحصر ہو یا وہ اسکی نہر میں شریک ہو بشرطیکہ وہ بڑی نہر نہ ہو۔ (۴) چوتھی یہ کہ وہ فروخت ہونیوالے حصے کی قیمت کی ادائیگی کرسکتا ہو۔

وَلَوْ كَانَ الشُّرَكَاءُ أَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الشُّفْعَةُ بِقَدْرِ حِصَّتِهِ فَلَا يُقْسَمُ شِقْصٌ عَلَى عَدَدِ رُؤُوسِهِمْ مُتَسَاوِيًا

اگر شریک افراد ایک سے زائد ہوں تو ہر کسی کیلئے اس کے حصے کے مطابق شفعہ کا حق حاصل ہوگا لہٰذا کوئی بھی حصہ ان کی تعداد کے مطابق برابر تقسیم نہیں کیا جائے گا۔

شفعہ کب ساقط ہوجاتا ہے؟

وَتَسْقُطُ الشُّفْعَةُ مِنَ الْعِقَارِ بِالْهِبَةِ وَبِكُلِّ مَا يَنْتَقِلُ بِلَا بَيْعٍ وَّبِمَا يَسْمَعُ الشَّفِيعُ خَبَرَ الْبَيْعِ وَلَمْ يَطْلُبْهَا عَلَى الْفَوْرِ بِلَا عُذْرٍ كَالِاشْتِغَالِ بِفَرِيضَةٍ وَّلَوْ كَانَ مَرِيضًا وَّجَبَ الْإِشْهَادُ عَلَى طَلَبِهِ الشُّفْعَةَ مِنَ الْمُشْتَرِي إِنْ كَانَ حَاضِرًا أَوْ مِنَ الْحَاكِمِ مَعَ غَيْبَتِهِ وَإِنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يُّسَيِّرَ لِطَلَبِ الشُّفْعَةِ وَجَبَ أَنْ يُّوَكِّلَ وَاحِدًا الْيَمْشِيَ إِلَيْهِ وَيَطْلُبَ وَلَوْ قَصَّرَ فِي الطَّلَبِ بَطَلَتْ شُفْعَتُهُ وَلَوْ عَفَا عَنِ الْمُتَبَايِعَيْنِ أَوْ مِنْ أَحَدِهِمَا سَقَطَتْ أَيْضًا۔

زمین کو ہبہ کرنے، فروخت کیے بغیر کسی بھی چیز کو منتقل کرنے اور شفیع فروخت کی خبر سن لے اور کسی عذر کے بغیر فوراً حق شفعہ طلب نہ کرنے پر حق شفعہ ساقط ہوجاتا ہے جبکہ اسے کوئی عذر بھی نہ ہو مثلاً کسی فریضے میں مشغول ہونا۔ اگر بیمار ہو اور خود موجود ہو تو خریدار سے حق شفعہ کیلئے گواہی قائم کرنا اور خود موجود نہ ہو تو حاکم سے شفعہ کی گواہی قائم کرنا واجب ہے۔ اگر وہ حق شفعہ مانگنے کیلئے خود جانے پر قادر نہ ہو تو کسی کو وکیل بنانا واجب ہے جو اس کے پاس جائے اور طلب کرے۔ اگر وہ طلب کرنے میں سستی کرے تو شفعہ باطل ہوجائیگا۔ اگر وہ فریقین کو یا کسی ایک کو معاف کرے تو بھی ساقط ہوجاتا ہے۔

✿✿✿✿✿

{۴۴} بَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ بنجر کی آبادکاری کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَّيْتَةً فَهِيَ لَهٗ (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کسی بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسکی ملکیت ہوگئی"۔

بنجر کی اقسام: ا۔ زمین

وَالْمَوَاتُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَقْسَامٍ اَلْاَوَّلُ الْاَرَاضِيْ وَالْاَرْضُ الْمَيْتَةُ مَا خَلَتْ عَنِ الْاِخْتِصَاصِ بِاَحَدٍ وَّلَا يَنْتَفِعُ بِهَا النَّاسُ وَكَانَتْ مُعَطَّلَةً لِاِنْقِطَاعِ الْمَاءِ عَنْهَا اَوْ لِاِسْتِيْلَاءِ الْمَاءِ عَلَيْهَا اَوْ لِاِسْتِيْغَامِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ لِلْاِمَامِ خَاصَّةً وَّلٰكِنْ اِنْ اَحْيَاهَا مُسْلِمٌ مَلَكَهَا دُوْنًا وَغَيْرَهَا دُوْنَ۔

بنجر کی چار اقسام ہیں۔ پہلی قسم زمینیں، بنجر زمین وہ ہے جو کسی کیساتھ مختص نہ ہو نہ ہی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوں اور وہ زمین پانی کے منقطع ہو جانے یا اس پر پانی زیادہ چڑھ آنے یا سیم زدہ ہونے یا کسی اور وجہ سے بے کار پڑی ہوئی ہو تو ایسی زمین امام کیساتھ خاص ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس زمین کو آباد کرے تو وہ اس زمین کا مالک بن جاتا ہے چاہے اس نے امام سے اجازت لی ہو یا نہ لی ہو۔

جن چیزوں سے اختصاص لازم آتا ہے

وَالْاِخْتِصَاصُ يَلْزَمُ مِنْ سِتَّةِ اَشْيَاءَ۔

چھے چیزوں سے اختصاص لازم آتا ہے۔

ا۔ تعمیر کرنا

اَلْاَوَّلُ اَلْعِمَارَةُ فَكُلُّ مَعْمُوْرَةٍ فَمَالِكُهَا وَاِنِ انْدَرَسَتْ لَا تَخْرُجُ مِنْ مِلْكِهٖ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ عِمَارَةً جَاهِلِيَّةً وَّلَمْ يَأْخُذْهَا الْمُسْلِمُوْنَ بِالْغَنِيْمَةِ فَاِنَّهَا تُمْلَكُ بِالْاِحْيَاءِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَتِ الْمَوَاتُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَلِلْكُفَّارِ اِحْيَاؤُهَا وَكَذَا لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنْ لَّمْ يُذَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ عَنْهَا فَتُمْلَكُ بِالْاِحْيَاءِ وَالْمُحْيِيْ مُسْلِمًا كَانَ اَوْ كَافِرًا

پہلا آباد کرنا، ہر آباد چیز اسکے مالک کی ہے اگر پرانی ہو تو بھی اسکی ملکیت سے نکل نہیں جاتی مگر یہ کہ وہ زمانہ جاہلیت کی آباد چیز ہو اور مسلمانوں نے غنیمت میں حاصل نہ کی ہو کیونکہ دوبارہ آبادکاری پر ملکیت آجاتی ہے۔ اگر بنجر دار حرب (کافر کی سرزمین) میں ہو تو کفار کو آبادکاری کا حق ہے۔ مسلمانوں کا حکم بھی یہی ہے بشرطیکہ مسلمانوں کو وہاں سے بے دخل نہ کیا گیا ہو ایسی زمین آبادکاری سے ملکیت میں آجاتی ہے۔ آباد کار مسلمان ہو

(۱) مسند احمد ابن حنبل ج ۹ ص ۴۷۲

صَارَ مَالِكًا لَهَا وَفِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَكُلُّ مَا لَا مَالِكَ لَهُ فَمَالِكُهُ الْإِمَامُ وَالْمَوَاتُ الَّتِيْ فِيْ قُرْبِ الْعَامِرِ يَجُوْزُ إِحْيَاؤُهَا إِنْ لَّمْ تَكُنْ مَرَافِقَ لِلْعَامِرِ وَمَرَافِقُ الدَّارِ مَصَابُّ الْمَاءِ وَنَحْوُهَا وَلَا حَرِيْمَ لَهُ وَالْحَرِيْمُ الْمَوَاضِعُ الَّتِيْ تَمَسُّ الْحَاجَةُ إِلَيْهَا لِتَمَامِ الْإِنْتِفَاعِ

یا کافر اسکا مالک بن جاتا ہے۔ دار اسلام میں صرف مسلمان ہی اسکا مالک بن سکتا ہے اور جس چیز کا کوئی مالک نہ ہو تو اسکا مالک امام ہے۔ گھر کی قریبی زمینوں کو آباد کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ لواز مات خانہ نہ ہوں۔ لواز مات خانہ میں پانی گرانے کی جگہ وغیرہ ہیں۔ نہ ہی وہ اسکا حریم ہو اور کسی چیز سے مکمل استفادہ کیلئے ضروری مقامات کو حریم کہا جاتا ہے۔

۲۔ قبضہ کرنا

وَالثَّانِيْ لَيْسَ لِكُلِّ أَرْضٍ عَلَيْهَا يَدُ وَاحِدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَصِحُّ إِحْيَاؤُهَا لِغَيْرِ صَاحِبِ الْيَدِ۔

اختصاص کی دوسری صورت قبضہ کرنا ہے۔ پس ہر وہ بنجر زمین جس پر کسی مسلمان کا قبضہ ہو اس کو آباد کرنا صاحب قبضہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے صحیح نہیں ہے۔

۳۔ آبادی کا حریم

وَالثَّالِثُ حَرِيْمُ الْمَعْمُوْرَةِ وَهُوَ مُجْتَمَعُ النَّادِيْ وَمُرْتَكَضُ الْخَيْلِ وَمَنَاخُ الْإِبِلِ وَمَطْرَحُ الْقُمَامَةِ وَالرَّمَادِ وَمُلْقَى التُّرَابِ وَمَرْعَى الْمَاشِيَةِ وَالطَّرِيْقُ وَمَا يُعَدُّ مِنْ حُدُوْدِ مَرَافِقِهَا وَالشِّرْبُ وَحَرِيْمُ الْبِئْرِ وَالْعَيْنِ

تیسری صورت آبادی کا حریم ہونا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ گھوڑے دوڑانے کی جگہ اونٹ رکھنے کی جگہ کوڑا کرکٹ اور راکھ پھینکنے کی جگہ مٹی پھینکنے کی جگہ جانوروں کی چراگاہ راستے اور ہر وہ جگہ جو ان کے مضافات شمار ہوتی ہے۔ پانی کنواں اور چشمے کا حریم۔

حریم کا تعین

فَحَقُّ الطَّرِيْقِ لِمَنْ جَدَّدَهُ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي الْأَرْضِ الْمُبَاحَةِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يَّتَبَاعَدَ الْمُقَابِلُ هٰذَا الْقَدْرَ وَحَرِيْمُ النَّهْرِ الَّذِيْ يُشْرَبُ مِنْهُ مُقَدَّرٌ بِمَطْرَحِ طِيْنِهِ وَالْمَجَازُ عَلَى طَرَفَيْهِ فَحَرِيْمُ بِئْرِ الْمَعْطِنِ أَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَّحَرِيْمُ النَّاضِحِ سِتُّوْنَ وَحَرِيْمُ الْعَيْنِ أَلْفٌ فِي الرِّخْوَةِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الصَّلْبَةِ

جو کوئی اپنی ضرورت کے مطابق کسی مباح زمین پر نیا راستہ بنائے تو اس کی حد حریم سات گز ہے۔ پس اس کے ساتھ والے کو چاہئے کہ اس قدر اس کی حدود سے دور رہے۔ جس نہر سے پانی پیا جاتا ہو اس کا حریم مٹی پھینکنے کی حد اور دونوں اطراف کی گزرگاہ ہے۔ اونٹوں کے کنویں کا حریم چالیس گز رہٹ والے کنویں کی حریم ساٹھ گز، نرم زمین کے چشمے کا حریم ایک ہزار گز اور سخت زمین کے چشمے کا حریم پانچ سو گز ہے۔

وَحَرِيْمُ الْحَائِطِ مِقْدَارُ مَطْرَحِ تُرَابِهٖ اِنِ انْقَضَّ وَسَقَطَ وَلِلدَّارِ مَطْرَحُ تُرَابِهَا اِنِ اسْتُهْدِمَتْ وَمَصَبُّ الْمِيْزَابِ وَالثَّلْجِ الْمَكْسُوْحِ مِنْ سَطْحِهَا وَالْمَمَرُّ فِيْ صَوْبِ الْبَابِ يَعْنِيْ مَنْ اَرَادَ اِحْيَاءَ الْمَوَاتِ لَا يَجُوْزُ لَهٗ اَنْ يَتَعَرَّضَ لِلْحَرِيْمِ وَ وَرَاءَ ذٰلِكَ كَانَ قَابِلًا لِلْاِحْيَاءِ

دیوار اگر ٹوٹ جائے اور گر جائے تو اس کا حریم اسکی مٹی گرانے کی جگہ کی مقدار ہے۔ گھر کو گرادیا جائے تو اسکا حریم مٹی پھینکنے کی جگہ، پرنالوں سے پانی اور چھت سے ہٹائی جانیوالی برف گرانے کے مقامات اور دروازے کی جانب سے گزرنے والی گزرگاہیں ہیں۔ یعنی اگر کوئی بنجر زمین کو آباد کرنا چاہے تو کسی حریم سے تعرض جائز نہیں۔ حریم کے علاوہ دیگر مقامات آبادکاری کی قابل ہوتی ہیں۔

وَفِي الْاَمْلَاكِ الْمُضَيَّقَةِ الْمَعْمُوْرَةِ كَمَا كَانَتْ فِيْ اَكْثَرِ الْبُلْدَانِ حُكْمُهَا لَيْسَ كَذٰلِكَ لِاِزْدِحَامِهَا فَالدَّارُ الْمَحْفُوْفَةُ بِالدُّوْرِ لَا حَرِيْمَ لَهَا فَلِكُلِّ وَاحِدٍ اَنْ يَّتَصَرَّفَ فِيْ مِلْكِهٖ كَيْفَ شَاءَ فَلَوْ جَعَلَ مِلْكَهٗ بَيْتَ حَدَّادٍ اَوْ قَصَّارٍ اَوْ حَمَّامٍ عَلٰى خِلَافِ الْعَادَةِ فَلَيْسَ لِجَارِهٖ اَنْ يَّمْنَعَهٗ وَلَوْ غَرَسَ فِيْ اَرْضٍ اَحْيَاهَا فَمَا تَمْرُزُ اَغْصَانُ غَرْسِ الْمُحْيِيْ اَوْ عُرُوْقُهٗ اِلَى الْمُبَاحَةِ لَمْ يَجُزْ لِغَيْرِهٖ اِحْيَاؤُهَا وَلِلْغَارِسِ اِخْتِيَارُ مَنْعِهٖ

تنگ مقامات پر تعمیر شدہ املاک جس طرح اکثر شہروں میں ہیں ان کا حکم عمارتوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا نہیں۔ چنانچہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے گھر کا کوئی حریم نہیں۔ سب کو ملکیتی جگہ پر مرضی سے تصرف کا حق ہے۔ اگر وہ گھر کو معمول سے ہٹ کر لوہار خانہ، دھوبی گھر، دھوبی گھاٹ یا غسلخانہ بنادے تو اس کے پڑوسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اسے باز رکھے۔ اگر کوئی اپنی آباد کردہ زمین پر پودا لگائے اور شاخیں اور جڑیں مباح زمین کی طرف بڑھ جائے تو کسی کو اسے آباد کرنا جائز نہیں اور پودا لگانیوالا اس کام سے روکنے کا حق رکھتا ہے۔

۴۔ مقامات مقدسہ

وَالرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ مَشْعَرًا لِّلْعِبَادَةِ كَالْعَرَفَاتِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْمَشَاعِرِ لَا قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا۔

چوتھی صورت عبادات کیلئے معین مقدس مقامات مثلاً میدان عرفات اور دیگر مقدس مقامات ان کی نہ کم مقدار قابل آبادکاری ہے اور نہ زیادہ۔

۵۔ چاردیواری

وَالْخَامِسُ التَّحْجِيْرُ بِتَخْوِيْطِ حَائِطٍ مِّنَ الطِّيْنِ اَوِ الْحَجَرِ اَوْ بِحَفْرِ سَاقِيَةٍ تُحِيْطُ بِهَا اَوْ حَفْرِ خَنْدَقٍ حَوْلَهَا اَوْ اِدَارَةِ تُرَابٍ حَوْلَهَا وَهٰذِهٖ كُلُّهَا تُفِيْدُ اخْتِصَاصَهٗ بِهٖ۔

پانچویں صورت چاردیواری ہے یعنی مٹی یا پتھر کی دیوار یا اطراف کا احاطہ کرنیوالی چھوٹی نہر یا چاروں طرف خندق کھود کر یا اس کے اطراف میں مٹی کا دائرہ بنا کر اس مقام پر نشان لگائے۔ ان صورتوں سے اختصاص ثابت ہوجاتا ہے۔

وَلَا تُمْلَكُ إِلَّا بِالْإِحْيَاءِ وَلَوْ نَقَلَهَا الْإِمَامُ إِلَى غَيْرِهِ كَانَ الْغَيْرُ أَحَقَّ بِهَا وَلَوْ أَرَادَ بَيْعَهَا لَمْ يَصِحَّ لِأَنَّهَا لَمْ تُمْلَكِ الْآنَ ثُمَّ الْمُحَجِّرُ إِنْ أَهْمَلَهَا أَجْبَرَهُ الْإِمَامُ عَلَى إِحْيَائِهَا أَوِ التَّخْلِيَةِ عَنْهَا فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ وَاحِدًا مِّنْهَا أَخْرَجَهَا الْإِمَامُ مِنْ يَدِهِ فَمَنْ أَرَادَ إِحْيَاءَهَا لَمْ يَصِحَّ إِلَّا بِإِذْنِ الْإِمَامِ۔

انہیں آباد کئے بغیر ملکیت ثابت نہیں ہوتی۔ اگر امام اسے کسی کو منتقل کردے تو دوسرا شخص اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اگر وہ اسکو بیچنا چاہے تو درست نہیں کیونکہ ابھی وہ مالک نہیں بنا(۱) اگر نشان لگانیوالا اسے بیکار چھوڑ رکھے تو امام اسے آباد کرنے یا خالی کرنے پر مجبور کرے۔ اگر وہ ان میں سے کوئی بھی نہ کرے تو امام اس کو بے دخل کردے اگر کوئی شخص انکو آباد کرنا چاہے تو اذن امام کے بغیر جائز نہیں۔

۶۔ امام کے مختصات

وَالسَّادِسُ إِقْطَاعُ الْإِمَامِ فَلَا يَجُوزُ إِحْيَاؤُهَا وَإِنْ كَانَتْ مَوَاتًا خَالِيَةً عَنِ التَّحْجِيرِ كَمَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَظِيرَةَ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَتِيقِ وَلَيْسَ لِلْإِمَامِ إِقْطَاعُ مَا لَا يَجُوزُ إِحْيَاؤُهَا كَالْمَعَادِنِ الظَّاهِرَةِ عَلَى الْأَصَحِّ وَلَكِنْ يَجُوزُ لِلْإِمَامِ الْحِمَى۔

چھٹی وہ زمینیں جو امام نے اپنے لئے مختص کر لی ہیں۔(۲) اگرچہ ایسی بنجر زمین نشان سے خالی ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً نبی ﷺ نے بلال ابن حارث عتیق کے باڑے کو اپنے لئے مختص فرمایا تھا۔ امام کیلئے ان مقامات کو اپنے لیے مختص کرنا جائز نہیں جن کی آباد کاری جائز نہ ہو مثلاً ظاہری معدنیات۔ تاہم امام کیلئے ایسے مقامات کو محفوظ قرار دینا جائز ہے۔

وَهُوَ أَنْ يَّمْنَعَ النَّاسَ عَنْ رَعْيِ كَلَإٍ مَا حَمَاهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُبَاحَةِ لِيَخْتَصَّ بِهِ دُونَ سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ كَمَا حَمَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْبَقِيعَ وَلِلْإِمَامِ الْخِيَارُ أَنْ يَّحْمِيَ لِنَفْسِهِ أَوْ لِأَنْعَامِ الصَّدَقَةِ وَالْجَهَائِزِ الضَّالَّةِ وَلَيْسَ لِغَيْرِهِ أَنْ يَّحْمِيَ أَرْضًا مُّبَاحَةً لِّنَفْسِهِ وَلَا يَجُوزُ نَقْضُ مَا حَمَاهُ الْإِمَامُ وَلَوْ كَانَ الْحِمَى فِي مُدَّةٍ مُّعَيَّنَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْمُدَّةُ جَازَ لِلْمُسْلِمِينَ إِحْيَاؤُهَا۔

یعنی لوگوں کو اس محفوظ شدہ مباح زمین پر چرانے سے روکنا تاکہ وہ جگہ دیگر مسلمانوں کے سوا صرف امام کیساتھ مختص ہوجائے جس طرح رسول ﷺ نے بقیع کے مقام کو محفوظ قرار دیا تھا۔ امام کیلئے کسی زمین کو اپنے لئے یا صدقے کے جانوروں یا گمشدہ چوپایوں کیلئے مختص کرنا جائز ہے۔ امام کے علاوہ کسی اور کیلئے مباح زمین کو اپنے لئے مختص کرنا جائز نہیں نہ ہی امام کی مختص شدہ زمین توڑنا جائز ہے۔ اگر محفوظ قرار دینے کی صورت کسی مخصوص مدت کیلئے ہو تو مدت گزر جانے کے بعد مسلمانوں کو اس جگہ کی آباد کاری جائز ہے۔

بنجر کی دوسری قسم: نفع مند مقامات

اَمَّا الْاَوَّلُ مِنَ الْمَوَاتِ فَالْاَرَاضِيْ وَالثَّانِيْ اَلْمَنَافِعُ هِيَ الطُّرُقُ وَالْمَسَاجِدُ وَالْمَوْقُوْفَاتُ الْمُطْلَقَةُ كَالْمَدَارِسِ وَالرِّبَاطِ وَالْمَشَاهِدِ

بنجروں میں پہلی قسم زمینوں کی ہے دوسری قسم نفع مند مقامات ہے، وہ یہ ہیں، راستے، مساجد، عام وقف شدہ املاک مثلاً مدارس، مسافر خانے درگاہیں۔

راستے کی منفعت

وَمَنْفَعَةُ الطُّرُقِ الْاِسْتِطْرَاقُ وَيَجُوْزُ الْجُلُوْسُ فِيْهَا لِلْمُعَامَلَةِ وَدَفْعِ السَّآمَةِ وَانْتِظَارِ الرُّفَقَاءِ بِشَرْطِ اَنْ لَّا يَتَضَرَّرَ الْمَارُّ بِتَضْيِيْقِ الْمَجَالِسِ عَمَّا هُوَ يَجُوْزُ لِمَنْ يُّعَامِلُ فِي الطُّرُقِ اَنْ يُّظَلِّلَ فَوْقَ رَأْسِهِ بِبَارِيَةٍ اَوْ ثَوْبٍ اِنْ لَّمْ يَتَضَيَّقِ الدَّرْبُ بِسَبَبِهِ وَلَيْسَ لِاَحَدٍ بِنَاءُ دُكَّةٍ فِي الطُّرُقِ وَلَوِ اسْتَبَقَ اثْنَانِ فَلَا تَرْجِيْحَ اِلَّا بِاِذْنِ الْاِمَامِ اَوِ الْقُرْعَةِ۔

راستوں کی منفعت ان پر چلنا ہے۔ معاملات طے کرنے تھکاوٹ دور کرنے یا ساتھیوں کے انتظار کیلئے یہاں بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ بیٹھنے سے راہگیروں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ راستوں میں کاروبار کرنیوالوں کیلئے اپنے سر کے اوپر بوری یا کپڑے کا سایہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے راستہ تنگ نہ ہو۔ کسی کیلئے راستے کی اطراف میں دکان بنانا جائز نہیں اگر راستے میں کام کی جگہ کیلئے دو افراد مسابقت کریں تو کسی کو بھی امام کی اجازت یا قرعہ سے ترجیح دی جائے گی۔

مسجد کی منفعت

وَاَمَّا الْمَسَاجِدُ فَمَنْ جَلَسَ فِيْ مَكَانٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ فَاِذَا قَامَ وَرَحْلُهُ بَاقٍ فِيْهِ فَكَانَ كَذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَمَنْ جَلَسَ فِيْهِ اَحَقُّ بِهٖ وَكَذَا مَنِ اشْتَغَلَ بِدَرْسِ الْعُلُوْمِ اَوْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يُعَيِّنُ لِنَفْسِهٖ مَكَانًا وَّاعْتَادَ جُلُوْسَهٗ فِيْهِ فَاِذَا قَامَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ شَيْءٌ فِيْ مَكَانِهٖ كَانَ الْمَكَانُ لِمَنْ يَّجْلِسُ فِيْهِ عَالِمًا كَانَ اَوْ اُمِّيًّا

مساجد میں اگر کوئی کسی جگہ بیٹھ جائے تو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے اگر اٹھ جائے اور اسکا سامان موجود ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ اگر اس جگہ کوئی چیز موجود نہ ہو تو جو شخص وہاں بیٹھے اسکا زیادہ حق ہے۔ اسی طرح جو شخص علم کی تدریس، تلاوت قرآن میں مشغول رہتا ہو اور ایک معین جگہ بیٹھتا ہو۔ اس جگہ بیٹھنے کی عادت ہو تو اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور اس کی جگہ کوئی چیز باقی نہ رہے تو وہ جگہ اس شخص کی ہوگی جو یہاں بیٹھے گا چاہے وہ عالم ہو یا ان پڑھ۔

مدارس اور مسافر خانوں کی منفعت

وَاَمَّا الْمَدَارِسُ وَالرِّبَاطُ فَمَنْ سَكَنَ بَيْتًا مِّنْهَا وَهُوَ مِنْ اَهْلِهَا لَمْ يَجُزْ اِزْعَاجُهٗ وَاِنِ امْتَدَّ زَمَانُهٗ۔

مدارس اور مسافر خانے: اگر کوئی کسی کمرے میں ٹھہر جائے اور وہ اسکا اہل ہو تو اسکی بے دخلی جائز نہیں چاہے طویل زمانہ کیوں نہ ہو۔

وَلَوِ اشْتَرَطَ الْوَاقِفُ مُدَّةً مُعَيَّنَةً عِنْدَ انْقِضَائِهَا يَلْزَمُ إِزَاعَةُ وَلَوِ اشْتَرَطَ بَانِيهَا عَلَى مَنْ سَكَنَ فِي عِمَارَتِهِ التَّشَاغُلَ بِالْعِلْمِ أَوِ التَّدْرِيسِ أَوِ الْقُرْآنِ أَوِ الصَّوْمِ أَوِ الرِّيَاضَةِ فَلَمْ يَشْتَغِلْ وَجَبَ إِخْرَاجُهُ وَالْمُشْتَغِلُ بِمَا اشْتُرِطَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَمْنَعَ غَيْرَهُ مِنَ الْمُشَارَكَةِ فِي السُّكْنَى وَلَوِ ارْتَحَلَ مِنْ مَكَانِهِ بَطَلَ اخْتِصَاصُهُ وَلَكِنْ إِنْ فَارَقَ لِضَرُورَةٍ وَلَهُ فِيهَا بَقِيَّ شَيْءٌ مِنَ الْفِرَاشِ أَوِ الثَّوْبِ أَوْ غَيْرِهِمَا وَمُفَارَقَتُهُ كَانَتْ بِنِيَّةِ الْعَوْدِ لَمْ يَبْطُلِ اخْتِصَاصُهُ

اگر وقف کنندہ کسی معین مدت کی شرط عائد کرے تو مدت گزر جانے کے بعد اس کو بے دخل کرنا لازم ہے۔ اگر بانی اپنی عمارت میں رہنے والوں پر حصول علم، تدریس، قرأت قرآن، روزہ رکھنے، ریاضت میں مشغول رہنے کی شرط لگا دے اور وہ مشغول نہ رہے ہو تو اسکو بے دخل کرنا واجب ہے۔ شرط کے مطابق مشغول رہنے والے کو رہائش میں کسی اور کو شرکت سے روکنا جائز ہے۔ جب کوئی رہائش پذیر وہاں سے چلا جائے تو اسکا اختصاص ختم ہو جاتا ہے تاہم اگر وہ ضروری کام سے گیا ہو جبکہ اسکا بچھونہ یا کپڑا وغیرہ میں سے کوئی چیز وہاں موجود ہو اور اس نے واپسی کی نیت سے جگہ چھوڑی ہو تو اسکا اختصاص باطل نہیں۔

۳۔ تیسری قسم: ذخائر

وَالثَّالِثُ الْمَعَادِنُ وَهِيَ نَوْعَانِ ظَاهِرَةٌ وَبَاطِنَةٌ

تیسری قسم ذخائر یعنی ا۔ ظاہری کانیں۔ ۲۔ پوشیدہ کانیں

ا۔ ظاہری ذخائر

أَمَّا الظَّاهِرَةُ فَهِيَ الَّتِي لَا يَفْتَقِرُ حُصُولُهَا إِلَى أَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ كَالْمِلْحِ وَالنِّفْطِ وَالْكِبْرِيتِ وَالْقَارِ وَالْمُومِيَا وَالْكُحْلِ وَأَحْجَارِ الرَّحَى وَالْبُرْمَةِ لَا تُمْلَكُ بِالْإِحْيَاءِ وَلَا يُخْتَصُّ بِهَا الْمُحْيِي وَلَا يَجُوزُ إِقْطَاعُهَا لِمَنْ سَبَقَ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا لَمْ يَجُزْ إِزَاعَتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ وَطَرَهُ فَإِنْ تَسَابَقَ اثْنَانِ وَلَا يَسَعُ الْمَكَانُ عَمَلَهُمَا مَعًا فَلَا بُدَّ مِنْ تَرْجِيحِ أَحَدِهِمَا بِالْقُرْعَةِ أَوْ تَرْجِيحِ الْأَخْرَجِ فِي التَّقْدِيمِ وَلَوْ كَانَ فِي قُرْبِ مَعْدِنِ الْمِلْحِ أَرْضٌ مَيْتَةٌ فَحَفَرَ فِيهَا بِئْرًا أَوْ سَاقَ الْمَاءَ إِلَيْهَا فَجَمَدَ وَصَارَ مِلْحًا كَانَ مِلْكًا لِحَافِرِهَا وَلَا يَجُوزُ لِغَيْرِهِ فِيهَا وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ أَمَرَ حَفَرَ هُوَ أَقْطَعَهَا صَحَّ قَطَاعُهَا۔

ظاہری معدن وہ کانیں ہیں جن کے حصول کیلئے زیادہ اسباب کی ضرورت نہیں۔ مثلاً نمک، تیل، گندھک، تارکول، مومیا سرمہ، گھراٹ کے پتھر اور برمہ۔ یہ کانیں آباد کرنے سے ملکیت میں نہیں آتیں نہ ہی چار دیواری لگانے والے کیساتھ مختص ہو سکتی ہیں نہ ہی محفوظ قرار دینا جائز ہے۔ اگر کوئی ان میں کسی مقام پر پہلے پہنچے تو اسکی حاجت پوری ہونے سے پہلے اسے بے دخل کرنا جائز نہیں اگر دو سبقت کر جائیں جبکہ دونوں کیلئے اس جگہ بیک وقت کام کی گنجائش نہ ہو تو کسی ایک کو قرعہ کے ذریعے یا زیادہ محتاج مند کو ترجیح دینا لازم ہے۔ اگر نمک کی کان کے پاس بنجر زمین ہو، کوئی وہاں کنواں کھودے یا اس طرف پانی چلا جائے اور منجمد ہو کر نمک بن جائے تو وہ بلا شرکت غیرے کھودنے والے کی ملکیت ہے۔ اگر امام نے کھدائی کا حکم دیا ہو اور پھر محفوظ قرار دے تو جائز ہے۔

۲۔ زیر زمین ذخائر

وَأَمَّا الْبَاطِنَةُ فَهِيَ الَّتِي يَفْتَقِرُ حُصُوْلُهَا إِلَى أَسْبَابٍ أَكْثَرَ مِنَ الظَّاهِرَةِ كَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيْدِ وَالنُّحَاسِ وَالرَّصَاصِ فَإِنْ حَفَرَهَا مُسْلِمٌ وَأَظْهَرَهَا فَقَدْ أَحْيَاهَا فَإِنْ كَانَتْ فِي الْمَوَاتِ أَوْ فِي مِلْكِهِ صَارَ مَالِكًا لَهَا وَالْحَفْرُ بِلَا نَيْلٍ تَحْجِيْرٌ لَا إِحْيَاءٌ لَهَا۔

فَمَنْ حَجَّرَ وَأَهْمَلَ أَجْبَرَهُ الْإِمَامُ عَلَى الْإِتْمَامِ أَوِ التَّرْكِ فَإِنْ تَرَكَ كَانَ لِمَنْ أَحْيَاهَا مَعَ حَرِيْمِهَا وَلَوْ أَحْيَى مَوَاتًا فَظَهَرَ فِيْهَا مَعْدِنٌ مِنَ الْمَعَادِنِ الظَّاهِرَةِ أَوِ الْبَاطِنَةِ كَانَ مِلْكَهُ وَمَنْ وَجَدَ فِي مِلْكِهِ مَعْدِنًا كَانَ مِلْكًا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُنَازِعَهُ فِيْهِ وَلَوْ حَفَرَ آخَرُ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى خَارِجًا مِنْ حَرِيْمِ مَحْفُوْرِهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَهُ وَلَوْ كَانَ حَفَرُهُ وَاصِلًا إِلَى عِرْقِ مَعْدِنِهِ وَرَاءَ حَرِيْمِهِ۔

باطنی کانیں وہ ہیں جن کا حصول ظاہری کانوں کی نسبت زیادہ اسباب کا محتاج ہو۔ مثلاً سونا، چاندی، لوہا، تانبا اور سیسہ اگر کوئی مسلمان اسے کھودے اور ذخیرہ مل جائے تو بیشک اس نے اسے آباد کیا۔ اگر وہ کان کسی بنجر زمین میں ہو یا اس کی ملکیتی زمین میں تو وہ اس کان کا مالک ہوگا۔ زمین کھود کر کانوں تک نہ پہنچے تو چار دیواری ہے آباد کاری نہیں۔

پس اگر کوئی نشان لگا کر ادھورا چھوڑ دے تو امام مکمل کرنے یا چھوڑنے پر مجبور کرے۔ اگر وہ چھوڑ دے تو وہ حریم سمیت اسکو مکمل آباد کرنیوالے کا ہوگا۔ اگر کوئی کسی بنجر کو آباد کرے اور اس میں سے کوئی ظاہری یا پوشیدہ ذخیرہ دریافت ہوجائے تو اسکی ملکیت ہوگا۔ اگر ملکیتی زمین میں کان دریافت ہوجائے تو اسکی ملکیت ہے۔ کسی اور کیلئے اس کیساتھ جھگڑا جائز نہیں۔ اگر کوئی اور شخص کھدائی کی زمین اور حریم سے باہر کسی اور جانب کھدائی کرے تو اسے روکنے کا حق نہیں، چاہے یہ کھدائی اسکے حریم کے پیچھے کان کی رگوں تک کیوں نہ پہنچے۔

۴۔ بنجروں کی چوتھی قسم پانی اور اس کی اقسام

وَالرَّابِعُ الْمِيَاهُ وَهِيَ سَبْعَةُ أَقْسَامٍ۔

اَلْأَوَّلُ مَا يُحْرَزُ فِي آنِيَةٍ أَوْ حَوْضٍ أَوْ مَصْنَعٍ وَهُوَ يَمْلِكُ بِالْإِحْرَازِ إِنْ أَخَذَهُ مِنَ الْمُبَاحِ وَيَصِحُّ بَيْعُهُ وَشِرَائُهُ

وَالثَّانِي الْبِئْرُ الْمَحْفُوْرَةُ فِي الْمَوَاتِ أَوْ فِي أَمْلَاكِ الْبَالِغِ إِلَى الْمَاءِ مَتَى لَمْ تَبْلُغِ الْمَاءَ لَمْ تُمْلَكْ بَلِ اخْتُصَّتْ كَمَا بِالتَّحْجِيْرِ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِيْهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَيَجُوْزُ

چوتھی قسم پانی ہیں۔ اسکی سات اقسام ہیں

۱۔ وہ پانی جسے کسی برتن، تالاب یا مخصوص جگہ میں محفوظ کیا گیا ہو۔ اگر اسے مباح جگہ سے اٹھایا گیا ہو تو یہ محفوظ کرتے ہی ملکیت میں آجاتا ہے چنانچہ اسکا خریدنا اور بیچنا درست ہے۔

۲۔ غیر آبادیا ملکیتی زمین پر کھودا گیا کنواں جو پانی تک پہنچتا ہو۔ جب تک یہ پانی تک نہ پہنچے وہ ملکیت میں نہیں آتا بلکہ نشان لگانے کی طرح اس کیساتھ مخصوص ہوجاتا ہے کسی کو اسکی اجازت کے بغیر اس میں تصرف جائز نہیں۔ اس کنواں اور اسکا

بَيْعُهَا وَبَيْعُ مَائِهَا وَالْبِئْرُ الْمُبَاحَةُ إِذَا طُمِسَتْ وَاسْتَتَرَ مَاؤُهَا فَاسْتَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ صَارَتْ مِلْكَهُ۔ وَلَوْ حَفَرَهَا لِانْتِفَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَقَامَ عَلَيْهَا مُدَّةً كَانَ كَالْوَاقِفِ فَلَهُ التَّوْلِيَةُ فَوَجَبَ بَذْلُ مَا يَفْضُلُ عَنْ مِقْدَارِ حَاجَتِهِ فَإِذَا فَارَقَ مِنْهَا لَمْ يَخْتَصَّ بِهَا أَحَدٌ وَمَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ فَلَيْسَ لَهُ مَنْعُ جَارِهِ إِنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ أَعْمَقَ مِنْ بِئْرِهِ وَإِنْ تَسَرَّبَ الْمَاءُ إِلَيْهَا

پانی فروخت کرنا جائز ہے۔ مباح کنواں خراب ہوجائے اور اسکا پانی ختم ہوجائے اور کوئی مسلمان اسے نکال لے تو وہ اسکی ملکیت ہوگا۔ اگر کوئی مسلمانوں کے استفادے کیلئے کھودے اور خود کچھ عرصہ مقیم رہے تو وہ وقف کنندہ کی طرح ہے۔ اسے نگہبانی کا حق ہوگا اور ضرورت کی مقدار سے زائد لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے۔ جب وہ کنواں چھوڑ دے تو وہ کسی کیساتھ مختص نہیں۔ اگر کوئی ملکیتی زمین پر کنواں کھودے اور اسکا پڑوسی بھی اس سے زیادہ گہرا کنواں کھودے تو پانی اس کنویں میں چلا بھی جائے وہ اسے نہیں روک سکتا۔

وَتَفَاوُتُ الشُّرَكَاءِ فِي الْقَنَوَاتِ الْمُجَدَّدَةِ لِتَفَاوُتِ الْعَمَلِ فِيهَا أَوِ الْخَرْجِ عَلَيْهَا وَفِي الْقَنَوَاتِ الْقَدِيمَةِ بِأَسْبَابٍ أُخْرَى كَالشِّرَاءِ وَالْإِرْثِ وَالْهِبَةِ وَالْإِقْطَاعِ وَغَيْرِهَا۔

نہروں میں کام اور اخراجات میں تفاوت کے باعث اسکے شرکاء میں بھی فرق ہوتا ہے۔ لیکن قدیمی نہروں میں یہ تفاوت دوسرے اسباب کے باعث ہوتا ہے۔ مثلاً خریداری، وراثت، ہبہ اور اختصاص وغیرہ۔

وَالثَّالِثُ مِيَاهُ الْعُيُونِ وَالْغُيُوثِ وَالْآبَارِ فِي الْأَرْضِ الْمُبَاحَةِ لَا يَخْتَصُّ بِهَا أَحَدٌ وَمَنِ انْتَزَعَ مِنْهَا شَيْئًا بِجَفْنَةٍ أَوِ اغْتَرَفَ كَانَ مِلْكَهُ وَلَوِ ازْدَحَمُوا بِسَبَبِ الْوُسْعَةِ لَمْ يَحْتَجْ إِلَى النَّوْبَةِ فَالْمُغْتَرِفُونَ مِنْهَا عَلَى السَّوَاءِ فِي الِاخْتِصَاصِ بِهَا وَلَوْ ضَاقَ الْمُغْتَرِفُونَ فَيَنْبَغِي أَنْ يَتَبَادَرُوا بِالْقُرْعَةِ

۳۔ تیسری قسم: مباح زمین پر چشموں، بارش اور کنویں کا پانی۔ یہ بھی کسی سے مختص نہیں۔ کوئی یہاں سے پیالہ یا چلو بھر پانی اٹھائے تو اسکی ملکیت ہوگا۔ اگر وسعت کے باعث لوگوں کا ہجوم ہوجائے تو باری لگانے کی ضرورت نہیں' پانی اٹھانے والے اختصاص میں سب برابر ہیں اگر پانی اٹھانے والوں کیلئے جگہ تنگ ہو جائے تو قرعہ کے ذریعے ایک دوسرے پر پہل کرے۔

وَالرَّابِعُ مِيَاهُ الْأَوْدِيَةِ الْكَبِيرَةِ كَالْفُرَاتِ وَالدِّجْلَةِ وَجَيْحُونَ وَسَيْحُونَ وَنَهْرِ الرَّأْسِ فَالنَّاسُ فِيهَا عَلَى السَّوَاءِ۔

۴۔ چوتھی قسم: بڑی وادیوں کا پانی مثلاً فرات، دجلہ، جیحون (بلخ) سیحون (ہندوستان)، اور نہر راس (آذربائیجان) ان نہروں پر تمام لوگ برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔

وَالْخَامِسُ مِيَاهُ الْأَنْهَارِ الصِّغَارِ الْغَيْرِ الْمَمْلُوكَةِ أَوْ مَسِيلٍ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ يَزْدَحِمُ

۵۔ پانچویں قسم: چھوٹی نہروں کا پانی جسکی ملکیت نہ ہو یا کبھی پانی بہنے کی جگہ ہو جہاں لوگوں کا ہجوم ہوتا ہو اور وہ آپس

النَّاسُ فِيهَا وَيَتَشَاجُّونَ فِي مَائِهَا وَلَا يَفِي لِسَقْيِ الْأَرَاضِيْ الْمُسَاوِيَةِ مِنْهُ دَفْعَةً فَعَلَى الَّتِي تَبْتَدِئُ بِالْأَعْلَى وَهُوَ الَّذِي يَلِي فُوَّهَتَهُ وَيُحْبَسُ عَلَى مَنْ دُونَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ سَقْيُهُ لِلزَّرْعِ إِلَى الشَّرَاكِ وَلِلشَّجَرِ إِلَى الْقَدَمِ وَلِلنَّخْلِ إِلَى السَّاقِ ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَى مَنْ دُونَهُ وَلَا يَجِبُ الْإِرْسَالُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْقَدْرِ إِنْ تَلِفَ مَا دُونَهُ فَإِنْ لَّمْ يَفْضُلْ مِنَ الْأَوَّلِ فَلَا شَيْءَ لِلثَّانِي وَإِنْ كَفَى لِلثَّانِي وَلَمْ يَفْضُلْ مِنْهُ فَلَا شَيْءَ لِلْبَاقِيْنَ وَلَوْ كَانَتِ الْأَرَاضِيْ مُخْتَلِفَةَ الْأَجْزَاءِ فِي الرِّفْعَةِ وَالْهُبُوطِ سُقِيَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ۔

میں پانی کیلئے لڑتے ہوں جبکہ وہ پانی بیک وقت تمام زمینوں کی سیرابی کیلئے کافی نہ ہو تو سب سے اوپر والی زمین سے آبپاشی کا آغاز کیا جائے۔ یہ وہ زمین ہے جو پانی کے دہانے پر ہو اور دیگر کو اس وقت تک پانی نہیں دیا جائیگا جب تک کھیتی کیلئے تسمہ تک، درختوں کیلئے قدم تک اور کھجور کے درخت کیلئے پنڈلی تک سیراب نہ ہو۔ اس کے بعد والے شخص کو پانی دیا جائیگا۔ مذکورہ مقدار کی سیرابی تک پانی چھوڑنا واجب نہیں چاہے نیچے والی فصل ضائع ہو جائے۔ اگر پہلی زمین سے پانی نہ بچے تو دوسری کیلئے کچھ نہیں۔ دوسری زمین کیلئے پانی پورا ہو اور باقی نہ بچے تو باقیوں کیلئے کچھ نہیں۔ اگر زمین اونچی اور نیچی شکل میں مختلف الاجزاء ہو تو دونوں کو الگ الگ سیراب کیا جائے گا۔

وَلَوْ تَسَاوَى اثْنَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي الْقُرْبِ إِلَى فُوَّهَتِهِ قُسِمَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ تَعَذَّرَتِ الْقِسْمَةُ فَبِالْقُرْعَةِ يُقَدَّمُ مَنْ خَرَجَتْ لَهُ الْقُرْعَةُ لِيَسْقِيَ بِقَدْرِ قِسْمَتِهِ وَلَا يَجُوزُ لَهُ تَصَرُّفُ جَمِيعِ الْمَاءِ لِمُسَاوَاةِ الْآخَرِ مَعَهُ فِي الِاسْتِحْقَاقِ وَالْقُرْعَةُ لَا تُفِيدُ إِلَّا تَقْدِيمَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ لِمُسَاوَاةِ قُرْبِهِمَا إِلَى رَأْسِ الْمَاءِ وَالْأَعْلَى مَعَ الْأَسْفَلِ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّ لِلْأَعْلَى الْخِيَارَ فِي سَقْيِ جَمِيعِ زَرْعِهِ وَإِنْ لَّمْ يَفْضُلْ مِنْهُمَا شَيْءٌ وَلِلْمُتَسَاوِيَيْنِ فِي الْقُرْبِ يَنْبَغِيْ أَنْ يَّأْخُذَ النِّصْفَ وَيَتْرُكَ النِّصْفَ إِنْ بَلَغَ إِلَى تَمَامِ زَرْعِهِ وَإِنْ لَّمْ يَبْلُغْ۔

اگر دو یا زائد افراد دہانے کے قریب برابر ہوں تو پانی کو انکے درمیان تقسیم کیا جائیگا۔ اگر پانی کی تقسیم مشکل ہو تو قرعہ اندازی سے اس شخص کو پہلے پانی دیا جائیگا جس کا قرعہ نکل آئے تاکہ وہ اپنے حصے کے تحت زمین کو سیراب کر سکے تاہم اسے بھی پورے پانی میں تصرف جائز نہیں کیونکہ دوسرا بھی استحقاق میں اسکے ساتھ شریک ہے۔ قرعہ سے دو افراد کے پانی کے دہانے کے نزدیک ہونے میں برابری کی وجہ سے کسی کو دوسرے پر مقدم کرنیکا فائدہ ملتا ہے۔ یہ حکم اونچی زمین اور نیچی زمین کیلئے نہیں کیونکہ اوپر والی زمین کو اپنی پوری کھیتی کو سیراب کرنیکا حق ہے چاہے پانی نہ بچے۔ قریب ہونے میں برابر دونوں نصف پانی حاصل کرے نصف چھوڑ دے چاہے پانی اس کی تمام کھیتی تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

وَلَوْ كَانَتْ أَرْضُ أَحَدِهِمَا مِنَ الْمُتَسَاوِيَيْنِ فِي الْقُرْبِ أَكْثَرَ فَلَهُ أَنْ يَّتَصَرَّفَ زَائِدًا بِقَدْرِهِ عَلَى النِّصْفِ لِأَنَّ الزَّائِدَ يَشْتَرِكُ فِي الْقُرْبِ فَيَسْتَحِقُّ

اگر دونوں برابر میں سے ایک کی زمین زیادہ قریب ہو تو اس کو نصف سے بھی زائد پانی کا تصرف حاصل کرنیکا حق ہے کیونکہ زائد ہونا بھی قرب میں شریک ہے اس لئے وہ مستحق ہے۔

وَلَوْ أَحْيَى مُسْلِمٌ أَرْضًا عَلَى النَّهْرِ بَعْدَهُمْ لَمْ يُشَارِكِ الَّذِينَ سَبَقُوهُ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ كِفَايَتِهِمْ شَيْءٌ جَازَ لَهُ السَّقْيُ بِهِ وَمَنْ أَحْيَى أَرْضًا بَعْدَهُمْ فِي رَأْسِ النَّهْرِ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَصَرَّفَ الْمَاءَ قَبْلَهُمْ لِأَنَّ السَّبْقَ لَا تَثْبُتُ بِذَلِكَ بَلْ يَسْقِيهِ الْإِحْيَاءُ۔

اگر کوئی مسلمان ان کے بعد کسی نہر پر زمین کو آباد کرے تو وہ ان سبقت کرنیوالوں کیساتھ شریک نہیں ہوگا۔ اگر پانی ان کی ضرورت سے بچ جائے تو اس کیلئے اس پانی سے سیرابی جائز ہے۔ اگر نہر کے دہانے آباد کاروں کے بعد کوئی زمین آباد کرے تو وہ ان سے قبل پانی میں تصرف کا مجاز نہیں کیونکہ سبقت اس طرح نہیں بلکہ آباد کاری سے ثابت ہوتی ہے۔

وَالسَّادِسُ الْمَاءُ الْجَارِي مِنْ نَهْرٍ تَمْلُكُهُ يُنْزَعُ مِنْ نَهْرٍ كَبِيرٍ فَإِذَا وَصَلَ الْمَاءُ إِلَى أَرْضِهِ فَقَدْ مَلَكَهُ بِالْإِحْيَاءِ فَإِنْ كَانَ مُشْتَرَكًا بَيْنَ جَمَاعَةٍ فَشَرِكَتُهُمْ فِيهِ بِقَدْرِ عَمَلِهِمْ فِيهِ وَالنَّفَقَةِ عَلَيْهِ فَإِنْ تَرَاضَوْا بِأَنْ يَكُونَ مُشَاعًا فِيهَا وَالْقِسْمَةِ عَلَى الْقَدْرِ الْأَنْصَابِ فَيَنْبَغِي أَنْ تُجْعَلَ خَشَبَةٌ صَلْبَةٌ ذَاتُ ثُقَبٍ مُتَسَاوِيَةٍ فِي مَصَبِّ الْمَاءِ ثُمَّ تُخْرَجُ مِنْ كُلِّ ثُقْبَةٍ سَاقِيَةٌ مُنْفَرِدَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الشُّرَكَاءِ مَثَلًا إِنْ كَانَ لِأَحَدِهِمْ نِصْفُهُ وَلِلْآخَرِ ثُلُثُهُ وَلِلْآخَرِ سُدُسُهُ جُعِلَ لِصَاحِبِ النِّصْفِ ثَلَاثُ ثُقَبٍ تُصَبُّ فِي سَاقِيَةٍ وَاحِدَةٍ وَلِصَاحِبِ الثُّلُثِ ثُقْبَتَانِ تُصَبَّانِ فِي سَاقِيَةٍ أُخْرَى وَلِصَاحِبِ السُّدُسِ ثُقْبَةٌ وَاحِدَةٌ تُصَبُّ فِي سَاقِيَةٍ أُخْرَى

۶۔ چھٹی قسم کسی بڑی نہر سے حاصل شدہ مملوکہ نہر کا پانی ہے جب یہ پانی اس کی زمین تک پہنچے تو وہ آباد کاری کی وجہ سے اس کی ملکیت بن جاتا ہے۔ اگر ایسی نہر کسی گروہ کی مشترکہ ہو تو اس میں ان کا عمل اور ان پر اخراجات کی مقدار کے مطابق ان کو شرکت حاصل ہوگی۔ اگر وہ سب اس نہر کے مشترکہ رکھنے پر راضی ہوں تو درست ہے۔ ورنہ پانی کی تقسیم ان کے حصول کے اندازے سے ہوگی۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ پانی کے دہانے پر کسی سخت لکڑی کو رکھا جائے جس پر برابر برابر سوراخ ہوں۔ پھر اس لکڑی سے ہر ایک شریک اپنے حصے کے سوراخ سے چھوٹی نہر نکالے مثلاً اگر ان میں کسی کا نصف حصہ ہو کسی کا ایک تہائی اور کسی کا چھٹا حصہ ہو تو صاحب نصف کو تین سوراخ ملیں گے جنہیں ایک نہر میں بہایا جائیگا۔ ایک تہائی والے کو دو سوراخ، جنہیں ایک نہر میں بہایا جائیگا، چھٹے حصے والا ایک سوراخ کا حقدار ہوگا جسے کسی اور نالی میں بہایا جائیگا۔

وَتَصِحُّ الْمُهَايَأَةُ إِنْ تَرَاضَوْا بِهَا وَإِذَا أَخْرَزَ نَصِيبَ وَاحِدٍ سَاقِيَةً فَلَهُ الْخِيَارُ فِي سَقْيِ مَا شَاءَ سَوَاءٌ كَانَ لَهُ شِرْبٌ مِنْ هَذَا النَّهْرِ أَوْ لَا وَكَذَا لَوْ أَرَادَ إِجْرَاءَ مَاءٍ آخَرَ فِي هَذِهِ السَّاقِيَةِ أَوْ أَرَادَ عِمَارَةَ تَلْقِي سَاقِيَتِهِ كَالرُّحَى وَالدُّولَابِ وَغَيْرِهِمَا وَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ فِي النَّهْرِ الْمُشْتَرَكِ وَلَوْ أَفَاضَ

اگر وہ راضی ہوں تو ایک دوسرے کو بخش دینا درست ہے۔ جب کسی کا حصہ نہر کے ذریعے محفوظ ہو جائے تو اس کو اختیار ہے کہ جسے چاہے سیراب کرے، چاہے اس کیلئے اس نہر میں حصہ ہو یا نہ ہو برابر ہیں۔ اس طرح اس نہر میں کسی دوسرے پانی کا بہانا بھی جائز ہے۔ اگر وہ اس چھوٹی نہر پر کسی تعمیر کا ارادہ کرے مثلاً گھٹ اور چرخہ وغیرہ تو بھی جائز ہے مشترک نہر میں ایسا جائز

مَا عَدَا الشَّافِيَةَ إِلَى مِلْكِ غَيْرِهِ فَهُوَ مُبَاحٌ كَالطَّائِرِ إِنْ تَعَشَّشَ فِي مِلْكِ إِنْسَانٍ۔

وَالسَّابِعُ مَاءُ الْقَنَاةِ وَهِيَ نَهْرٌ يُسْتَنْبَطُ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ وَيُخْرَجُ بِالْبُؤْرَةِ مِنْ بِئْرٍ إِلَى بِئْرٍ لِيَظْهَرَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَهُوَ يُمَلَّكُ بِالْإِسْتِنْبَاطِ لِمَنِ اسْتَنْبَطَهُ وَأَجْرَاهُ إِلَى وَجْهِ الْأَرْضِ۔

وَيَجُوزُ لِجَمِيعِ النَّاسِ الشُّرْبُ مِنَ الْمِيَاهِ الْمَمْلُوكَةِ كُلِّهَا وَالْوُضُوءُ وَالْغُسْلُ وَالِاغْتِرَافُ بِالْآنِيَةِ لِسَائِرِ الْأَنْعَامِ وَالْبَهَائِمِ وَالْحَيَوَانِ الشُّرْبُ مِنْهَا وَلَيْسَ لِصَاحِبِهَا أَنْ يَمْنَعَ مِنَ الشُّرْبِ وَالِاسْتِعْمَالِ وَالِاغْتِرَافِ أَحَدًا مِنَ الْإِنْسَانِ وَالْحَيَوَانِ۔

وَلَوِ احْتَاجَ النَّهْرُ إِلَى إِصْلَاحٍ أَوْ حَفْرٍ أَوْ سَدٍّ يَثِقُ بِهِ فَهُوَ عَلَى صَاحِبِ النَّهْرِ إِنْ كَانَ وَاحِدًا وَإِنْ كَانَ جَمَاعَةً فَبِقَدْرِ شِرْكَتِهِمْ فِيهِ مُؤْنَةُ الْإِصْلَاحِ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مَرْجِعُ إِحْيَاءِ الْأَرَاضِي وَغَيْرِهَا إِلَى الْعُرْفِ فَمَنْ أَرَادَ السُّكْنَى يَحْصُلُ إِحْيَاؤُهُ بِالتَّحْوِيطِ بِحَجَرٍ أَوْ لَبِنٍ أَوْ خَشَبٍ أَوْ قَصَبٍ أَوْ سَقْفٍ وَالْحَظِيرَةُ يَكْفِيهَا الْحَائِطُ وَالْمَزْرَعَةُ بِالتَّحْجِيرِ وَبِسَاقِيَةٍ وَسَوْقِ الْمَاءِ وَلَا يُشْتَرَطُ الْحَرْثُ وَلَوْ كَانَتْ مَشْجَرَةً وَمُتَسَاجَمَةً فَبِقَطْعِ أَشْجَارِهَا وَمَسِيلَةً بِتَخْلِيصِهَا مِنَ الْمِيَاهِ الْغَالِبَةِ عَلَيْهَا يَثْبُتُ إِحْيَاؤُهَا وَلَا يَلْزَمُ الْإِحْيَاءُ بِنَصْبِ خِيمَةٍ أَوْ فُسْطَاطٍ فِي مَوَاتٍ وَلَا يَفْتَقِرُ مَنْ أَرَادَ الْإِحْيَاءَ إِلَى إِذْنِ الْإِمَامِ وَإِحْيَاءُ الْمَعَادِنِ بِالْبُلُوغِ إِلَى جَوْهَرِهَا۔

نہیں۔ اگر نہر کا پانی کسی اور کی ملکیت میں بہا دے تو کسی انسان کی ملکیت میں گھونسلہ بنانے والے پرندہ کی طرح مباح بن جائیگا۔

۷۔ ساتویں قسم کاریز کا پانی ہے، یہ زیر زمین نکالی جانیوالی نہر ہے اور ایک سے دوسرے کنویں تک کھود کر بنائی جائے تاکہ یہ پانی سطح زمین پر ظاہر ہو۔ ایسی نہر بنانے والے کے بنانے اور سطح زمین پر جاری کرنے سے ملکیت میں آجاتی ہے۔

عام لوگ کسی بھی مملوکہ مقام میں جمع پانی کا پینا وضو غسل کرنا اور برتنوں میں اٹھانا سب جائز ہے۔ اسی طرح جانوروں، چوپایوں اور دیگر حیوانوں کیلئے اس پانی کا پینا جائز ہے اور اس پانی کے مالک کیلئے یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی انسان یا حیوان کو پانی پینے اور استعمال کرنے سے یا چلو بھر پانی سے منع کرے۔

اگر ایسی نہر کسی مرمت، کھدائی یا اسے مضبوط بنانے کیلئے کسی سہارے کی ضرورت ہو تو اس کے مالک کے ذمے ہوگا۔ بشرطیکہ وہ ایک آدمی ہو اور اگر وہ کوئی گروہ ہو تو اس نہر میں انکی شرکت کی مقدار کے مطابق ان پر اخراجات ہونگے۔ بنجر زمینوں وغیرہ کی آبادکاری کا دارومدار رسم و رواج پر ہے پس اگر کوئی مقیم ہونا چاہے تو پتھر، اینٹ، لکڑی، بانس یا چھت لگا کر چاردیواری سے آبادکاری حاصل ہوجاتی ہے۔

باڑے کیلئے چاردیواری کافی ہے کھیتی پر نشان لگانے، نالی بنانے اور پانی جاری کرنے سے آبادکاری ثابت ہوجاتی ہے اور اس پر کاشت شرط نہیں، اگر درخت اور گھنی گھاس وغیرہ ہو تو درخت کے کاٹنے اور اس پر موجود پانی سے زمین کو خالی کرنے سے آبادکاری ثابت ہوجاتی ہے کسی بنجر جگہ پر خیمہ یا فسطاط نصب کرنے سے آبادکاری ثابت نہیں ہوجاتی بنجر کو آباد کرنے کیلئے امام کی اجازت ضروری نہیں۔ معدنیات کی اصل تک پہنچنا ہی اسکی آبادکاری ہے۔

{۴۵} بَابُ الْوِكَالَةِ — نیابت کا بیان

مَنْقُوْلٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَكَّلَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ فِيْ شِرَاءِ شَاةٍ وَعَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ فِيْ قَبُوْلِ نِكَاحِ اُمِّ حَبِيْبَةَ۔

رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بکری کی خریداری کیلئے حضرت عروہ بارقیؓ اور حضرت ام حبیبہؓ کا نکاح قبول کرنے کیلئے عمرو بن امیہؓ کو اپنا وکیل بنایا۔

ارکان وکالت

وَلِلْوِكَالَةِ اَرْبَعَةُ اَرْكَانٍ

وکالت کے چار ارکان ہیں۔

۱۔ معاہدہ

اَلرُّكْنُ الْاَوَّلُ اَلْعَقْدُ وَهُوَ لَفْظٌ يَّدُلُّ عَلَى الْاِسْتِنَابَةِ فِي التَّصَرُّفِ كَمَا يَقُوْلُ وَكَّلْتُكَ اَوِ اسْتَنَبْتُكَ اَوْ فَوَّضْتُ اِلَيْكَ اَوْ بِعْ اَوِ اشْتَرِ اَوْ اَعْتِقْ اَوْ اَنْكِحْ اَوْ طَلِّقْ اَوْ غَيْرَهٗ مِنَ الْاَلْفَاظِ الدَّالَّةِ عَلَى الْوِكَالَةِ فِيْ اَمْرٍ خَاصٍّ اَوْ فِي الْاُمُوْرِ الَّتِيْ يَجُوْزُ فِيْهَا التَّوْكِيْلُ وَالْوِكَالَةُ لَوْ قَالَ وَكَّلْتَنِيْ فَقَالَ الْمُوَكِّلُ نَعَمْ اَوْ اَشَارَ بِمَا يَدُلُّ عَلَى تَصْدِيْقِهٖ كَفٰى فِيْ اِيْجَابِهٖ وَاَمَّا الْقَبُوْلُ فَيَصِحُّ قَوْلًا كَمَا يَقُوْلُ الْوَكِيْلُ قَبِلْتُ اَوْ رَضِيْتُ اَوْ مِثْلَ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى الْقَبُوْلِ اَوْ فِعْلًا كَمَا لَوْ قَالَ الْمُوَكِّلُ وَكَّلْتُكَ فِي الْبَيْعِ فَبَاعَ عَزَمَ الْقَبُوْلُ

پہلا رکن معاہدہ ہے یعنی ایسا لفظ جو کسی کو تصرف میں نیابت پر دلالت کرے مثلاً کہے کہ میں نے تجھے وکیل بنایا' اپنا نائب بنایا، تمہارے حوالے کیا یا فروخت کرو، خرید لے، آزاد کر، نکاح کر، طلاق دے یا ایسے الفاظ جو کسی خاص کام یا ایسے امور میں وکالت پر دلالت کریں جس میں وکیل بنانا اور بنانا دونوں جائز ہوں۔ اگر کوئی کہے تو نے مجھے وکیل بنایا جس پر مؤکل کہے کہ ہاں یا اس کی تصدیق پر دلالت کرنے والا کوئی اشارہ کرے تو اس کے ایجاب کیلئے یہی کافی ہے۔ قبول کرنا قولی طور پر بھی درست ہے۔ مثلاً وکیل کہے کہ میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوا یا کوئی ایسی بات کرے جو قبول کرنے پر دلالت کرے۔ قبول عملاً بھی درست ہے۔ مثلاً مؤکل کہے کہ میں نے تجھے خرید وفروخت کیلئے وکیل بنایا اور اس نے فروخت کیا تو قبول ثابت ہوگا۔

وَفِي الْوَكَالَةِ لَا يُشْتَرَطُ أَنْ يَكُونَ الْإِيجَابُ وَالْقَبُولُ مُقَارَنَيْنِ بَلْ يَصِحُّ تَأْخِيرُ الْقَبُولِ عَنِ الْإِيجَابِ إِنْ لَمْ يَقَعْ شَيْءٌ دَلَّ عَلَى رَدِّ الْإِيجَابِ وَيَجُوزُ أَنْ تَكُونَ الْوَكَالَةُ مُنَجَّزَةً فَلَوْ قَالَ أُرِيدُ أَنْ أُوَكِّلَكَ بَعْدَ شَهْرَيْنِ أَوْ بَعْدَ مُدَّةٍ كَذَا لَمْ يَكُنْ عَقْدًا لِلْوَكَالَةِ وَلَكِنْ إِنْ قَالَ وَكَّلْتُكَ الْآنَ وَشَرَطَ أَنْ لَّا يَتَصَرَّفَ فِيهَا وَكِيلُهُ إِلَّا بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ مُدَّةٍ كَذَا صَحَّ عَقْدُ الْوَكَالَةِ۔

وکالت میں ایجاب وقبول کا ایک ساتھ ہونا شرط نہیں بلکہ اگر ایجاب کو رد کرنے پر دلالت کرنیوالی کوئی چیز نہ ہو تو قبول کو ایجاب سے تاخیر کرنا درست ہے۔ وکالت کا فوری نفاذ بھی جائز ہے۔ لہٰذا اگر کہے میرا تمہیں دو ماہ یا اتنی مدت بعد وکیل بنانے کا ارادہ ہے تو یہ وکالت کا معاہدہ نہیں ہے لیکن وہ کہے کہ میں نے تمہیں ابھی وکیل بنایا اور وکالت کے عمل میں ایک ماہ یا خاص مدت کے بعد ہی تصرف کی شرط عائد کرے تو معاہدہ درست ہوگا۔

معلق وکالت درست نہیں

وَلَا يَجُوزُ تَعْلِيقُ الْوَكَالَةِ عَلَى شَرْطٍ فَالتَّوْكِيلُ الدَّوْرِيُّ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ مَهْمَا عَزَلْتُكَ فَأَنْتَ وَكِيلٌ لَيْسَ كَذَلِكَ لِأَنَّ مُرَادَهُ التَّوْكِيدُ وَالْمُبَالَغَةُ فِي أَحْكَامِ وَكَالَتِهِ لَا اشْتِرَاطُ الْوَكَالَةِ بِالْعَزْلِ۔

وکالت کو کسی شرط کیساتھ مشروط کر دینا جائز نہیں، اسی لئے توکیل دوری یعنی موکل کہے کہ میں جب بھی تمہیں معزول کردوں تو تم وکیل ہے۔ ایسا نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں اسکا مقصد وکالت کے احکام کی بجا آوری کیلئے تاکید اور مبالغہ آرائی ہے نہ کہ وکالت کے لئے معزولی کو شرط بنایا ہو۔

۲۔ موکل اور اس کی شرائط

وَالرُّكْنُ الثَّانِي الْمُوَكِّلُ وَيُشْتَرَطُ فِيهِ أَنْ يَكُونَ بَالِغًا عَاقِلًا حُرًّا أَوْ مَأْذُونًا مِنْ حُرٍّ خَالِيًا عَنِ الصِّفَاتِ الْمَانِعَةِ عَنِ التَّوْكِيلِ كَالصَّبِيِّ وَالْجُنُونِ وَالرِّقِّ وَالْحَجْرِ إِلَّا فِيمَا لَا يَمْنَعُ الْحَجْرُ تَصَرُّفَهُ فِيهِ كَالطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَاسْتِيفَاءِ الْقِصَاصِ فَلَا يَجُوزُ تَوْكِيلُ الْمُحْرِمِ فِي عَقْدِ النِّكَاحِ مُحْرِمًا وَلَا مُحِلًّا وَلَا فِي ابْتِيَاعِ الصَّيْدِ وَلِلرَّقِيقِ الْمَأْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ الْخِيَارُ فِي التَّوْكِيلِ فِيمَا جَرَتِ الْعَادَةُ بِهِ وَلِلْأَبِ وَالْجَدِّ أَنْ يُوَكِّلَا عَنِ الصَّغِيرِ وَالْمَجْنُونِ وَلِلْعَاجِزِ أَنْ يُوَكِّلَ

دوسرا رکن موکل ہے اس کیلئے شرط ہے کہ بالغ، عاقل اور آزاد ہو یا کسی آزاد شخص سے اجازت یافتہ ہو، وکالت کیلئے ممنوع صفات سے پاک ہو مثلاً بچہ، پاگل پنی، غلامی اور پابندی کا شکار ہونا۔ ماسوائے ان امور کے جن میں پابندی بھی تصرف سے نہیں روکتی مثلاً طلاق، خلع اور قصاص کی وصولی وغیرہ لہٰذا کسی احرام والے کو عقد نکاح کیلئے کسی احرام والے یا غیر محرم کو وکیل بنانا جائز نہیں نہ اسے کسی شکار کی خرید وفروخت کیلئے وکیل بنانا جائز ہے، تجارت کیلئے اجازت یافتہ غلام کو اس کام میں کسی کو وکیل بنانا جائز ہے جس کی عادت موجود ہو۔ باپ اور دادا کم سن بچے، پاگل کی جانب سے کسی کو اور

فِي الطَّلَاقِ وَلِلْإِمَامِ أَوِ الْحَاكِمِ أَنْ يُوَكِّلَ عَنِ السُّفَهَاءِ مَنْ يُبَاشِرُ مَصَالِحَهُمْ فِي النَّفَقَاتِ الْوَاجِبَةِ الْعُقُوْدِ وَالْفُسُوْخِ

موجود شخص طلاق کے معاملے میں کسی کو وکیل بنا سکتے ہیں اسی طرح امام یا حاکم بیوقوفوں کی طرف سے کسی کو وکیل بنا سکتے ہیں جو واجبی اخراجات عقد ے اور فسخ کرنے میں انکے مفادات کو مدنظر رکھے۔

وَيَسْتَحِبُّ لِأَرْبَابِ الْفَضَائِلِ وَالْكَمَالَاتِ الصُّوْرِيَّةِ كَالْعِلْمِ وَالْوَرَعِ وَالْمَعْنَوِيَّةِ كَالْوِلَايَةِ وَالْمَقَامَاتِ الْمَعْنَوِيَّةِ أَنْ يُوَكِّلُوْا وَاحِدًا فِي مُبَاشَرَاتِ الْخُصُوْمَاتِ لِأَنَّهُ تُسْتَقْبَحُ مُبَاشَرَاتُ الْخُصُوْمَاتِ مِنْهُمْ وَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تُوَكِّلَ فِي النِّكَاحِ وَلِلْفَاسِقِ أَنْ يُوَكِّلَ فِي إِنْكَاحِ وَلَدِهِ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى وَلِلْوَكِيْلِ أَنْ يُوَكِّلَ غَيْرَهُ فَإِنْ كَانَ بِإِذْنِ الْمُوَكِّلِ فَالْوَكِيْلُ الثَّانِي كَانَ وَكِيْلًا لِلْمُوَكِّلِ الْأَوَّلِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ بِإِذْنِهِ كَانَ وَكِيْلًا لِلْوَكِيْلِ فَأَيُّهُمَا كَانَ يَنْعَزِلُ بِعَزْلِهِ وَمَوْتِهِ لَا بِعَزْلِ الْآخَرِ وَلَا بِمَوْتِهِ۔

اہل فضیلت اور ظاہری کمالات مثلاً علم اور پرہیز گاری یا معنوی کمالات مثلاً ولایت یا مقامات معنویہ کے حامل لوگوں کیلئے مقدمات کی پیروی کیلئے کسی شخص کو وکیل مقرر کرنا مستحب ہے کیونکہ مقدمات کی پیروی ان کیلئے بُرا سمجھا جاتا ہے۔عورت نکاح کیلئے کسی کو اپنا وکیل مقرر کرنا درست ہے۔ فاسق کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد لڑکا ہو یا لڑکی، کے نکاح کیلئے کسی کو وکیل بنائے۔وکیل کسی اور کو وکیل بنا سکتا ہے تاہم پہلے مؤکل کی اجازت ہو تو مؤکل کا وکیل ہوگا اگر اس کی اجازت سے نہ ہو تو وہ وکیل کا وکیل ہوگا۔دونوں وکیل مؤکل اول کے معزول کرنے یا موت سے معزول ہو جاتے ہیں نہ کہ دوسرے وکیل کے معزول کرنے یا موت سے۔

۳۔وکیل اور اس کی شرائط

وَالرُّكْنُ الثَّالِثُ الْوَكِيْلُ وَيُشْتَرَطُ فِيْهِ الْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَلَا تُشْتَرَطُ الْحُرِّيَّةُ لِأَنَّ الرَّقِيْقَ يَجُوْزُ أَنْ يُوَكِّلَهُ مَوْلَاهُ فِيْمَا تَجُوْزُ وَكَالَتُهُ فِيْهِ وَلَوْ وَكَّلَ اثْنَيْنِ فِي أَمْرٍ وَّاحِدٍ وَشَرَطَ أَنْ يَّكُوْنَا حَاضِرَيْنِ فِي التَّصَرُّفِ فِيْهِ لَمْ يَجُزْ لِأَحَدِهِمَا التَّفَرُّدُ فِي التَّصَرُّفِ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ فِي الْخُصُوْمَةِ وَلَوْ مَاتَ أَحَدُهُمَا بَطَلَتْ وَكَالَةُ الْآخَرِ وَلَوْ وَكَّلَهُمَا فِي حِفْظِ شَيْءٍ وَّأَجَازَ الْمَعِيَّةَ وَالْإِنْفِرَادَ جَازَ لَهُمَا أَنْ يَّحْفَظَا مَعًا وَمُنْفَرِدَيْنِ۔

۳۔تیسرا رکن وکیل ہے،اس کا بالغ اور عاقل ہونا شرط ہے آزاد ہونا نہیں کیونکہ غلام اپنے آقا کیلئے جائز امور میں وکالت کر سکتا ہے۔اگر کوئی دو آدمیوں کو ایک ہی کام کیلئے وکیل بنائے اور اس بات کی شرط لگائے کہ تصرف میں دونوں حاضر ہونگے تو کسی ایک کا انفرادی طور پر اس کام میں تصرف درست نہیں چاہے وہ جھگڑے کا مقدمہ ہی کیوں نہ ہو اگر ایک مر جائے تو دوسرے کی وکالت باطل ہوگی' اگر دونوں کو کسی چیز کی حفاظت کیلئے وکیل بنائے اور ایک ساتھ یا الگ الگ حفاظت کی اجازت دی ہو تو ایک ساتھ یا الگ الگ اسکی حفاظت جائز ہے۔

وَجَازَ وَكَالَةُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُتَعَاقِدَيْنِ وَعَنِ الْمُتَخَاصِمَيْنِ فَلَوْ وَكَّلَ وَاحِدٌ بَيْعَ عَبْدٍ وَآخَرُ بِشِرَاءِ عَبْدٍ جَازَ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى الطَّرَفَيْنِ وَلَوْ وَكَّلَ زَوْجَتَهُ أَوْ عَبْدَهُ ثُمَّ طَلَّقَ الزَّوْجَةَ أَوِ اعْتَقَ الْعَبْدَ لَمْ تَبْطُلْ وِكَالَتُهُمَا وَلَوْ أَذِنَ لِعَبْدِهِ بِالتَّصَرُّفِ فِي مَالِهِ ثُمَّ اعْتَقَهُ أَوْ بَاعَهُ بَطَلَ الْإِذْنُ لِأَنَّ الْإِذْنَ لَيْسَ كَالْوِكَالَةِ بَلْ هُوَ تَابِعٌ لِلْمِلْكِ وَلَوْ وَكَّلَ عَبْدَ غَيْرِهِ ثُمَّ اشْتَرَاهُ لَمْ تَبْطُلْ وِكَالَتُهُ بَلْ تَتَأَكَّدُ۔

مسلمان کیلئے دو عقد کرنے والوں اور جھگڑنے والوں کی وکالت جائز ہے۔ اگر کوئی اسے غلام فروخت کرنے اور دوسرا خریدنے کیلئے وکیل بنادے تو دونوں کی وکالت جائز ہے اگر بیوی یا غلام کو وکیل بنائے اور بیوی کو طلاق دیدے یا غلام کو آزاد کردے تو دونوں کی وکالت باطل نہیں ہوگی، اگر کوئی غلام کو مال میں تصرف کی اجازت دے پھر اسکو آزاد یا فروخت کردے تو اجازت باطل ہوگی کیونکہ اجازت وکالت کی طرح نہیں بلکہ یہ ملکیت کی تابع ہے۔ اگر کسی اور کے غلام کو وکیل بنائے پھر اس کو خریدلے تو اسکی وکالت باطل نہیں بلکہ مزید تاکید پیدا ہوجاتی ہے۔

۴۔ جس کام کیلئے وکیل مقرر کیا جائے

وَالرُّكْنُ الرَّابِعُ الْمُوَكَّلُ فِيهِ وَمِنْ شَرَائِطِهِ أَنْ يَكُونَ التَّصَرُّفُ فِيهِ كَانَ جَائِزًا لِلْمُوَكِّلِ فَلَيْسَ لِمَنْ حَيْثُ أَنَّ الْمُوَكَّلَ فِيهِ مِلْكُهُ وَكَانَ قَابِلًا لِتَمَلُّكِهِ كَأَنْوَاعِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْحَوَالَةِ وَالضَّمَانِ وَالشَّرِكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَالْجُعَالَةِ وَالْمُسَاقَاةِ وَالنِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالصُّلْحِ وَالرَّهْنِ وَقَبْضِ الثَّمَرَةِ الْوِكَالَةِ الْعَارِيَةِ الْأَخْذِ بِالشُّفْعَةِ وَالْإِبْرَاءِ الْوَدِيعَةِ قِسْمَةِ الصَّدَقَاتِ وَإِثْبَاتِ حُدُودٍ تَتَعَلَّقُ بِالْإِنْسَانِ وَعَقْدِ السَّبْقِ وَالرَّمْيِ وَاسْتِيفَاءِ الْقِصَاصِ وَالْحُدُودِ فِي حُضُورِ الْمُسْتَحِقِّ وَغَيْبَتِهِ وَقَبْضِ الدِّيَاتِ وَالْجِهَادِ فِي بَعْضِ الْمَحَلِّ وَالْكِتَابَةِ وَالْعِتْقِ وَالتَّدْبِيرِ وَالدَّعْوَى وَإِثْبَاتِ الْحُجَّةِ وَالْحُقُوقِ وَالْخُصُومَةِ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ الْخَصْمُ وَسَائِرِ الْعُقُودِ وَالْفُسُوخِ۔

چوتھا رکن: جس کیلئے وکیل مقرر کیا جائے۔ اسکی شرائط میں سے ہے کہ اس میں تصرف کرنا موکل کیلئے جائز ہو۔ اس طرح کہ وہ چیز اسکی ملکیت ہو یا وہ اس کی ملکیت بننے کی قابل ہو مثلاً خرید وفروخت کی اقسام، حوالہ کرنا، ضمانت دینا، شراکت کرنا، مضاربہ کا معاملہ کرنا، مزدوری دینا، آبپاشی کرنا، نکاح کرنا، طلاق دینا، خلع لینا، صلح کرنا، رہن رکھوانا، قیمتوں کو قبضہ میں لینا، وکالت کرنا، عاریت پر دینا، حق شفعہ کا حصول، بری کرنا، امانت رکھوانا، صدقات تقسیم کرنا، حدود کا ثبوت دینا جن کا تعلق انسان سے ہو، سبق ورمایہ کا معاملہ کرنا اور قصاص لینا، مستحق کی موجودگی یا غیر موجودگی میں حدود کا قیام، دیات پر قبضہ، بعض مواقع پر جہاد کرنا، غلام کیساتھ مکاتبہ کرنا، آزاد کرنا، تدبیر کرنا، دعویٰ کرنا، اتمام حجت کرنا، حقوق، جھگڑے وغیرہ اگرچہ مقابل اس کو تسلیم نہ بھی کریں۔ اسی طرح تمام معاملات طے کرنے اور فسخ کرنے کی صورتیں وغیرہ۔

وَالضَّابِطُ فِيهِ اَنَّ كُلَّ مَا يَخْتَصُّ فِي الشَّرْعِ مُبَاشَرَتُهُ بِالْمُكَلَّفِ بِنَفْسِهِ لَا يَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ مُوَكِّلًا فِيهِ كَالطَّهَارَةِ اِنْ قَدَرَ عَلَيْهَا وَلِلْعَاجِزِ يَجُوْزُ اَنْ يُّوَكِّلَ اَحَدًا فِي تَغْسِيلِ اَعْضَائِهِ الْبَارِزَةِ وَاِنْ كَانَ مُحْرِمًا لَهُ جَازَ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ اَيْضًا وَلَا يَجُوْزُ فِي الصَّلٰوةِ الْوَاجِبَةِ مَا دَامَ حَيًّا وَكَذَا فِي الصَّوْمِ وَالْاِعْتِكَافِ وَالْحَجِّ الْوَاجِبِ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالنَّفَقَةِ اللَّيْلِيَّةِ لِلْاَزْوَاجِ لَا يَصِحُّ التَّوْكِيلُ فِي الشَّهَادَةِ اِلَّا فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَلَى شَهَادَةِ غَيْرِهِ نَائِبٌ كَيْلَهٗ۔

فَلَوْ قَالَ وَكَّلْتُكَ فِي جَمِيعِ اُمُوْرِي وَبِكُلِّ قَلِيلٍ وَّكَثِيرٍ وَّفَوَّضْتُ اِلَيْكَ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَصِحَّ فِي الْوَكَالَةِ لِعِظَمِ الْغَرَرِ فِيهِ وَلٰكِنْ يَّصِحُّ فِي الْخِلَافَةِ اَنْ يُّفَوِّضَ كُلَّ الْاُمُوْرِ اِلَى الْخَلِيفَةِ۔ وَلَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا لِنَبِيٍّ مُّرْسَلٍ اَوْ وَلِيِّ مُّرْشِدٍ لِخَلِيفَتِهِ الَّذِي تَابَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَبَايَعَهٗ فَكَانَ مُرْشِدُ الْخَلِيفَتِهِ الَّذِي زَكّٰى نَفْسَهٗ مِنَ الْاَخْلَاقِ الذَّمِيمَةِ كَحُبِّ الدُّنْيَا وَهُوَ رَاْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ وَّمِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْفُسُوْقِ وَالظُّلْمِ وَالْحِرْصِ وَالْجَهَالَةِ وَسَائِرِ الذَّمَائِمِ وَصَفّٰى قَلْبَهٗ مِنَ الْكُدُوْرَاتِ الْبَشَرِيَّةِ كَالْمِرْاٰةِ الْمُجَلَّاةِ فَانْعَكَسَتْ فِيهَا اَنْوَارُ التَّجَلِّيَاتِ وَجَذَبَهٗ اِلَى الْمَلَكُوْتِ ثُمَّ اِلَى الْجَبَرُوْتِ ثُمَّ اِلَى اللَّاهُوْتِ فَاَفْنَاهُ فِيهِ وَاَبْقَاهُ فِيهِ مُتَّصِفًا بِصِفَاتِهِ الْمُتَعَالِيَةِ فَصَيَّرَهٗ خَلِيفَةً

قاعدہ کلیہ اس میں یہ ہے کہ شریعت میں ہر وہ کام جس کے کرنے کا انسان خود مکلف ہو تو اس کیلئے کسی اور کو وکیل بنانا صحیح نہیں ہے۔ مثلاً قادر ہو تو طہارت کرنا اگر وہ عاجز ہو تو کسی کو اس کے ظاہری اعضاء دھونے میں وکیل بنا سکتا ہے۔ اور اگر وہ محرم ہو تو استنجا بھی کرایا جا سکتا ہے۔ آدمی جب تک زندہ ہے اس کی نماز کیلئے وکیل بنانا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح روزہ، اعتکاف اور قدرت کیساتھ واجبی حج اور بیویوں کی شبانہ ذمہ داریاں وغیرہ کیلئے وکیل بنانا جائز نہیں، گواہی دینے میں کسی کو وکیل بنانا درست نہیں لیکن گواہی پر گواہی کیلئے وکیل بنانا درست ہے۔ کیونکہ کسی گواہی پر گواہی قائم کرنا اس کے وکیل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے تمہیں اپنے تمام امور میں اور قلیل وکثیر کا وکیل بنایا اور اپنے تمام امور کو تمہارے حوالے کیا تو بہت زیادہ نقصان کے پیش نظر وکالت درست نہیں، لیکن خلافت میں تمام امور کو خلیفہ کے سپرد کرنا درست ہے اور یہ بات کسی کیلئے بھی کہنا مناسب نہیں ہے سوائے نبی مرسل اور ولی مرشد کے کہ وہ اپنے اس خلیفہ کو کہہ سکتے ہیں جس نے ان کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ اور بیعت کی ہو پس وہ اپنے مرشد کا خلیفہ بنا جس نے اسکے نفس کو ناپسندیدہ اخلاق مثلاً دنیا کی محبت جو تمام گناہوں کی جڑ ہے، بزدلی، کنجوسی، گناہ، ظلم، لالچ، جہالت اور دیگر مذموم صفات سے پاک کر دیا ہو اور اسکے دل کو بشری کدورتوں سے چمکدار آئینہ کی طرح کر دیا ہو پھر اس میں تجلیات حق کے نور کا عکس نظر آئے اور خلیفہ کو عالم ملکوت پھر عالم جبروت پھر عالم لاہوت کی طرف کھینچ لے جائے اور اسے عالم لاہوت میں فنا کر دے اور پھر اسے اسی میں اعلیٰ صفات کا متصف بنا کر باقی رکھا ہو پھر اسے خلیفہ مقرر کیا ہو۔

فَيَلِيْقُ بِحَالِهٖ اَنْ يُّفَوِّضَ اِلَيْهِ كُلَّ الْاُمُوْرِ فَتِلْكَ الْمَنْزِلَةُ تُخَالِفُ الْوِكَالَةَ۔

پس اسکے حال کے مناسب ہے کہ وہ اپنے تمام امور کو اس کے حوالے کر دے یہ مقام خلافت ہے وکالت نہیں۔

فَلَوْ وَكَّلَهُ فِيْ شِرَاءِ عَبْدٍ فَلَا بُدَّ اَنْ يُّبَيِّنَ نَوْعَهُ تُرْكِيًّا اَوْ هِنْدِيًّا اَوْ كَذَا وَفِيْ شِرَاءِ دَارٍ مِّنْ تَعْيِيْنِ الْمَحَلَّةِ وَالسِّكَّةِ وَفِيْ كُلِّ اَمْرٍ خَاصٍّ كَذَالِكَ لَا بُدَّ مِنْ تَبْيِيْنِهٖ وَتَعْيِيْنِهٖ وَلَوْ وَكَّلَ مُخْتَارًا اِفْتِيَا شَاءَ فَلِلْوَكِيْلِ اَنْ يُّعَامِلَ كَمَا شَاءَ وَكَانَتْ يَدُهٗ يَدَ اَمَانَةٍ فَاِنْ تَعَدّٰى اَوْ قَصَّرَ ضَمِنَ وَالْوِكَالَةُ عَقْدٌ جَائِزٌ يَّنْفَسِخُ بِفَسْخِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْمُوَكِّلِ وَالْوَكِيْلِ فَيَنْعَزِلُ بِعَزْلِ نَفْسِهٖ اَوْ بِعَزْلِ الْمُوَكِّلِ وَلَوْ خَرَجَ اَحَدُهُمَا عَنْ اَهْلِيَّةِ التَّصَرُّفِ فِي الْعُقُوْدِ وَالْفُسُوْخِ بِالْجُنُوْنِ اَوِ الْمَوْتِ اَوِ الْاِغْمَاءِ اَوْ بِخُرُوْجِ مَا يَوَكَّلُ فِيْهِ عَنْ يَدِهٖ كَالسِّلْعَةِ وَالدَّارِ اَوْ غَيْرِهِمَا لَزِمَ الْعَزْلُ۔

اگر اسے غلام خریدنے کیلئے وکیل بنائے تو اسکی نوعیت معین کرنا لازمی ہے ترکی ہو، ہندی ہو یا کوئی اور۔ اگر گھر خریدنے کیلئے ہو تو محلہ اور گلی معین کرے، ہر خاص کام کو اسی طرح واضح اور معین کرنا لازمی ہے۔ اگر وکیل کو مختار بنائے کہ وہ جو چاہیں کریں تو وکیل کو مرضی سے کام کا اختیار ہے اور وہ امین کی طرح ہوگا۔ اگر وہ حد سے بڑھے یا واضح کاہلی دکھائے تو ذمہ دار ہوگا۔ وکالت جائز معاملہ ہے جو موکل یا وکیل میں سے کسی کے فسخ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔ وکیل اپنی دستبرداری یا موکل کے ہٹانے سے معزول ہو جاتا ہے اگر کوئی ایک جنون، موت، بے ہوشی یا وکالت کی چیز قبضے سے نکل جانے کی وجہ سے معاملات میں تصرف کی اہلیت سے نکل جائے مثلاً سامان گھر وغیرہ تو معزول ہونا لازم ہے۔

وَلَوْ اَخْفَى الْوَكِيْلُ وَكَالَتَهٗ لِمَصْلَحَةٍ وَّاَنْكَرَهَا لَمْ يَكُنْ رَدًّا لِلْوِكَالَةِ وَلَوْ اَنْكَرَهَا جِدًّا كَانَ رَدًّا وَلَيْسَ لِلْوَكِيْلِ وَلَا لِلْمُوْدَعِ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَ طَلَبِ الْمَالِ مِنْهُ لَا اَرُدُّهُ اِلَّا بِالْاِشْهَادِ وَيَجُوْزُ لِلْغَاصِبِ اَنْ يُّشْهِدَ عَلٰى اَنْ يَّرُدَّ الْمَغْصُوْبَ اِلَى الْمَالِكِ۔ وَلَوْ اَرَادَ الْمُوَكِّلُ عَزْلَ الْوَكِيْلِ فَهُوَ بِاَنْ يَّقُوْلَ فَسَخْتُ الْوِكَالَةَ اَوْ نَقَضْتُهَا اَوْ اَبْطَلْتُهَا اَوْ عَزَلْتُكَ اَوْ صَرَفْتُكَ عَنْهَا اَوْ يَنْهَاهُ عَنْ فِعْلِ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ۔

اگر وکیل کسی مصلحت کی خاطر اپنی وکالت کو مخفی رکھے اور انکار کرے تو وہ وکالت کو رد کرنا نہیں۔ اگر وہ حقیقتاً انکار کرے تو وکالت کو رد کرنا ہے۔ کسی وکیل اور امانتدار کو مال کی واپسی کے مطالبے پر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں واپس نہیں کرونگا۔ غاصب کیلئے غصب کردہ چیز کو مالک کو واپسی کے وقت کسی کو گواہ بنانا جائز ہے۔ اگر موکل وکیل کو ہٹانا چاہے تو یوں کہے کہ میں نے وکالت کو فسخ کر دیا یا وکالت کو توڑ دیا یا اسے باطل قرار دیا یا تمہیں ہٹا دیا یا تم سے تصرف واپس لیا یا وہ وکیل کو اس کام سے منع کرے جسے کرنے کا کہا گیا تھا۔

❁❁❁❁❁

{۴۶} بَابُ الْوُقُوْفِ وَالصَّدَقَاتِ

وقف اور صدقات کا بیان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَصَدَقَةٍ جَارِيَةٍ (۱)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "جب انسان مرجاتا ہے تو اس سے اس کے اعمال جدا ہوجاتے ہیں سوائے تین کے۔ اس کیلئے دعا کرنے والی نیک اولاد، وہ علم جس سے لوگ اسکی موت کے بعد فائدہ اٹھائیں اور صدقہ جاریہ۔

وقف کے ارکان:

وَلَا رَيْبَ أَنَّ الْوَقْفَ مِنَ الصَّدَقَاتِ الْجَارِيَةِ. وَالْوَقْفُ عَقْدٌ ثَمَرَتُهُ تَحْبِيْسُ الْأَصْلِ وَإِطْلَاقُ الْمَنْفَعَةِ وَلَهٗ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ.

کوئی شک نہیں کہ وقف صدقات جاریہ میں سے ہے۔ وقف ایسا عقد ہے کہ جس کا نتیجہ اصل مال کو محفوظ کرتے ہوئے منفعت کا عام کرنا ہے۔ اس کے چار ارکان ہیں۔

۱۔ معاہدہ

اَلرُّكْنُ الْأَوَّلُ الْعَقْدُ وَهُوَ أَنْ يَقُوْلَ: وَقَفْتُ أَوْ أَرْضِيْ مَوْقُوْفَةٌ أَوْ حَبَسْتُ أَوْ سَبَّلْتُ أَوْ تَصَدَّقْتُ بِأَرْضِيْ صَدَقَةً مُحَرَّمَةً مُتَبَيِّعُهَا وَهِبَتُهَا أَبَدًا أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْعِبَارَاتِ الَّتِيْ عَلَيْهِ صَرِيْحًا فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ صَرِيْحًا فَيُدَانُ بِنِيَّتِهٖ وَيُصَدَّقُ.

پہلا رکن معاہدہ ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں نے وقف کیا' میری زمین وقف ہے' میں نے اس کو قید کیا' میں نے اس کو لٹکا دیا' میں نے اس زمین کو صدقہ کر دیا کہ اس کا بیچنا اور ہبہ کرنا حرام ہے یا دوسری ایسی عبارتیں جو صریحاً وقف پر دلالت کریں۔ اگر ایسی صریح عبارت نہ ہو تو اسکی نیت پر عمل کیا جائیگا اور اسکی تصدیق کی جائیگی۔

۲۔ مال وقف

وَالرُّكْنُ الثَّانِيْ اَلْمَوْقُوْفُ وَلَهٗ أَرْبَعَةُ شُرُوْطٍ اَلْأَوَّلُ أَنْ يَّكُوْنَ عَيْنًا وَالثَّانِيْ أَنْ يَّكُوْنَ مَمْلُوْكًا وَالثَّالِثُ أَنْ يَّكُوْنَ مُنْتَفَعًا بِهٖ وَالرَّابِعُ أَنْ يَّكُوْنَ بَاقِيًا مَعَ الْإِنْتِفَاعِ بِهٖ.

دوسرا رکن وقف کی ہوئی چیز ہے۔ اس کی چار شرائط ہیں: (۱) یہ کہ وہ کوئی معین چیز ہو۔ (۲) یہ کہ وہ اس کی ملکیت ہو۔ (۳) یہ کہ وہ نفع بخش ہو۔ (۴) یہ کہ منفعت کے حصول کے ساتھ یہ باقی رہنے والی چیز ہو۔

فَيَلْزَمُ مِنْ هٰذِهِ الشَّرَائِطِ اَنَّ وَقْفَ الدَّنَانِيْرِ اَوِ الْغَيْرِ الْمُعَيَّنِ اَوِ الطَّعَامِ الْفَانِيْ لِلْاِنْتِفَاعِ بِهٖ اَوْ مِلْكِ الْغَيْرِ اَوْ شَيْءٍ ضَائِعٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَالْخِنْزِيْرِ لَمْ يَصِحَّ وَيَصِحُّ وَقْفُ الْمُشَاعِ لِاَنَّهٗ مُعَيَّنٌ مِّنْ وَّجْهٍ وَّيَصِحُّ وَقْفُ كَلْبِ الصَّيْدِ اَوِ الْحَائِطِ اَوِ الزَّرْعِ۔

ان شرائط کی روشنی میں قرض یا کسی غیر معین چیز' فائدہ اٹھانے کیساتھ ختم ہونیوالی کسی خوراک' کسی اور کی ملکیت کو وقف کرنا درست نہیں نہ ایسی ضائع چیز کا وقف درست ہے جو قابل انتفاع نہ ہو' مثلاً خنزیر۔ مشترکہ چیز کا وقف درست ہے کیونکہ یہ ایک طرح سے معین چیز ہے۔ شکار، چار دیواری اور کھیتی کے محافظ کتے کو وقف کرنا بھی درست ہے۔

۳۔ وقف کنندہ

وَالرُّكْنُ الثَّالِثُ الْوَاقِفُ۔ وَلَهٗ ثَلَاثَةُ شُرُوْطٍ اَلْبُلُوْغُ وَالْعَقْلُ وَجَوَازُ التَّصَرُّفِ فِي الْعُقُوْدِ بِاَنْ لَّا يَكُوْنَ مَحْجُوْرًا عَلَيْهِ۔

تیسرا رکن وقف کنندہ ہے۔ اس کیلئے تین شرائط ہیں: (۱) بالغ ہونا۔ (۲) عاقل ہونا۔ (۳) معاملات میں تصرف کا مجاز ہو یعنی یہ کہ وہ کسی پابندی کا شکار نہ ہو۔

وَالرُّكْنُ الرَّابِعُ الْمَوْقُوْفُ عَلَيْهِ وَلَهٗ اَرْبَعَةُ شُرُوْطٍ اَلْاَوَّلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَوْجُوْدًا وَّالثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ مُعَيَّنًا مِّنْ وَّجْهٍ وَّالثَّالِثُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ الْوَقْفُ عَلَيْهِ مُحَرَّمًا وَّالرَّابِعُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ مَمْلُوْكًا فَلَا يَصِحُّ الْوَقْفُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ اِلَّا بِالتَّبْعِيَّةِ كَمَنْ وَقَفَ عَلٰى اَوْلَادِهِ الْمَوْجُوْدِيْنَ ثُمَّ عَلٰى اَوْلَادِ اَوْلَادِهٖ ثُمَّ عَلٰى اَوْلَادِ اَوْلَادِ اَوْلَادِهٖ يَصِحُّ الْوَقْفُ عَلَى الْاَنْسَابِ كَالْاَوْلَادِ اَوِ الْفُقَرَاءِ اَوِ الْعُلَمَاءِ اَوِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِ الصَّالِحِيْنَ اَوِ الْمُسَافِرِيْنَ اَوِ الْغُرَبَاءِ اَوِ الْمَرْضٰى اَوْ عَلَى الْمَصَالِحِ كَالْقَنَاطِرِ وَالْمَسَاجِدِ وَالرِّبَاطِ وَالْحِيَاضِ وَعِمَارَتِهَا۔

چوتھا رکن موقوف علیہ ہے (یعنی جس کیلئے وقف کیا جائے) اس کی چار شرائط ہیں: (۱) یہ کہ وہ موجود ہو۔ (۲) یہ کہ وہ کسی بھی اعتبار سے معین ہو۔ (۳) یہ کہ وقف کی چیز اس کے لئے حرام نہ ہو۔ (۴) یہ کہ وہ کسی کا غلام نہ ہو، لہٰذا اس شخص کیلئے وقف کرنا درست نہیں جو ابھی پیدا ہوا ہی نہ ہو مگر تبعیت (بعد میں آنے والی اولاد) کی صورت میں جائز ہے مثلاً اگر کوئی کسی کی موجودہ اولاد پر پھر اولاد کی اولاد پر اس کے بعد اس کی اولاد کی اولاد پر وقف کرے۔ چنانچہ نسب کی بنیاد پر وقف کرنا درست ہے۔ مثلاً اولاد، اسی طرح فقراء علماء، مسلمانوں، مومنین، نیکوکاروں، مسافروں، پردیسی یا اجنبی، مریضوں کے علاوہ نیک کاموں مثلاً پل، مساجد، مسافر خانوں، تالابوں کی تعمیر کیلئے بھی وقف کرنا جائز ہے۔

وَلَا يَصِحُّ الْوَقْفُ عَلَى الْكَفَرَةِ وَالظَّلَمَةِ وَالْفَسَقَةِ الظَّاهِرِ فِسْقُهُمْ وَلَا عَلَى الْمَلَاحِدَةِ وَالْمُبْتَدِعَةِ الظَّاهِرِ بِدْعَتُهُمْ وَمَنْ وَقَفَ عَلٰى هٰذِهِ الطَّوَائِفِ الْمَلْعُوْنَةِ فَهُوَ كَاَنْ مِّنَ الظَّالِمِيْنَ

چنانچہ کافروں، ظالموں، علی الاعلان گناہ کرنے والے فاسقوں پر وقف کرنا صحیح ہے نہ ہی واضح طور پر بے دین اور بدعتیوں پر وقف کرنا جائز ہے اور جو بھی ان ملعون گروہوں کو وقف کرے گا وہ ظالمین میں سے ہوگا۔ ان پر وقف کرنا درست نہیں

وَلَمْ يَصِحَّ الْوَقْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا عَلٰى بُيُوْتِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ كَالْكَنَائِسِ وَالْبِيَعِ وَمَوَاطِنِ أَهْلِ الْبِدْعَةِ الَّذِيْنَ غَرَقُوْا فِي الْفِسْقِ وَالْفُجُوْرِ وَتَرْكِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَمَعَ هٰذَا يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ مُفْلِسًا أَمَّا الْفَقْرُ الَّذِيْ افْتَخَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِهٖ وَقَالَ: الْفَقْرُ فَخْرِيْ فَهُوَ الْفَقْرُ الْحَقِيْقِيُّ الَّذِيْ ظَاهِرُهُ التَّجَرُّدُ مِنْ حُطَامِ الدُّنْيَا وَبَاطِنُهُ التَّفْرِيْدُ بِمَا سِوَى اللّٰهِ وَالْمُبْتَدِعَةُ مَحْرُوْمُوْنَ مِنْهُ فَلَيْسَ لَهُمْ كَثِيْرُ حَظٍّ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا مِنَ الْآخِرَةِ فَأَصَابَهُمْ خُسْرَانُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔

نہ ہی ان کے گھروں، عبادتگاہوں مثلاً یہودی عبادت گاہوں، گرجاؤں پر وقف جائز ہے۔ اسی طرح ان اہل بدعت کے مقامات کیلئے وقف جائز نہیں جو فسق و فجور، ترک نماز و روزہ میں غرق رہتے ہیں اور اس کیساتھ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ فقیروں میں سے ہیں مگر یہ کہ ان میں سے جو تنگدست ہوں۔ پس حقیقی فقر وہ ہے جس پر نبی رحمت ﷺ نے فخر کیا ہے اور یوں فرمایا کہ فقر تو میرا فخر ہے۔ یہ وہ حقیقی فقر ہے جس کا ظاہر دنیاوی مال و متاع سے دور رہنا اور باطن غیر اللہ کو چھوڑ کر اللہ کی وحدانیت سے منسلک رہنا ہے۔ اہل بدعت اس فقر سے محروم ہیں چنانچہ ان کی اکثریت کیلئے نہ دنیا میں کوئی حصہ ہے اور نہ آخرت میں۔ انہوں نے دنیا میں نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی۔ یہی تو کھلا خسارا ہے۔

فقیر کی تعریف

فَمَنْ وَقَفَ عَلَى الْفُقَرَاءِ يَنْبَغِيْ أَنْ يُّمَيِّزَ الْفُقَرَاءَ مِنَ الْمُبْتَدِعَةِ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ الْعَامِلُوْنَ بِالشَّرِيْعَةِ الْمُجَاهِدُوْنَ فِي الطَّرِيْقَةِ الْعَارِفُوْنَ بِالْحَقِيْقَةِ الْمُسْتَغْرِقُوْنَ فِي الْأَحْوَالِ الْمَوْصُوْفُوْنَ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ۔

پس اگر کوئی غریبوں کیلئے وقف کرے تو وقف کرنے والے کو چاہئے کہ بدعتیوں اور فقیروں میں تمیز کرے۔ حقیقی فقیر وہ اولیاء ہیں جو شریعت پر عمل کرتے ہیں، طریقت میں مجاہدہ کرتے ہیں حقیقت کی پہچان رکھتے ہیں احوال میں کھوئے رہتے ہیں جو صفات کمال سے متصف ہوتے ہیں۔

مسلمان کی تعریف

وَلَوْ وَقَفَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ انْصَرَفَ إِلٰى مَنْ صَلّٰى مُتَوَجِّهًا إِلَى الْقِبْلَةِ۔

اگر کوئی مسلمانوں کیلئے وقف کرے تو وقف کی چیز ان لوگوں کی طرف پھیر دے جو قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔

مؤمن کی تعریف

وَلَوْ وَقَفَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ انْصَرَفَ إِلَى الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الْكَبَائِرَ۔

اگر کوئی مؤمنین کیلئے وقف کرے تو ان لوگوں کی طرف وقف کی چیز پھرے گی جو گناہان کبیرہ سے باز رہتے ہیں۔

علماء کی تعریف

وَلَوْ وَقَفَ عَلَى الْعُلَمَاءِ انْصَرَفَ إِلَى الْعُلَمَاءِ

اگر کوئی علماء کیلئے وقف کرے تو ان خدا والے علماء کی طرف

الرَّبَانِيِّينَ الَّذِينَ عَلَامَتُهُمُ الْخَشْيَةُ مِنَ اللهِ وَالطَّهَارَةُ وَالْعِبَادَةُ وَالِاشْتِغَالُ بِالْعُلُومِ وَالِانْقِطَاعُ عَنْ صُحْبَةِ الظَّلَمَةِ وَالْفَجَرَةِ۔

پھرے گا جن کی علامت خوف خدا، پاک رہنا، عبادت کرنا، علوم کے حاصل کرنے میں مشغول رہنا اور ظالموں اور فاجروں کی صحبت سے اپنے آپ کو دور رکھنا ہے۔

شیعہ کی تعریف

وَلَوْ وَقَفَ عَلَى الشِّيعَةِ انْصَرَفَ إِلَى مَنِ اعْتَصَمَ بِسِلْسِلَةِ الْأَوْلِيَاءِ الْمُرْشِدِينَ الْمُتَّصِلِينَ يَدًا بِيَدٍ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيِّدِ الْأَوْلِيَاءِ وَمِنْهُ إِلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ

اگر کوئی شیعہ کیلئے وقف کرے تو ان لوگوں کی طرف پھرے گا جو ان اولیاء مرشدین کے سلسلے کو تھامے ہوئے ہیں جو بید بید اولیاء عظام کے سردار حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان سے سردار انبیاء حضرت محمد ﷺ تک پہنچنے والے ہوتے ہیں۔

سادات کی تعریف

وَلَوْ وَقَفَ عَلَى السَّادَاتِ وَالشُّرَفَاءِ انْصَرَفَ إِلَى بَنِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَنِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي مُطَّلِبٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ وَأَعْطَاهُمُ الْخُمُسَ فَتَحْرِيمُ الصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ وَإِعْطَاءُ الْخُمُسِ لَهُمْ كَانَا شَاهِدَيْنِ بِمَا دَلَّيْنِ عَلَى سِيَادَتِهِمْ وَشَرَفِهِمْ

اگر سادات اور شرفاء کو وقف کرے تو وہ اولاد امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد بنی ہاشم اولاد اور مطلب کی اولاد کی طرف پھرے گا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان پر صدقہ حرام فرمایا ہے اور ان کیلئے خمس عطا فرمایا ہے پس ان کیلئے صدقہ حرام قرار دینا اور ان کیلئے خمس عطا فرمانا دونوں انکی سیادت اور شرافت کے دو عادل گواہ ہیں۔

وَلَوْ أَطْلَقَ الْوَقْفَ عَلَيْهِمْ تَسَاوَى فِيهِ صِغَارُهُمْ وَكِبَارُهُمْ وَذُكُورُهُمْ وَإِنَاثُهُمْ وَلَوْ فَضَّلَ وَعَيَّنَ فَعَلَى تَفْضِيلِهِ وَتَعْيِينِهِ يُبْتَنَى۔

اگر مطلقاً ان کیلئے وقف کرے تو انکے چھوٹے، بڑے، مرد، عورتیں سب برابر ہیں۔ اگر کوئی کسی کو فوقیت دے اور معین کرے تو اس کی فوقیت اور تعین ہی تقسیم کی بنیاد ہوگی۔

وَلَوْ وَقَفَ عَلَى أَوْلَادِهِ وَأَوْلَادِ أَوْلَادِهِ إِلَى انْقِرَاضِهِمْ فَكَذَلِكَ تَسَاوَوْا وَلَوْ عَيَّنَ الذُّكُورَ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ الْإِنَاثُ وَلَوْ وَقَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَمْ يَصِحَّ وَلَكِنْ إِنْ وَقَفَ عَلَى طَائِفَةٍ كَالْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَهُوَ مِنْهُمْ أَوْ صَارَ مِنْهُمْ صَحَّ لَهُ الْمُشَارَكَةُ فِي الِانْتِفَاعِ بِهِ۔

اگر کوئی کسی کی اولاد اور تسلسل کیساتھ اولاد کی اولاد کیلئے وقف کرے تو اسی طرح سب برابر ہونگے اگر وہ مردوں کو معین کرے تو عورتیں شامل نہیں ہونگی۔ اگر کوئی اپنے لئے وقف کرے تو درست نہیں، تاہم اگر کسی گروہ مثلاً علماء یا فقراء کیلئے وقف کرے اور وہ خود بھی انہیں میں سے ہو یا ان میں سے ہو جائے تو اس کیلئے منفعت میں حصہ لینا درست ہے۔

وقف کے بعد رجوع جائز نہیں

وَلَا بُدَّ لِلْوَقْفِ مِنْ أَنْ يَكُونَ مُنَجَّزًا مُؤَبَّدًا مُخَرَّجًا عَنْ إِمْلَاكِ الْوَاقِفِ مَقْبُوضًا

وقف کیلئے ضروری ہے کہ وہ بلا قید اور ہمیشہ کیلئے ہو اور وقف کنندہ کے املاک سے نکالا گیا ہو اور موقوف علیہ کے

لِلْمَوْقُوْفِ عَلَيْهِ فَإِذَا صَارَ كَذٰلِكَ تَمَّ وَبَعْدَ التَّمَامِ لَا يَجُوْزُ الرُّجُوْعُ عَنْهُ وَلَوْ رَجَعَ صَارَ غَاصِبًا وَالْوَقْفُ يَنْتَقِلُ إِلٰى مِلْكِ الْمَوْقُوْفِ عَلَيْهِ لَا نَّ فَائِدَةَ الْمِلْكِ تُوْجَدُ فِيْهِ وَالْمَنْعُ مِنَ الْبَيْعِ لَا يُنَافِيْهِ كَمَا فِيْ أُمِّ الْوَلَدِ۔

قبضے میں آچکا ہو جب ایسا ہو جائے تو یہ عمل مکمل ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد رجوع جائز نہیں۔ اگر رجوع کیا تو غاصب ہوگا۔ وقف موقوف علیہ کی ملکیت میں آجاتا ہے کیونکہ ملکیت کا فائدہ اسی قبضے میں ہے۔ فروخت سے روکنا ام ولد کی طرح ملکیت کے منافی نہیں ہے۔

فی سبیل اللہ کی تعریف

وَلَوْ وَقَفَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ انْصَرَفَ إِلَى الْخَيْرَاتِ كَبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْقَنَاطِرِ وَالْغُزَاةِ الصُّوْرِيَّةِ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ الْكُفَّارَ وَالْغُزَاةِ الْمَعْنَوِيَّةِ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَإِذَا وَقَفَ مَسْجِدًا فَخَرِبَ وَخَرِبَتِ الْقَرْيَةُ لَمْ يَعُدْ إِلٰى مِلْكِ الْوَاقِفِ وَلَا تَخْرُجُ الْعَرْصَةُ عَنِ الْوَقْفِ وَلَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا وَلٰكِنْ لَوْ وَقَفَ بَيْنَ الْمُوْقُوْفِ عَلَيْهِمْ خَانٌ فَصَارَ بِحَيْثُ يُخْشٰى خَرَابُهُ جَازَ بَيْعُهُ إِنْ كَانَ الْبَيْعُ أَنْفَعَ لَهُمْ۔

اگر کوئی راہ خدا میں وقف کرے تو مسجد پل بنانے کافروں سے جنگ کرنے والے صوری غازیوں اور شب و روز شیطان اور نفس کا مقابلہ کرنیوالے معنوی غازیوں کی طرف وقف پھرے گا جب کسی مسجد کیلئے وقف کرے پھر وہ خراب ہو جائے اور وہ گاؤں بھی غیر آباد ہو جائے تو وہ مسجد اسکی ملکیت میں واپس نہیں آئیگی نہ ہی زمین وقف سے نکلے گی۔ اس زمین کا بیچنا جائز نہیں تاہم اگر کسی موقوف علیہم میں مسافر خانہ وقف کیا جائے اور اس کی حالت ایسی ہو جائے کہ ویران ہونے کا خدشہ ہو تو اس کے فروخت کا عمل ان کیلئے زیادہ فائدہ مند ہونے کی صورت میں جائز ہو جائیگا۔

وقف شدہ مال کی نگہبانی

وَلَا بُدَّ فِي الْوَقْفِ مِنَ التَّوْلِيَةِ وَالنَّظَارَةِ فَلَوْ شَرَطَ الْوَاقِفُ تَوْلِيَةَ مَا وَقَفَ لِنَفْسِهِ صَحَّ أَوْ لِغَيْرِهِ فَكَذٰلِكَ وَإِنْ لَّمْ يُعَيِّنْ فَتَوْلِيَتُهُ تَتَعَلَّقُ بِالْحَاكِمِ وَيَنْبَغِيْ أَنْ يَّكُوْنَ الْمُتَوَلِّيْ عَادِلًا مُتَدَيِّنًا كَافِيًا فِيْ أُمُوْرِ الْوَقْفِ شَفِيْقًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مُهْتَدِيًا إِلَى الْعِمَارَةِ وَالزِّرَاعَةِ وَتَحْصِيْلِ الْمَنَافِعِ وَلَا يَجُوْزُ إِجَارَةُ الْمَوْقُوْفَاتِ بِالْمُدَّةِ الْمُتَعَادِيَةِ بِحَيْثُ يُفْقَدُ الْمَوْقُوْفُ وَلَا يُعْلَمُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ أَمْ لَا فَإِنْ تَمَادَتْ مُدَّةُ الْإِجَارَةِ فِي الْمَوْقُوْفَاتِ لَمْ يَجُزْ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يَتَجَاوَزُ مِنْ ثَلَاثِ سِنِيْنَ۔

وقف شدہ املاک کی سرپرستی اور نگہبانی ضروری ہے۔ اگر وقف کنندہ اپنے لئے اسکی سرپرستی کی شرط لگا دے تو درست ہے۔ اگر کسی اور کیلئے شرط لگائے تو بھی درست ہے۔ اگر وقف کسی کی سرپرستی کو معین نہ کرے تو اسکا تعلق حاکم سے ہو جاتا ہے۔ متولی کیلئے شرط ہے کہ وہ عادل، دیندار ہو، مال وقف میں کفایت کرنے والا ہو، مسلمانوں پر رحم کرنے والا ہو، تعمیرات، کھیتی باڑی اور نفع کے ذرائع کی رہنمائی کرنے والا ہو۔ اتنی لمبی مدت کیلئے موقوفہ املاک کو اجارہ پر دینا جائز نہیں کہ وقف کی چیز کا موقوف ہونا مفقود ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ وقف کی چیز ہے یا نہیں اگر اجارہ کی مدت طویل ہو جائے تو تیس سال سے زیادہ عرصہ جائز نہیں صحیح ترین حکم یہ ہے کہ اجارہ کی مدت تین سال سے زیادہ نہ ہو۔

﴿۴۷﴾ بَابُ الصَّدَقَةِ صدقہ کا بیان

لَا بُدَّ فِيهَا مِنْ إِيجَابٍ وَقَبُولٍ قَوْلًا وَفِعْلًا وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ فَيَلْزَمُ مِنْ قَصْدِهِ التَّصَدُّقُ فِيَّةُ الْقُرْبَةِ فَلَا يَلْزَمُ التَّلَفُّظُ وَتَمَامُهَا كَانَ بِالْقَبْضِ وَلَا يَجُوزُ الرُّجُوعُ فِيهَا إِلَّا فِيمَا يَزْعُمُ فِيهِ الْمُتَصَدِّقُ الْمُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ مُسْلِمًا أَوْ صَالِحًا فَبَانَ مُلْحِدًا أَوْ فَاسِقًا فَيَجِبُ الِاسْتِرْجَاعُ لِلْمُتَصَدِّقِ وَإِيصَالُهَا إِلَى مُسْتَحِقِّيهِ وَصَدَقَةُ السِّرِّ أَفْضَلُ مِنَ الْعَلَانِيَةِ إِلَّا أَنْ يَرَى فِيهِ مَصْلَحَةً كَتَرْغِيبِ غَيْرِهِ إِلَى الْخَيْرِ أَوْ دَفْعِ ظَالِمٍ طَمِعَ مَالَهُ وَغَيْرِ ذَالِكَ۔

وَالصَّدَقَةُ الْمَفْرُوضَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ إِلَّا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ سَبَقَ ذِكْرُهَا فِي بَابِ الزَّكٰوةِ وَلَا بَأْسَ بِالْمَنْذُوبَةِ لِأَنَّهَا كَالْهَدِيَّةِ وَالْمَنْذُورَةُ كَالْمَنْذُوبَةِ فِي جَوَازِ حَمْلِهَا هَاشِمِيَّتِينَ وَالصَّدَقَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الشُّهُورِ وَالْجِيرَانُ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِمْ وَالْأَقَارِبُ أَفْضَلُ مِنَ الْأَجَانِبِ وَمَنِ احْتَاجَ إِلَى مَالِهِ لِعِيَالِهِ لَمْ يُسْتَحَبَّ لَهُ التَّصَدُّقُ بِهِ وَلَا يَجُوزُ التَّصَدُّقُ بِجَمِيعِ الْمَالِ إِلَّا لِأَرْبَابِ الْكَمَالِ۔

صدقہ کے معاملے میں قولی و فعلی طور پر ایجاب و قبول ضروری ہے، جو شخص صدقہ کا ارادہ کرے تو قرب الٰہی کی نیت بھی لازم ہے۔ لہٰذا الفاظ لازمی نہیں۔ صدقہ کا عمل قبضہ سے مکمل ہو جاتا ہے۔ اس میں رجوع جائز نہیں مگر اس صورت میں صدقہ کنندہ کو یہ گمان ہو کہ صدقہ لینے والا مسلمان یا صالح ہے لیکن بعد میں وہ بے دین یا فاسق نکلے۔ اس صورت میں صدقہ کنندہ کو رجوع کرنا اور اصل مستحق تک پہنچانا واجب ہے۔ خفیہ صدقہ، علانیہ صدقے سے بہتر ہے مگر وہ اعلانیہ دینے میں کوئی مصلحت دیکھے مثلاً دوسروں کو نیکی کی ترغیب دینا یا ظالم کو روکنا جو اسکے مال میں لالچ رکھتا ہو یا کوئی اور مقصد ہو۔

واجبی صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے مگر بنی ہاشم کا خود بنی ہاشم سے نہیں اور اس کا ذکر باب الزکوٰۃ میں ہو چکا۔ مسنون صدقات دینے میں حرج نہیں کیونکہ یہ ہدیہ کی طرح ہے، نذر کا صدقہ بنی ہاشم کیلئے جائز ہونے میں مسنون کی مانند ہے۔ رمضان میں صدقہ دیگر مہینوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت کا حامل ہے پڑوسی دور لوگوں سے افضل ہے۔ رشتہ دار بیگانوں سے افضل ہیں۔ جو شخص اپنے بال بچوں کیلئے اپنے مال کا محتاج مند ہو اس کیلئے صدقہ دینا مستحب نہیں۔ کسی شخص کو اپنے تمام مال ومتاع کا صدقہ کرنا جائز نہیں سوائے اہل کمال کے۔

﴿۴۸﴾ بَابُ السُّكْنٰى سکونت اختیار کرنے کا بیان

سکنیٰ کیا ہے؟

وَهِيَ عَقْدٌ يَفْتَقِرُ إِلَى الْإِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ قَوْلًا أَوْ فِعْلًا وَّالْقَبْضِ وَفَائِدَتُهَا التَّسْلِيْطُ عَلَى اسْتِيْفَاءِ الْمَنْفَعَةِ مَعَ بَقَاءِ الْمِلْكِ عَلٰى مَالِكِهٖ وَتَخْتَلِفُ أَسْمَاؤُهَا بِحَسَبِ اخْتِلَافِ إِضَافَتِهَا إِلَيْهِ. فَإِذَا اقْتَرَنَتْ بِالْعُمُرِ سُمِّيَتْ عُمْرٰى وَإِذَا اقْتَرَنَتْ بِالْإِسْكَانِ سُمِّيَتْ سُكْنٰى وَإِذَا اقْتَرَنَتْ بِالْمُدَّةِ سُمِّيَتْ رُقْبٰى بِسَبَبِ الْإِرْتِقَابِ

یہ ایک معاہدہ ہے جس میں قولاً یا فعلاً ایجاب و قبول اور قبضہ لازمی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ ملکیت مالک کے پاس رہے، منفعت سے فائدہ اٹھانے کا اختیار کسی اور کو دیا جائے۔ اس چیز کی نسبت میں اختلاف کے باعث نام بھی مختلف ہیں۔ اگر عمر کے ساتھ قید کرے تو اسے عمریٰ کہتے ہیں۔ اگر سکونت کیساتھ جڑا ہوا ہے سکنیٰ کہتے ہیں۔ اگر مدت کیساتھ نسبت دی جائے تو اسے انتظار کی وجہ سے رقبیٰ کہا جاتا ہے۔

وَالْإِيْجَابُ أَنْ يَّقُوْلَ أَسْكَنْتُكَ أَوْ أَعْمَرْتُكَ أَوْ أَرْقَبْتُكَ هٰذِهِ الدَّارَ أَوِ الْأَرْضَ مُدَّةَ عُمُرِيْ أَوْ سَنَةً أَوْ مُدَّةً كَذَا وَلَوْ قَالَ لَكَ سُكْنٰى الدَّارِ مَا بَقِيْتُ أَوْ حَيِّيْتُ صَحَّ فَلَوْ قَالَ مُدَّةَ عُمُرِكَ رَجَعَتْ إِلَى الْمُسْكِنِ بَعْدَ مَوْتِ السَّاكِنِ وَلَوْ قَالَ مُدَّةَ عُمُرِيْ رَجَعَتْ إِلٰى وَرَثَةِ الْمُسْكِنِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُسْكِنِ وَلَوْ قَالَ أَعْمَرْتُكَ هٰذِهِ الدَّارَ وَلِعَقِبِكَ رَجَعَتْ إِلَيْهِ بَعْدَ انْقِضَاءِ عَقِبِ السَّاكِنِ وَلَوْ لَمْ يُعَيِّنْ مُدَّةً كَانَ الْخِيَارُ لِلْمُسْكِنِ فَلَهُ أَنْ يُّخْرِجَهُ مَتٰى شَاءَ

ایجاب یہ ہے کہ مالک یہ کہے کہ میں نے تمہیں سکونت دیدی، یا عمری کا معاملہ کیا، تمہیں گھر یا زمین میری عمر یا سال یا اتنی مدت کیلئے رقبیٰ کا معاملہ کیا۔ اگر کہے کہ اس گھر میں سکونت میری بقا یا میری زندگی تک ہے تو یہ درست ہے، اگر وہ کہے کہ تیری عمر تک، تو مقیم شخص کی موت پر گھر مالک کو لوٹے گا اگر کہے کہ میری زندگی تک، تو مالک کی موت کے بعد وارثین کو لوٹے گا اگر کہے میں نے تیری اور تیرے بعد والے کی عمر تک گھر میں رہنے دیا تو بعد والے کی مدت ختم ہوتے ہی گھر مالک کو واپس ہو جائیگا۔ اگر مدت معین نہ کرے تو مالک کیلئے جب چاہے نکال دینے کا اختیار ہوگا۔

وَكُلُّ مَا صَحَّ وَقْفُهُ صَحَّ إِعْمَارُهُ مِنَ الْعِقَارِ وَالْحَيَوَانِ وَالْأَثَاثِ وَغَيْرِهٖ وَإِذَا وَقَّتَ السُّكْنٰى

زمین، حیوان اور اثاثوں وغیرہ میں جس کا وقف صحیح ہو اسے عمری کا معاملہ کرنا درست ہے۔ اگر مالک سکنیٰ کا وقت

لَمْ يَجُزْ لَهُ الرُّجُوْعُ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْمُدَّةِ وَلَوْ عَيَّنَ وَلَوْ عَيَّنَ السُّكْنٰى لَهُ اَوْ اَطْلَقَ جَازَ لَهُ اَنْ يَّسْكُنَ فِيْهَا بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَلَيْسَ لَهُ اِسْكَانُ غَيْرِهِمْ اِلَّا اَنْ يُّشْتَرَطَ حِيْنَ الْعَقْدِ وَلَا اَنْ يُّؤَجِّرَهَا اِلَّا بِاِذْنِ الْمَالِكِ وَاِذَا حَبَسَ فَرَسَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ عَبْدَهٗ فِيْ خِدْمَةِ بَيْتِ اللّٰهِ كَالْكَعْبَةِ وَسَائِرِ الْمَسَاجِدِ اَوْ خِدْمَةِ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ لَزِمَ وَلَا يَجُوْزُ تَغْيِيْرُهٗ مَا دَامَتِ الْعَيْنُ بَاقِيَةً وَّلَوْ حَبَسَ شَيْئًا عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْفُقَرَاءِ اَوِ الْعُلَمَاءِ وَعَيَّنَ وَقْتًا كَذَا فَلَيْسَ لَهُ الرُّجُوْعُ قَبْلَ انْقِضَائِهٖ وَاِنْ لَّمْ يُعَيِّنْ كَانَ لَهُ الرُّجُوْعُ مَتٰى شَاءَ

معین کرے تو مقررہ مدت سے پہلے رجوع کرنا جائز نہیں۔ اگر مالک وقت معین کرے یا مطلق سکونت دیدے تو ساکن خود، اہلخانہ اور اولاد کو مقیم ہونا جائز ہے۔ کسی اور کو مقیم کرنا جائز نہیں، تاہم معاہدہ کے وقت شرط ہو تو جائز ہے۔ مالک کی اجازت کے بغیر کسی اور کو مکان اجرت پر دینا جائز نہیں۔ اگر کوئی اپنے گھوڑے کو راہ خدا یا غلام کو اللہ کے گھر مثلاً کعبہ یا دیگر مساجد یا متبرک مزاروں کی خدمت کیلئے وقف کردے تو لازمی کرنا ہوگا اور جب تک اصل چیز باقی ہو اس میں تبدیلی جائز نہیں۔ اگر فقراء یا علماء میں سے کسی کیلئے کوئی چیز وقف کرے اور وقت معین کردے تو اسے وقت سے پہلے رجوع کرنا جائز نہیں اور اگر وقت معین نہ ہو تو اس کیلئے جب چاہے رجوع کا اختیار ہوگا۔

* * * * *

{۴۹} بَابُ الْهِبَةِ — ہبہ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا۝ (۱)

فرمان الٰہی ہے "اگر تمہیں کوئی سلام کرے تو اس کو اس سے اچھا سلام کیا کرو یا اس جیسا جواب دو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے"۔

قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِيْنَ اِنَّهَا الْهِبَةُ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا۔

بعض مفسرین کہتے ہیں تحیہ ہبہ ہے۔ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ ہبہ کیا کرو تاکہ محبت بڑھے۔

ہبہ کی تعریف

وَالْهِبَةُ تَمْلِيْكٌ بِلَا عِوَضٍ وَّقَدْ يُعَبَّرُ عَنْهَا بِالنِّحْلَةِ وَالْعَطِيَّةِ وَالْهَدِيَّةِ وَلَا بُدَّ فِيْهَا مِنَ الْاِيْجَابِ وَالْقَبُوْلِ۔

ہبہ کسی بھی چیز کو کسی معاوضے کے بغیر کسی کو ملکیت میں دینے کو کہا جاتا ہے اس کو نحلہ، عطیہ، ہدیہ بھی کہا جاتا ہے ہبہ کے معاملے میں ایجاب و قبول ضروری ہے۔

ایجاب و قبول کی صورت

اَمَّا الْاِيْجَابُ فَكَقَوْلِكَ وَهَبْتُكَ مَلَّكْتُكَ وَاَهْدَيْتُ اِلَيْكَ وَاَعْطَيْتُكَ اَوْ قَالَ هٰذَا لَكَ وَكَانَتْ بِنِيَّةِ الْهِبَةِ۔ وَاَمَّا الْقَبُوْلُ فَكَقَوْلِكَ قَبِلْتُ وَلَا بُدَّ لَهَا مِنَ الْقَبْضِ وَهُوَ قَبُوْلٌ فِعْلًا وَّاِنْ قَبِلَهَا الْمَوْهُوْبُ لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَتَلَفَّظْ بِقَبِلْتُ صَحَّ لِاَنَّ الْقَبُوْلَ يَلْزَمُ مِنَ الْقَبْضِ وَالْاِيْجَابُ كَذٰلِكَ يَلْزَمُ مِنْ بَعْثِهَا اِلَى الْمَوْهُوْبِ لَهٗ فَيَصِحُّ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ قَوْلًا وَّفِعْلًا۔

ایجاب یہ ہے جیسے آپ یوں کہے کہ میں نے تجھے ہبہ کیا، مالک بنایا، یہ چیز ہدیہ یا عطیہ کی یا یوں کہے کہ یہ چیز تیرے لئے ہے جبکہ یہ ہبہ کی نیت سے ہو۔ قبول یہ ہے کہ مثلاً آپ یوں کہے کہ میں نے قبول کیا۔ ہبہ پر قبضہ ضروری ہے یہ عملی قبول ہے۔ اگر موہوب لہ اس کو قبول کرے لیکن زبان سے قبلت نہ بھی کہے تو درست ہے کیونکہ قبضہ سے قبول ثابت ہوا اسی طرح ایجاب بھی موہوب لہ تک چیز پہنچانے سے ثابت ہو جاتا ہے لہٰذا ایجاب و قبول قولاً اور فعلاً دونوں صورتوں میں درست ہیں۔

---

(۱) سورۂ نساء آیت ۸۶

واہب کے لئے شرط

وَاَمَّا الْوَاهِبُ فَشَرْطُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ بَالِغًا عَاقِلًا جَائِزَ التَّصَرُّفِ فَهِبَةُ الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُوْنِ وَالْمَحْجُوْرِ عَلَيْهِ لَغْوٌ۔

ہبہ کرنے والے کے لیے شرط ہے کہ بالغ، عاقل، معاملات میں تصرف کرنے کا مجاز ہو۔ لہٰذا بچے کا ہبہ کرنا اور پاگل کا ہبہ کرنا اور مجور علیہ کا ہبہ کرنا باطل ہے۔

موہوب لہ کے لئے شرط

وَاَمَّا الْمَوْهُوْبُ لَهٗ فَشَرْطُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَابِلًا لِلْهِبَةِ وَجِهَةُ الْوُجُوْبِ الشَّرْعِيَّةِ۔

جس کیلئے ہبہ کیا جائے اس کیلئے شرط یہ ہے کہ شرعی اسباب میں سے کسی بھی سبب کی بناء پر ہبہ کا اہل ہو۔

موہوب کے لئے شرط

وَاَمَّا الْمَوْهُوْبُ فَشَرْطُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ مُتَحَرَّزًا فَلَوْ وَهَبَ الدَّيْنَ لِغَيْرِ مَنْ عَلَيْهِ لَمْ يَصِحَّ وَلَوْ وَهَبَهٗ لِمَنْ فِيْ ذِمَّتِهٖ صَحَّ فَكَانَ اِبْرَاءً وَلَا تَتِمُّ الْهِبَةُ اِلَّا بِالْقَبْضِ

موہوب کیلئے شرط ہے کہ فوراً دی جائے۔ لہٰذا قرضہ مقروض کے علاوہ کسی اور کو ہبہ کیا جائے تو درست نہیں۔ اگر مقروض کو ہبہ کیا جائے تو درست ہے پس وہ قرض سے بری ہو جائیگا۔ ہبہ قبضہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

ہبہ کے بعد رجوع جائز نہیں

فَاِذَا تَمَّتْ لَمْ يَجُزِ الرُّجُوْعُ عَنْهَا لِاَنَّ النَّبِيَّ (ص) نَهٰى عَنْهُ وَقَالَ لَا تَرْجِعْ فِيْ هِبَتِكَ وَاَمَّا هِبَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ فَيَجُوْزُ الرُّجُوْعُ اِلَيْهَا بِسَبَبٍ مِّنَ الْاَسْبَابِ الْمُجَوِّزَةِ لَهٗ كَاِفْلَاسِ الْوَالِدِ وَتَقْصِيْرِ الْوَلَدِ فِيْ نَفَقَتِهٖ اَوْ لِسَفَهِ الْوَلَدِ اَوْ تَبْذِيْرِهٖ اَوْ فِسْقِهٖ اَوْ غَيْرِ ذَالِكَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ لَمْ يَجُزِ الرُّجُوْعُ اَيْضًا فِيْ هِبَتِهٖ وَمَعَ هٰذِهٖ لَوْ تَلِفَ فِيْ يَدِ الْوَلَدِ اَوْ بَاعَهٗ اَوْ وَهَبَهٗ اَوْ وَقَفَهٗ لَمْ يَجُزِ الرُّجُوْعُ۔

جب معاملہ مکمل ہو جائے تو رجوع جائز نہیں؛ کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے کہ اپنے ہبہ کی طرف رجوع نہ کرو۔ والد کا بیٹے کیلئے ہبہ کی صورت میں جائز وجوہات میں سے کسی سبب سے والد رجوع کر سکتا ہے مثلاً والد کا تنگدست ہو جانا باپ کے اخراجات میں بیٹے کی کوتاہی یا بیٹے کی بے وقوفی، فضول خرچی، فسق وغیرہ اگر ایسی کوئی وجہ نہ ہو تو والد کو بھی اپنے ہبہ کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ ساتھ ہی بیٹے کے ہاتھوں ضائع ہو جانے، بیچنے، ہبہ کرنے یا وقف کی صورت میں بھی رجوع جائز نہیں۔

قبضہ کیلئے شرط

اَمَّا الْقَبْضُ فَلَا يَصِحُّ اِلَّا بِاِذْنِ الْوَاهِبِ وَلَوْ مَاتَ الْوَاهِبُ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهَا الْمَوْهُوْبُ لَهٗ

ہبہ کنندہ کی اجازت کے بغیر قبضہ جائز نہیں۔ اگر ہبہ کنندہ قبضہ دینے سے قبل ہی مرجائے تو اس کے وارثوں کو

فَلِوَرَثَتِهِ الْخِيَارُ فِي إِمْضَائِهَا وَفَسْخِهَا وَلَوْ وَهَبَ مَا فِي يَدِ الْمَوْهُوبِ لَهُ فَلَا حَاجَةَ إِلَى قَبْضٍ جَدِيدٍ لِأَنَّهَا كَانَتْ فِي قَبْضَتِهِ وَكَذَلِكَ إِذَا وَهَبَ الْأَبُ أَوِ الْجَدُّ لِوَلَدِ الصَّغِيرِ لِأَنَّ قَبْضَهُمَا قَبْضٌ عَنْهُ وَكُلُّ مَا يَجُوزُ بَيْعُهُ يَجُوزُ هِبَتُهُ فَهِبَةُ الْمُشَاعِ جَائِزَةٌ كَبَيْعِهِ وَيَسْتَحِبُّ لِلْوَالِدِ أَنْ يُسَوِّيَ فِي الْعَطِيَّةِ بَيْنَ الْأَوْلَادِ الذُّكُورِ وَالْإِنَاثِ وَيُكْرَهُ التَّفْضِيلُ فِيهَا۔

اختیار حاصل ہے کہ ہبہ کو برقرار رکھے یا فسخ کر دے۔ اگر کوئی شخص موہوب لہ کے پاس موجود چیز کو ہبہ کر دے تو قبضہ کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اسکے قبضے میں ہے۔ اگر باپ یا دادا کم سن بچے کو ہبہ کر دے تو بھی یہی حکم ہے کیونکہ انکا قبضہ بچے کا ہی قبضہ ہے۔ جسکی فروخت جائز ہو اس کا ہبہ جائز ہے۔ غیر منقسم چیز کا ہبہ اسکی فروخت کی مانند جائز ہے۔ والد کیلئے اولاد میں عطیہ کرنے میں لڑکوں اور لڑکیوں میں برابری مسنون اور کسی قسم کی ترجیح مکروہ ہے۔

☆☆☆☆☆

﴿۵۰﴾ بَابُ السَّبْقِ وَالرِّمَايَةِ

مُسابقت اور تیر اندازی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (۱)

فَسَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْقُوَّةَ بِالرَّمْيِ وَرُوِيَ اَيْضًا اَنَّ الْمُسَابَقَةَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَالْمُرَادُ بِهِمَا بَعْثُ الْعَزْمِ عَلٰى اِسْتِعْدَادِ الْقِتَالِ وَالْهِدَايَةِ لِمُمَارَسَةِ النِّضَالِ وَهِيَ مُعَامَلَةٌ صَحِيْحَةٌ مُسْتَنَدُهَا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا سَبْقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ وَرُوِيَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَنَفَّرُ عِنْدَ الرِّهَانِ وَتَلْعَنُ صَاحِبَهَا خَلَا الْحَافِرِ وَالْخُفِّ وَالرِّيْشِ وَالنَّصْلِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ”تم دشمنوں کے مقابلے کیلئے پوری طاقت سے تیاری کیا کرو“۔

رسول خدا ﷺ نے قوت کی تفسیر تیر اندازی فرمائی ہے یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ نے گھڑدوڑ بھی کرائے پس تیر اندازی اور گھڑدوڑ دونوں مستحب مقابلے ہیں۔ دونوں کا فائدہ جنگی صلاحیت کیلئے پرعزم ہونا اور تیر اندازی میں مہارت حاصل کرنا ہے۔ اس معاملے کے درست ہونے کی سند رسول خدا ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ ”تیر اندازی، اونٹ اور گھڑدوڑ کے علاوہ کوئی مقابلہ نہیں“۔ یہ بھی مروی ہے کہ فرشتے گھڑ، اونٹ دوڑ، تلوار بازی اور تیر اندازی کے سوا دیگر صاحبان مقابلہ سے نفرت اور ان پر لعنت کرتے ہیں۔

مقابلے کی تفصیل

فَالسَّابِقُ هُوَ الَّذِيْ يَتَقَدَّمُ بِالْعُنُقِ وَالْكَتِفِ اَوْ بِاُذُنِهِ وَالْمُصَلِّيْ هُوَ الَّذِيْ يُحَاذِيْ رَاْسُهُ صَلَوَيِ السَّابِقِ وَالصَّلَوَانِ مَا عَنْ يَّمِيْنِ الذَّنَبِ وَشِمَالِهِ وَالسَّبْقُ بِسُكُوْنِ الْبَاءِ الْمَصْدَرُ وَ بِفَتْحِهَا الْعِوَضُ وَهُوَ الْمَالُ وَالْمُحَلِّلُ الَّذِيْ يَدْخُلُ بَيْنَ الْمُتَرَاهِنَيْنِ اِنْ سَبَقَ اَخَذَ وَاِنْ لَّمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرَمْ۔

سابق وہ گھوڑا ہے جس کی گردن، شانیں، کان آگے نکل جائیں۔ مصلی وہ گھوڑا جس کا سر اگلے گھوڑے کے صلوین یعنی دم کے دائیں اور بائیں طرف کے حصوں کے برابر ہو۔ سبق سکون با کیساتھ مصدر ہے اور فتح با کیساتھ عوض مراد ہے اور وہ مال ہے۔ محلل وہ شخص جو دو مقابلہ کرنے والوں کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ اگر وہ سبقت کر جائے تو مال وصول کرے اگر سبقت نہ کرے تو کوئی نقصان نہیں۔

---

(۱) سورہ انفال آیہ ۶۰۔

وَالْغَايَةُ مُدَى السِّبَاقِ

غایت، دوڑ کی انتہائی مسافت کا نام ہے۔

وَالْمُنَاضَلَةُ الْمُرَامَاةُ۔

مناضلہ، آپس میں تیر اندازی کرنے کو کہا جاتا ہے۔

وَالْمُسَابَقَةُ بِالْخَيْلِ وَغَيْرِهَا كَالْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَالْفِيْلِ وَسَبَقَ بِتَشْدِيْدِ الْبَاءِ اَیْ اَخْرَجَ السَّبَقَ اَحْرَزَهٗ۔

مسابقہ، گھوڑے، خچر، گدھا اور ہاتھی وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ سبق یعنی با مشدد ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے مال نکالا اور محفوظ کر لیا۔

وَالرِّشْقُ بِكَسْرِ الرَّاءِ عَدَدُ الرَّمْيِ وَ بِفَتْحِهَا الرَّمْيُ وَيُقَالُ رَشَقَ وَحَذَّفَ رَادُوْا بِهِ الرَّمْيَ عَلَى وِلَاءٍ حَتّٰى يَفْرُغَ الرِّشْقُ۔

رشق بکسر را ہو تو تیروں کی تعداد ہے۔ را مفتوح ہو تو تیر اندازی مراد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیر اندازی مکمل ہو گیا اسکا مطلب یہ کہ نشانے پر تیر پھینکنا کہ اسکی تعداد ہی ختم ہو جائے۔

تیروں کی اقسام

وَاَمَّا السَّهْمُ فَيُوْصَفُ بِالْخَانِيْ وَالْخَاصِرِ وَالْخَازِقِ وَالْخَاسِقِ وَالْمَارِقِ وَالْخَارِمِ

تیروں کی مختلف صورتوں میں خانی، خاصر، خازق، خاسق، مارق، اور خارم نام ہیں۔

فَالْخَانِيْ مَا ذَبَحَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَصَابَ الْغَرَضَ

(۱) خانی وہ تیر ہے جو زمین کو چیرے پھر نشانے پر لگے

وَالْخَاصِرُ مَا اَصَابَ اَحَدَ جَانِبَيْهِ

(۲) خاصر وہ تیر ہے جو نشانے کی کسی ایک جانب لگے۔

وَالْخَازِقُ مَا خَدَشَهٗ۔

(۳) خازق وہ تیر ہے جو نشان کو مخدوش کرے۔

وَالْخَاسِقُ مَا فَتَحَهٗ وَثَبَتَ فِيْهِ

(۴) خاسق وہ تیر جو نشانے پر لگے اور وہاں اٹک جائے۔

وَالْمَارِقُ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنَ الْغَرَضِ نَافِذًا

(۵) مارق وہ تیر ہے جو نشانے کے اس پار نکل جائے۔

وَالْخَارِمُ الَّذِيْ يَخْرِمُ حَاشِيَتَهٗ

(۶) خارم وہ تیر جو نشانے کے کنارے پر چھید کرے۔

وَيُقَالُ الْمُزْدَلِفُ الَّذِيْ يَضْرِبُ الْاَرْضَ ثُمَّ يَثْبُتُ فِي الْغَرَضِ

(۷) کہا جاتا ہے کہ مزدلف وہ تیر ہے جو زمین پر لگے پھر نشانے پر جا لگے اور گڑ جائے۔

وَالْغَرَضُ مَا تُقْصَدُ اِصَابَتُهٗ وَهُوَ الرُّقْعَةُ

(۸) غرض وہ چیز جس کو تیر مارنا مقصود ہو یعنی نشانہ۔

وَالْهَدَفُ مَا يُجْعَلُ فِيْهِ الْغَرَضُ مِنْ تُرَابٍ اَوْ غَيْرِهٖ

ہدف مٹی وغیرہ سے بنی چیز جس میں نشانہ رکھا جاتا ہے۔

وَالْمُبَادَرَةُ هِيَ اَنْ يُّبَادِرَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاِصَابَةِ مَعَ التَّسَاوِيْ فِي الرِّشْقِ

مبادرہ تعداد میں برابر تیروں کیساتھ کسی ایک تیر انداز کا ہدف تک پہنچنے کی کوشش کرنے کو کہا جاتا ہے۔

وَالْمُحَاطَّةُ هِيَ اِسْقَاطُ مَا تَسَاوَيَا فِيْهِ مِنَ الْاِصَابَةِ۔

محاطہ: نشانہ پر لگے ہوئے دونوں طرف کی تیروں کو برابر تعداد میں ساقط کرنے کو محاطہ کہا جاتا ہے۔

شرعی جائز مقابلے

وَاَمَّا الْمُسَابَقَةُ الَّتِيْ تَجُوْزُ فِي الشَّرْعِ فَالنَّضْلُ وَيَدْخُلُ تَحْتَهُ السَّهْمُ وَالنِّشَابُ وَالْحِرَابُ وَالسَّيْفُ وَالرُّمْحُ وَسَائِرُ الْاَسْلِحَةِ الْقَابِلَةِ لِلْمُعَارَبَةِ وَلَا يَجُوْزُ الرِّهَانُ عَلٰى كُرَةِ الصَّوْلَجَانِ وَالْبَنَادِقِ وَعَلَى اللَّعِبِ بِالشِّطْرَنْجِ وَالْخَاتَمِ وَمَعْرِفَةُ مَا فِيْ يَدِ الْغَيْرِ وَتَطْيِيْرِ الْحَمَامَاتِ وَغَيْرِهَا مِنَ الطُّيُوْرِ وَلَا عَلَى الْمُصَارَعَةِ۔

تیراندازی شرعاً جائز مقابلہ ہے اور اس کے تحت تیر، خنجر، حراب، تلوار، نیزہ اور وہ مہلک ہتھیار شامل ہیں جو جنگ کے لیے لائق ہوتے ہیں۔ چوگان کی گیند کا کھیل، بندوق کا کھیل، شطرنج اور انگوٹھی کے بے ہودہ کھیل اور دوسرے کے ہاتھ میں موجود چیز کی پہچان کرنے کا کھیل، کبوتر سمیت دیگر پرندوں کے اڑانے کا کھیل اور کشتی لڑنے کا کھیل ان پر شرط لگانا ناجائز ہے۔

ایجاب وقبول کی ضرورت

وَالْمُسَابَقَةُ وَالرِّمَايَةُ اِنْ كَانَتْ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَفْتَقِرُ اِلٰى اِيْجَابٍ مِنَ الْجَاعِلِ وَالْقَبُوْلُ هُوَ الْعَمَلُ بِالْمُسَابَقَةِ وَالْمُرَامَاةِ فَيَجِبُ عَلَى الْجَاعِلِ بَذْلُ مَا ضَمِنَهُ وَيَصِحُّ اَنْ يَّكُوْنَ السَّبَقُ عَيْنًا اَوْ دَيْنًا اَوْ مَنْفَعَةً وَمَنْصَبًا وَهُوَ جَائِزٌ مِنَ الْمُتَسَابِقَيْنِ وَمِنْ غَيْرِهِمَا وَمِنَ الْاِمَامِ مِنْ مَالِهٖ اَوْ مِنْ مَرْبَيْتِ الْمَالِ وَلَوْ جَعَلَ السَّبَقَ لِلْمُحَلِّلِ اِنْفَرَدَ بِهٖ جَازَ اَيْضًا وَلَوْ قَالَ الْاِمَامُ اَوْ اَحَدٌ مِّنَ الْكُبَرَاءِ مَنْ سَبَقَ مِنَّا فَلَهُ السَّبَقُ بِالْعُمُوْمِ جَازَ فِي الرِّهَانِ۔

دوڑ یا تیراندازی اگر کسی دو کے درمیان ہو تو مقابلہ کرانے والے کا ایجاب ضروری ہے جبکہ مقابلے پر عمل کرنا دوڑ اور تیراندازی کی صورت میں قبول ہے۔ پس انعقاد کنندہ پر اپنی ذمہ داری پوری کرنا واجب ہے۔ مال کا معین، قرض، منفعت یا عہدے کی شکل میں ہونا بھی درست ہے۔ یہ مال مقابلہ کرنیوالوں، دیگر لوگوں اور امام کو اپنے مال یا بیت المال سے دینا جائز ہے۔ اگر مال مقابلہ مخلل کو انفرادی طور پر دینا قرار پائے تو بھی جائز ہے اگر عمومی طور پر امام یا ہجوم میں سے کوئی یہ کہے کہ ہم میں سے جس نے سبقت حاصل کر لی مال مسابقہ اس کا ہوگا تو مقابلے میں یہ صورت جائز ہے۔

گھڑدوڑ اور اس کی شرائط

وَتَفْتَقِرُ الْمُسَابَقَةُ وَالْمُرَامَاةُ اِلٰى خَمْسَةِ شُرُوْطٍ اَلْاَوَّلُ تَقْدِيْرُ الْمَسَافَةِ اِبْتِدَاءً وَّاِنْتِهَاءً وَالثَّانِيْ تَقْدِيْرُ السَّبَقِ وَهُوَ الْمَالُ

دوڑ اور تیراندازی کی پانچ شرائط ہیں۔

(۱) پہلی یہ کہ ابتدائی اور انتہائی مسافت کا اندازہ لگایا جائے

(۲) مال کا اندازہ کرنا۔

وَالثَّالِثُ تَعْيِيْنُ مَا يُسَابَقُ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْلِ اَوِ الْجَمَلِ اَوِ الْبَغْلِ اَوِ الْحِمَارِ اَوِ الْفِيْلِ

(۳) گھوڑا، اونٹ، خچر، گدھا اور ہاتھی میں مقابلے کے جانور کا تعین کرنا۔

وَالرَّابِعُ تَسَاوِيْهَا بِالسَّابِقِ فَلَوْ كَانَ اَحَدُهُمَا مُتَيَقَّنَ الْفَوْزِ هُوَ بِالْاٰخِرِ لَمْ يَجُزْ مُسَابَقَتُهُمَا

(۴) مقابلے کیلئے دونوں برابر ہو چنانچہ اگر ایک کا جانور دوسرے سے بارنا یقینی ہو تو ان دونوں میں مقابلہ جائز نہیں

وَالْخَامِسُ تَعْيِيْنُ السَّبَقِ لِاَحَدِهِمَا اَوْ لِلْمُحَلِّلِ۔

(۵) یہ معین کرنا کہ مال مسابقہ مقابلہ کرنیوالوں میں سے کسی ایک کو ملے گا یا محلل کو۔

تیراندازی اور اس کی شرائط

وَاَمَّا الرَّمْيُ فَلَا بُدَّ فِيْهِ مِنَ الْعِلْمِ بِعَدَدِ الرَّمْيِ وَهُوَ الرِّشْقُ وَعَدَدِ الْاِصَابَةِ وَصِفَتِهَا وَكَيْفِيَّتِهَا وَقَدْرِ الْمَسَافَةِ وَتَعْيِيْنِ الْغَرَضِ وَالسَّبَقِ وَتَمَاثُلِ جِنْسِ الْاٰلَةِ مِنَ الْقَوْسِ وَالسَّهْمِ وَالسَّيْفِ وَالرُّمْحِ وَغَيْرِهَا

تیراندازی میں ان کا علم ضروری ہیں: (۱) تیر کی تعداد کا علم جسے رِشق کہا جاتا ہے (۲) نشانہ باندھنے کی تعداد (۳) نشانہ باندھنے کی صورت (۴) نشانہ باندھنے کی کیفیت (۵) مسافت کا اندازہ (۶) ہدف کا تعین (۷) مال مسابقہ کا تعین (۸) کمان، تیر، تلوار، نیزہ وغیرہ میں جنس آلہ کا ایک جیسا ہونا۔

وَيَجُوْزُ الْمُسَابَقَةُ الْمُرَامَاةُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ وَبَيْنَ حِزْبَيْنِ وَتَدُوْرُ هَاتَانِ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ اِشْتَرَطُوْهَا فِيْ عَدَدِ الرَّمْيِ وَعَدَدِ الْاِصَابَةِ وَكَيْفِيَّتِهَا وَمِقْدَارِ مَالِ الرِّهَانِ مِنْهُمَا اَوْ مِنْ اَحَدِهِمَا وَغَيْرِهِمَا۔

گھڑ دوڑ اور تیراندازی کا مقابلہ دو افراد اور دو گروہوں کے درمیان جائز ہے دونوں مقابلوں میں وہی شرط عائد ہوتی ہے جو تیراندازی کی تعداد، نشانہ باندھنے کی تعداد، اس کی کیفیت مال مسابقہ دونوں یا ایک کی طرف سے یا کسی غیر کی طرف سے رکھنے میں عائد ہوتی ہے۔

فَلَوْ كَانَ حِزْبَيْنِ وَجَبَ اَنْ يَّكُوْنَ بِعَدَدِ الْاَشْخَاصِ مُتَسَاوِيَيْنِ فِيْ مُقَابَلَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَقْرَانِهِ فِي الرَّمْيِ اَوِ الْفُرُوْسَةِ اَوْ فِيْهِمَا تَسَابُقًا مِنْ غَيْرِ الرَّمْيِ اَوِ الْفُرُوْسَةِ فَلَوِ انْتَصَبَ مِنْ كُلِّ حِزْبٍ زَعِيْمٌ لِيُعَيِّنَ شَيْئًا لِلْمُتَسَابِقَيْنِ الْمُتَقَارِبَيْنِ فِي السَّبْقِ جَازَ فَاِذَا قَالَ رَجُلٌ لِخَمْسَةٍ مِنَ الْمُتَسَابِقِيْنَ مَنْ سَبَقَ اَعْطَيْتُهُ خَمْسَةَ دَنَانِيْرَ فَتَسَاوَوْا فِي الْبُلُوْغِ الْغَايَةَ فَلَا شَيْءَ لِاَحَدِهِمْ لِاَنَّهُ لَا سَبْقَ لِوَاحِدٍ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

اگر مقابلہ دو گروہوں میں ہو تو تیراندازی، گھڑسواری یا ان کے علاوہ دیگر مقابلوں میں دونوں اپنے مقابل سے افراد کی تعداد کے لحاظ سے برابر ہونا واجب ہے۔ اگر سبقت میں آگے رہنے والے دو قریبی مقابل افراد کیلئے مال معین کرنے کیلئے ہر گروہ سے کسی سردار کو مقرر کیا جائے تو جائز ہے جب کوئی شخص مسابقہ میں شامل پانچ افراد سے کہے کہ جو بھی سبقت حاصل کرے گا اس کو پانچ دینار دیدونگا۔ پھر نشانہ تک پہنچنے میں سب برابر ہے تو کسی کو بھی کچھ نہیں ملے گا کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی کسی پر سبقت حاصل نہیں ہوئی۔

وَلَوْ سَبَقَ اَحَدُهُمْ كَانَتِ الْخَمْسَةُ لَهُ وَاِنْ سَبَقَ اِثْنَانِ كَانَتْ لَهُمَا دُوْنَ الْبَاقِيْنَ وَكَذَا لَوْ سَبَقَ ثَلَاثَةٌ وَاَرْبَعَةٌ كَانَتِ الْخَمْسَةُ الْمَشْرُوْطَةُ لَهُمْ وَلَوْ قَالَ مَنْ سَبَقَ فَلَهُ دِرْهَمَانِ وَمَنْ صَلّٰى فَلَهُ دِرْهَمٌ فَاِنْ سَبَقَ وَاحِدٌ اَوِ اثْنَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ فَلَهُمُ الدِّرْهَمَانِ وَلَوْ سَبَقَ وَاحِدٌ وَصَلّٰى ثَلَاثَةٌ وَتَاَخَّرَ وَاحِدٌ كَانَ لِلسَّابِقِ دِرْهَمَانِ وَلِلثَّلَاثَةِ الْمُصَلِّيْنَ دِرْهَمٌ وَلَا شَيْءَ لِلْمُتَاَخِّرِ مِنْهُمْ وَلَوْ كَانَا اثْنَيْنِ وَاَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبَقًا مِنْ مَالِهِ وَاَدْخَلَا بَيْنَهُمَا مُحَلِّلًا وَشَرَطَا اَنَّ الثَّلَاثَةَ سَبَقَ فَلَهُ السَّبَقَانِ فَاِنْ سَبَقَ اَحَدُ الْمُتَسَابِقَيْنِ كَانَ السَّبَقَانِ لَهُ وَلَوْ سَبَقَ الْمُحَلِّلُ كَانَ السَّبَقَانِ لَهُ وَلَوْ سَبَقَ الْمُتَسَابِقَانِ كَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَالُ نَفْسِهِ وَلَا شَيْءَ لِلْمُحَلِّلِ وَلَوْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا وَالْمُحَلِّلُ كَانَ لِلْمُتَسَابِقِ وَالْمُحَلِّلِ۔

فَلَوْ شَرَطَا الرَّشْقَ عِشْرِيْنَ فَرَمٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَشَرَةً فَاَصَابَ اَحَدُهُمَا خَمْسَةً فَقَدْ تَسَاوَيَا فِي الرَّمْيِ وَالْاِصَابَةِ فَلَا سَبَقَ لِاَحَدِهِمَا وَلَهُمَا الْخِيَارُ بَيْنَ الْاِقْتِصَارِ عَلٰى ذٰلِكَ وَبَيْنَ اِكْمَالِ الرَّشْقِ وَلَوْ رَمٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَشَرَةً فَاَصَابَ اَحَدُهُمَا خَمْسَةً وَالْاٰخَرُ اَرْبَعَةً فَتَحَاطَّا اَرْبَعَةً بِاَرْبَعَةٍ فَبَقِيَ لِصَاحِبِ الْخَمْسَةِ وَاحِدٌ فَاضِلًا فَالسَّبَقُ لَهُ وَفِيْ كُلِّ الْاَبْوَابِ كَذٰلِكَ فِيْمَا اشْتَرَطَا فَبَعْدَ الْمُحَاطَّةِ مَنْ كَانَ فَاضِلًا كَانَ السَّبَقُ لَهُ۔

اگر ان میں کوئی جیت جائے تو پانچ دینار اسکے ہونگے۔ اگر دو آگے رہیں تو دینار انہی کے ہونگے باقیوں کو نہیں۔ اسی طرح اگر تین یا چار افراد سبقت حاصل کرلیں تو مشروط دینار انہیں کے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ جو جیتے اسکو دو درہم اور جو اس کے پیچھے رہے اس کو ایک درہم ملے گا۔ چنانچہ اگر ایک، دو، تین یا چار سبقت کریں تو ان کو دو، اگر ایک آگے رہے اور تین افراد اس کے پیچھے اور ایک آخر میں رہے تو پہلے والے کو دو اور دوسرے تینوں کو ایک درہم ملے گا جبکہ آخری شخص کو کچھ نہیں ملے گا۔ اگر مقابلہ کرنیوالے دو ہوں اور ہر کوئی اپنے مال سے انعام نکالے اور دونوں کسی مخلل کو مقابلہ میں شامل کرے اور شرط ہو کہ تینوں میں سے جو بھی جیتے دونوں مال اسکے ہوں گے۔ چنانچہ اگر مقابلہ کنندگان میں سے کوئی جیتے تو دونوں مال اسی کو، اگر مخلل جیتے تو دونوں اسکو ملیں گے۔ اگر مقابلہ کنندگان دونوں ایک ساتھ جیتیں تو دونوں کیلئے اپنے ذمے کا مال برقرار رہے گا مخلل کو کچھ نہیں ملے گا اگر ان میں سے کوئی اور مخلل جیت جائیں تو مال اسی شخص اور مخلل کا ہوگا۔

اگر دونوں بیس تیر پھینکنے کی شرط لگائے پھر ہر کوئی دس تیر پھینکے اور پانچ نشانے پر لگیں، پس دونوں پھینکنے اور نشانہ لگانے میں برابر رہیں تو کسی کو انعام نہیں ملے گا اور دونوں کو مقابلہ ختم کرنے یا تعداد مکمل کرنے کا اختیار ہوگا۔ اگر دونوں دس تیر پھینکے اور ایک پانچ جبکہ دوسرا چار نشانے لگانے میں کامیاب رہے تو چار چار کیساتھ ساقط ہونگے اور پانچ نشان والے کے پاس ایک اضافی بچا۔ لہٰذا مال انعام اس کو ملے گا۔ اس طرح کے مقابلے کی تمام صورتوں میں برابر کے نشانے ساقط کرنے کے بعد جس کے پاس فاضل بچے گا وہ مال مسابقہ کا حقدار ہوگا۔

مال انعام، جیتنے والے کی ملکیت ہوگا

وَإِذَا تَمَّ التِّضْمَارُ مَلَكَ الْفَاضِلُ السَّبَقَ وَلَهُ التَّصَرُّفُ فِيهِ كَيْفَ شَاءَ وَلَهُ أَنْ يَخْتَصَّ بِهِ وَلَهُ أَنْ يُطْعِمَ أَصْحَابَهُ أَوْ لَا يُطْعِمَ وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ التَّكْلِيفُ عَلَيْهِ۔

جب مقابلہ ختم ہو جائے تو جیتنے والا مال انعام کا مالک بن جائیگا۔ اسے اس مال میں مرضی سے تصرف، اسے اپنے لئے مخصوص کرنے، دوستوں کو کھلانے یا نہ کھلانے کا اختیار ہوگا۔ کسی کو اس بارے میں اسے حکم دینے کا حق نہیں۔

☆☆☆☆☆

{۵۱} بَابُ الْفَرَائِضِ وراثت کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰى يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اللہ تمہیں اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے کہ مرد کیلئے دو عورتوں کا حصہ جتنا ملے گا۔ اگر خواتین دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ کا دو تہائی، اگر ایک ہو تو اسکو ترکہ کا نصف جبکہ والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ میت کی کوئی اولاد ہو۔ اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور والدین ہی وارث ہوں تو ماں کیلئے ایک تہائی حصہ ملے گا۔ اگر اس کا کوئی بھائی ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ یہ حصے وصیت یا قرضوں کی ادائیگی کے بعد ملیں گے۔ تم نہیں جانتے کہ آباء اور اولاد میں سے کون نفع پہنچانے میں تمہارے زیادہ قریب ہے یہ اللہ کے مقرر کردہ حصے ہیں، بے شک اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى

تمہیں اپنی بیویوں کے ترکے کا نصف حصہ ملے گا بشرطیکہ ان کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر کوئی اولاد ہو تو تمہیں وصیت اور قرض چکانے کے بعد ایک چوتھائی حصہ، تمہارے ترکے سے ان کو ایک چوتھائی حصہ ملے گا بشرطیکہ تمہاری کوئی اولاد نہ ہو۔ اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو تمہاری وصیت اور قرضے ادا کرنے کے بعد ترکے سے ان کو آٹھواں حصہ ملے گا۔ اگر کسی مرد کا وارث کلالہ(۱) کی صورت میں ہو یا عورت اور اس کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ، اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب وصیت اور قرضے کی ادائیگی کے

(۱) کلالہ: وہ شخص ہے جس کے والدین یا اولاد کی شکل میں درجہ اول کے ورثاء نہ ہوں۔

بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ (۱)

بعد کسی کو نقصان پہنچائے بغیر تہائی حصے میں شریک ہونگے یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ علیم اور بردبار ہے۔ یہ اللہ کی حدود ہیں جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے تو اس جنت میں داخل کیا جائیگا جہاں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہینگے اور یہ تو بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور حدود سے تجاوز کرے تو اسے آگ میں ڈالا جائیگا وہ ہمیشہ رہے گا اور اسکے لئے دردو الاعذاب ہے۔

میت کا کفن دفن مقدم رکھا جائے

وَاِذَا انْتَقَلَ وَاحِدٌ مِّنْ دَارِ الْفَنَاءِ اِلٰى دَارِ الْبَقَاءِ قُدِّمَ تَكْفِيْنُهٗ وَتَجْهِيْزُهٗ مِنْ مَّالِهٖ اِنْ كَانَ ذَا مَالٍ ثُمَّ تُقْضٰى دُيُوْنُهٗ اِنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ثُمَّ اَدَاءُ مَا اَوْصٰى بِالثُّلُثِ اَوْ بِاَقَلَّ مِنَ الثُّلُثِ فَمَا بَقِيَ مِنْ مَّالِهٖ بَعْدَ التَّكْفِيْنِ وَالتَّجْهِيْزِ وَقَضَاءِ الدُّيُوْنِ وَالْوَصَايَا كَانَ حَقًّا وَّرِثَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَارِثٌ تَعَلَّقَ مَالُهٗ بِبَيْتِ الْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ

جب کوئی دنیا سے آخرت کی طرف انتقال کر جائے اور وہ مالدار ہو تو اسی کے مال سے کفن کا انتظام مقدم رکھا جائیگا۔ پھر مقروض ہو تو قرض ادا کیا جائے پھر اسکی وصیت کے مطابق اس کے مال کا تہائی یا اس سے کم حصہ ادا کیا جائے گا۔ اس کی تکفین یا تجہیز، قرضوں کی ادائیگی اور وصیتوں کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ اسکے ورثا کا حق ہے اگر اس کا وارث نہ ہو تو مال کا تعلق مسلمانوں کے بیت المال سے ہو جاتا ہے۔

کون حصہ سے محروم رہے گا؟

وَلَوْ كَانَ كَافِرًا اَوْ ضَارًّا اَوْ قَاتِلًا لَّهٗ مُتَعَمِّدًا اَوْ كَانَ رَقِيْقًا مُّتَمَكِّنًا فِي الرِّقِّ اَوْ مُدَبَّرًا اَوْ مُكَاتَبًا اَوْ اُمَّ وَلَدٍ لَّمْ يَرِثْ مِنْهُ اَبَدًا۔

اگر وارث کافر ہو، ضرر رساں ہو، جان بوجھ کر قتل کرنے والا ہو یا اسکا کوئی مستقل غلام ہو یا مدبر (۲)، مکاتب (۳) یا ام ولد (۴) ہو تو اس کے ترکے سے ان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

وَلَوْ كَانَ الْمَيِّتُ كَافِرًا وَّرِثَ مِنْهُ الْكَافِرُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ وَرَثَتِهٖ مُسْلِمٌ وَّلَوْ كَانَ فِيْ وَرَثَتِهٖ مُسْلِمٌ وَّرِثَ جَمِيْعَ مَالِهٖ وَلَمْ يُشَارِكْهُ كَافِرٌ

اگر مرنے والا کافر ہو تو کافر ہی وارث ہونگے بشرطیکہ ان میں کوئی مسلمان وارث نہ ہو، اگر کوئی مسلمان وارث ہو تو وہی کل ترکہ کا وارث ہوگا اور کوئی کافر شریک نہیں ہوگا۔

---

(۱) سورہ النساء ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴۔ (۲) مدبر وہ غلام جس کی آزادی مالک کی موت سے مشروط ہو۔

(۳) مکاتب: وہ غلام یا لونڈی جس کی آزادی کو مالک مقررہ قیمت کی ادائیگی سے مشروط کرے۔

(۴) ام ولد: وہ لونڈی ہے جس کے بطن سے اپنے مالک سے بچہ پیدا ہوا ہو۔

وراثت میں ملت کا عمل دخل

وَاَمَّا الْكَافِرُوْنَ فَاِنْ كَانُوْا مُخْتَلِفِيْنَ فِي الْمِلَلِ لَمْ يَرِثْ كُلُّ مِلَّةٍ مِنْ غَيْرِ مِلَّتِهَا لِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَوَارُثَ بَيْنَ الْمِلَّتَيْنِ وَثَنِيًّا كَانَ اَوْ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَالصَّابِئُوْنَ كَالنَّصَارٰى فِي الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَاَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ فَوَرِثُوْا مِنْهُمْ وَهُمْ لَا يَرِثُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اگر کافر وارثین مختلف ملتوں سے ہوں تو کسی بھی ملت والے کو دوسری ملت کی میت سے وارثت نہیں ملے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ دو ملتوں میں وراثت نہیں چلتی' آتش پرست ہو' یہودی ہو یا نصرانی' ستارہ پرست بھی شرعی احکام کے حوالے سے نصاریٰ کی طرح ہے۔ تاہم مسلمانوں کو کافروں سے وراثت ملے گی لیکن وہ مسلمانوں سے وراثت نہیں پا سکتے۔

☆☆☆☆☆

{۵۲} بَابُ السِّهَامِ — منصوص حصوں کا بیان

سہام منصوصہ

اَلسِّهَامُ الْمَنْصُوْصَةُ فِيْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى سِتَّةٌ اَلنِّصْفُ وَ الرُّبُعُ وَ الثُّمُنُ وَ الثُّلُثَانِ وَ الثُّلُثُ وَالسُّدُسُ۔

قرآن مجید میں جو حصے صریحاً موجود ہیں وہ چھ ہیں:
(۱) آدھا۔(۲)ایک چوتھائی۔(۳)آٹھواں۔(۴) دوتہائی۔(۵)ایک تہائی۔(۶) چھٹا۔

۱۔آدھا حصہ(1/2)

اَمَّا النِّصْفُ فَهُوَ فَرْضُ الْبِنْتِ الْوَاحِدَةِ وَ الْاُخْتِ الْوَاحِدَةِ لِلْاَبَوَيْنِ اَوْ لِلْاَبِ اِذَا انْفَرَدَتَا عَنْ ذَكَرٍ مُسَاوٍ فِي الْقُرْبِ وَ فَرْضُ الزَّوْجِ مَعَ عَدَمِ وَلَدٍ وَاِنْ نَزَلَ

آدھا ایک بیٹی اور ایک بہن کا حصہ ہے چاہے والدین سے ہو یا صرف والد سے ہو بشرطیکہ دونوں برابر کا قرب رکھنے والے کسی مرد وارث سے خالی ہو۔یہی حصہ شوہر کا بھی ہے۔ اگر کوئی اولاد نہ ہو چاہے جتنے بھی نیچے کو جائیں۔

۲۔چوتھائی حصہ (1/4)

وَاَمَّا الرُّبُعُ فَهُوَ فَرْضُ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَلَوْ نَزَلَ وَفَرْضُ الزَّوْجَةِ مَعَ عَدَمِ الْوَلَدِ

چوتھائی حصہ اولاد ہونے کی صورت میں شوہر کا حصہ ہے اگرچہ جتنی نیچے جائیں اور اولاد نہ ہو تو بیوی کا حصہ ہے۔

۳۔ آٹھواں حصہ (1/8)

وَاَمَّا الثُّمُنُ فَهُوَ فَرْضُ الزَّوْجَةِ خَاصَّةً مَعَ الْوَلَدِ وَ اِنْ نَزَلَ وَلَوْ تَرَكَ الْمَيِّتُ زَوْجَاتٍ يَشْتَرِكُ الثُّمُنُ لَهُنَّ وَلَا يَزِيْدُ عَلَى الثُّمُنِ شَيْءٌ لِكَثْرَةِ عَدَدِهِنَّ

آٹھواں حصہ خصوصی طور پر بیوی کا ہے بشرطیکہ اولاد ہوں چاہے جتنی نیچے جائیں اور اگر میت کئی بیویاں چھوڑ جائے تو وہ سب اسی آٹھواں حصے میں شریک ہوں گی اور کثرت تعداد پر آٹھواں حصے میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائیگا۔

۴۔دوتہائی حصہ (2/3)

وَ اَمَّا الثُّلُثَانِ فَهُمَا فَرْضُ الْبِنْتَيْنِ اَوِ الْاُخْتَيْنِ فَصَاعِدًا مِنَ الْاَبَوَيْنِ اَوْ مِنَ الْاَبِ مَعَ عَدَمِ الْاَخِ وَوَلَدِ الْاَخِ۔

دوتہائی حصہ، دو یا زیادہ بیٹیوں یا بہنوں کا حصہ ہے دونوں ایک ہی والدین سے ہو یا صرف والد ایک ہو بشرطیکہ میت کا کوئی بھائی یا بھتیجا نہ ہو۔

۵۔تہائی حصہ۔(1/3)

وَاَمَّا الثُّلُثُ فَهُوَ فَرْضُ الْاُمِّ مَعَ عَدَمِ الْوَلَدِ وَعَدَمِ مَنْ يَّحْجُبُهَا مِنَ الْاِخْوَةِ وَفَرْضُ الْاِثْنَيْنِ فَصَاعِدًا مِنْ وَّلَدِ الْاُمِّ۔

تہائی حصہ۔ یہ ماں کا حصہ ہے اگر میت کی کوئی اولاد نہ ہو یا ماں کو ارث سے روکنے والا کوئی بھائی نہ ہو، اور یہی حصہ ماں کی اولاد کا حصہ ہے چاہے دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں۔

۶۔چھٹا حصہ۔(1/6)

وَاَمَّا السُّدُسُ فَهُوَ فَرْضُ كُلِّ مِنَ الْاَبَوَيْنِ مَعَ الْوَلَدِ وَاِنْ نَزَلَ وَفَرْضُ الْاُمِّ مَعَ مَنْ يَّحْجُبُهَا مِنَ الْاِخْوَةِ وَفَرْضُ الْوَاحِدِ مِنْ وَّلَدِ الْاُمِّ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى۔

چھٹا حصہ: میت کی اولاد ہونے کی صورت میں والدین میں سے ہر ایک کا ہے۔ چاہے اولاد جتنے بھی نیچے کو جائیں۔ اگر ماں کو ارث سے روکنے والا کوئی بھائی ہو تو ماں کا حصہ ہے۔ ماں کی اولاد میں سے ایک کا ہے چاہے لڑکا ہو یا لڑکی،

نصف کن حصوں کیساتھ جمع ہوتا ہے؟

فَالنِّصْفُ يَجْتَمِعُ مَعَ مِثْلِهٖ كَالْاُخْتِ وَالزَّوْجِ فَالنِّصْفُ لِلْاُخْتِ وَالنِّصْفُ لِلزَّوْجِ

نصف حصہ نصف کیساتھ جمع ہوتا ہے۔ مثلاً بہن اور شوہر نصف حصہ بہن اور نصف شوہر کا ہے۔

وَيَجْتَمِعُ اَيْضًا مَعَ الرُّبُعِ كَالزَّوْجِ وَالْبِنْتِ فَالرُّبُعُ لِلزَّوْجِ وَالنِّصْفُ لِلْبِنْتِ وَكَالْاُخْتِ وَالزَّوْجَةِ فَالنِّصْفُ لِلْاُخْتِ وَالرُّبُعُ لِلزَّوْجَةِ

چوتھائی کیساتھ بھی جمع ہوتا ہے مثلاً شوہر اور بیٹی، اس میں چوتھائی شوہر اور نصف حصہ بیٹی کا ہے۔ اسی طرح بہن اور بیوی۔ پس بہن کا حصہ آدھا اور بیوی کا ایک چوتھائی ہے۔

وَيَجْتَمِعُ اَيْضًا مَعَ الثُّمُنِ كَالْبِنْتِ وَالزَّوْجَةِ فَالنِّصْفُ لِلْبِنْتِ وَالثُّمُنُ لِلزَّوْجَةِ

آٹھواں حصے کیساتھ بھی جمع ہوتا ہے۔ مثلاً بیٹی اور بیوی پس آدھا حصہ بیٹی کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا ہے۔

وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الثُّلُثَيْنِ لِاَنَّ الْعَوْلَ لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ بَلْ يَدْخُلُ النَّقْصُ عَلَى الْاُخْتَيْنِ دُوْنَ الزَّوْجِ

نصف دو تہائی کیساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن وسنت میں عول (۱) نہیں ہے۔ اس سے نقصان دو بہنوں کے حصے کو پہنچے گا نہ کہ شوہر کو۔

---

(۱) عصبہ: وہ حصہ جو چچا یا چچازاد بھائیوں کو دیا جاتا ہے بالاخذ دیگر وہ حصہ دار جن کے حصے کا تعین قرآن سے ثابت نہیں ہے۔ عول: لغۃ بڑھانے کو کہتے ہیں مثلاً ایک عورت کی وفات کی صورت میں خاوند اور دو بہنیں موجود ہوں تو لکم نصف ما ترک ازواجکم کے تحت شوہر کو نصف حصہ ملتا ہے جبکہ دونوں بہنیں بھی بحکم وان کن نساء فوق اثنتین وہ تہائی کی حقدار ہیں۔ معاملہ یوں ہوگا اگر خاوند کو نصف دیدیں تو بہنوں کو دو تہائی نہیں بچے گا اگر ان کو دو تہائی دیدیا جائے تو خاوند کو صرف ایک تہائی بچے گا۔ یوں حصوں کو بڑھا کر کل چار حصہ کر کے نصف دونوں بہنوں کو اور نصف شوہر کو دیکر برابر کرنے کا نام عول ہے مگر چونکہ قرآن میں حصہ مزید بڑھانے کا کوئی حکم ہے لہذا پہلے بحیثیت ذوی الفروض خاوند کا حصہ نکالا جائیگا۔ چونکہ دونوں بہنیں ذوی الاسہام میں آتی ہیں لہذا کمی دونوں بہنوں کے حصے میں ہوگی نہ کہ خاوند کے حصہ میں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ سید محمد نور بخش رحمہ اللہ نے عول کو قرآن وسنت کے منافی قرار دیا ہے۔

وَيَجْتَمِعُ اَيْضًا مَعَ الثُّلُثِ كَالْاُمِّ وَ الزَّوْجِ فَاِنَّ الثُّلُثَ لِلْاُمِّ وَالنِّصْفَ لِلزَّوْجِ

ایک تہائی کیساتھ بھی جمع ہوتا ہے مثلاً ماں اور شوہر۔ پس ایک تہائی ماں اور نصف حصہ شوہر کا ہے۔

وَيَجْتَمِعُ اَيْضًا مَعَ السُّدُسِ كَالْبِنْتِ وَالْاُمِّ فَاِنَّ السُّدُسَ لِلْاُمِّ وَالنِّصْفَ لِلْبِنْتِ۔

چھٹے حصے کیساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً بیٹی اور ماں۔ چنانچہ چھٹا حصہ ماں کا اور نصف حصہ بیٹی کا ہے۔

ایک چوتھائی کن حصوں کیساتھ جمع ہوتا ہے

وَ الرُّبُعُ يَجْتَمِعُ مَعَ الثُّلُثَيْنِ كَالزَّوْجِ وَ الْبِنْتَيْنِ فَاِنَّ الرُّبُعَ لِلزَّوْجِ وَالثُّلُثَيْنِ لِلْبِنْتَيْنِ وَ كَالزَّوْجَةِ وَالْاُخْتَيْنِ فَاِنَّ الرُّبُعَ لِلزَّوْجَةِ وَ الثُّلُثَيْنِ لِلْاُخْتَيْنِ

چوتھائی حصہ دو تہائی کیساتھ جمع ہوتا ہے مثلاً شوہر اور دو بیٹیاں۔ پس ایک چوتھائی شوہر اور دو تہائی بیٹیوں کا ہے اسی طرح بیوی اور بہنیں۔ چوتھائی حصہ بیوی کا اور دو تہائی دونوں بہنوں کا ہے۔

وَيَجْتَمِعُ اَيْضًا مَعَ الثُّلُثِ كَالزَّوْجَةِ وَالْاُمِّ فَاِنَّ الرُّبُعَ لِلزَّوْجَةِ وَالثُّلُثَ لِلْاُمِّ

یہ ایک تہائی حصے کیساتھ جمع ہوسکتا ہے۔ مثلاً بیوی اور ماں چوتھائی حصہ بیوی کا اور ایک تہائی حصہ ماں کا ہے

وَيَجْتَمِعُ اَيْضًا مَعَ السُّدُسِ كَزَوْجٍ وَاُمٍّ وَ بِنْتٍ وَ كَزَوْجَةٍ وَاُخْتٍ لِاُمٍّ

یہ چھٹے حصے کیساتھ بھی جمع ہوتا ہے مثلاً شوہر، ماں اور بیٹی، اور بیوی اور اخیافی بہن۔ (رضاعی بہن کو وراثت نہیں ملتی)

وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الثُّمُنِ

چوتھائی حصہ آٹھواں کیساتھ جمع نہیں ہوسکتا۔

آٹھواں حصہ کن حصوں کیساتھ جمع ہوسکتا ہے

وَ يَجْتَمِعُ الثُّمُنُ مَعَ الثُّلُثَيْنِ كَالزَّوْجَةِ وَالْبَنَاتِ فَاِنَّ الثُّمُنَ لِلزَّوْجَةِ وَ الثُّلُثَيْنِ لِلْبَنَاتِ

آٹھواں حصہ دو تہائی کیساتھ جمع ہوسکتا ہے مثلاً بیوی اور بیٹیاں چنانچہ آٹھواں حصہ بیوی کا اور دو تہائی حصہ بیٹیوں کا ہے۔

وَ مَعَ السُّدُسِ اَيْضًا كَمَا لَوِ انْضَمَّ اِلَى الزَّوْجَةِ وَ الْبَنَاتِ اُمٌّ فَالثُّمُنُ لِلزَّوْجَةِ وَ السُّدُسُ لِلْاُمِّ وَالثُّلُثَانِ لِلْبَنَاتِ

آٹھواں حصہ چھٹے حصے کیساتھ جمع ہوسکتا ہے مثلاً بیوی اور بیٹیوں کیساتھ ماں کو بھی شامل کیا جائے تو آٹھواں حصہ بیوی کا، چھٹا حصہ ماں کا اور دو تہائی حصہ بیٹیوں کا ہے۔

وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الثُّلُثِ

یہ ایک تہائی حصے کیساتھ جمع نہیں ہوسکتا۔

ایک تہائی حصہ

وَلَا يَجْتَمِعُ الثُّلُثُ مَعَ السُّدُسِ۔

ایک تہائی حصہ چھٹا حصہ کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا ہے۔

{۵۳} بَابُ الْحَجْبِ عَنِ الْإِرْثِ میراث سے روکنے کا بیان

میراث سے روکنے کا قاعدہ کلیہ

اَمَّا الْحَجْبُ فَقَدْ يَكُوْنُ عَنْ تَمَامِ الْاِرْثِ وَقَدْ يَكُوْنُ عَنْ بَعْضِهٖ فَالسَّابِطَةُ فِيْهَا حُجِبَ عَنْ تَمَامٍ مُرَاعَاةُ الْقُرْبِ

وراثت سے روکنا کبھی تمام ارث میں ہوتا ہے کبھی بعض میں۔ چنانچہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جملہ میراث سے محرومیت کے لئے قرابت کا لحاظ کیا جائے۔

کون کس کو میراث سے روکتا ہے؟

فَلَا مِيْرَاثَ لِوَلَدٍ وَلَدٍ مَعَ وَلَدٍ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى حَتّٰى اَنَّهٗ لَا مِيْرَاثَ لِابْنِ ابْنٍ مَعَ بِنْتٍ

چنانچہ اولاد ہوں تو اولاد کی اولاد، چاہے مرد ہو یا عورت میراث کا حقدار نہیں حتیٰ کہ بیٹی ہو تو بیٹے کا بیٹا وارث نہیں بن سکتا

وَمَتَى اجْتَمَعَ اَوْلَادُ الْاَوْلَادِ وَاِنْ سَفَلُوْا فَالْاَقْرَبُ مِنْهُمْ يَمْنَعُ الْاَبْعَدَ وَيَمْنَعُ الْوَلَدُ مَنْ يَتَقَرَّبُ بِالْاَبَوَيْنِ اَوْ بِالْاَبِ فَقَطْ اَوْ بِالْاُمِّ فَقَطْ كَالْاِخْوَةِ وَاَبْنَائِهِمْ وَالْاَجْدَادِ وَاٰبَائِهِمْ وَالْاَعْمَامِ وَالْاَخْوَالِ وَاَوْلَادِهِمْ

جب اولاد کی اولاد جتنی نیچے کو جائیں جمع ہو جائیں تو سب سے قریبی رشتہ دار دور کے رشتوں کو وارثت سے روکتا ہے۔ میت کی اولاد والدین یا صرف والد یا والدہ کی طرف سے قریبی رشتہ داروں کو وارثت سے روکتی ہے۔ مثلاً بھائی اور انکے بچے، دادا اور انکے آباء، چچا، ماموں اور ان کی اولاد۔

وَلَا يُشَارِكُ الْاَوْلَادَ فِي الْاِرْثِ اِلَّا الْاَبَوَانِ وَالزَّوْجَانِ فَمَتٰى انْعَدَمَ الْاَوْلَادُ وَالْاَبَاءُ فَالْاِخْوَةُ وَالْاَجْدَادُ اُولُوا الْاِرْثِ وَيَمْنَعُ الْاَخُ وَلَدَ الْاَخِ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا بُطُوْنًا مُتَنَازِلَةً اَوْ مُتَعَالِيَةً فَالْاَقْرَبُ اِلَى الْمَيِّتِ يَمْنَعُ الْاَبْعَدَ

اولاد کیساتھ وارثت میں سوائے والدین اور میاں بیوی کے کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ جب اولاد اور باپ نہ ہوں تو بھائی اور دادا وارث ہیں۔ بھائی بھائی کی اولاد کو میراث سے روکتا ہے۔ اگر اوپر یا نیچے کے مختلف وارث جمع ہو جائے تو جو میت کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہوگا وہ دور کے رشتہ دار کو وراثت سے روکے گا۔

وَيَمْنَعُ الْاِخْوَةُ وَاَوْلَادُ الْاِخْوَةِ وَاِنْ نَزَلُوْا مَنْ يَتَقَرَّبُ بِالْاَجْدَادِ مِنَ الْاَعْمَامِ وَالْاَخْوَالِ وَاَوْلَادِهِمْ وَلَا يَمْنَعُوْنَ اٰبَاءَ الْاَجْدَادِ لِاَنَّ الْجَدَّ وَاِنْ عَلَا كَانَ جَدًّا۔

بھائی اور بھائی کی اولاد اگرچہ وہ جتنے نیچے کو جائیں وہ دادا کی جانب سے قریبی رشتہ دار چچا، ماموں اور ان کی اولاد کو وراثت سے روکتے ہیں۔ تاہم یہ دادا کے آباء کو وراثت سے نہیں روکتی کیونکہ دادا جتنے اوپر کو جائیں دادا ہیں۔

وَلٰكِنْ لَّوِ اجْتَمَعُوْا بُطُوْنٌ مُّتَعَالِيَةٌ فَالْاَقْرَبُ اِلَى الْمَيِّتِ يَمْنَعُ الْاَبْعَدَ فَالْاَعْمَامُ وَالْاَخْوَالُ وَاَوْلَادُهُمْ يَمْنَعُوْنَ اَعْمَامَ الْاَبِ وَاَخْوَالَهٗ وَكَذَا اَوْلَادُ اَعْمَامِ الْاَبِ وَاَوْلَادُ اَخْوَالِهٖ يَمْنَعُوْنَ اَعْمَامَ الْجَدِّ وَاَخْوَالَهٗ وَاَوْلَادَهُمْ۔

لیکن اگر اوپر والے بطون جمع ہو جائیں تو میت کے قریبی رشتہ دار دور کے رشتے کو وراثت سے روکتا ہے۔ چنانچہ چچا، ماموں اور انکی اولاد والد کے چچا، انکے ماموں کو میراث سے روکتی ہے۔ اسی طرح والد کے چچا اور ماموں کی اولاد دادا کے چچا اور ماموں اور انکی اولاد کو وراثت سے روکتی ہے۔

وَيَسْقُطُ الْمُتَقَرِّبُ بِالْاَبِ وَحْدَهٗ مَعَ الْمُتَقَرِّبِ بِالْاَبِ وَالْاُمِّ مَعَ التَّسَاوِيْ فِي الدَّرَجَةِ وَمَعَ النَّسَبِ وَالسَّبَبِ لَا اِرْثَ بِالْوَلَاءِ

صرف باپ کا قریبی رشتہ دار ماں اور باپ دونوں کے قریبی فرد کی موجودگی میں ارث سے محروم ہو جاتا ہے، اگرچہ یہ دونوں درجے میں برابری کیوں نہ ہو۔ نسبی اور سببی ورثا کے ہوتے ہوئے ولاء کے ذریعے کوئی ارث نہیں ملے گا۔(۱)

وَاَمَّا الْحَجْبُ عَنْ بَعْضٍ فَاِثْنَانِ حَجْبُ الْوَلَدِ وَحَجْبُ الْاُخْوَةِ اَمَّا الْوَلَدُ فَاِنَّهٗ وَاِنْ نَزَلَ ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى يَمْنَعُ الْاَبَوَيْنِ عَمَّا زَادَ عَلَى السُّدُسِ وَيَحْجُبُ اَيْضًا الزَّوْجَ وَالزَّوْجَةَ عَنِ النَّصِيْبِ الْاَعْلٰى وَهُوَ النِّصْفُ لِلزَّوْجِ وَالرُّبُعُ لِلزَّوْجَةِ اِلَى النَّصِيْبِ الْاَخْفَضِ وَهُوَ الرُّبُعُ لِلزَّوْجِ وَالثُّمُنُ لِلزَّوْجَةِ

بعض وراثت سے روکنے کی دو صورتیں ہیں۔(۱) اولاد کا حاجب بننا (۲) بھائیوں کا حاجب بننا اولاد چاہے جتنی نیچے کو چلی جائیں چاہے مرد ہو یا عورت وہ والدین کو چھٹے سے زائد حصے سے روکتی ہے اور یہی اولاد شوہر اور بیوی کو ان کے اعلیٰ حصے یعنی شوہر کو نصف اور بیوی کو چوتھائی حصے سے روک کر ان کے کم ترین حصے یعنی شوہر کو چوتھائی اور بیوی کو آٹھواں حصے کی طرف لے آتی ہے۔

وَاَمَّا حَجْبُ الْاِخْوَةِ فَاِنَّهُمْ يَمْنَعُوْنَ الْاُمَّ عَمَّا زَادَ عَلَى السُّدُسِ۔

بھائی حضرات ماؤں کو ان کے چھٹے حصے سے زائد ملنے والی وراثت سے روکتے ہیں۔(۲)

وہ جنہیں وراثت سے نہیں روکا جا سکتا

اَمَّا الَّذِيْنَ لَا يَحْجُبُهُمْ اَحَدٌ فَالْاَبَوَانِ وَالزَّوْجَانِ وَوَلَدُهُ الصُّلْبُ وَهٰؤُلَاءِ يَحْجُبُوْنَ غَيْرَهُمْ وَلَا يُحْجَبُوْنَ اَبَدًا۔

وہ ورثاء جن کو وراثت سے کوئی نہیں روکتا وہ یہ ہیں:(۱) والدین (۲) میاں بیوی (۳) اور صلبی اولاد۔ یہ وہ ورثا ہیں جو دوسروں کو روکتے ہیں لیکن انکی وراثت نہیں روکی جا سکتی۔

☆☆☆☆☆

(۱) ولاء کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک غلام یا کنیز کو مولیٰ نے آزاد کر دیا پھر غلام یا کنیز فوت ہو جائے اور اس کے نسبی ورثا عصبہ والدین یا اولاد موجود ہوں تو آزاد کرنے والے مولیٰ کو کوئی ارث نہیں ملے گا لیکن اگر اس غلام یا کنیز کا کوئی نسبی یا سببی وارث نہ ہو تو ان کا وارث ان کو آزاد کرنے والا شخص یا اس کی اولاد وغیرہ ہے۔

(۲) وَمَا بَقِيَ لِلْاَبِ زَيْدًا (چھٹے حصہ سے) زائد ترکہ کی صورت میں باپ کو ملے گا۔